مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی، اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا

(النساء: ۸۰)

مسند امام احمد بن حنبل

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی)

۱۶۴ھ — ۲۴۱ھ

— فقہی ترتیب —

الفتح الربانی

مع تعلیقات

(علامہ احمد بن عبدالرحمن البنا)

۱۳۰۱ھ — ۱۳۷۸ھ

مترجم و محشی

علامہ حافظ قاری فدا حسین

جامع مسجد بابا یتیم شاہ، فتح گڑھ لاہور

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163	شعبہ ناظرہ: 395
شعبہ درس نظامی: 120	شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

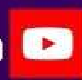
شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ	شعبہ درس نظامی و تجوید 12 اساتذہ
شعبہ عصری علوم یعنی اسکول و کمپیوٹر 14 اساتذہ	باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION
HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050


www.facebook.com/markazuloloom


https://www.waseemziyai.com

https://www.youtube.com/waseemziyai

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اُس نے اللہ ہی کی اطاعت کی، اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپکو اُن پر نگران بنا کر نہیں بھیجا

(النسآء: ۸۰)

مسند امام احمد بن حنبل

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی)

۱۶۴ھ — ۲۴۱ھ

فقہی ترتیب

الفتح الربانی

ترتیبہ

(علامہ احمد بن عبدالرحمٰن البنا)

۱۳۵۱ھ — ۱۳۷۸ھ

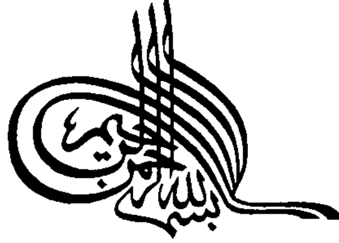
مُترجم و محشّی

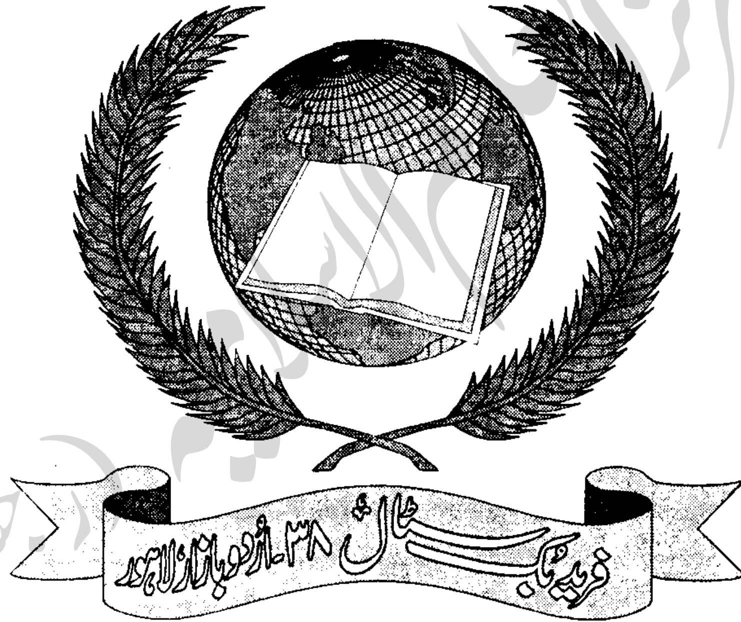
علامہ حافظ قاری فدا حسین

جامع مسجد بابا یتیم شاہ، فتح گڑھ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور





تصحیح : حافظ فیاض رضوی، حافظ محمد اکرم ساجد، محمد راشد قمرانی
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاول : جمادی الثانی 1429ھ / جون 2008ء
قیمت : [redacted]پے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرست

الفتح الربانی (ترجمہ مسند امام احمد) (جلد اوّل)

*****

انڈیکس

الفتح الربانی (ترجمہ مسند امام احمد) (جلد اوّل)

{الجزء الرابع}

*****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام (قرآن کریم) کے بعد جس کلام کو سب سے زیادہ مقام و مرتبہ اور شرف و فضیلت حاصل ہے، وہ افصح و الفصحاء سید الاصفیاء حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک کلام (حدیث طیبہ) ہے، یہ وہ کلام ہے جس میں مشغول ہونے والا بارگاہ قدوسیت میں مقرب اور بارگاہِ رسالت میں مقبول ہوتا ہے، اس کلام میں مشغول رہنے والے، اس کے حصول میں مشقت اٹھانے والے اور اس کی جذبۂ خلوص سے خدمت کرنے والے (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام مسلم وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے) لوگوں کو (خدمت حدیث کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے ایسے انعامات و اعزازت سے نوازا اور ایسے اعلیٰ مقامات اور ارفع مراتب و مدارج پر فائز فرمایا جو وہم و گمان اور عقل و شعور سے بالاتر ہیں، وہ سو شخص انتہائی خوش قسمت و خوش نصیب ہے جس کو خدمت حدیث جیسی سعادت میسر آ جائے اور یہ ایسا مبارک کام ہے کہ جب کوئی شخص خلوصِ نیت اور صدقِ دل سے اس کی تمنا و خواہش کرتا ہے اور اس میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نہ صرف اس کی خواہش و ارادے کو پورا کرتا ہے بلکہ وہ اس کام میں سہولت و آسانی بھی پیدا فرماتا ہے اور اعانت و مدد بھی فرماتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اعزاز تب نصیب ہوتا ہے جب بارگاہِ نبوت سے اس کی منظوری ہوتی ہے اور اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ نوازا جانے والا نیک و پارسا ہے یا پُر تقصیر و خطا کار ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل، یہ وہ حدیث کی کتاب ہے جس میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے صحابہ کرام کی ترتیب کے موافق ہر صحابی کی مرویات کو الگ الگ جمع کیا ہے، اگرچہ اس کتاب (مسند امام احمد) میں احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، لیکن ایک عام قاری کے لیے ایک موضوع کی جملہ احادیث کو تلاش کرنا اور جمع کرنا بہت مشکل ہے، سو اس مشکل کو حل کرنے اور اس علمی خزانہ کو مفید بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مصر کے مشہور محدث احمد عبدالرحمٰن البناء کا انتخاب فرمایا تو انہوں نے اس (مسند امام احمد) کو فقہی ابواب پر مرتب کیا اور ایک موضوع کی احادیث کو جمع و یکجا کر دیا اور قارئین کے لیے تلاش احادیث میں سہولت و آسانی پیدا کر دی اور انہوں نے اس کتاب کا نام "الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" رکھا، اور یہ کتاب بارہ جلدوں (چوبیس اجزاء) پر مشتمل ہے (اس کا پورا تعارف آگے آ رہا ہے)۔

علامہ موصوف نے اگرچہ مسند امام احمد کو فقہی ترتیب دے کر قارئین کے لیے سہولت و آسانی پیدا کر دی ہے اور یہ ان کا امت پر بہت بڑا احسان ہے مگر یہ مشکل ان لوگوں کے لیے آسان ہوئی ہے اور اس سے کما حقہ وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی زبان عربی ہے یا جو عربی زبان جانتے ہیں جب کہ عربی زبان کو نہ جاننے والے (اُردو خواں) طبقہ کے لیے اس کتاب سے فائدہ اٹھانا بہت ہی مشکل، بلکہ ناممکن ہے اور اُردو خواں طبقہ اس کتاب سے اس وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے جب کہ اس کو اُردو زبان میں منتقل کیا جائے، چنانچہ اس مشکل کو حل کرنے، احادیث کی صورت میں علمی خزانے کو عربی زبان سے اُردو زبان میں منتقل کرنے اور اسے مفید عام و خاص بنانے کے لیے کئی علمی شخصیات نے طبع آزمائی کی اور اس بحر ذخار میں اترنے کی کوشش کی، مگر ان کی کوشش ان کے ارادوں تک ہی محدود رہی،

اس علمی سمندر کی گہرائیوں میں اترنے کی ہمت نہ ہوئی اور نہ ہی اداروں نے اس علمی خزانے کو (اُردو زبان میں ترجمہ کی صورت میں) عام نفع بخش و فائدہ مند بنانے میں کوئی دلچسپی لی۔

فرید بک سٹال (اُردو بازار' لاہور) ایک ایسا ادارہ ہے جو عرصے سے احادیث و تفاسیر اور دیگر عربی کتب کے تراجم اور دینی کتب کی اشاعت و طباعت میں انتہائی محنت ولگن' خلوص اور دینی جذبہ کے ساتھ مصروفِ کار ہے جس کے روحِ رواں جناب محترم سیّد محسن اعجاز شاہ صاحب ہیں' قبلہ شاہ صاحب دینی کتابوں اور عربی کتب (خصوصاً احادیث و تفاسیر) کے تراجم کی اشاعت کا ایک ذوق رکھتے ہیں' آپ کے اس ذوق وخلوص نے ادارے کو چار چاند لگا دیئے ہیں' آپ جس خلوص اور دینی جذبہ کے تحت عربی کتب کے تراجم اور دیگر دینی کتب کی اشاعت و طباعت میں مصروف ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے' عربی کتب کے تراجم اور دیگر دینی کتابوں کی اشاعت وطباعت کے حوالے سے آپ واحد ناشر ہیں' جو کتاب کو حسین ومعیاری بنانے کے لیے نہ صرف یہ کہ کئی مرتبہ پروف ریڈنگ کرواتے ہیں بلکہ پروف کو خود بھی بالاستیعاب پڑھتے ہیں' حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ کتاب میں کوئی غلطی نہ رہ جائے اور اس کی خوب صورتی اور معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنایا جائے' آپ کی یہ محنت و کاوش لائق صد تحسین بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

قبلہ شاہ صاحب انتہائی قابل قدر' ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں' آپ علماء کی دل و جان سے قدر واحترام کرتے ہیں' علماء کرام سے ملاقات کے لیے خود چل کر جاتے ہیں' اور آپ کو ایسے علماء وفضلاء کی تلاش رہتی ہے جو خالصتاً دینی جذبہ کے تحت دینی کتب کی تصنیف وتالیف اور عربی کتب کے تراجم کرنے کی نہ صرف صلاحیت رکھتے ہوں بلکہ اعلیٰ ذوق بھی رکھتے ہوں' اور اگر آپ کو باذوق و باصلاحیت اور مخلص، و دینی جذبہ رکھنے والا کوئی عالم دین مل جائے اور آپ کے ادارے میں کام کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس پر آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور اپنے ادارے کے ساتھ اسے منسلک کر کے ترجمہ وغیرہ کا کام بلا تاخیر اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔

دل میں شدید خواہش و تمنا تھی کہ زندگی کے فارغ لمحات کو خدمت حدیث میں صرف کیا جائے تا کہ قیامت کے دن حدیث کے خادمین میں ہمارا حشر ہو اور حضور رحمت عالم ﷺ کا قرب نصیب ہو اور یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی شخص کسی نیک کام کی خواہش و تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اس کی نیک خواہش کو پورا کرتا ہے بلکہ اس کی تکمیل کے لیے اسباب بھی مہیا فرما دیتا ہے' چنانچہ یہ (خدمتِ حدیث کی) خواہش دل میں تھی کہ علمی ذوق اور احادیث رسول ﷺ میں رغبت و دلچسپی رکھنے والے احباب نے احادیث کی بڑی بڑی کتابوں میں سے کسی ایسی کتاب کے ترجمہ کرنے کی فرمائش کی جس کا ترجمہ ابھی تک نہیں ہوا تا کہ عربی زبان نہ جاننے والے (اُردو خواں حضرات) اس علمی ذخیرے سے استفادہ کر سکیں' سو میں نے ان احباب کی خالصتاً دینی جذبہ کے تحت کی جانے والی مخلصانہ فرمائش کو قبول کر لیا تو انہوں نے تاخیر کیے بغیر سیّد محسن اعجاز شاہ صاحب سے میری ملاقات کرا دی اور تعارف کرانے کے بعد اصل مقصد بیان کر دیا تو شاہ صاحب نے تعارف کے بعد بلا تاخیر ''الفتح الربانی'' کی صورت میں مسند امام احمد بن حنبل کے ترجمہ کرنے کی پیش کش کی جس کو میں نے یہی سمجھ کر بہ خوشی قبول کر لیا کہ اس خدمت کے لیے میرے محبوب نبی کریم ﷺ کی جانب سے میرا انتخاب کیا گیا ہے اور اس عظیم کام کے لیے مجھے منظور کیا گیا ہے اور یہ چیز مجھ خطا کار و پُر تقصیر کے لیے بہت بڑی سعادت ہے اور بہت بڑا اعزاز ہے' سو میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کی نظر عنایت سے کمر ہمت باندھی اور ''الفتح الربانی'' کی صورت میں مسند امام احمد بن حنبل کا اُردو میں ترجمہ کا آغاز کر دیا جو بحمدہٖ تعالیٰ تاحال جاری ہے اور یہ بات نہ صرف میرے لیے سعادت مندی کا باعث ہے بلکہ فرید بک سٹال کے لیے بھی باعث سعادت ہے اور اس کو یہ اعزاز وانفرادیت حاصل ہے کہ جس عظیم کام پر پاک و ہند کے بڑے بڑے نامور اداروں نے توجہ نہ دی اور نہ دلچسپی لی' اس عظیم کام کا' فرید بک سٹال' لاہور نے ''بحمدہٖ تعالٰی وبعونہ'' نہ صرف یہ کہ اہتمام و آغاز کر دیا ہے بلکہ اس ''الفتح الربانی'' کی پہلی اور دوسری جلد (ایک جلد

میں) مقدمہ سمیت چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے' اور تیسری جلد کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے جب کہ چوتھی جلد کا ترجمہ جاری ہے۔

میں نے ''الفتح الربانی'' (مسند امام احمد) کا ترجمہ آسان' سہل اور رواں زبان میں کیا ہے' مشکل اور ثقیل الفاظ سے حتی الامکان اجتناب کیا ہے تاکہ عام تعلیم یافتہ اُردو خواں حضرات کو اس کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو اور وہ اس سے صحیح معنوں میں استفادہ کر سکیں۔ زیادہ تر تو میں نے مذکور کتاب کا ترجمہ ہی کیا ہے' مگر بعض مقامات پر حسب ضرورت کہیں مختصر اور کہیں تفصیل کے ساتھ دیگر کتب احادیث اور فقہ وغیرہ کی کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں تشریح بھی کی ہے۔ چونکہ مذکور کتاب بہت ضخیم ہے' اس لیے میں نے اس کا مقدمہ قدرے تفصیل سے لکھا ہے جس میں تدوین حدیث' حجیت حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث وغیرہ جیسے عنوانات سرفہرست ہیں' جو احادیث کے طلباء اور قارئین کے لیے ان شاء اللہ مفید ثابت ہوں گے اور میں نے اس (مقدمہ) میں امام المحدثین والفقہاء' حرمت قرآن کے پاسبان' پیکر صبر و رضا' کوہِ عزم و استقلال اور شہنشاہِ اقلیم آزمائش و ابتلاء حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت طیبہ کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور میں نے آپ کے تفصیلی حالات آپ کی محبت و عقیدت کے رنگ میں ڈوب کر تحریر کیے ہیں' آپ کی ذاتِ اقدس یقیناً لائق محبت ہے' اور بلاشبہ آپ کی محبت بخشش اور جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہے۔

حضرت عبداللہ (بن امام احمد) کا مسند امام احمد کے جمع کرنے' اسے ترتیب دینے اور بعض احادیث کی کانٹ چھانٹ کرنے میں چونکہ ایک اہم حصہ و عمل ہے اور انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کردہ کافی ساری احادیث کا مسند میں اضافہ بھی کیا ہے' اسی لیے میں نے ان کے حالات کو بھی تحریر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب (ﷺ) کے طفیل مجھے باقی جلدوں کا ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے' ترجمہ میں مزید آسانیاں پیدا فرمائے' حائل رکاوٹوں کو دور فرمائے اور قیامت کے دن حدیث کے طلباء و خادمین میں سے اٹھائے اور سیّد محسن اعجاز شاہ صاحب' جو کتاب ہذا کو اُردو زبان کی صورت میں عام لوگوں تک پہنچانے اور مفید و نفع بخش بنانے کا خصوصی اہتمام کر رہے ہیں اور اس میں انتہائی محنت و لگن اور جذبہ خلوص کے ساتھ مصروف ہیں' انہیں اس کی طباعت کی ہمت و طاقت عطا فرمائے اور جذبہ خلوص کی جزاء عطا فرمائے' آمین۔ اللہ تعالیٰ احادیث طیبہ کے طفیل میرے' میرے والدین' میرے اساتذہ کرام' مصححین و ناشرین اور جملہ متعلقین کی تمام خطاؤں کو معاف فرمائے اور قیامت کے دن سیدنا شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے' آمین۔

قاری فدا حسین
جامع مسجد بابا یتیم شاہ فتح گڑھ' لاہور
موبائل نمبر: 0300-4415602
0322-4020322



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مترجم کتاب ہذا (علامہ قاری فدا حسین) کا تعارف

(سید فیض عباس بخاری کے قلم سے)

حضور معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے **''تفقه فی الدین''** (یعنی دینی سمجھ بوجھ، فہم و بصیرت) عطا فرماتا ہے''۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر جود و کرم فرمانے والا ہے پھر میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ جود و کرم کرنے والا ہوں، پھر وہ عالم جس نے علم دین سیکھا، پھر اسے آگے پھیلایا''۔

ان دونوں حدیثوں سے عیاں ہوا کہ ایسا شخص انتہائی سعادت مند اور خوش بخت ہے، جسے **''تفقه فی الدین''** سے بہرہ ور کیا گیا اور پھر اسے علم دین کی نشر و اشاعت کی توفیق ارزانی ہوئی اور وہ قرآن و حدیث کے ابلاغ کے لیے ہمہ تن مصروف ہو گیا۔ کہیں ''درسِ قرآن'' کے ذریعے تو کہیں ''درسِ حدیث'' کے ذریعے، کہیں تقریر کے توسط سے تو کہیں تحریر کے توسّل سے۔

کتنے قابل رشک ہیں وہ اربابِ علم و دانش جن کی حیاتِ مستعار کے شب و روز خدمتِ علم دین میں بسر ہو رہے ہیں۔ راتیں اگر مطالعۂ قرآن و حدیث میں گزرتی ہیں تو دن علم و حکمت کے موتی لٹانے میں بسر ہوتے ہیں، گویا کہ ان کی تمام تر علمی اور عملی توانائیاں اس حوالے سے صرف ہو رہی ہیں تا کہ عوام الناس تک دین کی روشنی بہم پہنچے، لوگ جہالت کی تاریکیوں سے نکلیں، علم کی ضوفشانیوں سے جگمگائیں، اخلاق رزیلہ سے بچیں اور اخلاقِ عالیہ سے آراستہ ہوں، تو ان فکر مند، حساس، خیر خواہ اور مخلص علماء میں سے ایک محترم نام فاضل جلیل علامہ قاری فدا حسین صاحب کا بھی آتا ہے، جو انتہائی دردمندی، اخلاص و للّٰہیت کے جذبات سے سرشار ہو کر صلہ و ستائش سے بے نیاز ہو کر خدمت دین میں مصروف ہیں۔

آیئے! علامہ صاحب کی حیات کے چند گوشے بے نقاب کرتے ہیں، وہ کہاں پیدا ہوئے؟ علمی سفر کیسے طے کیا؟ لمحۂ موجود میں کیا کر رہے ہیں؟ مستقبل میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

تاریخ پیدائش و جائے ولادت اور قبیلہ

آپ ۱۹۶۰ء میں کہروڑ پکا کے مضافاتی علاقہ چاہ سمندو (اس وقت) تحصیل لودھراں (حال ضلع لودھراں) میں ایک شریف و غریب گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ چار پانچ سال کے تھے کہ آپ کے والدین نے چاہ سمندو سے نقل مکانی کر کے چاہ سرور والا موضع رند جادہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی، آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی کریم بخش ہے، جو سادہ مزاج، ملنسار اور نیک شعار انسان تھے، اور ذات و قبیلہ کے اعتبار سے آپ کا تعلق ''رند بلوچ'' قبیلہ سے ہے۔

حفظِ قرآن کی سعادت

چونکہ قسامِ ازل نے بھی یہ (حفظ قرآن کی) سعادت آپ کے لیے مقدر کر دی تھی اور آپ کے والدین کی بھی دلی خواہش تھی کہ وہ اپنے اس سعادت مند بیٹے کو قرآن کا حافظ و قاری بنوائیں گے، اس لیے ان کی عظیم محسنہ سراپا شفقت و خلوص والدہ ماجدہ نے

اس عظیم خواہش کی تکمیل کے لیے قریبی گاؤں ''پہی والا'' میں حافظ نور محمد صاحب کے سپرد کیا' چنانچہ ابھی علامہ صاحب نے چند ہی پارے حفظ کیے تھے کہ آپ اپنے والد گرامی کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے' اور یوں آپ کے والد اپنے آنگن میں کھلنے اور مہکنے والے پھول کی دل آویز بہاریں (حفظ قرآن' علم وغیرہ) دیکھے بغیر دنیا سے چلے گئے۔ البتہ اپنی قبر میں اس کے بہترین ثمرات پا رہے ہوں گے۔

جامعہ غوثیہ میں داخلہ اور حفظِ قرآن کی تکمیل

آپ نے حافظ نور محمد صاحب سے بیس سے زائد پارے حفظ کیے' پھر جامعہ غوثیہ' کہروڑ پکا میں داخل ہو گئے اور اپنے دور کے معروف استاذ حافظ تاج محمد علیہ الرحمہ سے باقی پارے حفظ کر کے قرآن مجید کی تکمیل کی' اور اس طرح گیارہ سال کی عمر میں مکمل حفظِ قرآن کی سعادت سے بہرہ ور ہو گئے۔ ۱۳ سال کی عمر سے اب تک نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

دینی تعلیم (درسِ نظامی) کا آغاز

حفظِ قرآن اور اس کی گردان مکمل کرنے کے بعد جامعہ غوثیہ' کہروڑ پکا میں ہی دینی تعلیم کے حصول کے لیے ''شعبہ درسِ نظامی'' میں داخلہ لے لیا۔ فارسی کے ماہر استاذ علامہ محمد عطاء اللہ شاہ ہاشمی علیہ الرحمۃ سے فارسی کی ابتدائی کتب ''کریما' نامِ حق وغیرہ'' پڑھیں۔ بعد ازاں ۱۹۷۴ء میں مدرسہ اسلامیہ' چک نمبر 135/10R (خانیوال) میں داخلہ لیا۔ علامہ سیّد منیر احمد شاہ علیہ الرحمۃ (راقم الحروف کے برادر اکبر) صدر مدرس مدرسہ ہذا سے پند نامہ وغیرہ سے لے کر گلستان' بوستان تک فارسی کی کتب اور صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(یہاں راقم الحروف بھی آپ کا ہم سبق تھا) پھر ۱۹۷۶ء میں ہم دونوں حصولِ تعلیم کے لیے ملتان چلے گئے' مدرسہ انوار الابرار (بیرون دہلی گیٹ' ملتان) میں داخلہ لے لیا۔

استاذ محترم حضرت علامہ سیّد محمد عبد اللہ شاہ کشمیری علیہ الرحمہ سے نحو میر اور مفید الطالبین وغیرہ کے اسباق پڑھے۔

خوش نویسی

اس دوران ہم دونوں بعد نماز ظہر تین چار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حسن پروانہ روڈ پر مشہور خطاط استاذ ابن کلیم کے پاس فن خوش نویسی سیکھنے جاتے تھے' جنہوں نے بڑی شفقت سے اس فن کو سکھایا' ماشاء اللہ علامہ قاری فدا حسین ایک بہترین خوش نویس بھی ہیں۔

علم تجوید وقراءت

۱۹۷۷ء میں علامہ صاحب کو فن ''تجوید وقراءت'' کے حصول کا شوق داتا کی نگری لاہور لے گیا' جہاں آپ نے عالمی شہرت یافتہ زینت القراء مولانا قاری غلام رسول صاحب سے علم تجوید کی روشنی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علامہ صاحب ایک عمدہ قاری بھی ہیں' قرآن مجید مسحور کن لہجہ میں پڑھتے ہیں' آواز میں قدرت نے خاصا جادو رکھا ہے' اور آپ نعتِ رسول مقبول ﷺ بھی انتہائی سوز وگداز میں پڑھتے ہیں کہ سامعین پر ایک رقت طاری ہو جاتی ہے۔

جامعہ نعیمیہ' لاہور میں داخلہ اور تکمیل تعلیم

علم تجوید کی سند حاصل کرنے کے بعد اہل سنت کی عالمی شہرت یافتہ عظیم درس گاہ جامعہ نعیمیہ' گڑھی شاہو' لاہور میں داخلہ لیا' یہاں آپ نے ہدایت النحو سے لے کر موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی' پھر ۱۹۸۶ء میں جامعہ نعیمیہ میں لاہور بورڈ کے تحت فاضل عربی

کا امتحان پاس کیا' پھر ۱۹۸۷ء میں جامعہ نعیمیہ میں ہی دورۂ حدیث کیا اور تنظیم المدارس کے تحت عالمیہ (ایم۔اے علومِ اسلامیہ و عربیہ) کا امتحان اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

جامعہ نعیمیہ میں جن اساتذہ کرام سے اکتسابِ فیض کیا

جامعہ نعیمیہ لاہور میں جن اساتذہ کرام سے اکتسابِ فیض کیا' ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) مفتی محمد حسین نعیمیہ علیہ الرحمۃ

(۲) شیخ الفقہ والحدیث علامہ مفتی عبدالعلیم سیالوی صاحب

(۳) ڈاکٹر علامہ محمد سرفراز نعیمی صاحب

(۴) شیخ الحدیث علامہ محمد اقبال افغانی صاحب

(۵) علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب

(۶) مولانا حافظ واحد بخش غوثوی صاحب

(۷) مولانا حافظ فضل دین صاحب علیہ الرحمہ

(۸) مولانا سیّد جمیل الرحمٰن شاہ صاحب

عصری تعلیم

علامہ صاحب دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے بھی آراستہ ہیں' چنانچہ آپ نے لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۹۰ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے تدریب المعلمین (اے۔ٹی۔سی) کا کورس کیا۔

گورنمنٹ ملازمت

آپ محکمہ تعلیم میں ایک عرصہ سے ملازمت کر رہے ہیں' چنانچہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۷ء سے تاحال گورنمنٹ مڈل سکول' جلو اسٹیشن لاہور میں بطور اے ٹی ٹیچر (عربی ٹیچر) اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

امامت وخطابت

۱۹۸۳ء سے زمانہ طالب علمی سے لے کر تاحال جامع مسجد باب یتیم شاہ' فتح گڑھ' لاہور میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں' جہاں یہ بات آپ کی استقامت کی دلیل ہے' وہاں آپ کے مقتدیوں کی آپ سے انتہائی عقیدت ومحبت کی بھی مظہر ہے۔

تصنیف وتالیف

علامہ صاحب جہاں ایک بہترین مقرر وخطیب ہیں' انتہائی متانت وسنجیدگی کے ساتھ قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں' وہاں ایک عمدہ مصنف وادیب بھی ہیں' جو لکھتے ہیں تحقیق سے لکھتے ہیں' بڑے وسیع اور گہرے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ آپ کی جو مختلف موضوعات پر چھپ کر کتابیں مارکیٹ میں آئی ہیں' عوام وخواص نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے' اہل علم اور اساتذہ نے انہیں بنظر استحسان دیکھا ہے اور خوب سراہا ہے۔

آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف وتالیفات کی تعداد درجنوں میں ہے' اور آپ کی مطبوعہ تالیفات ہیں: (۱) خزینہ فضائل و مسائل رمضان وروزہ (۲) نماز مترجم مع مسائل ضروریہ (۳) قربانی (فضائل ومسائل) (۴) موسیقی وتصویر کا شرعی حکم (۵) الزکوٰۃ

(۶) المیراث (۷) اور صدقہ فطر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

کتب احادیث کے تراجم اور فرید بک سٹال' لاہور

ایک عرصہ سے کتب احادیث کے تراجم کا سلسلہ جاری ہے' صحاح ستہ اور دیگر کافی کتب احادیث کے تراجم زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں تاکہ اہل علم کے ساتھ ساتھ عوام الناس بھی زیادہ سے زیادہ مستفید و مستنیر ہو سکیں۔ جہاں تک اس حوالے سے فرید بک سٹال (اُردو بازار)' لاہور کی خدمات کا تعلق ہے تو اس کا کردار نمایاں بھی ہے اور لائق صد تحسین بھی' یہ ادارہ اب تک متعدد احادیث کے تراجم کروا کر زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے منظر عام پر لا چکا ہے' بخاری شریف (عربی' اُردو) مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری (علیہ الرحمۃ) تین جلدوں میں' نزہۃ القاری شرح بخاری (تصنیف: مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ' انڈیا) پانچ جلدوں میں' شرح صحیح مسلم' شارح و مترجم: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی' سات جلدوں میں' جامع ترمذی' مترجم: علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی لاہور' دو جلدوں میں' سنن ابوداؤد' مترجم: علامہ اختر شاہجہانپوری' تین جلدوں میں' موطأ امام مالک' مترجم' مسند امام اعظم مترجم اور مشکوٰۃ شریف مترجم' تین جلدوں میں ادارہ ہذا کی طرف سے اعلیٰ زیورِ طباعت سے مزین ہو کر متعدد بار چھپ کر دینی اور علمی اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔

الفتح الربانی (مسند امام احمد بن حنبل) کا ترجمہ

کتب احادیث میں ''مسند امام احمد بن حنبل'' کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے' وہ محتاج وضاحت نہیں' اسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساڑھے سات لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا ہے' اب اس میں تیس ہزار سے زائد احادیث ہیں جن کو آٹھ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا گیا ہے' اور مصر کے مشہور محدث احمد عبدالرحمٰن البناء نے مسند امام احمد بن حنبل کو ''الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی'' کے نام سے جدید انداز میں فقہی ابواب پر مرتب کیا' جو چوبیس اجزاء (بارہ جلدوں) میں ہے۔

فرید بک سٹال' لاہور نے خدمت حدیث کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے اور اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ''الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی'' کا ترجمہ کروانے اور اس کی اشاعت کا بیڑا بھی اٹھانے کا عزم صمیم کیا' چنانچہ محترم سیّد محسن اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی اس کام کے لیے نظر انتخاب علامہ قاری فدا حسین صاحب پر ٹھہری' ان سے اس عظیم کام کے لیے کہا گیا تو انہوں نے اپنے لیے اعزاز اور سعادت سمجھتے ہوئے اس ذمہ داری کو قبول کر لیا' بلا تاخیر اس کام کا آغاز کر دیا جو تا حال ثابت قدمی اور بڑی خوش اسلوبی سے جاری ہے۔

ایک معیاری ترجمہ

جہاں تک ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کا تعلق ہے تو یہ کوئی سہل اور آسان کام نہیں' خاصا مشکل اور کٹھن مرحلہ ہوتا ہے' اس کے لیے گہرے مطالعہ اور مطلوبہ زبان پر عبور اور دسترس کا ہونا ضروری ہے اور پھر عربی زبان کا دامن تو بڑا وسیع و عریض ہے' ایک ایک لفظ اپنے جلو میں متعدد معانی و مطالب لیے ہوتا ہے' ان میں سے موقع محل کے مطابق معنی متعین کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

جہاں تک مترجم کتاب ہذا کا تعلق ہے تو وہ عربی ادب پر کافی عبور رکھتے ہیں' خود عربی لغت کے استاذ بھی ہیں' عربی تکلم و نطق پر دسترس رکھتے ہیں' عربی قواعد' ضرب الامثال اور محاورات کا ادراک رکھتے ہیں' حدیث فہمی میں ایک خاص ذوق کے حامل ہیں' تو جب ایک مترجم میں یہ تمام خوبیاں اور محاسن موجود ہوں تو پھر حدیث کا ترجمہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں' خصوصاً جب تائید الٰہی قدم قدم پر نصرت کر رہی ہو تو پھر مشکل سے مشکل کام بھی آسان سے آسان تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

یوں تو آپ کے ترجمہ کے بارے میں قارئین کرام اور اہل علم مطالعہ کے بعد ہی کوئی حتمی رائے قائم کر سکیں گے کہ یہ ترجمہ کس

معیار کا ہے؟ کس حد تک مترجم الفتح الربانی (مسند امام احمد بن حنبل) کا ترجمہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں، کس حد تک انصاف کیا ہے؟ لیکن جہاں تک مجھ ایسے طالب علم نے آپ کے ترجمہ شدہ مسودے کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا ہے (اور جب بھی اس دوران لاہور آنے کا اتفاق ہوا تو علامہ صاحب نے بطورِ خاص کتاب ہذا کا ترجمہ دکھایا، بڑی مسرت ہوئی) تو یہ رائے قائم کر سکا ہے کہ یہ ترجمہ ایک معیاری، نفیس اور اعلیٰ ہے، جو احادیث طیبہ کی روح سے ہم آہنگ ہے، پتا چلتا ہے کہ کسی نے اٹھ کر اور قلم اٹھا کر ترجمہ لکھ نہیں مارا بلکہ کسی ایسے ماہر، تجربہ کار اور وسیع النظر مترجم نے ترجمہ کیا ہے، جو حدیث کے سیاق وسباق اور مالہ وماعلیہ کے حوالے سے پوری نظر رکھتا ہے، اور یہ ترجمہ اپنے اندر علمی اور ادبی محاسن لیے ہوئے دکھائی دیتا ہے، ادبی ذوق رکھنے والا جب اسے پڑھے گا تو یقیناً محسوس کرے گا کہ یہ ترجمہ ایک عالم اور ادیب کے قلم سے نکلا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض تراجم بڑی عجلت میں کر دیئے جاتے ہیں، کہیں کہیں پورے جملے کا ترجمہ رہ جاتا ہے جس سے مطلوبہ عبارت یا حدیث کا مفہوم واضح نہیں ہوتا، اس طرح ان تراجم میں اُدھورا پن اور پھیکا پن پایا جاتا ہے، لیکن مترجم کتاب ہذا نے انتہائی حاضر دماغی، ذمہ داری، عظمت رسول ﷺ کی کامل پاسداری اور علم وتحقیق کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے خوب صورت اور دل نشیں ترجمہ کیا ہے، جو یقیناً قاری کے دل میں حدیث کی روح کو اُتار دیتا ہے۔

علامہ صاحب نے کتاب ہذا کا صرف ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ بعض اہم وضروری مقامات پر احادیث کی کہیں مختصر اور کہیں تفصیلی شرح بھی لکھ دی ہے اور یہ شرح عوام وخواص کے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔

آپ نے الفتح الربانی (مسند احمد بن حنبل) کا شرح وبسط کے ساتھ مقدمہ بھی علمی اور تحقیقی انداز میں لکھا ہے، جس نے کتاب کی اہمیت وافادیت اور حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے، اس مقدمہ (دیباچہ) میں اصولِ حدیث، تدوینِ حدیث، حجیت حدیث، اصطلاحاتِ حدیث وغیرہ کے عنوانات کو خوب اُجاگر کیا گیا ہے، اس (مقدمہ) میں خصوصی طور پر حافظ الحدیث، پیکرِ استقامت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ طیبہ کے درخشاں پہلوؤں کو تفصیل سے سپردِ قلم کیا گیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے حالاتِ زندگی ترتیب دینے میں خاصی محنت سے کام لیا ہے اور کافی مواد فراہم کیا ہے تاکہ حضرت امام صاحب کی حیاتِ منزہ کا کوئی گوشہ اور پہلو نظروں سے اوجھل نہ رہے، میں سمجھتا ہوں کہ عزم وہمت اور استقامت واستقلال کی دنیا میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مثالی اور معتبر نام ہے، لہٰذا ایسے جلیل القدر صاحبِ استقامت محدث وامام کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، خصوصاً حق کے جو علم بردار ہیں وہ آپ کی سیرت وکردار کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ راہِ حق میں مزید استقامت نصیب ہو۔

اس خدمت کے حوالے سے علامہ قاری فدا حسین اور کار پردازان فرید بک سٹال، لاہور، ہدیۂ تبرک کے مستحق ہیں جنہوں نے مل کر یہ عظیم سعادت حاصل کی ہے اور احادیث طیبہ کا عظیم ذخیرہ اُردو قالب میں ڈھالنے میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی کاوش کو قبول فرمائے، خصوصاً علامہ صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے، نہ صرف الفتح الربانی (مسند احمد) کی باقی جلدوں کا ترجمہ مکمل کریں بلکہ اور بھی اس طرح کے کارنامے انجام دے سکیں۔ آمین

ادارہ فروغِ تعلیم القرآن سے وابستگی

ادارہ فروغِ تعلیم القرآن، لاہور اہل علم کی ایک فکری، علمی اور خالصتاً دینی تنظیم ہے جس سے علماء، دانشور، پروفیسر اور اساتذہ کرام وابستہ ہیں، علامہ صاحب بھی اس علمی اور فکری تنظیم سے وابستہ ہیں۔ اس تنظیم کے تحت منعقدہ علمی مذاکروں اور سیمیناروں میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ مختلف علمی، فقہی، معاشرتی اور اخلاقی موضوعات پر لیکچر دیتے ہیں اور مقالات پڑھتے ہیں اور آخر میں مختلف سوالوں کے جوابات دیتے ہیں، راقم الحروف بھی علامہ صاحب کے ان علمی اور تحقیقی مقالات سے مستفید ہوتا رہتا ہے، از راہِ محبت و

خلوص اپنے قیمتی مقالات کی فوٹو کاپیاں اکثر و بیشتر ارسال کرتے رہتے ہیں' اللہ کرے یہ مقالات بھی جلد شائع ہو کر ہماری اصلاح و فلاح کا باعث بنیں۔ (آمین)

مختلف مقامات پر دروس قرآن وحدیث

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا آخری کلام اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے نام آخری پیغام ہے' جو سراسر ہدایت ہے' یہ قرآن جہاں کتابِ ثواب ہے وہاں یہ کتابِ انقلاب بھی ہے' یہی وہ کتاب ہے جس سے امت کے پہلے حصہ کی اعتقادی اور اخلاقی اصلاح ہوئی' آج بھی امت میں جو بگاڑ پیدا ہو چکا ہے اس کی اصلاح بھی اسی کتاب سے ممکن ہے بشرطیکہ ہم خلوص کے ساتھ اس کتاب کی ہدایت کی طرف رجوع کریں' اسی احساس کو اُجاگر کرنے کے لیے جہاں دیگر علماء کرام باقاعدہ ''درسِ قرآن وحدیث'' دیتے ہیں' اسی قابل تقلید روایت پر چلتے ہوئے علامہ صاحب بھی مختلف مقامات پر ماہانہ درسِ قرآن دیتے ہیں' اور جہاں آپ امام وخطیب ہیں وہاں تیسری بار بالاستیعاب درسِ قرآن دے رہے ہیں یعنی ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیر قرآن بیان کر رہے ہیں' اور یہ ایک اچھی روایت ہے جس سے نہ صرف خود مدرس (عالم) کے علم میں اضافہ ہوتا ہے' علم میں پختگی آتی ہے بلکہ عوام الناس کو بھی کافی حد تک دینی تعلیمات سے آگاہی ہوتی ہے اور ان کی دینی' فکری اور عملی تربیت کا سامان ہوتا رہتا ہے۔

کاش! ہر مسجد کا امام پڑھا لکھا ہو' دینی تعلیم سے خوب آراستہ ہو اور دینی تعلیمات کی اشاعت وترویج کا جذبہ رکھتا ہو اور یومیہ درسِ قرآن وحدیث اپنا مشن گردانتا ہو' نسل نو کو دینی مسائل سے آگاہ کرنا اپنا فرضِ منصبی سمجھتا ہو تو الحمد للہ! مسلمان کہیں بھی علمی اور دینی معلومات کے حوالے سے تہی دامن نہ ہوں۔

روحانی نسبت

آپ کو روحانی طور پر امیر ملت حضرت قبلہ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' محدث علی پوری کے فرزند ارجمند حضرت قبلہ پیر سیّد نور حسین شاہ علیہ الرحمۃ سے نسبت حاصل ہے' جو آپ کے لیے اعزاز ہے۔

اخلاق وکردار

انسانی اخلاق وکردار ایک ایسی کسوٹی ہے جس پر ایک انسان کو اچھی طرح پرکھا جا سکتا ہے کہ وہ کس قسم کا انسان ہے' اچھا یا بُرا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علامہ صاحب باعمل عالم دین ہیں' حسن اخلاق کے مالک ہیں' اچھے اور مضبوط کردار کے حامل ہیں' طبیعت میں استقامت اور استقلال ہے' مزاج میں متانت وسنجیدگی پائی جاتی ہے' علم دوست ہیں' اہل علم کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتے ہیں' اساتذہ کرام کا تذکرہ انتہائی عقیدت سے کرتے ہیں' احباب رفقاء کے تعلقات کی پاسداری کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں' موقع بموقع شادی وغمی میں شریک ہوتے ہیں' یوں ہی عزیز واقارب کے حقوق کا بھی لحاظ کرتے ہیں۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولادِ نرینہ سے بہرہ ور کیا ہے' آپ کے دو بیٹے ہیں' بڑے بیٹے کا نام محمد اختر ہے' جو الحمد للہ اپنے والدین کی طرح حافظ قرآن بھی ہے اور اس وقت بی کام پارٹ۔2 میں ہے' اور دوسرے بیٹے کا نام محمد انور ہے' وہ بھی دسویں کلاس میں زیر تعلیم ہے' اور ماشاء اللہ دونوں بیٹے فرماں بردار ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے والد کی طرح اچھا انسان اور مثالی مسلمان بنائے' اور اللہ کرے وہ ملک وملت کے لیے مفید ثابت ہوں۔ آمین محتاجِ دعا:

سیّد فیض عباس قمر بخاری (ایم۔اے علومِ اسلامیہ) پرنسپل: جامعہ خدیجۃ الکبریٰ بنات الاسلام' تحصیل جہانیاں' ضلع خانیوال

(۱۳ رمضان ۱۴۲۸ھ/ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۷ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے امت محمدیہ پر یہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ اس نے اس کی رشد و ہدایت اور صلاح وفلاح کی خاطر اس کو دو عظیم نعمتوں سے نوازا۔ ان دو عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ''قرآن کریم'' کی صورت میں ہے' جبکہ دوسری نعمت ''حدیثِ طیبہ'' کی شکل میں ہے۔ ایک خالق کائنات کا کلام ہے' دوسرا خالق کائنات کی طرف سے بھیجے ہوئے پیغمبر کا کلام ہے' اور ان دونوں (کلامِ الٰہی اور کلامِ رسول) پر شریعتِ اسلامیہ کا مدار ہے۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے' جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ○ قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں○ (الحجر:۹)

لہٰذا قرآن کریم میں قیامت تک کسی بھی قسم کا تغیر وتبدل محال ہے' اور تجربات ومشاہدات اس بات کے شاہد ہیں کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں آئی' اور حدیث طیبہ' نبی کریم ﷺ کے وہ اقوال' افعال اور احوال ہیں جن کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے عظیم الشان رجال پیدا فرمائے' جنہوں نے اس کے حصول وحفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور اپنی پوری توانائیاں صرف کر دیں' انہوں نے ایک ایک حدیث کے حصول وطلب کے لیے کئی کئی ملکوں اور شہروں کا پیدل سفر کیا' حصولِ حدیث میں سفر وغیرہ کی تکلیفیں اور مشقتیں اور ظالموں کے مظالم ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے' انہوں نے احادیث کو سینوں اور کتابوں میں محفوظ کیا' چونکہ من گھڑت حدیثوں کے فتنے کا وجود بھی ان کی نگاہ میں تھا' بلکہ یہ فتنہ رونما ہوا تو انہوں نے صحیح اور من گھڑت حدیثوں کے پرکھنے کے لیے معیارات قائم کیے جن کے ذریعے وہ صحیح وغیر صحیح حدیث کو چھانٹ کر الگ کر دیتے' اور آج جو کتابوں کی شکل میں ہمارے پاس ذخیرۂ احادیث محفوظ وموجود ہے' وہ انہی حضرات کی انتھک محنتوں اور مخلصانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ حدیث کی حفاظت کے لیے ان عظیم رجال کو پیدا نہ فرماتا تو شریعت اسلامیہ کا حلیہ کچھ اور ہوتا' سو اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر یہ خصوصی کرم وشفقت ہے کہ اس نے ایسے افراد پیدا فرمائے' جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے تمام اقوال' افعال اور احوال کے ایک ایک پہلو کو سینوں میں محفوظ کیا' پھر کتابی شکل میں محفوظ کیا اور آج امت مسلمہ کے پاس دینِ اسلام کی مکمل تصویر موجود ہے' پس ہم اپنی جسمانی وروحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے جس طرح قرآن کریم کے محتاج ہیں' اسی طرح حدیث طیبہ کے بھی محتاج ہیں' اگر قرآن کے بغیر چارہ نہیں تو حدیث کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے۔

ضرورتِ حدیث

بلاشبہ قرآن کریم ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد واعمال' عبادات واخلاق' حلّت وحرمت کے احکام اور بنی نوع انسان کی تمام جسمانی وروحانی ضرورتوں کے پورا ہونے اور دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی حاصل کرنے کے اصول موجود ہیں'

باوجود اس کے یہ بات نیم روز کی طرح روشن وواضح ہے کہ قرآن کریم میں ان اصولوں کی ایسی تشریحات وتفصیلات مذکور نہیں ہیں جو پیش آنے والی ضروریات کے تمام جزئیات پر منطبق ہو جائیں' ظاہر ہے کہ قرآنی اصول کے مطابق اس وقت تک عمل ممکن نہیں جب تک کہ وہ تشریحات وتفصیلات سامنے نہ آ جائیں' اور نہ ہی ان تشریحات کے بغیر کوئی شخص اپنی زندگی قرآنی اصول کے مطابق گزار سکتا ہے' لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں حدیث کی اشد ضرورت ہے۔ حدیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر فراہم کرتی ہے' پس قرآن کریم کو احادیث نبویہ کے بغیر سمجھنا ممکن ہی نہیں' مثلاً قرآن کریم میں نماز' زکوٰۃ اور حج اور عمرہ وغیرہ کا ذکر ہے اور ان کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ تفصیل نہیں بتائی گئی کہ ارکانِ نماز کی ترتیب کیا ہے' تعداد رکعت کتنی ہے' ایک رکعت میں کتنے سجدے ہیں' رکوع وسجود کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے' التحیات کس طرح بیٹھنا ہے اور ارکانِ نماز میں کیا کچھ پڑھنا ہے اور اس کی ترتیب کیا ہوگی' وغیرہ وغیرہ۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط کیا ہیں' کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی' کتنی واجب ہوگی' کس پر واجب ہوگی اور کس وقت واجب ہوگی' اسی طرح عشر ونصف عشر اور معدنیات کی تفصیل' حج وعمرہ کے مناسک کس طرح ادا کیے جائیں' احرام کس طرح اور کہاں سے باندھا جائے' طوافِ کعبہ' سعی' وقوفِ عرفات' وقوفِ مزدلفہ' وقوفِ منیٰ' رمی جمرات' وغیرہم کس طرح کیے جائیں' (اسی طرح دیگر احکامات) ان تمام کی تشریح وتفصیل میں قرآن کریم خاموش ہے' اگر ان تمام احکامات کی تشریحات وتفصیلات جاننے کا کوئی ذریعہ ہے تو وہ حدیث رسول (ﷺ) ہے' اس کے بغیر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے' پس قرآن کریم اجمال ہے اور حدیث رسول اس اجمال کی تفصیل ہے' قرآن کریم گویا سورج ہے اور حدیث نبوی گویا آنکھ ہے' سو جس طرح اندھے شخص کے لیے سورج کی روشنی بیکار ہے اور اندھیرے میں آنکھ کی روشنی بے فائدہ ہے (کہ ظاہری اشیاء کو دیکھنے کے لیے سورج کی روشنی اور آنکھ کی بصارت' دونوں کا ہونا ضروری ہے) اسی طرح حدیث رسول کے بغیر قرآن فہمی بیکار ہے بلکہ گمراہی کا باعث ہے اور قرآن کے بغیر حدیث رسول بے فائدہ ہے۔

حجیت حدیث

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگیاں انسانیت کے لیے ایک کامل اور بے سقم معیار مہیا کرتی ہیں' اس لیے ہر نبی کی امت پر اس کی کامل اتباع واطاعت فرض رہی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ. (النساء: ۶۴)

ہم نے (ہر) رسول کو اسی لیے بھیجا تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت وپیروی کی جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں' آپ کے بعد کسی نبی کی آمد متصور ہی نہیں' آپ کی ذاتِ اقدس کمال کے نقطۂ آخرین پر ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس کو دنیا کے سامنے ایک مثال بنایا' جو ہر پہلو اور ہر لحاظ سے بے عیب وبے نقص اور اکمل واتم ہیں' جس میں مزید ترقی کا تصور ہی نہیں ہوسکتا' دنیا میں جو بھی انسان اس صفحۂ ہستی پر قدم رکھے گا' وہ ہزار ہا بلند مقامات حاصل کرنے کے باوجود آپ ﷺ کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شریعت عطاء کی وہ بھی اکمل واتم ہے' اس کے بنیادی قواعد واصولوں میں کسی ترمیم اور تغیر وتبدل کی گنجائش نہیں' زماں ومکاں کے تغیر وتبدل اسے بے اثر نہیں کر سکتے' اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ادوار کے لیے اسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے اور آپ کی اطاعت وپیروی کا حکم دیا ہے (یعنی مسلمانوں پر آپ (ﷺ) کی اتباع واطاعت فرض ہے) یہ بات نیمروز کی طرح واضح ہے کہ اتباع واطاعت ہمیشہ اقوال وافعال میں ہوتی ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ کا آپ کی ذاتِ اقدس کو بہترین نمونہ قرار دینا اور اقوال وافعال میں آپ کی اتباع واطاعت کا حکم دینا' اس بات کی صریح دلیل ہے کہ آپ (ﷺ) کا قول وفعل (یعنی حدیث) شرعاً حجت ہے' اور اگر آپ (ﷺ) کے اقوال وافعال حجت شرعیہ نہ ہوں

تو آپ (ﷺ) کی اتباع واطاعت کی کوئی اہمت باقی نہ رہے گی۔

حجیت حدیث پر قرآنی دلائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ. (الاحزاب:۲۱)

بلاشبہ تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے (اور یہ نمونہ) ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ (سے ملنے) اور آخرت کی دن کی امید رکھتا ہو۔

یہ آیت مقدسہ حجیت حدیث میں اصلِ عظیم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَO (آل عمران:۳۲)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو' اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتاO

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی اتباع واطاعت سے اعراض کرنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْO (محمد:۳۳)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول کی اطاعت و پیروی کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کروO

اس آیت مجیدہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت کے بغیر ہر عمل باطل ہے (قابل قبول نہیں ہے)۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُO (النساء:۱۳)

اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی' اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا' جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی' اور یہی بہت بڑی کامیابی ہےO

یہ آیت مکرمہ اس بات کی بہت بڑی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کے بغیر جنت میں داخل ہونا اور بہت بڑی کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO (آل عمران:۳۱)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری اتباع و پیروی کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہےO

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اتباع و پیروی شرط قرار دی گئی ہے کہ جب تک آپ (ﷺ) کی مکمل اتباع و پیروی نہ ہوگی' اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے محبت یا محبت کا دعویٰ محض بیکار و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○ (البقرہ:۱۵۱)

جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا جو تم میں سے ہے' وہ تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے' تمہیں پاک کرتا ہے' تمہیں کتاب اور پختہ علم کی تعلیم دیتا ہے اور وہ (رسول) تمہیں اس چیز کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے○

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا یوں مذکور ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (البقرہ:۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار! ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیج' جو ان کو تیری آیات سنائے' ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنا دے' بلاشبہ تو ہی غالب حکمت والا ہے○

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (آل عمران:۱۶۴)

اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے' ان کو پاکیزہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے' اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (الجمعہ:۲)

وہ ذات جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظمت والا رسول بھیجا جو ان کو اس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے' ان کو پاکیزہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○

مذکورہ چاروں آیات میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ رسول کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو قرآنی آیات پڑھ کر سنائے' بلکہ اس کے علاوہ اُمور کا بھی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ تعلق ہے' اور وہ یہ ہیں: (۱) تعلیم کتاب اللہ (۲) تعلیم حکمت (۳) مؤمنوں کا تزکیہ (یعنی ان کے ظاہر وباطن کو پاکیزہ کرنا اور ان کے احوال کی اصلاح کرنا)' اور یہ بات ظاہر ہے کہ کتاب اللہ کی تعلیم دینا' حکمت سکھانا اور تزکیہ نفس جیسے اُمور محض قرآن کے الفاظ پڑھ لینے سے پورے نہیں ہوتے' بلکہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال' افعال اور احوال ہی سے پورے ہوتے ہیں' پس اگر حدیث کو حجت شرعیہ تسلیم نہ کیا جائے تو مذکور اُمور بیکار اور بے مقصد ہو کر رہ جائیں گے' لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حدیث رسول ﷺ حجت شرعیہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. (النساء:۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی۔

اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت (حکم ماننے) کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت (حکم ماننا) قرار دیا گیا ہے۔ جب احکامِ شرعیہ (مثلاً نماز' زکوٰۃ اور حج وغیرہ) کا آپ (ﷺ) کے بیان وتفصیل کے بغیر ادا کرنا ممکن نہیں ہے تو پھر آپ کی اطاعت کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِO (الحشر:۷)

اور رسول تمہیں جو کچھ دے دیں اسے لے لو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رُک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہےO

اس آیت مقدسہ میں اگر غور کیا جائے تو فتنۂ انکارِ حدیث کی بیخ کنی کے لیے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ حجیتِ حدیث کے لیے مذکورہ آیت مبارکہ بہت بڑی دلیل ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَO (الاعراف:۱۵۸)

پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر (ایمان لاؤ) جو اُمّی نبی ہیں جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں اور تم سب اس (نبی) کی اتباع و پیروی کرو تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤO

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک ہدایت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مکمل اتباع و پیروی نہ کرے' اتباعِ رسول کے بغیر ہدایت نہیں' گمراہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ. (الاعراف:۱۵۷)

اور وہ (نبی) ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک (وگندی) چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے۔

اس آیت مقدسہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی کریم ﷺ کو پاکیزہ چیزوں کو حلال کرنے اور ناپاک وگندی چیزوں کو حرام کرنے کا منصب عطاء کیا گیا ہے اور پاکیزہ چیزوں میں سے کون سی چیز حلال ہے اور ناپاک وگندی چیزوں میں سے کون سی چیز حرام ہے یا ہر پاکیزہ چیز حلال ہے اور ہر ناپاک وگندی چیز حرام ہے' یا کون سی چیز پاک ہے اور کون سی چیز ناپاک ہے' اس کی پوری تفصیل اور امتیاز حدیث نبویہ کے بغیر ناممکن ہے۔ بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن کی حلت یا حرمت کا ذکر قرآن میں نہیں ہے' صرف احادیث رسول میں ہی ان کا ذکر ہے' مثلاً شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کی حرمت کا ذکر حدیث میں ہے' قرآن میں نہیں ہے' اسی طرح گدھے اور حشرات الارض کی حرمت کا ذکر قرآن میں نہیں ہے' حدیث رسول میں ہے۔ الغرض شریعت اسلامیہ سے متعلق تمام احکام کی تفصیل و تکمیل اور ان کا علم حدیث رسول سے ہی ممکن ہے۔

حدیث کا وحی الٰہی ہونا

جس طرح قرآن وحی کی صورت میں نازل ہوا' اسی طرح احادیث کا تعلق بھی وحی الٰہی سے ہے' جو بات نبی کریم ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلتی ہے' وہ سب وحی ہے۔ بنیادی طور پر وحی کی دو قسمیں ہیں: (۱) وحی جلی یا وحی متلو (۲) وحی خفی یا وحی غیر متلو' جب الفاظ و معانی سب منزل من اللہ ہوں تو اسے وحی جلی یا وحی متلو کہا جاتا ہے جو قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے' اور جب معانی کا نزول تو منجانب اللہ ہو لیکن ان معانی کے الفاظ نبی کے اپنے ہوں تو اسے وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے جیسے احادیث مبارکہ کا وافر ذخیرہ جو کتب احادیث کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ حضرت حسان (بن عطیہ) فرماتے ہیں:

کان جبریل ینزل علی النبی ﷺ بالسنة کما ینزل علیه بالقران.

حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ پر سنت (حدیث) بھی اسی طرح نازل کرتے تھے جس طرح وہ آپ (ﷺ) پر قرآن نازل کرتے

(سنن دارمی، باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ) تھے۔

یعنی جس طرح قرآن میں مذکور احکامات وحی کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام لاتے تھے، اسی طرح احادیث میں مذکور احکامات بھی وحی کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام لاتے تھے۔

نگاہ نبوت میں حدیث کا مقام' اور حدیث کا حجت ہونا

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الا انی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ الا یوشك رجل ینثنی شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بالقران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الا لا یحل لکم لحم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع الا ولا لقطۃ من مال معاهد الا ان یستغنی عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعلیهم ان یقروهم فان لم یقروهم فلهم ان یعقبوهم بمثل قراهم. (مسند امام احمد ج ۴ ص ۱۳۱)

یاد رکھو کہ مجھے کتاب (قرآن) دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کے مثل بھی دیا گیا ہے، یاد رکھو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا (مال دار) شخص اپنی مسند پر بیٹھ کر یہ کہے گا کہ تم صرف قرآن کو لازم پکڑو، پس جو چیز تم اس میں حلال پاؤ اس کو حلال جانو اور جو چیز تم اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو، یاد رکھو کہ تمہارے لیے پالتو گدھا حلال نہیں ہے، نہ ہر کچلیوں سے شکار کرنے والا درندہ حلال ہے اور نہ ہی ذمی کافر کی راستہ میں پڑی ہوئی چیز حلال ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو، اور جو شخص کسی قوم کے پاس بطور مہمان جائے تو ان لوگوں پر اس کی مہمانی کرنا لازم ہے اور اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کر سکتا ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن بہت ساری چیزوں کو حرام کیا، پھر فرمایا: عنقریب تم میں سے ایک شخص مجھے جھٹلائے گا اور وہ اپنی مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھا میری حدیث بیان کرے گا، پھر کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (قرآن) ہے، پس جو چیز ہم نے اس (قرآن) میں حلال پائی اس کو ہم نے حلال جانا، اور جو چیز ہم نے اس میں حرام پائی اس کو ہم نے حرام سمجھا، لیکن یاد رکھو کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا، وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ (مسند امام احمد ج ۴ ص ۱۳۲)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا فی هذا القرٰان الا وانی واللہ قد امرت وعظت ونهیت عن اشیاء انها کمثل القرٰان او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اهل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اکل ثمارهم اذا اعطوکم الذی علیهم.

(مشکوٰۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اپنی مسند پر تکیہ لگا کر یہ گمان کرے گا (لوگوں سے کہے گا) کہ اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیز حرام کی ہے جو قرآن میں ہے، لیکن یاد رکھو کہ اللہ کی قسم! میں نے احکام دیئے، وعظ و نصیحت کی اور بہت ساری ایسی چیزوں سے منع کیا جو قرآن کے برابر ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بغیر اجازت اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونا مباح نہیں کیا، نہ ان کی عورتوں کو مارنا پیٹنا مباح کیا ہے اور نہ ہی ان کے پھلوں کو کھانا مباح کیا ہے جب کہ وہ تمہیں وہ (ٹیکس) ادا کر دیں جو ان پر واجب ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر من امری مما امرت او نهیت عنه فیقول لا تدری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه. (ابوداؤد، باب فی لزوم السنۃ)

میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے، جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے منع کیا ہو تو وہ یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم تو جو چیز قرآن میں پاتے ہیں صرف اسی کی اتباع کریں گے۔

مذکورہ احادیث طیبہ سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ جس طرح قرآن کریم وحی الٰہی ہے اور واجب الاتباع ہے، اسی طرح حدیث طیبہ بھی وحی الٰہی ہے اور واجب الاتباع ہے اور شرعاً حجت ہے، نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ حدیث کا انکار، قرآن کا انکار ہے۔

تدوینِ حدیث

منکرین حدیث عموماً یہ کہتے ہیں (اور اعتراض کرتے ہیں) کہ چونکہ احادیث کی تدوین کتابوں کی صورت میں عہد رسالت و عہد صحابہ میں نہیں ہوئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ اقدس کے کئی سو سال بعد ہوئی، اسی لیے نہ تو کتب احادیث قابل اعتبار ہیں اور نہ ہی حدیث شرعاً حجت ہو سکتی ہے، لیکن ان کا یہ قول و اعتراض غلط اور بے بنیاد ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ احادیث کثیرہ سے عہد رسالت میں حدیث کی تدوین و کتابت ثابت ہے، سو اس حوالے سے ہم بطور نمونہ چند احادیث پیش کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ عہد رسالت ہی سے تسلسل و تواتر سے حدیث کی تدوین و کتابت کا سلسلہ چلا آ رہا ہے، اور منکرین حدیث کا اعتراض محض تعصب ہے۔

حدیث کی روشنی میں تدوینِ حدیث

عن عبد الله بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارید حفظه فنهتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتابة فذکرت ذالك الی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاوما باصبعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده ما یخرج منه الا الحق. (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۵۷۔۱۵۸، مسند امام احمد رقم الحدیث: ۶۷۶۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر سنی ہوئی بات کو یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا، تو قریش کے چند لوگوں نے مجھے (حدیث لکھنے سے) روکا اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر سنی ہوئی حدیث کو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انسان ہیں، ناراضگی اور خوشی دونوں حالتوں میں کلام کرتے ہیں، پس میں حدیث لکھنے سے رُک گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی انگلی سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! میرے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

عن مجاهد والمغیرة بن حکیم عن ابی هریرة قالا سمعناه یقول ما کان احد اعلم بحدیث رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منی الا ما کان من عبد الله بن عمرو فانه کان یکتب بیده ویعیه بقلبه وکنت اعیه بقلبی ولا اکتب بیدی

حضرت مجاہد اور حضرت مغیرہ بن حکیم کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا، سوائے عبداللہ بن عمرو کے، کیونکہ وہ حدیث کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اور اپنے دل میں محفوظ رکھتے تھے جب کہ میں اپنے دل میں حدیث کو محفوظ رکھتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا، عبداللہ بن عمرو

واستاذن رسول اللهﷺ فی الکتاب عنه فاذن له. (مسند امام احمد رقم الحدیث: ۸۹۷۸)

نے رسول اللہﷺ سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ (ﷺ) نے اس کو اجازت دے دی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما من اصحاب النبیﷺ احد اکثر حدیثا عنه منی الا ما کان من عبد الله بن عمرو فانه کان یکتب ولا اکتب.

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲، مسند امام احمد رقم الحدیث: ۷۳۸۴)

نبی کریمﷺ کے صحابہ میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ حدیث محفوظ نہ تھیں سوائے عبداللہ بن عمرو کے، کیونکہ وہ احادیث کو لکھتے تھے جب کہ میں نہیں لکھتا تھا۔

احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ احادیث کی تدوین و کتابت کا سلسلہ عہد رسالت میں ہی شروع ہو گیا تھا اور یہ آپﷺ کی اجازت سے ہوا، مزید بے شمار دلائل ہیں، ہم طوالت کے خوف سے صرف انہی (مذکور دلائل) پر اکتفا کرتے ہیں۔ سمجھدار اور حق کو قبول کرنے والے کے لیے ایک دلیل ہی کافی ہوتی ہے اور غیر سمجھدار اور حق کو قبول نہ کرنے والے کے لیے دلائل کا انبار بھی ناکافی ہوتا ہے۔

منکرین حدیث کا ایک اور طبقہ

منکرین حدیث کا ایک طبقہ تو وہ ہے جس کا ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کیا ہے، یہ طبقہ تو سرے سے حدیث کو مانتا ہی نہیں، قرآن کو ہی کافی سمجھتا ہے اور حدیث کے حجت ہونے کا مطلقاً منکر ہے، جس کے ردّ کے لیے ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مختصر دلائل پیش کیے، اور منکرین حدیث کا ایک اور طبقہ ہے اور یہ عجیب ترین اور حیرت انگیز طبقہ ہے، اس کا اندازِ انکار ذرا جاذب و خوشنما ہے، اس طبقہ کا اندازِ انکارِ حدیث کچھ اس طرح ہے کہ کلی طور پر حدیث کا انکار نہیں کرتا اور نہ ہی انکار کا کھل کر اظہار کرتا ہے، بلکہ اس کے انکار کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ صرف ان احادیث کو تسلیم کرتا ہے جو ان کے مزاج و عقل کے موافق ہوں اور جو حدیث ان کے مزاج و عقل کے خلاف ہو اس کو سرے سے حدیث ہی تسلیم نہیں کرتے، اگرچہ صحت کے اعتبار سے وہ حدیث اعلیٰ ہو، بالفاظ دیگر وہ بعض احادیث کا اقرار کرتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں، اور یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ کتاب اللہ کی بعض آیات کا اقرار کرتے ہیں اور بعض کا انکار، جس سے وہ غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرے، پس جس طرح کتاب اللہ کے بعض حصہ کا انکار کفر کا باعث ہے، اسی طرح بعض احادیث کا انکار گمراہی کا باعث ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصطلاحاتِ حدیث

حدیث کا لغوی واصطلاحی معنی

لغت کے اعتبار سے حدیث کا معنی قدیم کی ضد ہے (یعنی حادث ہے) اور جمہور محدثین کی اصطلاح میں جو قول، فعل، تقریر یا وصف سیدنا نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہؤا سے حدیث کہتے ہیں (نیز صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے) گویا کہ حدیث، قرآن کریم کے مقابلہ میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام (قرآن کریم) قدیم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا کلام (حدیثِ مبارکہ) حادث ہے۔ (تدریب الراوی ج۱ ص ۲۳)

حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی تعریف

جس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قول بیان ہؤا سے ''حدیث قولی''، جس میں فعل کا بیان ہوا سے ''حدیث فعلی''، اور جس میں تقریر کا ذکر ہوا سے ''حدیث تقریری'' کہتے ہیں۔

تقریر کا لغوی اور اصطلاحی معنی

تقریر کا لغوی معنی ہے: ''برقرار رکھنا'' اور اصطلاحِ محدثین میں اس سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کوئی بات کہی گئی یا آپ ﷺ کے علم میں آئی یا کوئی کام آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس بات یا کام سے منع نہ فرمایا ہو، بلکہ اسے برقرار رکھا ہؤا سے تقریر کہتے ہیں۔

سنت کا لغوی واصطلاحی معنی

لغت کے اعتبار سے سنت کا معنی ''طریقہ اور سیرت'' ہے اور اصطلاحِ شرع میں سنت، حدیث کے مترادف ہے۔

علامہ ابن منظور، سنت کی یوں تعریف کرتے ہیں:

الاصل فیہ الطریقة والسیرة واذا اطلقت فی الشرع فانما یراد بھا ما امر بہ النبی ﷺ ونھی عنہ وندب الیہ قولا وفعلا مما لم ینطق بہ الکتاب العزیز ولھذا یقال فی ادلة الشرع الکتاب والسنة ای القرآن والحدیث. (لسان العرب ج۶ ص ۳۹۹)

اصل (لغت) کے اعتبار سے سنت کا معنی طریقہ اور سیرت ہے اور جب اس کا اطلاق شریعت پر ہوتا ہے تو اس سے مراد وہ فعل ہے جس کے کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور جس سے منع فرمایا اور جس چیز کو قول اور فعل سے پسندیدہ قرار دیا ہو، بشرطیکہ ان چیزوں کا قرآن عزیز میں ذکر نہ ہؤ اسی لیے شرعی دلائل کے بارے میں کہا جاتا ہے: ''کتاب و سنت'' جب کہ اس سے مراد ''قرآن اور حدیث'' ہوتے ہیں۔

خبر کی تعریف

علماء اصول حدیث کے نزدیک خبر حدیث کے مترادف ہے' اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ جو چیز نبی کریم ﷺ سے منقول ہو' وہ حدیث ہے اور جو چیز آپ ﷺ کے غیر سے منقول ہو' وہ خبر ہے۔ اسی وجہ سے جو شخص تاریخ میں مشغول ہو' اسے اخباری کہتے ہیں' اور جو شخص سنت (حدیث) نبویہ میں مشغول ہو' اسے محدث کہتے ہیں۔ (نزہۃ النظر ص ۸)

اثر کی تعریف

اثر حدیث کے مترادف ہے' لیکن عام طور پر اس کا اطلاق صحابہ اور تابعین کے اقوال اور افعال پر ہوتا ہے' یعنی جو چیز صحابہ اور تابعین سے منقول ہو' اسے اثر کہتے ہیں۔

سند اور متن

روایت کرنے والوں کے ناموں کا وہ سلسلہ جو حدیث کی عبارت تک پہنچائے اسے ''سند یا اسناد'' کہتے ہیں' اور حدیث کی عبارت کا وہ حصہ جو سند ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے' اسے ''متن'' کہتے ہیں۔

رَاوی' مَروِی اور مَروِی عَنہُ

حدیث بیان کرنے کو ''روایت'' حدیث بیان کرنے والے کو ''راوی'' جو حدیث بیان کی جائے اسے ''مروی'' اور جس سے حدیث بیان کی جائے' اسے ''مروی عنہ'' کہتے ہیں۔

علم حدیث کی اقسام

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں: (۱) علم حدیث روایۃً (۲) علم حدیث درایۃً

علم حدیث روایۃً: یہ وہ علم ہے جو نبی کریم ﷺ کے اقوال اور افعال اور ان اقوال اور افعال کی روایت' ان کے ضبط اور ان کے الفاظ کی تحریر پر مشتمل ہو اور اس علم حدیث روایۃً کا موضوع خود رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ ہیں بہ حیثیت رسول اللہ' اور اس کی غایت (غرض) سعادت دارین ہے۔

علم حدیث درایۃً: یہ وہ علم ہے جس سے روایت کی حقیقت' اس کی شرائط' اس کی اقسام اور اس کے احکام اور راویوں کے حالات' ان کی شرائط اور مرویات کی اقسام اور جو چیزیں ان سے متعلق ہیں ان کی معرفت ہو اور اس علم حدیث درایۃً کا موضوع سند اور متن ہے' اور اس کی غایت (غرض) صحیح حدیث اور غیر صحیح حدیث کی معرفت (پہچان) ہے۔ (تدریب الراوی ج ۱ ص ۲۲)

قلت و کثرت طرق کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

قلت و کثرت طرق کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں: (۱) خبر متواتر (۲) خبر واحد

خبر متواتر کی تعریف

خبر متواتر' اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے بیان کرنے والے لوگ اس قدر زیادہ ہوں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا یا اتفاقی طور پر جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال ہو اور یہی کثرت ابتداء سے انتہاء تک تمام طبقات میں موجود ہو (یعنی ابتداء سے انتہاء تک راوی کثیر ہوں)' کسی جگہ کمی واقع نہ ہو' اس خبر کی سند کی انتہاء کا تعلق سماع یا مشاہدہ سے ہو' محض گمان یا عقل پر نہ ہو اور یہ خبر اپنے سامع کے لیے مفید علم بھی ہو۔

فائدہ: خبر متواتر علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے کہ سننے والا غیر اختیاری طور پر اس کی تصدیق کرتا ہے اور خبر متواتر کے تمام افراد مقبول

ہوتے ہیں اس کی سند اور راویوں کے احوال کے متعلق بحث نہیں کی جاتی بلکہ بغیر بحث اور چھان بین کے اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

خبر متواتر کی اقسام

خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں: (۱) خبر متواتر لفظی (۲) خبر متواتر معنوی

خبر متواتر لفظی: وہ حدیث ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں متواتر ہوں۔

خبر متواتر معنوی: وہ حدیث ہے جس کے صرف معانی متواتر ہوں الفاظ متواتر نہ ہوں۔

خبرِ واحد کی تعریف

لغت کے اعتبار سے خبر واحد وہ حدیث ہے جس کو ایک شخص روایت کرے اور اصطلاح میں اس حدیث کو خبر واحد کہتے ہیں جس میں خبر متواتر کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ ہو۔ (نزہۃ النظر ص ۲۱)

خبرِ واحد کی اقسام

خبر واحد کی تین قسمیں ہیں: (۱) مشہور (۲) عزیز (۳) غریب

حدیث مشہور کی تعریف

مشہور وہ حدیث ہے جو دو سے زائد سندوں سے مروی ہو اور حد تواتر سے کم ہو اور اس کو حدیث مستفیض بھی کہتے ہیں۔ بعض ائمہ نے مستفیض اور مشہور میں فرق کیا ہے کہ مستفیض وہ حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد ابتداء وانتہاء میں (ہر طبقہ میں) برابر ہو اور حدیث مشہور اس سے عام ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر ص ۱۸)

حدیث عزیز کی تعریف

عزیز وہ حدیث ہے جس کو روایت کرنے والے کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں اور اس کو عزیز اس لیے کہا جاتا ہے کہ یا تو وہ قلیل الوجود ہوتی ہے یا دوسرے طریق سے وہ قوی ہو جاتی ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر ص ۱۸)

حدیث غریب کی تعریف

غریب وہ حدیث ہے جس کی سند میں کسی جگہ صرف ایک راوی ہو اور اس روایت میں متفرد ہو۔ (شرح نخبۃ الفکر ص ۲۱)

حدیث غریب کی اقسام

حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں: (۱) فرد مطلق (۲) فرد نسبی۔

فرد مطلق: وہ حدیث ہے جس کی اصل سند (یعنی سند کے اوّل) میں تفرد ہو (مثلاً صحابی سے صرف ایک تابعی روایت کرے)۔

فرد نسبی: وہ حدیث ہے جس کی اصل سند میں تفرد نہ ہو بلکہ (اثناء سند میں) کسی ایک راوی کی نسبت تفرد ہو اور فرد نسبی کو نسبی اسی لیے کہتے ہیں کہ اس میں ایک شخص معین کی طرف نسبت حاصل ہونے کی وجہ سے تفرد ہوتا ہے اگرچہ وہ حدیث فی نفسہٖ مشہور ہوتی ہے اور فرد کا زیادہ تر اطلاق فردِ مطلق پر ہوتا ہے جبکہ غریب کا اکثر اطلاق فردِ نسبی پر ہوتا ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر ص ۲۸۔۳۰)

صحت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

خبر آحاد (مشہور عزیز اور غریب) حدیث کی صحت وضعف کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

(۱) مقبول (۲) غیر مقبول (مردود)

مقبول: وہ حدیث ہے جس میں خبر کا صدق راجح ہوتا ہے' اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا جائز ہے اور اس کے مقتضیٰ پر عمل کرنا واجب ہے۔

غیر مقبول (مردود): وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے والے کا صدق راجح نہیں ہوتا' اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کے مقتضیٰ پر عمل کرنا واجب ہے۔

حدیث مقبول کی اقسام

حدیث مقبول کی چار قسمیں ہیں:

(۱) صحیح لذاتہ (۲) صحیح لغیرہ (۳) حسن لذاتہ (۴) حسن لغیرہ

حدیث صحیح لذاتہ کی تعریف

صحیح لذاتہ' وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل ہوں اور کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو اور وہ حدیث نہ معلل ہو اور نہ ہی شاذ ہو۔

راویوں کا عادل ہونا: عدل سے مراد وہ ملکہ (باطنی قوت و پختہ کیفیت) ہے' جو انسان کو تقویٰ (محارم سے بچنے) اور مروت (عادات رذیلہ وقبیحہ سے اجتناب) کی ملازمت کا شوق ورغبت دلائے' یعنی اس حدیث (کی سند) کا ہر راوی نیک و پرہیزگار ہو اور فسق و فجور اور بدعت جیسے اعمال سیئہ اور افعال قبیحہ سے مکمل طور پر اجتناب کرنے والا ہو۔

راویوں کا کامل الضبط ہونا: ضبط کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضبطِ صدر (۲) ضبطِ کتاب۔

ضبطِ صدر: یہ ہے کہ جو کچھ سنے' اسے سینے میں محفوظ رکھے اور اس کے استحضار پر ہر وقت قادر ہو کہ جب چاہے بیان کردے۔

ضبطِ کتاب: یہ ہے کہ جب سے اس نے (حدیث کو) کتاب میں سنا (یا لکھا) اور (اپنے شیخ سے) اس کی تصحیح کر لی تو اسے ادا کرنے تک اپنے پاس محفوظ رکھے (اور ضرورت کے وقت صحیح طور پر بیان کردے) اور اس میں غفلت نہ کرے۔

سند کا متصل ہونا: اتصال سند سے مراد یہ ہے کہ سند حدیث میں (ابتداء سند سے انتہاء سند تک) کوئی راوی ساقط (چھوٹا ہوا) نہ ہو' یعنی ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے براہِ راست سنا ہو۔

حدیث کا معلل نہ ہونا: یعنی اس حدیث میں کوئی ایسی علت خفیہ قادحہ نہ ہو' جو اسے مرتبۂ صحت سے گرادے یا اس میں کوئی نقص پیدا کردے۔

حدیث کا شاذ نہ ہونا: یعنی اس (حدیث کے راویوں) میں کوئی راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرنے والا نہ ہو۔

پس جس حدیث میں یہ (مذکور) تمام شرائط پائی جائیں' وہ ''صحیح لذاتہ'' ہے۔

حدیث صحیح لغیرہ کی تعریف

صحیح لغیرہ' وہ حدیث ہے جس میں صحیح لذاتہ کی شرائط (وصفات) میں سے صرف اس کے راوی کے ضبط میں کمی ہو لیکن تعدد طرق سے اس کی تلافی ہو جائے۔

حدیث حسن لذاتہ کی تعریف

حسن لذاتہ' وہ حدیث ہے جس میں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط (وصفات) موجود ہوں' لیکن اس کے راوی کے ضبط میں کمی ہو اور تعدد طرق سے یہ کمی پوری نہ ہو' اور حدیث حسن لذاتہ قابل احتجاج ہونے (اور جواز استدلال) میں صحیح کے برابر ہے' اگرچہ قوت میں یہ اس سے کم ہے' اسی لیے (محدثین کی) ایک جماعت نے اس کو صحیح کی قسم میں درج کیا ہے۔ (نزہۃ النظر ص ۱۴' تدریب الراوی ج ۱ ص ۱۲۸)

حدیث حسن لغیرہ کی تعریف

حسن لغیرہ، وہ حدیث ہے جس کے راوی میں ضبط میں کمی کے علاوہ عدالت میں بھی کمی ہو اور تعدد طرق سے یہ کمی پوری ہو جائے۔

نوٹ: حدیث حسن لذاتہ کی عدالت ظاہر ہوتی ہے، صرف اس کے ضبط میں کمی ہوتی ہے اور تعدد اسانید سے یہ کمی پوری نہیں ہوتی، اور حدیث حسن لغیرہ میں ضبط میں کمی اور عدالت مستور ہوتی ہے اور تعدد اسانید سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

حدیث غیر مقبول

غیر مقبول (مردود) وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے والے کا صدق راجح نہیں ہوتا، وہ حدیث قابل احتجاج اور واجب العمل نہیں ہوتی۔ علماء اصولِ حدیث کے نزدیک اس کی کئی اقسام ہیں جن میں سے اکثر کا مستقل نام ہے جب کہ بعض اقسام کا کوئی مستقل نام نہیں ہے، وہ صرف ''ضعیف'' کے نام کے ساتھ موسوم ہیں۔

حدیث ضعیف کی تعریف

حدیث ضعیف وہ ہے، جس کے راوی میں ضبط میں کمی کے علاوہ عدالت میں بھی کمی ہو اور تعدد اسانید سے یہ کمی پوری نہ ہو یعنی جس میں نہ تو صحیح کی شرائط ہوں اور نہ ہی حسن کی۔

ضعفِ حدیث کا سبب

ضعفِ حدیث کا سبب یا تو عدم اتصال سند (کسی راوی کا سقوط) ہوگا یا عدم عدالت رواۃ ہوگا یا عدمِ ضبط یا وہم یا مخالفت رواۃ ہوگا۔

عدم اتصال کے اعتبار سے حدیث ضعیف کی اقسام

عدم اتصال سند کے اعتبار سے حدیث ضعیف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظاہری انقطاع (۲) مخفی انقطاع

ظاہری انقطاع کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

ظاہری انقطاع کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

(۱) معلق (۲) مرسل (۳) معضل (۴) منقطع

حدیث معلق کی تعریف

معلق، وہ حدیث ہے جس کی سند کی ابتداء سے روات ساقط ہوں، خواہ جملہ رواتِ حذف ہوں یا بعض روات، اور یہ سقوط و حذف مؤلف کے تصرف کی بناء پر ہو۔

مثلاً مصنف یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یا یہ کہے کہ (مثلاً) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں عمل کیا۔

حدیث مرسل کی تعریف

مُرسل، وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر میں تابعی کے بعد راوی (صحابی) کو حذف کر دیا جائے، (یعنی تابعی، صحابی کو چھوڑ کر براہ راست حضور ﷺ سے روایت کرے) مثلاً تابعی کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا یہ کام کیا، یا آپ ﷺ کے سامنے یہ

کام کیا گیا۔

حدیث معضل کی تعریف

معضل' وہ حدیث ہے جس کی درمیان سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی متواتر ساقط ہوں یعنی تبع تابعی' تابعی اور صحابی (دونوں متواتر راویوں) کو چھوڑ کر براہ راست حضور ﷺ سے روایت کرے یا نچلے درجے کا تابعی' تبع تابعی' تابعی اور صحابی (تینوں) کو چھوڑ کر براہ راست حضور ﷺ سے روایت کرے' مثلاً تبع تابعی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح فرمایا۔۔۔۔

حدیث منقطع کی تعریف

منقطع' وہ حدیث ہے جس کی سند میں مختلف مقامات سے ایک یا ایک سے زیادہ راوی محذوف ہوں' بعض اوقات مرسل اور معضل کو بھی منقطع کہا جاتا ہے اور کبھی منقطع کو بھی مرسل کہا جاتا ہے۔

مخفی انقطاع کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

مخفی انقطاع (سقوط خفی) کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مدلس (۲) مرسل خفی

حدیث مدلس کی تعریف

مدلّس' وہ حدیث ہے جس کا راوی مدلّس ہو' یعنی راوی سند میں کسی عیب کو چھپا دے اور اس کی ظاہری شکل کو حَسین بنا دے۔

تدلیس کی دو قسمیں ہیں: (۱) تدلیس الاسناد (۲) تدلیس الشیوخ

(۱) تدلیس الاسناد: یہ ہے کہ راوی اپنے معاصر سے ایسی حدیث کو روایت کرے جس کو اس سے سنا نہ ہو اور اس سے سماع کا وہم ڈالے اور یہ کہے کہ فلاں نے کہا' یا فلاں سے روایت ہے وغیرہ اور بعض اوقات وہ حدیث کو حَسین بنانے کے لیے اپنے شیخ کو ساقط نہیں کرتا بلکہ وہ شیخ الشیخ یا اس سے اوپر کے شیخ کو ساقط کر دیتا ہے' کیونکہ وہ شیخ الشیوخ ضعیف ہوتا ہے یا کم عمر ہوتا ہے۔ تدلیس الاسناد کو تدلیس السماع بھی کہتے ہیں' مثلاً ایک راوی اپنے شیخ سے ایسی حدیث روایت کرے جس کو اس سے سنا نہ ہو' اور یوں کہے کہ اس نے کہا ہے یا اس سے روایت ہے' جس سے اتصال کا وہم ہو' پس تدلیس کی یہ قسم انتہائی مکروہ ہے۔

(۲) تدلیس الشیوخ: یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا ایسا نام یا کنیت یا نسبت یا صفت بیان کرے جو غیر معروف ہے۔ تدلیس کی یہ قسم پہلی قسم کی بہ نسبت کم درجہ کی مکروہ ہے۔ (تقریب النواوی مع تدریب الراوی ج ۱ ص ۱۸۶۔ ۱۹۰)

حدیث مرسل خفی کی تعریف

مرسل خفی' وہ حدیث ہے جس کا راوی اپنے کسی ایسے معاصر سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو' بلکہ اس (معاصر) اور راوی کے درمیان واسطہ ہو۔ (نزہۃ النظر ص ۶۶)

نوٹ: مذکورہ بالا اقسام اس وقت تک غیر مقبول میں داخل رہیں گی جب تک کہ انقطاع یا شبہ انقطاع باقی رہے گا' بصورت ثبوت اتصال مقبول ہوں گی۔

نقصان عدالت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

نقصان عدالت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم یہ ہے: (۱) موضوع (۲) متروک

حدیث موضوع کی تعریف

موضوع، وہ حدیث ہے جس کا راوی کذاب ہو۔ کذاب اس راوی کو کہتے ہیں جس سے نبی کریم ﷺ کی حدیث میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو۔ جو جھوٹی بات گھڑ کر نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دی گئی ہو، اس کو حدیث موضوع کہتے ہیں۔

حدیث متروک کی تعریف

متروک، وہ حدیث ہے جس کے راوی پر کذب کی تہمت ہو یعنی راوی کا عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ثابت و مشہور ہو چکا ہو اور حدیث نبوی میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت اور ظاہر نہ ہوا ہو اور وہ حدیث صرف اسی راوی سے مروی ہو اور وہ اصولِ دین کے خلاف ہو۔

عدم ضبط، اوہام یا مخالف رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

عدم ضبط، اوہام یا مخالفت رواۃ کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم اور ان کی تعریف حسب ذیل ہے:

حدیث شاذ اور محفوظ

شاذ، وہ حدیث ہے جس کا راوی خود تو ثقہ ہو لیکن وہ اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہو، اور اس کے مقابل کو محفوظ کہتے ہیں۔

حدیث منکر اور معروف

منکر، اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں غیر ثقہ راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے اور اس کے مقابل کو معروف کہتے ہیں، یعنی اگر ضعیف راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے تو ضعیف راوی کی روایت کو منکر اور ثقہ کی روایت کو معروف کہتے ہیں۔

شاذ اور منکر میں قوت و ضعف کا فرق ہے، شاذ سند کے لحاظ سے قوی ہوتی ہے اور وہ قوی تر کے مخالف ہوتی ہے، جبکہ منکر ضعیف ہوتی ہے اور وہ صحیح یا حسن کے مخالف ہوتی ہے۔

حدیث معلل

معلل، وہ حدیث ہے جس میں بظاہر صحت کی تمام شرائط معلوم ہوتی ہیں، لیکن اس میں کچھ ایسے مخفی اُمور ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے وہ حدیث، صحیح نہیں ہوتی اور یہ مخفی اُمور یا علل خفیہ عام طور پر راوی کے وہم یا غلطی کا نتیجہ ہوتے ہیں، مثلاً وہ وہم یا غلطی سے مرسل کو موصول، موصول کو مرسل یا مرفوع کو موقوف، موقوف کو مرفوع بنا دیتا ہے یا ضعیف راوی کو ثقہ، ثقہ کو ضعیف سے بدل دیتا ہے، اور ایسے مخفی اُمور کے بارے میں محدثین میں سے صرف ماہرین فن (جیسے امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ وغیرہم) ہی گفتگو کر سکتے ہیں۔

حدیث مدرج

مدرج کی دو قسمیں ہیں: (۱) مدرج الاسناد (۲) مدرج المتن

مدرج الاسناد: وہ حدیث ہے جس کی سند میں تغیر کے سبب سے ثقات کی مخالفت ہو۔ مدرج الاسناد کی درج ذیل قسمیں ہیں:

(۱) ایک جماعت ایک حدیث کو مختلف سندوں کے ساتھ بیان کرے اور کوئی راوی ان تمام مختلف سندوں کو ایک سند بنا کر حدیث روایت کرے اور ان کا اختلاف بیان نہ کرے۔

(۲) ایک راوی ایک متن کو ایک سند کے ساتھ روایت کرے اور اس متن کے بعض حصہ کو دوسری سند سے روایت کرے اور یہ مخالفت

کر کے پورے متن کو پہلی سند کے ساتھ بیان کر دے۔

(۳) ایک حدیث کو ایک راوی' ایک شیخ سے سنے اور اس کے بعض حصے کو اس شیخ کے شیخ سے کسی واسطہ سے سنے اور یہ شخص اس پوری روایت کو شیخ الشیخ سے روایت کرے اور اس واسطے کو حذف کر دے۔

(۴) ایک راوی دو مختلف حدیثوں میں دو مختلف سندوں کے ساتھ بیان کرے اور یہ مخالف ان دونوں حدیثوں کو ملا کر کسی ایک سند کے ساتھ روایت کرے یا ایک حدیث کو اس کی سند کے ساتھ بیان کرے لیکن اس میں دوسری حدیث کے ایسے الفاظ شامل کر دے' جو اس میں نہیں ہیں۔

(۵) شیخ کوئی سند یا حدیث بیان کرے' پھر کسی عارضہ کی بناء پر وہ خود کوئی بات کہے اور سننے والا یہ گمان کرے کہ یہ بات اس سند سے مروی ہے اور اس کی اسی طرح روایت کر دے۔

مدرج المتن: وہ حدیث ہے جس کے متن حدیث میں ایسے الفاظ ملا دیئے جائیں' جو حدیث کا حصہ نہ ہوں' اور یہ ادارج کبھی حدیث کے اوّل میں ہوتا ہے' کبھی درمیان میں ہوتا ہے اور کبھی آخر میں ہوتا ہے۔ (نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ص ۸۰۔۷۶)

حدیث مزید فی متصل الاسناد

مزید فی متصل الاسناد' وہ حدیث ہے جس میں راوی اثناء سند میں زیادہ ثقہ راویوں کی اس طرح مخالفت کرے کہ وہ وہم اور غلطی سے اثناء سند میں ایک یا ایک سے زائد آدمیوں کا ان ثقات کی بہ نسبت زیادہ ذکر کرے' اور اس کی شرط یہ ہے کہ زیادتی کی جگہ پر ان ثقات نے اپنے سماع کی تصریح کی ہو' ورنہ اگر ان کی حدیث معنعن ہوئی تو پھر اس کی زیادتی کو ترجیح ہو گی' کیونکہ ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔ (نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ص ۸۱۔۸۰)

حدیث مقلوب

حدیث مقلوب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مقلوب السند (۲) مقلوب المتن

مقلوب السند: وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی تبدیلی واقع ہو' اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) کسی راوی کے نسب میں تقدیم و تاخیر کر دی جائے' مثلاً کعب بن مرہ سے مروی ہو اور راوی اس کو مرہ بن کعب بیان کرے۔

(۲) راوی کا نام بدل دیا جائے' مثلاً کوئی حدیث سالم سے مروی ہو اور سالم کی جگہ نافع کا ذکر کیا جائے۔

مقلوب المتن: وہ حدیث ہے جس کے متن میں کسی لفظ کو بدل دیا جائے۔ (نزہۃ النظر ص ۸۰۔۷۹)

حدیث مُصحّف اور مُحرّف

جس حدیث میں ثقہ راویوں کی مخالفت اس طرح ہو کہ ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا تغیر ہو اور کلام میں صورت خطی باقی ہو' سو اگر یہ تغیر نقطہ میں کیا گیا ہو تو اسے ''مُصحّف'' کہا جاتا ہے (جیسے شرتح کو سرتح پڑھ دیا) اور اگر یہ تغیر شکل میں ہو تو اسے ''مُحرّف'' کہا جاتا ہے (جیسے حفص کو جعفر پڑھ دیا)۔ (نزہۃ النظر ص ۸۲)

حدیث مضطرب

مضطرب' وہ حدیث ہے جس کے راوی اس کی اسناد یا سیاق متن میں ایک دوسرے کی مخالفت کریں اور وہ اسانید مختلفہ صحت میں برابر ہوں' اور ایک روایت کو دوسری پر ترجیح دینے کی کوئی صورت ممکن نہ ہو' اور یہ اضطراب اگر سند میں ہو تو اس کو ''مضطرب السند'' کہتے ہیں' اور اگر متن میں ہو تو اس کو ''مضطرب المتن'' کہتے ہیں اور اضطراب' حدیث میں ضعف کا موجب ہوتا ہے' کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے حدیث کو ضبط نہیں کیا۔

مجہول راوی اور حدیث

مجہول' اس راوی کو کہتے ہیں جس کی ذات وشخصیت کے بارے میں علم نہ ہو' یا ذات وشخصیت کے بارے میں علم ہو لیکن اس کی صفت کا علم نہ ہو کہ آیا وہ عادل ہے یا غیر عادل ہے۔

مجہول کی اقسام

مجہول کی تین قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) مجہول العین (۳) مجہول الحال

مبہم' وہ راوی ہے جس کا نام (سند حدیث میں) مذکور نہ ہو' یعنی راوی اختصار کی بناء پر مروی عنہ کا نام ذکر نہ کرے' مثلاً وہ یوں کہے: ''اخبرنی فلان' اخبرنی شیخ ' اخبرنی رجل' اخبرنی بعضهم'' یا ''اخبرنی ابن فلان'' (مجھے فلاں نے خبر دی ہے' مجھے شیخ نے خبر دی ہے' مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے' وغیرہ)۔ مبہم راوی کی حدیث اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک کہ دوسری سند سے اس کا نام معلوم نہ ہو جائے' کیونکہ قبول حدیث میں راوی کی عدالت شرط ہے' اور جس کا نام مبہم ہو (معلوم نہ ہو) اس کی شخصیت کا علم نہیں ہوسکتا' چہ جائیکہ اس کی عدالت کا پتا چلے' اسی طرح اس شخص کی روایت بھی قبول نہ ہوگی جو لفظ تعدیل کے ساتھ راوی کو مبہم کردے' مثلاً راوی' مروی عنہ کے متعلق یوں کہے: ''اخبرنی الثقة'' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے نزدیک وہ ثقہ ہو لیکن دوسرے کے نزدیک وہ مجروح ہو' اور اس مسئلہ میں یہ مذہب صحیح ترین ہے۔ (نزہۃ النظر ص ۸۶۔۸۵)

مجہول العین: محدثین کے نزدیک مجہول العین وہ شخص ہے جس کو علماء نہ پہچانتے ہوں اور وہ خود طلب علم میں مشہور نہ ہو' اور اس کی حدیث صرف ایک جہت (یعنی ایک ہی راوی) سے معروف ہو' ابن صلاح نے کہا: ہر وہ شخص جس سے صرف ایک شخص (راوی) روایت کرے' وہ مجہول العین ہے۔

مجہول العین کی جہالت اس وقت اٹھ جاتی ہے جب اس سے دو یا دو سے زیادہ عادل (اور مشہور) روایت کرلیں (اور اس وقت اس کی حدیث قبول ہوگی) اگرچہ اس سے اس کے لیے عدالت کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ (تقریب النواوی وتدریب الراوی ج ۱ ص ۲۲۹)

نوٹ: صحابہ کرام اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں' کیونکہ تمام صحابہ کی عدالت مسلمہ ہے۔

مجہول الحال: وہ شخص (راوی) ہے جس سے دو یا دو سے زیادہ راوی روایت کریں اور اس کی توثیق نہ کی ہو (یعنی اس کی ذات اگرچہ معلوم ومعروف ہو مگر دو عادل راویوں نے اس کی عدالت وضبط کی توثیق نہ کی ہو) اور اسے مستور بھی کہا جاتا ہے۔ (نزہۃ النظر ص ۸۷)

جس شخص کی ذات وشخصیت معلوم ہو لیکن اس کی عدالت ظاہراً و باطناً مجہول ہو' جمہور کے نزدیک اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی' اور جس شخص کی ذات وشخصیت معلوم ہو اور اس کی عدالت مستور ہو یعنی وہ ظاہراً عادل ہو اور اس کا باطن مخفی ہو (یعنی اس کی باطنی حالت معلوم نہ ہو) اس کی روایت قبول کی جائے گی۔ (تقریب النواوی وتدریب الراوی ج ۱ ص ۲۶۸)

بدعتی راوی اور حدیث

جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ومتوارث ہو' اس کے خلاف عقیدہ رکھنا بدعت ہے اور یہ مخالفت از راہِ عناد نہ ہو' اور اگر یہ اعتقاد ضروریاتِ دین کے خلاف از راہِ عناد ہو تو کفر ہے' سو اگر راوی بدعتی ہو تو اس کی روایت قبول کرنے یا نہ کرنے کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس کی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو' بدعت کے علاوہ اور کوئی صفت موجب ردّ نہ ہو' وہ بدعت کا داعی نہ ہو اور جس روایت کے بیان کرنے میں وہ متفرد ہے' اس کے بدعی عقیدہ کی مؤید بھی نہ ہو تو اس کی روایت قبول ہوگی' ورنہ مردود (قبول نہ) ہوگی۔ (نزہۃ النظر ص ۹۰۔۸۷' ملخصاً)

روافض کی روایت

صحیح یہ ہے کہ رافضیوں اور سلف صالحین کو بُرا بھلا (گالیاں) دینے والوں کی روایت قبول نہیں ہے' کیونکہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے تو صحابہ کرام اور سلف صالحین کو گالیاں دینا بدرجہ اولیٰ فسق ہے' اس قسم کے لوگوں (رافضیوں) میں نہ تو کوئی صادق ہے اور نہ ہی کوئی امین ہے' بلکہ جھوٹ ان کا شعار ہے اور تقیہ و نفاق ان کی علامت ہے' پس ایسے لوگوں (رافضیوں) کی روایت قبول نہیں ہے۔ امام مالک سے رافضیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تم نہ تو ان سے گفتگو کرو اور نہ ہی ان کی روایت قبول کرو' امام شافعی نے فرمایا: میں نے رافضیوں سے زیادہ کسی کو جھوٹ کی گواہی دیتے ہوئے نہیں دیکھا' یزید بن ہارون نے فرمایا: رافضیوں کے سوا ہر بدعتی کی روایت لکھ لی جائے' جبکہ بدعتی بدعت کا داعی نہ ہو' ابن مبارک نے فرمایا: عمرو بن ثابت سے حدیث روایت نہ کیا کرو کیونکہ وہ سلف صالحین کو گالیاں دیتا ہے۔ (تدریب الراوی ملخصاً ج ۱ ص ۲۷۸۔۲۷۷)

سوء حفظ اور راوی

سوء حفظ (حافظہ کی خرابی) والے سے مراد وہ شخص (راوی) ہے جس کی جانبِ صحت' جانبِ خطاء پر راجح نہ ہو' سوء حفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) لازم (۲) طاری

سوء حفظ لازم اور حدیث شاذ

سوء حفظ لازم' یہ ہے کہ راوی حافظہ کی خرابی کے مرض میں ہر وقت مبتلا رہے' یعنی حافظہ کی خرابی کا مرض دائمی ہو' وقتی یا عارضی نہ ہو تو اس کی حدیث شاذ ہوگی۔

سوء حفظ طاری اور مختلط راوی

سوء حفظ طاری' یہ ہے کہ راوی میں خرابی حفظ کا مرض دائمی نہ ہو بلکہ کسی حادثہ کی وجہ سے یہ مرض طاری ہو جائے' مثلاً بڑھاپے کی وجہ سے راوی پر خرابی حفظ کا مرض طاری ہو گیا یا بینائی کے زائل ہونے کی وجہ سے یا اس کی کتابوں کے جل جانے یا گم ہو جانے کی وجہ سے (اس پر حفظ کی خرابی کا مرض طاری ہو گیا) جن پر اس کو اعتماد تھا' تو پھر اس نے اپنے حافظہ کی طرف رجوع کیا تو اس نے اپنی یادداشت میں خرابی پائی' تو اس راوی کو مختلط کہتے ہیں' سو اگر یہ تمیز ہو جائے کہ فلاں روایت اس کے اختلاط سے پہلے کی ہے تو وہ مقبول ہوگی اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فلاں روایت اس کے اختلاط سے پہلے کی ہے یا بعد کی ہے تو اس میں توقف کیا جائے گا' اسی طرح اگر اختلاط کا شبہ پڑ جائے تو بھی وہ روایت وضاحت و امتیاز ہونے تک موقوت رہے گی۔ (نزہتہ النظر ص ۹۱۔۹۰)

حدیث ضعیف پر عمل کرنے کا بیان

بے شمار علماء سلف سے مروی ہے کہ جو احادیث حلال اور حرام کرنے کے متعلق ہوں' ان میں سے صرف ان لوگوں کی روایت جائز ہے جو تہمت سے بَری ہوں اور بدگمانی سے دور ہوں اور جو احادیث ترغیب اور مواعظ سے متعلق ہوں' ان کو تمام مشائخ سے لکھنا جائز ہے' سفیان ثوری کہتے تھے کہ حلال اور حرام میں اس علم کو صرف ان لوگوں سے حاصل کرو' جو اس فن کے رئیس ہیں اور علم میں مشہور ہیں' جو کمی اور زیادتی کی معرفت رکھتے ہیں' اور اس کے ماسوا میں باقی مشائخ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ جب ہم حلال' حرام' سنن اور احکام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث روایت کرتے ہیں تو اسانید میں سخت قیود لگاتے ہیں اور جب ہم فضائل اعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں' جن سے کوئی حکم لاگو ہوتا ہے نہ ساقط ہوتا ہے تو پھر ہم اسانید میں تساہل کرتے ہیں۔ ابوزکریا عنبری نے کہا: جب کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے یا کسی حکم کے متعلق حدیث

وارد نہ ہو اور ترغیب یا ترہیب یا تشدید یا ترخیص ہو تو اس سے اغماض کرنا اور اس کے راویوں کے احوال سے تساہل کرنا واجب ہے۔ (مقدمہ شرح صحیح مسلم ص ۱۵۹ 'بحوالہ الکفایہ فی علم الروایہ)

علامہ نووی لکھتے ہیں:

محدثین کرام بسا اوقات ضعیف راویوں سے ترغیب' ترہیب' فضائل اعمال اور قصص کی احادیث اور زہد اور مکارم اخلاق اور اس قسم کی احادیث روایت کرتے ہیں' جن کا تعلق حلال وحرام اور دیگر احکام سے نہیں ہوتا' اس قسم کی احادیث میں محدثین اور دیگر علماء کے نزدیک تساہل جائز ہے اور غیر موضوع کی روایت بھی جائز ہے اس پر عمل کرنا بھی جائز ہے' کیونکہ اس کے صحیح اصول شرع میں مقرر ہیں اور اس کے اہل (علماء) کے نزدیک معروف ہیں۔ (شرح مسلم للامام النواوی ج ۱ ص ۲۱)

الغرض! ترغیب' ترہیب' فضائل اعمال' فضائل اشخاص اور زہد ومواعظ اور مکارمِ اخلاق وغیرہ سے متعلق احادیث ضعیفہ پر عمل کرنا جائز ہے' اور احادیث موضوعہ پر کسی باب میں بھی عمل کرنا جائز نہیں۔

حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی وجوہ

حدیث ضعیف میں حسب ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت پائی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے (یعنی اس کا ضعف جاتا رہتا ہے)۔

(۱) جب کوئی حدیث ضعیف متعدد سندوں سے مروی ہو تو وہ کبھی حسن لغیرہ اور کبھی صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ طرق ضعیف ہوں' حصولِ قوت کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ طرق کثیر ہوں' صرف دو بھی مل کر قوی ہو جاتے ہیں۔

(۲) کسی حدیث ضعیف پر اہل علم کے عمل کرنے سے بھی وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

(۳) مجتہد کے استدلال سے بھی حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں: جب مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(۴) صالحین کے عمل سے بھی حدیث کو قوت مل جاتی ہے (یعنی اگر حدیث ضعیف پر نیک لوگ عمل کریں تو ان کے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے اس حدیث کا ضعف جاتا رہتا ہے اور وہ حدیث' قوی ہو جاتی ہے)۔

(۵) جس حدیث کے مدلول پر علماء کا اتفاق ہو' وہ حدیث مقبول ہوتی ہے اور اس کے تقاضے پر عمل کرنا جائز ہے' یعنی اہل علم کے اتفاق سے حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔

(۶) جو حدیث ائمہ سے منقول ہو اور امت نے اس کو قبول کر لیا ہو تو وہ حدیث بھی حجت ہے اگرچہ اس کی سند ضعیف ہو یعنی کسی حدیث کو امت کے قبول کرنے سے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے' اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

(۷) کشف اور تجربہ سے بھی حدیث کو قوت مل جاتی ہے۔

(۸) جب کسی باب میں حدیث ضعیف کے علاوہ اور کوئی حدیث نہ ملے تو اس وقت وہ (حدیث ضعیف) قابل حجت ہے اور اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے' ائمہ کرام اور محدثین سے ایسا منقول ہے۔

البتہ حدیث موضوع' خواہ وہ کتنے ہی طرق سے مروی ہو اور وہ سارے کے سارے طرق پر موضوع ہی ہو تو وہ جوں کی توں ناقابل اعتبار رہے گی' کیونکہ جھوٹ سے جھوٹ کی تقویت نہیں ہو سکتی۔ (ماخوذ از شامی' نزہۃ القاری' مقدمہ شرح صحیح مسلم)

روایاتِ مختلفہ

تعارض: دو مقبول حدیثوں کے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے منافی ہونے کو تعارض کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث: اگر دو مقبول حدیثیں متعارض ہوں تو ایسی صورت میں ان میں تطبیق دینے کی حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے' سو اگر ان میں تطبیق ممکن ہو تو اس کو مختلف الحدیث کہتے ہیں۔

ناسخ و منسوخ: اور اگر ان میں تطبیق ممکن نہ ہو تو اگر ان میں سے ایک کا مقدم ہونا اور دوسری کا مؤخر ہونا معلوم ہو جائے تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہتے ہیں۔

موقوف: اور اگر ان میں سے کسی کا مقدم و مؤخر ہونا معلوم نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں توقف کیا جائے گا اور وہ حدیث موقوف کہلائے گی۔

محکم: اگر مقبول حدیث کے معارض کوئی حدیث نہ ہو تو اس حدیث کو محکم کہتے ہیں۔

اور اگر ایسی دو حدیثیں جو مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے منافی ہیں' لیکن ان میں سے ایک مقبول ہے اور دوسری غیر مقبول ہے تو یہ تعارض نہیں کہلائے گا' کیونکہ حدیث قوی میں ضعیف کی مخالفت سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ص ۵۹۔۵۵)

روایاتِ مختلفہ میں مذاقِ ائمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے' وہ یہ ہے کہ امام اعظم (علیہ الرحمۃ) ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو' امام شافعی (علیہ الرحمۃ) ایسی شکل میں قوتِ سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک (علیہ الرحمۃ) تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں' جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد (علیہ الرحمۃ) متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین ص ۴۴)

منسوب الیہ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

منسوب الیہ کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) موقوف (۳) مقطوع

حدیث مرفوع کی تعریف اور اس کی قسمیں

جس حدیث کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی جائے' اسے مرفوع کہا جاتا ہے۔

حدیث مرفوع کی تین قسمیں ہیں: (۱) حدیث مرفوع قولی (۲) حدیث مرفوع فعلی (۳) حدیث مرفوع تقریری' پھر ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) حدیث مرفوع قولی صریح (۲) حدیث مرفوع قولی حکمی' (۱) حدیث مرفوع فعلی صریح (۲) حدیث مرفوع فعلی حکمی' (۱) حدیث مرفوع تقریری صریح (۲) حدیث مرفوع تقریری حکمی

حدیث مرفوع قولی صریح اور قولی حکمی

حدیث مرفوع قولی صریح' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا قول صراحتاً مذکور ہو' مثلاً صحابی یہ کہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا' یا یہ کہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

حدیث مرفوع قولی حکمی' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا قول حکماً مذکور ہو' مثلاً صحابی کا ایسا قول جس میں استنباط و اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور وہ قول اہل کتاب سے ماخوذ ہونے کا محتمل بھی نہ ہو' جیسے صحابی کا انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کرنا' قرب قیامت کے فتنے اور احوالِ قیامت بیان کرنا یا کسی کام کے مخصوص ثواب یا مخصوص عذاب کا بیان کرنا' وغیرہ وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے

کہ جن اُمور میں اجتہاد کی گنجائش نہیں' ان کا جاننا صرف سماع کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

حدیث مرفوع فعلی صریح اور فعلی حکمی

حدیث مرفوع فعلی صریح' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا فعل صراحتاً مذکور ہو' مثلاً صحابی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کام کیا' یا کہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا۔

حدیث مرفوع فعلی حکمی' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا فعل حکماً مذکور ہو' مثلاً کسی صحابی کا ایسا فعل جو قیاس واجتہاد کی بناء پر نہ ہو' تو اس کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ صحابی نے حضور علیہ السلام کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' جیسے امام شافعی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں دو سے زیادہ رکوع کرتے تھے۔

حدیث مرفوع تقریری صریح اور تقریری حکمی

حدیث مرفوع تقریری صریح' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی تقریر صراحتاً مذکور ہو' مثلاً صحابی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہی گئی' یا یہ کہے کہ آپ ﷺ کے سامنے یہ کام کیا' اور آپ ﷺ سے اس پر انکار منقول نہ ہو۔

حدیث مرفوع تقریری حکمی' وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی تقریر حکماً مذکور ہو' مثلاً صحابی یہ کہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایسا کیا کرتے تھے' اور آپ ﷺ سے اس کے خلاف منقول نہ ہو۔

حدیث موقوف کی تعریف

حدیث موقوف' وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے قول' فعل اور تقریر کا ذکر ہو۔

صحابی کی تعریف

صحابی وہ شخص ہے جس نے حالت ایمان میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور حالت اسلام پر وفات پائی ہو' صحیح مذہب کے مطابق اگرچہ درمیان میں وہ مرتد ہو گیا ہو' اور ملاقات سے مراد عام ہے' خواہ وہ شخص حضور علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہو' آپ (ﷺ) کے ساتھ چلا ہو یا آپ (ﷺ) تک پہنچا ہو' خواہ اس نے آپ (ﷺ) کے ساتھ کلام نہ کیا ہو' اور اس میں (اس شخص کا اور نبی کریم ﷺ کا) ایک دوسرے کو دیکھنا بھی داخل ہے' خواہ ایک دوسرے کو قصداً دیکھا ہو یا تبعاً دیکھا ہو۔

(شرح نخبۃ الفکر ص ۱۰۰۔۹۹)

ف: امام شافعی اور امام ابوحنیفہ (رحمہما اللہ تعالیٰ) نے تصریح کی ہے کہ مرتد ہونے سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں' اور ظاہر یہی ہے کہ مرتد ہونا صحابیت کو بھی باطل کر دیتا ہے' جیسے ''قرۃ بن میسرہ اور اشعث بن قیس''' اور جن لوگوں نے مرتد ہونے کے بعد آپ (ﷺ) کی زندگی میں اسلام کی طرف رجوع کر لیا' جیسے ''عبداللہ بن ابی سرح'' تو وہ صحابہ میں شامل ہیں۔

(تدریب الراوی ج ۲ ص ۱۸۶)

حدیث مقطوع کی تعریف

حدیث مقطوع' وہ حدیث ہے جس میں تابعی کے قول' فعل اور تقریر کا ذکر ہو۔

تابعی کی تعریف

تابعی وہ شخص ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو (خواہ حالت ایمان میں ملاقات کی ہو یا غیر حالت ایمان میں ملاقات کی ہو) اور اسلام پر اس کی وفات ہوئی ہو' یعنی ایک شخص نے (مثلاً) حالت کفر میں صحابی سے ملاقات کی یا اس کو دیکھا' پھر صحابی کی وفات کے

بعد وہ شخص مسلمان ہو گیا اور حالت اسلام میں اس کی وفات ہوئی تو وہ بھی تابعی ہے' کیونکہ حالت ایمان میں ملاقات وغیرہ کی قید نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے' اور یہی مختار مذہب ہے۔ (نزہۃ النظر ص ۱۰۲)

کتب احادیث کے اسماء

صحیح

وہ کتاب ہے جس میں احادیث صحیحہ کے وارد کرنے کا التزام کیا گیا ہو' جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ' جن کتب صحاح میں بعض غیر صحیح حدیثیں ہیں' انہیں تغلیباً صحیح کہا جاتا ہے۔

جامع

وہ کتاب ہے' جس میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ (آٹھ عنوان) یہ ہیں: سیر' آداب' تفسیر' عقائد' فتن' احکام' اشراط اور مناقب' جیسے جامع صحیح بخاری اور جامع ترمذی وغیرہ۔

سنن

وہ کتاب ہے' جس میں ابواب فقہیہ کی ترتیب پر احادیث احکام جمع کی جائیں' جیسے سنن ابوداؤد وغیرہ۔

مسند

وہ کتاب ہے' جس میں صحابہ کی ترتیب کے موافق ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع ہوں' جیسے مسند امام احمد وغیرہ۔

معجم

وہ کتاب ہے' جس میں شیوخ کی ترتیب پر احادیث ہوں' جیسے معجم طبرانی وغیرہ۔

مستخرج

وہ کتاب ہے' جس میں حدیث کی کسی دوسری کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے احادیث جمع کی جائیں' جیسے مستخرج ابی نعیم علی البخاری وغیرہ۔

مستدرک

وہ کتاب ہے' جس میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے' جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں' جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

جزء

وہ کتاب ہے' جس میں صرف ایک مسئلہ (موضوع) کی احادیث ہوں' جیسے جزء القراءۃ للبخاری۔

مفرد

وہ کتاب ہے' جس میں ایک شخص کی احادیث ہوں' جیسے مسند ابی ہریرہ لابراہیم بن العسکری۔

اربعین

وہ کتاب ہے، جس میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں، جیسے اربعین نووی۔

مراسیل

وہ کتاب ہے، جس میں احادیث مرسل جمع کی گئی ہوں، جیسے مراسیل ابی داوٗد۔

امالی

وہ کتاب ہے، جس میں کسی محدث عالم کے اپنے تلامذہ (شاگردوں) کے سامنے بیان کیے ہوئے مطالب حدیث اور اس کے نکات جمع ہوں، جیسے امالی حافظ ابن حجر عسقلانی۔

اطراف

وہ کتاب ہے، جس میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں، جیسے اطراف الکتب الخمسہ لابی العباس اور اطراف المزی۔

رسالہ

وہ کتاب ہے، جس میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں، جیسے امام احمد کی کتاب الزہد، آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب، تفسیر میں۔

مُصنف

وہ کتاب ہے، جس کی ترتیب فقہی ابواب پر ہو اور اس میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین و تبع تابعین بہ کثرت ہوں (جیسے مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ)۔ (ماخوذ از مقالات کاظمی و مقدمہ شرح صحیح مسلم)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح امام احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

بلند ہمت و اعلیٰ کردار، روشن و عالی دماغ، شرافت و نجابت اور کرامت کا کمال، زہد و ورع اور تقویٰ و پرہیزگاری میں بے مثال، توکل علی اللہ، خودداری اور استغناء جن کا شعار، مجسمہ عفت و عصمت اور شرم و حیاء، اخلاقِ حسنہ اور جود و سخا میں اپنی مثال آپ، دنیاوی عیش و عشرت اور جاہ و منصب سے یکسر بے نیاز، علم و فضل میں یکتائے روزگار، دنیائے علم حدیث و فقہ کے عظیم امام و پیشوا، امام المحدثین و فقہاء، تدبر، تفقہ، بصیرت و فراست، ایقان و عرفان اور علو فکر و نظر کے حامل، اربابِ صدق و صفا کے میر کارواں، حرمتِ قرآن کے پاسباں، حلم و بردباری اور حق گوئی و بے باکی میں یگانہ روزگار، پیکرِ صبر و رضا، کوہ عزم و استقلال، شہنشاہ اقلیم آزمائش و ابتلاء، عفو و درگذر میں یکتائے روزگار، جن کا سینہ عشق و محبت مصطفےٰ سے سرشار، غرض نہیں ہے جن کے اوصافِ حمیدہ و خصائل جمیلہ کا احصاء و شمار، یہ ہیں وہ ہمہ پہلو منور و ہمہ جہت روشن شخصیت، جن کو دنیا امام احمد بن حنبل کے نام سے جانتی ہے، جن کے فیضانِ حدیث و فقہ سے دنیا مستفید اور فیض یاب ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

امام احمد کا نام، کنیت اور القاب

آپ کا پورا اسم گرامی امام احمد بن محمد بن حنبل بن بلال بن اسد ذہلی، شیبانی، مَروَزی ثم بغدادی ہے، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور شیخ الاسلام، امام المحدثین، حامی سنت، قاطع بدعت اور صابر فی المحنۃ، آپ کے القاب ہیں۔

نسب نامہ

حضرت عبداللہ (بن امام احمد بن حنبل) نے اپنے والد (احمد بن حنبل) کے حوالہ سے نسبت نامہ اس طرح بیان کیا ہے:

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان ابن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل ابن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب ابن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اُدد بن الھمیسع بن حمل بن النبت بن قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم الخلیل علیہما السلام۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل از ابن جوزی ص ۱۶، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۴، البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۵، حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۲)

حضرت امام احمد کے بیٹے صالح کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے اس نسب کو میری ایک کتاب میں دیکھا تو فرمایا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اور نسب کا انکار نہ کیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۶)

امام صاحب کا خالص عربی النسل ہونا اور آپ کا سلسلۂ نسب حضور علیہ السلام کے ساتھ ملنا

امام احمد علیہ الرحمۃ خالص عربی النسل ہیں اور آپ ماں باپ (دونوں) کی طرف سے شیبانی ہیں، جس کی وجہ سے آپ کو شیبانی کہا جاتا ہے اور شیبان کا تعلق قبیلہ ربعیہ عدنانیہ سے ہے جو نزار بن معد بن عدنان کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

عبداللہ بن عطاء کا بیان ہے کہ حضرت احمد بن حنبل اور نبی کریم ﷺ نزار تک اکٹھے ہو جاتے ہیں' کیونکہ نبی کریم ﷺ مضر بن نزار کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے مضری ہیں اور تمام قریش کا تعلق مضر سے ہے' اور امام احمد بن حنبل ربیعہ بن نزار کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے ربعی ہیں اور وہ (ربیعہ) مضر بن نزار کا بھائی تھا' کیونکہ نزار کے چار بیٹے تھے: (۱) مضر بن نزار (۲) ربیعہ بن نزار (۳) ایاد بن نزار (۴) انمار بن نزار' اور عرب کے تمام قبائل انہیں چاروں (بھائیوں کی شاخوں) سے پھیلے ہیں۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل لابن جوزی ص ۱۹)

خالص عربی النسل ہونے کے باوجود عربی النسل ہونے پر فخر نہ کرنا

امام صاحب اگرچہ خالص عربی النسل تھے' لیکن بطور عاجزی نہ تو آپ نے کبھی اپنے عربی ہونے پر فخر کیا' نہ ہی اس کا کبھی تذکرہ کیا اور نہ ہی کبھی یہ کہا کہ میں عربی ہوں۔

یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا کہ نہ تو آپ نے اپنے عربی ہونے میں کبھی ہم پر فخر کیا' نہ بھی کبھی اس کا تذکرہ کیا اور نہ ہی میں نے آپ کو کبھی یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عربی ہوں۔

محمد بن فضل کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے میرے پاس اپنا خرچ رکھا ہوا تھا' پس آپ روزانہ آتے اور اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے جاتے' چنانچہ میں نے ایک دن ان کی خدمت میں عرض کیا: اے ابو عبداللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ عربی ہیں' تو آپ نے فرمایا: اے ابو نعمان! ہم مسکین لوگ ہیں' پس آپ مجھے ٹالتے رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکل گئے اور مجھے کوئی بات نہ بتائی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۲)

امام صاحب کے والد کا اصل نام اور آپ کے اپنے دادا کی طرف منسوب ہونے کی وجہ

امام احمد کو عام طور پر اپنے دادا (حنبل) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آپ کو ''احمد بن حنبل'' کے نام سے پکارا جاتا ہے (جبکہ آپ کے والد کا نام ''محمد'' ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے دادا' آپ کے والد کی بہ نسبت زیادہ مشہور تھے اور (ان کی شہرت کی وجہ یہ تھی کہ اموی دور میں) وہ خراسان کے شہر ''سرخس'' کے گورنر رہ چکے تھے' اور دعوتِ عباسیہ کے ابتدائی دور میں انہوں نے اس کی امداد و اعانت کی تھی (اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گئے تھے' جو انقلاب حکومت چاہتے تھے) اور اس سلسلہ میں انہیں اذیتیں پہنچائی گئیں' اور امام صاحب کے والد ''محمد'' ایک فوجی افسر تھے اور مجاہدین کے لباس میں رہتے تھے۔ (الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۳)

امام صاحب کی والدہ ماجدہ اور قبیلہ شیبان

امام احمد علیہ الرحمہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی صفیہ بنت میمونہ بنت عبدالملک شیبانی ہے' جن کا تعلق قبیلہ شیبان سے ہے (جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے)۔

ابو عبداللہ ابن بطہ کا بیان ہے کہ ابو عبداللہ احمد (بن حنبل) کی والدہ کا تعلق قبیلہ شیبان سے ہے اور ان کا اسم گرامی صفیہ بنت میمونہ بنت عبدالملک شیبانی ہے' جو بنو عامر میں سے ہیں' امام احمد کے والد (محمد) ان کے ہاں مہمان کی حیثیت سے آ کر ٹھہرے اور اس (صفیہ بنت میمونہ) سے شادی کر لی' اور صفیہ بنت میمونہ کے نانا عبدالملک بن سوادہ بن ہند شیبانی کا شمار قبیلہ بنو شیبان کے (صاحب قدر و معزز لوگوں اور) سرداروں میں ہوتا تھا اور اس (قبیلہ) کے ہاں قبائل عرب مہمان کی حیثیت سے آ کر ٹھہرتے تھے اور وہ ان کی میز بانی کے فرائض (بڑی خوشی اور فراخ دلی سے) انجام دیتے تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۹-۲۰)

قبیلہ شیبان کی امتیازی حیثیت

دنیاوی و علمی اعتبار سے یہ قبیلہ ''شیبان'' ممتاز تھا اور ہمیشہ اس کی عظمت و شرافت اور شان و شوکت تسلیم کی جاتی رہی' چنانچہ

دنیاوی اعتبار سے یہ قبیلہ اپنی شجاعت و دلیری اور غیرت وحمیت میں مشہور تھا' اکثر مشاہیر عرب کا تعلق اسی قبیلہ سے ہے' نیز تعداد کے اعتبار سے بھی یہ قبیلہ ہمیشہ غالب رہا' اور علمی اعتبار سے یہ قبیلہ اس طرح ممتاز تھا کہ اس میں بہت زیادہ علماء وفضلاء' مقررین وخطباء' شعراء اور ماہرین انساب پیدا ہوئے۔

قبیلہ شیبان کے منازل اور امام صاحب کا تعلق خاطر

اور قبیلہ شیبان کے منازل (اترنے کے مقامات) بصرہ میں تھے' چنانچہ امام احمد جب بصرہ میں ہوتے تو آپ بنو مازن کی مسجد میں نماز پڑھتے اور فرماتے: یہ میری آبائی مسجد ہے۔

عبداللہ بن رومی کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ احمد بن حنبل جب بصرہ میں ہوتے تو میں آپ کو اکثر دیکھا کرتا تھا کہ آپ (بنوشیبان کی ایک شاخ) بنو مازن کی مسجد میں آتے اور اس میں نماز پڑھتے' میں نے ان سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو اس مسجد میں اکثر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ میری آبائی مسجد ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ١٩)

ولادتِ امام احمد

امام عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد ذہلی' شیبانی' مروزی ثم بغدادی' شکم مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد (محمد) آپ کو (خراسان کے شہر) ''مرو'' سے بغداد لائے اور آپ کو آپ کی والدہ نے (ماہ ربیع الاوّل کے شروع میں ١٦٤ھ میں) بغداد میں جنم دیا۔

حضرت صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا کہ میری ولادت ماہ ربیع الاوّل کے شروع میں ١٦٤ھ میں ہوئی' اور (آپ کی عمر تین سال تھی کہ) آپ کے والد (محمد) عین شباب میں تیس سال کی عمر میں وفات پا گئے اور آپ کی کفالت وتربیت آپ کی والدہ نے کی۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل لابن جوزی ص ١٤' البدایہ والنہایہ ج ١٠ ص ٣٢٦' حلیۃ الاولیاء ج ٩ ص ١٦٣)

امام صاحب کا بچپن اور قابل رشک تربیت

امام احمد بچپن (تین سال کی عمر) میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے' یتیمی کی حالت میں پرورش پائی' مالی حالات انتہائی تنگ تھے اس کے باوجود نیک سیرت' بلند ہمت اور پاکیزہ کردار والدہ نے سعادت مند' نیک سرشت اور عالی دماغ بیٹے کی ایسی بہترین اور قابل رشک تربیت کی کہ بچپن ہی میں ان میں تقویٰ و پرہیزگاری اور اخلاقی پاکیزگی کا جوہر پیدا ہو گیا' چنانچہ لوگ ان کی ثقاہت ومعقولیت اور امانت وتقویٰ پر رشک کیا کرتے تھے۔

امام صاحب کا بچپن اور قابل رشک خصائص وخصائل

حضرت ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ ابوعفیف نے امام احمد بن حنبل کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ وہ (امام احمد) مکتب میں ہمارے ساتھ (تعلیم حاصل کرتے) تھے اور ہم ان کے فضل (ومقام ومرتبہ) کو اس وقت سے جانتے ہیں جبکہ وہ بہت ہی چھوٹے بچے تھے' چنانچہ خلیفہ ''رقہ'' میں تھا اور لوگ اپنے گھر والوں کو خطوط لکھتے تو ان کی عورتیں معلم کے پاس پیغام بھیجتیں کہ احمد بن حنبل کو ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ وہ خطوں کا جواب لکھ دیں' پس استاذ صاحب ان کو بھیج دیتے تو وہ (شرم وحیاء کا پیکر بنے) سر جھکائے ان (عورتوں) کے پاس آتے اور ان کے خطوں کے جوابات لکھتے' بعض اوقات ایسا ہوتا کہ وہ (عورتیں) آپ سے ناپسندیدہ باتیں لکھواتیں تو آپ نہ لکھتے۔ مروزی کا بیان ہے کہ مجھے ابوسراج بن خزیمہ نے بتایا کہ ہم ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) کے ہم مکتب تھے

کہ عورتیں معلم کی طرف پیغام بھیجتیں کہ ابن حنبل کو ہمارے پاس بھیج دیں تا کہ ان سے خطوں کے جوابات لکھوائیں' پس جب آپ ان (عورتوں) کے پاس آتے تو آپ اپنا سر نہ اٹھاتے تا کہ ان پر نظر نہ پڑے۔ ابو سراج کا بیان ہے کہ میرے والد نے ان کا تذکرہ کیا تو ان کے ادب اور حسن سلیقہ پر تعجب کرنے لگے' چنانچہ ایک دن میرے والد نے ہمیں کہا: میں اپنی اولاد پر اتنا خرچ کرتا ہوں اور انہیں استاذوں کے حوالے کرتا ہوں تا کہ وہ ادب واخلاق سیکھ لیں' مگر وہ کامیاب ہوتے نظر نہیں آتے اور اس یتیم لڑکے احمد بن حنبل کو دیکھو کہ یہ (ادب وحسن طریق کے باعث) قابل رشک خصائص وخصائل کا حامل بن گیا ہے' اور پھر تعجب کرنے لگے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۰۔۲۱)

ابتدائی تعلیم

امام احمد کی لوح جبین میں بچپن ہی سے نجابت وشرافت کے آثار نمایاں تھے' چنانچہ آپ نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا' اور فن کتابت وتحریر اور لغت وفقہ کی تعلیم میں مشغول ہو گئے اور چودہ سال کی عمر میں ان فنون وعلوم میں مہارت حاصل کر لی۔

آغاز طلب حدیث اور اس میں ذوق وشوق

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے فن حدیث کی طرف توجہ دی اور طلب حدیث کا ذوق وشوق اور شغف اس قدر تھا کہ طلوع فجر سے پہلے ہی کتب کی طرف چل پڑتے۔

عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا کہ میں بسا اوقات طلب حدیث کی خاطر منہ اندھیرے (طلوع فجر سے قبل) ہی جانے کا ارادہ کرتا تو میری والدہ میرے کپڑے پکڑ کر کہتیں کہ اس وقت جانا جب اذان ہو جائے یا صبح ہو جائے' اور بسا اوقات میں ابوبکر بن عیاش وغیرہ کی مجلس میں بہت ہی سویرے چلا جاتا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۶)

حصول حدیث کی ابتداء اور قاضی ابو یوسف سے شرف تلمذ

قاضی امام ابو یوسف (تلمیذ خاص امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) علمی دنیا میں شہرۂ آفاق تھے' حدیث وفقہ میں ان کا ایک مقام تھا اور بڑے بڑے محدثین وفقہاء ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتے اور اپنی علمی تشنگی کو دور کرتے' چنانچہ امام احمد طلب حدیث میں سب سے پہلے قاضی ابو یوسف کے حلقہ درس میں پہنچے اور ان سے احادیث لکھیں' اس سلسلہ میں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

اول من کتبت عنه الحدیث ابو یوسف. (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۳)

میں نے سب سے پہلے جس شخص (استاذ) سے حدیث لکھی' وہ ابو یوسف ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:

اول ما طلبت الحدیث ذهبت الی ابی یوسف القاضی ثم طلبت بعد وکتبنا عن الناس.

میں سب سے پہلے طلب حدیث میں قاضی ابو یوسف کی خدمت میں حاضر ہوا' پھر اس کے بعد دیگر محدثین سے احادیث لکھیں۔

(مقدمہ اعلاء السنن ج ۲۱ ص ۸۵)

امام احمد بن حنبل فن حدیث کے حوالہ سے امام ابو یوسف کے بارے میں فرماتے ہیں:

وابو یوسف ابصر الناس بالاٰثار.

اور ابو یوسف آثار (احادیث) میں لوگوں میں سب سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔

(مقدمہ اعلاء السنن ج ۲۱ ص ۸۵)

علی بن ہاشم سے سماعِ حدیث

قاضی ابو یوسف سے حصولِ حدیث کے بعد امام احمد سماعِ حدیث کے لیے علی بن ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سماعِ حدیث کیا۔

عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے بتایا کہ میں نے ۱۷۹ھ میں علی بن ہاشم بن برید سے حدیث کا سماع کیا' اور (ان کی مجلس میں) حصولِ حدیث کا یہ پہلا سال تھا' پھر میں ان کی خدمت میں دوسری مجلس میں پہنچا تو ان کا انتقال ہو چکا تھا' اور یہ وہ سال تھا جس میں امام مالک نے وفات پائی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۴' تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۶)

ہشیم بن بشیر سے سماعِ حدیث

علی بن ہاشم کے انتقال کے بعد امام احمد احادیث کا سماع کرنے کے لیے بغداد کے مشہور شیخ ہشیم بن بشیر بن حازم واسطی (۱۰۴ھ۔ ۱۸۳ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقریباً پانچ سال تک ان سے سماعِ حدیث کرتے رہے' اور آپ کی شدید خواہش تھی کہ عبد اللہ بن مبارک سے ملاقات اور سماعِ احادیث کیا جائے' مگر آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

صالح بن امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے بتایا کہ سب سے پہلے میں نے ۱۷۹ھ میں (سولہ سال کی عمر میں) ہشیم (بن بشیر بن حازم واسطی) سے سماعِ حدیث کیا' اور اسی سال حضرت عبداللہ بن مبارک (بغداد میں) تشریف لائے اور یہ آپ کی آخری آمد تھی' اور میں ان کی مجلس میں (سماعِ حدیث کی غرض سے) پہنچا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ طرطوس چلے گئے ہیں اور (دو سال بعد) ۱۸۱ھ میں ان کا وہیں انتقال ہو گیا۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۶' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۴)

امام احمد' حضرت ہشیم کی خدمت میں چار یا پانچ سال تک رہے اور ان سے ہر اس حدیث کا سماع کیا جو اُن کے پاس تھی اور ہر اس حدیث کو یاد رکھا جس کا سماع کیا اور اس ملازمت (ساتھ) کے باوجود امام احمد دیگر محدثین کی مجالس میں بھی آتے جاتے رہتے تھے (اور ان سے سماع کرتے رہتے تھے) چنانچہ آپ نے حضرت ہشیم کی وفات سے قبل ۱۸۲ھ میں عبدالمؤمن عبداللہ بن خالد سے سماعِ حدیث کیا' نیز آپ نے عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوبکر بن عیاش سے بھی (اس دوران) سماعِ حدیث کیا' اور ۱۸۳ھ میں حضرت ہشیم کا انتقال ہو گیا۔ (الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۴' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۵)

امام احمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت ہشیم کا انتقال ہوا' اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ (مناقب امام احمد بن حنبل ص ۲۳)

حصولِ حدیث کے لیے مختلف ممالک و شہروں کی طرف کوچ

حضرت ہشیم کے انتقال کے بعد امام احمد تین سال تک بغداد میں مختلف شیوخ سے حدیث کا سماع کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے سماعِ حدیث کے لیے کوفہ' بصرہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' یمن' شام اور جزیرہ کی طرف رخ کیا' اور مشائخ وقت سے حدیث کا سماع کیا۔

حضرت عبداللہ (بن امام احمد) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ہشیم نے ۱۸۳ھ میں انتقال کیا اور میں ان دنوں میں کوفہ چلا گیا اور ۱۸۶ھ میں' میں بصرہ میں داخل ہوا اور ۱۸۷ھ میں' میں نے حج کیا اور حضرت فضیل نے وفات پائی اور میں نے ابن وہب کو دیکھا اور میں نے ان سے کچھ نہیں لکھا' اور میں نے پانچ حج کیے' ان میں سے تین حج میں نے پیدل کیے جب کہ ان میں سے ایک حج میں' میں نے تیس درہم خرچ کیے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۷۳)

نیز فرمایا کہ ایک مرتبہ حج کا سفر پیدل کرتے ہوئے میں راستہ بھول گیا تو میں نے یہ کہنا شروع کر دیا:

یا عباد اللّٰہ دلونی علی الطریق. اے اللہ کے بندو! مجھے صحیح راستہ پر لگا دو۔

چنانچہ میں یہ (کلمہ ماثور) مسلسل کہتا رہا یہاں تک کہ مجھے صحیح راستہ مل گیا۔ (البدایہ والنہایہ ج١٠ ص٢٢٦' تاریخ ابن عساکر ج٢ ص٣٨)

سفر حجاز مقدس اور حصول حدیث

امام احمد نے حجاز مقدس کا سفر پانچ مرتبہ کیا (جن میں آپ نے پانچ حج کیے)' سب سے پہلے ١٨٧ھ میں (جس میں آپ نے پہلا حج کیا)' اسی سفر میں امام شافعی سے ملاقات ہوئی' اور سفر کا جو اصل مقصد تھا وہ پورا کیا' یعنی حدیث ابی عیینہ کا حاصل کرنا' نیز فقہ شافعی کے اصول' قرآن کے ناسخ اور منسوخ کا بیان' یہ سب چیزیں معلوم کیں۔ (حیات امام احمد بن حنبل' (اُردو))

امام شافعی سے شرف تلمذ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور دیگر کتب میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ سے روایت بیان کی' اور امام احمد نے امام شافعی سے انساب قریش کے بارے میں کچھ باتیں اخذ کیں' اور آپ نے ان سے اس فقہ کی تعلیم حاصل کی جس میں آپ مشہور ہیں' اور جس وقت امام احمد کا انتقال ہوا تو لوگوں کو آپ کے ترکہ میں امام شافعی کے دو رسالے'' القدیمہ اور الجدیدہ'' ملے۔

(البدایہ والنہایہ ج١٠ ص٣٢٦)

امام صاحب کو حصولِ حدیث میں درپیش مالی مشکلات

امام احمد حصولِ حدیث کی راہ میں پیش آمدہ مصائب و مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے اور بعض اوقات مالی کمی آڑے آجاتی' جس سے آپ کو افسوس ہوتا۔

صالح بن امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ میں (حصولِ علم کی خاطر) کوفہ گیا تو میں ایک گھر میں (سوتا) تھا تو میرے سر کے نیچے (تکیہ کی بجائے) اینٹ ہوتی تھی' پس میں (وہاں) بخار میں مبتلا ہو گیا تو میں اپنی والدہ کے پاس لوٹ آیا' دراصل میں نے (کوفہ جانے کے لیے) اپنی والدہ سے اجازت نہیں مانگی تھی۔

نیز فرمایا: اگر میرے پاس پچاس درہم ہوتے تو میں جریر بن عبدالحمید کے پاس (سماعِ حدیث کے لیے) ''ری'' کی طرف کوچ کر جاتا' پس ہمارے بعض ساتھی چلے گئے' مگر میں نہ جاسکا' کیونکہ میرے پاس کوئی چیز نہ تھی۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص٢٦' البدایہ والنہایہ ج١٠ ص٣٢٦' تاریخ ابن عساکر ج٢ ص٣٣)

خشنام بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا یحییٰ بن یحییٰ (علم حدیث کے) امام ہیں؟ فرمایا: یحییٰ بن یحییٰ میرے نزدیک امام ہیں اور اگر میرے پاس زادِ راہ ہوتا تو میں یحییٰ بن یحییٰ کے پاس (حصولِ حدیث کے لیے) ضرور جاتا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص٢٩)

حرملہ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس مصر میں آئیں گے مگر وہ نہیں آئے' ابن ابی حاتم نے کہا: ہوسکتا ہے کہ مالی کمی نے آپ کو وعدہ وفائی سے روک دیا ہو۔

(البدایہ والنہایہ ج١٠ ص٣٢٦)

طلب حدیث کی خاطر حافظ عبدالرزاق کی طرف قصد اور اُن سے حدیث کا سماع واِملاء

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے حج کرنے کا ارادہ کیا اور یہ نیت کی کہ حج سے فراغت کے بعد حضرت عبدالرزاق کے پاس صنعاء (یمن) جاکر ان سے سماع حدیث کیا جائے گا اور اس سفر حج میں یحییٰ بن معین آپ کے رفیق تھے' چنانچہ آپ نے ان سے (اپنی نیت کا اظہار کرتے ہوئے) کہا: ہم ''ان شاء اللہ'' حج ادا کریں گے' پھر ہم عبدالرزاق کے پاس صنعاء

جائیں گے اور ان سے سماع حدیث کریں گے' پس میرے والد (امام احمد) نے بتایا کہ ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور طواف قدوم کیا تو اچانک ہمیں عبدالرزاق مطاف میں طواف کرتے ہوئے دکھائی دیئے' اور یحییٰ بن معین ان کو (اس سے پہلے) دیکھ چکے تھے اور انہیں پہچانتے تھے' چنانچہ عبدالرزاق نے اپنا طواف پورا کیا اور مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کی' پھر بیٹھ گئے' پس ہم نے اپنا طواف پورا کیا اور مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کی' پھر یحییٰ بن معین' عبدالرزاق کے پاس آئے' انہیں سلام کیا اور ان سے کہا: یہ آپ کے بھائی احمد بن حنبل ہیں' انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور ان کو ثابت قدم رکھے' مجھے ان کے بارے میں جو بات بھی پہنچی ہے وہ اچھی وخوب ہی پہنچی ہے' یحییٰ بن معین نے (عبدالرزاق سے) کہا: ہم "ان شاء اللہ" کل آپ کی خدمت میں حدیث کا سماع اور املاء کرنے کے لیے حاضر ہوں گے' عبدالرزاق جب اٹھ کر چلے گئے تو امام احمد نے یحییٰ بن معین سے کہا: تم نے شیخ سے وعدہ کیوں لے لیا ہے؟ انہوں نے کہا: (وعدہ اسی لیے لیا) تاکہ ہم ان سے حدیث کا سماع کریں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ماہ کی مسافت کے جانے' ایک ماہ کی مسافت سے واپس آنے اور اس عرصہ میں اخراجات سے بچا لیا' تو امام احمد نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہے' اور میں (سماعِ حدیث کے لیے ان کے پاس صنعاء جانے کی) نیت کر چکا ہوں' اگر میں تمہاری بات مان لوں تو میری نیت فاسد ہو جائے گی (جو تقویٰ اور عزیمت کے خلاف ہے) اور میں اپنی نیت کو تبدیل نہیں کروں گا' پس ہم (صنعاء) جائیں گے اور وہیں ان سے سماع کریں گے' چنانچہ آپ حج سے فراغت کے بعد صنعاء گئے اور وہیں عبدالرزاق سے سماع حدیث کیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۰' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۳)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

امام احمد نے ۱۹۸ھ میں حج کیا اور ۱۹۹ھ میں آپ نے عبدالرزاق کے پاس یمن کی طرف سفر کیا اور ان سے آپ نے' یحییٰ بن معین نے اور اسحاق بن راہویہ نے احادیث لکھیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۶)

عبداللہ بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے (حصولِ حدیث کی خاطر) طرطوس اور یمن کا سفر پیدل کیا' عبداللہ کا بیان ہے کہ میرے والد نے بتایا کہ ہم نے (یمن پہنچ کر) عبدالرزاق سے پہلی ہی مجلس میں احادیث کو لکھ لیا' اس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ہم رات کے وقت داخل ہوئے تو ہم نے عبدالرزاق کو ایک جگہ پر بیٹھے ہوئے پایا تو انہوں نے ہمیں (اسی جگہ پر) ستر احادیث املاء کرائیں' پھر انہوں نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر یہ شخص (یعنی احمد بن حنبل) نہ ہوتا تو میں تم سے احادیث بیان نہ کرتا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۴)

حصولِ حدیث اور سفر کی صعوبتیں آسان

احمد بن ابراہیم دورقی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل' جب عبدالرزاق کے پاس سے (واپس) مکہ آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ انتہائی کمزور تھے اور ان پر مشقت وتھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے' تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے عبدالرزاق کے پاس جا کر اپنے آپ کو مشقت ودشواری میں ڈال دیا' آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے عبدالرزاق سے حاصل کیا ہے' اس کے مقابلہ میں (سفر اور اس میں محنت ومزدوری کی) مشقت ودشواری آسان ترین اور حقیر ترین ہے' ہم نے عبدالرزاق سے حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے زہری کی حدیث لکھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۳)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام صاحب کا والہانہ عشق

جب انسان کو کسی چیز سے حد درجہ عشق ومحبت اور لگاؤ ہوتا ہے تو وہ اس چیز کے حصول کی خاطر یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی عمر کے کتنے عشرے بیت چکے ہیں یا اس کی مجنونانہ کیفیت وحالت کو دیکھ کر لوگ اسے کن القابات سے پکاریں گے' بلکہ وہ عمر کی قید کی پرواہ کیے بغیر

اور اہل زمانہ کی باتوں اور طعنوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنی محبوب چیز کے حصول کے لیے کوہ و دریا کی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرتا ہوا اپنی عشق و محبت کی منزلوں پر رواں دواں ہوتا ہے' دراصل عشق کے درد کو وہی محسوس کرتا ہے اور اس کی لذت و قدر سے وہی آشنا ہوتا ہے' جس پر اس کا ورود ہوتا ہے' مگر عشق کے درد اور اس کی لذت و قدر سے نا آشنا اور بے ذوق و عقل کے غلام کیا جانیں کہ درد عشق میں کیا لذت ہے۔

چنانچہ حصولِ حدیث کے معاملہ میں امام احمد بن حنبل کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ آپ کو حدیث رسول ﷺ سے بے حد عشق و محبت اور لگاؤ تھا' سو آپ نے اس کے حصول کی خاطر نہ تو دشوار گزار سفر کی مشقت کی پرواہ کی' نہ ہی عمر کی قید کی کوئی پرواہ کی اور نہ ہی لوگوں کی باتوں کی کوئی پرواہ کی' بلکہ ہمہ وقت عالم یہ ہوتا کہ حصولِ حدیث کے لیے کبھی کوفہ کا سفر ہے تو کبھی بصرہ کا' کبھی طرطوس کا سفر ہے تو کبھی یمن کا' اور کبھی کسی محدث سے سماع کر رہے ہیں تو کبھی املاء میں مصروف ہیں۔ قلم دوات ہاتھ میں ہے' حدیث کی کتابت جاری ہے' کبھی ہاتھ میں جوتا تھامے اور کپڑوں کو سمیٹے بچوں کے ہمراہ مکتب کی جانب بھاگے جا رہے ہیں اور کبھی کاندھوں پر کتابوں کا بنڈل ہے' مگر عشق ہے کہ جی سیر نہیں ہوتا۔ صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک شخص نے میرے والد (امام احمد) کو قلم دوات کے ساتھ دیکھ کر کہا: اے ابوعبداللہ! آپ اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے امام ہیں (مگر آپ کی حالت یہ ہے کہ قلم دوات ہاتھ میں ہے اور لکھے جا رہے ہیں) آپ نے فرمایا: قبر میں پہنچنے تک قلم دوات کا ساتھ نہیں چھوٹے گا (یعنی آخری دم تک حصولِ علم جاری رہے گا)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۱)

عبداللہ بن محمد بغوی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک علم حاصل کرتا رہوں گا' جب تک کہ میں قبر میں نہ پہنچ جاؤں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۱)

محمد بن اسماعیل صائغ کا بیان ہے کہ میں سفر بغداد پر تھا کہ احمد بن حنبل اپنے ہاتھ میں جوتا پکڑے ہمارے پاس سے دوڑتے ہوئے گزرے تو میرے والد نے ان کا دامن تھام کر کہا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ کو حیاء (شرم) نہیں آتی؟ آپ کب تک ان بچوں کے ساتھ (مکتب کی طرف) دوڑتے رہیں گے؟ فرمایا: موت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲)

ظالموں کے مظالم حصولِ علم میں رکاوٹ نہ بن سکے

پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی ہیں' ظالم حکمران کے دربار میں حاضری ہے' موت قریب ترین ہے' مگر حصولِ علم کے عشق و اشتیاق نے تمام خطرات سے بے نیاز کر دیا اور ثابت کر دیا کہ پاؤں میں بیڑیاں' قید و بند کی صعوبتیں اور ظالموں کے مظالم' راہِ عشق میں رکاوٹیں نہیں بن سکتے۔

ابراہیم بن محمد بن حسن کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کو خلیفہ کے دربار میں لایا گیا اور اس وقت اس کے دربار میں ابن ابی داؤد ابوعبدالرحمٰن شافعی موجود تھے' چنانچہ امام احمد کو خلیفہ کے سامنے بٹھا دیا گیا اور آپ کو مرعوب و خوف زدہ کرنے کی کوشش کی گئی (تاکہ آپ خلیفہ کے حاشیہ نشینوں کی مرضی کے مطابق ''خلق قرآن'' کا اقرار کر لیں) اور آپ کے سامنے دو آدمیوں کی گردنوں کو اڑا دیا گیا' لیکن (اس لرزہ خیز منظر کے باوجود) امام احمد کی نظر جب ابوعبدالرحمٰن شافعی کی طرف پڑی تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو (موزوں پر) مسح کرنے کے بارے میں امام شافعی کا کوئی قول یاد ہے؟ تو (آپ کے بدترین دشمن) ابن ابی داؤد نے کہا: اس شخص کو دیکھو کہ موت قریب ترین ہے مگر وہ (پرسکون ہو کر) فقہ (کے مسائل) میں بحث کر رہا ہے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۱-۳۲۰' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۶)

متاعِ دنیا سے بے فکر، صرف حدیث رسول کی فکر

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ہم مکہ مکرمہ میں ایک گھر میں ٹھہرے اور اس گھر میں ایک بزرگ رہتے تھے، جن کی کنیت ''ابوبکر بن سماعہ'' تھی، اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ابوعبداللہ (امام احمد) ہمارے پاس اس گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے اور میں اس وقت بچہ تھا، تو میری والدہ نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (امام احمد) کے ساتھ چمٹے رہو، اس کی عزت وتکریم کرو اور اس کی خدمت کرو، کیونکہ یہ نیک آدمی ہے، پس میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ حصولِ حدیث کے لیے تشریف لے گئے تو (ہمارے گھر میں) آپ کا (رکھا ہوا) سامان چوری ہو گیا، آپ جب آئے تو میری والدہ نے انہیں بتایا کہ چوروں نے تمہارا سامان چوری کر لیا ہے، تو آپ نے پوچھا: الواح (وہ تختیاں جن پر احادیث لکھی ہوئی تھیں) کا کیا ہوا؟ میری والدہ نے کہا کہ وہ طاق (الماری) میں محفوظ پڑی ہوئی ہیں، اور امام احمد نے ان الواح کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں کچھ نہ پوچھا۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۰، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲، حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۰۔۱۷۹)

امام محمد بن حسن علیہ الرحمہ کی کتب سے اکتسابِ فیض

حضرت امام محمد بن حسن علیہ الرحمہ (تلمیذ خاص، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ) کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں، عربی لغت اور فن حدیث وفقہ میں جن کی شخصیت ثقہ ومسلم ہے۔ جنہوں نے ایک لاکھ سے زائد مسائل مستنبط کیے، اور ہزار کے قریب کتابیں تصنیف کیں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل نے (احناف سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود) جہاں امام ابویوسف علیہ الرحمۃ سے براہ راست حدیث کا سماع واملاء کیا، وہاں آپ نے امام محمد بن حسن علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا بھی بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا اور ان سے خوب استفادہ کیا، جس سے ذہن میں پختگی ووسعت اور دقیق وپیچیدہ مسائل کے حل کرنے کا ملکہ پیدا ہوا۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابراہیم حربی کا بیان ہے:

قیل لاحمد بن حنبل هذه المسائل الدقائق من این هی قال من کتب محمد بن الحسن رحمه الله. (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۰۳)

امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ یہ مسائل دقیقہ آپ نے کہاں سے سیکھے ہیں؟ فرمایا: محمد بن حسن کی کتابوں سے سیکھے ہیں۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ امام احمد نے اپنی ذات کو محدثین وفقہاء سے صرف سماع واملاء تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ ان کی تصانیف کا بھی بڑی گہرائی اور باریک بینی سے مطالعہ کیا۔

امام شافعی کا آپ کی ثقاہت پر اعتماد

امام احمد نے حصولِ حدیث کی خاطر کئی ممالک ومتعدد بلاد کے چکر کاٹے اور بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع واملاء کیا اور اس میں خوب محنت کی، یہاں تک کہ آپ نوعمری میں ہی فن حدیث میں اس قدر پختہ ہو گئے کہ امام شافعی جیسے عظیم الشان امام ومحدث اور فقیہ، حدیث کی صحت وعدم صحت میں آپ پر اعتماد کرتے تھے، اور آپ کی ثقاہت کا اعتراف کرتے تھے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے بتایا کہ (مجھے) محمد بن ادریس شافعی نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! جب تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مل جائے تو ہمیں بھی اس سے آگاہ کرنا تاکہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۰)

عبداللہ بن احمد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے بتایا کہ محمد بن ادریس شافعی نے مجھے فرمایا: اے

ابوعبداللہ! آپ کو ہم سے زیادہ صحیح حدیث کا علم ہے، پس جب آپ کو کسی سے صحیح حدیث مل جائے تو مجھے بھی آگاہ کر دینا تاکہ میں اس کے پاس جاؤں، خواہ وہ کوفی ہو، بصری ہو یا شامی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۰، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۹۹)

عبداللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی نے اپنی کتاب میں جو بھی حدیث بیان کی تو کہا: یہ حدیث مجھ سے ثقہ نے بیان کی، یا (کہا) مجھے ثقہ نے خبر دی، اور امام شافعی ثقہ سے مراد میرے والد (امام احمد) لیتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۰، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۹۹)

جس شخص کو امام شافعی جیسے عظیم محدث وفقیہ، ثقہ کہیں، ان کی ثقاہت کس قدر راسخ و مسلم ہو گی۔

امام احمد کے اساتذہ کرام

امام احمد بن حنبل کے اساتذہ کرام کے اسماء کی فہرست بہت طویل ہے، جن کا احصاء ناممکن تو نہیں، البتہ مشکل ضرور ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ ابن جوزی نے اپنی تصنیف ''مناقب الامام احمد بن حنبل'' میں حروف معجم کی ترتیب سے امام احمد کے اساتذہ کے اسماء کی جو فہرست جاری کی ہے، وہ اکیس (۲۱) صفحات پر مشتمل ہے، اور یہ مقالہ ان کے ذکر کا متحمل نہیں ہے۔ بطور تبرک ہم آپ کے چند مشہور اساتذہ کرام کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے امام احمد بن حنبل کے جن اساتذہ کا ذکر کیا ہے، وہ یہ ہیں:

اسماعیل بن علیہ، ہشیم بن بشیر، حماد بن خالد الخیاط، منصور بن سلمہ الخزاعی، مظفر بن مدرک، عثمان بن عمر بن فارس، ابونصر ہاشم بن قاسم، ابوسعید مولیٰ بنو ہاشم، محمد بن یزید، یزید بن ہارون الواسطیین، محمد بن ابوعدی، محمد بن جعفر غندر، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن مفضل، محمد بن بکر برسانی، ابوداؤد طیالسی، روح بن عبادہ، وکیع بن جراح، ابومعاویہ الضریر، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سلیم الطائفی، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن سعد زہری، عبدالرزاق بن ہمام، ابوقرۃ موسیٰ بن طارق، ولید بن مسلم، ابومسہر دمشقی، ابوالیمان، علی بن عیاش اور بشر بن شعیب بن ابوحمزہ الحمصیین۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۲۔۴۱۳)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے جریر بن عبدالحمید اور معتمر بن سلیمان کا بھی ذکر کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۷۲)

علامہ ابن جوزی نے قاضی ابو یوسف اور علی بن ہاشم البرید کا بھی ذکر کیا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۳۔۲۴)

امام صاحب اور اساتذہ کرام کا ادب واحترام

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک شاگرد کے دل میں استاذ کا ادب واحترام نہ ہو، اس وقت تک شاگرد اپنے استاذ سے کما حقہ اکتسابِ فیض نہیں کر سکتا۔

امام احمد میں یہ کمال وصف تھا کہ آپ اپنے اساتذہ کرام کا بے حد ادب واحترام واکرام کرتے تھے، جس کا اندازہ درج ذیل حکایات سے لگایا جا سکتا ہے:

حضرت اسحاق شہید کا بیان ہے کہ میں ابن یحییٰ القطان کو دیکھا کرتا کہ وہ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد کے مینار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور ان کے سامنے علی بن المدینی، شاذکونی، عمرو بن علی، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین وغیرہم کھڑے ہو کر حدیث کا سماع کرتے، یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت آ جاتا، اس دوران ابن یحییٰ القطان ان میں کسی کو بیٹھنے کے لیے نہ کہتے اور نہ ہی وہ ان کی ہیبت (ورعب) اور تعظیم کی وجہ سے بیٹھتے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۵۷۔۵۸)

خلف کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل میرے پاس ابوعوانہ کی حدیث کا سماع کرنے کے لیے آئے (اور سامنے بیٹھ گئے) تو میں نے ان کو (اونچی جگہ بٹھانے کے لیے) اٹھانے کی بہت کوشش کی مگر انہوں نے (اونچی جگہ بیٹھنے اور سامنے سے اٹھنے سے) انکار کر دیا

اور کہا: میں آپ کے سامنے ہی بیٹھوں گا، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم جس شخص سے علم حاصل کریں اس سے عاجزی وانکساری سے پیش آئیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۵۸)

امام صاحب کا چالیس سال کی عمر میں تدریس کا آغاز

امام احمد نے جب تک علم وفضل میں کمال درک وتعمق حاصل نہیں کر لیا، آپ کے علم وفضل اور تقویٰ وورع کی شہرت آفاق عالم میں نہیں پھیل گئی، آپ کی ثقاہت ومعقولیت کو لوگوں نے تسلیم نہیں کر لیا اور آپ کی عقل وعمر پختہ (چالیس سال کی) نہیں ہوگئی، اس وقت تک آپ باقاعدہ طور پر مسند حدیث وافتاء پر نہیں بیٹھے۔ حافظ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اس وقت تک (باقاعدہ طور پر) حدیث وافتاء کی مسند پر متمکن نہیں ہوئے، جب تک کہ آپ کی عمر چالیس سال کی نہیں ہوگئی۔

حجاج بن شاعر کا بیان ہے کہ میں ۲۰۳ھ میں امام احمد بن حنبل کے پاس آیا اور میں نے ان سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی لیکن انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کرنے سے انکار کر دیا، تو میں حافظ عبدالرزاق کی خدمت میں (یمن) چلا گیا، پھر میں ۲۰۴ھ میں (بغداد) واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ امام احمد حدیث بیان کر رہے تھے اور (سماع حدیث کے لیے) ان کے سامنے لوگوں کا ہجوم تھا اور اس وقت امام احمد کی عمر چالیس سال تھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۸)

امام صاحب کے تلامذہ

جب امام احمد کے علم وفضل، زہد وتقویٰ اور عظمت وثقاہت کی شہرت تام عام ہوگئی اور آپ مسند درس وتدریس پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ کے حلقہ درس میں اطراف واکناف اور دور دراز مقامات سے حصول علم حدیث کی خاطر لوگ جوق در جوق آنے لگے اور اکتساب فیض کرنے لگے اور علم حدیث وفقہ میں آپ کا فیضان سیل رواں کی طرح بڑھتا گیا، اور آپ کے چشمہ فیض سے ایسے عظیم الشان رجال پیدا ہوئے، جو آسمان علم حدیث وفقہ پر آفتاب بن کر چمکے اور اپنی علمی وعملی درخشانیوں اور تابانیوں سے جہاں کے ذرّے ذرّے کو روشن کر دیا، جس سے بنی نوع انسان مستنیر ومستفیض ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

امام احمد سے بے شمار لوگ (علم حدیث میں) فیض یاب ہوئے، ہم ان میں سے بعض مشہور زمانہ تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کے جن مشہور محدثین تلامذہ کا ذکر کیا ہے، وہ یہ ہیں:

امام (محمد بن اسماعیل) بخاری، امام مسلم (بن حجاج قشیری، نیشاپوری)، امام ابوداؤد (سجستانی)، اسود بن عامر شاذان، ابن مہدی اور امام احمد کے شیوخ میں سے امام شافعی، ابوالولید، عبدالرزاق (بن ہمام صنعانی)، وکیع، یحییٰ بن آدم اور یزید بن ہارون نے آپ سے سماع حدیث کیا، اور آپ کے زمانہ کے اکابرین میں سے قتیبہ، داؤد بن عمرو اور خلف بن ہشام نے آپ سے سماع کیا اور آپ کے معاصرین میں سے احمد بن ابی حواری، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، حسین بن منصور، زیادؒ بن ایوب، دحیم (عبدالرحمٰن بن ابراہیم)، ابوقدامہ سرخسی، محمد بن رافع اور محمد بن یحییٰ بن ابی سمینہ نے آپ سے سماع حدیث کیا، اور آپ کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور صالح نے آپ سے حدیث کا سماع واملاء کیا، اور آپ کے دیگر تلامذہ میں سے ابوبکر اثرم، حرب کرمانی، بقی بن مخلد، (آپ کے چچازاد) حنبل بن اسحاق، شاہین بن سمیدع، میمونی اور ان کے علاوہ بے شمار لوگوں نے آپ سے سماع کیا اور سب سے آخر میں جس نے آپ سے حدیث روایت کی، وہ ابوالقاسم بغوی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج۱ ص ۷۲)

حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے امام احمد کے تلامذہ میں سے حسن صباح البزار، محمد بن اسحاق صاغانی، عباس بن محمد الدوری، محمد بن عبیداللہ المنادی، ابوزرعہ، ابوحاتم الرازیان، ابوبکر مروزی، یعقوب بن شیبہ، احمد بن ابی خیثمہ، ابوزرعہ دمشقی، ابراہیم الحربی،

موسیٰ بن ہارون اور عبداللہ بن محمد بغوی کا بھی ذکر کیا ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۳)

امام صاحب کا حلقہ درس علمی، عملی اور کردار سازی اور تعمیر سیرت کا مرکز تھا

امام احمد کے حلقہ درس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے تھے، جن میں سے بعض تو حصول علم کی غرض سے شریک ہوتے اور بعض لوگ آداب و کردار اور حسن اخلاق کی تعلیم کا مقصد لے کر حاضر ہوتے، جبکہ بعض لوگ اس عظیم محدث کے زہد و تقویٰ، حسن ادب و اخلاق اور اعلیٰ کردار و عمدہ سیرت کو ملاحظہ کرنے کی غرض سے درس میں شامل ہوتے تھے، گویا کہ آپ کا حلقہ درس علمی و عملی تبلیغ و تربیت اور کردار سازی و تعمیر سیرت کا جامع اور مرکز تھا۔

حسن بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (اسماعیل) کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا کہ امام احمد کی مجلس (حلقہ درس) میں شریک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار یا اس سے زیادہ نفوس پر مشتمل ہوتی تھی، جن میں سے تقریباً پانچ سو افراد احادیث کو لکھا کرتے تھے اور باقی افراد آپ سے حسن آداب اور عمدہ کردار کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۱۰)

ابوبکر بن المطوعی کا بیان ہے کہ میں بارہ سال تک امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، آپ اپنی اولاد کو (اپنی) "مسند" پڑھایا کرتے تھے، مگر میں نے آپ سے ایک حدیث بھی نہیں لکھی، اور (میری حاضری کا مقصد صرف یہی ہوتا تھا کہ) میں آپ کے اعلیٰ کردار، آپ کے اچھے اخلاق اور آپ کے آداب و سیرت کو غور سے دیکھا کرتا تھا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۱۰)

امام صاحب کی مجلس کی خصوصیات

امام احمد کی مجلس پرسکون اور پروقار ہوتی تھی، ذہبی نے اپنی تاریخ میں امام احمد کے ساتھ مروزی سے نقل کیا ہے (ان کا بیان ہے) کہ میں نے کسی فقیر (کم مایہ شخص) کو امام احمد کی مجلس سے زیادہ معزز (و مکرم) کسی مجلس میں نہیں دیکھا، آپ (کا یہ وصف خاص تھا کہ آپ) ان (کم مایہ لوگوں) کی طرف مائل رہتے تھے، اہل دنیا (دنیاداروں) سے دور (و بے نیاز) رہتے تھے، آپ حلم و بردباری کے زیور سے خوب آراستہ تھے، آپ جلد باز نہ تھے اور آپ عجز و انکساری اور تواضع کے وصف جمیل سے متصف تھے اور آپ کی ذات باوقار (و بارعب) تھی، جب آپ عصر (کی نماز) کے بعد اپنی مجلس (درس) پر رونق افروز ہوتے تو جب تک آپ سے سوال نہ کیا جاتا، اس وقت تک آپ کلام نہ کرتے۔ (الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۵)

معاصرین کے دلوں میں امام صاحب کی وجاہت اور ادب و احترام

امام احمد بن حنبل کی علمی وجاہت، زہد و تقویٰ اور جلالت شان کی بناء پر آپ کے مشائخ اور اکابرین و معاصرین آپ کی بہت زیادہ قدر، ادب و احترام اور تعظیم تکریم کرتے تھے، یہاں تک کہ جس مجلس میں آپ موجود ہوتے، اس میں ہنسی مذاق اور مزاح تک نہ ہوتا۔

ادریس مقری کا بیان ہے کہ میں نے بے شمار علماء و فقہاء (و محدثین) کو دیکھا، جو امام کی تعظیم، عزت و احترام اور توقیر و اکرام کرتے تھے اور وہ سلام کرنے کے لیے آپ کے پاس قصداً آیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۷-۳۸)

احمد بن شیبان کا بیان ہے کہ میں نے یزید بن ہارون (جو امام احمد کے استاذ تھے) کو احمد بن حنبل سے زیادہ کسی کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے ان کو احمد بن حنبل سے زیادہ اکرام کرتے ہوئے دیکھا (یعنی یزید بن ہارون سب سے زیادہ امام احمد کی تعظیم و تکریم کرتے تھے)، یزید بن ہارون جب ہمیں حدیث بیان کرتے تو احمد بن حنبل کو اپنے پہلو میں بٹھاتے تھے اور احمد بن حنبل کی بہت توقیر کرتے تھے اور ان سے مزاح بھی نہیں کرتے تھے، اور احمد بن حنبل جب بیمار ہوئے تو یزید بن ہارون (سواری پر)

سوار ہو کر ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۷' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴)

خلف بن سالم کا بیان ہے کہ ہم یزید بن ہارون کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یزید بن ہارون نے اپنے لکھوانے والوں سے مزاح کیا تو احمد بن حنبل (جو اس وقت اس مجلس میں موجود تھے' جن کی یزید بن ہارون کو خبر نہ تھی) کھانسے' یزید بن ہارون نے پوچھا: کون کھانس رہا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ احمد بن حنبل کھانس رہے ہیں' تو انہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر (افسوس کرتے ہوئے) فرمایا: تم نے مجھے یہ کیوں نہ بتایا کہ یہاں احمد موجود ہیں تاکہ میں مزاح نہ کرتا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۹' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۷' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴)

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ بن مبارک (یہ وہ شیخ ہیں جن سے انہوں نے بہت پہلے سماع کیا اور ان کا تعلق خراسان سے نہیں ہے) نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں اسماعیل بن علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص نے کوئی بات کی جس سے ہمارے کچھ ساتھی ہنسنے لگے' اور وہاں احمد بن حنبل بھی موجود تھے' پس ہمارے پاس اسماعیل آئے تو ہم نے انہیں غضب ناک پایا' انہوں نے (غصہ سے) فرمایا: کیا تم ہنستے ہو جبکہ میرے پاس احمد بن حنبل بیٹھے ہوئے ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۸' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۳)

کلماتِ ثناء اور خراجِ تحسین

امام احمد بن حنبل کے علم وفضل' مقام ومرتبہ' خلق قرآن کے سلسلہ میں اذیتوں پر صبر وثابت قدمی اور کامیابی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں مقبولیت کے باعث آپ کے مشائخ' اکابر ومعاصرین اور آپ کے دیگر معتقدین نے جس حسن عقیدت سے آپ کو جو خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور جن خوبصورت الفاظ اور شاندار کلمات سے آپ کی ثناء وتعریف کی ہے' ہم ان کو اختصار کے ساتھ بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

محمد بن سہل بن عسکر کا بیان ہے کہ حافظ عبدالرزاق نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے زیادہ کسی کو پرہیزگار ومتقی دیکھا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۹' تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۷۳)

محمد بن مشکان کا بیان ہے کہ عبدالرزاق نے فرمایا: ہمارے پاس احمد بن حنبل جیسا کوئی شخص نہیں آیا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۹' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴)

امام بخاری کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل کو کوڑے مارے گئے تو اس وقت ہم بصرہ میں تھے تو میں نے ابوالولید طیالسی کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد اگر بنی اسرائیل میں ہوتے تو ایک افسانہ ہوتے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۵' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۷۱)

عبیداللہ بن عمر قواریری کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: میرے پاس بغداد سے کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو مجھے احمد بن حنبل سے زیادہ محبوب ہو۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۷۴)

ابوعثمان الرقی کا بیان ہے کہ میں نے ہیثم بن جمیل سے سنا' انہوں نے فرمایا: اگر یہ نوجوان ''احمد بن حنبل'' زندہ رہا تو عنقریب اپنے اہل زمانہ پر حجت ہوگا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۷۸)

اسد خشاب کا بیان ہے کہ میں نے ہیثم بن جمیل سے سنا' انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میری عمر میں سے کم کر کے احمد بن حنبل کی عمر میں اضافہ کر دے' پھر آپ نے ایک شخص سے کہا کہ تم مجھ سے پوچھو کہ میں نے ایسی بات کیوں کہی؟ (پھر خود ہی جواب دیا' فرمایا:) یہ (احمد بن حنبل) ایسے انسان ہیں جن سے مسلمان نفع حاصل کریں گے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۷۸)

احمد بن مسلمہ نیشاپوری کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا' انہوں نے فرمایا: احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ (یہ

دونوں) دنیا کے امام ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۷، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۸۰)

عبداللہ بن احمد بن شبویہ کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا، انہوں نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو احمد بن حنبل سے محبت کرتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ وہ شخص اہل سنت و جماعت سے ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۸۱)

فضل بن عباس بلخی کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا، انہوں نے فرمایا: اگر امام احمد بن حنبل، سفیان ثوری، امام مالک، اوزاعی اور لیث بن سعد کا زمانہ پالیتے تو (علم وفضل میں) ان پر مقدم ہوتے، نیز فرمایا: اگر امام احمد بن حنبل نہ ہوتے تو (دنیا سے) تقویٰ اٹھ جاتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۸، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۸۱)

عبداللہ بن شبویہ کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا، انہوں نے فرمایا: امام احمد بن حنبل کی موت سے بدعات ظاہر ہو جائیں گی، امام شافعی کی موت سے سنن اٹھ گئیں اور سفیان ثوری کی موت سے تقویٰ اٹھ گیا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۸، البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۵، تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۵)

حرملہ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں عراق سے نکلا تو میں نے (اپنے پیچھے) کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا، جو امام احمد بن حنبل سے زیادہ افضل، زیادہ عالم، زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہو۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۵، تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴)

مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے سنا، انہوں نے فرمایا: تین علماء عجائباتِ زمانہ میں سے ہیں، ایک عربی ہیں، لیکن عربی کا ایک کلمہ بھی فصاحت سے نہیں بول سکتے اور وہ ابوثور ہیں، دوسرے عجمی ہیں لیکن (عربی بولنے میں) ایک کلمہ کی بھی غلطی نہیں کرتے اور وہ حسن زعفرانی ہیں اور تیسرے عالم بہت چھوٹے (تھوڑی عمر کے) ہیں لیکن جب وہ کوئی بات کرتے ہیں تو بڑے بڑے علماء ان کی بات کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ امام احمد بن حنبل ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۰۷)

حسین بن ابی حسین کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن خلیل خزار سے سنا، انہوں نے فرمایا: اگر امام احمد بن حنبل بنی اسرائیل میں ہوتے تو یقیناً ایک معجزہ ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۶)

مہنا بن یحییٰ شامی نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل سے زیادہ کسی کو خیر و بھلائی کا جامع نہیں دیکھا اور میں نے سفیان بن عیینہ، وکیع، عبدالرزاق، بقیہ بن ولید، ضمرہ بن ربیعہ اور بہت سارے دیگر علماء کو دیکھا لیکن میں نے علم وفقہ اور زہد و تقویٰ میں امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۵، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۴۳۔ ۱۴۲)

ابویعلیٰ موصلی کا بیان ہے کہ میں نے علی بن مدینی سے سنا، انہوں نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو دو آدمیوں کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا، قیامت تک ان دونوں کے لیے کوئی تیسرا نہیں ہے۔ ارتداد کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے اور آزمائش کے دن امام احمد بن حنبل کے ذریعے سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اصحاب اور معاون و مددگار تھے، لیکن امام احمد کے نہ تو معاون و مددگار تھے اور نہ ہی اصحاب تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۱۱، تاریخ بغداد ۴۱۸)

عبداللہ بن ابی زیاد قطوانی کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبید قاسم بن سلام سے سنا، انہوں نے فرمایا: چار آدمیوں تک علم کی انتہاء ہو گئی: (۱) امام احمد بن حنبل (۲) علی بن مدینی (۳) یحییٰ بن معین (۴) اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام احمد بن حنبل، اس (علم) میں ان سب سے زیادہ فقیہ ہیں، نیز فرمایا: امام احمد بن حنبل ہمارے امام ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۱۲)

احمد بن محمد قاضی کا بیان ہے کہ میں نے ابوداؤد سجستانی سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے دوسو ماہرین علم سے ملاقات کی ہے (اور ان سے اکتسابِ فیض کیا ہے) لیکن میں نے امام احمد بن حنبل جیسا کوئی (عالم و فاضل) نہیں دیکھا، آپ کبھی عام دنیاوی گفتگو

نہیں کرتے تھے آپ جب گفتگو کرتے تو علمی گفتگو ہی کرتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۴' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۳۹)

یحییٰ بن معین نے فرمایا: امام احمد بن حنبل میں کچھ ایسے خصائل (وخوبیاں) ہیں' جن کو میں نے کبھی کسی عالم میں نہیں دیکھا' آپ محدث تھے' حافظ (حدیث) تھے' عالم تھے' متقی و پرہیز گار تھے' زاہد تھے اور عاقل تھے اور یحییٰ بن معین نے فرمایا: ہم میں سے لوگوں نے چاہا کہ ہم امام احمد بن حنبل کی مانند ہو جائیں' اللہ کی قسم! ہم آپ کی مانند ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم آپ کے طریقہ پر چلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۶' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۸)

محمد بن اسحاق بن راہویہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (اسحاق بن راہویہ) سے سنا' انہوں نے فرمایا: اگر امام احمد بن حنبل اسلام کی خاطر قربانیاں نہ دیتے تو اسلام رخصت ہو چکا ہوتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۱' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۱۶)

اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: امام احمد بن حنبل زمین پر اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان حجت ہیں' اور علی بن مدینی نے فرمایا: جب مجھے کسی چیز کے بارے آزمایا جائے اور امام احمد بن حنبل مجھے فتویٰ دے دیں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ جب میں اپنے پروردگار سے ملوں گا اور وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا' نیز فرمایا: میں نے امام احمد بن حنبل کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت بنالیا ہے' پھر فرمایا: جس چیز کی قوت ابوعبداللہ (امام احمد) رکھتے ہیں' اس کی قوت و طاقت کون رکھ سکتا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۶)

ہلال بن معلیٰ الرقی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت پر چار آدمیوں کے ذریعے احسان فرمایا' امام شافعی کے ذریعے کہ آپ نے احادیث کو سمجھا اور ان کی تفسیر کی اور ان کے مجمل اور مفصل' خاص و عام اور ناسخ و منسوخ کی وضاحت کی' ابوعبید کے ذریعے کہ آپ نے غریب احادیث کی وضاحت کی' یحییٰ بن معین کے ذریعے کہ آپ نے احادیث سے کذب کو دور کیا اور احمد بن حنبل کے ذریعے کہ آپ آزمائش میں ثابت قدم رہے' اگر یہ چار اشخاص نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۶)

احمد بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن سعید دارمی سے سنا' انہوں نے فرمایا: میں نے کسی سیاہ سر (نوجوان) کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حافظ نہیں دیکھا اور نہ ہی فقہ اور اس کے معانی میں آپ سے بڑھ کر کوئی عالم دیکھا۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۹)

امام احمد بن حنبل کو جب کوڑے مارے گئے تو اس کے بعد بشر حافی نے کہا: امام احمد بن حنبل کو بھٹی میں ڈالا گیا تو آپ سرخ (خالص) سونا بن کر باہر آئے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۶' الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۸' تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۸۴)

ابراہیم حربی نے فرمایا: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اوّلین و آخرین (پچھلے اور اگلے لوگوں) کے علم کو جمع کر دیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۶' الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۸)

احنف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حجاج سے سنا' انہوں نے فرمایا: میری آنکھ نے امام احمد بن حنبل جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا اور اگر آپ عبداللہ بن مبارک کے زمانہ میں ہوتے تو ہم آپ کو عبداللہ بن مبارک پر ترجیح دیتے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۲۹)

سہیل بن خلیل نے فرمایا: اگر امام احمد بن حنبل بنی اسرائیل میں ہوتے تو وہ نبی ہوتے۔ (الفتح الربانی ج ۲۴ ص ۲۱۸)

مشائخ و محدثین کرام اور امام صاحب کا ذکر جمیل

محمد بن حسین انماطی کا بیان ہے کہ ہم ایک ایسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں یحییٰ بن معین' ابوخیثمہ' زہیر بن حرب اور ان کے علاوہ بڑے بڑے علماء کی جماعت موجود تھی' پس وہ (علماء و محدثین) امام احمد بن حنبل کی تعریف کرنے لگے اور آپ کے فضائل

(وکمالات) کا ذکر کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا: ان کی تعریف کثرت سے نہ کرو' تو یحییٰ بن معین نے فرمایا: کیا احمد بن حنبل کی کثرت سے تعریف کرنا بُرا لگتا ہے؟ اگر ہم اپنی مجلسوں میں اکٹھے بیٹھ کر آپ کی ثناء وتعریف کرتے ہیں تو آپ کے فضائل کو ہم کامل طور پر بیان نہیں کرتے۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۱' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۶' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۰۔ ۱۶۹)

ایک دن یحییٰ بن معین نے کسی مجلس میں امام احمد بن حنبل کا ذکر کیا تو ایک شخص نے (قرآن کا حوالہ دے کر) کہا: ''یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم'' (اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو)' تو یحییٰ بن معین نے فرمایا: کیا ابوعبداللہ احمد بن حنبل کی مدح وثناء کرنا دین میں غلو ہے؟ (یاد رکھو!) آپ کا ذکر حسین وجمیل اور عمدہ ذکر ہے' پھر یحییٰ بن معین نے اس شخص کو بلند آواز سے بتایا کہ ہم امام احمد بن حنبل کی صحبت میں پچاس سال رہے' لیکن آپ کی ذات میں جو بھلائیاں اور خوبیاں تھیں' ان پر آپ نے کبھی ہمارے سامنے فخر نہ کیا۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۶)

ابو یعلیٰ تمیمی کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن ابراہیم دورقی سے سنا' انہوں نے فرمایا: تم جس شخص کو امام احمد بن حنبل کا ذکر بُرائی سے کرتے ہوئے سنو تو تم اس کو اسلام پر بدگمان سمجھو۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۰)

فلاس نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو امام احمد بن حنبل کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ وہ شخص بدعتی ہے۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۷)

امام احمد بن حنبل اور کامل جوانمردی

معافا بن عمران کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری سے ''جوانمردی'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عقل (کی پختگی) اور حیاء ''جوانمردی'' ہے' جس کی اصل (وبنیاد) خودداری ہے' جس کی زینت حلم (وبردباری) اور ادب ہے' علم وتقویٰ جس کا شرف ہے اور نمازوں کی پابندی کرنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک)' خیر وبھلائی کو عام کرنا' ہمسایہ (کے عزت ومال) کی حفاظت کرنا' غرور وتکبر کو چھوڑ دینا' جماعت ووقار کو لازم پکڑنا' حرام چیزوں سے آنکھیں بند رکھنا (بچنا)' سلام کو عام کرنا' اللہ تعالیٰ کے امر ونہی پر عمل پیرا ہونے والے سمجھ دار نوجوانوں سے حسن سلوک کرنا' سچی بات کرنا' قسم کھانے سے پرہیز کرنا' محبت کا اظہار کرنا' خندہ پیشانی سے پیش آنا' ہم نشیں کی عزت واکرام کرنا' بات سننے کے لیے خاموش رہنا' راز کو چھپانا' عیبوں پر پردہ پوشی کرنا' امانت کو ادا کرنا' خیانت نہ کرنا' وعدہ پورا کرنا' مجالس میں گفتگو پر قادر ہونے کے باوجود خاموش رہنا' غنی ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کرنا' بڑوں کی عزت کرنا' چھوٹوں پر نرمی کے ساتھ پیش آنا' مسلمانوں کے لیے مہربان وشفیق ہونا' مصیبت وآزمائش کے وقت صبر کرنا اور خوش حالی کے وقت شکر کرنا اس کا زیور ہے۔

اور کامل جوانمردی خشیت الٰہی (اللہ تعالیٰ کا خوف وڈر) ہے' پس نوجوان کے لیے ضروری ہے کہ اس میں یہ تمام (مذکور) خصائل واوصاف موجود ہوں' چنانچہ جب کوئی ان تمام خصائل واوصاف کا حامل ہوگا' صحیح معنوں میں وہی ''جوانمرد'' ہوگا۔

بشر بن حارث کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل ایسے ہی (جوانمرد) نوجوان تھے' کیونکہ یہ تمام (مذکور) خصائل واوصاف آپ کی ذات میں جمع تھے' اور آپ ایک مضبوط تہبند باندھا کرتے تھے (یعنی آپ مجسمۂ عفت وعصمت اور پیکر شرم وحیاء تھے)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۲۰)

امام صاحب کی ازواج واولاد

ابوبکر مروزی اور حنبل کے بیان کے مطابق امام احمد بن حنبل نے اس وقت شادی کی' جب آپ کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی' پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک وصالح اولاد سے نوازا۔

زہیر بن صالح (بن امام احمد) کے بیان کے مطابق امام صاحب نے سب سے پہلے عباسہ (نامی عورت) سے شادی کی، جس کا تعلق خالص عرب سے تھا' اور اس (عباسہ) کے بطن سے صرف صالح (بن امام احمد) پیدا ہوئے۔

امام صاحب کے بیٹے صالح نے علم حاصل کیا' اور اصفہان کے قاضی رہے' اور ساٹھ سال کی عمر میں ۲۶۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

زہیر بن صالح کے بیان کے مطابق جب عباسہ کا انتقال ہوا تو امام صاحب نے ریحانہ (نامی عورت) سے شادی کی' جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس (ریحانہ) کے بطن سے صرف عبداللہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ کی والدہ (ریحانہ) جب فوت ہوگئی تو آپ کے لیے حُسن (نامی) لونڈی خریدی گئی تو اس (لونڈی) کے بطن سے زینب پیدا ہوئی (اور اسی زینب کو فاطمہ بھی کہا جاتا ہے' جیسا کہ روایت میں ہے: فاطمہ بنت احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے بھائی صالح کے گھر میں آگ لگ گئی' لوگ جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) کا کپڑا محفوظ تھا جب کہ اس کے اردگرد کی چیزوں کو آگ نے جلا دیا تھا)۔

پھر اس لونڈی کے بطن سے حسن اور حسین جڑواں پیدا ہوئے' اور وہ دونوں ولادت کے کچھ دیر بعد فوت ہو گئے' پھر حسن اور محمد پیدا ہوئے' اور ان دونوں نے چالیس سال کے قریب عمر پائی' پھر ان (حسن اور محمد) کے بعد سعید پیدا ہوئے' اور یہ سعید' امام صاحب کی وفات سے پچاس دن (ایک ماہ بیس دن) پہلے پیدا ہوئے' اور انہوں نے بڑے ہو کر فقہ کی تعلیم حاصل کی اور وہ اپنے بھائی عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۸-۳۰۷ ملخصاً)

نوٹ: مسند امام احمد بن حنبل کی ترتیب وتہذیب' اس کی تصنیف اور اس کی احادیث کو جمع کرنے میں عبداللہ (بن امام احمد) کا بہت بڑا حصہ ہے' اس لیے عبداللہ بن امام احمد کا ہم نے تفصیلی ذکر کیا ہے' جو آگے آ رہا ہے۔

امام صاحب کا حلیہ وشخصیت

امام احمد بن حنبل کا چہرہ بہت ہی حسین وجمیل اور خوبصورت تھا' آپ کا قد درمیانہ تھا' بعض کا قول ہے کہ آپ کا قد طویل تھا' آپ کا رنگ انتہائی گندمی تھا' آپ بالوں کو مہندی لگاتے تھے' آپ کی ڈاڑھی میں چند بال سیاہ تھے' آپ سفید اور موٹا لباس پہنتے تھے' آپ عمامہ باندھتے تھے اور عمامہ کے اوپر چادر ہوتی تھیں اور آپ کی شخصیت پرسکون' پروقار اور بارعب تھی۔

(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۶' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۰۸' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۳' الائمۃ الاربعہ ج ۴ ص ۸۷)

امام صاحب اور طہارت وپاکیزگی

عبدالملک بن عبدالحمید میمونی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کی صفائی' ستھرائی اور نظافت وطہارت کا بہت اہتمام کرتے تھے' آپ کے کپڑے (میل کچیل سے) صاف اور (رنگ کے اعتبار سے) سفید ہوتے تھے اور آپ اپنی مونچھوں اور اپنے سر اور جسم کے بالوں کی اصلاح کرنے کی بہت ہی پابندی کرتے تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۱۳)

امام صاحب مجسمہ اخلاقِ حسنہ اور پیکر اوصافِ جمیلہ تھے

امام صاحب شرم وحیاء کے پیکر اور انتہائی شریف النفس تھے' رہن سہن اور ادب وتہذیب کے لحاظ سے سب سے اچھے تھے' سر اور نظروں کو جھکائے رکھتے تھے' قبیح' لغو اور بے ہودہ باتوں سے اعراض کرتے تھے' جب بھی کوئی مذاکرہ کرتے تو حدیث نبوی کا ہی کرتے' نیک وزاہد اور پارسا لوگوں کا ذکر وقار وسکون اور اچھے الفاظ سے کرتے' آپ کو جب کوئی شخص ملتا تو آپ خوش ہوتے اور اس سے خندہ پیشانی سے پیش آتے' مشائخ کرام سے بہت ہی تواضع وانکساری سے پیش آتے اور ان کی بہت ہی عزت وتعظیم کرتے' آپ جب مسجد سے گھر تشریف لاتے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنی جوتی زمین پر مارتے اور کھنکھارتے تاکہ اہل خانہ کو آپ

کی آمد کا علم ہو جائے۔

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل سخت گیر نہ تھے اور اگر آپ پر کوئی سختی کرتا تو آپ برداشت کرتے اور حلیمی سے کام لیتے اور کہتے کہ "اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے" اور آپ بغض وکینہ نہ رکھتے اور نہ ہی آپ جلد باز تھے' آپ کی ذات عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھی' آپ فقراء (نادار ومحتاج لوگوں) سے بہت محبت کرتے تھے' میں نے کسی فقیر کو آپ کی مجلس سے زیادہ عزت والا کسی مجلس میں نہیں دیکھا' آپ اہل دنیا سے اعراض کر کے ان (فقراء) ہی کی طرف مائل رہتے' آپ کی ذات پر سکون وقار کا غلبہ رہتا' جب آپ عصر کے بعد اپنی مجلس میں فتویٰ دینے کے لیے بیٹھتے تو اس وقت تک بات نہ کرتے جب تک کہ سوال نہ کیا جاتا' آپ مجلس میں پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے اور آپ اپنے ہم نشین کا اکرام واحترام کرتے' آپ جب مسجد میں تشریف لے جاتے تو آپ (مسجد میں) صدر مجلس بن کر نہ بیٹھتے بلکہ مجلس کے اخیر میں جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے' آپ اخلاق حسنہ کے مالک تھے' ہمیشہ خندہ رو رہتے' ہمیشہ نرم پہلو اختیار کرتے' نہ تو آپ فحش گو تھے اور نہ ہی آپ سخت مزاج تھے' آپ اگر کسی سے محبت کرتے تو اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے اور اگر کسی سے بغض رکھتے تو اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے' اور آپ جب کسی سے محبت کرتے تو اس کے لیے وہی چیز پسند کرتے جو اپنے لیے پسند کرتے اور اس کے لیے وہی چیز ناپسند کرتے جو اپنی ذات کے لیے ناپسند کرتے' اور جس شخص سے آپ کو محبت ہوتی تو اگر وہ شخص ظلم کرتا یا کوئی گناہ کرتا یا کوئی ناپسندیدہ (خلاف شرع) فعل کرتا تو آپ اس کی ان برائیوں کو قوتِ بازو سے روکتے اور اس روک وٹوک میں آپ کی محبت رکاوٹ نہ بنتی' اور جب آپ کو کسی نیک' زاہد' حق پر قائم یا پابند شرع شخص کے بارے میں خبر ملتی تو آپ اس کے بارے میں پوچھتے اور اپنے اور اس کے درمیان تعلق قائم رکھنے اور اس کے حالات جاننے کو پسند کرتے' آپ انتہائی سمجھدار (اور حساس) شخص تھے' پس آپ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو پریشان ہو جاتے' اللہ تعالیٰ کے لیے غضب ناک ہوتے' اپنی ذات کی خاطر غضب ناک نہ ہوتے تھے اور نہ ہی اپنی ذات کے لیے انتقام لیتے تھے' اور دین کے معاملہ میں انتہائی غضب ناک ہوتے' اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتے' اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرتے' اگر وہ (آپ کے ہمسائے) آپ کو اذیت دیتے تو آپ ان کی اذیتوں وتکلیفوں کو برداشت کرتے اور صبر کرتے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۱۸۔۲۱۵)

امام احمد اور عبادتِ خدا اور تلاوتِ قرآن کریم

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (احمد بن حنبل) روزانہ تین سو رکعات پڑھا کرتے تھے' پس جب آپ کوڑے لگنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے اور کمزور ہو گئے تو پھر آپ روزانہ ایک سو پچاس رکعات نماز نفل پڑھتے تھے' حالانکہ اس وقت آپ کی عمر اسی سال کے قریب تھی' اور آپ ہر روز قرآن کریم کی ایک منزل پڑھتے تھے اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کرتے تھے اور قرآن کا یہ ختم ہفتہ کی راتوں میں ہوتا تھا اور دن کے نفلوں میں جو قرآن پڑھتے تھے وہ اس کے علاوہ تھا' اور آپ عشاء کی نماز کے بعد تھوڑی دیر سوتے' پھر صبح طلوع ہونے تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے اور دعا مانگتے رہتے تھے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۶' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۱)

محمد بن محمد بن ادریس شافعی کا بیان ہے کہ احمد بن حنبل نے مجھے بتایا کہ تمہارے والد (امام شافعی) ان چھ آدمیوں میں سے ہیں جن کے لیے میں سحری کے وقت دعا کیا کرتا ہوں۔

ہلال بن علاء کا بیان ہے کہ امام شافعی' یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے' پس جب وہ (تینوں حضرات) مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ ایک مقام پر ٹھہرے' چنانچہ امام شافعی اور یحییٰ بن معین لیٹ گئے اور احمد بن حنبل نے کھڑے ہو کر نماز

پڑھنا شروع کر دی، جب صبح ہوئی تو امام شافعی نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کے لیے دو سو مسائل نکالے ہیں، یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا کہ آپ نے کون سا عمل کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دو سو جھوٹے لوگوں کو دور کیا ہے، اور احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے کہا کہ میں نے چند رکعات نماز نفل میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۷)

صالح (بن احمد بن حنبل) کا بیان ہے کہ میرے والد کی ایک ٹوپی تھی، جس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے سیا تھا اور اس میں روئی تھی، پس جب آپ رات کو عبادت کے لیے اٹھتے (اور عبادت کرتے) تو اس ٹوپی کو پہن لیتے، اور میں اپنے والد کو بہ کثرت سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۷)

امام احمد اور خلوت نشینی

عبد اللہ بن احمد (بن حنبل) کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) کا لوگوں سے میل جول بہت کم تھا، آپ تنہائی پسند تھے، اور آپ یا تو مسجد میں نظر آتے یا جنازہ میں شریک نظر آتے تھے یا بیمار کی عیادت کرتے ہوئے نظر آتے تھے اور آپ بازاروں میں چلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

ابو بکر مروزی کا بیان ہے کہ ابو عبد اللہ (احمد بن حنبل) نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ نہ مجھے کوئی دیکھے اور نہ ہی میں کسی کو دیکھوں۔

عبد الملک بن عبد الحمید میمونی کا بیان ہے کہ احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خلوت (تنہائی) سے میرے دل کو راحت وسکون ملتا ہے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۰)

امام احمد اور خوفِ خدا

حضرت مروزی کا بیان ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اللہ تعالیٰ کے) خوف نے مجھے کھانے پینے سے روک رکھا ہے، پس مجھے اس (کھانے پینے) کی خواہش نہیں رہی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۴)

حضرت مروزی کا بیان ہے کہ ابو عبد اللہ (امام احمد) نے مرضِ وفات میں پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے ایک طشت منگایا، میں نے طشت پیش کیا، آپ نے سرخ خون کا پیشاب کیا، عبد الرحمٰن طبیب نے اس (خون کے پیشاب) کو دیکھ کر کہا کہ خوفِ خدا نے اس شخص کے باطن کو زخمی کر دیا ہے۔ (ایضاً)

امام احمد اور فکر مطالبات

حضرت ابو بکر مروزی کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام احمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا: کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا رب اس سے ادائیگی فرض کا مطالبہ کر رہا ہو، جس کا نبی اس سے ادائیگی سنت کا مطالبہ کر رہا ہو، (نیکی بدی لکھنے والے) فرشتے اس سے درستگی عمل کا مطالبہ کر رہے ہوں، جس کا نفس اپنی خواہش کا مطالبہ کر رہا ہو، ابلیس (شیطان لعین) اس سے بُرے کام کرنے کا مطالبہ کر رہا ہو، موت کا فرشتہ اس سے اس کی روح قبض کرنے کا مطالبہ کر رہا ہو اور ایسی حالت میں اس کے اہل وعیال (بیوی بچے) نان ونفقہ کا مطالبہ کر رہے ہوں؟ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۸۴)

امام صاحب کا زہد وتقویٰ

سلیمان شاذکونی کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے یمن میں تاجر کے پاس ایک تانبے کا

برتن رہن رکھا ہوا تھا' چنانچہ آپ جب اس کے پاس اس (برتن) کو چھڑانے کے لیے آئے تو اس نے آپ کے سامنے دو برتن نکال کر کہا کہ ان دونوں میں سے اپنا برتن لے لیں تو آپ کو اشتباہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے آپ کا کون سا برتن ہے (یعنی ان دونوں برتنوں میں سے آپ اپنا برتن نہ پہچان سکے) تو آپ نے فرمایا: تم اس سے اور چھڑانے سے بَری ہو' اور آپ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) فوج کے ساتھ خلیفہ کے پاس سولہ دن ٹھہرے رہے اور ان ایام میں آپ نے صرف ۱/۴ مُد (تقریباً ایک پاؤ) ستو کھائے' ہر رات آپ پانی کا ایک گھونٹ پی لیتے اور ہر تین رات کے بعد آپ مٹھی بھر ستو پانی سے کھا لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ جب اپنے گھر واپس آئے تو چھ ماہ کے بعد آپ کی صحت بحال ہوئی اور میں نے دیکھا کہ (کمزوری کی وجہ سے) آپ کے گوشہ ہائے چشم ڈھیلوں میں دھنس چکے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۹' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

احمد بن قاسم طوسی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل جب کسی نصرانی (عیسائی) کو دیکھتے تو اپنی آنکھیں بند کر لیتے' آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتا ہے اور اس پر جھوٹ بولتا ہے میں اسے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ۲۶۰)

احمد بن قشیری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد نے تین دن تک (مسلسل) کوئی چیز نہ کھائی تو آپ کے ایک دوست نے پیغام بھیجا تو آپ نے کچھ آٹا بطور قرض لیا' جب آپ کے گھر والوں کو معلوم ہوا کہ آپ کو کھانے کی سخت حاجت ہے تو انہوں نے جلدی سے روٹیاں پکائیں اور آپ کے سامنے رکھ دیں' آپ نے پوچھا: تم نے اتنی جلدی روٹیاں کیسے پکالیں؟ تو آپ کو بتایا گیا کہ آپ کے بیٹے صالح کے گھر میں تنور گرم تھا' جس کی وجہ سے اتنی جلدی روٹیاں پکائی گئیں' تو آپ نے فرمایا: روٹیاں اٹھا لو اور آپ نے (روٹی) نہ کھائی' اور آپ نے صالح کی طرف کھلنے والے دروازے کے بند کرنے کا حکم دیا' اور اس کی وجہ یہ تھی صالح عہدۂ قضاء کو قبول کر چکے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۹' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

مروی ہے کہ امام احمد اپنے چچا اسحاق بن حنبل کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے' نہ ہی اس کے بیٹوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ بولتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بادشاہ سے انعام لیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

جعفر بن محمد بن یعقوب کا بیان ہے کہ ایک دن امام احمد بن حنبل کے گھر سے قاصد آیا اور اس نے آپ کو بتایا کہ ابوعبد الرحمٰن (عبداللہ) بیمار ہیں اور وہ مکھن (کھانے کی) خواہش کر رہے ہیں' تو آپ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پیسے دیئے اور فرمایا: مکھن خرید کر لاؤ' پس وہ مکھن کو چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا' جب آپ کی نظر اس پر پڑی تو پوچھا: یہ پتا کہاں سے لیا تھا؟ اس نے کہا: یہ پتا میں نے سبزی فروش سے لیا ہے' پوچھا: کیا تم نے اس سے اس کی اجازت لی تھی؟ اس نے کہا: نہیں' تو آپ نے فرمایا: یہ اسے واپس کر آؤ۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۱' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۶۵' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۲۔ ۴۳)

حافظ ابن کثیر بیہقی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ خلیفہ' امام احمد کے پاس دستر خوان بھیجا کرتا تھا' جس میں انواع و اقسام کی بہت ساری (کھانے پینے کی) چیزیں ہوتی تھیں' مگر امام احمد اس میں سے کچھ بھی نہ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ مامون نے محدثین میں تقسیم کرنے کے لیے سونا بھیجا' چنانچہ (مامون کا بھیجا ہوا سونا) سب نے لے لیا مگر امام احمد بن حنبل نے لینے سے انکار کر دیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ہم واثق کے زمانہ (خلافت) میں بہت تنگی میں تھے' چنانچہ ایک شخص نے میرے والد

(امام احمد) کولکھا کہ میرے پاس چار ہزار درہم ہیں جو مجھے میرے باپ کی وراثت سے ملے ہیں' نہ تو وہ صدقہ کے ہیں اور نہ ہی زکوٰۃ کے ہیں' اگر آپ پسند کریں تو انہیں قبول کر لیں' تو میرے والد نے ان (دراہم) کو قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب کچھ عرصہ گزر گیا تو ہم نے اس بات کا ذکر کیا تو میرے والد نے فرمایا: اگر ہم ان کو قبول کر لیتے تو وہ ختم ہو جاتے اور ہم ان کو کھا جاتے۔

ایک تاجر نے امام احمد کی خدمت میں دس ہزار درہم پیش کیے جو اسے اس سامان (تجارت) سے نفع میں حاصل ہوئے تھے جو اس نے آپ کے نام سے تجارت میں لگایا تھا' تو آپ نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اچھی نیت کی جزاء دے' ہمارا اچھا گزارا ہو رہا ہے۔(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸۔۳۲۹)

محمد بن موسیٰ بن حماد یزیدی کا بیان ہے کہ حسن بن عبدالعزیز کو ایک لاکھ دینار وراثت سے ملے تو اس نے ان میں سے تین ہزار دینار امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیے اور عرض کیا: اے ابو عبداللہ! یہ میراث کا مال حلال ہے (یہ حرام مال نہیں ہے)' پس آپ اس کو قبول فرمائیں اور اس سے آپ فائدہ اٹھائیں اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کریں تو آپ نے یہ کہہ کر وہ دینار واپس کر دیئے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے اور میرا گزر اوقات اچھا ہو رہا ہے' اور ان میں سے کچھ بھی قبول نہ فرمایا۔(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۵)

حمدان بن سنان واسطی کا بیان ہے کہ ہمارے پاس امام احمد بن حنبل اور (علماء کی) ایک جماعت آئی' پھر امام احمد نے ایک کمبل (یا چغہ) بیچنے کے لیے نکالا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کسی سخت ضرورت کے تحت ہی اپنا کمبل بیچ رہے ہوں گے' تو میں نے آپ کی خدمت میں درہموں کی ایک تھیلی پیش کی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا' میں نے کہا: شاید یہ (دراہم) تھوڑے ہیں تو میں نے ان میں اضافہ کر دیا' تو (پھر بھی) آپ نے ان کو قبول نہ کیا' پھر آپ نے اپنا کمبل پکڑا اور چل دیئے۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۹' حلیۃ الاولیاء ص ۱۷۷)

رجاء بن سدی کا بیان ہے کہ امام احمد نے اپنی جوتی کو تسموں سے باندھا ہوا تھا جو کہ صلیب کے مشابہ معلوم ہوتی تھی تو میں نے انہیں کہا: اے ابو عبداللہ! یہ مکروہ ہے' تو آپ نے چھری منگوا کر اسے کاٹ دیا اور مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ یہ کیسے (مکروہ) ہے یا کیوں (مکروہ) ہے۔(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۰)

امام صاحب کی خودداری اور کمال استغناء

اسحاق بن راھویہ کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل نے حافظ عبدالرزاق کی طرف (سماع حدیث کے لیے) کوچ کیا تو راستہ میں آپ کا توشہ وزادِ راہ ختم ہو گیا تو آپ صنعاء پہنچنے تک محنت ومشقت اور بار برداری کر کے اپنی ضروریات کو پورا کرتے رہے' آپ کے ساتھیوں نے آپ کی امداد کرنا چاہی اور تعاون کی پیش کش کی مگر آپ نے کسی سے کوئی چیز قبول نہ کی۔(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۴)

امام احمد جب یمن میں تھے تو آپ کا خرچہ ختم ہو گیا تو آپ کے شیخ عبدالرزاق نے آپ کو مٹھی بھر دینار پیش کیے' آپ نے کہا: ہمارا گزر اوقات اچھا ہو رہا ہے اور آپ نے ان دیناروں کو قبول نہ کیا۔(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۹)

احمد بن سنان واسطی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل جب یمن سے نکلنے لگے تو آپ نے خباز (نانبائی) سے کھانا لے کر اس کے پاس اپنی جوتی گروی کر دی' چنانچہ (جوتی چھڑانے کے لیے) آپ نے محنت ومزدوری کر کے گروی رکھی ہوئی جوتی چھڑائی' اور حافظ عبدالرزاق نے آپ کو عمدہ دراہم پیش کیے' لیکن آپ نے ان کو قبول نہ کیا۔(تاریخ بن عساکر ج ۲ ص ۴۰' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۵)

اسحاق بن راھویہ محمد بن اسماعیل سلمی کا بیان ہے کہ میں اور امام احمد یمن میں عبدالرزاق کے پاس تھے' میں گھر کے بالائی کمرہ میں رہتا تھا اور آپ نیچے والے کمرہ میں رہتے تھے' اور میں جب بھی کسی جگہ جاتا تو لونڈی خرید لاتا' چنانچہ ایک دن میں نیچے آیا اور (امام احمد سے) کہا: اے ابو عبداللہ! ہم اوپر ہوتے ہیں اور آپ نیچے ہوتے ہیں اور ہمارے آنے جانے سے آپ کو دشواری ہوتی ہے'

سو اگر آپ پسند کریں تو آپ اوپر چلے جائیں اور ہم نیچے آ جائیں تو آپ نے فرمایا: مجھے نیچے رہنے میں زیادہ سہولت ہے اور جس حال میں تم ہو میں اس سے خوش ہوں' پس میں نے آپ کے خرچہ کی طرف دیکھا تو وہ ختم ہو چکا تھا تو میں نے آپ کی خدمت میں خرچہ پیش کیا تو آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ چاہیں تو بطور قرض قبول فرمائیں اور اگر چاہیں تو بطور عطیہ واحسان قبول فرمائیں (لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا)' چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ ازار بند بُنتے' انہیں بیچتے اور اپنی ضرورت پر خرچ کرتے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۰۔۴۱)

امام احمد کی یہ کمال خودداری' قناعت پسندی اور استغناء تھا کہ انتہائی تنگ دستی اور سخت ضرورت مند ہونے کے باوجود نہ تو اپنے استاذ مکرم پر بارِ گراں بنے' نہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کیا اور نہ ہی کسی کی طرف سے کوئی چیز قبول کی' بلکہ توکل علی اللہ کو شعار بنایا اور اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کر کے اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کیا' اور اسی میں آپ پر سکون ومطمئن تھے۔

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل نے حافظ عبدالرزاق کو نماز پڑھائی تو آپ (نماز میں) بھول گئے' عبدالرزاق نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے بتایا کہ تین دن سے کوئی چیز نہیں کھائی۔ (نزہۃ الفضلاء) غور کریں کہ خودداری واستغناء کا یہ عالم کہ تین دن تک مسلسل بھوکے رہنے پر صبر کر لیا مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا گوارا نہ کیا۔

منصب قضاء قبول کرنے سے انکار

ابوابراہیم مزنی کا بیان ہے کہ امام شافعی نے ہارون رشید سے کہا کہ یمن (والوں) کو قاضی کی ضرورت ہے تو اس نے کہا کہ آپ اپنی مجلس میں آنے والے لوگوں میں سے کسی شخص کو منتخب کریں' ہم اس کو یمن کا قاضی بنا دیں گے' اور ان دنوں امام احمد' امام شافعی کی مجلس میں حصولِ علم کے لیے آیا کرتے تھے' تو امام شافعی جب اپنی مجلس میں آئے تو آپ نے امام احمد سے کہا کہ میں نے امیر المؤمنین سے یمن میں قاضی کے تقرر کے سلسلہ میں بات چیت کی تھی تو اس نے ان لوگوں میں سے کسی شخص کو منتخب کرنے کا حکم دیا ہے جو میری مجلس میں آتے ہیں اور میں نے اس عہدہ کے لیے آپ کا انتخاب کیا ہے' سو آپ تیار ہو جائیں تاکہ میں آپ کو امیر المؤمنین کے پاس لے جاؤں' وہ آپ کو یمن کا قاضی بنا دے گا' تو امام احمد نے (عہدہ قضاء کے قبول کرنے سے سختی سے انکار کر دیا اور) امام شافعی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تو آپ کے پاس (دنیا سے بے رغبت کرنے والا) علم حاصل کرنے آتا ہوں اور آپ مجھے عہدہ قضاء سنبھالنے کا حکم دیتے ہیں' اگر حصولِ علم کا لحاظ نہ ہوتا تو میں آج کے بعد آپ سے بات نہ کرتا' تو آپ کی اس بات سے امام شافعی کو شرمندگی ہوئی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۰۷' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸)

امام احمد اور دنیا سے اعراض

نصر بن علی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کا معاملہ صرف آخرت کے ساتھ ہے جو کہ بہت ہی بہتر ہے' کیونکہ آپ کے پاس دنیا آئی تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور اس سے دور رہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۰)

امام احمد اور عفو ودرگزر

عفو ودرگزر ایک ایسی صفت وخوبی ہے جو ان گنت اوصافِ جمیلہ کو سمیٹے ہوئے ہے' جو شخص اس وصف جمیل کے ساتھ متصف ہوتا ہے' وہ نہ صرف بارگاہ قدوسیت میں مقرب ومقبول اور مکرم ہوتا ہے بلکہ قدر شناس لوگوں کی نگاہوں میں بھی وہ معزز ومحترم ہوتا ہے اور اپنی ذات پر ہونے والے ظلم وستم اور ایذاء رسانیوں کو برداشت کر کے ان کو معاف کر دینا صاحبِ عزیمت حضرات کا شعار ہے۔

حضرت امام احمد کا شمار اولوالعزم حضرات سے ہے کہ آپ پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے گئے' اذیتیں وتکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی' مگر آپ نے استقامت کا کوہ گراں بن کر ان مظالم وتکالیف کو بڑے حوصلہ سے' خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت کیا

بلکہ تکلیفیں واذیتیں پہنچانے والوں اور ظلم کرنے والوں کو کھلے دل سے معاف کر دیا۔ ابو علی الحسین بن عبد اللہ الخرقی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ معتصم نے جو مجھے کوڑے لگوائے تھے' میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۲۱' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۶)

معتصم وہ عباسی خلیفہ ہے' جس نے امام صاحب کو نہ صرف قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار کیا بلکہ آپ کے نازک جسم پر کوڑے بھی لگوائے' انہی کوڑوں کے تشدد کی وجہ سے آپ کے جسم میں ضعف آ گیا اور آپ بیمار ہو گئے اور وہی بیماری آپ کے انتقال کا سبب بنی' لیکن آپ کا قابل رشک حلم وحوصلہ کہ آپ نے اپنی ذات پر ہونے والے تشدد کی پرواہ کیے بغیر نہ صرف معتصم کو معاف کر دیا بلکہ ہر اس شخص کو معاف کر دیا جس نے آپ کو کوڑے مارے اور جو اس فعل میں شریک ومعاون تھا۔

عفو و درگزر اور نفیس شرط

ابن ہانی کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! میں نے آپ کی غیبت کی تھی' پس آپ مجھے معاف کر دیں' آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس شرط پر معاف کرتا ہوں کہ تم دوبارہ غیبت نہ کرو' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ نے اس کو معاف کر دیا ہے حالانکہ اس نے آپ کی غیبت کی تھی؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے اس پر دوبارہ غیبت نہ کرنے کی شرط رکھی ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۲۲)

امام احمد اور عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیدنا ومولانا وملاذنا وملجانا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جزوِ ایمان ہے' اگر کسی شخص کا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفس محبت سے خالی ہو تو اس میں نفس ایمان نہیں ہوتا اور اگر کمال محبت سے خالی ہو تو اس میں کامل ایمان نہیں ہوتا۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

(اقبال)

حضرت امام احمد بن حنبل کا دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے معمور ومنور اور مزین تھا اور دماغ میں خوشبوئے رسالت کی مہک تھی۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال مبارک تھا' آپ اس مبارک بال کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے' اسے کبھی اپنی آنکھوں پر رکھتے اور (جب کبھی بیمار ہوتے تو) اس مبارک بال کو پانی میں ڈال کر اس کا غسالہ پیتے اور اس کے ذریعے شفاء حاصل کرتے' اور آپ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیالہ تھا' آپ اس مقدس پیالے کو پانی سے دھوتے پھر اس کا غسالہ (بطور تبرک) پیتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۴۔ ۱۸۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۷۔۱۸۶)

امام صاحب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں کے بارے میں حسن عقیدت

جب امام صاحب کو معتصم کے دربار میں پیش کیا گیا' آپ سے خلق قرآن کے سلسلہ میں مناظرہ ہوا' اور امام صاحب نے ان کو لاجواب کر دیا تو معتصم کے حکم پر آپ کو پکڑ کر گھسیٹا گیا اور قمیص اتاری گئی تو اس وقت آپ کو سب سے زیادہ فکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دو بالوں کی تھی جن کو آپ نے اپنی قمیص کی آستین میں محفوظ کیا ہوا تھا' چنانچہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ جب اسحاق بن ابراہیم کی نظر پڑی تو اس نے پوچھا کہ آپ کی قمیص کی آستین میں کیا بندھا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بال ہیں تو بعض لوگ قمیص کو پھاڑنے کے لیے دوڑے تو معتصم نے انہیں قمیص پھاڑنے سے منع کر دیا' پس مجھے یقین ہو گیا کہ قمیص ان مبارک بالوں کی وجہ سے پھٹنے سے بچ گئی' جو اس میں تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۰۲' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۶)

امام صاحب کا رسول کریم ﷺ کے مبارک بالوں سے محبت وعقیدت کا رنگ

امام صاحب کو رسول کریم ﷺ کے مبارک بالوں سے اس قدر محبت وعقیدت تھی کہ آپ نے بوقت موت یہ وصیت کی کہ غسل وتکفین کے بعد ایک بال مبارک ایک آنکھ پر' ایک بال مبارک دوسری آنکھ پر اور ایک بال مبارک زبان پر رکھا جائے' چنانچہ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا۔(نزہۃ الفضلاء)

غور کریں کہ جس شخص کو حضور علیہ السلام کے بالوں کے ساتھ اس قدر محبت وعقیدت ہو' اس کو حضور علیہ السلام کی ذاتِ گرامی کے ساتھ کس قدر محبت اور عقیدت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں سے عقیدت ومحبت کا صلہ

ابوبکر بن مکارم بن ابی یعلیٰ الحربی (جو نیک وصالح بزرگ تھے) کا بیان ہے کہ ایک سال ماہِ رمضان کے آنے سے چند دن پہلے بہت زیادہ بارش ہوئی' پس میں رمضان میں ایک رات سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں اپنے معمول کے مطابق امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کے لیے آیا ہوا ہوں' پس میں نے (خواب میں) آپ کی قبر کو دیکھا کہ وہ زمین کے ساتھ ملی ہوئی (بیٹھ چکی) تھی' تو میں نے کہا کہ امام احمد کی قبر کثرتِ بارش کی وجہ سے بیٹھ گئی ہے' تو میں نے آپ (امام احمد) کو قبر (کے اندر) سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایسا نہیں ہے (یعنی قبر کثرتِ بارش کی وجہ سے نہیں بیٹھی) بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت کی وجہ سے بیٹھ گئی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا ہے (اور وہ ہر سال مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرماتا ہے) پس میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ ہر سال خصوصی طور پر مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرمانے میں کیا راز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے میرے کلام (قرآن) کی مدد کی اور وہ پھیل گیا اور محرابوں میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے' (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے آپ کی قبر پر آ کر اسے بوسہ دیا' پھر میں نے امام صاحب سے پوچھا: اے میرے سردار (محترم)! اس میں کیا راز ہے کہ آپ کی قبر کے علاوہ کسی قبر کو یہ مقام ومقبولیت حاصل نہیں (یعنی صرف آپ کی قبر کو یہ مقام ومرتبہ اور مقبولیت حاصل ہے)؟ آپ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! یہ میری کوئی کرامت وکمال نہیں ہے' بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی کرامت ہے' کیونکہ میرے پاس آپ ﷺ کے چند مبارک بال ہیں (جن کی برکت سے مجھے اس مقام ومرتبہ سے نوازا گیا ہے)' پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا: سنو! جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ماہِ رمضان میں میری (قبر کی) زیارت کیوں نہیں کرتا۔(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۴۔۴۵۵)

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کی بے ادبی کا انجام

جس طرح رسول کریم ﷺ کے مبارک بالوں سے محبت وعقیدت' سعادت مندی کا باعث ہے اسی طرح آپ کے مبارک بالوں کی بے ادبی وگستاخی' بدبختی اور محرومی جنت کا موجب وسبب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک مبارک بال پکڑا ہوا تھا' اور یہ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے میرے ایک بال کو اذیت پہنچائی (بے ادبی وگستاخی کی) اس پر جنت حرام ہے۔(کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۴۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مبارک بال پکڑا ہوا تھا' اور فرمایا: جس شخص نے میرے ایک بال کو اذیت وتکلیف پہنچائی (بے ادبی کی)' اس نے مجھے اذیت وتکلیف پہنچائی' جس شخص نے مجھے اذیت وتکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی' اللہ تعالیٰ اس پر آسمانوں اور زمین بھر کر لعنت فرماتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نہ تو اس کی فرض عبادت قبول فرماتا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی نفلی عبادت قبول فرماتا ہے۔(کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۴۹)

یہ شدید وعید اس شخص کے لیے ہے جو رسول اکرم ﷺ کے مبارک بالوں کی بے ادبی کرے اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کی

ذاتِ گرامی کی بے ادبی و گستاخی کرے، وہ غضبِ الٰہی کا کس قدر سزاوار و حق دار ٹھہرے گا۔ العیاذ باللہ، یہ مقامِ عبرت ہے۔

امام صاحب کا امتِ محمدیہ کے لیے جذبۂ ایثار و قربانی

اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا، اور اپنی اشد ضرورت کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کر دینا ایثار کہلاتا ہے، اور یہ اعلیٰ درجہ کی فیاضی ہے، لیکن اس وصف ایثار سے متصف لوگ بہت ہی کم ملتے ہیں، سو جو شخص وصف ایثار سے متصف ہے وہ بلاشبہ بڑا ہی محترم، قابل قدر اور لائق تقلید ہے، پس ہم جب امام احمد بن حنبل کی ذاتِ گرامی کو دیکھتے ہیں تو آپ جذبہ ایثار و قربانی سے سرشار نظر آتے ہیں۔ جس کا اندازہ حسب ذیل دعاء سے کیا جا سکتا ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ امام صاحب یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم ان قبلت عن عصاۃ امۃ محمد ﷺ فداء فاجعلنی فداء لھم.

اے اللہ! اگر تو محمد ﷺ کی گناہ گار امت کی طرف سے فدیہ قبول کرنا چاہے تو ان کے لیے مجھے فدیہ بنا لے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۹)

امام صاحب اور فقر و فقراء سے محبت

ابو بکر مروزی کا بیان ہے کہ ابو عبداللہ (امام احمد بن حنبل) فقراء سے محبت کرتے تھے، میں نے کسی فقیر (کم مایہ شخص) کو آپ کی مجلس سے زیادہ معزز کسی کی مجلس میں نہیں دیکھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۷۲)

ابو بکر مروزی کا بیان ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے فرمایا: میں کسی چیز کو فقر کے برابر قرار نہیں دیتا، میں کسی چیز کو فقر کے برابر قرار نہیں دیتا، جب میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو میں خوش ہوتا ہوں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۷۳)

صالح کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ایک دن مجھ سے فرمایا: جب میرے پاس کوئی مال نہیں ہوتا تو میں خوش ہوتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۸)

ابراہیم بن متہ سمرقندی کا بیان ہے کہ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے احمد بن حنبل کے بارے میں پوچھا: میں نے کہا: کیا وہ امام ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! وہ امام ہیں، بلاشبہ احمد بن حنبل نے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا ہے، اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ احمد بن حنبل نے ستر سال تک فقر پر صبر کیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۶)

احادیث کی روشنی میں فقراء کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یدخل فقراء المؤمنین الجنۃ قبل اغنیائھم بخمسمائۃ عام. (مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۷۸۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن فقراء، مؤمن اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف ابا العیال. (ابن ماجہ ص ۳۰۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ مؤمن سے محبت کرتا ہے جو نادار و مفلس ہو، سوال کرنے والا نہ ہو اور عیال دار بھی ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

الجلوس مع الفقراء من التواضع وھو من

فقراء کے ساتھ بیٹھنا تواضع میں سے ہے اور یہ افضل جہاد ہے۔

افضل الجهاد. (کنز العمال ج۶ ص۴۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لكل شئى مفتاح ومفتاح الجنة حب المساكين والفقراء. (کنز العمال ج۶ ص۴۶۹) ہر چیز کی کنجی ہوتی ہے اور جنت کی کنجی مساکین وفقراء (نادار ومفلس لوگوں) سے محبت ہے۔

امام احمد مستجاب الدعوات اور صاحب کرامت تھے' لاعلاج بیماری اور امام صاحب کی دعا کا اثر

محمد بن علی سمسار کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ (امام احمد) کو دیکھا کہ آپ رات کے وقت (اپنے بیٹے) صالح کے گھر تشریف لائے' اور اس وقت صالح کے بیٹے کی ناک کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا اور اس کے پاس طبیب بیٹھے ہوئے تھے' جو فتیلوں وغیرہ سے اس کا علاج کر رہے تھے' لیکن خون رکنے کی بجائے زیادہ ہو رہا تھا' چنانچہ ابوعبداللہ (امام احمد) نے پوچھا: بیٹے! کیا حال ہے؟ اس نے کہا: دادا جان! میں اس وقت مر رہا ہوں' آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' آپ نے فرمایا: تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی' پھر آپ اپنے ہاتھ کو حرکت دینے لگے گویا کہ آپ اس کے لیے دعا کر رہے ہیں' پس آپ کی دعا سے خون بند ہو گیا' حالانکہ طبیب اس سے مایوس ہو چکے تھے' کیونکہ اس کی نکسیر ہمیشہ پھوٹتی رہتی تھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۵)

بیس سال سے اپاہج عورت امام صاحب کی دعا سے ٹھیک ہوگئی

علی بن ابی حرارہ کا بیان ہے کہ میری والدہ بیس سال سے اپاہج تھیں' ایک دن اس نے مجھے کہا کہ تم احمد بن حنبل کے پاس جاؤ اور ان سے درخواست کرو کہ وہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' پس میں ان کی طرف چل پڑا اور پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور اس وقت آپ ڈیوڑھی میں تھے' چنانچہ آپ نے دروازہ کھولے بغیر پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں اس جانب رہنے والا ایک شخص ہوں' میری والدہ کافی عرصہ (بیس سال) سے اپاہج ہے اور اس نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' پس آپ نے ناراضگی کے انداز میں فرمایا: ہم اس بات کے زیادہ محتاج ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کرے بہ نسبت اس کے کہ ہم اس کے لیے دعا کریں' چنانچہ میں واپس لوٹنے لگا تو آپ کے گھر سے ایک بڑھیا نکلی اور کہنے لگی: کیا تم وہی ہو جو ابوعبداللہ (امام احمد) سے بات کر رہے تھے؟ میں نے کہا: ہاں' تو بڑھیا نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے تمہاری والدہ کے لیے دعا کر رہے ہیں' پس میں فوراً گھر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ (میری والدہ) اپنے پیروں سے چل کر آئی اور اس نے دروازہ کھولا اور کہنے لگی: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت بخشی ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۶' البدایہ والنہایہ ج۱۰ ص ۳۳۰' حلیۃ الاولیاء ج۹ ص ۱۸۷۔۱۸۶)

امام صاحب کی دعا سے بیمار شفاء یاب ہوگیا

ابراہیم بن ہانی کا بیان ہے کہ مجھے فلاں نساج (جو امام احمد کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا) نے بتایا کہ میں بیمار ہو گیا اور رات کو (تکلیف کی وجہ سے) کراہ رہا تھا کہ آدھی رات کو ابوعبداللہ (امام احمد) نے باہر نکل کر پوچھا: تمہارے ہاں یہ کون بیمار ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ فلاں بیمار ہے' تو آپ نے دعا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ! اس (بیمار) کو شفاء عطاء فرما' پھر آپ اندر تشریف لے گئے' پس وہ (بیماری) آگ تھی جس پر پانی انڈیل دیا گیا (یعنی آپ کی دعا سے بیماری فوراً دور ہوگئی' اور شفاء کلی نصیب ہوئی)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۷)

امام صاحب کے وسیلہ سے مانگی ہوئی دعا کو شرفِ قبولیت

عبداللہ بن موسیٰ' جو اہل سنت سے ہے' کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد اندھیری رات میں امام احمد کی زیارت کرنے کے لیے روانہ ہوئے' تاریکی زیادہ ہوگئی تو میرے والد نے کہا: بیٹے! آؤ! ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس نیک آدمی کے وسیلہ

سے دعا مانگیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے راستہ کو روشن کر دے' کیونکہ تیس سال سے جب بھی میں نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی ہے تو میری حاجت پوری ہوئی ہے' چنانچہ میرے والد نے دعا مانگی اور میں نے ان کی دعا پر آمین کہی' تو آسمان چاندنی رات کی طرح روشن ہو گیا (یعنی تاریکی' روشنی میں تبدیل ہو گئی) یہاں تک کہ ہم آپ کے پاس پہنچ گئے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۸۔۲۹۷)

امام صاحب کے قلم کی برکت

ابو طالب علی بن احمد کا بیان ہے کہ میں ایک دن ابو عبداللہ (امام احمد) کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ مجھے (حدیث کا) املاء کرانے لگے اور میں لکھنے لگا کہ اسی دوران میرا قلم ٹوٹ گیا تو آپ نے ایک قلم پکڑا اور مجھے وہ قلم عطاء فرما دیا' پس میں وہی قلم ابو علی جعفر کے پاس لے آیا اور کہا کہ یہ قلم ابو عبداللہ کا ہے' انہوں نے مجھے عطاء کیا ہے' ابو علی جعفری نے اپنے غلام کو کہا کہ یہ قلم پکڑ واور سے کھجور کے درخت پر رکھ دو کہ (اس قلم کی برکت سے) کھجور کا درخت بار آور ہو گا' چنانچہ اس نے اس قلم کو کھجور کے درخت پر رکھا تو کھجور کا درخت بار آور ہو گیا (یعنی اس پر خوب کھجوریں لگیں)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۶)

آگ نے گھر کا سارا سامان جلا دیا مگر امام صاحب کے کپڑے کو نہ جلایا

فاطمہ بنت احمد بن حنبل کا بیان ہے: میرے بھائی صالح کے گھر میں آگ لگ گئی اور اس (صالح) نے مال دار لوگوں میں شادی کی تھی' جنہوں نے چار ہزار دینار کی مالیت کا سامان (جہیز) دیا تھا' پس آگ نے اس سامان کو جلا دیا' صالح کہنے لگے: ہائے افسوس! میرا سامان ختم ہو جائے لیکن میرے والد کا وہ کپڑا نہ جلے' جس میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے' کیونکہ میں اس سے تبرک حاصل کرتا ہوں اور اس میں نماز پڑھتا ہوں' چنانچہ جب آگ بجھ گئی اور لوگ اندر داخل ہوئے تو انہوں نے چار پائی پر ایک کپڑا دیکھا' جس کی ارد گرد کی چیزوں کو آگ نے جلا دیا تھا جب کہ وہ کپڑا محفوظ تھا (اور یہ کپڑا امام احمد کا تھا' جس کو آگ نے نہیں جلایا)۔
(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۷)

گھر کا سارا سامان جل گیا' مگر جس کتاب میں امام صاحب کی تحریر تھی' وہ جلنے سے محفوظ رہی

ابن جوزی کا بیان ہے کہ مجھے قاضی القضاۃ علی بن حسین زینبی سے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کے گھر میں آگ لگ گئی تو گھر کا سارا سامان جل گیا لیکن وہ کتاب جلنے سے محفوظ رہی جس میں امام احمد کی کچھ تحریر تھی (یعنی امام احمد کے ہاتھ کی تحریر کی برکت کی وجہ سے پوری کتاب جلنے سے محفوظ رہی)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۷)

سیلاب کے پانی میں سب کتابیں غرق ہو گئیں' لیکن جس کتاب میں امام صاحب کے تحریر شدہ ورق تھے' وہ محفوظ رہے

ابن جوزی کا بیان ہے: ۵۵۴ھ میں جب بغداد میں سیلاب آیا اور میری کتابیں (پانی میں) غرق ہو گئیں تو میری وہ کتاب (غرق ہونے سے) محفوظ رہی جس میں امام احمد کے تحریر کردہ دو ورق تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۹۷)

امام صاحب کا وجود باعث دفع بلیات ہے

ہیذام کا بیان ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا' گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ لوگوں میں بعض ایسے لوگ ہیں جن کے وجود کی برکت سے اللہ تعالیٰ بلاؤں و مصیبتوں کو دفع کرتا ہے اور بلا شبہ احمد بن حنبل بھی انہی لوگوں میں سے ہیں۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۹)

امام احمد کا اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس سے شرفِ ہم کلامی سے مشرف ہونا

دنیا میں (عالمِ خواب میں) جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہو جائے' اس سے بڑھ کر سعادت مند اور اللہ کا دوست کون ہو سکتا ہے' امام صاحب ایسے خوش نصیب انسان ہیں جن کو دنیا میں (عالم خواب میں) اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا اور اس سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہوا اور یہ مقام ہر ایک کے نصیب میں کہاں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیری بارگاہ قدس میں قربت حاصل کرنے والے کس چیز کے ذریعے قربت حاصل کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! میرے کلام (قرآن کریم) کے ذریعہ سے قربت حاصل کرتے ہیں' میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرا کلام سمجھ کر قربت حاصل کرتے ہیں یا بغیر سمجھے بھی قربت حاصل کر سکتے ہیں؟ فرمایا: سمجھ کر بھی اور بغیر سمجھے بھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۳۴)

امام صاحب دعوت کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے' مگر جہاں خلافِ شرع چیزیں ہوتیں' وہاں سے فوراً اٹھ کر چلے جاتے

مسلمان کی دعوت کو قبول کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے' حضرت امام صاحب کو جب شادی' ولیمہ اور ختنہ وغیرہ کی تقریب کی دعوت دی جاتی تو آپ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے دعوت کو قبول فرماتے' تشریف لے جاتے اور جو طعام حاضر ہوتا تناول فرماتے' لیکن اگر اس تقریب میں کوئی خلافِ شرع بات پائی جاتی یا دعوت دینے والے کے گھر میں شریعت کے خلاف کوئی چیز پائی جاتی تو آپ فوراً اٹھ کر باہر چلے جاتے اور اس سلسلہ میں آپ صاحبِ خانہ کی ناراضگی کی قطعاً پرواہ نہ کرتے' آپ کو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی مطلوب ہوتی تھی۔

حضرت صالح بن احمد (بن حنبل) کا بیان ہے کہ ایک احمد بن حکم عطار نامی شخص' حضرت عفان کی خدمت میں آیا جایا کرتا تھا' چنانچہ اس شخص نے اپنے بیٹے کا ختنہ کرایا تو اس نے یحییٰ' ابوخیثمہ اور محدثین کی ایک جماعت کو تقریبِ ختنہ کی دعوت دی' جب کہ اس نے میرے والد (احمد بن حنبل) کو بھی اس دعوت میں شمولیت کی درخواست کی' پس سب لوگ اس تقریب میں چلے گئے اور ان کے چلے جانے کے بعد میرے والد تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا' پس جب آپ داخل ہوئے تو آپ کو گھر میں محدثین کی جماعت کے ساتھ بٹھا دیا گیا' ایک شخص نے آپ سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہاں (اس گھر میں) چاندی کے برتن ہیں' آپ نے جب توجہ کی تو آپ کو چاندی کی ایک کرسی نظر آئی تو آپ (اسی وقت) اٹھ کر باہر چلے گئے اور جو لوگ گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' وہ بھی آپ کی اتباع میں باہر نکل گئے' صاحبِ خانہ کو ایک شخص نے اس بات کی خبر دی تو وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے قسم کھائی کہ نہ تو اسے (ان چاندی کے برتنوں اور کرسی کا) کوئی علم ہے اور نہ ہی ان چیزوں کے لانے کا اس نے حکم دیا ہے' اور وہ آپ سے واپس آنے کی درخواست کرنے لگا اور آپ انکار کرتے رہے' اتنے میں حضرت عفان آ گئے تو اس شخص نے ان سے کہا: اے ابوعثمان! آپ ابوعبداللہ سے واپس آنے کی درخواست کریں تو عفان نے آپ سے درخواست کی تو آپ نے واپس آنے سے انکار کر دیا' جس پر اس شخص کو بہت بڑی ندامت و پریشانی اور پشیمانی ہوئی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۷۹۔۲۷۸' حلیۃ الاولیاء ج۹ ص ۱۸۲)

حضرت علی بن ابی صالح السواق کا بیان ہے کہ ہم باب مقید میں ولیمہ کی تقریب میں تھے کہ اتنے میں حضرت امام احمد بن حنبل بھی تشریف لے آئے' پس جب آپ اندر داخل ہوئے تو آپ کی نظر چاندی کی ایک کرسی پر پڑی تو آپ (اسی وقت) باہر نکل گئے' صاحب خانہ آپ کو ملے تو آپ نے چہرے پر ہاتھ مار کر کہا: یہ مجوسیوں کا سامان ہے' یہ مجوسیوں کا سامان ہے' پھر آپ چلے گئے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۲۷۹)

ائمہ اربعہ اور جماعت اہل سنت (سوادِ اعظم)

مسلمانوں میں متعدد فرقے اور جماعتیں ہیں، مگر احادیث مبارکہ کی رُو سے جو فرقہ اور جماعت ہدایت یافتہ اور نجات یافتہ (جنتی) ہے، وہ اہل سنت و جماعت ہے، جسے سوادِ اعظم (بہت بڑے گروہ) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ تعالیٰ) یہ سب ائمہ کرام مسلک اہل سنت و جماعت کے حامل تھے، سوادِ اعظم کی اکثریت انہیں کے ساتھ وابستہ ہے، پس امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مقلدین حنفی کہلاتے ہیں، امام مالک علیہ الرحمۃ کے مقلدین مالکی کہلاتے ہیں، امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلدین شافعی کہلاتے ہیں اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے مقلدین حنبلی کہلاتے ہیں، اور ان چاروں ائمہ کرام کے مقلدین (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کا تعلق اہل سنت و جماعت سے ہے، اور ان کے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے ہیں، اور اس (اہل سنت و جماعت) سے الگ ہونے والے فرقوں کے الگ الگ نام ہیں، جن کے عقائد اہل سنت و جماعت کے عقائد سے مختلف ہیں۔

نوٹ: احادیث کی بعض کتابوں میں یا شروحاتِ احادیث کی کتابوں میں لفظ ''اہل حدیث''، مستعمل ہوتا ہے، تو اس لفظ ''اہل حدیث'' سے نہ تو مسلک اہل حدیث مراد ہے اور نہ ہی اس سے عامل بالحدیث مراد ہے، بلکہ اس اہل حدیث سے مراد محدثین کرام ہیں یعنی وہ لوگ مراد ہیں جو مشتغل بالحدیث ہوتے ہیں۔

امام احمد اور اہل سنت و جماعت سے وابستہ مؤمن کا عقیدہ

محمد بن حمید الاندرانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اہل سنت و جماعت سے وابستہ مؤمن کی صفت (عقیدہ) یہ ہے کہ وہ اُمورِ غیب سے متعلق چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جنتی لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے، (چونکہ اس کا تعلق اُمورِ غیب سے ہے، اسی لیے) مؤمن اس کی تصدیق کرتا ہے، اس کے لیے مثالیں قائم نہیں کرتا، یہی وہ چیز ہے جس پر دنیا کے تمام علماء (اہل سنت و جماعت) کا اجماع و اتفاق ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۶)

امام احمد اور عقائد اہل سنت و جماعت

حسن بن اسماعیل ربعی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل، جو اہل سنت کے امام ہیں اور آزمائش میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنے والے ہیں، نے فرمایا: ستر تابعین حضرات، ائمہ مسلمین اور دنیا کے فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ سنت وہ (قابل عمل طریقہ) ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا، اس کے حکم کو تسلیم کرنا، اس کے حکم کے تحت صبر کرنا، جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کرنا اور جس چیز سے منع کیا ہے اس سے باز رہنا، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، خیر و شر سے متعلق تقدیر پر ایمان رکھنا، دین کے معاملہ میں جھگڑوں کو ترک کر دینا، موزوں پر مسح کرنا، ہر خلیفہ (حاکم وقت) کے ساتھ جہاد کرنا خواہ وہ نیک ہو یا فاسق و فاجر ہو، اہل قبلہ میں سے جو شخص فوت ہو جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا، ایمان قول و عمل کا نام ہے، نیکی کرنے سے وہ بڑھ جاتا ہے اور گناہ کرنے سے وہ کم ہو جاتا ہے، قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر اتارا گیا ہے، وہ غیر مخلوق ہے اس حیثیت سے کہ اس کی تلاوت کی جاتی ہے، صبر لواء سلطان کے تحت ہے خواہ اس کی طرف سے عدل ہو یا ظلم ہو، کوئی شخص امراء (حکمرانوں) کے خلاف تلوار اٹھا کر نہ نکلے خواہ وہ اس پر ظلم ہی کریں، اہل توحید میں سے کسی کو کافر قرار نہ دیا جائے، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے باہمی جھگڑوں کے بارے میں زبان نہ کھولے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد حضرت علی (رضی اللہ عنہم) ہیں، رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات، آپ کی اولاد اور آپ کے اصہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

کے لیے نزولِ رحمت و برکت کی دعا کرنا' پس یہ سنت ہے' اسے تم لازم پکڑو اور اسے تسلیم کرلو' اس پر عمل کرنا باعث برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا (عمل نہ کرنا) باعث گمراہی ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۷۔۱۷۶)

امام احمد اور تعظیم حرمات اللہ و اتباع سنت کا جذبہ

عبدالملک میمونی کا بیان ہے کہ میری آنکھ نے امام احمد بن حنبل سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا' اور میں نے محدثین کرام میں سے کسی کو امام صاحب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حرمات اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی تعظیم اور اس کی اتباع کرنے والا نہیں دیکھا (یعنی امام صاحب اللہ تعالیٰ کی حرمات اور سنت رسول کی تعظیم اور سنت پر عمل کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۷)

مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی جس حدیث کو بھی لکھا ہے اس پر عمل کیا ہے' یہاں تک کہ میرے سامنے ایک حدیث گزری کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور ابوطیبہ (حجام) کو ایک دینار عطاء فرمایا' تو میں نے جس وقت پچھنے لگوائے تو میں نے بھی (سنت کی پیروی کرتے ہوئے) حجام کو ایک دینار دیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۹)

ابوالحسین بن منادی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے حصولِ اتباع سنت کی خاطر اپنی بیوی سے لونڈی خریدنے کی اجازت مانگی' تو آپ کی بیوی نے آپ کو اجازت دے دی' چنانچہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے بہت تھوڑے داموں ایک لونڈی خریدی اور اس کا نام ریحانہ رکھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۷)

حسن بن ایوب بغدادی کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو کسی نے یہ کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام پر زندہ (و قائم) رکھے' آپ نے فرمایا: اور سنت پر بھی زندہ و قائم رکھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۷)

وسوسہ شیطان اور اتباعِ سنت

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کے ہمراہ مسجد کی طرف روانہ ہوا' پس جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو کھڑے ہوئے اور نفل نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے لگے' چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی آستین سے ہاتھ نکالا اور اپنی دو انگلیوں کو حرکت دے کر اشارہ کیا' پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے آپ کو حالت نماز میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس شیطان آیا اور اس نے کہا کہ آپ نے اپنے پیروں کو نہیں دھویا (جس سے وضو مکمل نہیں ہوا)' تو میں نے کہا: اس کے لیے دو عادل گواہ پیش کر۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۷۸)

اس واقعہ میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے' ایک یہ کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو) تو راوی نے امام صاحب کے مسجد میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد پڑھنے کو بیان کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ امام صاحب اس سنت کے پابند تھے' دوسرے یہ کہ آدمی جب وضو کرتا ہے تو شیطان وسوسے ڈالتا ہے کہ تیرا وضو ناقص ہے' تو نبی کریم ﷺ نے اس کا علاج یہ بتایا کہ وضو کرنے کے بعد شیطان کے وسوسوں کی طرف دھیان نہ دو' بلکہ یقین رکھو کہ تمہارا وضو مکمل ہے' تو امام صاحب نے اس سنت پر عمل کیا' اور شیطان پر مزید یہ حجت قائم کی کہ وہ اس کے لیے ایسے دو گواہ پیش کرے جو عادل ہوں' یہ آپ کے سنت نبوی پر انتہائی عمل پیرا ہونے اور کامل الیقین ہونے کی دلیل ہے۔

محدثین کرام کے بارے میں امام احمد کا نظریہ' محدثین کرام نبی کریم ﷺ کے احبار ہیں

صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (احمد بن حنبل) نے فرمایا: جس شخص نے احادیث میں مشغول رہنے والے

(احادیث کی خدمت کرنے والے) لوگوں کی تعظیم کی، وہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں معظم ومحترم ہے اور جس شخص نے ان کو حقیر جانا وہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں گر گیا، کیونکہ احادیث میں مشغول رہنے والے (علماء کرام) رسول اللہ ﷺ کے احبار ہیں۔
(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۰)

محدثین کرام اسلام کے چراغ ہیں

فضل بن احمد زبیدی کا بیان ہے کہ اصحاب حدیث (محدثین کرام) آئے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں تھیں تو امام احمد بن حنبل نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ لوگ اسلام کے چراغ ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۱)

محدثین کرام ہی ابدال واولیاء اللہ ہیں

موسیٰ بن ہارون بزاز کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ ہم ابدال (اولیاء اللہ) کو کہاں تلاش کریں؟ تو آپ کچھ دیر تک خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ جواب نہیں دیں گے، پھر آپ نے فرمایا: اگر وہ (ابدال) اصحاب حدیث (احادیث کی خدمت کرنے والے لوگوں) میں نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۱)

ابوعمران مکی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اصحابِ حدیث کو محدث کے پاس سے نکلتے ہوئے دیکھا اور اس وقت ان کے ہاتھوں میں دواتیں تھیں، تو امام احمد نے فرمایا: اگر یہ لوگ اولیاء اللہ نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ کون لوگ اولیاء اللہ ہیں۔
(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۱)

عمر بن بکار قافلائی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اصحابِ حدیث ابدال (اولیاء اللہ) نہیں ہیں تو پھر کون ہیں؟ (یعنی یہی لوگ ہی اولیاء اللہ ہیں)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۸۱)

امام احمد اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

عبدالملک بن عبدالحمید میمونی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اے ابوالحسن! جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اصحابِ رسول ﷺ میں سے کسی صحابی کا بُرائی سے ذکر کر رہا ہے تو تم اس کو اسلام پر متہم گمان کرو۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۲۰)

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ (ﷺ) نے لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا، کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن کے عالم تھے، اور اس سے مراد خلافت تھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۲۰)

عبدوس بن مالک کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل و بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں، صحابہ کرام کا اس تقدیم میں کوئی اختلاف نہیں، پھر ان تین اجل صحابہ کے بعد پانچ اصحاب شوریٰ: حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد (رضی اللہ عنہم اجمعین) ہیں، اور یہ سب (مذکورہ صحابہ) خلافت کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور یہ سب امام ہیں، پھر اصحابِ شوریٰ کے بعد مہاجرین میں سے اہل بدر ہیں، پھر انصار میں سے اہل بدر ہیں، پھر ان اصحاب کے بعد سب سے افضل وہ لوگ ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے، خواہ وہ صحبت ایک سال کی ہو، ایک ماہ کی، ایک دن کی ہو یا ایک لحہ کی ہو، یا جس نے صرف آپ (ﷺ) کو (حالت ایمان میں) دیکھا ہو وہ بھی صحابہ میں شامل ہے، پس جس شخص کو ادنیٰ صحبت بھی حاصل ہے، وہ ان لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے آپ (ﷺ) کو نہیں دیکھا، اور اگر صحابہ کرام کے بعد والے لوگ (تابعین وغیرہ) اپنے تمام نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں تب بھی وہ صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کے مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے، اور جس شخص کو نبی

کریم ﷺ کی ادنیٰ صحبت بھی حاصل ہے، وہ بھی بعد میں آنے والے تمام لوگوں سے افضل ہے، اور جس شخص نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی کی عیب جوئی کی یا کسی وجہ سے بغض رکھا یا اپنے مساوی ذکر کیا تو وہ بدعتی ہے، یہاں تک کہ وہ (بدعتی) ان تمام (صحابہ کرام) کے لیے نزولِ رحمت و برکت کی دعا کرے اور اس کا دل ان کے لیے صاف ہو جائے (تو پھر وہ بدعت سے بَری ہے)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۱۔۱۶۰)

تمام صحابہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں امام احمد کا نظریہ

محمد بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ تفضیل (صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین کی ایک دوسرے پر فضیلت) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی، اس نے رسول اللہ ﷺ پر طعن کیا، جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر مقدم کیا اس نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر طعن کیا اور جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم جانا، اس نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مہاجرین پر طعن کیا، اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے کسی عمل کی اصلاح ہو سکے (یعنی ایسے بدعتی شخص کی اصلاح نہیں ہو سکے گی)۔ عمرو بن عثمان حمصی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عثمان پھر علی (رضی اللہ عنہما)، پھر فرمایا: اے ابوحفص! جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی، اس نے اصحابِ شوریٰ (جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں) پر ظلم کیا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۲)

خلافتِ علی رضی اللہ عنہ اور امام احمد کا نفیس جواب

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں ایک دن اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ کرخیہ کا ایک گروہ آیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کا کثرت سے ذکر کیا، پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ کیا تو بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اسے بہت طول دیا (مبالغہ اور غلو کیا)، پس میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے سر اٹھایا اور ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! تم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی خلافت کے بارے میں بات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا (مبالغہ و غلو سے کام لیا)، جب کہ حق بات یہ ہے کہ خلافت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مزین و آراستہ نہیں کیا، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کو مزین و آراستہ کیا اور اسے چار چاند لگائے۔ سیاری کا بیان ہے کہ میں نے (امام صاحب کی) یہ بات ایک شیعہ کو بتائی تو اس نے مجھ سے کہا کہ میرے دل میں امام احمد بن حنبل کا جو بغض تھا، تم نے یہ بات بتا کر میرے دل سے آدھے بغض کو نکال دیا ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے پوچھا: اے ابا جان! آپ تفضیل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خلافت میں (بالترتیب) حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) ہیں، میں نے پوچھا: حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کا تعلق اہل بیت سے ہے اور ان (اہل بیت) پر کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۳)

خلافتِ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام احمد کا نظریہ

ابوسعید ہشام بن منصور بخاری کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت (خلافت) کو ثابت نہیں کیا (تسلیم نہیں کیا) وہ اپنے گھریلو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ حنبل کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہے؟ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدود کو قائم کیا، چوروں کے ہاتھ

کاٹے اور صدقات کو وصول کر کے ان کو تقسیم کیا' تو کیا یہ بغیر حق کے آپ کے لیے واجب (ثابت) ہو گئے؟ میں اس قسم کی گفتگو سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' ہاں! آپ کی خلافت ثابت ہے' آپ کی خلافت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب راضی تھے' انہوں (صحابہ کرام) نے آپ کے پیچھے نمازیں پڑھیں' آپ کے ساتھ قتال' جہاد اور حج کیا اور وہ آپ کو امیر المؤمنین کہتے تھے اور منکرین کے سوا باقی سب آپ کے کاموں پر راضی تھے' پس ہم ان کے تابع ہیں (جنہوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کیا اور آپ کے کارناموں پر راضی وخوش تھے)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۴۔ ۱۶۳)

حضرت علی وحضرت معاویہ (رضی اللہ عنہما) کے درمیان اختلاف اور امام احمد کا مؤقف

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہما) کے درمیان جو کچھ اختلاف ہوا' آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں سوائے اچھائی کے اور کچھ نہیں کہتا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۴)

مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کے سامنے صحابہ کرام کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کرام پر رحم فرمائے: حضرت معاویہ' حضرت عمرو بن عاص' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت مغیرہ (رضی اللہ عنہم) اور دیگر تمام صحابہ کرام' یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں یوں تعریف فرمائی' فرمایا: ''سیماهم فی وجوههم من اثر السجود''۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۴)

رافضیوں کے بارے امام صاحب کا نظریہ' نیز اسلامِ علی کو اسلامِ ابوبکر صدیق پر مقدم جاننے والوں کو امام صاحب کا نفیس جواب

عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے پوچھا: رافضی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کو گالیاں دیتے ہیں' پھر میں نے پوچھا کہ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کو گالیاں دیتا ہے' اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۵)

جو رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اسلام کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام پر مقدم رکھتے ہیں' ان کے جواب میں امام صاحب فرماتے ہیں:

ہمیں رافضیوں کے اہل علم سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسلام' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مقدم ہے' پس جس شخص نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں' اس نے کتاب (قرآن مجید) اور سنت (حدیث) کو رد کر دیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''محمد رسول اللّٰه والذین معه'' (محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان (محمد) کے ساتھ ہیں) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقدم نہیں کیا' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنا خلیل بنا لیا ہے' اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسلام' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مقدم ہے' وہ غلطی وخطاء پر ہے' کیونکہ جس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے' اس وقت ان کی عمر پینتیس (۳۵) سال تھی اور جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے' اس وقت وہ سات سال کے تھے اور ان پر احکام' حدود اور فرائض لاگو نہ ہوئے تھے (یعنی جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے' اس وقت وہ غیر مکلّف تھے)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۶۹۔ ۱۶۸)

معتزلہ، جہمیہ، لفظیہ، واقفہ اور قدریہ فرقوں کے بارے میں امام احمد کا نظریہ اور سخت مؤقف

معتزلہ، جہمیہ، لفظیہ، واقفہ اور قدریہ، یہ سب بدعتی فرقے ہیں اور ان کے عقائد اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات کے خلاف ہیں اور ان کے باطل و کفریہ عقائد کی وجہ سے اہل سنت نے ان کو گمراہ و کافر قرار دیا ہے اور بدعتی لوگوں کے بارے میں ائمہ اربعہ و مجتہدین کا مؤقف بہت سخت ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں امام احمد بن حنبل کا مؤقف ملاحظہ فرمائیں:

احمد بن زنجویہ کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: علماء معتزلہ زندیق (بے دین و بد اعتقاد) ہیں۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۸)

صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے فرمایا: فرقہ جہمیہ تین فرقوں میں منقسم ہے، ایک فرقہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ قرآن مخلوق ہے، دوسرا فرقہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہمارے منہ سے نکلے ہوئے قرآنی الفاظ مخلوق ہیں (اور اس فرقہ کو لفظی کہا جاتا ہے)، اور تیسرا فرقہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، لیکن وہ (قرآن کو مخلوق یا عدم مخلوق کہنے سے) خاموش ہے (اور اس فرقہ کو واقفی کہا جاتا ہے)، میں نے اپنے والد (امام احمد) سے پوچھا: کیا واقفی سے گفتگو کی جائے؟ فرمایا: گفتگو نہ کی جائے، پھر میں نے پوچھا کہ اگر اس (واقفی) سے کوئی شخص گفتگو کرے؟ فرمایا: اس کو بتا دو، اگر وہ اس (واقفی) سے گفتگو ترک کر دے تو تم اس سے گفتگو کرو، ورنہ تم اس سے گفتگو نہ کرو، اور میرے والد (امام احمد) نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، اگر کسی شخص نے (اس کے پیچھے) نماز پڑھ لی تو دوبارہ پڑھے، اور واقفی کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی جائے، جو یہ کہتا ہے کہ میرے منہ سے نکلے ہوئے قرآنی الفاظ مخلوق ہیں۔

احمد بن زنجویہ کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: لفظیہ، جہمیہ سے بدتر ہیں۔

ابن لیث کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں امام احمد بن حنبل سے واقفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمارے نزدیک واقفہ، جہمیہ اور لفظیہ برابر ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۷)

ابوبکر بلخی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور تمہارے پہلو میں جہمی شخص ہو تو تم اس نماز کو دوبارہ پڑھو۔

سلمہ بن شبیب کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق ہے، تو وہ شخص کافر ہے اور تم اس کے کفر میں شک نہ کرو۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۷)

سلمہ بن شبیب کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا واقفہ کافر ہیں؟ فرمایا: وہ کافر ہیں اور تم ان کے کفر میں شک نہ کرو۔

محمد بن مسلم بن وارہ کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرے منہ سے نکلے ہوئے قرآنی الفاظ مخلوق ہیں، وہ جہمی ہے۔

عبداللہ بن احمد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ کرابیسی (جہمی) کہتا ہے کہ میرے منہ سے نکلے ہوئے قرآنی الفاظ مخلوق ہیں، آپ نے فرمایا: خبیث جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و رسوا کرے، اس نے بشر مریسی کو اپنا جانشین بنا لیا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم بن ہانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرے منہ سے نکلے ہوئے

قرآنی الفاظ مخلوق ہیں' کیا اس کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے' نہ اس کی مجلس اختیار کی جائے' نہ اس سے گفتگو کی جائے اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۸)

صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد سے پوچھا گیا کہ کیا قدری کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تک بندے عمل نہیں کرتے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو ظاہر نہیں فرماتا' پس قدری کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے' اور نہ ہی رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو برا بھلا کہتے ہوں۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۵۹)

بشارتِ نبوی اور امام شافعی کا اعتقادی رنگ

ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی نے امام احمد بن حنبل کو خط لکھا اور وہ خط مجھے دے کر فرمایا: اے ربیع! یہ میرا خط عراق (کے شہر بغداد) لے جاؤ اور اسے ابوعبداللہ احمد بن حنبل کے حوالے کر دینا اور اسے مت پڑھنا اور اس کا جواب لے آنا' چنانچہ میں نے خط لیا اور مصر سے عراق کی طرف روانہ ہو گیا' پس جب میں عراق پہنچا اور امام احمد بن حنبل کی مسجد میں آیا تو میں نے آپ کو صبح کی نماز پڑھتے ہوئے پایا' میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی' چونکہ میں نے صبح کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں' اسی لیے میں نماز کے بعد سنتیں پڑھنے لگا اور امام صاحب میری طرف دیکھنے لگے یہاں تک کہ آپ نے مجھے پہچان لیا' جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا اور خط آپ کی خدمت میں پیش کر دیا' اور کہا کہ یہ خط مصر سے آپ کے بھائی امام شافعی نے آپ کی طرف بھیجا ہے' پس آپ خط کو دیکھنے (کھولنے) سے پہلے کافی دیر تک مجھ سے امام شافعی کے بارے میں پوچھتے رہے' پھر آپ نے پوچھا: کیا تم نے اسے پڑھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' پس آپ نے خط کو کھولا اور اسے پڑھنے لگے' یہاں تک کہ ایک مقام (خط کی عبارت) پر پہنچے تو اسے پڑھ کر آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور روتے ہوئے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جس چیز کو امام شافعی نے (خط میں) بیان کیا ہے' اسے اللہ تعالیٰ سچ ثابت کرے گا (اور مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے گا)۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! اس خط میں کیا لکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: امام شافعی نے اپنے خط میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو فرمایا ہے کہ اس نوجوان ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو خط لکھو اور انہیں میرا اسلام کہو اور انہیں بشارت دو کہ عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے سلسلہ میں آزمایا جائے گا اور انہیں اس بات کی طرف بلایا جائے گا کہ قرآن مخلوق ہے' لیکن وہ ایسا نہ کریں' انہیں اس (قرآن کو مخلوق نہ کہنے) کی پاداش میں کوڑے مارے جائیں گے اور وہ ان لوگوں کو جواب نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ (قرآن کو مخلوق نہ کہنے کے صلہ میں) ان کے جھنڈے کو اس طرح بلند کرے گا اور پھیلا دے گا کہ قیامت تک اسے لپیٹا نہ جائے گا۔ ربیع کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ اس بشارت کا مجھے انعام ملنا چاہیے' پس آپ نے وہ قمیص اتار کر مجھے عطاء فرمائی جو آپ کے جسم سے ملی ہوئی تھی اور آپ نے مجھے خط کا جواب بھی دیا' چنانچہ میں آپ کی قمیص اور خط کا جواب لے کر مصر کی طرف چل پڑا یہاں تک کہ میں امام شافعی کی خدمت میں پہنچا اور امام احمد کا خط ان کے حوالے کیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ امام شافعی نے فرمایا: اے ربیع! امام احمد نے تمہیں بطور انعام کون سی چیز عطاء کی؟ میں نے کہا: وہ قمیص عطاء کی جو آپ کے بدن کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ فرمایا: وہ کپڑا (قمیص) کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ یہ ہے' امام شافعی نے فرمایا: اس قمیص کے بارے میں نہ تو ہم تمہیں تکلیف پہنچائیں گے' نہ یہ قمیص ہم تم سے خریدیں گے اور نہ ہی بطور ہدیہ طلب کریں گے' لیکن تم اس قمیص کو دھو کر اس کا غسالہ ہمیں دے دو تا کہ ہم اس سے برکت حاصل کریں۔ ربیع کا بیان ہے کہ میں نے اس قمیص کو دھویا اور اس کا غسالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے اس غسالہ کو ایک بوتل میں ڈال دیا' چنانچہ میں آپ کو روزانہ دیکھا کرتا تھا کہ آپ امام احمد بن حنبل کا تبرک حاصل کرنے کے لیے اس غسالہ سے پانی لے کر اپنے چہرے

پر ملتے تھے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۷۔۴۵۵' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۱' تاریخ ابن عساکر ج ۹ ص ۴۴۔۴۳)

اس واقعہ سے بشارتِ نبوی کے علاوہ اس بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ امام شافعی کے دل میں امام احمد کی کتنی قدر و منزلت تھی' ان کی نظر میں آپ کا کتنا مقام تھا اور ان کی ذات پر آپ کی عقیدت کا رنگ کس قدر غالب تھا' نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کی چیزوں سے تبرک حاصل کرنا' ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کا شعار ہے۔

بشارتِ نبوی کا ایک اور واقعہ

محمد بن حجاج مروزی کا بیان ہے کہ میں ایک دن تبا تین کے پل پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں نے اونٹ پر سوار ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا جس کے آگے دو آدمی چل رہے تھے' پس وہ (تینوں شخص) میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہی وہ شخص ہے جو بیٹھا ہوا ہے' دیہاتی آدمی نے مجھ سے پوچھا: کیا تم احمد بن حنبل ہو؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ میں ان کا ساتھی ہوں' تم اپنا کام بتاؤ' اس نے کہا کہ میں انہی کے پاس جانا چاہتا ہوں' میں نے کہا: کیا میں تمہیں ان کے پاس لے چلوں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور لے چلیں)' پس میں اس کے آگے آگے چل پڑا' یہاں تک کہ میں امام احمد بن حنبل کے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میں نے دروازے کو دستک دی' اندر سے آواز آئی کہ کون ہو؟ میں نے کہا: میں مروزی ہوں' کہا: اندر آ جاؤ' میں نے کہا: میرے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے' کہا: اس کو بھی ساتھ لے آؤ' چنانچہ دیہاتی آدمی نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اسے باندھ دیا' اور ہم دونوں اندر چلے گئے' پس جب اس (دیہاتی آدمی) نے امام احمد کو دیکھا تو اس نے تین بار کہا: اللہ کی قسم! یہ وہی ہیں' پھر اس نے آپ کو سلام کیا' امام صاحب نے اس سے فرمایا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پیغام لے کر آیا ہوں' آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو' تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں ایک دیہاتی آدمی ہوں' میرے قبیلہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چالیس میل کا فاصلہ ہے' اور میں کسی کام کے سلسلہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے عشاء کی نماز نبی کریم ﷺ کی مسجد میں پڑھی اور سو گیا' پس میں سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے کسی نے ہلایا اور مجھ سے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے کام کے لیے جاؤ گے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں! (ضرور جاؤں گا)' پس اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے میری بائیں کلائی کو مضبوطی سے پکڑا' اور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی دیوار کے پاس لے آیا اور مجھے نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کے نزدیک کھڑا کر دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! (غلام حاضر خدمت ہے) تو میں نے دیوار کے پیچھے سے یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم ہمارے کام کے لیے جاؤ گے؟ میں نے (فرطِ مسرت سے) تین بار عرض کیا: اللہ کی قسم! جی ہاں!' اللہ کی قسم! جی ہاں! (ضرور جاؤں گا)' فرمایا: تم بغداد جاؤ' سو جب تم بغداد پہنچ جاؤ تو احمد بن حنبل کے گھر کے بارے میں پوچھ لینا' پس جب تمہاری ملاقات احمد بن حنبل سے ہو تو انہیں کہنا کہ نبی کریم ﷺ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور تمہیں وصیت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت میں مبتلا فرمانے والا ہے اور ایک آزمائش میں ڈالنے والا ہے' اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اس (مصیبت و آزمائش) پر صبر (اور ثابت قدم رہنے) کی درخواست کر چکا ہوں' پس تم بے صبری نہ کرنا' مروزی کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص امام صاحب کو کہتا: اے ابوعبداللہ! آپ کو اگر کوڑے لگائے گئے تو صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا' تو آپ فرماتے کہ میرے لیے (صبر اور ثابت قدم رہنے کی) درخواست (دعا) کی جا چکی ہے' ابوبکر کا بیان ہے کہ دیہاتی آدمی کے پیغام پہنچانے اور امام صاحب کے آزمائش میں ڈالے جانے کے درمیان پندرہ دنوں کا عرصہ تھا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۶۳۔۴۶۲)

امام احمد کو حضرت خضر علیہ السلام کی صبر کی تلقین

ابراہیم بستی کا بیان ہے کہ بغداد کے رہنے والے ایک شخص نے بتایا کہ میں سمندر میں کشتی پر سوار ہوا' پس ہم ایک جزیرہ میں جا

نکلے تو میں نے (اس جزیرہ میں) ایک سفید سر اور سفید ریش بزرگ کو بیٹھے ہوئے دیکھا' میں نے اسے سلام کیا تو اس نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: میں بغداد سے آیا ہوں' اس (بزرگ) نے کہا: جب تم بغداد جاؤ گے تو میری طرف سے احمد بن حنبل کو سلام کہنا' اور انہیں کہنا کہ آپ صبر کریں' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ آپ کو بے صبرا نہ کردیں جو یقین نہیں رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ بزرگ غائب ہو گئے' اور ہم سمجھ گئے کہ وہ (بزرگ) حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۴۵)

معتزلہ اور دیگر باطل فرقوں کا ظہور اور فتنہ خلق قرآن

عہد نبوی ایک ایسا نورانی' روحانی اور سنہری وخوب صورت دور تھا' جس میں سب لوگ (مسلمان) ایک ہی دین و مذہب پر قائم تھے' (اصول وعقائد میں کوئی اختلاف نہ تھا' سب مسلمان ایک ہی خوب صورت لڑی میں پروئے ہوئے تھے اور کسی فرقہ کا نام ونشان تک نہ تھا) اور حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں بھی لوگ اپنے دین (اور عقائد صحیحہ) پر قائم تھے' چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جو فتنہ (وشر) کا دروازہ بند تھا' وہ ٹوٹ گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت شر پسند عناصر نے سر اٹھایا اور فتنہ کھڑا کر دیا یہاں تک کہ آپ کو انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ملت اسلامیہ میں تفرقہ پڑ گیا' جنگ جمل کا واقعہ پیش آیا' پھر جنگ صفین وقوع پذیر ہوئی' پس خوارج کا ظہور ہوا جنہوں نے سادات صحابہ کو کافر قرار دیا' پھر روافض اور نواصب (فرقوں) کا ظہور ہوا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے آخری دور میں قدریہ کا ظہور ہوا' پھر تابعین کرام کے دور میں سنت اور سنت پر عمل پیرا ہونے والوں کے غلبہ کے باوجود بصرہ میں معتزلہ اور خراسان میں جہمیہ اور مجسمہ کا ظہور ہوا۔

مذکورہ باطل فرقوں کے عقائد اور نظریات سلف صالحین (اہل سنت و جماعت) کے عقائد اور نظریات کے خلاف تھے' جس کی وجہ سے امت مسلمہ میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے اور ان فتنوں میں سے ایک فتنہ خلق قرآن کا تھا' جس کو معتزلہ نے خوب ہوا دی' اور اسے پروان چڑھانے کی پوری کوشش کی اور اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے' جس کی وجہ سے محدثین وفقہاء کرام (خصوصاً امام احمد بن حنبل) کو آزمائش وابتلاء سے دوچار ہونا پڑا اور انہیں اذیتیں وصعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

معتزلہ کا خلق قرآن کی دعوت وتبلیغ کا آغاز اور خلیفہ ہارون رشید

اگرچہ ہارون رشید کے عہد خلافت میں معتزلہ نے اپنی تحریک شروع کر کے لوگوں کو اپنے عقائد ونظریات خصوصاً خلق قرآن کی دعوت وتبلیغ دینی شروع کر دی تھی' لیکن ہارون رشید کے اہل سنت و جماعت میں سے ہونے اور عقائد معتزلہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے معتزلہ اپنے عقائد کا اظہار نہ کر سکے بلکہ وہ چھپے رہے' نیز امین ابن ہارون رشید کے زمانہ خلافت میں بھی وہ اپنے عقائد ونظریات کا کھل کر اظہار نہ کر سکے۔

ابن جوزی لکھتے ہیں: لوگ ہمیشہ سلف صالحین (اہل سنت و جماعت) کے اس اصول وعقیدہ پر تھے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' غیر مخلوق ہے' یہاں تک کہ معتزلہ کا ظہور ہوا اور انہوں نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے' اور انہوں نے اس عقیدہ (خلق قرآن) کو چھپائے رکھا' اور (سلف صالحین کا) قانون وعقیدہ ہارون رشید (بلکہ امین ابن ہارون رشید) کے زمانہ خلافت تک (ظاہری طور پر) محفوظ رہا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۰۸)

بشر مریسی معتزلی اور خلیفہ ہارون رشید

محمد بن نوح کا بیان ہے کہ ہارون رشید نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بشر بن غیاث المریسی (معتزلی) کہتا ہے کہ قرآن

مخلوق ہے' پس اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو میں ضرور اس کو (ایسے بُرے طریقہ سے) قتل کروں گا کہ اس سے پہلے میں نے کسی کو قتل نہیں کیا' احمد (بن ابراہیم دورقی) کا بیان ہے کہ بشر بن غیاث' ہارون رشید کے زمانہ خلافت میں بیس سال تک چھپا رہا' یہاں تک کہ جب ہارون فوت ہو گیا تو وہ ظاہر ہو گیا' اور وہ (لوگوں کو) گمراہی (عقیدہ خلقِ قرآن) کی طرف دعوت دینے لگا' اور یوں یہ شخص آزمائش وابتلاء (کی ابتداء) کا باعث بنا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۰۸)

بشر مریسی معتزلی اور امام شافعی

بشر بن غیاث بن ابی کریمہ ابوعبد الرحمٰن المریسی المتکلم شیخ المعتزلہ' مامون (ابن ہارون رشید) کو گمراہ کرنے والوں میں سے ایک ہے' اور یہ شخص ابتداء میں فقہ میں کچھ غور وفکر کیا کرتا تھا' اور اس نے قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ سے علم حاصل کیا اور اس نے قاضی ابو یوسف' حماد بن سلمہ' سفیان بن عیینہ اور دیگر محدثین سے حدیث روایت کی' پھر اس پر علم کلام کا غلبہ ہوا اور امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس کو اس (علم کلام) کے سیکھنے اور اس میں مشغول رہنے سے منع کیا تھا مگر اس نے آپ کی بات نہ مانی' اور امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اگر بندہ شرک کے سوا ہر گناہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے ساتھ اس سے ملاقات کرے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس (بشر بن غیاث) نے خلق قرآن کے عقیدہ کو از سر نو اٹھایا' اور (علاوہ ازیں) اس سے اقوال شنیعہ روایت کیے گئے ہیں' اور یہ مرجیہ تھا اور مرجیہ میں سے مریسی اسی کی طرف منسوب ہیں' اور وہ (بشر مریسی) اسی بات کا قائل تھا کہ سورج وچاند کو سجدہ کرنا کفر نہیں ہے' بلکہ علامت کفر ہے' اور وہ امام شافعی سے مناظرہ کیا کرتا تھا اور وہ قواعد نحو یہ کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا' اور کہا جاتا ہے کہ اس کا باپ یہودی تھا' کوفہ میں رنگ ساز تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۶۹)

بشر مریسی معتزلی اور امام ابو یوسف

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے بشر بن غیاث (جو آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا) کو نکال دینے کا حکم دیا تو اس کو اس کے پاؤں سے گھسیٹ کر باہر نکال دیا گیا۔

(مقدمہ اعلاء السنن ج ۲۱ ص ۸۵)

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی بشر بن غیاث کو اپنی مجلس سے اس قدر ذلت کے ساتھ نکال دینے کی دراصل وجہ یہ تھی کہ آپ نے اس کو خلق قرآن کے مسئلہ سے بارہا منع کیا مگر وہ باز نہ آیا' آخر کار آپ نے اس کو اپنی مجلس سے اس طرح ذلیل کر کے نکال دیا۔

مسئلہ خلق قرآن اور مامون رشید

ابن جوزی کا بیان ہے کہ جب ہارون رشید فوت ہو گیا تو امین (ابن ہارون رشید) کے عہد خلافت تک (خلق قرآن کا) معاملہ اسی طرح (پوشیدہ) رہا (جس طرح ہارون رشید کے عہد خلافت میں پوشیدہ تھا)' پس جب مامون (ابن ہارون رشید) ولی عہد بنا تو معتزلہ کی ایک جماعت اس سے مل گئی اور انہوں نے اس کے سامنے مسئلہ خلق قرآن کو خوب صورت بنا کر پیش کیا' اور وہ لوگوں پر اس عقیدہ کے مسلط کرنے کے سلسلہ میں متردد رہا اور باقی علماء کا انتظار کرتا رہا' پھر اس نے اپنے ارادہ کو مضبوط کیا اور لوگوں کو اس پر برانگیختہ کیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۰۹۔۳۰۸)

مامون رشید کا تعارف

مامون عبد اللہ ابو العباس ابن ہارون رشید' ربیع الاوّل ۱۷۰ھ میں پیدا ہوا' اس کی ماں کا نام مراجل تھا جو ام ولد تھی' مامون نے بچپن ہی سے تحصیل علم کی طرف توجہ کی اور وقت کے عظیم محدثین سے حدیث کا سماع کیا' دور دراز سے فقہاء وفضلاء کو بلا کر ان سے فقہ' عربی اور ایام الناس کی تعلیم حاصل کی اور ان میں اس نے کمال حاصل کیا' اور جب جوان ہوا تو وہ فلسفہ اور علوم اوائل میں مشغول ہو گیا

اوران میں اس نے مہارت حاصل کی اور (فلسفہ اورعلوم اوائل کا اس پراس قدر گہرا اثر ہوا کہ) وہ خلق قرآن کا قائل ہوگیا۔

(تاریخ الخلفاء ملخصاً ص ۲۳۴)

مامون رشید کی ولی عہدی اوراپنے نظریاتِ باطلہ کا اظہار

مامون رشید ۱۹۸ھ میں اپنے بھائی (امین رشید) کے قتل کے بعد خراسان میں تخت نشین ہوا۔ ۲۱۱ھ میں اس نے اس بات کے اعلان کرانے کا حکم دیا کہ (حضرت امیر) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا جس شخص نے اچھائی وتکریم کے ساتھ ذکر کیا میں اس سے بَری الذمہ ہوں اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل الخلق ہیں۔ ۲۱۲ھ میں مامون نے خلق قرآن کے اعلان کرانے کا حکم دیا اور ساتھ یہ بھی اعلان کرانے کا حکم دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ماہ ربیع الاوّل ۲۱۲ھ میں مامون نے دو قبیح بدعتوں کا اظہار کیا، جن میں سے ایک بدعت دوسری سے بڑھ کر تھی، ان میں سے ایک بدعت خلق قرآن کا مسئلہ ہے، جب کہ دوسری بدعت رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں (صحابہ) پر فضیلت دینا ہے، اور اس نے ان دونوں بدعتوں (کے اظہار) میں بڑی فحش غلطی کی تھی اور بہت بڑا گناہ کیا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۶۷۔۲۶۶)

مامون کا اپنے مذہب تشیع واعتزال کا اظہار اور بشر مریسی کی خوشی

جب مامون نے تشیع اور اعتزال کی بدعت نکالی (اور اپنے شیعہ اور معتزلی ہونے کا کھل کر اظہار کیا) تو بشر المریسی معتزلی اس سے بہت خوش ہوا، اور یہ بشر مریسی، مامون کا استاذ تھا، چنانچہ (اس خوشی میں) اس نے یہ اشعار کہے:

قد قال ماموننا وسیدنا　　قولا له فی الکتب تصدیق

ہمارے آقا مامون نے یقیناً ایسی بات کہی ہے جس کی تصدیق کتابوں میں موجود ہے

ان علیا اعنی ابا حسن　　افضل من قد افلت النوق

بلاشبہ حضرت علی یعنی ابوالحسن (رضی اللہ عنہما) اس شخص سے افضل ہیں جس کے پاس اونٹنیاں پہنچتی ہیں

بعد نبی الهدی وان لنا　　اعمالنا والقرا'ن مخلوق

ہادی نبی کے بعد (حضرت علی سب سے افضل ہیں) اور یقیناً ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور قرآن مخلوق ہے۔

بشر مریسی کے اشعار کا اشعار میں جواب

جب بشر مریسی نے اپنے اشعار میں مامون اور اپنے تشیع واعتزال کا بڑے فخر کے ساتھ اظہار کیا تو اہل سنت کے ایک شاعر نے اس کو حسب ذیل اشعار میں جواب دیا، اور خوب جواب دیا:

یا ایها الناس لا قول ولا عمل　　لمن یقول کلام اللّٰه مخلوق

اے لوگو! اس شخص کے قول وعمل کا کوئی اعتبار نہیں جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کا کلام (قرآن) مخلوق ہے

ما قال ذاك ابوبکر ولاعمر　　ولا النبی ولم یذکره صدیق

ایسی بات نہ ابوبکر نے کہی، نہ عمر نے کہی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے کہی اور نہ ہی صدیق نے اس کا تذکرہ کیا

ولم یقل ذاك الا کل مبتدع　　علی الرسول وعند اللّٰه زندیق

اور یہ بات ہر اس شخص نے کہی جو رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں بدعت نکالنے والا ہے، اور وہ اللہ کے نزدیک بے دین ہے۔

بشر اراد بہ امحاق دینھم لان دینھم واللّٰہ ممحوق

بشر مریسی سے اس سے ان کے دین کو مٹانے کا ارادہ کیا' بخدا! ان کا دین خود ہی مٹنے والا ہے

یا قوم اصبح عقل من خلیفتکم مقیدا وھو فی الاغلال موثوق

اے لوگو! تمہارے خلیفہ (مامون) کی عقل میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور وہ طوقوں میں جکڑا ہوا ہے۔

اور بشر مریسی کو منہ توڑ جواب ملا تو اس نے مامون سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ اس شاعر کو بلا کر سزا دے تو مامون نے کہا: تجھے خرابی ہو' اگر وہ فقیہ ہوتا تو میں اس کو ضرور سزا دیتا' لیکن چونکہ وہ شاعر ہے' اس لیے میں اس کو کچھ نہیں کہوں گا۔

(البدایہ والنہایہ ج۱۰ ص۲۷۹)

بشر مریسی معتزلی کا برزخی انجام

حضرت عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ میں نے زبیدہ (زوجہ ہارون رشید) کو خواب میں دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں کدال کی پہلی ہی ضرب پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' میں نے پوچھا کہ تیرے چہرے پر یہ زردی کیسی ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارے درمیان بشر مریسی نامی شخص کو دفن کیا گیا تو دوزخ نے اس پر گرم اور لمبا سانس لیا تو اس سے میرا جسم کانپ اٹھا اور رنگ متغیر ہو گیا' پس چہرہ پر یہ زردی اس گرم سانس کی وجہ سے ہے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص۴۷۱' البدایہ والنہایہ ج۱۰ ص۲۷۱)

مامون رشید اور خلق قرآن کے حوالے سے علماء و محدثین کی آزمائش کی ابتداء

۲۱۸ھ میں مامون نے اپنے عقیدے خلق قرآن (کی اشاعت) کے سلسلہ میں علماء کی آزمائش کے لیے اپنے نائب بغداد اسحاق بن ابراہیم (معتزلی) کو خط لکھا' جس میں اس نے قرآن کے مخلوق اور حادث ہونے کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انا جعلناہ قرانا عربیا'' (یقیناً ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا) پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو مجعول قرار دیا ہے' سو جو چیز مجعول ہے وہ مخلوق ہے' نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''نحن نقص علیك من انباء ما قد سبق'' (ہم آپ سے گزشتہ لوگوں کی خبریں بیان کرتے ہیں) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اس نے ایسے اُمور کو بیان کیا جو بعد میں حادث ہونے والے ہیں' پس تم اپنے قاضیوں کو اپنے پاس بلاؤ اور انہیں ہمارا خط پڑھ کر سناؤ اور قرآن کے مخلوق و حادث ہونے کے حوالے سے ان کا امتحان لو کہ اس بارے میں ان کا کیا عقیدہ ہے' سو اگر وہ قرآن کے مخلوق و حادث ہونے کے اعتقاد کو تسلیم کر لیں اور موافقت کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گواہی کو ترک کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ جو جوابات دیں' ان کے جوابات کو ہماری طرف بھیج دو' نیز محمد بن سعد کاتب الواقدی' یحییٰ بن معین' ابوخیثمہ' ابومسلم مستملی یزید بن ہارون' اسماعیل بن داؤد' اسماعیل بن ابومسعود اور احمد بن ابراہیم الدورقی' ان سات افراد کو میرے پاس بھیج دو' چنانچہ (مامون کا خط جب بغداد آیا تو اسحاق نے وہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور) مذکور محدثین کی جماعت کو مامون کی طرف بھیج دیا' پس جب یہ (سات افراد) اس کے پاس پہنچے تو اس نے خلق قرآن کے سلسلہ میں ان کا امتحان لیا تو انہوں نے اس (خلق قرآن) کا اقرار کر لیا اور انہوں نے مجبوراً اس کی موافقت کا اظہار کیا' پس مامون نے ان کو رقہ (نامی شہر) سے بغداد کی طرف واپس بھیج دیا' اور اسحاق بن ابراہیم کو لکھا کہ فقہاء اور مشائخ حدیث کو بلاؤ اور ان کو یہ بتاؤ کہ ان سات افراد (محدثین) نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' اور مامون نے اسحاق کو حکم دیا کہ ان کے معاملہ کو فقہاء کے درمیان مشہور کر دیا جائے' چنانچہ اسحاق نے ایسا ہی کیا اور اس نے محدثین' فقہاء' ائمہ مساجد اور دیگر علماء کو بلایا اور مامون کے حکم کے مطابق ان کو اس (خلق قرآن) کی دعوت دی' اور انہیں بتایا کہ ان (سات مذکور) محدثین نے اس مسئلہ پر اتفاق کر لیا ہے تو (جن محدثین و فقہاء وغیرہ کو بلایا گیا تھا)

انہوں نے بھی ان کی موافقت میں جواب دیا' اور لوگوں کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۴۳ ـ ۲۴۶ ملخصاً' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۷۲)

مامون رشید کا دوسرا خط اور خلق قرآن کے حوالے سے علماء و محدثین کرام کی آزمائش

مامون نے اسحاق کی طرف دوسرا خط اسی نوعیت کا لکھا اور اسے حکم دیا کہ جو لوگ (عقیدہ خلق قرآن کا) انکار کرتے ہیں ان کو اپنے پاس بلاؤ (اور اس سلسلہ میں ان کا امتحان لو) چنانچہ اس نے (علماء و محدثین کی) ایک جماعت کو بلایا' اس گروہ میں حضرت امام احمد بن حنبل' بشر بن ولید الکندی' ابوحسان الزیادی' علی بن ابی مقاتل' فضل بن غانم' عبید اللہ بن عمر القواریری' علی بن جعد' سجادہ' ذیال بن الہیثم' قتیبہ بن سعد' سعدویہ الواسطی' اسحاق بن ابی اسرائیل' ابن الہرس' ابن علیہ الاکبر' محمد بن نوح العجلی' یحییٰ بن عبد الرحمٰن العمری' ابونصر التمار' ابومعمر القطیعی' محمد بن حاتم بن میمون اور دیگر فقہاء و محدثین شامل تھے' اور اسحاق نے ان کے سامنے مامون کا خط پڑھا تو انہوں نے اس طرح گول مول کر کے جوابات دیئے کہ نہ تو ان کے جوابات سے صراحتاً اقرار ہوتا تھا اور نہ ہی انکار ہوتا تھا' (یہ معاملہ دیکھ کر) اسحاق نے بشر بن ولید سے پوچھا کہ (اس بارے میں) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو کئی مرتبہ امیر المؤمنین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں' اس نے کہا کہ اب امیر المؤمنین کی طرف سے یہ معاملہ از سر نو زیر بحث ہے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں یہی کہتا ہوں کہ (قرآن) اللہ کا کلام ہے' اس نے کہا کہ میں تم سے یہ نہیں پوچھ رہا' یہ بتاؤ کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو جواب میں نے دے دیا ہے وہ سب سے بہترین جواب ہے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں کہتا' اور میں امیر المؤمنین سے اس کے متعلق گفتگو نہ کرنے کا عہد کر چکا ہوں' پھر اسحاق نے علی بن ابی مقاتل سے پوچھا کہ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' اور اگر امیر المؤمنین ہمیں کچھ حکم دیں تو ہم (اس حکم کو) سننے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہیں' اور ابوحسان الزیادی نے بھی اسی قسم کا جواب دیا' پھر اسحاق نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ (اس بارے میں) آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' اس نے کہا: کیا وہ مخلوق ہے؟ فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہتا' پھر اس نے دوسرے علماء سے امتحان لیا (ان سے بھی اسی نوع کا سوال کیا) اور ان سب کے جوابات کو قلم بند کر لیا' پھر ان کے جوابات کو مامون کے پاس بھیج دیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۴۸ ـ ۲۴۹)

خلقِ قرآن کے حوالے سے امام احمد کی سخت آزمائش کی ابتداء

جب لوگوں (محدثین) کے جوابات مامون کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے نائب کی تعریف کرتے ہوئے اسے خط لکھا اور حکم دیا کہ پھر ان کا امتحان لے' پس ان میں سے جو (خلق قرآن کا) اقرار کرے تو اس کی بات کو لوگوں میں مشہور کر دیا جائے اور جو اقرار نہ کرے' اسے بیڑیاں ڈال کر اپنی نگرانی میں امیر المؤمنین کی فوج کے حوالے کر دے' یہاں تک کہ وہ امیر المؤمنین کے پاس پہنچ جائے اور وہ اس کے متعلق اپنی رائے قائم کر دے' اور اس (مامون) کی رائے یہ تھی کہ جس شخص کا قول اس کے قول کے مطابق نہ ہوگا' اس کی گردن اُڑا دی جائے گی' چنانچہ نائب نے بغداد میں ایک مجلس کا انعقاد کیا اور ان (محدثین) کو بلوایا' پس (جب وہ حاضر ہوئے تو) اسحاق نے ان کا امتحان لیا تو تمام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد' **الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان** '' (مگر وہ شخص جسے مجبور کیا گیا جب کہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو) کی تاویل کرتے ہوئے مجبور ہو کر (خلق قرآن) کا اقرار کر لیا' لیکن امام احمد بن حنبل' محمد بن نوح' حسن بن حماد سجادہ اور عبید اللہ بن عمر القواریری' ان چار حضرات نے (خلق قرآن کا) اقرار نہ کیا' پس اس (اسحاق) نے ان (چار محدثین) کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور مامون کے پاس بھیجنے کے لیے ان کو تیار رکھا' پھر اس نے دوسرے دن ان کو بلا کر ان کا امتحان لیا تو سجادہ نے خلق قرآن کا اقرار کر لیا تو اس نے سجادہ کی بیڑیاں کھول دیں اور رہا کر دیا' پھر اس

نے تیسرے دن ان (بقیہ تین محدثین) کا امتحان لیا تو قواریری نے بھی خلق قرآن کا اقرار کر لیا تو اس نے قواریری کی بیڑیاں کھول دیں اور رہا کر دیا' اور امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح جندیساپوری اپنے مؤقف پر اڑے رہے اور انہوں نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا' چنانچہ اسحاق نے ان دونوں کی بیڑیوں کو مضبوطی سے باندھ دیا' ان کو ایک ہی بیڑی میں اکٹھا کر دیا اور ان کو خلیفہ کے پاس طرطوس بھیج دیا' اور ان کے بھیجنے کے متعلق مامون کو ایک خط بھی لکھ دیا' اور یہ دونوں (امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح) پابجولاں ایک اونٹ پر ہودج میں ایک دوسرے کے برابر (طرطوس) روانہ ہو گئے۔

امام صاحب کی آزمائش اور ایک دیہاتی کی نصیحت

جب امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح ایک کشادہ علاقہ میں پہنچے تو ایک دیہاتی جابر بن عامر نامی شخص ان کے پاس آیا اور اس نے امام احمد کو سلام کیا اور کہا: اے احمد! آپ لوگوں کے پاس جانے والے ہیں' پس آپ ان کے لیے منحوس ثابت نہ ہونا اور آپ آج لوگوں کے سردار ہیں' پس وہ آپ کو جس چیز کے جواب کے لیے بلا رہے ہیں ان کو جواب دینے سے بچنا' ورنہ قیامت کے دن آپ کو ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا' اور اگر آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو آپ جس حال میں ہیں اس پر صبر کریں' کیونکہ آپ کے اور جنت کے درمیان صرف آپ کا قتل ہونا ہی باقی ہے اور اگر آپ قتل نہ ہوئے تب بھی آپ نے مرنا ہے اور اگر آپ زندہ رہے تو قابل تعریف حالت میں زندہ رہیں گے' امام احمد کا بیان ہے کہ وہ مجھے جس چیز کی طرف دعوت دیتے تھے' اس سے اس (دیہاتی) کی گفتگو نے میرے عزم انکار کو (مزید) مضبوط کر دیا۔ (البدایہ والنہایہ ج۱۰ص ۳۳۲)

امام صاحب کا جلال اور مامون کی ہلاکت

اور جب یہ دونوں (امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح) خلیفہ کی فوج کے قریب پہنچے اور ایک دن کی مسافت پر پڑاؤ کیا تو ایک خادم اپنے کپڑے کے پلّو سے آنسو پونچھتے ہوئے آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! مجھ پر یہ بات گراں گزری ہے کہ مامون نے تلوار سونتی ہے کہ اس سے پہلے اس نے نہیں سونتی تھی اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت داری کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر آپ نے خلق قرآن کے قول کا اقرار نہ کیا تو وہ آپ کو اس تلوار سے ضرور قتل کر دے گا' راوی کا بیان ہے کہ امام احمد اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا: اے میرے آقا! تیرے حلم نے اس فاجر کو دھوکے میں رکھا' یہاں تک کہ اس نے تیرے اولیاء (دوستوں) کو مارنے اور قتل کرنے کی جرأت کی ہے' اے اللہ! اگر تیرا کلام' قرآن غیر مخلوق ہے تو تُو ہم سے اس مشقت کو دُور فرما' راوی کا بیان ہے کہ رات کا تہائی حصہ ہی گزرا تھا کہ ان کے پاس مامون کی موت کی خبر دینے والا آیا (اور موت کی خبر دی)' امام احمد علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ہم خوش ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ ج۱۰ص ۳۳۲)

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (احمد بن حنبل) نے بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ میں اس (مامون) کو نہ دیکھوں۔ (حلیۃ الاولیاء ج۹ص۱۹۶)

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کے دیکھنے سے پہلے ہی وہ مر گیا۔

امام احمد کے ساتھی محمد بن نوح کا انتقال

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ جب میرے والد (احمد بن حنبل) اور محمد بن نوح' طرطوس کی طرف روانہ ہوئے (اور بذندون سے مامون کی موت کی خبر آئی) تو ان دونوں کو ان کی بیڑیوں سمیت (پابجولاں) واپس روانہ کر دیا گیا' جب وہ رقہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں (دیگر قیدیوں کے ساتھ) کشتی میں سوار کر دیا گیا' اور جب وہ عانات (عمان) میں پہنچے تو محمد بن نوح کا انتقال ہو گیا' پس ان کی بیڑیاں کھول دی گئیں اور میرے والد (احمد بن حنبل) نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

محمد بن نوح کی ثابت قدمی اور امام صاحب کو ثابت قدمی کی تلقین

حنبل بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی کم علم نوجوان کو اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں محمد بن نوح سے زیادہ ثابت قدم نہیں دیکھا' اور مجھے اللہ تعالیٰ سے اس کے خاتمہ بالخیر فرمانے کی امید ہے' چنانچہ میں ایک دن خلوت میں اس کے ساتھ تھا تو اس نے مجھے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ سے ڈریں' اللہ تعالیٰ سے ڈریں' بلاشبہ آپ میری طرح نہیں ہیں' آپ ایسے شخص ہیں کہ آپ کی اقتداء کی جائے گی اور (خلق قرآن کے سلسلہ میں) آپ کی طرف سے جواب سننے کے لیے لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف جھکی ہوئی ہیں' پس آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ثابت قدم رہیں' پس میں نے اس کے مجھے حوصلہ دینے اور نصیحت کرنے سے بہت تعجب کیا' سوتم اس کے خاتمہ میں غور کرو' وہ بیمار ہو گیا اور راستہ میں ہی اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور میں نے ہی اس کو عانہ میں دفن کیا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۱۵)

معتصم باللہ کی تخت نشینی اور امام صاحب کے ابتلاء کے سخت ترین دور کا آغاز

۲۱۸ھ میں مامون رشید ہلاک ہوا اور اس کا بھائی معتصم باللہ تخت نشین ہوا اور امام احمد بن حنبل واپس بغداد آئے تو معتصم باللہ نے آپ کو قید خانہ میں ڈال دیا اور آپ اٹھائیس ماہ تک قید خانہ میں رہے اور آپ قید خانہ میں پابجولاں قیدیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد نے بتایا کہ میں قید خانہ میں قیدیوں کو پابجولاں نماز پڑھاتا تھا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۱۷)

معتصم کا مختصر تعارف

المعتصم باللہ ابواسحاق محمد بن ہارون رشید ۱۸۰ھ میں پیدا ہوا' اس کی ماں کا نام ماردہ تھا جو ام ولد تھی' اور یہ ہارون رشید کی نظر میں بہت ہی ناپسندیدہ تھی۔ معتصم ایک دلیر' طاقتور اور باہمت شخص تھا اور یہ اَن پڑھ تھا۔ بچپن میں اس کا علم کی طرف عدم رجحان دیکھ کر اس کے باپ ہارون رشید نے اس کے اساتذہ سے کہا کہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو' اس کو نہ پڑھاؤ' نتیجتاً وہ اَن پڑھ رہ گیا اور معمولی سا لکھ پڑھ لیتا تھا۔ نفطویہ کا بیان ہے کہ معتصم کی طاقت اور گرفت اس قدر سخت تھی کہ وہ آدمی کی ہڈی کو اپنی دو انگلیوں میں دبا کر توڑ دیتا تھا۔ ذہبی کا بیان ہے کہ اگر معتصم خلق قرآن کے معاملہ میں علماء کو آزمائش میں نہ ڈالتا تو وہ خلفاء بنو عباس میں سب سے عظیم الشان اور باوقار خلیفہ ہوتا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵۵ ملخصاً)

معتصم کی تخت نشینی اور مسئلہ خلق قرآن میں مامون کی مکمل تقلید

ماہ رجب ۲۱۸ھ میں جب مامون کا انتقال ہوا تو (اس کا بھائی) معتصم تخت نشین ہوا اور اس نے (اعتزال کے حامی ہونے کی وجہ سے) مامون کی مکمل تقلید کی اور اپنی ساری زندگی مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں لوگوں (علماء) کی آزمائش میں صرف کر دی' اور اس نے (خلق قرآن کے سلسلہ میں) تمام ممالک میں خطوط لکھے اور معلمین کو حکم دیا کہ وہ بچوں (طالب علموں) کو خلق قرآن کی تعلیم دیں' اور اس معاملہ میں لوگوں (محدثین وفقہاء) نے معتصم کے ہاتھوں بہت مشقتیں اور تکلیفیں اٹھائیں' اور خلق قرآن کے سلسلہ میں اس نے بہت سے علماء کو قتل کرایا' اور ۲۲۰ھ میں اس نے امام احمد بن حنبل کو (خلق قرآن کے انکار پر سزا کے طور پر) کوڑے لگوائے (اور اس طرح امام صاحب کی سخت آزمائش کا دور شروع ہوا)۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵۶)

امام احمد اور آدم عسقلانی کی نصیحت

ابوبکر الاعین کا بیان ہے کہ میں نے آدم عسقلانی سے کہا کہ میں بغداد جانا چاہتا ہوں' کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہے' جب تم بغداد پہنچو تو امام احمد بن حنبل کے پاس جانا' انہیں میرا سلام پہنچانا اور انہیں کہنا: اے احمد! اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور جس مسئلہ پر آپ قائم ہیں' اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور آپ کو کوئی بھی آپ کے دین سے ہٹا نہ دے' اور ان شاء اللہ آپ جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے' اور (اے ابوبکر!) ان کو یہ حدیث مبارکہ یاد دلانا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اُکسائے تم اس کی اطاعت نہ کرنا' چنانچہ میں قید خانہ میں احمد بن حنبل کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا' آپ کو آدم عسقلانی کا سلام پہنچایا اور آپ کو یہ ساری گفتگو اور حدیث نبوی پہنچائی تو امام احمد نے سر کو جھکا لیا' پھر اپنے سر کو اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ زندگی اور موت کی حالت میں اس پر رحم فرمائے' اس نے بہت اچھی نصیحت کی ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۱۸۔۳۱۷)

امام احمد اور قید خانہ کی صعوبتیں

صالح بن احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے بتایا کہ ماہ رمضان ۲۱۹ھ میں مجھے (قید خانہ سے) اسحاق بن ابراہیم کے گھر منتقل کر دیا گیا تو وہ روزانہ میرے پاس احمد بن رباح اور ابوشعیب الحجام نامی دو آدمیوں کو بھیجتا اور وہ میرے ساتھ مناظرہ کرتے یہاں تک کہ جب وہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایک بیڑی منگوائی جاتی اور میری بیڑیوں میں اضافہ کر دیا جاتا' پس ایک پاؤں میں چار بیڑیاں ہو گئیں' جب تیسرا دن ہوا تو ان (مذکور) دو آدمیوں میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھ سے مناظرہ کرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے' میں نے اسے کہا کہ تو کافر ہو گیا ہے' اسحاق بن ابراہیم کے موجود قاصد نے کہا کہ یہ امیر المؤمنین کا قاصد ہے' میں نے کہا: یہ کافر ہو چکا ہے' جب چوتھی رات ہوئی تو معتصم نے بغا کبیر نامی شخص کو مجھے اسحاق کے پاس لے جانے کا حکم دیا' سو مجھے اسحاق کے پاس لے جایا گیا تو اسحاق نے کہا: اے احمد! بخدا! معتصم آپ کو تلوار سے قتل نہیں کرے گا' اس نے قسم کھائی ہے کہ اگر آپ نے (خلق قرآن کا) اقرار نہ کیا تو وہ آپ کو سخت ترین مار' مارے گا اور آپ کو ایسی جگہ میں پھینکے گا جہاں آپ سورج بھی نہ دیکھ سکیں گے' کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: ''**انا جعلناه قرانا عربيا**'' تو کیا مجعول مخلوق نہیں ہے؟ (یعنی مخلوق ہے') میں نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**فجعلهم كعصف ماكول**'' تو اس نے ان کی تخلیق کی ہے؟ امام صاحب فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) اسحاق خاموش ہو گیا' پھر اس نے کہا کہ اس کو لے جاؤ تو میرے پاس ایک جانور (سواری) کو لایا گیا اور مجھے اس پر سوار کر دیا گیا جب کہ بیڑیوں کا بوجھ مجھ پر تھا' میرے ساتھ مجھے سہارا دینے والا کوئی نہ تھا اور کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بیڑیوں کے بوجھ کی وجہ سے میں (سواری سے) منہ کے بل گرتے گرتے بچا' پس جب معتصم کے گھر لایا گیا اور مجھے ایک گھر میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا اور اس وقت آدھی رات کا وقت تھا اور گھر میں کوئی چراغ نہ تھا (تاریکی تھی)' میں نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اچانک پانی سے بھرا ہوا ایک برتن میرے ہاتھ لگا اور ایک طشت رکھا ہوا ملا' چنانچہ میں نے نماز کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی' (ایک روایت میں ہے کہ مجھے قبلہ کی صحیح سمت معلوم نہ تھی تو جب میں نے صبح کی تو میں روبقبلہ ہی تھا) اور جب اگلا دن ہوا تو میں نے اپنی شلوار سے ازار بند نکالا اور اس سے بیڑیوں کو باندھا تاکہ ان کے اٹھانے میں آسانی ہو' اور شلوار کو دُوہرا کر کے باندھ دیا' پھر معتصم کا قاصد آیا' میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس کے پاس لے گیا جب کہ ازار بند میرے ہاتھ میں تھا' جس سے میں نے بیڑیوں کو اٹھا رکھا تھا اور (جب میں معتصم کے پاس پہنچا تو) وہ بیٹھا ہوا تھا' ابن ابی داؤد بھی موجود تھا اور اس نے اپنے بہت سارے ساتھیوں کو اکٹھا کر رکھا تھا۔

خلق قرآن کے حوالے سے امام صاحب کا فاتحانہ مناظرہ

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے بتایا کہ جب مجھے معتصم کے پاس لے جایا گیا تو اس نے مجھے کہا کہ آپ قریب ہو جائیں' آپ قریب ہو جائیں' وہ مجھے مسلسل قریب کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس کے قریب ہو گیا' پھر اس نے کہا: بیٹھ جائیں' تو میں بیٹھ گیا اور بیڑیوں نے مجھے بوجھل کر دیا تھا' میں نے تھوڑی دیر کے بعد کہا: کیا آپ مجھے گفتگو کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اس نے کہا: (اجازت ہے) آپ گفتگو کریں' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ تو وہ تھوڑی دیر خاموش رہا' پھر اس نے کہا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) کی شہادت کی طرف دعوت دی ہے' میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' پھر میں نے کہا: آپ کے دادا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عبد القیس کا وفد آیا تو انہوں نے آپ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ معتصم نے کہا: اگر آپ مجھ سے پہلے خلیفہ کے قبضہ میں نہ ہوتے تو میں آپ کے درپے نہ ہوتا' پھر اس نے کہا: اے عبد الرحمٰن بن اسحاق! کیا میں نے تمہیں آزمائش کو ختم کرنے کا حکم نہیں دیا تھا' امام احمد فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا: اللہ اکبر! یہ مسلمانوں کے لیے کشادگی ہے' پھر معتصم نے کہا: اے عبد الرحمٰن! تم ان سے مناظرہ کرو اور ان سے گفتگو کرو' عبد الرحمٰن نے مجھے کہا: آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ خاموش ہو گیا' میں نے کہا: قرآن' اللہ تعالیٰ کے علم میں سے ہے' اور جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا' تو وہ خاموش ہو گیا' تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس نے آپ کو اور ہمیں کافر قرار دیا ہے' مگر اس نے اس بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ عبد الرحمٰن نے کہا: اللہ تعالیٰ تھا اور قرآن نہ تھا' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تھا اور کیا علم نہ تھا؟ تو وہ خاموش ہو گیا' اور لوگ ادھر اُدھر سے باتیں کرنے لگے' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے اللہ کی کتاب یا اس کے رسول کی سنت میں سے کچھ دیں تا کہ میں اس کے ذریعے سے بات کر سکوں' ابن ابی داؤد نے کہا: کیا آپ صرف قرآن وسنت پر بات کریں گے؟ میں نے کہا: اسلام ان دونوں پر ہی قائم ہے' اور طویل مناظرات جاری رہے' اور لوگوں (معتزلی علماء) نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: "مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ" (الانبیاء:۲) اور اس ارشاد: "اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ" (الزمر:۶۲) سے دلیل پکڑی' (اور کہا: کیا قرآن شئی نہیں ہے؟) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا" (الزخرف:۲۵) پس وہی چیز ہلاک ہوئی جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا۔ ابن ابی داؤد نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ شخص گمراہ ہے' گمراہ کن ہے اور بدعتی ہے اور یہاں آپ کے پاس قاضی اور فقہاء بھی موجود ہیں' سو آپ ان سے دریافت کریں' تو اس نے ان سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے بھی ابن ابی داؤد جیسا جواب دیا۔ (البدایہ والنہایہ ج۱۰ ص ۳۲۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۱)

امام صاحب کی ثابت قدمی

صالح بن احمد (بن حنبل) کا بیان ہے کہ امام احمد نے بتایا کہ ابن ابی داؤد کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! اگر یہ شخص آپ کو جواب دے دے (خلق قرآن کا اقرار کر لے) تو یہ میرے نزدیک ایک لاکھ دینار سے زیادہ محبوب ہے' مزید ایک لاکھ دینار سے زیادہ محبوب ہے اور اس نے اس طرح کئی لاکھ شمار کیے' تو معتصم نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس نے مجھے جواب دے دیا تو میں اس کو اپنے

ہاتھ سے آزاد کروں گا' اسے ضرور اپنے خاصوں میں شامل کرلوں گا اور اس کے تابع ہو جاؤں گا' پھر اس نے کہا: اے احمد! اللہ کی قسم! میں آپ پر بہت مہربان ہوں' اور میں آپ پر اس طرح مہربان ہوں جس طرح میں اپنے بیٹے ہارون پر مہربان ہوں' آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا اس کے رسول (ﷺ) کی سنت میں سے کچھ دو' پھر اس نے کہا: اے احمد! آپ مجھے جواب دیں تا کہ میں اپنے ہاتھ سے آپ (کی بیڑیاں کھول کر آپ) کو آزاد کروں' میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا اس کے رسول (ﷺ) کی سنت میں سے کچھ دو' پس جب مجلس طویل ہوگئی تو وہ کھڑا ہوا اور داخل ہو گیا اور مجھے اس جگہ لوٹا دیا گیا جہاں میں پہلے تھا' جب مغرب کا وقت ہوا تو ابن ابی داؤد کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو میرے پاس بھیجا گیا' یہ دو وہ آدمی تھے جو میرے ساتھ رات گزارتے' میرے ساتھ مناظرہ کرتے اور میرے ساتھ قیام کرتے' چنانچہ جب افطار کا وقت ہوا تو کھانا لایا گیا اور ان دونوں نے خوب کوشش کی کہ میں روزہ افطار کرلوں مگر میں نے نہ کیا' جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو معتصم نے ابن ابی داؤد کو میرے پاس بھیجا تو اس نے آ کر کہا کہ امیر المؤمنین پوچھ رہا ہے کہ آپ کیا کہتے ہیں' تو میں نے وہی جواب دیا جو دیا کرتا تھا' پھر ابن ابی داؤد نے کہا کہ امیر المؤمنین نے قسم کھائی ہے کہ وہ آپ کو سخت ترین مار' مارے گا اور آپ کو ایسی جگہ پر پھینکے گا جہاں آپ سورج بھی نہ دیکھ سکیں گے' اور وہ کہتا ہے کہ اگر اس نے مجھے جواب دے دیا تو میں خود اس کے پاس آ کر اپنے ہاتھ سے اس (کی بیڑیاں کھول کر اس) کو آزاد کروں گا' پھر وہ (ابن ابی داؤد) چلا گیا' اور جب دوسری صبح ہوئی تو اس کا قاصد آیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس کے پاس لے گیا' تو اس نے لوگوں (معتزلی علماء) سے کہا کہ اس سے مناظرہ کرو اور اس سے گفتگو کرو' تو وہ مجھ سے مناظرہ کرنے لگے' کوئی ادھر سے بات کرتا تو میں اس کو جواب دیتا اور کوئی اُدھر سے بات کرتا تو میں اس کو جواب دیتا اور جب وہ دورانِ گفتگو ایسی چیز پیش کرتے جس کا تعلق نہ قرآن سے ہوتا' نہ سنت رسول سے ہوتا اور نہ خبر سے ہوتا تو اس کے جواب میں' میں یہ کہتا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ چنانچہ مسلسل مناظرہ جاری رہا یہاں تک کہ زوال کا وقت قریب ہو گیا' پس جب وہ اُکتا گیا تو اس نے لوگوں کو کہا: کھڑے ہو جاؤ' پھر اس نے عبدالرحمٰن بن اسحاق کو روک لیا اور مجھے اور عبدالرحمٰن کو تنہائی میں اکٹھا کر دیا' پس وہ مجھ سے مسلسل گفتگو کرتا رہا' پھر وہ کھڑا ہو گیا اور اندر چلا گیا اور مجھے اپنی جگہ پر لوٹا دیا گیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۵۔ ۳۲۳)

حالتِ آزمائش میں امام صاحب کو جنت کی بشارت

ابوحطیط کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل اور آپ کے بعض ساتھیوں کو آزمائش کے موقع پر سزا سے پہلے ایک گھر میں قید کرلیا گیا' چنانچہ امام احمد بن حنبل نے بتایا کہ جب رات ہوئی تو میرے ساتھی سو گئے اور میں اپنے معاملہ میں غور وفکر کرنے لگا تو اچانک میں نے ایک طویل قامت شخص کو دیکھا جو لوگوں کو پھلانگتا ہوا آ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ میرے قریب ہو گیا تو اس نے کہا: کیا آپ احمد بن حنبل ہیں؟ تو میں خاموش رہا' پھر اس نے دوبارہ پوچھا تو میں خاموش رہا' پھر اس نے تیسری بار پوچھا کہ کیا آپ ابوعبداللہ احمد بن حنبل ہیں؟ میں نے کہا: ہاں' تو اس نے کہا: آپ صبر کریں' آپ کے لیے جنت ہے' امام احمد نے فرمایا: جب مجھے تازیانہ لگتا تو مجھے اس شخص کی بات یاد آ جاتی۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۹۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۵)

جیل میں تیسری سخت ترین رات و دن اور کوڑوں کی سزا

صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ میرے والد نے بتایا کہ جب تیسری رات ہوئی تو میں نے (دل میں) کہا کہ لگتا ہے کہ میرے معاملہ کے سلسلہ میں کل کوئی نیا حادثہ پیش آئے گا تو میں نے ایک نگران کو دھاگا لانے کو کہا تو اس نے دھاگا مہیا کر دیا تو میں نے اس سے بیڑیوں کو باندھا اور ازار بند (جو شلوار سے نکال کر بیڑیوں کو باندھا تھا) کو شلوار میں ڈال دیا اس خوف سے کہ جب حادثہ پیش آئے تو کہیں میں برہنہ نہ ہو جاؤں' چنانچہ جب تیسرا دن ہوا تو مجھے اس کے دربار میں پیش کیا گیا اور لوگ موجود تھے' بعض لوگوں کے

پاس تلواریں تھیں، بعض کے پاس تازیانے (کوڑے) تھے، علاوہ ازیں بعض لوگ مسلح تھے اور فوجیوں نے گھر کو گھیر رکھا تھا اور پچھلے دو دنوں کی بہ نسبت یہ دن بہت سخت تھا، پس جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: بیٹھ جائیں، پھر اس نے لوگوں سے کہا: اس سے مناظرہ کرو اور اس سے گفتگو کرو تو وہ مجھ سے مناظرہ کرنے لگے، کوئی اِدھر سے بات کرتا تو میں اس کو جواب دیتا اور کوئی اُدھر سے بات کرتا تو میں اس کو جواب دیتا اور میری آواز ان کی آوازوں پر غالب رہی، چنانچہ جب مجلس طویل ہو گئی تو اس نے مجھے علیحدہ کر کے کہا: اے احمد! آپ مجھے جواب دیں تا کہ میں آپ کی بیڑیوں کو اپنے ہاتھ سے کھول کر آپ کو آزاد کر دوں، مگر میں نے وہی جواب دیا جو پہلے دیتا تھا تو اس نے مجھے کہا: آپ پر لعنت ہو، پھر اس نے لوگوں سے کہا: اس کو پکڑ لو، اس کو گھسیٹو اور اس کے کپڑے (قمیص) اتار دو، سو مجھے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور میرے کپڑے اتار لیے گئے، اور میرے پاس نبی کریم ﷺ کے کچھ بال مبارک تھے جن کو میں نے اپنی قمیص کی آستین میں باندھ رکھا تھا، جب اسحاق بن ابراہیم کی اس پر نظر پڑی تو اس نے پوچھا کہ آپ کی قمیص کی آستین میں کیا بندھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: اس میں نبی کریم ﷺ کے (مبارک) بال ہیں، بعض لوگ قمیص کو پھاڑنے کے لیے دوڑے مگر معتصم نے انہیں قمیص پھاڑنے سے منع کر دیا، پس قمیص کو اتار لیا گیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ قمیص ان بالوں کی وجہ سے پھٹنے سے بچ گئی ہے جو اس میں تھے، پھر مجھے سزا دینے والوں کے درمیان کر دیا اور وہ خود کرسی پر بیٹھ گیا، چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اللہ تعالیٰ سے ڈریں، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تو اس کا خون حلال نہیں ماسوا تین باتوں میں سے کسی ایک بات کے پائے جانے سے، اور میں نے اس کے سامنے یہ حدیث پڑھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، پس جب وہ یہ کہیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور مالوں کو محفوظ کر لیں گے، پس آپ میرا خون کس وجہ سے حلال سمجھتے ہیں جب کہ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب نہیں کیا، اے امیر المؤمنین! آپ اس وقت کو یاد کریں جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح آج میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، پس یوں محسوس ہوا کہ گویا کہ وہ رُک گیا ہے، پھر لوگ اسے مسلسل یہی کہتے رہے: اے امیر المؤمنین! یہ شخص گمراہ ہے، گمراہ کن ہے اور بدعتی ہے، پھر اس نے مجھے (سزا دینے والوں کے درمیان کھڑے ہونے کو) کہا تو میں ان کے درمیان کھڑا ہو گیا، ایک کرسی لائی گئی اور مجھے اس پر کھڑا کر دیا گیا، جو لوگ میرے پیچھے کھڑے تھے، ان میں سے کسی نے مجھے دونوں ہاتھوں سے لکڑی کو پکڑنے کو کہا لیکن مجھے اس کی بات سمجھ نہ آئی اور میرے ہاتھ الگ الگ ہو گئے اور میں لکڑی کو نہ پکڑ سکا، پھر اس نے جلادوں کو حکم دیا کہ آگے بڑھو اور اس کو کوڑے مارو، پس ایک جلاد میرے پاس آتا اور وہ مجھے دو کوڑے مارتا تو معتصم اسے کہتا: اللہ تیرے ہاتھوں کو قطع کرے، کوڑے زور سے مار، پھر وہ جلاد چلا جاتا دوسرا آ جاتا اور وہ مجھے دو کوڑے مارتا اور معتصم ہر جلاد کو یہی کہتا: اللہ تیرے ہاتھوں کو قطع کرے، کوڑے زور سے مار، پس جب انیس کوڑے مارے گئے تو معتصم اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہا: اے احمد! آپ اپنے آپ کو کیوں ہلاک کرتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں آپ پر مہربان ہوں۔ عجیف نامی شخص نے اپنی تلوار کی مٹھی میرے پہلو میں چبھو کر کہا: کیا آپ ان تمام لوگوں پر غالب آنا چاہتے ہیں؟ اسحاق بن ابراہیم نے کہا: آپ ہلاک ہو جائیں، خلیفہ آپ کے سر پر کھڑا ہے، بعض لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس کو قتل کر دیں، اس کا خون ہماری گردن پر ہے، بعض لوگ کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! آپ روزہ کی حالت میں سورج (دھوپ) میں کھڑے ہیں، پھر معتصم نے مجھے کہا: اے احمد! آپ ہلاک ہو جائیں، آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے کتاب اللہ (قرآن) یا رسول اللہ ﷺ کی سنت میں سے کچھ دیں تا کہ میں اس کے ذریعہ سے بات کروں، امام صاحب فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوٹا اور کرسی پر بیٹھ گیا، پھر اس نے جلاد کو کہا: اللہ تیرے ہاتھوں کو قطع کرے، کوڑے زور سے مار، پھر وہ دوبارہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے احمد! آپ جواب دیں، میں نے کہا: اے

امیر المؤمنین! مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں سے کچھ دیں تا کہ میں اس کے ذریعہ سے بات کروں' پس وہ لوٹا اور کرسی پر بیٹھ گیا' اور جلادوں کو حکم دیا کہ (مارنے کے لیے) آگے بڑھو' پس ایک جلاد آتا' مجھے دو کوڑے مارتا اور چلا جاتا' پھر دوسرا آتا اور وہ دو کوڑے مارتا اور وہ ہر جلاد کو یہی کہتا: اللہ تیرے ہاتھوں کو قطع کرے' کوڑے زور سے مار' سو جلاد مجھے مارتے رہے' یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو گیا' پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میرے پیروں سے بیڑیاں کھول دی گئی تھیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۰۲۔۲۰۱' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۶۔۳۲۵)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ (جس وقت مجھے کوڑے مارے جا رہے تھے' اس وقت) جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں سے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ (اے احمد!) ہم نے آپ کو منہ کے بل گرا دیا' آپ کی پشت پر ہم نے ستون رکھ دیا اور آپ کو چھپا دیا' میں نے کہا کہ مجھے اس کا کوئی شعور نہ تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۰۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۸)

امام صاحب کا بیان ہے کہ جب مجھے ہوش آیا تو لوگ میرے پاس ستو لائے اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ستو پئیں تا کہ کمزوری دور ہو جائے' میں نے کہا کہ میں روزہ افطار نہیں کروں گا (بلکہ روزہ پورا کروں گا)' پھر مجھے اسحاق بن ابراہیم کے گھر لایا گیا تو نماز ظہر کی اذان ہوئی' ابن سماعہ نے نماز پڑھائی' جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے کہا: آپ نے اس حالت میں نماز پڑھی ہے کہ آپ کے کپڑوں پر خون بہہ رہا تھا' میں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس حالت میں نماز پڑھی تھی کہ آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا' تو وہ خاموش ہو گئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۰۳' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۵' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۲۸)

امام صاحب کے جسم نازک پر لگنے والے کوڑوں کی تعداد اور ان کی شدتِ ضرب

امام صاحب کو ایک روایت کے مطابق چھتیس (۳۶) اور ایک روایت کے مطابق اسّی (۸۰) کوڑے مارے گئے اور یہ مار سخت ترین اور انتہائی تکلیف دہ مار تھی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۴)

چنانچہ جب آپ کو آزاد کر دیا گیا تو آپ کے زخموں کا علاج کرنے کے لیے ایک معالج کو مقرر کیا گیا' جب معالج نے آپ کے زخموں کو دیکھا تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے ایک ہزار کوڑوں کی ضرب کو دیکھا ہے لیکن اس قدر شدت کی مار اور تکلیف دہ ضرب کو میں نے نہیں دیکھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۴۶)

کوڑے کھاتے وقت زبان پر جاری کلمات

میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کو جب جلاد نے پہلا کوڑا مارا تو آپ نے کہا: بسم اللہ' جب اس نے دوسرا کوڑا مارا تو آپ نے کہا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' جب تیسرا کوڑا مارا تو آپ نے کہا: ''اَلْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ'' جب چوتھا کوڑا مارا تو آپ نے کہا: ''قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا'' پس جب آپ کو انتیس (۲۹) کوڑے مارے گئے تو آپ کی شلوار کا ازار بند ٹوٹ گیا اور شلوار زیر ناف تک چلی گئی تو میں نے کہا: اب آپ کی شرمگاہ برہنہ ہو جائے گی' تو امام احمد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو شلوار انتہائی سرعت سے اوپر ہو گئی' میمون کا بیان ہے کہ میں سات کے بعد امام احمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے ابو عبد اللہ! جس دن آپ کو جلادوں نے مارا' اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی شلوار کھل گئی (اور زیر ناف چلی گئی) تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور میں نے آپ کے ہونٹوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے کیا کہا تھا؟ فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ! میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس سے عرش پُر ہے' اگر میں تیرے علم میں حق پر ہوں تو تُو میری شرمگاہ کو برہنہ نہ فرما۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۴۱)

سخت آزمائش کے وقت مروزی کی درخواست پر امام صاحب کا پُر حکمت وبصیرت افروز جواب

ابو الفضل عبید اللہ بن عبد الرحمٰن الزہری کا بیان ہے کہ آزمائش کے موقع پر امام احمد بن حنبل جب کوڑے مارنے والوں کے درمیان تھے تو (آپ کے شاگرد) مروزی نے کہا: اے استاذ محترم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ'' (تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو)' تو امام احمد نے فرمایا: اے مروزی! (قصر خلیفہ میں) جا کر دیکھو' تمہیں کیا چیز نظر آتی ہے' مروزی کا بیان ہے کہ میں قصر خلیفہ کے احاطہ میں گیا تو میں نے وہاں بے شمار لوگوں کو دیکھا جن کے ہاتھوں میں کاغذات' قلمیں اور دواتیں تھیں' تو میں نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اس انتظار میں ہیں کہ احمد جو کہیں گے ہم اس کو لکھیں گے' پس میں امام احمد بن حنبل کے پاس آیا اور آپ کو بتایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن کے ہاتھوں میں کاغذ اور قلمیں تھیں' جو اس انتظار میں تھے کہ آپ جو کچھ کہیں' اسے وہ تحریر کریں' تو آپ نے فرمایا: اے مروزی! کیا میں ان سب کو گمراہ کر دوں؟ میں اپنی جان تو دے دوں گا مگر میں ان سب کو گمراہ نہیں کروں گا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۳۰۔۳۲۹)

کوڑوں کی سزا اور ابو الہیثم

عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں اپنے والد (احمد بن حنبل) کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنا کرتا تھا: اللہ تعالیٰ ابو الہیثم پر رحم فرمائے' اللہ تعالیٰ ابو الہیثم کی مغفرت فرمائے اور اللہ تعالیٰ ابو الہیثم کو معاف فرمائے' چنانچہ میں نے پوچھا: ابا جان! ابو الہیثم کون ہے؟ فرمایا: کیا تم اس کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں' فرمایا: ابو الہیثم لوہار ہے' جس دن مجھے کوڑے مارنے کے لیے لے جایا گیا اور سزا دینے والوں کے لیے میرے ہاتھوں کو اٹھایا گیا تو اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرا کپڑا کھینچا اور مجھے کہا: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں' اس نے کہا: میں ابو الہیثم عیار' چور اور جیب تراش ہوں' امیر المؤمنین کے دفتر میں یہ تحریر موجود ہے کہ مجھے وقفے وقفے سے اٹھارہ ہزار کوڑے لگائے گئے' مگر میں نے دنیا کی خاطر شیطان کی اطاعت میں صبر کیا' پس آپ دین کی خاطر رحمٰن کی اطاعت میں صبر کریں' امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے اٹھارہ ہزار کوڑوں کے عوض اٹھارہ (بلکہ چھتیس) کوڑے مارے گئے' اور خادم نے آ کر کہا کہ امیر المؤمنین نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۳۴۔۳۳۳)

امام احمد کو قتل نہ کرنے کی وجہ' یہ اندیشہ کہ لوگ آپ کو امام بنا لیں گے

ابراہیم بن حارث کا بیان ہے کہ ابو محمد طفاوی نے امام احمد بن حنبل سے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ (آزمائش کے دوران) لوگوں نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا: جب مجھے کوڑے مارے گئے تو لمبی ڈاڑھی والا عجیف (نامی شخص) آیا اور اس نے مجھے تلوار کا قبضہ مارا تو میں نے کہا کہ کشادگی آ گئی' میری گردن اُڑا دی جائے گی اور مجھے راحت مل جائے گی۔ ابن سماعہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس کی گردن اُڑا دیں' اس کا خون میری گردن پر ہے تو ابن ابی داؤد نے اسے کہا: اے امیر المؤمنین! ایسا ہرگز نہ کرنا (اس کو قتل نہ کرنا) کیونکہ اگر یہ آپ کے گھر میں قتل کیا گیا یا مر گیا تو لوگ یہی کہیں گے کہ اس نے صبر کیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا گیا' پس لوگ اس کو امام بنا لیں گے اور اس کے عقیدے (عدم خلق قرآن) پر ہمیشہ قائم رہیں گے' لہٰذا آپ اس کو اسی وقت چھوڑ دیں' کیونکہ اگر یہ آپ کے گھر کے باہر مرا تو لوگ اس کے معاملہ میں مشکوک رہیں گے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۴۰۔۳۳۹)

امتحان میں کامیابی اور علماء کا اکرام

مہنی بن یحییٰ کا بیان ہے کہ امام احمد کو جب قید خانہ سے نکالا گیا تو میں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری کو امام احمد کی پیشانی اور چہرہ کو چومتے ہوئے دیکھا اور سلیمان بن داؤد ہاشمی کو دیکھا کہ انہوں نے امام احمد کی پیشانی اور سر کو بوسہ دیا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۴۱' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۶)

امتحان میں کامیابی اور اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی رضا

سلمہ بن شبیب کا بیان ہے کہ معتصم کے دورِ خلافت میں ہم امام احمد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک بزرگ آیا جس کے پاس لاٹھی تھی' پس اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا' پھر اس نے پوچھا کہ تم میں سے احمد کون ہیں؟ ہم خاموش رہے' کوئی جواب نہ دیا' پھر امام احمد نے اسے کہا: میں احمد ہوں' آپ کو کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کے پاس چودہ سو میل کی مسافت سے خشکی اور سمندری راستہ طے کر کے آیا ہوں اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں جمعہ کی رات کو سویا ہوا تھا کہ کوئی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں' اس نے کہا: تم بغداد جاؤ اور ان کے بارے میں پوچھو' پس جب وہ تمہیں نظر آ جائیں (مل جائیں) تو انہیں کہنا کہ آپ کو خضر سلام کہہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جس چیز پر اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کیا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتے آپ سے راضی ہیں' یہ سن کر امام احمد نے کہا: ''**ماشاء اللّٰہ ولا قوۃ الا باللّٰہ**'' کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کے پاس صرف اسی (پیغام پہنچانے کے) لیے آیا تھا' پھر وہ چلا گیا۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۵)

معتصم نے امام احمد بن حنبل سے جو سلوک کیا تھا' اس پر وہ بہت پشیمان اور نادم تھا اور اسے آپ کی بحالی صحت کی فکر دامن گیر ہوئی' چنانچہ امام احمد کو جب رہائی ملی اور آپ متواتر قید خانہ اور بیڑیوں کی اذیتوں اور کوڑوں کی ضرب کے زخموں سے چور اپنے گھر پہنچے اور جراح نے آپ کے جسم سے مُردہ گوشت کاٹ دیا اور آپ کا علاج کرنے لگا تو معتصم اپنے نائب سے مسلسل آپ کی صحت کے بارے میں دریافت کرتا رہا اور نائب اس کو آپ کی صحت کے بارے میں آگاہ کرتا رہا' سو جب آپ کی صحت بحال ہوئی تو معتصم کو اس سے سکون ہوا اور خوشی ہوئی' اور پھر وہ اپنی بقیہ زندگی میں آپ کے درپے نہیں ہوا' چنانچہ ۱۹ ربیع الاوّل ۲۲۷ھ میں جب معتصم کا انتقال ہوا اور اس کا بیٹا واثق تخت سلطنت پر متمکن ہوا تو امام احمد کے امتحان و ابتلاء کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

واثق باللہ کا مختصر تعارف

واثق باللہ ہارون ابو جعفر بن معتصم بن رشید' شعبان ۱۹۶ھ میں پیدا ہوا' اس کی ماں ام ولد رومیہ تھی اور اس کا نام قراطیس تھا' اور اس کو اس کے باپ (معتصم) کی زندگی میں ہی ولی عہد نامزد کر دیا گیا تھا' پس وہ ۱۹ ربیع الاوّل ۲۲۷ھ میں (اپنے باپ کی وفات کے فوراً بعد) تخت نشین ہوا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵۹)

واثق باللہ کا مسئلہ خلق قرآن میں سخت مؤقف اور احمد بن نصر خزاعی کا قتل

واثق' خلق قرآن کے سلسلہ میں اپنے باپ (معتصم) اور اپنے چچا (مامون) سے کہیں کم نہ تھا بلکہ اس نے اس سلسلہ میں ان کی پوری پیروی کی اور وہ اس معاملہ میں بہت سخت تھا' دراصل واثق پر احمد بن ابی داؤد (معتزلی) پوری طرح چھایا ہوا تھا۔
چنانچہ ۲۳۱ھ میں واثق نے امیر بصرہ کو ایک خط لکھا جس میں اس نے اس کو حکم دیا کہ وہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ائمہ مساجد اور مؤذنوں کا امتحان لے اور اسی سال اس نے مشہور محدث احمد بن نصر خزاعی کو قتل کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۰)

احمد بن نصر خزاعی کے قتل کا واقعہ

احمد بن نصر کے قتل کا واقعہ اس طرح ہے کہ مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں واثق نے آپ کو بغداد سے سر من رای میں بلایا اور قید کر لیا' پھر اس نے آپ کو بلایا اور آپ سے خلق قرآن کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ قرآن مخلوق نہیں ہے' پھر اس

نے آپ سے قیامت کے دن دیدارِ الٰہی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور آپ نے اس پر دلائل پیش کیے۔ واثق نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں' آپ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو'اس نے کہا: آپ پر افسوس ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو محدود' مجسم اور ایک جگہ میں مقید سمجھتے ہیں' آپ کافر ہیں۔ اس وقت اس کے اردگرد (دربار) میں فقہاء معتزلہ کی ایک جماعت موجود تھی' اس نے ان سے فتویٰ طلب کیا تو انہوں نے آپ کے قتل کا فتویٰ دے دیا' پس واثق نے تلوار منگوائی اور کہا: جب تم مجھے اس کے پاس جاتا ہوا دیکھو تو میرے ساتھ کوئی شخص کھڑا نہ ہو' پھر اس نے ایک چمڑے کا بچھونا منگوایا اور اس پر احمد بن نصر کو بٹھایا اور اس وقت آپ کے پیروں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں' پس آپ کے پاس واثق خود چل کر گیا اور (تلوار سے) آپ کی گردن اُڑا دی' پھر اس نے آپ کے سر کو بغداد بھیج کر لٹکا دیا اور جثہ (دھڑ) کو سرمن رای میں لٹکوا دیا' چنانچہ آپ کا سر اور دھڑ ایک عرصہ تک مصلوب رہے' اور جب آپ کے سر کو لٹکایا گیا تو آپ کے کان میں ایک کاغذ پر لکھ کر رکھ دیا گیا کہ "یہ احمد بن نصر بن مالک کا سر ہے' جس کو عبداللہ بن ہارون نے خلق قرآن اور نفی تشبیہ (باری تعالیٰ) کی طرف دعوت دی تھی' مگر اس نے ضد کی وجہ سے انکار کر دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم کی طرف جلد ہی بلا لیا"۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۰' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۰۵۔ ۳۰۴' ملخصاً)

قتل کے بعد احمد بن نصر کا سر اور قرآن کریم کی تلاوت

جب احمد بن نصر کو قتل کیا گیا اور آپ کے سر کو لٹکا دیا گیا تو واثق نے آپ کے سر پر ایک نگران مقرر کر دیا تھا جو اس کی حفاظت کرتا تھا اور اس کو قبلہ کی سمت سے نیزہ سے پھیر دیتا تھا' چنانچہ اسی نگران نے متوکل کو بتایا کہ ایک رات میں نے اس سر کو قبلہ رخ ہوتے اور فصیح زبان سے سورۂ یٰس پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۰)

جعفر بن محمد صائغ کا بیان ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے ورنہ پھوٹ جائیں اور میرے کانوں نے سنا ہے ورنہ بہرے ہو جائیں' (وہ یہ کہ) جب احمد بن نصر کا سر قلم کیا گیا تو آپ کا سر یہ کہہ رہا تھا: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے)' اور جب آپ کے سر کو تنے پر لٹکایا گیا تو بعض لوگوں نے سنا کہ آپ کا سر یہ (آیت) پڑھ رہا تھا: "اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ O" (العنکبوت: ۲) (کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ انہیں صرف یہی کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں' چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں آزمایا نہ جائے گا O) راوی کا بیان ہے کہ (یہ عجیب ترین منظر دیکھ کر) میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۰۶)

احمد بن نصر اور حسن عاقبت

احمد بن نصر کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا تو اس نے آپ سے پوچھا: آپ کے پروردگار نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا: صرف نیند کی ایک جھپکی تھی کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو وہ مسکرا کر (خوش ہو کر) میرے پاس آیا اور ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے' یہ تینوں ذواتِ قدسیہ اس تنے کے پاس سے گزرے جس پر احمد بن نصر کا سر (لٹکا ہوا) تھا اور جب وہ اس کے پاس سے آگے گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اپنا رخ انور پھیر لیا' آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے احمد بن نصر سے اپنا رخ انور پھیر لیا ہے؟ فرمایا: اس حیاء سے میں نے اس سے منہ پھیرا ہے کہ جس شخص نے اس کو قتل کیا ہے وہ اپنے آپ کو میرے اہل بیت میں سے گمان کرتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۰۶)

ابراہیم بن اسماعیل بن خلف کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن نصر کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے باریک ریشمی اور اطلس کا لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر تاج تھا' تو میں نے ان سے پوچھا: اے بھائی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ انہوں نے کہا: اللہ

تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے جنت میں داخل کر دیا ہے' مگر میں تین دن سے غمگین ہوں' پوچھا: آپ پریشان کیوں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو مرتبہ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے (دونوں مرتبہ) مجھ سے اپنا رخ زیبا پھیر لیا' پھر جب آپ تیسری مرتبہ میرے پاس سے گزرے اور آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیرا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں حق پر نہیں تھا؟ اور کیا وہ باطل پر نہیں تھے؟ فرمایا: ہاں! (تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے)' میں نے عرض کیا: تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھ سے اپنا رخ انور پھیر لیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس حیاء کی وجہ سے میں نے تم سے منہ پھیرا ہے کہ تمہیں ایسے شخص نے قتل کیا ہے جو میرے اہل بیت میں سے ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۰۔۳۹۹' حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۷۵)

احمد بن نصر کا سر اور دھڑ چھ سال تک مصلوب رہا مگر ان میں ذرا بھی فساد نہ آیا

احمد بن نصر کا سر بغداد میں اور آپ کا جسد سر من رای میں ۲۸ شعبان بروز جمعرات ۲۳۱ھ سے لے کر عید الفطر کے ایک یا دو دن بعد ۲۳۷ھ (چھ سال اور تقریباً ۳۵ دن) تک مسلسل مصلوب رہا' یہاں تک کہ متوکل علی اللہ کے حکم پر ان کے سر اور جسد کو اتارا گیا اور ان دونوں کو اکٹھا کیا گیا (اور ان کے وارثوں کے سپرد کیا گیا اور نمازِ جنازہ پڑھی گئی) اور بغداد کی مشرقی جانب مالکیہ کے مشہور قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۰۶' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۰)

مقامِ غور وفکر ہے کہ احمد بن نصر کا سر اور جسد چھ سال تک مصلوب رہنے کے باوجود نہ تو ان میں کوئی فساد آیا اور نہ ہی ان کو کسی جانور نے نقصان پہنچایا' یہ آپ کے حق پر ہونے کی واضح دلیل تھی اور زندہ کرامت تھی۔

احمد بن نصر اور امام احمد بن حنبل کا خراجِ تحسین

حضرت امام احمد بن حنبل نے ایک دن احمد بن نصر کا ذکر کیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ احمد بن نصر پر رحم فرمائے' وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان دینے میں کس قدر سخی تھی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ (کی رضا وخوشنودی کی خاطر) اپنی جان کو قربان کر دیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۰۶' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۹۹)

واثق کا امام احمد کے ساتھ سلوک

جب امام احمد بن حنبل کی آزمائش ہوئی اور آپ اس آزمائش میں کامیاب وکامران ہوئے تو آپ کا ذکر آفاق میں پھیل گیا اور آپ کی قدر ومنزلت اور مقبولیت میں بے حد اضافہ ہوا۔

اور معتصم کی موت کے بعد جب اس کا بیٹا واثق تخت نشین ہوا تو ابن ابی داؤد اس پر چھا گیا اور اس نے اپنے معتزلانہ افکار ونظریات (خصوصاً خلق قرآن) کو اس کے سامنے خوب صورت بنا کے پیش کیا اور اس سلسلہ میں اس نے اس کو علماء کرام پر تشدد کرنے پر اُبھارا' چنانچہ واثق نے علماء پر کافی شدت کی' کئی علماء کو پابند سلاسل کیا اور کئی علماء کو قتل کیا' مگر چونکہ وہ خلق قرآن کے حوالہ سے امام احمد کا آزمائش پر صبر' ثابت قدمی اور مقبولیت کو خوب جانتا تھا اور اسے یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر امام احمد پر سختی کی گئی تو اس سے نہ صرف امام احمد کی قدر ومنزلت مزید بڑھ جائے گی بلکہ لوگوں کی نظروں میں اس کی اپنی کوئی وقعت وعزت نہ رہے گی اور اقتدار خطرے میں پڑ جائے گا' اسی لیے اس نے (گویا کہ اپنی عزت واقتدار کو بچانے کی خاطر) امام احمد پر خلق قرآن کے سلسلہ میں نہ تو کوئی جسمانی تشدد کیا اور نہ ہی آپ کو قید وبند کی اذیتوں سے دوچار کیا' لیکن اس نے آپ پر سختی سے یہ پابندی عائد کر دی کہ جس علاقہ یا شہر میں خلیفہ مقیم ہوگا وہاں آپ اقامت اختیار نہیں کر سکیں گے' چنانچہ آپ چھپ کر رہے' ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے' پھر کئی ماہ بعد اپنے گھر لوٹے اور آپ واثق کی موت تک اپنے گھر میں ہی محصور رہے۔

سخت تنگی اور اتباعِ سنت کا ذوق

ابراہیم بن ہانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل میرے پاس تین دن چھپ کر رہے' پھر (تین دن) کے بعد فرمایا: میرے لیے کوئی اور جگہ تلاش کرو تا کہ میں وہاں منتقل ہو جاؤں' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ پر بے خوف نہیں ہوں' فرمایا: پس تم ایسا کرو' چنانچہ میں نے آپ کے لیے جگہ تلاش کی' پس جب آپ جانے لگے تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز میں تین دن پوشیدہ رہے' پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے' سو ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ آسودگی (اور آرام وراحت) میں رسول اللہ ﷺ کی (سنت کی) اتباع کریں اور تنگی وسختی میں چھوڑ دیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۴۹)

واثق کا عقیدہ خلق قرآن سے رجوع اور اس کا سبب

ایک مرتبہ واثق کے سامنے خلق قرآن کے سلسلہ میں ایک قیدی بزرگ اور احمد بن ابی داؤد (معتزلی) کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں ابن ابی داؤد کو بُری طرح شکست ہوئی' اس مناظرہ میں قیدی بزرگ کی پرمغز اور مدلل گفتگو نے واثق کے دل ودماغ پر بڑے گہرے آثار ونقوش چھوڑے' جس کی وجہ سے اس نے لوگوں سے نہ صرف آزمائش کا سلسلہ بند کر دیا بلکہ عقیدہ خلق قرآن سے بھی رجوع کر لیا۔

واثق کے عقیدہ خلق قرآن سے رجوع کے سبب کی تعجب خیز تفصیل

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: ایک مرتبہ آہنی زنجیروں سے جکڑے ہوئے ایک شخص کو لایا گیا' پس جب وہ (قیدی شخص) واثق کے سامنے آیا تو اس وقت اس کے دربار میں احمد بن ابی داؤد بھی موجود تھا تو (واثق نے ابن ابی داؤد کو قیدی بزرگ سے عقیدہ خلق قرآن کے حوالہ سے مناظرہ کرنے کا حکم دیا تو) قیدی نے ابن ابی داؤد سے کہا: یہ بتائیں کہ تم جس مسئلہ (خلق قرآن) کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے ہو' کیا یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا رسول اللہ ﷺ کو علم تھا اور آپ نے لوگوں کو اس کی طرف دعوت نہیں دی؟ یا یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا آپ کو علم نہیں تھا؟ ابن ابی داؤد نے کہا: بلکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا رسول اللہ ﷺ کو علم تھا' قیدی بزرگ نے کہا: (بڑی عجیب بات ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے جس چیز کی طرف دعوت دینا روا نہیں رکھا (اور نہ اس کی اشاعت کی) تم اس کو پھیلا رہے ہو اور اس کی طرف دعوت دینے کو جائز کر رکھا ہے' راوی کا بیان ہے کہ قیدی بزرگ کی یہ دلیل سن کر لوگ حیران و مبہوت ہو گئے اور (ابن ابی داؤد کی ہزیمت پر) واثق ہنس پڑا اور (ہنسی روکنے کے لیے) اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور (جا کر لیٹ گیا) اور اپنے پاؤں پھیلا کر کہنے لگا: (یہ بات کتنی حیرت انگیز ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے جس چیز کے پھیلانے (اور دعوت دینے) سے خاموشی اختیار فرمائی (اور نہ ہی ہمیں اس کے پھیلانے کا حکم دیا) ہم اس کے پھیلانے (اور اس کی طرف دعوت دینے) میں کس قدر سختی کر رہے ہیں (اور جو چیز شریعت میں جائز نہیں ہم اس کو جائز کر رہے ہیں)' پھر واثق نے (دربان کو بلا کر قیدی بزرگ کی بیڑیاں کھلوائیں اور) اس کو تین سو دینار (بطورِ انعام) دینے کا حکم دیا اور اس کو اس کے شہر بھجوا دیا' اور اس واقعہ کے بعد اس نے کسی سے (خلق قرآن کے سلسلہ میں) امتحان نہیں لیا' اور اسی دن سے وہ ابن داؤد سے ناراض ہو گیا' اور یہ قیدی بزرگ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمد ازدی ہیں' جو ابوداؤد اور نسائی کے استاد ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۱۔۲۶۰)

نوٹ: مذکورہ واقعہ کو ابن جوزی نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

متوکل علی اللہ کی تخت نشینی اور امام احمد کے دورِ ابتلاء وآزمائش کا خاتمہ

مامون' معتصم اور واثق کے ادوارِ حکومت امام احمد کے لیے انتہائی تکلیف دہ اور صبر آزما ادوار تھے' (جیسا کہ تفصیلاً بیان کیا گیا

ہے) چنانچہ چودہ برس مسلسل آپ نے اذیتیں اور تکلیفیں برداشت کیں' بالآخر ۲۴ ذوالحجہ ۲۳۲ھ میں جب واثق کا انتقال ہوا اور اس کا بھائی متوکل علی اللہ تخت نشین ہوا تو امام صاحب کے ابتلاء و آزمائش کا دور ختم ہو گیا اور آپ کی زندگی معمول پر آ گئی' وجہ یہ تھی کہ متوکل نے خلق قرآن وغیرہ جیسی بدعات کی آگ کو بجھا کر اس کو مٹا دیا اور سنت کی شمع کو روشن کر کے اس کو زندہ کیا۔

متوکل علی اللہ کا مختصر تعارف اور احیاءِ سنتِ نبوی

متوکل علی اللہ جعفر ابوالفضل بن معتصم بن ہارون رشید' ۲۰۵ھ یا ۲۰۷ھ میں پیدا ہوا' اس کی ماں ام ولد تھی اور اس کا نام شجاع تھا' اور ماہ ذوالحجہ ۲۳۲ھ میں اپنے بھائی واثق کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوا اور اس نے (حکومت سنبھالتے ہی) احیاءِ سنت (نبوی ﷺ) کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کی' اہل سنت کی مدد و نصرت کی اور (خلق قرآن کے سلسلہ میں) آزمائش کا سلسلہ بند کر دیا اور ۲۳۴ھ میں اس نے اس (احیاءِ سنت اور بدعت خلق قرآن کے مٹانے کے) سلسلہ میں اطراف میں خطوط لکھے اور محدثین کو سامرا (سرمن رای) میں جمع کیا اور ان کو عطیات سے نوازا' ان کا بہت اعزاز و اکرام کیا اور ان (محدثین) کو صفاتِ باری تعالیٰ اور دیدارِ الٰہی سے متعلق احادیث بیان کرنے کا حکم دیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۴)

ابراہیم بن محمد بن عرفہ کا بیان ہے کہ ۲۳۴ھ میں متوکل نے فقہاء و محدثین کو بلایا' جن میں مصعب زبیری' اسحاق بن ابی اسرائیل' ابراہیم بن عبداللہ ہروی اور ابوشیبہ کے دو بیٹے عبداللہ اور عثمان تھے' چنانچہ ان (فقہاء و محدثین) میں انعامات تقسیم کیے گئے اور ان کے وظیفے جاری کر دیئے گئے' اور متوکل نے ان کو لوگوں کے لیے بیٹھنے اور ان احادیث کو بیان کرنے کا حکم دیا' جن میں معتزلہ اور جہمیہ کا ردّ ہو اور رؤیۃ باری تعالیٰ کا اثبات ہو' پس عثمان بن ابی شیبہ منصور شہر میں بیٹھ گئے' ان کے لیے ایک منبر رکھا گیا اور آپ کے درسِ حدیث میں تقریباً تیس ہزار لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا اور ابوبکر بن ابی شیبہ رصافہ کی جامع مسجد میں (درسِ حدیث کے لیے) بیٹھ گئے اور آپ کے درسِ حدیث میں بھی تقریباً تیس ہزار لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۵۸-۳۵۷)

متوکل علی اللہ اور احیاءِ سنت کا صلہ

علی بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے جعفر متوکل کو طرطوس میں خواب میں دیکھا کہ وہ نور میں بیٹھا ہوا ہے' میں نے پوچھا: کیا تم متوکل ہو؟ اس نے کہا: ہاں! میں متوکل ہوں' میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ اس نے کہا: اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بخش دیا ہے' میں نے پوچھا: کس عمل کی وجہ سے؟ اس نے کہا: تھوڑی سی سنت زندہ کرنے کی وجہ سے۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۵۷)

متوکل علی اللہ اور امام احمد کی قدر و منزلت

جب متوکل علی اللہ نے حکومت سنبھالی تو اس کی حکومت سے لوگ بہت خوش ہوئے' کیونکہ اسے سنت اور اہل سنت سے بہت پیار تھا' اس نے لوگوں سے آزمائش کا سلسلہ ختم کر دیا تھا اور علم کلام سیکھنے اور مسئلہ خلق قرآن پر پابندی لگا دی تھی' اور وہ امام احمد کی بہت زیادہ عزت و احترام اور قدر کرتا تھا۔ اس کے دل میں امام احمد کی اس قدر' قدر و منزلت تھی کہ وہ اگر کسی کو امیر یا قاضی بناتا تو آپ کے مشورہ سے بناتا۔

چنانچہ (۲۳۷ھ میں) متوکل نے اپنے نائب بغداد اسحاق بن ابراہیم کو خط لکھا کہ وہ امام احمد کو اس کے پاس بھیج دے' پس اسحاق نے امام احمد کو اپنے پاس بلایا اور آپ کی تکریم و تعظیم کی' کیونکہ اسے معلوم تھا کہ خلیفہ آپ کا بہت احترام و اکرام کرتا ہے' اور اسحاق اور امام احمد کے درمیان گفتگو ہوئی تو اسحاق نے آپ سے قرآن کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہارا یہ سوال تکلیف پہنچانے کے لیے ہے یا طلبِ ہدایت کے لیے ہے؟ اس نے کہا: یہ سوال طلبِ ہدایت کے لیے ہے' آپ نے جواب دیا:

وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کا نازل شدہ کلام ہے غیر مخلوق ہے تو وہ آپ کے اس جواب سے خاموش ہو گیا' پھر اس نے آپ کو خلیفہ کے پاس سرمن رای کی طرف بھیج دیا' اور وہ خود آپ سے پہلے خلیفہ کے پاس پہنچ گیا' اور اسحاق کو یہ خبر ملی کہ امام احمد اس کے بیٹے محمد بن اسحاق کے پاس سے گزرے ہیں مگر اس کے پاس نہیں گئے اور نہ ہی اسے سلام کیا ہے' تو اس سے اسحاق بن ابراہیم کو بہت غصہ آیا اور اس نے اس سلسلہ میں آپ کی شکایت خلیفہ سے کی' تو متوکل نے کہا: اگر چہ میرے فرش کو روند ڈالا جائے پھر بھی آپ کو واپس لوٹا دیا جائے گا' پس امام احمد راستہ سے ہی بغداد واپس آ گئے' اور امام احمد ان کے پاس جانے کو پسند نہیں کرتے تھے' جب کہ یہ بات بہت سے لوگوں کے لیے آسان نہ تھی' اور آپ کی واپسی اسحاق بن ابراہیم کے قول کے سبب سے ہوئی جو آپ کی مار کا سبب بنا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج۱۰ص ۳۳۷)

صالح بن امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ہمیں متوکل کے پاس بھیجا گیا تو ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب ہم بصری نامی جگہ پر پہنچے تو میرے والد (احمد بن حنبل) نے مسجد میں رات گزاری اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے' چنانچہ جب آدھی رات ہوئی تو نیسا پوری نے آ کر کہا کہ خلیفہ کہہ رہا ہے کہ آپ واپس چلے جائیں' میں نے کہا: اباجان! مجھے خیر و بھلائی کی امید تھی' آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے مسلسل (واپسی کی) دعا کرتا رہا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۵۹)

امام احمد کے بدعتی دشمنوں کی سازشیں اور متوکل کا اطمینان

امام احمد کے بدعتی دشمنوں میں سے ایک بدعتی دشمن' ابن البلخی نامی شخص نے خلیفہ سے چغلی کھائی اور کہا کہ ایک علوی شخص نے احمد بن حنبل کے گھر میں پناہ لے رکھی ہے اور وہ در پردہ اس (علوی) کے لیے لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں' تو خلیفہ نے نائب بغداد کو امام احمد کے گھر پر چھاپہ مارنے کا حکم دیا' چنانچہ (امام احمد کے گھر پر اچانک چھاپہ مارا گیا اور) امام احمد اور آپ کے گھر والوں کو اس وقت پتا چلا جب کہ ہر طرف سے چھت سمیت گھر کو مشعلوں (لیمپوں) نے گھیر لیا تھا' پس چھاپہ مارنے والوں نے امام احمد کو اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا تو انہوں نے آپ سے اس بات کے بارے میں پوچھا جو بیان کی گئی تھی تو آپ نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے' نہ ہی کوئی ایسی بات ہے اور نہ ہی یہ میرا ارادہ ہے' اور میں ظاہر و باطن' تنگی و آسانی اور پسند و ناپسند (ہر حالت) میں امیر المؤمنین کی اطاعت کا خیال رکھتا ہوں اور مجھ پر اس کا اثر ہے' اور میں بہت ساری باتوں میں خلیفہ کے لیے رات دن سیدھے اور اعتدال کے راستہ پر چلنے کی دعا کرتا ہوں' چنانچہ (علوی کی عدم موجودگی کے بارے میں آپ کی صفائی پیش کرنے کے باوجود) انہوں نے آپ کے گھر کی تلاشی لی' یہاں تک کہ انہوں نے کتب خانہ' عورتوں کے کمروں اور چھتوں وغیرہم کی تلاشی لی مگر انہیں کچھ نہ ملا' سو جب متوکل کو اس بات کی خبر پہنچی اور اسے معلوم ہو گیا کہ جو بات آپ کی طرف منسوب کی گئی تھی اس سے آپ بَری ہیں تو وہ سمجھ گیا کہ لوگ آپ کے متعلق بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج۱۰ص ۳۳۸۔۳۳۷)

خلیفہ (متوکل) کی طرف سے دس ہزار درہم اور امام احمد کا استغناء

یعقوب بن ابراہیم قوصرہ (جو کہ ایک دربان تھا) نے امام احمد کی خدمت میں خلیفہ کی طرف سے دس ہزار درہم پیش کیے اور کہا: خلیفہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ آپ ان دراہم کو (اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال پر) خرچ کریں' مگر امام احمد نے ان دراہم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ نے ان دراہم کو قبول نہ کیا تو مجھے آپ کے اور خلیفہ کے درمیان طبعی انقباض پیدا ہونے کا خدشہ ہے جب کہ ان کے قبول کرنے میں آپ کے لیے مصلحت ہے' پس اس نے ان دراہم کو آپ کے پاس رکھا اور چلا گیا' اور جب سحری کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے گھر والوں کو بلایا اور فرمایا: میں آج رات اس مال کی وجہ سے سو نہیں سکا' (اور آپ نے روتے ہوئے فرمایا: میں ساری زندگی خلیفہ کے مال سے بچتا رہا یہاں تک کہ عمر کے آخری حصہ میں مجھے اس

سے مبتلا کیا گیا ہے) پس آپ کے گھر والوں نے بغداد اور بصرہ کے ضرورت مند محدثین کی ایک جماعت کے نام خط لکھے' پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے ان تمام دراہم کو محدثین میں تقسیم کر دیا اور جس تھیلی میں دراہم تھے اس کو بھی صدقہ کر دیا' اور ان دراہم میں سے آپ نے اپنے گھر والوں کو کچھ بھی نہ دیا حالانکہ آپ کے گھر والے انتہائی تنگ دستی کی تکلیف میں مبتلا تھے' اور جب خلیفہ کو یہ خبر پہنچی کہ امام احمد نے تھیلی سمیت تمام انعام (دراہم) کو صدقہ و خیرات کر دیا ہے تو علی بن جہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! امام احمد نے آپ کی طرف سے دراہم کو قبول کر لیا ہے اور آپ کی طرف سے ان کو صدقہ و خیرات کر دیا ہے' اور امام احمد مال کو کیا کریں گے؟ ان کو تو صرف ایک روٹی ہی کافی ہے' خلیفہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۸)

خلیفہ متوکل کی حسن عقیدت اور امام صاحب کا استغناء و خودداری

جب اسحاق بن ابراہیم اور اس کا بیٹا محمد' انتقال کر گئے اور عبداللہ بن اسحاق کو بغداد کا نائب مقرر کیا گیا تو متوکل نے عبداللہ کو خط لکھا کہ وہ امام احمد کو اس کے پاس لے آئے' چنانچہ نائب بغداد عبداللہ نے امام احمد سے اس سلسلہ میں بات کی تو آپ نے فرمایا: میں بوڑھا اور کمزور ہوں (اسی لیے میں نہیں جا سکتا) تو نائب نے امام احمد کا یہ جواب لکھ کر خلیفہ کے پاس بھیج دیا' تو خلیفہ نے قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ میرے پاس ضرور تشریف لائیں' اور امام احمد کو لکھا کہ میں آپ کے قرب سے مانوس ہونا چاہتا ہوں' آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ کی دعا کی برکت حاصل ہوگی' پس امام احمد علیل ہونے کے باوجود اپنے بیٹوں اور بیوی سمیت خلیفہ کی طرف روانہ ہو گئے' سو جب آپ فوج کے قریب پہنچے تو وصیف خادم نے ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا' وصیف نے (آگے بڑھ کر) امام احمد کو سلام کیا' آپ نے سلام کا جواب دیا اور وصیف نے آپ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے دشمن ابن ابی داؤد پر (انتقام لینے کے لیے) قدرت دی ہے' لیکن آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا' اور آپ کا بیٹا خلیفہ اور وصیف کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگا' اور جب وہ سر من رای میں فوج کے پاس پہنچے تو امام احمد کو ایتاخ (نامی شخص) کے گھر میں اتارا گیا' جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے وہاں سے کوچ کیا اور اس کے علاوہ کوئی گھر کرایہ پر لینے کا حکم دیا' اور آپ کے پاس روزانہ سرکردہ اُمراء آتے اور خلیفہ کی طرف سے آپ کو سلام پہنچاتے' اور وہ جب بھی آپ کے پاس آتے زینت و زیبائش والی چیزیں اور ہتھیار اتار کر آتے' اور خلیفہ نے آپ کے پاس نرم بچھونے اور دیگر سامان جو اس عظیم گھر کے لائق تھا' بھیجا اور خلیفہ کا مقصد یہ تھا کہ آپ وہاں قیام کریں اور آزمائش کے دنوں اور ان کے بعد کئی سالوں کے دوران میں جو کچھ لوگوں سے ضائع ہو گیا ہے' آپ اس کے عوض لوگوں سے احادیث بیان کریں' لیکن آپ نے خلیفہ کی طرف (پیغام بھیج کر) معذرت کی کہ میں بیمار ہوں' دانت ہلتے ہیں اور کمزور ہوں' اور خلیفہ روزانہ آپ کے پاس دسترخوان بھیجتا جس میں مختلف قسم کے کھانے' پھل اور برف ہوتی' جن کی ایک سو بیس درہم قیمت ہوتی' اور خلیفہ یہی خیال کرتا کہ آپ اس (دسترخوان) سے کھاتے ہیں' لیکن امام احمد اس سے بالکل کچھ نہیں کھاتے تھے' بلکہ آپ مسلسل روزہ دار رہتے تھے' پس آپ نے آٹھ دن قیام کیا اور بیمار ہونے کے باوجود آپ نے کھانا نہیں کھایا' پھر آپ کے بیٹوں نے آپ کو قسم دی تو آپ نے آٹھ دنوں کے بعد تھوڑے سے ستو پیئے' اور عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان آپ کے لیے خلیفہ کی طرف سے بہت سارا مال بطور انعام لے کر آیا تو آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا' امیر نے اصرار کیا تو بھی آپ نے (مال کو) قبول نہ کیا' تو امیر نے وہ مال آپ کے بیٹوں اور گھر والوں میں تقسیم کر دیا اور کہا: اس مال کو خلیفہ کو واپس کرنا ممکن نہیں ہے' اور خلیفہ نے آپ کے اہل و عیال کے لیے ماہانہ چار ہزار درہم مقرر کیے' تو امام احمد نے روکا تو خلیفہ نے کہا: اس کے بغیر چارہ نہیں ہے اور یہ (ماہانہ چار ہزار دراہم) آپ کی اولاد کے لیے ہیں' پس امام احمد انکار کرنے سے رُک گئے' پھر آپ اپنے گھر والوں اور اپنے چچا کو ملامت کرنے لگے اور انہیں فرمایا: ہماری زندگی کے چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں' گویا کہ ہم پر موت نازل ہو چکی ہے' سو (موت کے بعد) یا تو ہم جنت

میں جائیں گے یا دوزخ میں جائیں گے، پس ہم دنیا سے نکل (کر جا) رہے ہیں، مگر ہماری اولاد نے ان (صاحب اقتدار) لوگوں سے مال لے لیا ہے، نیز آپ نے ان کو طویل گفتگو میں نصیحت کی، اور آپ کے گھر والوں نے (مال قبول کرنے کے سلسلہ میں) آپ کے خلاف اس حدیث صحیحہ سے دلیل پکڑی:

ما جاء ك من هذا المال وانت غير سائل ولا مستشرف فخذه. اس مال میں سے جو (مال) تمہارے پاس آ جائے جب کہ نہ تو تم نے سوال کیا ہو اور نہ ہی تم نے دیکھا ہو تو تم اسے لے لو۔

نیز یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بادشاہ کے انعامات کو قبول کیا۔ امام احمد نے جواب دیا کہ یہ اور وہ برابر نہیں ہیں، اور اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس نے یہ مال اپنے حق سے لیا ہے، ظلم سے نہیں لیا تو میں پرواہ نہ کرتا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۹-۳۳۸)

امام احمد اور متوکل کی والدہ کی حسن عقیدت اور نصیحت

امام احمد جب زیادہ کمزور ہو گئے اور آپ کی صحت مسلسل گرنے لگی تو متوکل آپ کے پاس ابن ماسویہ نامی طبیب کو بھیجنے لگا تاکہ وہ آپ کی بیماری میں غور و خوض کرے (اور اس کے مطابق علاج کیا جا سکے) چنانچہ طبیب نے متوکل کے پاس آ کر کہا: اے امیر المؤمنین! امام احمد کے بدن میں کوئی بیماری نہیں ہے، اور آپ کی بیماری بہت تھوڑا کھانے اور زیادہ روزہ رکھنے اور زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے ہے، تو متوکل خاموش ہو گیا، پھر خلیفہ کی ماں نے اس سے کہا کہ وہ امام احمد کو دیکھنا چاہتی ہے، تو متوکل نے آپ کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا کہ آپ اس کے بیٹے معتز سے ملاقات کریں، اس کے لیے دعا کریں اور وہ آپ کی گود میں ہو (کہ آپ اس کو تعلیم دیں) تو آپ نے اس سے انکار کر دیا، پھر آپ نے اس بات کو اس امید پر قبول فرمایا کہ خلیفہ آپ کو اپنے گھر والوں کے پاس بغداد میں جلدی واپس بھیج دے گا، چنانچہ خلیفہ نے آپ کی طرف قیمتی لباس اور اپنی سواریوں میں سے ایک سواری بھیجی، مگر آپ نے اس کی سواری پر سوار ہونے سے انکار کر دیا، (سوار نہ ہونے کی) وجہ یہ تھی کہ اس (سواری) پر چیتے کی کھال کا گدا تھا، پس ایک تاجر کا خچر لایا گیا تو آپ اس پر سوار ہوئے اور معتز کی نشست گاہ کی طرف آئے، جب کہ خلیفہ اور اس کی ماں اس نشست گاہ کی ایک جانب باریک پردے کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، پس جب امام احمد آئے تو آپ نے السلام علیکم کہا، اور بیٹھ گئے اور آپ نے اسے سلام امارت نہ کیا، تو خلیفہ کی ماں نے کہا: اے میرے بیٹے! اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اس کو اپنے گھر والوں کے پاس واپس بھیج دو، اور یقیناً یہ شخص ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو اس چیز کو چاہتا ہو جس میں تم پڑے ہوئے ہو، اور جب متوکل نے امام احمد کو دیکھا تو اپنی ماں سے کہا: اے اماں! گھر مانوس ہو چکا ہے (وحشت دور ہو گئی ہے) اور پھر خادم آیا جس کے پاس قیمتی خلعت، کپڑے، ٹوپی اور چادر تھی تو اس (خادم) نے امام احمد کو یہ چیزیں اپنے ہاتھ سے پہنائیں اور امام احمد نے بالکل کوئی حرکت نہ کی (یعنی خاموشی اور سکون کے ساتھ یہ چیزیں پہن لیں اگرچہ آپ کو یہ چیزیں پسند نہ تھیں)۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۹)

امام احمد کا معتز کی ذہانت کا اعتراف اور سامرا سے بغداد واپسی

امام احمد فرماتے ہیں کہ جب میں معتز کے پاس بیٹھا تو اس کے مؤدب نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے، اس (امیر) نے ہی خلیفہ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ یہ (امام احمد) تمہارے مؤدب ہوں، تو معتز نے جواب دیا: اگر انہوں نے مجھے کچھ سکھایا تو میں اسے سیکھوں گا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بچپن میں اس کی ذہانت سے بہت تعجب کیا، کیونکہ وہ بہت ہی چھوٹا (بچہ) تھا۔

پھر امام احمد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب سے پناہ مانگتے ہوئے ان کو چھوڑ کر باہر چلے گئے۔

پھر چند دنوں کے بعد خلیفہ نے امام احمد کو واپس جانے کی اجازت دے دی اور اس نے (آپ کی واپسی کے لیے) ایک فائرشپ تیار کی' لیکن آپ نے اس میں اترنے (اس میں سفر کرنے) سے انکار کر دیا' بلکہ آپ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر خفیہ طور پر بغداد پہنچ گئے' اور آپ کو جو قیمتی خلعت پہنچائی گئی تھی' آپ نے اس کے بیچنے اور اس کی قیمت کو فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا' اور آپ کئی دنوں تک ان (امراء) لوگوں کی ملاقات کا دکھ محسوس کرتے رہے اور فرماتے تھے: میں عمر بھر ان لوگوں سے بچا رہا' لیکن عمر کے آخری حصہ میں مجھے ان سے آزمایا گیا' اور آپ جب تک ان کے پاس رہے (اس قدر) زیادہ بھوکے رہے کہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے (کیونکہ خلیفہ کا بھیجا ہوا کھانا نہیں کھاتے تھے) یہاں تک کہ بعض امراء نے متوکل سے کہا تھا کہ امام احمد نہ تو آپ کا (بھیجا ہوا) کھانا کھاتے ہیں اور نہ ہی آپ کا پانی پیتے ہیں اور نہ ہی آپ کے بچھونے پر بیٹھتے ہیں اور آپ جو (مشروب) انہیں پلاتے ہیں اسے وہ حرام سمجھتے ہیں' تو متوکل نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اگر معتصم زندہ ہو کر آ جائے اور وہ امام احمد کے بارے میں مجھ سے گفتگو کرے تو میں اس کی بات کو بھی قبول نہ کروں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۳۹)

عبداللہ بن امام احمد کا بیان ہے کہ جب میرے والد (امام احمد) سامرا سے واپس (بغداد) آئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ کے گوشہ ہائے چشم میں آپ کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' اور آپ کی قوت چھ ماہ کے بعد بحال ہوئی' اور آپ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کے گھروں میں جانے سے انکار کر دیا اور اس گھر میں بھی جانے سے انکار کر دیا جس میں وہ موجود ہوں' اور ان کی چیزوں سے نفع حاصل کرنے سے بھی انکار کر دیا' وجہ یہ تھی کہ انہوں نے سلطان (بادشاہ) کے اموال کو قبول کیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۰)

جب متوکل بغداد آیا تو اس نے امام احمد کے پاس ابن خاقان کو ایک ہزار دینار دے کر بھیجا تا کہ آپ ان (دیناروں) کو اپنی منشاء کے مطابق جسے چاہیں دے دیں' مگر آپ نے ان کو قبول کرنے اور تقسیم کرنے سے انکار کر دیا' اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھے اس بات کی معافی دی ہوئی ہے جو مجھے ناپسند ہو (اور یہ بات مجھے ناپسند ہے)' پھر آپ نے ان (دنانیر) کو واپس کر دیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۰)

خلیفہ متوکل اور امام احمد پر تہمت لگانے والے کو کوڑوں کی سزا

ایک شخص نے متوکل کو ایک رقعہ لکھا' جس میں اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! امام احمد آپ کے آباء و اجداد کو گالیاں دیتے ہیں (اور انہیں بُرا بھلا کہتے ہیں) اور ان پر زندیقیت (بے دینی) کی تہمت لگاتے ہیں' تو متوکل نے اس بارے میں لکھا کہ مامون نے خلط ملط کیا اور لوگوں کو اپنے اوپر مسلط کر لیا' میرا باپ معتصم ایک جنگجو شخص تھا اور اسے علم کلام میں کوئی بصیرت حاصل نہ تھی اور میرا بھائی واثق اس بات کا مستحق تھا جو اس کے متعلق کہی گئی ہے' پھر اس نے اس شخص کو دو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا' جس نے اس تک رقعہ پہنچایا تھا' پس عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے اسے پکڑا اور اسے پانچ سو کوڑے مارے' خلیفہ نے اس (عبداللہ بن اسحاق) سے پوچھا کہ تم نے اسے پانچ سو کوڑے کیوں مارے؟ (جب کہ میں نے دو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا)' اس نے جواب دیا کہ دو سو کوڑے آپ کی اطاعت میں مارے' دو سو کوڑے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مارے اور ایک سو کوڑے اس صالح شخص امام احمد بن حنبل پر تہمت لگانے کی وجہ سے مارے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۰)

اَمرِ قرآن کے بارے میں خلیفہ متوکل کا سوال اور امام احمد کا تفصیلی و مدلّل جواب

صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ عبیداللہ بن یحییٰ نے میرے والد (امام احمد) کو خط لکھ کر خبر دی کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی طرف خط لکھ کر آپ سے اَمرِ قرآن کے بارے میں پوچھوں' اور اس سوال سے غرض آزمائش نہیں بلکہ اس سے غرض معرفت و بصیرت کا حصول ہے' تو میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جواب لکھوا کر عبیداللہ بن یحییٰ کی طرف بھیجا' جس کا

متن یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں آپ کا انجام اچھا کرے' اور اپنی رحمت سے دنیاوی و اخروی مصیبتوں و مشقتوں کو آپ سے دور رکھے' اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو' امیر المؤمنین نے مسئلہ قرآن کے بارے میں جو کچھ دریافت کیا ہے' اس کے جواب میں جو کچھ میں جانتا ہوں آپ کی طرف لکھ (کر بھیج) رہا ہوں' اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ امیر المؤمنین کو نیک توفیق عطاء فرمائے' لوگ باطل کے بارے میں غور وخوض کرنے کے عادی بن چکے تھے اور سخت اختلاف میں وہ ڈوبے ہوئے تھے' یہاں تک کہ خلافت امیر المؤمنین کے سپرد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کے ذریعہ سے ہر بدعت کو ختم کیا اور لوگ جس ذلت اور تنگی و تکلیف میں مبتلا تھے وہ ان سے دور ہوگئی' پس اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کے ذریعہ سے ان تمام (ذلتوں' تنگیوں اور تکلیفوں) کو ختم کر دیا اور مسلمانوں کو ایک بہت بڑا (اور اچھا) موقع فراہم فرمایا' اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے امیر المؤمنین کے لیے دعا کی' اور میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ امیر المؤمنین کے حق میں (میری) نیک دعا کو قبول فرمائے' امیر المؤمنین کے لیے اس کو پورا فرمائے' اس کی نیک نیتی میں اضافہ (اور برکت) فرمائے اور جس مؤقف پر وہ قائم ہے اس میں اس کی مدد و اعانت فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تم اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے نہ ٹکراؤ ورنہ تمہارے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اس طرح نہیں فرمایا؟ دوسرے نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اس طرح نہیں فرمایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ان باتوں کو سنا تو آپ انتہائی غصہ کے عالم میں باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حصوں کو ایک دوسرے سے ٹکراؤ' تم سے پہلی امتیں اس قسم کی باتوں سے گمراہ ہوئیں' تمہیں یہاں اس بارے میں غور وفکر کرنے کا کوئی حق نہیں' جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہے' اس میں غور وفکر کرو' پھر اس پر عمل کرو' اور جس چیز سے تمہیں روکا گیا ہے' اس میں غور وفکر کرو' پھر اس سے رُک جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قرآن میں نہ جھگڑو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے بارے میں دریافت کرنے لگے تو اس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان لوگوں میں سے بعض لوگ اتنا اتنا قرآن پڑھ چکے ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ لوگ اس قدر مختصر عرصہ میں قرآن میں اس قسم کی ایک دوسرے سے سبقت کریں' ابن عباس کا بیان ہے کہ میری اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: رُک جاؤ' چنانچہ میں پریشان وغم زدہ ہوکر اپنے گھر چلا گیا تو اسی دوران میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا: آپ کو امیر المؤمنین بلا رہے ہیں' پس میں نکلا تو اچانک میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے پر میرا انتظار کر رہے تھے' تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تنہائی میں

لے گئے اور پوچھا: ابھی آپ نے اس شخص کی بات کو کس وجہ سے ناپسند کیا؟ میں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! جب یہ لوگ ایک دوسرے سے اس قسم کی سبقت کریں گے تو وہ اختلاف کریں گے' جب اختلاف کریں گے تو جھگڑا کریں گے' جب جھگڑیں گے تو اختلاف کریں گے اور جب اختلاف کریں گے تو وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کے درجات کو بلند فرمائے' اللہ کی قسم! میں اس بات کو لوگوں سے چھپایا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ نے اس کو ظاہر کر دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مقام پر لوگوں کے پاس تشریف لا کر فرماتے: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے' کیونکہ قریش نے مجھے اپنے پروردگار کے کلام (قرآن) پہنچانے سے منع کر دیا ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ تم ہرگز کسی ایسی چیز میں رجوع نہ کرسکو گے جو نازل ہونے والے قرآن سے افضل ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

تم قرآن کو خالی چھوڑ دو' اس میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے سوا اور کچھ نہ لکھو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

یہ قرآن' اللہ کا کلام ہے' پس تم اس کو اس کے مقام ومرتبہ کے مطابق جگہ دو۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے ایک شخص نے کہا: اے ابوسعید! میں جب اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کو پڑھتا ہوں اور اس میں غور وفکر کرتا ہوں تو میں اس بات کے قریب ہو جاتا ہوں کہ میں ناامید ہو جاؤں اور میری اُمید ختم ہو جائے' تو حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' اور بندوں کے اعمال میں زیادتی اور کمی ہوتی رہتی ہے' پس تم عمل کرتے رہو اور خوش ہوتے رہو۔

حضرت فروہ بن نوفل اشجعی کا بیان ہے کہ میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا پڑوسی تھا' چنانچہ میں ایک دن ان کے ساتھ مسجد سے باہر آیا اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اے فروہ! اپنی پوری طاقت وہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو' اور تم اللہ تعالیٰ کا قرب کسی ایسی چیز سے حاصل نہ کرسکو گے جو اس کی بارگاہ میں اس کے کلام (قرآن مجید) سے زیادہ محبوب ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب اس کا کلام ہے اور اسی کے ذریعہ سے زیادہ قرب حاصل کیا جا سکتا ہے)۔ ایک شخص نے حکم بن عیینہ سے پوچھا: اہلِ ہَوا کو اس پر کس چیز نے اُبھارا؟ فرمایا: خصومات نے۔ حضرت معاویہ بن قرہ نے فرمایا: تم ان خصومات سے بچو' کیونکہ یہ اعمال کو مٹا دیتے ہیں۔

حضرت ابوقلابہ نے فرمایا: اہل ہوا (نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے) لوگوں کی مجلس میں نہ بیٹھو' (یا فرمایا: اہل خصومات کی مجلس میں نہ بیٹھو) کیونکہ مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں ڈبو دیں گے اور جس چیز کو تم جانتے ہو اس کو خلط ملط کر دیں گے' اور اہل ہوا لوگوں میں سے دو شخص محمد بن سیرین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! کیا ہم آپ کو کوئی حدیث سنائیں؟ فرمایا: نہیں' انہوں نے کہا: کیا ہم آپ کو کتاب اللہ (قرآن) میں سے کوئی آیت پڑھ کر سنائیں؟ فرمایا: نہیں' (پھر فرمایا:) یا تو تم میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہوں' تو وہ دونوں شخص اٹھ کر باہر چلے گئے' چنانچہ لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: اے ابوبکر! اگر وہ کتاب اللہ میں سے کوئی آیت آپ کو پڑھ کر سناتے تو آپ کو کیا اعتراض تھا؟ تو ابن سیرین نے اسے جواب دیا: مجھے اس بات کا خوف تھا کہ وہ میرے سامنے کوئی آیت پڑھتے اور اس میں تحریف کر دیتے تو وہ

(تحریف شدہ چیز) میرے دل میں پختہ ہو جاتی۔

حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ سے ایک بدعتی شخص نے کہا: اے ابوبکر! کیا میں آپ سے ایک بات دریافت کرسکتا ہوں؟ تو انہوں نے پیٹھ پھیر کر فرمایا: آدھی بات بھی نہیں دریافت کرسکتا۔

ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے فرمایا' جس سے ایک بدعتی گفتگو کر رہا تھا': اے بیٹے! اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو' تاکہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اسے تم نہ سن سکو' پھر فرمایا: کانوں میں اچھی طرح انگلیاں ڈالو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دین کو خصومات کے لیے نشانہ بنالیا وہ نفلی نمازیں کثرت سے پڑھا کرے۔

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جب لوگوں میں کوئی ایسی چیز داخل نہ ہو جو تمہارے لیے بہتر ہو تو وہ تمہارے پاس ایک زائد چیز ہے۔

حضرت حسن علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے: نفسانی خواہشات نے دل کو خلط ملط کر دیا ہے' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں) نے فرمایا:

اے گروہِ قُراء! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان لوگوں کا راستہ اختیار کرو جو تم سے پہلے تھے' اللہ کی قسم! اگر تم سیدھے (وثابت قدم) رہے تو تم (مقام ومرتبہ کے اعتبار سے) سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم نے اس کو دائیں بائیں چھوڑ دیا تو تم کھلے گمراہ ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ. (التوبہ:٦)

اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو آپ اسے پناہ دے دیں تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ. (الاعراف:۵۴)

یاد رکھو! اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے خلق اور امر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلق کا ذکر فرمایا' پھر امر کا ذکر فرمایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے آگاہ فرمایا کہ امر غیر مخلوق ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ○ (الرحمٰن:۴۔۱)

الرحمٰن○ رحمٰن نے قرآن سکھایا○ اس نے انسان کو پیدا کیا○ اس نے اس (انسان) کو بیان کی تعلیم دی○

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات سے آگاہ فرمایا کہ قرآن اس کا علم ہے' (اور علم غیر مخلوق ہے) اور ارشاد فرمایا:

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ○ (البقرہ:۱۲۰)

اور یہود و نصاریٰ آپ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے دین کی پیروی نہ کریں' آپ فرمادیں کہ حقیقی ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے' اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی' بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آگیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تو آپ کا کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار ہوگا○

اور ارشاد فرمایا:

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ (البقرہ:۱۴۵)

اور اگر آپ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے پاس ہر (قسم کی) نشانی (معجزہ) لے آئیں تو پھر بھی وہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے' اور نہ ہی آپ ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں' اور وہ بھی ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں ہیں' اور اگر علم آ جانے کے بعد آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو یقیناً آپ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہوں گے○

اور ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ○ (الرعد:۳۷)

اور اسی طرح ہم نے اس کو فیصلہ کرنے والی عربی زبان میں نازل کیا' اور اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تو آپ کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ ہی بچانے والا ہوگا○

پس قرآن' اللہ تعالیٰ کا علم ہے' اور ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو علم نبی کریم ﷺ کے پاس آیا وہ قرآن ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ. (الرعد:۳۷)

اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا۔

اور ہمارے اسلاف میں سے متعدد بزرگوں سے مروی ہے کہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' غیر مخلوق ہے' اور یہی میرا مذہب ہے' اور میں نہ تو متکلمین میں سے ہوں اور نہ ہی اس نوع کے مسائل میں علم کلام کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں' میں صرف اسی چیز کو جانتا ہوں (اور اسی کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں) جو کتاب اللہ میں ہو یا نبی کریم ﷺ کی حدیث سے' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین کرام رحمہم اللہ کے آثار سے ثابت ہو' اور ان کے علاوہ کسی چیز میں گفتگو کرنا لائق ستائش و تعریف نہیں ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۱۹-۲۱۶)

امام احمد اور مقام صدیقیت

حضرت بلال خواص کا بیان ہے کہ میں بنی اسرائیل کے مقام تیہ میں تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو مجھے اس سے تعجب ہوا' پھر میرے دل میں الہام ہوا کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہیں' میں نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تمہارا بھائی خضر ہوں' میں نے ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں' انہوں نے کہا: پوچھو' میں نے عرض کیا کہ آپ امام شافعی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ امام شافعی اوتاد ہیں' پھر میں نے پوچھا کہ احمد بن حنبل کا کیا مقام ہے؟ انہوں نے کہا: وہ صدیق ہیں (یعنی احمد بن حنبل مقام صدیقیت پر فائز ہیں)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۴۴)

حضرت عمار کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ مجھے احمد بن حنبل کے (مقام و مرتبہ کے) بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا: وہ صدیق ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۷)

حضرت حبیش بن ابوالورد کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا مقام ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے ان سے پوچھنا'

پس اچانک میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا: احمد بن حنبل کو خوشیوں اور تکلیفوں میں آزمایا گیا تو انہیں (ہر حال میں) صادق پایا گیا' پس انہیں صدیقین میں شامل کر دیا گیا ہے۔
(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۶۳)

صدیق اس شخص کو کہتے ہیں' جو خوشی و غمی اور راحت و تکلیف' کسی بھی حالت میں سچائی کا دامن نہ چھوڑے' اور صدق و سچائی ہی نجات و فلاح کا باعث بنتی ہے۔

حضرت ابو حاتم الرازی نے امام احمد سے پوچھا کہ آپ نے واثق کی تلوار اور معتصم کے کوڑوں سے کیسے نجات پائی؟ آپ نے فرمایا: اے ابو حاتم! اگر صدق (سچائی) کو کسی زخم پر رکھ دیا جائے تو وہ (زخم) بھی صحیح ہو جاتا ہے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۷)

عبد الرزاق کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بشر بن حارث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بہتر ہیں' پھر میں نے عرض کیا: احمد بن حنبل کا کیا مقام ہے؟ فرمایا: وہ صدیق ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۹۲)

امام احمد قابلِ تقلید شخصیت

احمد بن حسین بن محمد شیبانی کا بیان ہے کہ میں عسقلان میں تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں طرطوس میں آیا ہوں اور جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں تو میں نے محراب کے دائیں طرف دیکھا تو اچانک مجھے نبی کریم ﷺ تشریف فرما نظر آئے اور آپ کے دائیں جانب حضرت ابو بکر' بائیں جانب حضرت عمر اور آپ کے سامنے حضرت بلال (رضی اللہ عنہم) تھے اور ان پر سبز کپڑے تھے اور ان کے سروں پر خوب صورت رومال تھے' چنانچہ میں نے عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ (ﷺ) نے جواب میں فرمایا: اے بیٹے! وعلیک السلام' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت پر پتھر برسیں گے اور ان کی شکلیں بھی بگڑیں گی' فرمایا: ہاں! لیکن ایسا قدریوں میں ہوگا' میں نے عرض کیا: اس دین میں ہم کس شخص کی تقلید کریں؟ فرمایا: اس شخص کی' پس تم ابو بکر کے دائیں طرف دیکھو' چنانچہ اچانک مجھے ایک شخص نظر آیا جو چت لیٹا ہوا تھا جس پر سفید کپڑا تھا' تو میں نے اس کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو مجھے ایسا شخص نظر آیا جس کا بدن عمدہ تھا' چوڑی ڈاڑھی تھی اور سرخ رخسار تھے لیکن میں اسے جانتا نہیں تھا' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص کون ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو نہیں جانتے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: یہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۴۸)

امام احمد اور سندِ امامت

صدقہ مقبری کا بیان ہے کہ میرے دل میں امام احمد بن حنبل کے متعلق کچھ بدگمانی تھی' چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ احمد بن حنبل کا ہاتھ پکڑے ایک راستہ پر چل رہے ہیں' اور وہ دونوں (نبی کریم ﷺ اور احمد بن حنبل) محبت و مودت اور نرمی سے چل رہے ہیں' اور میں ان دونوں کے پیچھے چل رہا ہوں' میں ان کو ملنے کی پوری کوشش کرتا ہوں لیکن میں ان کو نہیں مل سکتا' پس جب میں بیدار ہوا تو جو کچھ میرے دل میں بدگمانی تھی جاتی رہی' پھر اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ میں ہوں اور لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں' ایک ندا دینے والا ندا دے رہا ہے کہ نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ' تو لوگ اکٹھے ہو گئے' پھر ندا دینے والے نے ندا دی کہ تمہاری امامت احمد بن حنبل کریں گے' پس اچانک میں نے دیکھا کہ احمد بن حنبل نے ان (لوگوں) کو نماز پڑھائی' چنانچہ اس کے بعد جب مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا تو میں کہتا کہ تم امام احمد بن حنبل کو لازم پکڑو۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۵۰' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۰)

امام احمد اور حضرت الیاس علیہ السلام کا سلام

ابوحفص قاضی کا بیان ہے کہ بحر ہند سے تعلق رکھنے والا ایک شخص امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں بحر ہند سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں' میں چین جانے کے ارادے سے نکلا تھا کہ ہماری کشتی پر ناگہانی آفت آن پڑی' ہم موجوں میں گھر گئے' پس اچانک سمندر کی موجوں میں سے ایک موج پر دو سوار میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں (اس ناگہانی آفت سے) نجات دے تو تمہیں اس شرط پر نجات ملے گی کہ تم ہماری طرف سے احمد بن حنبل کو سلام پہنچا دو' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' یہ بتاؤ کہ احمد بن حنبل کون ہیں اور تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں (اللہ کا نبی) الیاس ہوں اور یہ فرشتہ ہے جو سمندر کے جزیروں پر مقرر ہے اور احمد بن حنبل عراق میں ہیں' میں نے کہا: ٹھیک ہے' یہ شرط منظور ہے (میں ضرور سلام پہنچاؤں گا) پس سمندر نے تیز حرکت کی تو اچانک میں نے اپنے آپ کو ابلہ کے ساحل پر پایا' پس میں ان کی طرف سے سلام پہنچانے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۴۳)

امام احمد اور لوگوں کے امیر ہونے کی سند

عبداللہ بن جمیع کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک عراقی آدمی آیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اہل عراق میں سب سے افضل تھا' چنانچہ اس نے ایک دن کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو مجھے اس (خواب) کی بہترین تعبیر بتائے' (پھر اس نے کہا کہ) میں نے (خواب میں) نبی کریم ﷺ کو زمین کی فضاء میں دیکھا اور آپ کے پاس لوگ تھے' میں نے ایک شخص سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں' میں نے کہا: یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ (ﷺ) اپنی امت کے عہد و پیمان پورا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں' میں نے اپنے خواب میں کہا کہ میں آپ (ﷺ) کی امت کا عہد و پیمان دیکھنے کے لیے بیٹھ جاتا ہوں' چنانچہ اسی دوران لوگ اکٹھے ہو گئے اور ان میں سے ایک آدمی کے پاس نیزہ تھا' میں نے خیال کیا کہ شاید یہ شخص کوئی لشکر بھیجنا چاہتا ہے' پس نبی کریم ﷺ نے سب نیزوں سے لمبے نیزے کو دیکھ کر فرمایا: اس نیزے کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے کہا: احمد بن حنبل ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے آؤ' پس احمد بن حنبل کو آپ (ﷺ) کی خدمت میں لایا گیا اور نیزہ ان کے ہاتھ میں تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس (نیزے) کو پکڑا اور اسے حرکت دی' پھر وہ نیزہ احمد بن حنبل کو عطاء فرمایا اور انہیں فرمایا: جاؤ! تم لوگوں کے امیر ہو' پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: تم احمد بن حنبل کی اتباع کرو' یہ تمہارے امیر ہیں' پس تم ان کی بات کو سنو اور ان کی اطاعت کرو' عبداللہ بن جمیع کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ خواب تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۵۰' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۴۶)

قرآن غیر مخلوق ہونے کے حوالے سے امام احمد کے حق پر ہونے کی شہادت

یعقوب بن یوسف بن اخی معروف کرخی کا بیان ہے کہ امام احمد کی آزمائش کے دنوں میں' میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس پر بغیر آستین کے صوف کا جبہ تھا' میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہا: میں موسیٰ بن عمران ہوں' میں نے عرض کیا: کیا آپ وہ موسیٰ بن عمران ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بغیر ترجمان (اور براہِ راست) گفتگو فرمائی؟ فرمایا: میں وہی موسیٰ بن عمران ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بغیر ترجمان (اور براہِ راست) گفتگو فرمائی' پھر اسی دوران اچانک ایک شخص چھت سے اتر کر ہمارے پاس آیا جس پر دو حلّے تھے' گھنگریالے بال تھے' میں نے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میں موسیٰ (نبی) کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بغیر ترجمان کے گفتگو فرمائی' یہ عیسیٰ بن مریم' تمہارے نبی محمد ﷺ' احمد بن حنبل' عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور تمام فرشتے اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ

کا کلام ہے' غیر مخلوق ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۰)

امام احمد پر لگنے والے کوڑے اور فرشتوں کا جھانک کر دیکھنا اور رشک کرنا

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ مجھے طرطوس میں رہنے والے ایک شخص نے بتایا کہ ایک رات میں امام احمد بن حنبل اور ان کا کوڑوں کی مار پر صبر کرنے کے بارے میں غور و فکر کرنے لگا اور اس بات میں غور و فکر کرنے لگا کہ آپ کے کمزور و ناتواں جسم میں کوڑے کھانے کی قوت کس طرح پیدا ہو گئی' پھر میں رونے لگا' پس میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ جس وقت امام احمد کو کوڑے لگائے جا رہے تھے اس وقت اگر تم آسمانوں میں فرشتوں کو فخر و مباہات اور رشک کرتے ہوئے دیکھ لیتے تو تمہارا کیا حال ہوتا' میں نے پوچھا: کیا فرشتے امام احمد کو لگنے والے کوڑوں کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جس وقت امام احمد کو کوڑے مارے جا رہے تھے اس وقت آسمانوں میں تمام فرشتے امام احمد کو جھانک کر دیکھ رہے تھے (اور فخر و مباہات اور رشک کر رہے تھے)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۰۔۴۷۹)

امام احمد اور مرضِ وفات

صالح کا بیان ہے کہ یکم ربیع الاوّل ۲۴۱ھ میں بدھ کی رات کو امام احمد بن حنبل کو بخار ہوا اور میں بدھ کے دن آپ کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو اس وقت آپ سخت بخار کی وجہ سے بڑی مشکل سے سانس لے رہے تھے' میں سمجھ گیا کہ آپ بیماری میں مبتلا ہیں' میں نے عرض کیا: ابا جان! آپ کیا غذا پسند کریں گے؟ فرمایا: لوبیے کا پانی' پھر آپ نے اٹھنا چاہا تو فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو' میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا' جب رفع حاجت کے لیے جانے لگے تو کمزوری کے باعث آپ کے پاؤں لڑکھڑانے لگے تو میں نے آپ کو سہارا دیا۔

امام احمد کی عیادت کرنے والوں کا ہجوم

صالح کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو آپ کے بیمار ہونے کا پتا چلا تو آپ کی عیادت کے لیے گروہ در گروہ آنے لگے' جب عیادت کرنے والوں کا کافی ہجوم ہو گیا تو میں نے عرض کیا: ابا جان! عیادت کرنے والے لوگ بہت زیادہ ہیں' فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ ان کو اجازت دے دیں کہ وہ آپ کے لیے دعا کریں گے' فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرو' چنانچہ آپ کی اجازت پر لوگ گروہ در گروہ داخل ہونے لگے یہاں تک کہ لوگوں سے گھر بھر گیا' پس لوگوں کا ایک گروہ آتا' آپ کا حال پوچھتا اور آپ کے لیے دعا کرتا' پھر وہ چلا جاتا اور دوسرا گروہ آ جاتا' پھر لوگوں کا ہجوم اس قدر زیادہ ہو گیا کہ ان سے راستے بھر گئے اور ہم نے گلی کا دروازہ بند کر دیا۔

ابوبکر مروزی کے بیان کے مطابق جب امام صاحب بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری میں شدت آ گئی تو لوگ آپ کی عیادت کے لیے کثرت سے آنے لگے' حتیٰ کہ لوگ آپ کے دروازے پر ہی رات دن گزارنے لگے' اور جب ابو عبداللہ (امام احمد) اجازت دیتے تو لوگ گروہ در گروہ داخل ہوتے' آپ کو سلام کرتے اور آپ ہاتھ کے اشارے سے ان کے سلام کا جواب دیتے' پھر جب لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو گلی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو سڑکیں' راستے اور مساجد لوگوں سے اس قدر بھر گئیں کہ خرید و فروخت کرنے والے کاروباری لوگوں کا کاروبار معطل ہو گیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۴۔۴۰۲)

امام صاحب کی وصیت

صالح کا بیان ہے کہ امام صاحب نے فرمایا کہ (میری لکھی ہوئی) وصیت میرے سامنے پڑھ کر سناؤ' میں نے اس وصیت کو آپ کے سامنے پڑھا تو آپ نے اس (وصیت) کو اسی حالت پر برقرار رکھا' اور اس وصیت کے الفاظ یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ وہ چیز ہے جس کی احمد بن حنبل نے وصیت کی ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق (سچے دین) کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اس (دین حق) کو تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرکین ناپسند ہی کریں اور اس (احمد بن محمد بن حنبل) نے اپنے گھر والوں اور اپنے قرابت داروں میں سے اپنی اطاعت کرنے والوں کو اس بات کی وصیت کی ہے کہ وہ عبادت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہیں تعریف کرنے والوں کے ساتھ اس کی تعریف کرتے رہیں اور مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کرتے رہیں اور اس نے وصیت کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۸ البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱-۳۴۰)

امام صاحب کا مرض الموت میں چھوٹے بچوں پر شفقت و پیار

پھر امام صاحب نے اپنے وارثوں کے بچوں کو بلایا اور ان کے حق میں دعا کرنے لگے آپ کی وفات سے پچاس دن پہلے آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام آپ نے سعید رکھا اور آپ کا ایک اور بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا جب آپ بیمار ہوئے تو وہ (محمد نامی بیٹا) چلتا تھا پس آپ نے اسے بلایا اسے اپنے ساتھ لگایا اور بوسہ دیا پھر فرمایا: میں بڑھاپے میں لڑکے کو کیا کروں؟ آپ سے کہا گیا کہ آپ کی یہ اولاد آپ کے بعد آپ کے لیے دعا کرے گی آپ نے فرمایا: اگر یہ چیز میسر آ جائے تو بہت اچھی ہے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱)

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی وفات سے ایک دن یا دو دن پہلے ثقیل زبان سے فرمایا: چھوٹے بچوں کو میرے پاس لاؤ پس (جب بچوں کو آپ کے پاس لایا گیا تو) وہ آ کر آپ سے لپٹ گئے اور آپ ان کو سونگھنے لگے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ایک شخص نے آپ سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ان (بچوں) کا غم نہ کریں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۶ نزہۃ الفضلاء)

وفاتِ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ اور تاریخ وفات

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فتنہ خلق قرآن میں مبتلا ہونے کے بعد اکیس سال زندہ رہے اور بندگانِ خدا کو فیض پہنچاتے رہے کوڑے کھانے سے آپ کو جو تکلیف و اذیت پہنچی وہ آخری عمر تک باقی رہی لیکن یہ تکلیف آپ کی عبادت و ریاضت اور درس و تدریس میں رکاوٹ نہ بنی بالآخر آپ معتصم باللہ کے بیٹے متوکل علی اللہ کے عہد میں بارہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو بروز جمعۃ المبارک بوقت چاشت ستتر (۷۷) سال کی عمر پا کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن احمد کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) بارہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو جمعہ کے دن چاشت کے وقت فوت ہوئے جب کہ ہم نے آپ کو عصر کے بعد دفن کیا۔

حضرت ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل بارہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو جمعہ کے دن فوت ہوئے اور جمعہ کی نماز کے بعد آپ کا جنازہ (آپ کے گھر سے) نکالا گیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۲ مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۰)

محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل بارہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو فوت ہوئے۔

(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۲ مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۰)

وفات کے وقت امام صاحب کی عمر

فضل بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل بارہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو جمعہ کے دن، چاشت کے وقت فوت ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر ستتر (۷۷) سال تھی۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۲)

حنبل بن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) ماہ ربیع الاوّل ۲۴۱ھ کو جمعہ کے دن فوت ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر ستتر سال تھی۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۲، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۹)

صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) جب فوت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر ستتر سال تھی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۳، مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۱)

آخری وقت اور اتباعِ سنت

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

امام احمد بن حنبل کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ (جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو) آپ نے اپنے گھر والوں کو اشارہ کیا کہ وہ آپ کو وضو کرائیں، جب وہ آپ کو وضو کرانے لگے تو آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ میری انگلیوں میں خلال کرو، جب کہ آپ اس دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے، اور جب وہ آپ کے وضو کو مکمل کر چکے تو آپ فوت ہو گئے اور آپ کی وفات جمعہ کے دن اس وقت ہوئی جب اس (جمعہ کے دن) کی تقریباً دو گھڑیاں گزر چکی تھیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱)

رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت، رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محبت کی علامت و دلیل ہے۔ مذکورہ واقعہ میں امام صاحب کا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت کا اس بات سے اندازہ لگائیں کہ آخری وقت میں جب کہ بولنے کی ہمت و سکت نہیں ہے، لیکن وضو کرانے والوں کو اشارہ کر رہے ہیں کہ میری انگلیوں کا خلال کرو، تاکہ محبوب کریم ﷺ کی یہ سنت چھوٹ نہ جائے، یہ آپ کی نبی کریم ﷺ سے انتہائی محبت کی دلیل ہے۔

امام صاحب کی وفات اور لوگوں کا شدتِ غم

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا تو لوگ (شدتِ غم سے) دھاڑیں مار مار کر رونے لگے، لوگوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بلند ہوئیں کہ ایسے محسوس ہوا گویا کہ دنیا گونج اُٹھی ہے، اور لوگ اس قدر اکٹھے ہو گئے کہ ان سے گلیاں، بازار اور سڑکیں بھر گئیں، لوگوں کے آکر بیٹھنے کی وجہ سے، ہمیں جمعہ کی نماز کے چھوٹنے کا اندیشہ ہونے لگا، پس میں نے ان کو بتایا کہ ہم آپ (کے جنازے) کو جمعہ کی نماز کے بعد اٹھائیں گے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۶، نزہۃ الفضلاء)

غسلِ امام احمد

امام احمد بن حنبل کو جب غسل دیا جانے لگا تو آپ کے غسل میں بیت الخلافت سے بنو ہاشم کے تقریباً سو آدمی شامل ہوئے، اور وہ آپ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتے اور آپ کے لیے (مغفرت و بلندی درجات اور) رحمت کی دعائیں کرتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱)

نوٹ: امام صاحب کو غسل دینے کا شرف، آپ کے خاص شاگرد ابوبکر مروزی کو حاصل ہے، باقی لوگ غسل دینے میں ان کے معاون تھے، اور ابوبکر مروزی کا اپنے بے مثال و بے نظیر استاذ کو غسل دینا، یہ ان کے لیے انتہائی خوش نصیبی و سعادت مندی ہے۔

امام صاحب کا کفن، بعداز وفات بھی حکومت کا عطیہ قبول نہیں

صالح بن احمد (بن حنبل) کے بیان کے مطابق جب امام صاحب کا انتقال ہوا تو امیر شہر محمد بن طاہر نے اپنے حاجب (دربان) مظفر کو دو غلاموں کی معیت میں امام صاحب کے کفن کے لیے کپڑے اور خوشبو بھیجی اور یہ پیغام بھیجا کہ یہ (کفن و خوشبو) امیر المؤمنین کی طرف سے نیابت ہے اور اگر وہ خود موجود ہوتے تو وہ خود اس (کفن وخوشبو) کو بھیجتے، لیکن محمد بن طاہر کی طرف سے بھیجے ہوئے کپڑوں میں کفن دینے اور اس کی خوشبو لگانے کو رد کر دیا گیا، اور امام صاحب کو اس سوتی کپڑے میں کفن دیا گیا جس کو آپ کی لونڈی نے اپنے ہاتھ سے کات کر بُنوایا تھا۔

یہ کیسے ممکن تھا کہ ساری زندگی حکومت کی طرف سے کچھ بھی قبول نہ کیا اور دنیا سے جاتے ہوئے حکومت کا دیا ہوا کفن پہن کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوتے!

حکومت کی طرف سے دیئے ہوئے کفن وخوشبو کا ٹھکرا دیا جانا اور اپنے سادہ کپڑوں میں کفنایا جانا، یہ بھی امام صاحب کی کرامت تھی کہ جو چیز دنیا میں آپ کی منشاء کے خلاف تھی وہ بعداز موت بھی گوارا نہ ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بال اور امام صاحب کی وصیت

امام صاحب کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک تھے، جن سے آپ برکت حاصل کرتے تھے، جنہیں آپ حرزِ ایمان وجان سمجھتے تھے اور وہ آپ کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ومحبوب تھے، چنانچہ آپ نے بوقت موت ان بالوں کو اپنی آنکھوں اور زبان پر رکھنے کی وصیت کی تاکہ قبر میں بھی ان کی برکت حاصل رہے۔

حضرت حنبل کا بیان ہے کہ جس وقت ابوعبداللہ (امام احمد) جیل میں تھے، اس وقت فضل بن ربیع کے بیٹے نے آپ کو تین بال دیئے، کہا: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک ہیں، چنانچہ ابوعبداللہ (امام احمد) نے بوقت موت وصیت کی کہ ایک بال مبارک ایک آنکھ پر، ایک بال مبارک دوسری آنکھ پر اور ایک بال مبارک زبان پر رکھا جائے، پس جس وقت آپ فوت ہوئے تو آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۰۷۔۴۰۶، نزہۃ الفضلاء)

امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف جس کو نصیب ہوا

امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعزاز وشرف حاصل کرنے کی نہ جانے کتنے لوگوں کی تمنا وآرزو تھی، لیکن محمد بن عبداللہ بن طاہر کی سعادت مندی وخوش نصیبی کہ یہ اعزاز وشرف اس کے نصیب میں آیا، چنانچہ روایات کے مطابق جب لوگ امام صاحب کا جنازہ لے کر نکلے تو اس کے اردگرد مردوں اور عورتوں کا اس قدر ہجوم تھا جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پس جنازہ جب صحراء (کھلے میدان) میں پہنچا تو شہر کا نائب محمد بن عبداللہ بن طاہر پہلے ہی وہاں موجود تھا، اس نے آگے بڑھ کر امام صاحب کے بیٹوں سے تعزیت کی، پھر اس نے امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۲)

عبداللہ (بن امام احمد) اور ابن ابی خیثمہ کے بیان کے مطابق امام صاحب کی نماز جنازہ امیر بغداد محمد بن عبداللہ بن طاہر نے پڑھائی۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۲، تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۲)

متوکل کا محمد بن عبداللہ کو امام صاحب کی نمازِ جنازہ پر مبارک باد دینا

ابوالحسن کا بیان ہے کہ میں نے متوکل سے سنا جو محمد بن عبداللہ بن طاہر کو کہہ رہا تھا: اے محمد! تمہیں مبارک ہو (اور تم قابل رشک اور خوش نصیب ہو) کہ تم نے احمد بن حنبل کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۴)

امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد

جب امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ پڑھی جا چکی تو محمد بن عبداللہ بن طاہر (جس کو امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا) نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو اور تخمینہ لگاؤ کہ میرے پیچھے کتنے لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی ہے' چنانچہ لوگوں نے دیکھ کر نماز جنازہ پڑھنے والوں کا جب اندازہ لگایا تو نماز جنازہ پڑھنے والوں میں سے مردوں کی تعداد آٹھ لاکھ اور عورتوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۸)

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ جس جگہ (میدان) میں لوگوں نے کھڑے ہو کر (صفیں بنا کر) امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھی تھی' متوکل نے اس جگہ کی پیمائش کرنے کا حکم دیا تو اس کے اندازے کے مطابق اس میدان میں پندرہ لاکھ آدمیوں نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۶' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۲)

ابن جوزی' موسیٰ بن ہارون سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میدان میں نمازِ جنازہ پڑھنے والوں (جن کی تعداد مختلف روایات کے مطابق پندرہ لاکھ تھی) کے علاوہ جن لوگوں نے کشتیوں' چھتوں اور مختلف مقامات پر نماز جنازہ پڑھی' ان کی تعداد دس لاکھ سے بھی زیادہ تھی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۶)

مذکورہ روایات کے مطابق امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد پچیس لاکھ سے بھی زیادہ بنتی ہے اور یہ وہ تعداد ہے جس کا اندازہ اور تخمینہ لگایا گیا' لیکن جن لوگوں کو بعد میں علم ہوا اور وہ آپ کی قبر پر آ کر نماز جنازہ پڑھتے رہے ان کی تعداد مذکورہ تعداد کے علاوہ ہے۔ الغرض جتنی تعداد میں لوگوں نے امام صاحب کی نماز جنازہ پڑھی' اس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

عبدالوہاب ورّاق کا بیان ہے کہ ہمیں جاہلیت اور اسلام میں لوگوں کے اس قدر اکٹھ کی خبر نہیں ملی کہ وہ اس اکٹھ سے زیادہ ہو جو امام احمد بن حنبل کے جنازہ میں اکٹھ ہوا تھا (یعنی زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں لوگ اس قدر کبھی جمع نہیں ہوئے جس قدر امام صاحب کے جنازہ میں جمع ہوئے تھے)۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۲)

امام صاحب کی نماز جنازہ میں تمام اولیاء کرام کی شرکت

احمد بن حسن مقانعی کا بیان ہے کہ میرے والد نے بتایا کہ میں بغداد میں اپنے ایک دوست کے باغ میں تنہا (سیر کر رہا) تھا کہ اچانک میں نے ایک بزرگ اور ایک نوجوان کو دیکھا' جن کے بدن پر دو بوسیدہ کپڑے تھے جو بالوں کے بُنے ہوئے تھے' پس میں نے ان کو سلام کیا اور ان سے کہا کہ میرے خیال میں تمہارا تعلق اس شہر سے نہیں ہے' انہوں نے کہا: ہاں! (ہم اس شہر کے رہنے والے نہیں ہیں)' ہمارا تعلق جبل لکام سے ہے' ہم امام احمد بن حنبل کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے (یہاں) آئے ہیں' اور اولیاء میں سے کوئی ایسا ولی باقی نہیں ہے جو اس جگہ (امام صاحب کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے) حاضر نہ ہوا ہو (یعنی تمام اولیاء' امام صاحب کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے حاضر ہوئے ہیں)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۱۷)

امام صاحب کی نماز جنازہ میں شہداء کی شرکت

مجمع بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے پڑوسی نے بتایا کہ جس رات امام احمد بن حنبل فوت ہوئے' اسی رات میں نے اپنے بھائی (جو شہید ہو چکا تھا) کو خواب میں بہت ہی حسین صورت میں دیکھا' جو ایک گھوڑے پر سوار تھا' تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم شہید نہیں ہو چکے؟ تو پھر تمہیں کون سی چیز یہاں لائی ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء اور آسمانوں میں رہنے والوں کو امام احمد بن حنبل کے جنازہ میں شریک ہونے کا حکم دیا ہے' پس مجھے بھی نماز جنازہ میں شریک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۹۰' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۸۔۴۹)

امام صاحب کی نماز جنازہ میں جنوں کی شرکت

ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ طرطوس میں ایک شخص نے بتایا کہ میں یمن میں تھا اور میری ایک بیٹی تھی جس کو ایک جن نے مصیبت وتکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا تو اسے ان لوگوں کے پاس لے آیا جو منتر وغیرہ پڑھ کر دَم کر کے جن نکالتے تھے اور اسے واپس نہ آنے کی قسم دیتے تھے' چنانچہ انہوں نے جن کو نکالا اور اسے واپس نہ آنے کی قسم دی تو جن نے اس کو اس شرط پر چھوڑ دیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا' لیکن وہ ایک سال کے بعد پھر واپس (اس لڑکی کے پاس) آ گیا' میں نے اسے کہا کہ کیا تو نے اس کو شرط پر نہیں چھوڑ دیا تھا کہ پھر واپس نہیں آئے گا؟ اس نے کہا: ہاں! لیکن آج عراق میں احمد بن حنبل نامی شخص فوت ہو گیا ہے اور سوائے سرکش جنوں کے باقی تمام جن اس (احمد بن حنبل) کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے چلے گئے ہیں اور میں بھی انہیں (نماز جنازہ پڑھنے والوں) میں ہوں اور آج کے بعد پھر کبھی نہیں لوٹوں گا' پس وہ پھر واپس نہیں لوٹا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۲۱۔ ۴۲۰)

امام صاحب کا جنازہ آپ کے امام سنت ہونے کی واضح دلیل تھی

ابوسہل بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے والد (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ بدعتی (معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ) لوگوں کو بتا دو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان جنازے فیصلہ کریں گے' جب وہ گزریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں امام احمد (بن حنبل) کے قول کو سچ کر دکھایا اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ اپنے زمانہ میں امام سنت تھے' جب کہ آپ کے مخالفین کا سردار احمد بن ابی داؤد جو دنیا کا قاضی القضاۃ تھا' اس کی موت کی کسی نے پرواہ نہیں کی اور نہ ہی اس کی طرف کسی نے کوئی توجہ دی' جب وہ فوت ہوا تو سلطان کے چند مددگاروں کے سوا کوئی اس کے جنازہ کے ہمراہ نہیں گیا' یہی حال حارث بن اسد محاسبی کا ہوا کہ اس کے زہد وتقویٰ' پارسائی اور اس کے محاسبہ نفس کے باوجود اس کے نماز جنازہ میں صرف تین یا چار آدمی شریک ہوئے' اور یہی حال بشر بن غیاث المریسی کا ہوا کہ اس کا نماز جنازہ ایک نہایت ہی چھوٹی سی جماعت نے پڑھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۲)

امام صاحب کی وفات کے دن بیس ہزار غیر مسلم' مسلمان ہوئے

امام احمد بن حنبل کے پڑوسی ورکانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کی وفات کے دن چار قسم (مذہب) کے لوگوں نے ماتم ونوحہ کیا' مسلمانوں نے' یہودیوں نے' عیسائیوں نے اور مجوسیوں نے' اور جس دن امام صاحب فوت ہوئے اس دن بیس ہزار یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۰' تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۲۰' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۹)

امام صاحب کے نماز جنازہ میں لاکھوں لوگوں کا شریک ہونا' آپ کی وفات پر غیر مسلم لوگوں کا ماتم اور نوحہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ صرف مسلمانوں میں ہی بے پناہ مقبول نہ تھے بلکہ آپ کی ذاتِ گرامی سے غیر مسلم بھی بے پناہ محبت کرتے تھے' اور آپ کی وفات کے دن بیس ہزار غیر مسلم لوگوں کا مسلمان ہونا آپ کی بہت بڑی کرامت تھی اور آپ کے مخالفین کے لیے عبرت تھی۔

امام صاحب کا مدفن

ابن عساکر اور ملا علی قاری بیان کرتے ہیں:

امام صاحب کو بغداد میں بابِ حرب میں دفن کیا گیا' اور آپ کی قبر زیارت گاہ خلائق ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۲' مرقات ج ۱ ص ۶۷)

امام صاحب کی نماز جنازہ میں شریک لوگوں کی بخشش

اسحاق بن ابراہیم لولو کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ فوت نہیں ہو چکے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (میں فوت ہو چکا ہوں)' میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور ہر اس شخص کو بھی بخش دیا جس نے میری نماز جنازہ پڑھی' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کی نماز جنازہ پڑھنے والوں میں بدعتی لوگ بھی تھے' آپ نے فرمایا: یہ لوگ (قلبی طور پر) پیچھے رہ گئے تھے (یعنی یہ لوگ صرف دکھاوے کے لیے شریک ہوئے' مقصد نماز جنازہ پڑھنا نہ تھا)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۳)

امام احمد اور قبر میں منکر ونکیر

محمد بن بشار العبدی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں غضب ناک حالت میں دیکھا' تو میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو غضب ناک (غصہ) کی حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا: مجھے غصہ کیوں نہ آئے کہ میرے پاس (قبر میں) منکر ونکیر آئے اور مجھ سے سوال کرنے لگے کہ تیرا رب کون ہے؟ میں نے ان سے کہا: کیا میرے جیسے شخص سے پوچھا جا رہا ہے کہ تیرا رب کون ہے' انہوں نے مجھ سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے سچ کہا لیکن ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے' پس آپ ہمارا عذر قبول کریں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۳)

عبداللہ بن احمد (بن حنبل) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' پھر میں نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس منکر ونکیر (سوالات کے لیے) آئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (آئے تھے) انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کا رب کون ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا تمہیں مجھ سے (سوال کرتے ہوئے) شرم نہیں آتی؟ انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمارا عذر قبول کریں' ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵۴)

امام احمد کی برکت سے قبرستان کے تمام اہل قبور کی بخشش

ابو یوسف بن بختان کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کے انتقال کے بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا' گویا کہ (جس قبرستان میں امام صاحب مدفون تھے' اس کی) ہر قبر پر ایک قندیل روشن ہے' اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اسے کہا گیا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ اہل قبور کے لیے نور ہے جس نے ان کی قبروں کو روشن کر رکھا ہے' کیونکہ جب سے یہ شخص (امام احمد) ان (اہل قبور) کے درمیان مدفون ہوا ہے تو ان کی برکت سے جس شخص کو بھی عذاب ہو رہا تھا' اس پر رحم کیا گیا (اور اسے بخش دیا گیا)۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۲)

عبید بن شریک کا بیان ہے کہ ایک مخنث آدمی کا انتقال ہو گیا' اس کو کسی نے خواب میں دیکھا تو اس نے کہا کہ امام احمد بن حنبل ہمارے پاس دفن کیے گئے تو (ان کی برکت سے) مجھ سمیت تمام اہل قبور کو بخش دیا گیا۔

ابوعلی حسن بن احمد فقیہ کا بیان ہے کہ قطیعی (نامی شخص) کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو اس نے اپنی والدہ کو امام احمد بن حنبل کے جوار میں دفن کر دیا' چنانچہ اس (قطیعی نامی شخص) نے کئی راتوں کے بعد اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا تو اس نے کہا: بیٹے! اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو' تم نے مجھے ایسے شخص کے جوار (پہلو) میں دفن کیا ہے جس کی قبر پر ہر رات رحمتوں کی بارش ہوتی ہے جس سے مجھ سمیت تمام قبروں والوں کو عام فائدہ ہوتا ہے۔

ابو طاہر جمال کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کے قبرستان میں ایک رات اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھا: ''**فمنهم شقی و سعید** '' (یعنی ان میں سے بعض دوزخی ہیں اور بعض جنتی ہیں) پھر میری آنکھ لگ گئی تو میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: الحمد للہ! احمد بن حنبل کی برکت سے اب ہم میں کوئی شقی (دوزخی) نہیں ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۳)

امام احمد کی قبر کی زیارت کی فضیلت

ابو الفرج ہندبائی کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کیا کرتا تھا' پھر میں نے ایک مدت تک زیارت نہ کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تم نے امام سنت کی قبر کی زیارت کرنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔

(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۳' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۱)

شیخ ابو طاہر کا بیان ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۴۶۰ھ کو میں نے جامع رصافہ میں ایک شخص کو دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں چھ سو (۶۰۰) فرسخ کا فاصلہ طے کر کے آیا ہوں میں نے پوچھا کہ کس کام کے لیے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے علاقہ میں دیکھا کہ میں نے جمعرات کو خواب دیکھا' گویا کہ میں بیاباں میں ہوں یا بہت بڑی فضاء میں ہوں' درآں حالیکہ مخلوق کھڑی ہے (لوگ کھڑے ہیں)' آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں' آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں جو لوگوں کو سبز کپڑے پہنا رہے ہیں اور لوگ فرشتوں کے ساتھ ہوا میں اُڑ رہے ہیں' میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں جن کو اس فضیلت و مقام کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو احمد بن حنبل (کی قبر) کی زیارت کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں' پس میں بیدار ہوا اور کچھ بھی تاخیر کیے بغیر میں نے رخت سفر باندھا اور اس شہر کی طرف روانہ ہو گیا (اور یہاں پہنچ گیا) اور میں نے اس (امام صاحب کی قبر) کی کئی مرتبہ زیارت کر لی ہے' اور اب میں ان شاء اللہ اپنے علاقہ کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۲۔۴۸۱)

امام احمد کی قبر کی بے ادبی کا انجام

ابوبکر احمد بن سلمان النجاد کا بیان ہے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا' انہوں نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کی قبر کا قصد کیا' اس وقت امام صاحب کی قبر کے اردگرد تھوڑی سی قبریں تھیں' چنانچہ (اس قبرستان میں) کچھ لوگ آئے جن کے پاس بندوقیں تھیں' وہ بندوقوں سے گولیاں (فائر) مار رہے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھیوں سے پوچھا کہ احمد بن حنبل کی قبر کون سی ہے؟ انہوں نے اسے بتایا کہ وہ (قبر) ہے' پس اس نے اپنی بندوق سے امام صاحب کی قبر پر فائر مارا' اور میں اس (فائر مارنے والے) کو جانتا تھا' پھر میں نے اس کو اس (فائر مارنے) کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ خشک ہو چکا تھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۹۳)

عرصہ دراز گزرنے کے باوجود امام صاحب کے بدن و کفن میں کوئی تغیر نہ ہوا

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن زعفرانی کا بیان ہے کہ جب شریف ابو جعفر کو امام احمد بن حنبل کے پہلو میں دفن کیا گیا تو امام صاحب کی قبر کھل گئی تو آپ کے جسم میں ذرا بھی تغیر نہ تھا اور آپ کا کفن بھی صحیح و سالم تھا اور ذرا بھی بوسیدہ نہ تھا۔

(مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۳)

ابن جوزی کہتے ہیں کہ امام صاحب کی وفات اور ابو جعفر کی وفات کے درمیان دو سو انتیس (۲۲۹) سال کا عرصہ تھا (یعنی اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود نہ تو آپ کے جسم میں کوئی تغیر ہوا اور نہ ہی آپ کے کفن میں کوئی تبدیلی آئی' اور یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ کا دامن ہر قسم کے گناہ سے پاک وصاف تھا)۔

امام احمد کی قبر بلاؤں و آفتوں سے بچاؤ کا قلعہ ہے

احمد بن عباس شامی کا بیان ہے کہ میں حج کے ارادہ سے بغداد سے نکلا تو ایک ایسے شخص نے میرا استقبال کیا جس پر عبادت کا اثر تھا' اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ میں بغداد سے آ رہا ہوں' کیونکہ میں نے اس میں ایسے فتنوں اور خرابیوں کو دیکھا ہے کہ مجھے اس میں رہنے والوں کے لیے زمین میں دھنس جانے کا خوف ہے' اس نے کہا: واپس لوٹ جاؤ اور خوف نہ کرو' کیونکہ اس (بغداد) میں چار اولیاء اللہ کی قبریں ہیں جو اہل بغداد کے لیے تمام بلاؤں اور آفتوں سے بچاؤ کے قلعے ہیں' میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: امام احمد بن حنبل' معروف کرخی' بشر بن حارث اور منصور بن عمار' میں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا: میں ان (قبروں) کی زیارت کے لیے جا رہا ہوں' میں نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: اپنے پیچھے دیکھو' میں نے پیچھے دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی' پھر میں نے اپنے سامنے دیکھا تو مجھے وہ شخص نظر نہ آیا' پھر میں واپس لوٹا اور (ان چاروں) قبروں کی زیارت کی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۵ ۱)

امام احمد کی قبر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عبدالمؤمن ابوالہیثم مروزی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں امام احمد بن حنبل کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا ہوں کہ اچانک میں نے گرد و غبار کو دیکھا' اور اس (گرد و غبار) میں ایک بزرگ ایک جانور (سواری) پر سوار تھے' پس لوگ کہنے لگے کہ امیر آ گیا' امیر آ گیا' پھر وہ بزرگ (امام احمد کی) قبر میں داخل ہو گئے' میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ (بزرگ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۶۹ ۴)

امام احمد کی قبر' آماجگاہِ اولیاء

علی بن عبیداللہ زاغونی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں امام احمد بن حنبل کی قبر کی طرف جا رہا ہوں' پس میں نے امام صاحب کی قبر پر ایک عمر رسیدہ بزرگ کو بیٹھے ہوئے دیکھا' تو اس (بزرگ) نے مجھ سے فرمایا: اے فلاں! ہمارے انصار کم ہو گئے اور ہمارے اصحاب (ساتھی) فوت ہو چکے ہیں' پھر اس نے مجھ سے فرمایا: جب تم چاہو کہ تمہاری مدد کی جائے تو تم یوں کہو: ''**یا عظیم یا عظیم کل عظیم**'' پھر جو چاہو دعا مانگو۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۵۴ ۴)

امام احمد اور حسن عاقبت

حضرت ابوبکر مروزی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بدن پر دو سبز حلّے تھے' آپ کے پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے تھے' جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے اور آپ کے سر پر جواہرات سے مزین نور کا تاج تھا اور آپ بڑے ناز سے چل رہے تھے' میں نے آپ سے پوچھا: اے میرے دوست ابوعبداللہ! یہ کیسی چال ہے کہ میں نے آپ کو دنیا میں ایسی چال چلتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: یہ (چال) سلامتی کے گھر (جنت) میں خدام کی چال ہے' میں نے پوچھا: اے میرے دوست ابوعبداللہ! یہ تاج کیا ہے جس کو میں آپ کے سر پر دیکھ رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا اور مجھے سلام کیا' مجھے لباس پہنایا' اپنے دست قدرت سے مجھے تاج پہنایا اور میرے لیے اپنے دیدار کو مباح فرما دیا' اور مجھ سے فرمایا: اے احمد! یہ (حسن) سلوک میں نے تیرے ساتھ اس وجہ سے کیا ہے کہ تو نے میرے کلام قرآن کو غیر مخلوق کہا تھا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۳۷' حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۹)

امام احمد اور دیدارِ الٰہی جیسی نعمتِ کبریٰ

حضرت ابوعبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا؟ آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور مجھ سے فرمایا: اے احمد! میری وجہ سے تمہیں مار پڑی اور میری ہی ذات کی خاطر تمہیں آزمایا گیا' پس یہ میرا چہرہ (میری ذات) ہے' میں نے تمہارے لیے اپنی ذات کا دیدار مباح کر دیا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۴۲)

احمد بن محمد کندی کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ سے فرمایا: اے احمد! تمہیں میری ذات کی خاطر مار پڑی' میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! جی ہاں' فرمایا: یہ میرا چہرہ (میری ذات) ہے' اس کا دیدار کرو' میں نے اپنی ذات کا دیدار تمہارے لیے مباح کر دیا ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۴۲)

روحِ امام احمد اور شاندار استقبال

بندار بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' میں نے پوچھا: تمہاری آستین میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب امام احمد کی روح پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو امام احمد پر یاقوت و جواہر نچھاور کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ پر یاقوت و جواہر نچھاور کیے' میری آستین میں وہی جواہر ہیں جو میرے حصے میں آئے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۶۵۔ ۴۶۴)

قرآن کو غیر مخلوق کہنے کا انعام وصلہ

حضرت ابن خزیمہ باسکندریہ کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل فوت ہوئے تو میں بہت ہی غمگین ہوا' پس میں نے آپ کو خواب میں بڑے ہی ناز سے چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ کیسی چال ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ (چال) سلامتی والے گھر (جنت) میں خدام کی چال ہے' میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' مجھے (اپنے دست قدرت سے) تاج پہنایا' مجھے سونے کے جوتے پہنائے اور مجھ سے فرمایا: اے احمد! یہ انعام وصلہ اس وجہ سے ہے کہ تو نے قرآن کو میرا کلام (اور غیر مخلوق) کہا تھا' پھر مجھ سے فرمایا: اے احمد! تو نے حریز بن عثمان سے (حدیث) کیوں لکھی تھی؟ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! وہ ثقہ تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے لیکن وہ علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بغض رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد! جو دعائیں تجھے سفیان ثوری سے پہنچی ہیں مجھے ان دعاؤں سے پکار' میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو ہر چیز پر قادر ہے' فرمایا: تو نے سچ کہا ہے' پھر میں نے عرض کیا: یا اللہ! تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھ اور ہر چیز مجھے عطاء فرما' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! یہ جنت ہے' اس میں داخل ہو جا' پس میں اس میں داخل ہو گیا تو میں نے سفیان ثوری کو دیکھا جن کے دو سبز پَر تھے جن سے وہ اُڑ کر ایک کھجور کے درخت سے دوسرے کھجور کے درخت تک جاتے تھے (اور تازہ کھجوریں کھاتے تھے) اور یہ آیت پڑھتے تھے: (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا' ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں رہتے ہیں' پس عمل کرنے والوں کا اجر بہت ہی اچھا ہے' چنانچہ میں نے ان (سفیان ثوری) سے پوچھا کہ عبدالوہاب وراق سے کیا سلوک ہوا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو نور کے دریا میں نور کی پھسلن میں پھسلتے ہوئے چھوڑا ہے' ان کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کرائی جاتی ہے' پھر میں نے ان سے پوچھا کہ بشر حافی کے ساتھ کیسا سلوک ہوا؟ انہوں نے کہا: واہ واہ کیا بات ہے بشر حافی کی! میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں دیکھا

ہے کہ ان کے سامنے کھانے کا دستر خوان رکھا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہو کر کہہ رہا تھا: اے وہ شخص جس نے (دنیا) میں نہیں کھایا' اب خوب کھا' اے وہ شخص جس نے نہیں پیا اب خوب پی' اور اے وہ شخص جو (دنیاوی) نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکا' اب (جنت کی) نعمتوں سے خوب لطف اندوز ہو۔ ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو (رات کے خواب میں بشارات کی خوشی میں) میں نے دس ہزار درہم صدقہ و خیرات کیے۔

(حلیۃ الاولیاء ج۹ ص ۱۹۰' مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۴۰۔۴۳۹' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۹)

امام احمد اور مقام علیّین

ابونصر فتح بن شخرف کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی گویا کہ آپ (ﷺ) نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہوں' پس جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں آپ کی امت کے ایک شخص کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں' فرمایا: وہ کون ہے' میں نے عرض کیا: وہ احمد بن حنبل ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کے بارے میں میرے بھائی حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے پوچھو' پھر میں بیدار ہو گیا' پھر مجھ پر نیند طاری ہو گئی تو اچانک میں نے (خواب میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: یاکلیم اللہ! میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے آپ (ﷺ) سے آپ (ﷺ) کی امت کے ایک شخص کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم احمد بن حنبل کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: وہ ایسا شخص ہے کہ اسے خوشیوں اور تکلیفوں میں آزمایا گیا تو اس نے صبر کیا اور وہ اس وقت مقام علیّین میں ہیں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۶۴)

امام احمد کی زیارت کا صلہ اور ان سے بغض رکھنے کا انجام

ابوبکر بن انزدیہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اس وقت آپ (ﷺ) کے ساتھ امام احمد بن حنبل تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص کون ہے؟ فرمایا: یہ احمد (بن حنبل) ہے جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا ولی ہے اور اس نے حدیث کی خدمت پر ایک ہزار دینار خرچ کیا ہے' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص اس (احمد بن حنبل) کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جس شخص نے احمد (بن حنبل) کے ساتھ بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۹)

امام احمد کی مخالفت عذابِ خداوندی کا باعث ہے

ابوعلی حسن کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے حسن! جس شخص نے احمد بن حنبل کی مخالفت کی' اسے عذاب دیا جائے گا۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۶۶)

امام احمد اور اہل سنت کا جنت میں داخلہ

علی بن موافق کا بیان ہے کہ میں رات کو اٹھ کر وظائف (ونوافل) پڑھتا تھا' چنانچہ ایک مرتبہ جمعہ کی رات کو میں (وظائف و نوافل کے لیے) اٹھا' پھر میں سو گیا' پس میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا' تو میں نے اس میں تین آدمیوں کو دیکھا جن میں سے ایک آدمی دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے لیے دو فرشتے مقرر کیے ہوئے تھے' ایک فرشتہ اس کو کھانا کھلا رہا تھا اور دوسرا فرشتہ اس کو پانی پلا رہا تھا' اور دوسرا آدمی جنت کے درمیان اپنی نگاہوں کو عرش کی طرف اٹھائے ہوئے کھڑا تھا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا تھا' ایک لمحہ کے لیے بھی اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا تھا' جب کہ تیسرا آدمی جنت سے نکلتا تو لوگ اس سے لپٹ جاتے تو وہ لوگوں کے چہروں کو

بغور دیکھتا اور انہیں جنت میں داخل کر دیتا' چنانچہ میں نے رضوان (خازنِ جنت) سے پوچھا کہ یہ تین آدمی کون ہیں جنہیں جنت میں ان انعامات سے نوازا گیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ تمہارے وہ بھائی ہیں جو فوت ہو چکے ہیں اور ان پر کوئی گناہ نہیں ہے' میں نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں وضاحت سے بتائیں' اس نے کہا کہ پہلا آدمی بشر حافی ہے' جب سے اس نے ہوش سنبھالا' اس وقت سے اس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نہ تو پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور نہ ہی سیر ہو کر پانی پیا' پس آج (جنت میں) اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو فرشتوں کو مقرر کر دیا ہے کہ ایک فرشتہ اسے کھانا کھلا رہا ہے اور دوسرا فرشتہ اسے پانی پلا رہا ہے' اور دوسرا آدمی جو عرش کی جانب اپنی نگاہیں اٹھائے ہوئے کھڑا ہے وہ معروف کرخی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ تو دوزخ کے خوف سے کی اور نہ ہی جنت کے شوق سے کی بلکہ اس نے اللہ کی عبادت اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں کی' پس وہ نظر جمائے ہوئے اللہ تعالیٰ کو جس طرح چاہتا ہے دیکھتا ہے' جب کہ تیسرا آدمی ابوعبداللہ احمد بن حنبل ہے' جو اپنے قول میں سچا اور اپنے دین میں انتہائی پرہیزگار تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ اہل سنت کے چہروں کو غور سے دیکھے اور ان کو جنت میں داخل کر دے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۵)

امام احمد کی قرآن کو مخلوق نہ کہنے والوں کے لیے دخولِ جنت کی سفارش

احمد بن الفتح کا بیان ہے کہ میں نے بشر بن حارث کو خواب میں باغ (جنت) میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے سامنے دستر خوان تھا اور وہ اس سے کھا رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابونصر! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا' مجھے بخش دیا اور میرے لیے ساری جنت مباح فرما دی' پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے بھائی احمد بن حنبل کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں اور اہل سنت میں سے ان لوگوں کی سفارش کر رہے ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۴)

امام احمد سے محبت بخشش کا ذریعہ

عبداللہ بن حسن بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک فوت شدہ اہل حدیث کو خواب میں دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے' میں نے کہا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا ہے' میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کون سی نیکی کی وجہ سے بخش دیا ہے؟ اس نے کہا کہ امام احمد بن حنبل سے محبت کرنے کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے)' میں نے کہا کہ پھر تو تم راحت وسکون میں ہو گے' تو اس نے ہنس کر کہا کہ میں راحت وسکون میں ہوں اور بہت خوش ہوں۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۸۰)

امام احمد سے محبت دخولِ جنت کا ذریعہ

عبدالرحمٰن بن یونس کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کے انتقال کے بعد میں نے خواب میں دیکھا' گویا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں' پس مجھے کہا گیا کہ تم جنت عدن میں ہو' چنانچہ میرے سامنے تین شہ سوار آئے اور ان (تین شہ سواروں) کے آگے ایک اور شہ سوار تھا جس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا' میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ جو شہ سوار دائیں طرف ہے وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں' بائیں طرف میکائیل علیہ السلام ہیں اور درمیان میں امام احمد بن حنبل ہے' جب کہ جھنڈا اٹھانے والے اسرافیل علیہ السلام ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے ان (اسرافیل علیہ السلام) کو جھنڈا عطاء فرمایا ہے اور جنت عدن کو انہی کے سپرد کر دیا ہے تو جنت عدن میں وہی شخص داخل ہو گا جس کو ان سے محبت ہو گی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۴)

امام احمد کا مسلک

فکری خطوط: امام احمد علیہ الرحمۃ کی فکری دنیا نہایت سادہ تھی، ائمہ متقدمین کی طرح علم کلام اور مناظرہ بازی سے نفور تھے، بدعتی فرقوں کے پیروؤں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل نہ تھے۔ امام احمد کی سادہ روی یہیں تک محدود نہ تھی بلکہ فقہی دائرہ کے اندر بھی حدیث واثر میں محدود رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ سے پہلے حنفی، مالکی اور شافعی نظام ہائے فکر موجود تھے۔ آپ نے ان کا بغور مطالعہ کیا لیکن ان میں سے کسی کی پابندی قبول نہ کی۔

آپ نے نہایت سادہ راہ اختیار کی، کتاب وسنت اور صحابہ کے اجماع اور اقوال کی اس طور سے پیروی اختیار کی، جہاں ضعیف حدیث یا سلف کا کوئی قول بھی مل جاتا وہاں ذاتی اجتہاد کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے، اگر صحابہ کی آراء میں اختلاف دیکھتے اور کتاب وسنت کی رُو سے ان میں ترجیح قائم نہ کر سکتے تو فتویٰ دونوں قولوں پر چھوڑ دیتے، جس مسئلہ میں خود قیاس کرنے پر مجبور ہوتے وہاں بھی اگر دو احتمال پیش آ جاتے تو دونوں بیان کر دیتے تھے، لہٰذا آپ کے ہاں دو قولوں کے مسائل بہت ہیں۔

امام احمد کی سادہ مشربی ہی ان کی فقہ کی جان ہے بلکہ وجۂ امتیاز ہے، بعض اہل علم نے تو اسی فکر کی سادگی اور بے تکلفی کی بناء پر انہیں فقیہ ہی تسلیم کر لیا لیکن جس ہستی کے مذہب کو دیگر مذاہب ثلاثہ کے شانہ بہ شانہ قبول حاصل ہوا اسے فقیہ تسلیم نہ کرنا درست نہیں۔

آپ کا مسلک بھی دیگر مسالک کی طرح ایک الگ فکری نظام رکھتا ہے۔

حدیث: خبر واحد ضعیف بھی ہوتی تو اسے قیاس پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صحابیہ فاطمہ نام سے حدیث سنی لیکن اس عورت کا اعتبار نہ کیا اور اس کے برعکس اپنی رائے سے فتویٰ دیا۔ امام احمد، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فتویٰ کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور فاطمہ (صحابیہ) کی روایت کے بہ موجب فتویٰ دیتے تھے۔

آپ کے عہد تک ہر اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے جو صحیح نہ ہوتی، لہٰذا ضعیف حدیث کے بھی مختلف درجے تھے، آپ حدیث کی سند کو جانچتے تھے، ہم دیکھ چکے ہیں کہ امام شافعی بالعموم حدیثِ مُرسل کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ امام احمد کے عہد تک حدیث مُرسل کا اعتبار اور بھی گھٹ گیا تھا لیکن جب حضرت امام احمد کو قوی روایت نہ ملتی تو حدیث مُرسل ہی اختیار کر لیتے اور اسے اپنے قیاس پر ترجیح دیتے تھے۔

اقوالِ صحابہ: امام صاحب اجماعِ صحابہ کو حجت مانتے تھے، جہاں صحابہ کرام کا اختلاف ہوتا وہاں ترجیح کا پہلو تلاش کرتے تھے اور جب اس میں کامیاب نہ ہوتے تو اختلافی اقوال بیان کر دیتے تھے۔

اجماع: اجماع کے بارے میں آپ امام شافعی علیہ الرحمۃ سے متفق تھے، آپ کی رائے ہے کہ صحابہ کے بعد حقیقی اجماع ختم ہو گیا ہے، اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں مسئلہ میں اجماع ہے تو وہ جھوٹ کہتا ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی عالم کو اختلاف ہو جس کا علم اجماع کے اس دعوے دار کو نہ ہو۔

قیاس: قیاس کا استعمال آپ فقط اس صورت میں کرتے تھے کہ کتاب وسنت یا اقوالِ صحابہ میں سے کوئی چیز بھی صراحتاً راہنمائی نہ کرتی۔ قیاس میں آپ اصل وفرع کے وصف مشترک کو پیش نگاہ نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کی علت غائی یعنی مقصود کو دیکھتے تھے۔ دیگر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قیاس کی بنیاد وصف مشترک ہے۔

مصلحت عامہ: جس اصول نے امام احمد کے مسلک کو پہناوری اور سرمدگی وتروتازگی عطاء کی ہے، وہ مصلحت عامہ کا اصول ہے۔ یہ اصول امام مالک کے مسلک میں بھی ہے لیکن جو وسعت اسے حنبلی مذہب میں حاصل ہے وہ مالکیہ کے ہاں نہیں۔

مصلحت عامہ کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں کتاب وسنت اور اجماعِ صحابہ خاموش ہوں وہاں حکومتِ وقت عوام کی مصلحت اور دفع ضرر

کوملحوظ رکھ کر آئین سازی کرے، مثلاً تاجروں کی ذخیرہ اندوزی اور منافع پرستی کی وجہ سے بھاؤ چڑھ جائیں تو حکومت کو حق حاصل ہے کہ قیمتیں مقرر کر دے۔ آپ کا اور فتویٰ یہ ہے کہ کاری گر کام کرنے سے انکار کر دیں تو حکومت جائز اجرتیں دے کر انہیں کام پر مجبور کر سکتی ہے۔

مصلحت عامہ کی ایک طبعی شاخ سدِ ذرائع ہے یعنی ضرر سے بچنے کے لیے اس کے ذرائع کی روک تھام کرنا، مثلاً امام احمد کا فتویٰ ہے کہ بدامنی کا خدشہ ہو تو حکومت اسلحہ پر پابندی لگا سکتی ہے۔ سدذرائع کے ذیل میں نیت کا سوال بھی اٹھتا ہے، امام احمد کے ہاں نیت کا بہت لحاظ ہے۔ آپ کا فتویٰ ہے کہ کسی شخص نے قتل کی نیت سے تلوار خریدی تو یہ سودا باطل ٹھہرے گا، چاہے حکومت کی طرف سے اسلحہ کی خرید وفروخت پر پابندی نہ ہو۔

حنبلی مسلک کی اشاعت

امام احمد کے بیٹے عبداللہ (۲۱۳ھ۔۲۹۰ھ) نے آپ سے حدیث کی روایت کی اور مسند کو شائع کیا، آپ کے بیٹے صالح نے آپ کے فقہی سرمایہ کو عام کیا، صالح طرطوس کے قاضی تھے، ان کو موقع ملا کہ اپنے والد ماجد کے فتاویٰ کو علمی طور سے برتیں۔ اس طرح حنبلی فقہ کی کامیابی، تجربہ کی امتحان گاہ میں ثابت ہوگئی۔ حنبلی فقہ کو ایسے پیرووں کی ایک وافر تعداد میسر آئی جو علم وفضیلت کی دنیا میں یگانہ تھے۔

حنبلیت کی اشاعت دیگر مکاتب ثلاثہ کے مقابلہ میں کم ہوئی۔ امام احمد بن حنبل خود نہایت وسیع القلب تھے، لیکن ان کے بعد حنابلہ نے جہاں جہاں رسوخ پایا، عوام کی داروگیر میں سختی کی، غالباً اسی سبب سے اس کی مقبولیت کم ہوئی۔ آج کل شام، فلسطین اور عراق میں اس کے پیرو ملتے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت کا مذہب بھی اس سے بہت متاثر ہے۔ (تعارف فقہ ص ۱۰۴۔۱۰۰)

امام احمد کی تصنیفات

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) مسند، اس میں تیس ہزار احادیث ہیں، امام صاحب اپنے بیٹے عبداللہ کو فرمایا کرتے تھے کہ اس مسند کو حفظ (یاد) کرو، کیونکہ عنقریب یہ لوگوں کے لیے امام (پیشوا) ہوگی۔

(۲) تفسیر، اس میں ایک لاکھ بیس ہزار احادیث ہیں۔

(۳) ناسخ ومنسوخ

(۴) حدیث شعبہ

(۵) المقدم والمؤخر فی القرآن

(۶) جوابات القرآن

(۷) المناسک الکبیر والصغیر۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۹۱)

علاوہ ازیں ''کتاب الزہد'' اور ''اشراط الساعۃ'' بھی امام صاحب کی مصنفات ہیں، ابن جوزی نے ان کا ذکر نہیں کیا، البتہ ''الاشیاء الکثیرۃ'' کہہ کر یہ اشارہ دیا ہے کہ علاوہ ازیں امام صاحب کی بہت زیادہ تصانیف ہیں۔

مسند امام احمد اور اس کی فنی حیثیت

حنبل بن اسحاق کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل نے مجھے، صالح اور عبداللہ کو اکٹھا کیا اور آپ نے ہمیں مسند سنائی اور ہمارے سوا کسی نے آپ سے اس (مسند) کو نہیں سنا، اور آپ نے ہمیں فرمایا: میں نے ساڑھے سات لاکھ احادیث سے انتخاب کر کے احادیث

جمع کی ہیں، پس جب مسلمانوں کا رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کے بارے میں اختلاف ہو تو تم اس کو اس مسند میں تلاش کرو اگر تمہیں وہ اس کتاب میں مل جائے تو فبہا ورنہ وہ حدیث حجت نہ ہوگی۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۱۹۲۔۱۹۱)

حافظ ذہبی نے کہا: اکثر اور غالب حدیثوں میں ایسا ہی ہے ورنہ صحیحین، سنن اور اجزاء میں ایسی قوی احادیث ہیں جو مسند میں نہیں ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ا ص ۸۹، بحوالہ الباعث الحثیث ص ۲۲)

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ ابن کثیر نے کہا: کوئی بھی مسند کی کتاب کثرت احادیث اور حسن سیاق وترتیب میں مسند احمد کے مساوی نہیں ہے، بہ کثرت ایسی احادیث ہیں جن کو امام احمد مسند میں شامل نہ کر سکے، بلکہ بعض کا قول ہے کہ تقریباً دوسو صحابہ جن کی مرویات صحیحین (بخاری ومسلم) میں موجود ہیں، مسند احمد میں نہیں ہیں۔ (تدریب الروی ج ا ص ۱۳۹)

حافظ ابوالحسین علی بن حافظ فقیہ محمد یونینی سے کسی نے پوچھا: کیا آپ کو کتب صحاح ستہ زبانی یاد ہیں؟ کہنے لگے: مجھے یاد بھی ہیں اور یاد نہیں بھی، سائل نے پوچھا: اس کا کیا مطلب؟ کہنے لگے: مجھے مسند احمد زبانی یاد ہے، اور صحاح ستہ کی بہت کم احادیث ہیں جو مسند میں نہیں ہیں، لیکن اس کی اصل مسند میں ہے، پس اس طرح مجھے صحاح ستہ کی کتابیں زبانی یاد ہیں۔ (مقدمہ الفتح الربانی ص ۸)

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام (حافظ ابن حجر عسقلانی) نے اپنی کتاب ''تعجیل المنفعۃ فی رجال الاربعۃ'' میں فرمایا: مسند احمد میں کوئی بھی ایسی حدیث نہیں ہے جس کی اصل نہیں ہے (یعنی کوئی بھی حدیث بے اصل نہیں ہے) ماسوا تین یا چار احادیث کے، ان (بے اصل احادیث) میں سے ایک حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ''انہ یدخل الجنۃ زحفاً'' اس حدیث کے متعلق یہ عذر ہے کہ امام احمد نے اس کو مٹانے کا حکم دیا تھا لیکن یہ سہواً باقی رہ گئی، یا اس کو مٹا دیا گیا تھا لیکن مٹانے کے بعد جو نقوش باقی رہ گئے تھے ان کی بناء پر اسے دوبارہ لکھ لیا گیا۔ (تدریب الراوی ج ا ص ۱۳۹)

مسند امام احمد اور احادیث ضعیفہ اور مرفوعہ کے وجود کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

عراقی نے کہا کہ مسند امام احمد میں ضعیف احادیث کا وجود محقق ہے، بلکہ اس میں موضوع احادیث بھی ہیں جن کو میں نے ایک جز (رسالہ) میں جمع کیا ہے، اور امام صاحب کے بیٹے عبد اللہ نے مسند میں جو اضافے کیے ہیں اس میں ضعیف اور موضوع احادیث موجود ہیں اور شیخ الاسلام (حافظ ابن حجر عسقلانی) ان کے رد (جواب) میں ''القول المسدد فی الذب عن المسند'' نامی ایک کتاب لکھی، اس (کتاب) خطبہ میں آپ نے کہا کہ میں نے اس کتاب میں ان احادیث کے بارے میں گفتگو کی ہے جو مسند احمد میں موجود ہیں اور بعض محدثین ان کو موضوع قرار دیتے ہیں، اس سے میرا مقصد اس عظیم و قابل اعتماد تصنیف (مسند) کا دفاع وحمایت ہے جس کو امت نے انتہائی تکریم کے ساتھ قبول کیا ہے اور اس کو اپنا پیشوا بنایا ہے، پھر ابن حجر نے ان نو (۹) احادیث کو نقل کیا ہے جن کو عراقی نے اپنے رسالہ میں جمع کیا تھا (اور موضوع قرار دیا) پھر ان پندرہ (۱۵) احادیث کا اضافہ کیا جن کو ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے چنانچہ ابن حجر نے ایک ایک کر کے ان تمام احادیث سے وضع کے الزام کو دور کیا ہے۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ حافظ ابن حجر سے چند احادیث رہ گئی تھیں جن کو ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا تھا حالانکہ وہ احادیث بھی مسند میں موجود ہیں، پس میں نے ان احادیث کو اپنے ''الذیل الممہد'' نامی رسالہ میں یکجا کر کے ان کے موضوع ہونے کے الزام کو دور کیا ہے، اور وہ کل چودہ احادیث ہیں۔ (تدریب الراوی ج ا ص ۱۳۹۔۱۳۸)

علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء لکھتے ہیں:

شوکانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے ثابت کیا ہے کہ مسند میں کوئی حدیث بھی موضوع نہیں ہے، اس میں تمام

احادیث وضع سے صاف و بَری ہیں اور اس کی ترتیب وتہذیب ان کتب احادیث سے بہت بہتر ہے جن کے مؤلفین نے صحت کا التزام نہیں کیا' جیسے موطأ اور سنن اربعہ' اور مسند میں جو احادیث زائد علی الصحیحین ہیں وہ ان احادیث سے زیادہ ضعیف نہیں ہیں جو سنن ابوداؤد و ترمذی میں بخاری و مسلم سے زائد ہیں۔ (مقدمہ الفتح الربانی ص ۱۰۔۹)

احادیث مسند کے متون و اسانید میں احتیاط

حافظ ابوموسیٰ مدینی نے اپنی کتاب ''خصائص المسند'' میں فرماتے ہیں کہ اصحابِ حدیث کے لیے مسند احمد ایک عظیم اصل' مرجع و ماخذ اور قابل اعتماد کتاب ہے' آپ نے اس (مسند) کو احادیث کثیرہ اور مسموعات وافرہ سے انتخاب کر کے اس کو پیشوا' قابل اعتماد اور عند النزاع ایک مستند ماخذ و مرجع بنا دیا ہے' اور امام صاحب نے صرف انہی راویوں سے حدیث نقل کر کے مسند میں درج کی ہے جن کی صداقت و دیانت آپ کے نزدیک مسلّم و ثابت ہو چکی تھی اور ان راویوں میں کوئی راوی بھی مطعون و مجروح نہ تھا' اور آپ نے مسند میں احادیث کے متون و اسانید میں حد درجہ احتیاط سے کام لیا ہے اور اس میں صرف انہی احادیث کو درج کیا ہے جن کے متون و اسانید صحیح ہیں' کوئی شبہ نہیں ہے۔ متن حدیث میں احتیاط کی مثال یہ حدیث ہے جو ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''**یهلك امتی هذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا یا رسول الله قال لو ان الناس اعتزلوهم**'' (یعنی قریش کا یہ گروہ میری امت کی ہلاکت کا موجب ہوگا' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے جُدا رہیں۔) امام صاحب کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے مرض الموت میں مجھے اس حدیث کے مٹانے کا حکم دیا' کیونکہ یہ حدیث ان احادیث کے خلاف ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حُکام کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اگرچہ اس حدیث کے راوی ثقہ تھے' لیکن چونکہ اس کے (متن کے) الفاظ باقی مشہور احادیث سے ملتے جلتے نہ تھے' مختلف تھے اس لیے آپ نے اس کو مٹانے (حذف کرنے) کا حکم دیا' اور سند میں احتیاط کی مثال یہ حدیث ہے جس کو قطیعی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''**لان یؤدب الرجل ولده او احدکم ولده خیر له من ان یتصدق کل یوم بنصف صاع**'' (یعنی اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ہر روز نصف صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے) امام صاحب کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ میرے والد (امام احمد) نے اس حدیث کو اپنی مسند میں اس لیے نقل نہیں کیا کہ اس کی سند میں ناصح نامی راوی ہے' جو حدیث میں ضعیف ہے' البتہ آپ نے یہ حدیث مجھے نادر احادیث میں لکھوائی تھی۔ (مقدمہ الفتح الربانی ص ۹)

موجودہ مسند اور احادیث مسند کی اقسام

آج ہمارے ہاتھوں میں جو مسند موجود ہے اس میں تمام موجود احادیث امام احمد کی روایت کردہ نہیں ہیں' بلکہ امام صاحب کی روایت کردہ احادیث کے علاوہ آپ کے بیٹے عبداللہ نے اس (مسند) میں بہت سی ایسی احادیث کا اضافہ کیا ہے جو امام صاحب سے مروی نہیں ہیں' اسی طرح عبداللہ بن امام احمد سے مسند کے روایت کنندہ ابوبکر قطیعی نے بھی مسند میں اضافہ کیا ہے۔

علامہ شیخ احمد عبدالرحمٰن البناء لکھتے ہیں:

جب میں نے مسند احمد کی احادیث کا تتبع کیا تو میں نے ان (احادیث) کو چھ اقسام میں منقسم پایا (یعنی احادیثِ مسند کی تلاش و جستجو اور خوب مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ان کی چھ قسمیں ہیں)۔

پہلی قسم: وہ احادیث جن کو ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن امام احمد رحمہما اللہ نے اپنے والد (امام احمد) سے سن کر روایت کیں' اور احادیث کے اسی مجموعہ کا نام مسند امام احمد ہے اور یہ بہت ضخیم ہے اور کتاب (موجودہ مسند) کی تین چوتھائی سے بھی زیادہ ہے۔

دوسری قسم: وہ احادیث ہیں جو عبداللہ نے اپنے والد (امام احمد) سے اور دیگر محدثین سے بھی سنیں' اور یہ بہت ہی کم (تعداد

میں) ہیں۔
تیسری قسم: وہ احادیث ہیں جن کو عبداللہ نے اپنے والد (امام احمد) کے علاوہ دوسرے محدثین سے روایت کیں اور ان کو محدثین کے نزدیک زوائد عبداللہ کہا جاتا ہے یہ پہلی قسم کے سوا باقی تمام اقسام کی بہ نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔
چوتھی قسم: وہ احادیث ہیں جو عبداللہ نے اپنے والد (امام احمد) کو پڑھ کر سنائیں اور آپ سے نہیں سنیں اور یہ بہت کم تعداد میں ہیں۔
پانچویں قسم: وہ احادیث ہیں جو عبداللہ نے نہ تو اپنے والد کو پڑھ کر سنائیں اور نہ ہی آپ سے سنیں بلکہ ان (احادیث) کو اپنے والد کی کتاب میں آپ کے ہاتھ کی تحریر دیکھی اور یہ بھی تعداد میں بہت کم ہیں۔
چھٹی قسم: وہ احادیث ہیں جن کو حافظ ابوبکر قطیعی نے عبداللہ اور ان کے والد (امام احمد) کے سوا دیگر محدثین سے روایت کیا ہے اور ان کی تعداد سب سے کم ہے پس احادیث کی تیسری اور چھٹی قسم کے سوا باقی تمام اقسام مسند کا حصہ ہیں تیسری قسم کی احادیث کا تعلق مسند سے اسی لیے نہیں ہے کہ وہ زوائد عبداللہ ہیں اور چھٹی قسم کی احادیث کا تعلق مسند سے اسی لیے نہیں ہے کہ وہ زوائد قطیعی ہیں۔
(مقدمہ الفتح الربانی ج ۱ ص ۲۲-۲۱-۲۰-۱۹)

مسند کی ترتیب میں امام احمد کا طریقہ

علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء لکھتے ہیں:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (مسند کی ترتیب) میں ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جس پر آپ کے معاصرین کا اتفاق ہے پس آپ نے اس کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا ہے آپ ایک صحابی کا ذکر کرتے ہیں پھر ہر اس حدیث کو بیان کرتے ہیں جس کو اس صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا وہ احادیث کی (فقہی) ترتیب اور اس کے موضوع کو ملحوظ نہیں رکھتے پھر آپ اس کے بعد دوسرے صحابی کا ذکر کر کے اس سے روایت کردہ احادیث کو بیان کرتے ہیں۔ (علیٰ ھذا القیاس) چنانچہ تم (اس مسند میں) احکامِ عبادات سے متعلق حدیث کو جنایات و حدود کی حدیث کے ساتھ ملی ہوئی دیکھو گے اور ان دونوں حدیثوں کے ساتھ ترغیب و ترہیب سے متعلق حدیث کو دیکھو گے پس تم معین و مطلوب حدیث تک نہیں پہنچ سکو گے اور نہ ہی تم ایک موضوع کے بارے میں بکھری ہوئی احادیث کو اکٹھا و یکجا کر سکو گے۔

مثال کے طور پر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مسند میں سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں کسی ایک نماز کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ (ﷺ) نے حضرت حسن یا حضرت حسین کو اٹھایا ہوا تھا پس آپ (ﷺ) آگے بڑھے اور اس (بچہ) کو بٹھایا پھر آپ (ﷺ) نے نماز کے لیے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی جب آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا راوی کا بیان ہے کہ میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اچانک میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر بچہ کو سوار دیکھا تو میں اپنے سجدہ میں لوٹ آیا جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دورانِ نماز سجدہ کو اس قدر طویل کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان میں سے کوئی معاملہ بھی درپیش نہ تھا بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا اور اس کو جلدی اتارنے کو میں نے اچھا نہ سمجھا یہاں تک کہ اس نے اپنا کام پورا کر لیا۔ یہ مسند کی آخری حدیث ہے جس کو میں نے اپنی کتاب (الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی) میں ''**باب جواز حمل الصغیر فی الصلوٰۃ**'' میں ذکر کیا ہے پس جب تم اس حدیث کو مسند سے تلاش کرنا چاہو گے اور صحابہ میں سے اس (حدیث) کے راوی کا نام تمہیں معلوم نہ ہو گا تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ سو دو چیزوں میں ایک کے بغیر تمہیں کوئی چارۂ کار نہ ہو گا: (۱) یا تو تم پوری

کتاب پڑھو گے (پھر تمہیں وہ حدیث ملے گی) یہ کام بہت ہی بعید و مشکل ہے (۲) یا پھر تم اس (حدیث) کو ہی چھوڑ دو گے اور اس صورت میں فائدہ ضائع ہو جائے گا' اور اگر تمہیں راوی کا نام یاد ہو گا تو تمہیں کتاب کی جلدوں میں اسے تلاش کرنا پڑے گا' پھر جب تم اس مشقت کو اٹھا کر راوی کا نام معلوم کر لو گے تو پھر تمہیں اس راوی کی مسند کو ابتداء سے پڑھنا پڑھے گا حتیٰ کہ تمہیں مطلوب حدیث مل جائے گی اور بعض اوقات تم اس حدیث کو اس (راوی کی مسند) کے آخر میں ہی پاؤ گے اور خصوصاً حدیث کی تلاش میں تمہیں اس وقت اور زیادہ مشقت ہو گی جب راوی کی مسند طویل ہو گی' جیسے مسند ابوہریرہ' مسند عائشہ' مسند ابن عباس' مسند جابر بن عبداللہ اور مسند ابن عمر وغیرہ وغیرہ' ان مسانید میں سے ہر مسند ایک مستقل کتاب بن سکتی ہے۔ یہ تمام مشکلات تو ایک حدیث کی تلاش میں پیش آتی ہیں تو اس وقت تمہیں کس قدر پریشانی ہو گی جب تمہیں ایک موضوع کی جملہ احادیث کی ضرورت پڑے گی؟ سو اس میں کوئی شک نہیں کہ یا تو تم اس موضوع کو چھوڑ دو گے یا پھر تم اس کو کسی دوسری کتاب میں تلاش کرو گے۔ انہی وجوہات کی بناء پر متاخرین نے مسند سے اعراض کیا اور اس کے مخفی خزانہ کے انتفاع سے محروم رہے' اور انہوں نے مسند کے علاوہ دیگر ایسی کتابوں کی طرف رجوع کیا جن کی ترتیب کتب و ابواب پر تھی۔ ہاں! مسانید صحابہ پر مسند کی ترتیب زمانہ قدیم (متقدمین) میں مفید تھی' اور امام احمد اس طریقہ میں عبداللہ بن موسیٰ العبسی اور ابوداؤد الطیالسی وغیرہما سے سبقت رکھتے تھے' اور (مسانید صحابہ پر مسند کی ترتیب سے) ان کی غرض و مقصد تدوین حدیث تھا کہ اس کے الفاظ محفوظ رہیں اور اس سے حکم مستنبط ہو سکے' اور اس وقت لوگ احادیث کو یاد کرنے کا بہت اہتمام کرتے تھے' چنانچہ آدمی مسند صحابی کو قرآن کی سورت کی طرح زبانی یاد کر لیتا تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ حفظ و استظہار پر اعتماد رکھتے تھے اور وہ کتاب سے حدیث کے مقام اور متشابہ احادیث کے مواقع کو جانتے تھے' لیکن آج لوگوں کا اعتماد ضبط کتاب پر ہے' جس کی وجہ سے وہ مسند جیسی عظیم اور اصل کبیر کتاب سے نفع حاصل نہیں کر سکتے۔ (مقدمہ الفتح الربانی ج ۱ ص ۱۱-۱۰)

مسند امام احمد اور فقہی ترتیب

ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی مرد مجاہد کمر ہمت باندھے اور مسند کو فقہی ترتیب دے تاکہ امام صاحب کے عظیم ذخیرے اور مخفی خزانہ سے ہر عام و خاص یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکے۔ ہر چند کہ اصبہان کے بعض محدثین نے مسند کو فقہی ابواب پر مرتب کیا تھا مگر شومئی قسمت کہ اس کی اشاعت نہ ہو سکی' معاملہ پھر اسی طرح رہا۔ آخر کار مصر کے مشہور محدث شیخ احمد عبدالرحمٰن البناء نے ''الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی'' کے نام سے مسند کو نہایت ہی عمدہ ترتیب و تہذیب کے ساتھ جدید انداز میں ڈھالا اور اس کو فقہی ابواب پر مرتب کر کے ہر عام و خاص کے لیے مفید و نافع بنا دیا۔ علامہ موصوف کی یہ کتاب چوبیس اجزاء (بارہ جلدوں) میں ہے' اور علامہ موصوف نے اس کو حسب ذیل سات اقسام میں تقسیم کیا ہے:

پہلی قسم : التوحید و اصول الدین

دوسری قسم : الفقہ

تیسری قسم : التفسیر

چوتھی قسم : الترغیب

پانچویں قسم : الترہیب

چھٹی قسم : التاریخ

ساتویں قسم : القیامۃ واحوال الآخرۃ

درج بالا سات اقسام میں سے ہر قسم چند کتب پر مشتمل ہے' ہر کتاب کے تحت چند ابواب ہیں' جب کہ بعض ابواب کے تحت چند

فصول ہیں، اور اس میں اکثر تراجم ابواب ایسے قائم کیے گئے ہیں جن سے باب کی احادیث کا خلاصہ آسانی سے سمجھ میں آ جاتا ہے، پس علامہ موصوف نے مسند کو فقہی ابواب پر ترتیب دے کر ایک دیرینہ مسئلہ حل کر دیا ہے اور امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بہت بڑا احسان کیا ہے، سو جب تک روئے زمین پر اسلام اور مسلمان موجود ہیں، اس وقت تک علامہ موصوف کو اس نیک عمل کی جزاء وصلہ ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی وسیع رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی، پر ایک نظر

علامہ احمد عبدالرحمن البناء علیہ الرحمۃ نے ''الفتح الربانی'' کی ''بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی'' کے نام سے ایک مبسوط و جامع شرح لکھی ہے جو اصل کتاب (الفتح الربانی) کے ساتھ لاحق ہے، یہ ایک بہترین اور بے مثال و بے نظیر شرح ہے اور یہ بے شمار خصوصیات کی حامل ہے، چند خصوصیات حسب ذیل ہیں:

اصل کتاب (الفتح الربانی) میں زیادہ تر بغیر سند کے صرف متن حدیث بیان کیا گیا ہے تو شرح میں سند حدیث ذکر کی گئی ہے۔ احادیث میں مشکل مقام اور مغلق الفاظ کی آسان و جامع تشریح و وضاحت کی گئی ہے، جس سے قاری کو کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ احادیث سے متعلق مذاہب اربعہ کو احسن وعمدہ طریقہ اور خوبصورت انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اصل کتاب سے متعلق حدیث کی شرح میں دیگر احادیث کی کتابوں سے ذخیرۂ احادیث جمع کیا گیا ہے جو قارئین کے ذوق مطالعہ اور مزید معلومات وتحقیقات کا سبب بنتا ہے۔ اصل کتاب میں مذکورہ احادیث کی تخریج (کہ یہ حدیث فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے) کی گئی ہے، اور اگر ان کو حدیث کی تخریج نہیں ملی تو صاف کہہ دیا ہے کہ مجھے یہ حدیث اس (مسند) کے سوا کسی دوسری کتاب میں نہیں ملی، البتہ اس کی سند جید (عمدہ) ہے۔ احادیث باب سے متعلق فقہی مسائل اور احکام کی خوب وضاحت کی گئی ہے۔ احادیث کی صحت وضعف پر آگاہ کیا گیا ہے اور حدیث میں کلام ہونے کی صورت میں اس کی تصریح کر دی گئی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ شرح عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر لکھی گئی ہے جو اصل ایمان و دین ہے۔ الغرض! اس شرح میں لاینحل عقدوں کو انتہائی خوب صورت انداز اور عمدہ اسلوب سے حل کیا گیا ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ بن امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

نام‘ کنیت اور القاب

آپ کا پورا اسم گرامی عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل ہے‘ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور لقب امام الحجۃ اور حافظ العمدہ ہے۔

ولادت

حضرت عبداللہ بن امام احمد (جمادی الاولیٰ) ۲۱۳ھ میں (بغداد میں) پیدا ہوئے اور آپ بچپن میں ہی حصولِ علم حدیث میں مشغول ہو گئے‘ اور آپ کے بھائی صالح بن امام احمد (جو قاضی رہے تھے) آپ سے بڑے تھے‘ (اور ماں کی طرف سے یہ آپ کے سوتیلے بھائی تھے‘ ان کی والدہ کا نام عباسہ ہے جب کہ آپ کی والدہ کا نام ریحانہ ہے)۔

حافظ ابن جوزی کے بیان کے مطابق عبداللہ بن امام احمد کا شمار عظیم لوگوں میں ہوتا ہے۔

عبداللہ بن امام احمد کے شیوخ

آپ کے سب سے بڑے استاذ یحییٰ بن عبدون ہیں‘ جو حضرت شعبہ کے اصحاب میں سے ہیں‘ آپ نے قتیبہ بن سعد سے ان کی اجازت سے روایت کیا‘ آپ کے شیوخ (اساتذہ) کی تعداد چار سو سے زیادہ ہے (جن میں سے آپ کے والد امام احمد سرفہرست ہیں) اور آپ نے اپنے والد امام احمد بن حنبل سے تفسیر‘ زہد‘ تاریخ‘ علل‘ سنت اور ان کے علاوہ دیگر مسائل کو روایت کیا ہے۔

عبداللہ سے سماع و روایت کرنے والے محدثین

آپ سے آپ کے والد امام احمد‘ ابوعبدالرحمٰن‘ ابن ابی حاتم‘ ابن صاعد‘ ابوعوانہ‘ دعلج‘ ابوبکر النجاد‘ ابوالقاسم بغوی‘ ابوالقاسم طبرانی‘ ابوعلی بن صواف‘ قاضی محاملی‘ ابوالحسن‘ احمد بن محمد سنانی‘ ابوبکر قطیعی اور کثیر جماعت نے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن امام احمد اور مسند کی ترتیب وتہذیب

آپ نے (احادیث کو) جمع کیا‘ تصنیف کیا اور اپنے والد کی مسند (مسند امام احمد بن حنبل) کو مرتب کیا اور بعض احادیث کی کانٹ چھانٹ کی‘ اور اس (مسند) میں اپنے مشائخ سے روایت کردہ کافی ساری احادیث کا اضافہ کیا۔ (مقدمہ الفتح الربانی ج ا ص ۱۹)

امام احمد کا اپنے بیٹے عبداللہ کے عالم وحافظ الحدیث ہونے کا اعتراف

عباس دوری کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کا بیٹا عبداللہ آیا تو آپ نے فرمایا: اے عباس! (میرے بیٹے) ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ) نے بہت زیادہ علم محفوظ کر لیا ہے۔

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ امام احمد نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے عبداللہ کو علم حدیث کا ایک (وافر) حصہ دیا گیا ہے‘ جو چیز (حدیث) مجھے یاد نہیں ہوتی وہ مجھے یاد دلا دیتا ہے۔ (مقدمہ الفتح الربانی ج ا ص ۱۹)

جلالت شان

امام عبد اللہ کی جلالت شان کے لیے یہ کافی ہے کہ ان کے والد (امام احمد بن حنبل) ان سے روایت حدیث کیا کرتے تھے' امام احمد کا مذکورہ بالا قول (کہ عبد اللہ کو علم حدیث کا ایک حصہ دیا گیا ہے' جو چیز مجھے یاد نہیں ہوتی وہ مجھے یاد دلا دیتا ہے) اس دعوے پر گواہ ہے' اور کوئی شبہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جو حدیث ان کے سمع (کان) مبارک تک نہیں پہنچی تھی اسے وہ اپنے بیٹے سے قبول کر لیتے تھے اور یاد کر لیتے تھے۔ (حیات امام احمد بن حنبل (اُردو) ص ۲۵۸)

ہاں! یہ ضرور ہے کہ امام عبد اللہ نے اپنے والد کے سوا اگر ان کی زندگی میں کسی اور سے روایت کی ہے تو اپنے پدر بزرگوار کے ارشاد کے مطابق' کیونکہ وہ (امام احمد بن حنبل) اپنے عہد (زمانے) کے صاحب کمال لوگوں سے بیٹے کو آشنا کیا کرتے تھے۔

(حیات امام احمد بن حنبل (اُردو) ص ۲۵۸)

ابن عدی کا بیان ہے کہ عبد اللہ اپنے والد کے سامنے ہی مرتبہ کمال کو پہنچ گئے تھے اور ان (امام احمد) کے دل میں اپنے بیٹے کی فضیلت و مرتبہ کی وجہ سے ایک مقام تھا' کیونکہ عبد اللہ نے اس مسند کے ذریعے اپنے والد کے علم کو زندہ کیا تھا جس کی ان کے والد نے ان کے سامنے قراءت کی تھی اور ان سے پہلے کسی کے سامنے قراءت نہیں کی تھی (یعنی امام احمد نے سب سے پہلے اپنے بیٹے عبد اللہ کو مسند پڑھ کر سنائی) اور اگر عبد اللہ نے کسی سے کوئی حدیث لکھی ہے تو صرف وہی حدیث لکھی ہے جس کے لکھنے کا ان کے والد نے حکم (اذن) دیا۔ (فتح الربانی ج ا ص ۱۹)

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبد اللہ نے اپنے والد ہی سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔ ابن ابی یعلیٰ اپنے طبقات میں فرماتے ہیں: صالح نے اپنے والد (امام احمد) سے بہت کم لکھا ہے لیکن عبد اللہ نے اپنے والد رحمہ اللہ تعالیٰ سے اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ دنیا میں کوئی ان کا حریف نہیں بن سکتا' انہوں نے مسند' تفسیر' ناسخ و منسوخ' تاریخ' حدیث شعبہ' آیت کتاب اللہ کی تقدیم و تاخیر' جواباتِ قرآن اور مناسک کبیرہ و صغیرہ کا علم حاصل کیا' اس کے علاوہ دوسرے مصنفات اور حدیث شیوخ کا مطالعہ کیا' چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر شیوخ' عبد اللہ کی معرفت رجال اور معرفت فن علل احادیث کے قائل چلے آرہے ہیں۔ امام عبد اللہ طلب حدیث میں ہمیشہ سرگرم رہے' اسے سب مانتے ہیں' غرض سلف سے خلف تک عبد اللہ کے علم و فضل اور جلالت شان کا اقرار و اعتراف چلا آرہا ہے۔ (حیات امام احمد بن حنبل (اُردو) ص ۲۵۹۔۲۵۸)

امام عبد اللہ اور تعریف و ثناء

امام عبد اللہ کے فضل و کمال اور طلب حدیث کے سلسلے میں ان کی محنت و مشقت کی تعریف و ثناء عوام اور خاص طور پر علماء نے اتنی کی ہے کہ اس کثرت ثناء سے وہ خود اکتا گئے تھے اور ایسی باتوں کے سننے سے ناگواری کا اظہار کرنے لگے۔

(حیات امام احمد بن حنبل (اُردو) ص ۲۵۹)

دارِ فنا سے دارِ بقاء کی طرف کوچ

حافظ ابن جوزی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ جب بیمار ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کس جگہ دفن ہونا پسند کریں گے؟ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پایۂ صحت کو پہنچی ہوئی ہے کہ قطیعہ (کے مقام) میں ایک نبی مدفون ہیں' اسی لیے اپنے والد کے جوار میں دفن ہونے کی بہ نسبت نبی کے جوار میں دفن ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

چنانچہ جمادی الاخریٰ کے نو دن باقی تھے کہ آپ بروز اتوار ۲۹۰ھ میں (اپنے والد کی عمر کے مطابق ستر سال کی عمر میں) اس دارِ فانی سے دار بقاء کی طرف سدھار گئے' آپ کی نماز جنازہ آپ کے بھتیجے زہیر (بن صالح) نے پڑھائی' آپ کے جنازہ میں بہت

بڑا اجتماع تھا، اور آپ کا دن کے آخری حصہ میں باب التبن کے قبرستان میں دفن کیا گیا (اس طرح ایک آفتابِ علم اپنی شعاعیں اور کرنیں سمیٹے غروب ہو گیا)۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل ص ۳۰۶)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ مِنَ الْكِتَابِ

قِسْمُ التَّوْحِيْدِ وَاُصُوْلِ الدِّيْنِ

۱/۱ - كِتَابُ التَّوْحِيْدِ

۱ - بَابٌ فِيْ وُجُوْبِ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَوْحِيْدِهٖ وَالْاِعْتِرَافِ بِوُجُوْدِهٖ

۱/۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنُعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾.

۲/۲ - ز وَعَنْ رُفَيْعٍ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ الْاٰية﴾ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِذٰلِكَ اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ فَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

کتاب کی قسم اوّل

توحید اور اصولِ دین پر مشتمل ہے

توحید کا بیان

اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی توحید کے وجوب اور اس کے وجود کے اعتراف کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے نعمان یعنی عرفات میں پختہ عہد لیا (وہ اس طرح کہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی تمام پیدا شدہ اولاد کو نکال کر ان کے سامنے سرخ چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا' پھر ان سے آمنے سامنے گفتگو فرمائی' پوچھا: ''کیا میں تمہارا رب (پروردگار) نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! (یقیناً تو ہمارا رب ہے) ہم نے گواہی دی' (یہ اس لیے ہوا) تاکہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے' یا یہ نہ کہو کہ شرک تو صرف ہمارے آباؤاجداد نے اس سے پہلے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کی اولاد تھے تو کیا تو ہمیں باطل پرستوں کے فعل (شرک) کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' اللہ عزوجل کے اس ارشاد: (ترجمہ) ''اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کو ان کے نفسوں (ذاتوں) پر گواہ بنایا.....'' کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (اولاد آدم) کو اکٹھا کیا' پس ان کی روحیں بنائیں' پھر ان کی صورتیں بنائیں' پھر ان کو قوت گویائی بخشی تو انہوں نے گفتگو کی' پھر ان سے پختہ عہد و میثاق لیا' اور انہیں خود ان کی ذاتوں پر گواہ بنا کر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ (انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یقیناً تو ہمارا رب ہے) فرمایا: میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدم (علیہ السلام) کو بھی تم پر گواہ بناتا ہوں تاکہ قیامت کے دن کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہم تو جانتے ہی نہیں تھے' (پس یہ بات اچھی طرح) تم جان لو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے

شَيْئًا، إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوْا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ غَيْرُكَ فَأَقَرُّوْا بِذٰلِكَ.

لائق نہیں ہے اور نہ ہی میرے سوا کوئی رب (پروردگار) ہے، پس تم میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا، عنقریب میں تمہارے پاس اپنے رسولوں کو بھیجوں گا جو تمہیں میرا عہد و میثاق یاد دلائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا، انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہے اور تو ہی ہمارا معبود ہے، تیرے سوا کوئی رب نہیں ہے، پھر انہوں نے اس کا اقرار کیا۔

۳/۳ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهِ، قَالَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ، قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ أَرَدْتُّ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ ذٰلِكَ، قَدْ أَخَذْتُ عَلَيْكَ فِي ظَهْرِ آدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک جہنمی آدمی سے کہا جائے گا ذرا یہ بتا کہ اگر زمین کی ساری چیزوں کا تو مالک بن جائے تو کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ (عذاب سے بچنے کیلئے) وہ تیرا فدیہ بن جائیں؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے آسان ترین چیز طلب کی تھی کہ میں نے آدم (علیہ السلام) کی پیٹھ میں تجھ سے اس بات کا عہد لیا تھا کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے گا، مگر تو نے اس عہد کو توڑ کر میرا شریک ٹھہرا لیا۔

۴/۴ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى الشَّامِ يُفَقِّهُ النَّاسَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْفُوْرُ رَسَنُهُ مِنْ لِيفٍ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ سِرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ارْكَبْ فَرَدِفْتُهُ فَصُرِعَ الْحِمَارُ بِنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَقُمْتُ أَذْكُرُ مِنْ نَفْسِي أَسَفًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ وَسَارَ بِنَا فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَضَرَبَ ظَهْرِي بِسَوْطٍ مَعَهُ أَوْ عَصًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخْلَفَ يَدَهُ فَضَرَبَ ظَهْرِي فَقَالَ يَا مُعَاذُ يَا ابْنَ أُمِّ مُعَاذٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا هُمْ

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ''اور یہ وہ شخصیت ہیں جن کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو علم دین سکھانے کیلئے شام کی طرف بھیجا تھا'' بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اپنے گدھے پر سوار ہوئے، جس کا نام یعفور تھا اور اس کی لگام پوست کھجور کی تھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے معاذ! تم بھی سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی سواری پر چلیں، پھر فرمایا: تم سوار ہو جاؤ، تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے سواری پر بیٹھ گیا، سو گدھے نے ہمیں گرا دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے اور میں کھڑا ہوا اپنے دل میں افسوس کر رہا تھا، پھر دوسری مرتبہ ایسا ہوا، پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا اور وہ ہمیں لیکر چل پڑا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ پیچھے سے گھما کر میری پشت پر اپنی چھڑی یا عصا مارا، پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ (بندے) اس (اللہ تعالیٰ) کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر وہ (گدھا) چلتا رہا، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر

فَعَلُوْا ذٰلِكَ، قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنْ يُّدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ.

آپ (ﷺ) نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف گھما کر میری پشت پر مار کر فرمایا: اے معاذ! یا (یوں فرمایا) اے معاذ کی ماں کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ جب وہ ایسا کرلیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں)' میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ ایسا کرلیں تو وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

۵/۵ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ، كُنْتُ رِدْفَهُ عَلٰى حِمَارٍ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ بَدَلَ قَوْلِهِ اَنْ يُّدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ زَادَ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' ہم نے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب وغریب حدیث بیان کریں' انہوں نے کہا: جی ہاں! ٹھیک ہے' (پھر حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ) میں آپ (ﷺ) کے پیچھے گدھے پر سوار تھا' تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا! حاضر ہوں یا رسول اللہ! فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ باقی حدیث حسب سابق ہے' الا یہ کہ اس حدیث میں ''ان یدخلھم الجنۃ'' (وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا) کی بجائے ''ان لایعذبھم'' (یعنی وہ انہیں عذاب نہیں دے گا) ہے' اور ایک روایت میں دوسرے طریق سے یہ اضافہ ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: رہنے دو تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔

٦/٦ - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ وَمَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا کیا حق ہے؟ اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: لوگوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں' پس جب وہ ایسا کرلیں تو اس پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۷/۷ - وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طُفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخِىْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) لِاُمِّهَا اَنَّهُ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّهُ مَرَّ بِرَهْطٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ الْيَهُوْدُ قَالَ اِنَّكُمْ

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا گویا کہ ان کا گزر یہودیوں کے ایک گروہ سے ہوا تو پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہودی ہیں' کہا تم ہی وہ لوگ ہو جن کا یہ

أَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ عُزَيْرًا ابْنُ اللّٰهِ فَقَالَ الْيَهُوْدُ وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْ لَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ مَرَّ بِرَهْطٍ مِّنَ النَّصَارٰى فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ النَّصَارٰى فَقَالَ إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ قَالُوْا وَإِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا أَحَدًا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا صَلَّوْا خَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ طُفَيْلًا رَأٰى رُؤْيَا فَأَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ مِنْكُمْ وَإِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِي الْحَيَاءُ مِنْكُمْ أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خیال (عقیدہ) ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، تو یہودیوں نے کہا کہ تم وہ لوگ ہو جو کہتے ہو کہ ''جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو محمد چاہے'' پھر ان کا گزر عیسائیوں کے ایک گروہ سے ہوا تو پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم عیسائی ہیں، کہا تم ہی وہ لوگ ہو جن کا یہ خیال (عقیدہ) ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، انہوں نے کہا کہ تم وہ لوگ ہو جو یہ کہتے ہو کہ ''جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو محمد چاہے'' پس جب صبح ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو خواب والی بات بتائی، پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو آپ (ﷺ) کو بھی خواب والی بات بتا دی، تو آپ (ﷺ) نے پوچھا کیا تم نے یہ خواب کسی کو بتایا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! پس جب لوگ نماز پڑھ چکے تو آپ (ﷺ) نے ان کو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا کہ طفیل نے خواب دیکھا ہے، اور تم میں سے بعض لوگوں کو خواب میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں اس نے بتا دیا ہے، اور تم ایسی بات کہا کرتے تھے کہ اس سے تمہیں روکنے سے مجھے حیاء مانع تھی، پس تم ''ماشاء الله و ماشاء محمد'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو محمد چاہے) نہ کہا کرو۔

۸/۸ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ إِنِّيْ لَقِيْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَكْرَهُهَا مِنْكُمْ فَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مُحَمَّدٌ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اہل کتاب کے کچھ لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ''ماشاء الله و شاء محمد'' نہ کہو تو تم بہترین لوگ ہو، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تم سے اس بات کو ناپسند کرتا تھا، تو تم ''ما شاء الله ثم محمد'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر محمد) کہا کرو۔

۹/۹ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَعَلْتَنِيْ وَاللّٰهَ عِدْلًا بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو کہا ''جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں'' تو نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر اور شریک بنالیا ہے؟ بلکہ صرف ''ماشاء اللہ'' (جو اللہ تعالیٰ چاہے) کہا کرو۔

۲ - بَابُ فِيْ عَظْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكِبْرِيَائِهِ وَكَمَالِ قُدْرَتِهِ وَافْتِقَارِ الْخَلْقِ إِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی کبریائی، اس کی قدرت کاملہ اور مخلوق کا اس کے محتاج ہونے کا بیان

۱۰/۱۰ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس کھڑے ہو کر چار چیزوں کے بارے میں بتایا، فرمایا یقیناً

وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ، (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ حِجَابُهُ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ﴿فَلَمَّا جَاءَهَا نُوْدِيَ أَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾.

اللہ عزوجل نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے، وہ بندوں کے میزان اعمال کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے، اسی کی بارگاہ میں رات کے عمل شروع دن میں اور دن کے عمل ابتدائے رات میں اٹھائے جاتے ہیں، (اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے، وہی بندوں کے میزان اعمال کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے، اس (کی ذات) کا پردہ آگ ہے، اگر وہ اس پردہ کو ہٹا دے تو اس کی ذات کی تجلیات تاحد نگاہ ہر چیز کو جلا دیں، پھر ابوعبیدہ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھا: (ترجمہ) ''پھر جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس کے پاس پہنچے تو ندا کی گئی کہ بابرکت ہے جو اس آگ میں ہے اور جو اس کے آس پاس ہے اور (ہر تشبیہ و تمثیل سے) اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا رب (پروردگار) ہے''۔

۱۱/۱۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِيْنِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں دست کرم بھرا ہوا ہے، کوئی خرچ اسے کم نہیں کر سکتا، اس کا جود و عطا رات دن جاری ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ذرا غور تو کرو کہ جب سے اس نے زمین و آسمانوں کو پیدا کیا ہے تب سے آج تک کس قدر اس نے خرچ کیا لیکن اس کے بھرے ہوئے دست کرم سے ذرا بھی کمی نہیں ہوئی، فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا، اور اس کے دوسرے ہاتھ میں (بندوں کا) میزان عمل ہے جس کو وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

۱۲/۱۲ - وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ سے لپیٹ دیگا، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

۱۳/۱۳ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ، لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے، آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق ہے، آسمانوں میں چار انگل کے برابر بھی جگہ نہیں ہے مگر فرشتہ اس پر سجدہ ریز ہے، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے، بستروں پر بیویوں سے لذتیں حاصل نہ کرتے اور تضرع و عاجزی اور آہ و زاری سے

الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلٰى أَعْلَى الصُّعُدَاتِ تَجَارُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ.

۱۴/۱۴ - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْلَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ أَنِّيْ أَقْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ بِقُدْرَتِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِيْ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ، فَاسْأَلُوْنِيْ أُغْنِكُمْ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأُنْثَاكُمْ) وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَشْقٰى قَلْبٍ مِّنْ قُلُوْبِ عِبَادِيْ مَانَقَصَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ فِيْ مُلْكِيْ مِنْ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ. وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأُنْثَاكُمْ) وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فَسَأَلَنِيْ كُلُّ سَائِلٍ مِّنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَنِيْ كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهَا إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا كَذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِيْ، ذٰلِكَ بِأَنِّيْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ صَمَدٌ، عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَطَائِيْ كَلَامِيْ وَعَذَابِيْ كَلَامِيْ) إِذَا أَرَدْتُّ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ (وَعَنْهُ فِيْ أُخْرٰى) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّيْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِيْ، أَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا، كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يُخْطِئُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے تم جنگلوں اور صحراؤں کی طرف نکل جاتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا بخدا! میں چاہتا ہوں کہ میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا گیا ہوتا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گنہ گار ہو ماسوا اس کے جس کو میں بچالوں، سو تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا، اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ بخشنے پر میں قادر ہوں اور وہ میری قدرت کو جانتے ہوئے مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے تو میں پرواہ کیے بغیر اس کو بخش دیتا ہوں، اور تم سب گمراہ ہو ماسوا اس کے جس کو میں ہدایت دیدوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سب فقیر ہو ماسوا اس کے جس کو میں دولت مند و غنی بنادوں، سو تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دولت مند و غنی بنادوں گا، اور اگر تمہارے سب اگلے، پچھلے (اور ایک روایت میں ہے، تمہارے سب انسان وجن، تمہارے سب چھوٹے بڑے، تمہارے سب مرد وعورتیں) اور تمہارے سب زندہ و مردے، تمہارے سب تر وخشک میرے بندوں کے دلوں میں سے بد بخت ترین دل پر متفق وجمع ہو جائیں تو ان کے یہ جرم میرے ملک سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ کر سکیں گے، اور اگر وہ میرے بندوں میں سے نیک ترین بندہ کے دل پر متفق وجمع ہو جائیں تو ان کی اس نیکی سے میرے ملک میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا، اور اگر تمہارے اگلے پچھلے، (اور ایک روایت میں ہے، اور تمہارے سب انسان وجن، تمہارے چھوٹے بڑے اور تمہارے سب مرد وعورتیں) اور تمہارے سب زندہ و مردے اور تمہارے تر وخشک اکٹھے ہو جائیں، پھر ان میں سے ہر سائل اپنی انتہائی تمناؤں اور آرزوؤں سے مجھ سے سوال کرے، پھر میں ہر سائل کو اس کی تمناؤں کے مطابق جو کچھ وہ مانگے میں اسے عطا کر دوں تو میرے ملک سے اس قدر بھی کم نہ ہوگا جیسا کہ تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر گزرتے ہوئے اس (سمندر) میں سوئی ڈبوئے، پھر اسے باہر نکالے (سو جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی) اسی طرح میرے ملک میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بہت بڑا سخی و داتا ہوں، بہت زیادہ عطا کرنے والا ہوں اور میں ہی ہمیشہ و باقی رہنے والا اور سب کی حاجتیں پوری کرنے والا ہوں، فرمان میری عطا ہے اور فرمان ہی میرا

ثُمَّ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَلَا أُبَالِي، وَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ كَانَ ضَالًّا إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ، وَكُلُّكُمْ كَانَ عَارِيًا إِلَّا مَنْ كَسَوْتُ، وَكُلُّكُمْ كَانَ جَائِعًا إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ، وَكُلُّكُمْ كَانَ ظَمْآنًا إِلَّا مَنْ سَقَيْتُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ وَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، وَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ وَاسْتَسْقُونِي أَسْقِكُمْ، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ (فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْمُتَقَدِّمِ وَفِيهِ لَمْ يَنْقُصُوا مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ رَأْسُ الْمِخْيَطِ مِنَ الْبَحْرِ.

عذاب ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ میری عطا میرا فرمان ہے اور میرا عذاب میرا فرمان ہے)' جب میں کسی چیز (کے ہونے) کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کیلئے کہتا ہوں ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے' (اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے میرے بندو!) میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کیا ہے' اچھی طرح سن لو! تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو' تمام اولاد آدم رات دن گناہ کرتے ہیں' پھر وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں تو میں پرواہ کیے بغیر ان (کے تمام گناہوں) کو بخش دیتا ہوں' اور فرمایا: اے اولاد آدم! تم سب گمراہ ہو ماسوا اس کے جس کو میں ہدایت دیدوں' تم سب بے لباس ہو ماسوا اس کے جس کو میں لباس پہناؤں' تم سب بھوکے ہو ماسوا اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں اور تم سب پیاسے ہو ماسوا اس کے جس کو میں پانی پلاؤں' سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا' تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا' تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اور تم مجھ سے پانی مانگو میں تمہیں پانی پلاؤں گا' اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے (باقی حدیث سابق کی طرح مذکور ہے' البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ) وہ میرے ملک سے صرف اتنا کم کر سکیں گے جس طرح سوئی کا سرا سمندر (میں ڈبو کر نکالنے) سے کمی ہوتی ہے۔

۱۵/۱۵ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کے آخری حصہ میں نماز (تہجد) پڑھنے کیلئے اُٹھتے تو یہ کلمات کہتے تھے: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو ان (آسمانوں اور زمین) میں رہتے ہیں (تو ان کا بھی نور ہے) اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور جو ان (آسمانوں اور زمین) میں رہتے ہیں (تو ان کو بھی قائم رکھنے والا ہے) اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' تو ہی آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جو ان (آسمانوں اور زمین) میں رہتے ہیں (تو ان کا بھی پروردگار ہے) اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' اور تو سچا ہے' تیرا قول سچا ہے' تیرا وعدہ سچا ہے' تجھ سے ملاقات حق ہے' جنت حق ہے' دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیری اطاعت کرتا ہوں' تجھ پر ایمان رکھتا ہوں' تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری

اَنْتَ.

وجہ سے (کفار سے) جنگ کرتا ہوں اور تجھی کو حَکَم بناتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہوں کو بخش دے۔ اے میرے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

۳ - بَابُ فِیْ صِفَاتِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَتَنْزِیْهِهٖ عَنْ كُلِّ نَقْصٍ

اللہ عزوجل کی صفات اور اس کا ہر نقص (وعیب) سے پاک ہونے کا بیان

۱۶/۱۶ - عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾.

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ ہمیں اپنے رب کا نسب نامہ بتائیں، تو اللہ تعالیٰ نے (ان کے جواب میں سورہ اخلاص) نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''اے حبیب! فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا، اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے''۔

۱۷/۱۷ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كَذَّبَنِیْ عَبْدِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ، تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ) اَنْ یَّقُوْلَ فَلَنْ یُّعِیْدَنَا كَمَا بَدَاَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ یَقُوْلُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہ چاہیئے، وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ یہ بات اس کے لائق نہیں ہے، پس اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے ہمیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہمیں دوبارہ ہرگز نہیں لوٹائیگا، اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز (اللہ) ہوں کہ نہ میں نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی مجھے کسی نے جنا ہے اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے۔

۱۸/۱۸ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا زمانہ کو گالی دیکر مجھے اذیت پہنچاتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہاتھ میں تمام امور ہیں اور رات و دن کو میں ہی بدلتا ہوں۔

۱۹/۱۹ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ، فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ بِشَیْءٍ مِنْ هٰذَا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر اگر یہ پوچھے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہ کہے کہ اللہ عزوجل نے (پیدا کیا ہے)، پھر اگر شیطان یہ پوچھے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہ جواب دے کہ اللہ تعالیٰ نے (پیدا کیا ہے)، پھر اگر شیطان یہ پوچھے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جب تم میں سے کوئی اس کی طرف سے کچھ محسوس کرے تو یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

٢٠/٢٠ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُوْنَ مِنَ الْوَسْوَسَةِ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَجِدُ شَيْئًا لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے اپنے دلوں میں موجود وسوسہ وخیالات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسی چیز محسوس کرتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کا آسمان سے گر پڑنا اس محسوس کی ہوئی چیز کے بیان کرنے سے زیادہ محبوب ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی خالص ایمان ہے۔

٤ - بَابُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ نَعِيْمِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَثَوَابِهِمْ وَوَعِيْدِ الْمُشْرِكِيْنَ وَعِقَابِهِمْ

موحدین کو راحت وثواب ملنے اور مشرکین کو وعید وعذاب ملنے کا بیان

٢١/٢١ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں کہ اس نے اس (کلمہ) کو مریم کی طرف القا کیا تھا اور اس کی روح ہیں، اور جنت حق ہے، اور دوزخ حق ہے تو اس کے عمل جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ داخل ہونا چاہے گا اس سے اس کو جنت میں داخل کردے گا۔

٢٢/٢٢ - وَعَنْهُ أَيْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) حَرَّمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں تو دوزخ پر اسے حرام کر دیا جائے گا (اور ایک روایت ہے کہ) اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔

٢٣/٢٣ - وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيْهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِيْ يَقُوْلُ

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن سلام) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا اور حج مبرور کرنا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وادی میں سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا کہ "میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْهَدُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا يَشْهَدَ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هٰرُوْنَ.

لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں''، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی کلمہ شہادت ادا کرے گا وہ شرک سے بری ہے۔ حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو ہارون سے سنا ہے۔

۲۴/۲۴ - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۲۵/۲۵ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی ایک روایت منقول ہے۔

۲۶/۲۶ - وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا رَدِيْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سُهَيْلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيْبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنُّوْا اَنَّهُ يُرِيْدُهُمْ فَحَبَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَاَعْتَقَهُ بِهَا مِنَ النَّارِ.

حضرت سعید بن صلت بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (کی سواری پر آپ) کے پیچھے سوار تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز سے دو یا تین مرتبہ فرمایا: اے سہیل بن بیضاء! تو سہیل نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہر ندا کا جواب دیا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز تمام لوگوں نے سنی تو سب نے یہی خیال کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں بلا رہے ہیں' تو جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے تھے وہ رک گئے اور جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے تھے وہ پہنچ گئے یہاں تک کہ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''، تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دیتا ہے' (اور ایک روایت میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے اس کے لیے جنت کو واجب کر دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

۲۷/۲۷ - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِيْ فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَكُمْ اَنَّهُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبَشِّرُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ بْنُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو اور اپنے پچھلوں کو بھی اس بات کی خوشخبری سنا دو کہ جس نے صدق دل سے اس بات کی گواہی دی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''، وہ جنت میں داخل ہوگا' چنانچہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ سے باہر آئے تا کہ لوگوں کو خوشخبری سنائیں تو ہمارا سامنا

الْخَطَّاب (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَرَجَعَ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَتَّكِلُ النَّاسُ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا تو وہ ہمیں واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اسی پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں گے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ سن کر) خاموش ہو گئے۔

۲۸/۲۸ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَنَا مِمَّنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُوْلُ اكْشِفُوْا عَنِّيْ سَجْفَ الْقُبَّةِ اُحَدِّثْكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ اِلَّا اَنْ تَتَّكِلُوْا' سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ اَوْ يَقِيْنًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ کے مرض وفات کے وقت ان کے ہاں موجود تھے' انہوں (حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) نے فرمایا مجھ سے خیمہ کے پردہ کو ہٹا دو' میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے' مجھے وہ حدیث تمہیں بیان کرنے سے صرف یہی چیز مانع تھی کہ تم اسی پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے خلوص دل یا یقین دل سے اس بات کی گواہی دی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا' اور ایک روایت میں فرمایا کہ وہ جنت میں داخل ہو گا اور اسے دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

۲۹/۲۹ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اس بات کی گوائی دینا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' یہ جنت کی چابیاں ہیں۔

۳۰/۳۰ - وَعَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ اَوْ قَالَ بِقُدَيْدٍ فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ فَيَاْذَنُ لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَكُوْنُ شِقُّ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضَ اِلَيْهِمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَلَمْ نَرَعِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا بَاكِيًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الَّذِيْ يَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيْهٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ حِيْنَئِذٍ اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ وَقَدْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر سے لوٹ کر) آئے یہاں تک کہ جب ہم ''کدید'' یا فرمایا ''قدید'' کے مقام پر پہنچے تو ہم میں سے بعض لوگ اپنے گھر والوں کی طرف جانے کے لئے اجازت مانگنے لگے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو اجازت دینے لگے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی' پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا کہ درخت کا وہ حصہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے وہ ان کے نزدیک دوسرے حصہ کی بہ نسبت زیادہ مبغوض ہے' پس اس کے پاس ہم نے لوگوں کو روتے ہوئے دیکھا تو ایک شخص (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس کے بعد جس نے آپ سے اجازت طلب کی وہ کم عقل ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور فرمایا: اس وقت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی بندہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' پھر وہ اس پر ثابت

اَنْ یُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلُوْهَا حَتّٰی تَبَوَّئُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِكُمْ وَاَزْوَاجِكُمْ وَذُرِّیَّاتِكُمْ مَسَاكِنَ فِی الْجَنَّةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِنَّ الَّذِیْ یَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذِهٖ لَسَفِیْهٌ فِیْ نَفْسِیْ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ وَكَانَ اِذَا حَلَفَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ثُمَّ یُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ فِی الْجَنَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْكَدِیْدِ اَوْقَالَ بِعَرَفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ.

قدم رہا (اور اعتدال کا راستہ چلتا رہا) تو وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار ایسے لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا کہ نہ ان سے کوئی حساب ہوگا اور نہ ہی کوئی عذاب ہوگا، اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ اس وقت تک جنگ میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم اور تمہارے نیک ماں باپ، تمہاری نیک بیویاں اور تمہاری نیک اولاد جنت میں اپنے ٹھکانوں کو حاصل نہ کر لیں، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے لوٹ کر آئے تو لوگ آپ (ﷺ) سے اجازت طلب کرنے لگے، پھر انہوں نے حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اس کے بعد جس نے آپ سے اجازت طلب کی وہ میرے نزدیک کم عقل ہوگا، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور خیر و بھلائی کی گفتگو فرمائی، پھر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دیتا ہوں'' اور آپ (ﷺ) جب قسم کھاتے تو فرماتے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے'' کہ جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا، پھر وہ اس پر ثابت قدم رہا (اور اعتدال کا راستہ چلتا رہا) تو وہ جنت میں داخل ہوگا، (اور انہی سے تیسرے طریقے سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر سے لوٹ کر) آئے یہاں تک کہ جب ہم ''کدید'' یا فرمایا ''عرفہ'' کے مقام پر پہنچے پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

۳۱/۳۱ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ مانتے ہوئے مر گیا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۲/۳۲ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا یَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حُرِّمَ عَلَی النَّارِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا اُحَدِّثُكَ مَا هِیَ هِیَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ الَّتِیْ اَعَزَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَهِیَ كَلِمَةُ التَّقْوٰی الَّتِیْ اَلَاصَ عَلَیْهَا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی اس کو سچے دل سے کہے گا اسے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے، وہ کلمہ اخلاص ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کو عزت و غلبہ عطا فرمایا، اور وہ کلمہ تقوی ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے نبی (ﷺ) نے اپنے چچا ابوطالب سے (اس کی) موت کے وقت مطالبہ

نَبِیُّ اللّٰهِ عَمَّهُ اَبَا طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

کیا تھا' (اور وہ یہ کہ) اس بات کی گواہی دینا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

۳۳/۳۳ - وَعَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدُّئَلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ فَاِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهُ اُحَدِّثُهُ فَاِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهُ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ اَبُوْذَرٍّ یَجُرُّ اِزَارَهُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ.

حضرت ابوالاسود دئلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے' (تو میں واپس چلا گیا)' پھر میں حاضر خدمت ہوا تا کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی حدیث سنوں' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سو رہے تھے' (میں واپس چلا گیا)' پھر میں حاضر خدمت ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیدار ہو چکے تھے' تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس بیٹھ گیا' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس بندہ نے یہ کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''، پھر وہ اسی حال میں مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا' میں نے عرض کیا: اگر چہ وہ زانی ہو' اگر چہ وہ چور ہو' فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو' اگر چہ وہ چور ہو' میں نے (پھر) عرض کیا: اگر چہ وہ زانی ہو' اگر چہ وہ چور ہو' فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو' اگر چہ وہ چور ہو' تین بار آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ فرمایا اور چوتھی بار آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ابوذر کی ناک خاک آلود ہونے کے باوجود (وہ شخص جنتی ہے)' ابوالاسود دئلی نے کہا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

۳۴/۳۴ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا رَدَّ اِلَیْكَ رَبُّكَ فِی الشَّفَاعَةِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یَسْاَلُنِیْ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِیْ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَا یُهِمُّنِیْ مِنَ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِیْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِیْ، وَشَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا یُصَدِّقُ قَلْبُهُ لِسَانَهُ وَلِسَانُهُ قَلْبَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے شفاعت کے بارے میں آپ کو کیا جواب دیا' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے' مجھے یقین تھا کہ پہلے شخص تم ہی ہو گے جو مجھ سے میری امت کی شفاعت کے متعلق سوال کرو گے' کیونکہ میں تمہارے علم کے ذوق و شوق کو خوب جانتا ہوں' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے! جنت کے دروازوں پر لوگوں کی بھیڑ (ورش) ہونا میرے نزدیک میری تمام شفاعت سے زیادہ اہم نہیں ہے' اور میری شفاعت (ہر) اس شخص کیلئے ہے جس نے مخلص ہو کر اس بات کی گواہی دی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے'' درانحالیکہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کر رہا ہو اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کر رہی ہو۔

۳۵/۳۵ - وَعَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا اِلَّا حُجِبَتْ عَنْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' تو جو بندہ ان دونوں پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو قیامت کے دن اس سے دوزخ کی آگ کو دور کر دیا جائے گا۔

۳٦/۳٦ - وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) خَصْلَتَانِ يَعْنِیْ اِحْدَاهُمَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخْرٰى مِنْ نَفْسِیْ، مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ، وَاَنَا اَقُوْلُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو اچھی عادتیں ہیں' ان میں سے ایک کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور دوسری (کا تعلق) میری ذات سے ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جو شخص اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہوئے مر گیا: وہ دوزخ میں داخل ہوگا' اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۷/۳۷ - وَعَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اَوْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلَ عَلٰى مَسْرُوْقٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا لَمْ تَضُرَّهٗ مَعَهٗ خَطِيْئَةٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهٖ لَمْ تَنْفَعْهُ مَعَهٗ حَسَنَةٌ.

حضرت ابو نعیم بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک آدمی یا ایک شیخ (بزرگ) آیا اور وہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا' تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو اس کے ساتھ جانے والا گناہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا' اور جو شخص حالت شرک میں مرا تو اس کے ساتھ جانے والی نیکی اسے فائدہ نہ پہنچائے گی۔

۳۸/۳۸ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُوْجِبَتَانِ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں' جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جس شخص نے اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۳۹/۳۹ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا يُشْرِكُ بِهٖ) دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّتَّكِلُوْا عَلَيْهَا اَوْ كَمَا ذَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ (بن جبل رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' (اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو) تو وہ جنت میں داخل ہوگا' عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ دیدوں؟ آپ

(ﷺ) نے فرمایا: نہیں! کیونکہ مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں گے، یا جیسا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا۔

۴۰/۴۰ - وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ.

حضرت سلمہ بن نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتو وہ جنت میں داخل ہوگا اگر چہ وہ زانی اور چور ہو۔

۴۱/۴۱ - وَعَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هِصَّانُ الْكَاهِنُ الْعَدَوِیُّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِیْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ تَمُوْتُ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَرْجِعُ ذَاكُمْ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُعَاذٍ قَالَ الْقَوْمُ فَعَنَّفَنِیْ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَمْ یُسِیْءِ الْقَوْلَ نَعَمْ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ثَنَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِلِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ بِالْبَصْرَةِ فَجَلَسْتُ اِلٰى شَیْخٍ اَبْیَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ قَالَ لَا تُعَنِّفُوْهُ وَلَا تُؤَنِّبُوْهُ دَعُوْهُ نَعَمْ اَنَا سَمِعْتُ ذَاكَ مِنْ مُعَاذٍ یَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْمَاعِیْلُ مَرَّةً یَاْثُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ ھصان کاہن عدوی نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بھی موجود تھے' انہوں نے کہا کہ ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر جو بھی انسان اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا اور یقین دل سے اس بات کی بھی گواہی دی کہ میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' تو اسے بخش دیا جائے گا' ھصان کاہن عدوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا آپ نے یہ حدیث حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو میرے اس کہنے پر لوگوں نے مجھے خوب ملامت کی' تو انہوں (عبدالرحمٰن بن سمرہ) نے کہا کہ اسے کچھ نہ کہو' کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کی' (پھر کہا:) ہاں! میں نے یہ حدیث حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' (اور دوسرے طریق سے یہ روایت اس طرح ہے کہ)...... ھصان بن کاہل کا بیان ہے کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو میں ایک بزرگ کے پاس بیٹھ گیا جن کے سر کے بال اور ڈاڑھی سفید تھی' تو انہوں نے کہا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی' پھر انہوں نے (مذکور) حدیث بیان کی' اور اس (حدیث) میں یہ ہے کہ اس (بزرگ) نے کہا اس کو ملامت و شرمندہ نہ کرو اور نہ ہی اسے ڈانٹو' اسے چھوڑ دو اور کچھ نہ کہو' (پھر کہا:) ہاں! میں نے یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے' اور اسماعیل کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا

حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِلِ قَالَ وَكَانَ أَبُوهُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا شَيْخٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ہے۔ ہصان کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ (بزرگ) کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ (بزرگ) عبدالرحمٰن بن سمرہ ہیں' (اور تیسرے طریق سے یہ روایت اس طرح ہے کہ)...... ہصان بن کاہل (زمانہ جاہلیت میں جس کا باپ کاہن تھا) کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں' میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک بزرگ جن کے سر کے بال اور ڈاڑھی سفید تھی وہ حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ کی وساطت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے' پھر اس حدیث کو روایت کیا۔

۴۲/۴۲ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْعَمِلْتَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قُرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَقُرَابُ الْأَرْضِ مِلْءُ الْأَرْضِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہ کرے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں زمین بھر کر تجھے بخشش عطا فرماؤں گا' اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے" قراب الارض (کا معنی) ملء الارض" (زمین کا بھر جانا) ہے۔

ایمان اور اسلام کا بیان

ایمان اور اسلام کے لغوی معانی، نیز آیا وہ متغایر ہیں یا متحد ہیں

علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء لکھتے ہیں:

ایمان کا لغوی معنی " تصدیق " ہے اور اسلام کا لغوی معنی " اطاعت کرنا اور ماننا وتسلیم کرنا" ہے اور ان دونوں (ایمان واسلام) کا معنی وہ ہے جو مشہور حدیث جبریل میں ہے، جس کو امام احمد بن حنبل، شیخین (امام بخاری وامام مسلم) اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے، اور اس (حدیث) میں یہ ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر زادِ راہ کی قدرت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو، اور ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور ہر خیر وشر کو تقدیر سے وابستہ مانو، اور ایمان واسلام کے اس معنی میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا ایمان اور اسلام متغایر ہیں یا متحد ہیں' چنانچہ محققین کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام متغایر ہیں' اور بعض محدثین، متکلمین اور جمہور معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام شرعاً مترادف ہیں۔ امام ابوسلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی البستی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب " معالم السنن" میں فرمایا: اس مسئلہ میں لوگوں نے بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں' چنانچہ امام زہری علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اسلام کلمہ (شہادت) ہے اور ایمان عمل (کا نام) ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ

دیہاتی لوگوں نے کہا: ہم ایمان لائے' آپ فرمائیں: تم ایمان نہیں

قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ. لائے، بلکہ یہ کہو ہم نے اطاعت کی ہے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ (الحجرت: ۱۴)

اور بعض دیگر علماء کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ اس بستی میں جو مومن تھے ہم نے ان سب کو نکال دیا○ تو ہم نے اس میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (اور کوئی گھر) نہ پایا○ (الذاریات: ۳۶-۳۵)

اور صحیح یہ ہے کہ اس بارے میں کلام کو مخصوص کیا جائے، اسے عام نہ رکھا جائے اور یہ اس لئے کہ مسلم بعض حالات میں مومن ہوتا ہے اور بعض حالات میں مومن نہیں ہوتا' اور مومن تمام حالات میں مسلم ہوتا ہے' سو ہر مومن مسلم ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن نہیں ہوتا' اور جب تم معاملہ کو اس پر محمول کرو گے تو تمہارے لئے آیات کی تاویل درست ہو جائے گی اور اس میں قول معتدل ہو جائے گا' اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اور ایمان کی اصل تصدیق ہے اور اسلام کی اصل استسلام وانقیاد (تسلیم کرنا اور اطاعت وفرمانبرداری کرنا) ہے' چنانچہ آدمی کبھی ظاہر میں اطاعت گزار وفرمانبردار ہوتا ہے لیکن باطن میں نہیں ہوتا اور کبھی باطن میں صادق ہوتا ہے مگر ظاہر میں وہ اطاعت گزار نہیں ہوتا۔ (بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی ج ا ص ۵۸)

ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب

ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) جمہور متکلمین کے نزدیک صرف تصدیق بالقلب کا نام ایمان ہے۔

(۲) امام ابومنصور ماتریدی کا مذہب ہے کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب کا نام ہے اور اقرار اجراء احکام مسلمین کے لیے شرط ہے۔ یہ دونوں تعریفیں نفس ایمان کی ہیں۔

(۳) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایمان کے دو جز ہیں، اقرار اور تصدیق، لیکن اکراہ کے وقت اقرار ساقط ہوسکتا ہے۔

(۴) ائمہ ثلاثہ اور محدثین کے نزدیک ایمان کے تین جز ہیں، تصدیق، اقرار اور اعمال صالحہ، لیکن اعمال کے ترک کرنے سے انسان ایمان سے خارج ہوتا ہے اور نہ کفر میں داخل ہوتا ہے بلکہ فاسق ہو جاتا ہے، یہ تعریف ایمان کامل کی ہے۔

(۵) معتزلہ میں سے واصل بن عطاء، ابوالہذیل اور قاضی عبدالجبار کا یہ نظریہ ہے کہ تصدیق، اقرار اور اعمال کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور اعمال میں واجب اور مستحب داخل ہیں اور عمل کے ترک کرنے سے انسان ایمان سے نکل جاتا ہے لیکن کفر میں داخل نہیں ہوتا۔ عمل کی نفی سے وہ ایمان سے خارج ہو گیا اور تکذیب نہ کرنے کی وجہ سے وہ کفر میں داخل نہیں ہوا۔

(۶) ابوعلی جبائی معتزلی اور ابوہاشم معتزلی کا یہ مسلک ہے کہ فقط اعمال واجبہ کا نام ایمان ہے، باقی تفصیل حسب سابق ہے۔

(۷) نظام معتزلی کا مذہب ہے جس کام پر وعید ہے اس کے ترک کرنے کا نام ایمان ہے۔

(۸) خوارج کا مذہب ہے تصدیق، اقرار اور اعمال کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور انسان معصیت کے ارتکاب سے کافر ہو جاتا ہے خواہ معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

(۹) کرامیہ کا یہ قول ہے کہ فقط زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔

(۱۰) غیلان بن مسلم دمشقی اور فضل رقاشی کا یہ نظریہ ہے کہ اقرار بہ شرط معرفت کا نام ایمان ہے۔

(۱۱) جہم بن صفوان کا یہ نظریہ ہے کہ فقط معرفت بالقلب کا نام ایمان ہے۔

(۱۲) مرجئہ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اور اعمال کی کوئی ضرورت نہیں۔ (ماخوذ از تبیان القرآن ج ۱ ص ۲۶۱-۲۶۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۲/۲-كِتَابُ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ

ایمان اور اسلام کا بیان

۱ - بَابُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا

ایمان اور اسلام کی فضیلت کا بیان

۱/۴۳ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَنَامُ الْعَمَلِ، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے اور کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کونسا عمل افضل و بہتر ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا اشرف واعلیٰ عمل ہے' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کونسا عمل افضل ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: حج مبرور (افضل عمل ہے)۔

۲/۴۴ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قِيْلَ لَهُ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور وہ اسی اعتقاد میں مرگیا تو اسے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

۳/۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ يَعْنِيْ بْنَ بَهْرَامَ ثَنَا شَهْرٌ (يَعْنِيْ بْنَ حَوْشَبٍ) ثَنَا ابْنُ غَنْمٍ عَنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحَ صَلّٰى بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَنَّ النَّاسَ رَكِبُوْا فَلَمَّا اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ فِيْ اَثَرِ الدُّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوْ اَثَرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ تَاْكُلُ وَتَسِيْرُ فَبَيْنَمَا مُعَاذٌ عَلٰى اَثَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتُهُ تَاْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيْرُ اُخْرٰى عَثَرَتْ نَاقَةُ مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزِّمَامِ فَهَبَّتْ حَتّٰى نَفَرَتْ

حضرت ابن غنم رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو غزوہ تبوک کی طرف لے کر نکلے' پس جب صبح ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو نماز فجر پڑھائی' پھر لوگ (سواریوں پر) سوار ہو کر چل پڑے' جب سورج طلوع ہوا تو لوگ رات کے سفر کی وجہ سے اونگھ رہے تھے' اور حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹے رہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نشانات قدم پر چلتے رہے' اور لوگوں کی سواریاں الگ الگ راستوں پر چل رہی تھیں اور چلتے چلتے چر بھی لیتی تھیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی (بھی) کبھی چرنا شروع کر دیتی اور کبھی چل پڑتی' تو حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چل رہے تھے ان کی اونٹنی سست ہوگئی تو انہوں نے اس کی لگام کو کھینچا تو وہ بہت تیز رفتار ہوگئی' یہاں تک کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی خوفزدہ ہوگئی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور سے چادر کو ہٹایا اور ادھر ادھر دیکھا تو لشکر میں سے کوئی بھی آدمی حضرت معاذ

مِنْهَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ قِنَاعَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ اَدْنٰى اِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اُدْنُ دُوْنَكَ فَدَنَا مِنْهُ حَتّٰى لَصِقَتْ رَاحِلَتُهُمَا اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَانِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كُنْتُ نَاعِسًا، فَلَمَّا رَاٰى مُعَاذٌ بُشْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَخَلْوَتَهُ لَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اَسْاَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ اَمْرَضَتْنِيْ وَاَسْقَمَتْنِيْ وَاَحْزَنَتْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْنِيْ عَمَّ شِئْتَ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَاَلْتَ بِعَظِيْمٍ لَقَدْ سَاَلْتَ بِعَظِيْمٍ ثَلَاثًا وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ، فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِيْ اَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْمَا يُتْقِنَهُ عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعِدْلِيْ فَاَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَاْسِ هٰذَا الْاَمْرِ وَذِرْوَةِ السَّنَامِ، فَقَالَ مُعَاذٌ بَلٰى بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(رضی اللہ) کی نسبت آپ (ﷺ) سے زیادہ قریب نہ تھا (یعنی سب سے زیادہ آپ کے نزدیک معاذ تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو آواز دی اور فرمایا: اے معاذ! عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں (دل و جان سے) حاضر ہوں' فرمایا: میرے قریب آ ئیے' تو وہ آپ (ﷺ) کے قریب ہو گئے یہاں تک کہ ان دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ) کی سواریاں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ خیال نہ تھا کہ لوگ ہم سے دور ہوں گے' تو حضرت معاذ (رضی اللہ) نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگ اونگھ رہے ہیں اور ان کی سواریاں الگ الگ ہو کر چل رہی ہیں اور وہ کبھی چر لیتی ہیں اور کبھی چل پڑتی ہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اونگھ رہا تھا' سو حضرت معاذ (رضی اللہ) نے جب رسول اللہ ﷺ کی خندہ پیشانی' خوش روئی اور خلوت کو دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں آپ سے ایسے کلمہ کے بارے میں پوچھوں جس نے مجھے بیمار اور غمگین کر دیا ہے' تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم جو چاہو مجھ سے پوچھو' عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسا عمل بتائیں جو جنت میں داخل کر دے کہ اس کے سوا آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: شاباش بہت خوب' تم نے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا' تم نے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا' یہ بات آپ (ﷺ) نے تین بار دہرائی' (پھر فرمایا:) اور اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے وہ بھلائی آسان کر دیتا ہے' اور آپ (ﷺ) نے ان سے جو بات بھی کی اسے تین مرتبہ دہرایا' اس لالچ سے تا کہ ان کے دل میں وہ بات پختہ ہو جائے' سو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ' نماز قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ یہاں تک کہ تمہیں اسی حال پر موت آ جائے' تو عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس بات کو پھر دہرائیں' تو آپ (ﷺ) نے اس بات کو تین بار دہرایا' پھر اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کی اصل اور اس کی بلندی کے بارے میں بتاؤں' تو حضرت معاذ (رضی اللہ) نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے ضرور بتائیں' تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اس چیز کی اصل یہ ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَأْسَ هٰذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ قِوَامَ هٰذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ، وَأَنَّ ذِرْوَةَ السِّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَيَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدِ اعْتَصَمُوْا وَعَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَاشَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِيْ عَمَلٍ تُبْتَغٰى فِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا ثَقَّلَ مِيْزَانَ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تَنْفُقُ لَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اس چیز کا ستون ہے، اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا اس چیز کی بلند چوٹی ہے، مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ نماز قائم نہ کریں، زکوٰۃ ادا نہ کریں اور اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پس جب انہوں نے ان پر عمل کر لیا تو انہوں نے مضبوطی سے (اللہ کے دین کو) پکڑ لیا، اور اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیا، سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے! فرض نماز کے بعد جب کوئی بندہ صرف جنت کے درجات کے حصول کی خاطر کوئی (نیک) کام کرتا ہے اور اس کام میں (محنت ومشقت کی وجہ سے) اس کا چہرہ متغیر اور پاؤں غبار آلود ہو جاتے ہیں تو اس کا وہ عمل اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کی مانند ہے، اور جس بندہ کا جانور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مر گیا یا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری پر سوار ہوا تو (قیامت کے دن) اس کا میزان عمل سب سے بھاری ہوگا۔

٤٦/٤ - عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِذْ ذَاكَ وَنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيْءُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ، فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَارَبِّ أَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ، ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْأَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ، ثُمَّ يَجِيْءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنْتَ السَّلَامُ وَأَنَا الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِيْ فَقَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ (وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم مدینہ میں تھے اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن (بارگاہ رب العزت میں) اعمال پیش ہوں گے، چنانچہ نماز پیش ہو کر کہے گی: اے میرے پروردگار! میں نماز ہوں، تو رب تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے، پھر صدقہ حاضر ہو کر کہے گا: اے میرے پروردگار! میں صدقہ ہوں، رب تعالیٰ فرمائے گا: تو بھلائی پر ہے، پھر روزہ حاضر ہو کر کہے گا: اے میرے پروردگار! میں روزہ ہوں، رب تعالیٰ فرمائے گا: تو بھلائی پر ہے، پھر اسی طرح دیگر (نیک) اعمال حاضر ہوں گے (اور اپنا اپنا تعارف کرائیں گے) تو اللہ عزوجل (ان سب کو) فرمائے گا کہ تم بھلائی پر ہو، پھر اسلام حاضر ہوگا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! تیری ذات سلام (سلامتی والی) ہے اور میں اسلام ہوں، تو اللہ عزوجل فرمائے گا: تو بھی بھلائی پر ہے، آج میں تیری وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے عطا کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ).

کتاب (قرآن مجید) میں فرماتا ہے: (ترجمہ) ''اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کیا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔''

۲ - بَابٌ فِيْ بَيَانِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ

ایمان' اسلام اور احسان کا بیان

٤٧/٥ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا نَرٰى) عَلَيْهِ أَثَرَ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا' قَالَ صَدَقْتَ' فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ' قَالَ الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ' قَالَ صَدَقْتَ' قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ مَا الْإِحْسَانُ ' قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ' قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ' قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَلَبِثَ مَلِيًّا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَبِثَ ثَلَاثًا) فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہمارے پاس ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے' اس شخص پر سفر کے آثار دکھائی نہیں دیتے تھے (اور ایک روایت میں ''لانری'' کا لفظ ہے' یعنی ہم نے اس پر سفر کے آثار نہیں دیکھے) اور نہ ہی ہم میں سے اسے کوئی جانتا تھا' یہاں تک کہ وہ شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیا اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رانوں پر رکھ دیا' پھر اس نے کہا: اے محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرو' زکوۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا' تو ہمیں اس کی اس بات سے تعجب ہوا کہ وہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور (بعد میں) اس کی تصدیق بھی کرتا ہے' راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو' اس کے فرشتوں کو' اس کی کتابوں کو' اس کے رسولوں کو' آخرت کے دن کو اور ہر خیر و شر کو تقدیر سے متعلق (صدق دل سے) مانو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا' اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں کہ احسان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی (اس کیفیت میں) عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو' اور اگر تمہیں یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس (قیامت) کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا' اس نے کہا: آپ

يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.

مجھے اس (قیامت) کی نشانیاں بتائیں، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب باندی سے اس کا آقا پیدا ہو، اور جب تم ننگے پاؤں والوں، ننگے بدن والوں اور بکریاں چرانے والوں (تنگدست لوگوں) کو بڑی بڑی عمارتیں بناتے ہوئے اور ان میں بیٹھ کر فخر کرتے ہوئے دیکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ بعد (اور ایک روایت میں ہے کہ تین دن کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہارے پاس تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

٤٨/٦ - وَعَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ ثُمَّ وَلّٰی (اَیِ السَّائِلُ) فَلَمَّا لَمْ نَرَطَرِيْقَهٗ بَعْدُ قَالَ (اَیِ النَّبِیُّ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ.

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ (سائل) چلا گیا، اور اس کے بعد ہم نے اس کا کوئی نشان نہ دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے تین بار ''سبحان اللہ'' کہہ کر فرمایا: یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا جَاءَ نِیْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهٗ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْمَرَّةَ.

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! وہ (جبریل) جب بھی میرے پاس آئے میں نے انہیں پہچان لیا، مگر اس مرتبہ میں بھی نہ پہچان سکا۔

٤٩/٧ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا لَهٗ فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِالْاِسْلَامِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَتَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتَ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِیْ مَا الْاِيْمَانُ، قَالَ اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجلس صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور اپنی ہتھیلیوں کو رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیا، اور کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے لئے جھکا دو اور اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: اگر میں نے ایسا کر لیا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم ایسا کرو گے تو تم مسلمان ہو جاؤ گے اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بتائیں کہ ایمان کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، قیامت کے دن کو، فرشتوں کو، کتابوں کو اور نبیوں کو (صدق دل سے) مانو، اور موت کو اور

وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ، قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ مَا الْإِحْسَانُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تَرَهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا هُوَ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِمَعَالِمَ لَهَادُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا أَوْ رَبَّهَا وَرَأَيْتَ أَصْحَابَ الشَّاءِ تَطَاوَلُوْا بِالْبُنْيَانِ، وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْجِيَاعَ الْعَالَةَ كَانُوْا رُؤُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ مَعَالِمِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ أَصْحَابُ الشَّاءِ وَالْحُفَاةُ الْجِيَاعُ الْعَالَةُ. قَالَ الْعَرَبُ.

مرنے کے بعد زندہ ہونے کو مانو اور جنت و دوزخ کو حساب کو اور میزان کو مانو اور ہر خیر و شر کو تقدیر سے متعلق مانو اس نے کہا: جب میں نے ایسا کرلیا تو پھر میں مومن ہو جاؤں گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم نے ایسا کرلیا تو پھر تم مومن ہو جاؤ گے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیں کہ احسان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کے دیکھنے کی کیفیت کو نہ پاسکو تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! پانچ چیزوں کا تعلق (علم) غیب سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی) (ترجمہ) ''بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ (ماؤں کے) پیٹوں میں کیا ہے، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کس زمین (کے حصہ) پر مرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا باخبر ہے۔'' (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس (قیامت) کی چند نشانیاں بتادوں، اس نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ مجھے ضرور بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ باندی سے اس کا آقا پیدا ہو، جب تم دیکھو کہ بھیڑوں بکریوں والے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر ان میں بیٹھ کر فخر کرنے لگیں، اور جب تم دیکھو کہ ننگے پاؤں، بھوکے اور فقیر لوگوں پر سرداری کرنے لگیں، پس قیامت کی یہ چند نشانیاں اور اس کی علامتیں ہیں۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! بھیڑوں بکریوں والے اور ننگے پاؤں، بھوکے اور فقیر کون لوگ ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ اہل عرب ہیں۔

۸/۵۰- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ الْجُفَاةُ، وَفِيْهِ وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ وَفِيْهِ بَعْدَ ذِكْرِ الْآيَةِ زِيَادَةُ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَى الرَّجُلِ فَأَخَذُوْا لِيَرُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے، البتہ اس میں یہ ہے: ''اور جب ننگے بدن، ننگے پاؤں، اجڈ و بداخلاق'' اور اس میں یہ ہے: ''اور جب بھیڑ بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتوں میں بیٹھ کر فخر کرنے لگیں'' اور اس میں آیت کے ذکر کے بعد یہ اضافہ ہے: پھر وہ شخص واپس چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ، صحابہ اسے بلانے گئے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو

لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ.

ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

۵۱/۹ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ وَالْإِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ قَالَ ثُمَّ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ التَّقْوٰى هٰهُنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے اور ایمان کا تعلق دل سے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا' پھر فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔

۳ - بَابُ فِيْمَنْ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَرَبِ لِلسُّؤَالِ عَنِ الْإِيْمَانِ وَ الْإِسْلَامِ وَ اَرْكَانِهِمَا وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں وفود عرب کا آ کر ایمان' اسلام اور ان کے ارکان کے بارے میں سوالات کرنے کا بیان' اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ وَفَادَةِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَافِدِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بنوسعد بن بکر کی طرف سے حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا قاصد بن کر آنا

۵۲/۱۰ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قَدْ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ، قَالَ صَدَقَ، قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ، قَالَ اللّٰهُ، قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ، قَالَ اللّٰهُ، قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ، قَالَ اللّٰهُ، قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ، قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا، قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ، قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا، قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے سے روک دیا گیا' اس لیے ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ اہل دیہات میں سے کوئی سمجھ دار شخص آئے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوالات کرے اور ہم (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان سوالوں کے جوابات) سنیں' چنانچہ (ایک دن) ایک دیہاتی شخص آیا اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اور اس نے ہمیں (یقین سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' اس نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے پوچھا: ان پہاڑوں کو (زمین پر) کس نے نصب کیا اور باقی چیزوں کو اس (زمین) میں کس نے بنایا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو پیدا کیا' جس نے زمین کو پیدا کیا اور جس نے ان پہاڑوں کو نصب کیا! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا، قَالَ نَعَمْ صَدَقَ، قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا، قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ صَدَقَ، قَالَ ثُمَّ وَلّٰى فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ (وَعَنْهُ فِي أُخْرٰى) بِنَحْوِ هٰذَا وَزَادَ قَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي قَالَ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

رسول بنا کر بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان (نمازوں) کا حکم دیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہمارے مالوں میں سے ہم پر زکوۃ بھی فرض ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہم پر سال میں (ایک بار) ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہم میں سے جو شخص زاد راہ کی استطاعت رکھتا ہو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر وہ (دیہاتی شخص) چلا گیا اور (جاتے وقت) کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں ان احکام میں (اپنی طرف سے) نہ کچھ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کچھ کمی کروں گا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ (دیہاتی) سچا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا (اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں اسی طرح منقول ہے) البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: اس (دیہاتی) شخص نے کہا: جو کچھ آپ لائے ہیں میں اس پر ایمان لایا ہوں، اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا قاصد ہوں، اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں، میرا تعلق بنوسعد بن بکر قبیلہ سے ہے۔

٥٣/١١ - وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ، قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا وَسَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا، قَالَ وَذَكَرَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا، قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس نے کہا: کیا ان کے علاوہ میرے ذمہ (اور نمازیں) ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں، اس نے روزے کے بارے میں پوچھا: آپ (ﷺ) نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں، اس نے عرض کیا: کیا اس کے علاوہ میرے ذمہ اور روزے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں، راوی کا بیان ہے کہ آپ (ﷺ) نے زکوۃ کا ذکر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اس کے علاوہ بھی میرے ذمہ کچھ ہے؟ آپ (ﷺ)

نے فرمایا: نہیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان (احکام) میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی ان میں سے کچھ کم کروں گا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یقیناً کامیاب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِیْ وَفَادَةِ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۴/۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ اَنَا بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَتَیْتُكَ حَتّٰی حَلَفْتُ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ اُوْلَاءِ اَنْ لَّا اٰتِیَكَ وَلَا اٰتِیَ دِیْنَكَ وَجَمَعَ بَهْزٌ بَیْنَ کَفَّیْهِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی حَلَفْتُ عَدَدَ اَصَابِعِیْ هٰذِهٖ اَنْ لَّا اٰتِیَكَ وَلَا اٰتِیَ دِیْنَكَ) وَاِنِّیْ قَدْ جِئْتُ امْرَءًا لَا اَعْقِلُ شَیْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ بِمَ بَعَثَكَ رَبُّنَا اِلَیْنَا، قَالَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اٰیَةُ الْاِسْلَامِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَا الْاِسْلَامُ) قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّیْتُ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوةَ وَکُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰی مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِیْرَانِ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ یُشْرِكُ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلًا اَوْ یُفَارِقُ الْمُشْرِکِیْنَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ، مَالِیْ اُمْسِكُ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ، اَلَا اِنَّ رَبِّیْ دَاعِیَّ وَاِنَّهٗ سَائِلِیْ هَلْ بَلَّغْتَ عِبَادِیْ وَاَنَا قَائِلٌ لَهٗ رَبِّ قَدْ بَلَّغْتُهُمْ، اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ، ثُمَّ اِنَّکُمْ مَدْعُوُّوْنَ وَمُفَدَّمَةٌ اَفْوَاهُکُمْ بِالْفِدَامِ وَاِنَّ اَوَّلَ مَا یُبِیْنُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ یُتَرْجِمُ) قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ عَلٰی فَخِذِهٖ (وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُبِیْنُ عَنْ اَحَدِکُمْ لَفَخِذُهٗ وَکَفُّهٗ) قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا دِیْنُنَا قَالَ هٰذَا دِیْنُکُمْ وَاَیْنَمَا

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا قاصد بن کر آنا

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کی خدمت میں (اس سے قبل) حاضر نہیں ہوا، یہاں تک کہ میں نے ان (انگلیوں) کی تعداد سے بھی زیادہ قسمیں کھائیں کہ نہ تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہ ہی میں آپ کے دین میں داخل ہوا، اور حضرت بہز نے اپنی ہتھیلیوں کو جمع کیا، (اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اپنی انگلیوں کی تعداد کے برابر قسمیں اٹھائیں کہ نہ تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہ ہی میں آپ کے دین میں داخل ہوا)، اور (اب) میں یقیناً ایسی چیز (کی تعلیم) کے لئے حاضر ہوا ہوں جس کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا ماسوا اس کے جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول نے مجھے تعلیم دی ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو ہمارے پروردگار نے ہماری طرف کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسلام کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کی نشانی کیا ہے؟ (اور ایک روایت میں ہے کہ اسلام کیا ہے؟) آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم یوں کہو کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کیلئے جھکا دیا ہے اور شرک سے بیزار ہوں، اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور ہر مسلمان (کا مال و جان) دوسرے پر حرام ہے، وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، وہ (نیکی و تقویٰ میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مشرک کے عمل کو قبول نہیں کرتا جو مسلمان ہونے کے بعد شرک کرتا ہے الا یہ کہ وہ مشرکین سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مل جائے (اور تائب ہو کر مسلمان بن جائے) اور میں (شفقت و رحمت کی بنا پر) تمہاری پیٹھوں سے پکڑ پکڑ تمہیں دوزخ میں جانے سے روک رہا ہوں۔ یاد رکھو کہ میرا پروردگار مجھے بلائے گا اور پوچھے گا کہ کیا آپ نے میرے بندوں کو میرا پیغام پہنچایا؟ میں کہوں گا: اے میرے

تُحْسِنْ يَكْفِكَ.

پروردگار! میں نے انہیں تیرا پیغام پہنچا دیا۔ یاد رکھو کہ تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچا دے پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تمہارے مونہوں کو باندھ دیا جائے گا (یعنی مونہوں کو بولنے سے روک دیا جائے گا) اور (اعضاء میں سے) سب سے پہلے جو عضو بیان دے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ ترجمانی کرے گا)' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ران کی طرف اشارہ فرمایا' (یعنی سب سے پہلے جو عضو بیان دے گا اور ترجمانی کرے گا وہ انسان کی ران ہے) (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر تم میں سے ہر ایک کی طرف سے جو عضو سب سے پہلے بیان دے گا وہ اس کی ران اور اس کی ہتھیلی ہوگی) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہمارا دین ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ تمہارا دین ہے اور تم جہاں بھی نیکی کرو گے وہ (دین) تمہیں کافی ہوگا (اور غیر سے بے نیاز کر دے گا)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْ وِفَادَةِ اَبِيْ رَزِيْنَ الْعُقَيْلِيِّ وَاسْمُهُ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورزین لقیط بن عامر عقیلی رضی اللہ عنہ کا قاصد بن کر آنا

۵۵/۱۳- عَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ اَحَبُّ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ، وَاَنْ تُحِبَّ غَيْرَ ذِيْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِيْمَانِ فِيْ قَلْبِكَ كَمَا دَخَلَ حُبُّ الْمَاءِ لِلظَّمْاٰنِ فِي الْيَوْمِ الْقَائِظِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ بِاَنْ اَعْلَمَ اَنِّيْ مُؤْمِنٌ قَالَ مَا مِنْ اُمَّتِيْ اَوْهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَبْدٌ يَعْمَلُ حَسَنَةً فَيَعْلَمُ اَنَّهَا حَسَنَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَازِيْهِ بِهَا خَيْرًا، وَلَا يَعْمَلُ سَيِّئَةً فَيَعْلَمُ اَنَّهَا سَيِّئَةٌ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا وَيَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ اِلَّا هُوَ اِلَّا وَهُوَ

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اپنے ماسوا چیزوں سے تمہیں زیادہ محبوب ہوں' اور تمہارا آگ میں جل جانا تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے زیادہ پسند ہو' اور غیر رشتہ داروں کے ساتھ تمہاری محبت صرف اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ہو' پس جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے دل میں ایمان کی محبت اسی طرح داخل ہو جائے گی جس طرح سخت گرمی کے دن پیاسے کے دل میں پانی کی محبت داخل ہو جاتی ہے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں (واقعی) مومن ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میری امت میں سے یا اس امت میں سے کوئی بھی بندہ جب کوئی نیکی کرے اور اسے یقین ہو جائے کہ یہ نیکی ہے' اور اسے یہ بھی یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے اس (نیکی) کے عوض بہترین صلہ عطا فرمائے گا۔ اور جب کوئی بندہ

مُؤْمِنٌ.

برائی کرے اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ یہ برائی ہے' اور (پھر) اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے اور اسے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا' (صرف وہی گناہ بخشتا ہے) سو ایسا شخص مومن ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ

٥٦/١٤ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنِ الْوَفْدُ اَوْقَالَ اَلْقَوْمُ قَالُوْا رَبِیْعَةَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ اَوْقَالَ الْقَوْمِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْنَاكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَكَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَسْنَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاْتِیَكَ اِلَّا فِیْ شَهْرِ حَرَامٍ فَاَخْبِرْنَا بِاَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَا وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ، قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ، قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَرُبَمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَ كُمْ.

وفد عبد قیس

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد جب مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس وفد کا تعلق کس (قبیلہ) سے ہے؟ یا فرمایا: اس قوم کا تعلق کس (قبیلہ) سے ہے؟ انہوں نے کہا: ربیعہ (قبیلہ سے ہمارا تعلق ہے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس وفد کو' یا فرمایا: اس قوم کو خوش آمدید ہو' یہ لوگ (یہاں) نہ تو رسوا ہوں گے اور نہ ہی شرمندہ ہوں گے' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت اقدس میں بہت دور سے پہنچے ہیں' اور ہمارے اور آپ کے درمیان اس قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت اقدس میں حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں' پس آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پچھلوں کو بھی اس کی خبر دیں' اور انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شرابوں کے بارے میں سوال کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے انہیں منع فرمایا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (ایمان باللہ یہ ہے کہ) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یقیناً محمد اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں خشک کدو سے بنائے ہوئے برتنوں' سبز رنگ (سے روغن کیے ہوئے) گھڑوں' لکڑی کے برتنوں اور روغن قار ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال سے) منع فرمایا' راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تارکول ملے ہوئے برتنوں کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (انہیں) فرمایا: ان چیزوں کو تم خود بھی یاد رکھو اور اپنے پچھلوں کو بھی ان چیزوں کے بارے میں خبر دے دو۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ: فِیْ وَفَادَةِ ابْنِ

قیس کی جانب سے ابن المنتفق رضی اللہ عنہ

الْمُنْتَفِقِ مِنْ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۷/۱۵ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلَى الْكُوْفَةِ لِاَجْلِبَ بِغَالًا قَالَ فَاَتَيْتُ السُّوْقَ وَلَمْ تَقُمْ قَالَ قُلْتُ لِصَاحِبٍ لِيْ لَوْ دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ وَمَوْضِعُهُ يَوْمَئِذٍ فِيْ اَصْحَابِ التَّمْرِ فَاِذَا فِيْهِ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْمُنْتَفِقِ وَهُوَ يَقُوْلُ وُصِفَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَطَلَبْتُهُ بِمِنًى فَقِيْلَ لِيْ هُوَ بِعَرَفَاتٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَزَاحَمْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِلَيْكَ عَنْ طَرِيْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوا الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَهُ قَالَ فَزَاحَمْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى خَلَصْتُ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ زِمَامِهَا هٰكَذَا حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ قُلْتُ ثِنْتَانِ اَسْاَلُكَ عَنْهُمَا، مَا يُنَجِّيْنِيْ مِنَ النَّارِ وَمَا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ نَكَسَ رَاْسَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهٖ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَوْجَزْتَ فِي الْمَسْاَلَةِ لَقَدْ اَعْظَمْتَ وَاَطْوَلْتَ فَاعْقِلْ عَنِّيْ اِذًا، اُعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا، وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَاَدِّ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَمَا تُحِبُّ اَنْ يَّفْعَلَهُ بِكَ النَّاسُ فَافْعَلْ بِهِمْ، وَمَا تَكْرَهُ اَنْ يَّاْتِيَ اِلَيْكَ النَّاسُ فَذَرِ النَّاسَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ خَلِّ سَبِيْلَ الرَّاحِلَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُنَجِّيْنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ بَخٍ بَخٍ لَئِنْ كُنْتَ قَصَّرْتَ فِي الْخُطْبَةِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ فِي الْمَسْاَلَةِ، اِتَّقِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ خَلِّ عَنْ طَرِيْقِ الرِّكَابِ.

کا قاصد بن کر آنا

حضرت مغیرہ بن عبداللہ یشکری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں خچر خریدنے کی غرض سے کوفہ گیا' چنانچہ جب میں بازار میں آیا تو وہ بند تھا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم مسجد میں چلتے ہیں' اور اس دن اس (مسجد) کی جگہ کو کھجور کے درختوں (کی ٹہنیوں اور تنوں) سے محفوظ کیا گیا تھا' پس (جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو) اس میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جس کا تعلق قیس سے تھا' جسے ابن منتفق کہا جاتا تھا' اور وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی باطنی خوبیوں اور ظاہری شکل وصورت کے بارے میں بتایا گیا تو میں نے آپ (ﷺ) کو منیٰ میں تلاش کیا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ (ﷺ) عرفات میں رونق افروز ہیں' پس میں وہاں (عرفات میں) پہنچا اور آپ (ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچنے کے لئے) میں نے لوگوں سے مزاحمت کی تو مجھے کہا گیا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے راستہ سے دور ہو جاؤ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اس شخص کو چھوڑ دو' یہ کسی ضروری کام کے لیے آیا ہے' پس میں لوگوں کو دھکیلتا ہوا بڑی مشکل سے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی نکیل کو پکڑ لیا' یا کہا کہ اس کی لگام کو پکڑ لیا۔ محمد بن جحادہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابن منتفق کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرتا ہوں' ایک وہ چیز جو مجھے دوزخ سے نجات دے اور دوسری وہ چیز جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ابن منتفق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی' پھر اپنے سر اقدس کو جھکا لیا' پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے سوال کرنے میں اختصار کیا ہے مگر تم نے بہت عظیم اور اعلیٰ سوال کیا ہے' پس اب تم مجھ سے سمجھو' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز قائم کرو' زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور جس (موافق شرع) عمل میں لوگوں کا تمہاری اقتدا کرنا تمہیں پسند ہو تو تم ایسا عمل ان کے سامنے کرو اور جس عمل کی وجہ سے لوگوں کا تمہاری طرف آنا تمہیں ناپسند ہو تو لوگوں کے سامنے ایسا عمل کرنا چھوڑ دو' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: سواری کا راستہ چھوڑ دو' (اور مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے دوسرے طریق سے ایسے ہی مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ اس نے کہا کہ میں

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے نجات دے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بہت خوب بہت خوب تم نے مختصر گفتگو میں بہت بڑا سوال کیا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے روزے رکھو (پھر فرمایا:) سواری کا راستہ چھوڑ دو۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ: فِیْ وَفَادَةِ رِجَالٍ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ يُسَمُّوْا

عرب کے لوگوں کا وفد بن کر آنا

۵۸/۱۶ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ اَنْ يُسْلِمَ قَلْبُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ يُسْلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ قَالَ فَاَيُّ الْإِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْإِيْمَانُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ) قَالَ وَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَمَا الْإِيْمَانُ قَالَ اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ) قَالَ فَاَيُّ الْإِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْهِجْرَةُ، قَالَ فَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ تَهْجُرُ السُّوْءَ قَالَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْجِهَادُ، قَالَ وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ اَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ اِذْ لَقِيْتَهُمْ، قَالَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا، حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ اَوْ عُمْرَةٌ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تمہارا دل اللہ عزوجل کا مطیع وفرمانبردار ہو جائے اور یہ کہ تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس نے عرض کیا: کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ایمان (افضل اسلام) ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اچھی عادتیں (افضل اسلام ہے) اس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو مانو، (اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا صبر اور سخاوت) اس نے عرض کیا: کونسا ایمان افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہجرت۔ اس نے عرض کیا: ہجرت کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو، اس نے عرض کیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جہاد کرنا، اس نے عرض کیا: جہاد کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تمہیں کفار ملیں تو ان سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ دو عمل سب سے افضل عمل ہیں مگر جو عمل ان جیسا ہو (اور وہ دو افضل عمل یہ ہیں:) (۱) حج مبرور (۲) عمرہ مبرور۔

۵۹/۱۷ - وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَاَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بنو عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس نے عرض کیا: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ اُخْرُجِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُوْلِيْ لَهُ فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ااَدْخُلُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ااَدْخُلُ قَالَ فَاَذِنَ لِيْ اَوْقَالَ فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ بِمَ اٰتَيْتَنَا بِهٖ، قَالَ لَمْ اٰتِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَتَيْتُكُمْ بِاَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنْ تَدَعُوا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، وَاَنْ تُصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَاَنْ تَصُوْمُوْا مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا وَاَنْ تَحُجُّوا الْبَيْتَ، وَاَنْ تَاْخُذُوْا مِنْ مَالِ اَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوْهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ قَالَ فَقَالَ هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ قَدْ عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَالَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾.

کریم ﷺ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اس کو باہر ہی رہنے دو، کیونکہ اس نے اچھے طریقہ سے اجازت نہیں مانگی، پس تم اس کو بتاؤ کہ پہلے وہ ''السلام علیکم'' کہے، پھر کہے کہ کیا میں آ سکتا ہوں؟ اس شخص کا بیان ہے کہ آپ (ﷺ) کی یہ گفتگو میں نے سن لی تھی۔ سو میں نے پہلے سلام کیا، پھر عرض کیا: کیا میں حاضر ہوسکتا ہوں؟ اس کا بیان ہے کہ پھر مجھے اجازت دے دی گئی یا کہا کہ میں حاضر خدمت ہو گیا، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ہمارے پاس کیا چیز لائے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہارے پاس بہترین چیز لایا ہوں، میں تمہارے پاس یہ چیز لایا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، شعبہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ فرمایا: وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ تم لات وعزیٰ (بتوں کی عبادت) کو چھوڑ دو، اور یہ کہ تم رات و دن میں پانچ نمازیں پڑھو، سال کے ایک مہینہ میں روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور اپنے دولت مند لوگوں سے (زکوٰۃ کا) مال لے کر اپنے غریب لوگوں میں اسے تقسیم کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے عرض کیا: کیا علم میں سے کوئی چیز باقی ہے جس کو آپ نہ جانتے ہوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے خیر و بھلائی کی تعلیم دی ہے، اور بعض علوم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:) (ترجمہ) ''قیامت کا علم یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، جو کچھ (ماؤں کے) پیٹوں میں ہے وہی جانتا ہے، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین (کے حصہ) پر مرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا باخبر ہے''۔

۱۸/ ۶۰ - وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَرَزْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِذَا رَاكِبٌ يُوْضِعُ نَحْوَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هٰذَا الرَّاكِبُ اِيَّاكُمْ يُرِيْدُ قَالَ فَانْتَهَى الرَّجُلُ اِلَيْنَا فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَعَشِيْرَتِيْ قَالَ فَاَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، جب ہم مدینہ (منورہ) سے باہر آئے تو اچانک ایک سوار تیزی سے ہماری طرف آتا ہوا دکھائی دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے یہ سوار تمہارے پاس ہی آنا چاہتا ہے، حضرت جریر کہتے ہیں کہ وہ شخص ہمارے پاس آیا، اس نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا، تو نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے اہل وعیال اور خاندان کی طرف سے آیا ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: کدھر کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: یقیناً تم ان کے

اَصَبْتَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي مَا الْإِيْمَانُ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ قَالَ قَدْ اَقْرَرْتُ قَالَ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرَهُ دَخَلَتْ يَدُهُ فِيْ شَبَكَةِ جُرْذَانٍ فَهَوٰى بَعِيْرُهُ وَهَوَى الرَّجُلُ فَوَقَعَ عَلٰى هَامَتِهِ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ قَالَ فَوَثَبَ اِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةُ فَاَقْعَدَاهُ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُبِضَ الرَّجُلُ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا رَاَيْتُمَا اِعْرَاضِيْ عَنِ الرَّجُلِ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مَلَكَيْنِ يَدُسَّانِ فِيْ فِيْهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ) ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ اَخَاكُمْ قَالَ فَاحْتَمَلْنَاهُ اِلَى الْمَاءِ فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَمَلْنَاهُ اِلَى الْقَبْرِ قَالَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ قَالَ فَقَالَ اَلْحِدُوْا وَلَا تَشُقُّوْا فَاِنَّ اللَّحْدَ لَنَا وَالشَّقَّ لِغَيْرِنَا (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذْ رُفِعَ لَنَا شَخْصٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَقَعَتْ يَدُ بَكْرِهِ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الَّتِيْ تَحْفُرُ الْجُرْذَانُ وَقَالَ فِيْهِ هٰذَا مِمَّنْ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ الْاِسْلَامَ وَهُوَ فِيْ مَسِيْرِهٖ فَدَخَلَ خُفُّ بَعِيْرِهٖ فِيْ جُحْرِ يَرْبُوْعٍ فَوَقَصَهُ

پاس پہنچ چکے ہو‘اس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے یہ بتائیں کہ ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں‘ اور تم نماز قائم کرو‘ زکوۃ ادا کرو‘ ماہ رمضان کے روزے رکھو اور (اگر استطاعت ہو تو) بیت اللہ کا حج کرو‘ اس نے کہا: میں نے اقرار کرلیا ہے‘ حضرت جریر کہتے ہیں کہ پھر اس کے اونٹ کا اگلا پیر چوہے کے بل میں چلا گیا تو اس کا اونٹ گر پڑا اور وہ آدمی سر کے بل گرا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لے آؤ‘ تو عمار بن یاسر اور حذیفہ دوڑ کر گئے اور اسے بٹھا دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی فوت ہو گیا ہے‘ حضرت جریر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا‘ پھر فرمایا کہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس سے منہ پھیر لیا تھا‘ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو اس شخص کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے‘ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ شخص بھوک کی حالت میں فوت ہوا ہے‘ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ): ”وہ جو ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے‘ انہیں کے لئے ہی امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں“ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی کے کفن دفن کا انتظام کرو‘ تو ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے‘ پس ہم نے اسے غسل دیا‘ اسے حنوط لگایا (یعنی خوشبو لگائی)‘ اسے کفن دیا اور اسے اٹھا کر قبر کے پاس لے گئے‘ حضرت جریر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور قبر کی ایک جانب بیٹھ گئے‘ حضرت جریر کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: لحد (بغلی قبر) بنانا‘ شق (صندوق نما) نہ بنانا‘ کیونکہ ہمارے لئے لحد (بغلی قبر) ہے اور ہمارے غیروں کے لیے شق (صندوق نما) ہے (اور حضرت جریر سے دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث منقول ہے) حضرت جریر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے اور ہم چل رہے تھے کہ اچانک ایک شخص ہمیں دکھائی دیا‘ باقی حدیث حسب سابق مذکور ہے‘ البتہ اس میں انہوں (حضرت جریر) نے یہ کہا کہ چوہوں کے کھودے ہوئے بلوں میں سے کسی بل میں اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں چلا گیا‘ اور حضرت جریر نے اس میں یہ کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) یہ شخص ان

بَعِيْرُهُ فَمَاتَ فَاَتٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهَا حَمَّادٌ ثَلَاثًا، اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.

خوش نصیبوں میں سے ہے جس کا عمل تھوڑا اور اجر وثواب زیادہ ہے (اور حضرت جریر سے یہ حدیث تیسرے طریق سے بھی منقول ہے) ایک شخص آیا وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ چلتے ہوئے اس کو (ارکان) اسلام کی تعلیم دے رہے تھے کہ اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں چوہے کے بل میں چلا گیا تو اس کے اونٹ نے اسے گردن کے بل گرا دیا تو وہ شخص فوت ہو گیا' تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: اس شخص نے عمل تھوڑا کیا ہے اور اجر وثواب زیادہ حاصل کیا ہے' حضرت حماد نے تین بار یہ کہا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق غیروں کے لئے ہے۔

٦١/١٩ - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّى الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی آیا اور کہا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالی کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز قائم کرو' زکوۃ مفروضہ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں نہ تو اس میں کبھی اضافہ کروں گا اور نہ ہی اس سے کچھ کمی کروں گا' پس جب وہ شخص جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔

٤ - بَابٌ فِىْ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

اسلام کے ارکان اور اس کے عظیم ستونوں کا بیان

٦٢/٢٠ - عَنْ اَبِىْ سُوَيْدِ الْعَبْدِىِّ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَلَسْنَا بِبَابِهٖ لِيُؤْذَنَ لَنَا قَالَ فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا الْاِذْنُ' قَالَ فَقُمْتُ اِلٰى جُحْرٍ فِى الْبَابِ فَجَعَلْتُ اَطَّلِعُ فِيْهِ فَفَطِنَ بِىْ فَلَمَّا اَذِنَ لَنَا جَلَسْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ اطَّلَعَ اٰنِفًا فِىْ دَارِىْ قَالَ قُلْتُ اَنَا قَالَ بِاَىِّ شَىْءٍ اسْتَحْلَلْتَ اَنْ تَطَّلِعَ فِىْ دَارِىْ' قَالَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَيْنَا الْاِذْنُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَعَمَّدْ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنْ اَشْيَاءَ' فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ' شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

حضرت ابو سوید عبدی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو ہم ان کے دروازہ کے پاس بیٹھ گئے تاکہ ہمیں اجازت دی جائے' ابو سوید نے کہا کہ انہوں نے ہمیں اجازت دینے میں دیر کر دی' تو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کے سوراخ سے جھانکنے لگا' تو وہ میری اس حرکت کو سمجھ گئے' سو انہوں نے جب ہمیں اجازت دیدی اور ہم بیٹھ گئے تو فرمایا: تم میں سے کون میرے گھر میں ابھی ابھی جھانک رہا تھا؟ میں نے کہا کہ میں جھانک رہا تھا' انہوں نے فرمایا کہ کس چیز کی وجہ سے تم نے میرے گھر میں جھانکنے کو جائز سمجھا' میں نے کہا کہ ہمیں اجازت ملنے میں دیر ہو گئی تھی اس لیے میں نے جھانکا ورنہ جان بوجھ کر میں نے ایسا نہیں کیا' ابو سوید کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے ان سے کئی چیزوں کے بارے میں پوچھا'

اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ، قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاتَقُوْلُ فِي الْجِهَادِ قَالَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلْجِهَادُ حَسَنٌ هٰكَذَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! جہاد کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں' انہوں نے کہا: جس شخص نے جہاد کیا اس نے اپنے (ہی نفع کے) لیے جہاد کیا (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) یزید بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا' یزید نے کہا کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا کیسا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاد کرنا بہت ہی خوب (نیکی) ہے' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح بیان فرمایا۔

۶۳/۲۱ - وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

۶۴/۲۲ - وَعَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْاِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ.

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزوں کو فرض کیا ہے' سو جس شخص نے (ان چاروں میں سے) تین پر عمل کیا (اور کسی ایک کو چھوڑ دیا) تو وہ (تین) اسے کچھ فائدہ نہ دیں گی یہاں تک کہ وہ سب پر عمل کرے (اور وہ چار یہ ہیں:) نماز' زکوٰۃ' ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

۶۵/۲۳ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ حَتّٰى يَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَحَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے' وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس (اللہ)

بَعْدَ الْمَوْتِ وَحَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّؤْمِنَ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ.

نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو اور تقدیر کو مانے (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی بندہ اس وقت تک ہرگز مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے' اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لائے اور خیر وشر کی تقدیر پر ایمان لائے۔

۶۶/۲۴- وَعَنِ السَّدُوْسِیِّ یَعْنِی ابْنَ الْخَصَاصِیَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَایِعَهٗ فَاشْتَرَطَ عَلَیَّ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ اُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَاَنْ اُؤَدِّیَ الزَّکٰوةَ وَاَنْ اَحُجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَاَنْ اَصُوْمَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَاَنْ اُجَاهِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اثْنَتَانِ فَوَاللّٰهِ مَا اُطِیْقُهُمَا' اَلْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ' فَاِنَّهُمْ زَعَمُوْا اَنَّ مَنْ وَلَّی الدُّبُرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ فَاَخَافُ اِنْ حَضَرْتُ تِلْكَ جَشِعَتْ نَفْسِیْ وَکَرِهَتِ الْمَوْتَ' وَالصَّدَقَةُ فَوَاللّٰهِ مَالِیْ اِلَّا غُنَیْمَةٌ وَعَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رِسْلُ اَهْلِیْ وَحُمُوْلَتُهُمْ' قَالَ فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ ثُمَّ حَرَّكَ یَدَهٗ ثُمَّ قَالَ فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ' فَلِمَ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ اِذًا' قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اُبَایِعُكَ' قَالَ فَبَایَعْتُ عَلَیْهِنَّ کُلِّهِنَّ.

حضرت سدوسی بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوا' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر یہ شرط عائد فرمائی کہ میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ میں نماز قائم کرتا رہوں' زکوٰۃ ادا کرتا رہوں' حج اسلام کروں' ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا رہوں' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! جہاد کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں لوٹتا ہے' سو مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں جنگ میں حاضر ہوا تو کہیں میرا دل خوفزدہ ہو کر موت کو ناپسند نہ کرنے لگے' باقی رہی زکوٰۃ تو اللہ کی قسم! میرے پاس ما سوا چند بکریوں اور چند اونٹوں کے کچھ نہیں جو میرے اہل وعیال کے لیے دودھ کا سامان ہیں اور ان کی سواریاں ہیں' سدوسی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کا قبضہ بنایا' پھر اپنے ہاتھ کو حرکت دی' پھر فرمایا: نہ تم جہاد کرنا چاہتے ہو اور نہ ہی تم زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہو تو پھر تم جنت میں کیونکر جاؤ گے؟ سدوسی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے (اس شرط پر بھی) بیعت کرتا ہوں' پس میں نے ان تمام باتوں پر بیعت کر لی۔

۶۷/۲۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ کِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ' فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (انہیں) فرمایا: تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو تو تم (پہلے) انہیں کلمہ شہادت کی دعوت دینا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں''، پس اگر وہ تمہاری اس

فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

دعوت کو قبول کر لیں تو انہیں اس بات سے آگاہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو انہیں اس بات سے آگاہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے جو ان کے دولت مند لوگوں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی، پھر اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو تم (زکوٰۃ لینے میں) ان کے عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (مظلوم کی بددعاء) کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

٥ - بَابٌ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمِثْلِهِ

ایمان کی شاخیں (خصلتیں) اور اس کی صفات

٦٨/٢٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ بَابًا، اَرْفَعُهَا وَاَعْلَاهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے چونسٹھ دروازے (خصلتیں) ہیں جن میں سب سے بلند واعلیٰ دروازہ (خصلت) یہ کہنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' اور سب سے ادنیٰ خصلت راستہ سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دینا ہے۔

٦٩/٢٧ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَفْضَلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ستر اور کچھ دروازے (خصلتیں) ہیں جن میں سب سے افضل دروازہ (خصلت) یہ کہنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' اور سب سے ادنیٰ خصلت راستہ سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک خصلت ہے۔

٧٠/٢٨ - وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَعَلٰى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيْعًا وَلَا تَنْفَرِجُوْا، وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ جَوْفِ الصِّرَاطِ، فَاِذَا اَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ وَالصِّرَاطُ الْاِسْلَامُ وَالسُّوْرَانِ حُدُوْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْاَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سیدھے راستہ کی مثال بیان فرمائی ہے، اور اس راستہ کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستہ کے دروازہ پر ایک پکارنے والا ہے جو کہہ رہا ہے، لوگو! تم سب اکٹھے ہو کر راستہ میں داخل ہو جاؤ، متفرق و الگ الگ نہ ہو جانا، اور راستہ کے وسط میں ایک پکارنے والا پکار رہا ہے، جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازہ کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ (پکارنے والا) کہتا ہے: ہائے افسوس! اس کو مت کھولو، کیونکہ اگر تم اس کو کھولو گے تو اس میں داخل ہو جاؤ گے، اور راستہ اسلام ہے، دو دیواریں اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں، کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کے محرمات ہیں، اور راستہ کے کنارے پر پکارنے والی

وَذٰلِكَ الدَّاعِیْ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَالدَّاعِیْ فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ (وَعَنْهُ فِیْ اُخْرٰی) قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا عَلٰی كَنَفَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَدَاعٍ يَدْعُوْ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِیْ مَنْ يَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ، فَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی كَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ لَا يَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰی يَكْشِفَ سِتْرَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے' اور راستہ کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کا واعظ ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے (اور حضرت سمعان سے دوسرے طریق سے روایت ہے) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سیدھے راستہ کی مثال بیان فرمائی جس کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے (لٹکے ہوئے) ہیں' اور ایک پکارنے والا راستہ کے سرے پر پکار رہا ہے' اور ایک پکارنے والا اس کے اوپر سے پکار رہا ہے' ''اور اللہ تعالیٰ سلامتی والے گھر کی طرف بلا رہا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت دیتا ہے''۔ سو وہ دروازے جو راستہ کے دونوں جانب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں' تو جو بھی اللہ تعالیٰ کی حدوں میں داخل ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو کھول دیتا ہے' اور جو پکارنے والا اوپر سے پکار رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا واعظ ہے۔

٦- بَابُ فِیْ خِصَالِ الْاِيْمَانِ وَاٰيَاتِهٖ

ایمان کی خصلتیں اور اس کی نشانیاں

۷۱/۲۹- عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا.

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسا ارشاد فرمائیں کہ پھر میں آپ کے غیر سے سوال نہ کروں' ابومعاویہ نے اپنی روایت میں کہا: پھر میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' پھر (اسی پر) ثابت قدم رہو (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس کو میں مضبوطی سے تھامے رکھوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم (یوں) کہو کہ میرا رب اللہ ہے' پھر (اسی پر) ثابت قدم رہو' حضرت سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جن چیزوں کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں ان میں سے زیادہ خطرناک کیا چیز ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی زبان کو پکڑا' پھر فرمایا: (سب سے زیادہ خطرناک چیز) یہ (زبان) ہے۔

۷۲/۳۰- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِی الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِی الدِّيْنَ اِلَّا لِمَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق و عادات کو اس طرح تقسیم فرمایا جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا' اور اللہ عزوجل دنیا (کی نعمتوں) سے اس کو بھی نوازتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی عطا فرماتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے' مگر دین

اَحَبَّ، فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ قَالُوْا وَمَا بَوَائِقُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ غَشْمُهُ وَظُلْمُهُ، وَلَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ، وَلَا يَتَصَدَّقُ بِهِ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَا يُتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهِ اِلَّا كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ لَا يَمْحُو السَّيِّءَ بِالسَّيِّءِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّءَ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ.

(کی دولت) اس شخص کو عطا فرماتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے، پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دین (کی نعمت) سے نوازا تو یقیناً اس سے اس نے محبت کی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان مطیع وفرمانبردار نہ ہو جائیں اور وہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! شرارتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کا ظلم وستم کرنا، اور یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے اور اس سے خرچ کرے، پھر اس کے لیے اس میں برکت ہو اور نہ ہی یہ ہوسکتا ہے کہ وہ (بندہ) اس (حرام مال) سے صدقہ وخیرات کرے اور اس سے قبول کیا جائے، اور (مرنے کے بعد) جو حرام مال وہ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کے لیے (دوزخ کی) آگ کا توشہ ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی سے مٹاتا ہے، بلاشبہ ناپاک چیز کو ناپاک چیز نہیں مٹاسکتی۔

۷۳/۳۱- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ، قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَاتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ، (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَاَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا اَوْتَصْمُتَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے محبت کرو، اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے بغض رکھو اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو چیز تم اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو اور جو چیز تمہیں ناپسند ہو وہ ان کے لیے پسند نہ کرو (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے) اور تم اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔

۷۴/۳۲- وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُوْلًا.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

۷۵/۳۳- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَسُرَّ بِهَا وَعَمِلَ سَيِّئَةً فَسَاءَتْهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے کوئی نیکی کی اور اس کی وجہ سے اسے خوشی محسوس ہوئی اور کوئی برائی کی تو اس نے اسے غمگین کردیا تو وہ شخص کامل مومن ہے۔

٧٦/٣٤ - وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

٧٧/٣٥ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاالْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ، قَالَ فَمَا الْإِيْمَانُ، قَالَ إِذَا سَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ وَسَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا' تو عرض کیا: گناہ کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو' اس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تمہاری برائی تمہیں غمگین کر دے اور تمہاری نیکی تمہیں خوش کر دے تو اس وقت تم کامل مومن ہو۔

٧٨/٣٦ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کیلئے خیر و بھلائی میں سے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

٧٩/٣٧ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْإِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٨٠/٣٨ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ بَدَلَ قَوْلِهِ اَيُّ الْإِسْلَامِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے' البتہ اس میں انہوں نے "ای الاسلام" کی بجائے "ای المسلمین" بیان کیا ہے۔

٨١/٣٩ - وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ (بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ اُمَّهُ اَوْصَتْ اَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوْبِيَّةٌ فَاَعْتِقُهَا؟ فَقَالَ اِئْتِ بِهَا فَدَعَوْتُهَا فَجَاءَ تْ فَقَالَ لَهَا مَنْ رَبُّكِ قَالَتْ اَللّٰهُ، قَالَ مَنْ اَنَا، فَقَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے اپنی طرف سے ایک مومن غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کی' تو انہوں (شرید) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا اور عرض کیا: میرے پاس ملک نوبیہ کی ایک سیاہ فام لونڈی ہے' کیا میں اسے آزاد کر سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسے لے آؤ' تو میں نے اسے بلایا تو وہ آ گئی' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے پوچھا: تمہارا رب کون ہے؟ اس نے کہا: اللہ' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسے آزاد کر دو' کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

٨٢/٤٠ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهُ جَاءَ بِاَمَةٍ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سیاہ فام لونڈی لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ!

سَوْدَاءَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَاِنْ كُنْتَ تَرٰى هٰذِهٖ مُؤْمِنَةً اَعْتِقُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدِيْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَتُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَعْتِقْهَا.

ایک مومن غلام کو آزاد کرنا مجھ پر لازم ہے، سو اگر آپ کے خیال میں یہ لونڈی مومنہ ہو تو کیا میں اس کو آزاد کر سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے پوچھا: کیا تم اس بات کو مانتی ہو کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسے آزاد کردو۔

۸۳/٤۱ - وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ قِلَّةُ الْكَلَامِ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی (اور اس کے کمال) میں سے یہ بھی ہے کہ کم گوئی ہو جس میں فضول و بے فائدہ باتیں نہ ہوں، (اور ایک روایت میں ہے) فضول و بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔

۸٤/٤۲ - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ قَالَ ابْنُ ثَوْبَانَ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) يَعْنِيْ اَسْلِمُوْا.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو وہ تمہیں بخش دے گا۔ حضرت ابن ثوبان (جو راویوں میں سے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔

۷ - بَابٌ فِيْ سَمَاحَةِ دِيْنِنَا الْاِسْلَامُ وَالْاِعْتِزَازِ بِهٖ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ الْاَدْيَانِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ سَمَاحَةِ الدِّيْنِ الْاِسْلَامِيِّ وَالْاِعْتِزَازِ بِهٖ

ہمارا دین اسلام آسان، معزز اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دینوں سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور اس باب میں چند فصلیں ہیں

دین اسلام کے آسان اور معزز ہونے کا بیان

۸۵/٤۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَدْيَانِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ دین کونسا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: دین حنیف جو آسان دین ہے۔

۸٦/٤٤ - وَعَنْ غَاضِرَةَ بْنِ عُرْوَةَ الْفُقَيْمِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُرْوَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَجِلًا يَقْطُرُ رَأْسُهٗ مِنْ وُضُوْءٍ اَوْ غُسْلٍ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ (ﷺ) بالوں کو کنگھا کیے ہوئے تشریف لائے اور آپ کے سر سے وضو یا غسل کے پانی کے قطرے گر رہے تھے، پس آپ (ﷺ) نے نماز پڑھی، جب نماز پوری کر چکے تو لوگ آپ (ﷺ) سے پوچھنے لگے: یا رسول اللہ! کیا فلاں فلاں کام میں ہم پر کوئی اعتراض اور حرج ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ يُسْرٍ ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا.

کا دین آسان ہے' یہ بات آپ (ﷺ) نے تین بار دہرائی۔

۸۷/۴۵ - وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ ، اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا' اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ روئے زمین پر کوئی کچا پکا گھر اور کوئی خیمہ ایسا نہ رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں کلمہ اسلام کو پہنچا دے گا عزت والوں کی عزت کے ساتھ اور ذلیل لوگوں کی ذلت کے ساتھ' اللہ تعالیٰ جن کو عزت دے گا انہیں کلمہ اسلام (کی دولت) سے نوازے گا اور جن کو ذلیل کرے گا (وہ اسلام تو قبول نہ کریں گے لیکن) انہیں کلمہ اسلام کے تابع رہنا پڑے گا۔

۸۸/۴۶ - وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَابَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ، اَوْذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ، وَكَانَ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ يَقُوْلُ قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرَ وَالشَّرَفَ وَالْعِزَّ وَلَقَدْ اَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الذُّلُّ وَالصِّغَارُ وَالْجِزْيَةُ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دین اسلام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات اور دن پہنچے ہوئے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کوئی کچا پکا گھر اور خیمہ نہ چھوڑے گا مگر اس میں اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو پہنچا دے گا عزت والوں کی عزت کے ساتھ اور ذلیل لوگوں کی ذلت کے ساتھ' اللہ تعالیٰ عزت والوں کو دین اسلام سے عزت دے گا اور ذلیل لوگوں کو کفر سے ذلیل کر دے گا' اور تمیم داری کہا کرتے تھے کہ اس چیز کو میں نے اپنے گھر والوں میں دیکھ لیا ہے کہ ان میں سے جس نے اسلام کو قبول کیا اسے بھلائی' اعلیٰ مقام اور عزت نصیب ہوئی' اور جو کافر رہا اسے ذلت' رسوائی اور ٹیکس (کا عذاب) ملا۔

۸۹/۴۷ - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِاَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تبارک وتعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں کے ذریعہ تقویت دے گا جن میں کوئی بھلائی اور خوبی نہ ہوگی۔

۹۰/۴۸ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فاجر وفاسق آدمی کے ذریعے اس دین کو تقویت دے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْ تَرْغِيْبِ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ اِعْتِنَاقِ الْاِسْلَامِ وَتَالِيْفِ قُلُوْبِهِمْ رَحْمَةً بِهِمْ

مشرکین کی گردنوں میں اسلام کا پٹہ ڈالنے کے لئے انہیں اسلام کی رغبت دلانا اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کرنے کے لیے ان پر شفقت ونرمی کرنا

۹۱/۴۹ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی

قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْتِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَىْءٍ يُعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا فَلَا يُمْسِىْ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ وَاَعَزَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

خدمت میں ایک آدمی آ کر محض اس لیے اسلام قبول کرتا تا کہ اسے کسی دنیاوی چیز سے نوازا جائے' پھر شام نہ ہوتی یہاں تک کہ اس آدمی کو اسلام دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب اور معزز ہو جاتا تھا۔

۹۲/۵۰ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُ شَيْئًا عَلَى الْاِسْلَامِ اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ فَاَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ كَثِيْرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِىْ عَطَاءً مَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام لانے پر جو چیز بھی طلب کی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے' چنانچہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے صدقہ کی بکریوں میں سے دو پہاڑوں کے درمیان کی (جگہ بھر) بہت ساری بکریاں اسے دینے کا حکم دیا' سو وہ شخص جب اپنی قوم کی طرف واپس گیا تو کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! تم مسلمان ہو جاؤ' کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فقر و تنگدستی کا خوف ہی نہیں رہتا۔

۹۳/۵۱ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَسْلِمْ قَالَ اَجِدُنِىْ كَارِهًا قَالَ اَسْلِمْ وَاِنْ كُنْتَ كَارِهًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا: تم اسلام قبول کر لو' اس نے کہا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم اسلام قبول کر لو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

۹۴/۵۲ - وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا صَلٰوتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ذٰلِكَ.

حضرت نصر بن عاصم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا (اور تین نمازیں معاف ہوں گی)' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی اس شرط کو قبول فرما لیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِىْ حُكْمِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ رَجُلٌ مِنَ الْكُفَّارِ

جس شخص کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہوا اس کا حکم

۹۵/۵۳ - عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السُّنَّةُ فِى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ (وَفِىْ رِوَايَةٍ مِنْ اَهْلِ الْكُفْرِ) يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ.

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! جو اہل کتاب (اور ایک روایت میں ہے' جو کافر) کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے اس شخص کے بارے میں (شرعی) طریقہ کیا ہے؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ (جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا) اس کی زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں سے (ولایت کا) زیادہ حقدار ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِىْ اَنَّهٗ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ

اہل کتاب میں سے جو شخص مسلمان ہوا اس کے لئے دوگنا اجر و ثواب

۹۶/۵۴ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيْلًا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا، وَمَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَهُ اَجْرُهُ وَلَهُ مَالَنَا وَعَلَيْهِ مَاعَلَيْنَا.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے قریب تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حسین وجمیل اور خوبصورت ودلنشین باتیں کیں، اوران باتوں میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ میں سے جس شخص نے اسلام قبول کیا تو اس کے لئے دوبارا اجر ہے، اوراس کے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے لیے ہیں اور اس پر وہی واجب ہوگا جو ہم پر واجب ہے، اور مشرکین میں سے جس شخص نے اسلام قبول کیا تو اس کے لئے ایک اجر ہے اور اس کے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے لیے ہیں اور اس پر وہی واجب ہوگا جو ہم پر واجب ہے۔

۹۷/۵۵ - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَاَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ، وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِمَا جَاءَ بِهِ عِيْسٰى وَمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ اَجْرَانِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی باندی تھی، سواس شخص نے اس (باندی) کو بہترین تعلیم دی اور بہترین ادب سکھایا، پھراسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا تواس کے لئے دواجر ہیں، اورایسا غلام جواللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے (تو اس کے لیے بھی دواجر ہیں) اور اہل کتاب میں سے جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی چیزوں پر بھی ایمان لایا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی چیزوں پر بھی ایمان لایا اس کے لیے بھی دواجر ہیں۔

۸ - بَابُ فِیْ كَوْنِ الْاِسْلَامِ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَكَذَا الْهِجْرَةِ وَهَلْ يُؤَاخِذُ بِاَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَبَيَانُ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَهُ

اسلام اور ہجرت سابقہ گناہوں کومٹادیتے ہیں اور کیازمانہ جاہلیت کے اعمال پرمواخذہ ہوگا؟ نیز کافر کے اسلام لانے کے بعداس کے عمل کاحکم

۹۸/۵۶ - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَنِیْ فَبَسَطَ يَدَهُ اِلَیَّ فَقُلْتُ لَا اُبَايِعُكَ حَتّٰى يُغْفَرَ لِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِیْ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْهِجْرَةَ تَجُبُّ مَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، يَا عَمْرُو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب میرے دل میں اسلام (کی محبت وعظمت کو) ڈالا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ مجھ سے بیعت لیں، سوآپ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو میں نے عرض کیا: میں اس وقت تک آپ سے بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ میرے پچھلے گناہ نہ بخش دیئے جائیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہجرت سابقہ گناہوں کومٹادیتی ہے، اورکیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پچھلے گناہوں کومٹا دیتا ہے۔

۹۹/۵۷ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اَحْسَنْتُ فِي الْاِسْلَامِ اُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ اِذَا اَحْسَنْتَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ تُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلْتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِذَا اَسَاْتَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذْتَ بِالْاَوَّلِ وَالْآخِرِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام لانے کے بعد جب میں نیکی کروں تو کیا زمانہ جاہلیت میں کیے ہوئے برے اعمال کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ ہوگا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسلام لانے کے بعد جب تم نے نیک اعمال کیے تو زمانہ جاہلیت میں کئے ہوئے برے اعمال کی وجہ سے تم سے مواخذہ نہ ہوگا، اور اسلام لانے کے بعد جب تم برے اعمال میں مشغول رہے تو پہلے اور دوسرے (جاہلیت اور اسلام کے) زمانے کی بداعمالیوں پر تم سے مواخذہ ہوگا۔

۱۰۰/۵۸ - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَخِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّنَا مُلَيْكَةَ كَانَتْ تَصِلُ الرَّحِمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهَا شَيْئًا، قَالَ لَا قَالَ قُلْنَا فَاِنَّهَا كَانَتْ وَاَدَتْ اُخْتًا لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهَا شَيْئًا قَالَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْؤُدَةُ فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَ الْوَائِدَةُ الْاِسْلَامَ فَيَعْفُو اللّٰهُ عَنْهَا.

حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری ماں ملیکہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتی تھی، مہمان نواز تھی اور بہت نیک کام کیا کرتی تھی، مگر وہ زمانہ جاہلیت میں مرگئی، تو کیا اس کی وہ نیکیاں اسے کچھ نفع دیں گی؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں! ہم نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں اس نے ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا، تو کیا وہ عمل اسے کچھ نفع دے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن ہونے والی جہنمی ہیں، البتہ زندہ دفن کرنے والی اگر اسلام قبول کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دے گا۔

۱۰۱/۵۹ - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ فَهَلْ لَهُ فِي ذٰلِكَ يَعْنِي مِنْ اَجْرٍ، قَالَ اِنَّ اَبَاكَ طَلَبَ اَمْرًا فَاَصَابَهُ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتا تھا اور مزید کئی نیکیاں کیا کرتا تھا تو کیا اسے ان نیکیوں کا کوئی اجر وثواب ملے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان نیکیوں سے تمہارے باپ کا مقصد محض شہرت و مدح تھا، سو وہ پورا ہوگیا (اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اجر وثواب نہیں ہے)۔

۱۰۲/۶۰ - وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ عِتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ هَلْ لِيْ فِيْهَا اَجْرٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت میں برائیوں سے نفرت کرتا تھا، نیک کام کیا کرتا تھا، غلاموں کو آزاد کرتا تھا اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتا تھا، تو آپ یہ بتائیں کہ کیا ان نیک کاموں کا مجھے کوئی اجر وثواب ملے گا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ نیک کاموں کی برکت کی وجہ سے ہی تم مسلمان ہوئے ہو (اور یہی اسلام تمہارے ان نیک کاموں کا

صلہ ہے)۔

۱۰۳/۶۱ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْخٌ كَبِيرٌ يَدَّعِمُ عَلَى عَصًا لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي غَدَرَاتٍ وَفَجَرَاتٍ فَهَلْ يُغْفَرُ لِي قَالَ أَلَسْتَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ بَلٰى وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ غَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بوڑھا شخص لاٹھی کے سہارے چلتا ہوا حاضر ہوا اورعرض کیا: یا رسول اللہ! (زمانہ جاہلیت میں) میں امانتوں میں خیانتیں کرتا رہا ہوں اور بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب رہا ہوں، تو کیا مجھے بخش دیا جائے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے عرض کیا: جی ہاں! (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں) اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اس کلمہ شہادت کی برکت سے) تمہارے سب بڑے بڑے گناہ بخش دیئے گئے۔

۹ - بَابُ فِي حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَأَنَّهُمَا تَعْصِمَانِ قَائِلَهُمَا مِنَ الْقَتْلِ وَبِهِمَا يَكُونُ مُسْلِمًا وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

توحید ورسالت کی گواہی کے ساتھ اقرار کا حکم، توحید و رسالت کی گواہی کا قائل قتل سے بچ جاتا ہے، ان کی وجہ سے مسلمان ہوتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے

۱۰۴/۶۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) تُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نُقَاتِلُهُمْ، وَاللّٰهِ لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَلَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ رَشَدًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک کہ وہ یہ نہ کہہ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پس جب وہ یہ کہہ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیں گے، سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا: جب ارتداد کا زمانہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ان سے جنگ کریں گے؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ان سے جنگ کریں گے، اللہ کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا اور جو شخص ان میں فرق کرے گا میں اس سے ضرور ضرور جنگ کروں گا، ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کی معیت میں (مرتدین سے) جنگ کی تو ہم نے آپ کی فہم وفراست کو خوب سمجھ لیا۔

۱۰۵/۶۳ - وَعَنْهُ فِي أُخْرٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب

حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ ثُـمَّ قَـدْ حَرُمَ عَلَیَّ دِمَاؤُهُـمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' محمد اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم نہ کریں اور زکوٰۃ ادا نہ کریں' پھر (جب وہ ان پر عمل کریں گے تو) مجھ پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہوں گے' اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

۱۰۶/٦٤ - وَعَنْ اَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَـنْـهُ قَـالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَـاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُـحَـمَّـدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَکَلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا فَـقَدْ حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا' لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں' سو جب وہ یہ کلمہ شہادت پڑھ لیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں' ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نمازوں کی طرح نمازیں پڑھیں تو ہم پر ان کا خون اور ان کا مال حرام ہے' ماسوا اسلامی حق کے' اور ان کے حقوق وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی چیز واجب ہوگی جو مسلمانوں پر واجب ہے۔

۱۰۷/٦٥ - حَـدَّثَنَا عَـبْدُ الـلّٰـهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا مُـحَـمَّـدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَـمِـعْـتُ اُوَیْسًـا (یَـعْنِی بْنَ اَبِیْ اُوَیْسٍ الثَّقَفِیِّ رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ) یَقُوْلُ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی الـلّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ فَکُنَّا فِیْ قُبَّةٍ فَقَامَ مَنْ کَانَ فِیْهَا غَیْرِیْ وَغَیْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهٗ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ (وَفِـیْ رِوَایَـةٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)ثُمَّ قَالَ اَلَیْسَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ قَـالَ بَلٰی وَلٰکِنَّهٗ یَقُوْلُهَا تَعَوُّذًا ' فَقَالَ رُدُّوْهُ (وَفِـیْ رِوَایَةٍ اذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ) ثُمَّ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَـاِذَا قَـالُـوْهَا حَرُمَتْ عَلَیَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِـحَـقِّهَا فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اَلَیْسَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ اَلَیْسَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهَا مَعَهَا وَمَا اَدْرِیْ.

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اویس بن ابی اویس ثقفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں بنو ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' اور ہم چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے' تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جتنے بھی لوگ اس میں تھے وہ کھڑے رہے' پس اچانک ایک شخص آیا اور اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سرگوشی کی' تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے قتل کر دو' (اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ شخص جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا) پھر فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! (وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے) لیکن وہ یہ کلمہ اپنی جان بچانے کے لئے کہتا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسے واپس لوٹا دو (اور ایک روایت میں ہے کہ (فرمایا) جاؤ اور اس کا راستہ چھوڑ دو) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' سو جب وہ یہ کلمہ شہادت پڑھ لیں تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ پر حرام ہیں' ماسوا اسلامی حق کے۔ (محمد نامی راوی کا بیان ہے کہ) میں نے شعبہ سے پوچھا: کیا حدیث میں یہ الفاظ: ''پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں (محمد) اللہ کا

رسول ہوں؟'' نہیں ہیں؟ تو شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ الفاظ اس حدیث کے ہیں، لیکن مجھے صحیح طرح علم نہیں ہے۔

۶۶/۱۰۸ - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ (طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ لِقَوْمٍ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک قوم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا اور اس کے علاوہ جن کی پوجا کی جاتی ہے اس کا انکار کیا تو اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

۶۷/۱۰۹ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِدْخَالِ رَجُلٍ الْجَنَّةَ فَدَخَلَ الْكَنِيْسَةَ فَاِذَا هُوَ بِيَهُوْدِيِّ وَاِذَا يَهُوْدِيٌّ يَقْرَاُ عَلَيْهِمُ التَّوْرَاةَ فَلَمَّا اَتَوْا عَلٰى صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَتِهَا رَجُلٌ مَرِيْضٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ اَمْسَكْتُمْ، قَالَ الْمَرِيْضُ اِنَّهُمْ اَتَوْا عَلٰى صِفَةِ نَبِيِّ فَاَمْسَكُوْا ثُمَّ جَاءَ الْمَرِيْضُ يَحْبُوْ حَتّٰى اَخَذَ التَّوْرَاةَ فَقَرَاَ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهِ فَقَالَ هٰذِهِ صِفَتُكَ وَصِفَةُ اُمَّتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُوْا اَخَاكُمْ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کرنے کے لئے اپنے نبی (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تو آپ ایک گرجا گھر میں داخل ہوئے جس میں یہودی موجود تھے اور ایک یہودی ان کے سامنے تورات پڑھ رہا تھا، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پر پہنچے تو رک گئے اور اس گرجا گھر کے کونہ میں ایک بیمار آدمی پڑا ہوا تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: تم (تورات پڑھتے ہوئے) رک کیوں گئے ہو، تو کونہ میں پڑے ہوئے بیمار آدمی نے کہا: جب ان کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت آئی ہے تو یہ لوگ (اسے دیکھ کر) رک گئے ہیں، پھر بیمار آدمی پیٹ کے بل چلتا ہوا آیا، یہاں تک کہ اس نے تورات کو پکڑا اور پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ جب اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت آئی تو اس نے کہا: (اے اللہ کے نبی!) یہ آپ کی صفت ہے اور یہ آپ کی امت کی صفت ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پھر وہ فوت ہو گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے صحابہ کو) فرمایا: اپنے بھائی (کے کفن دفن) کا انتظام کرو۔

۶۸/۱۱۰ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ فَسَارَّهُ يَسْتَاْذِنُهُ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَجَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے، تو اس نے سرگوشی میں آپ سے ایک منافق آدمی کے قتل کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بآواز بلند فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ انصاری شخص نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! (وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے) لیکن اس کی یہ گواہی (دل سے) نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا

رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ أَلَيْسَ يُصَلِّيْ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا صَلٰوةَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (وَعَنْهُ أَيْضًا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يَعْنِيْ يَسْتَأْذِنُهُ أَيْ يُسَارُّهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! (وہ اس بات کی گواہی بھی دیتا ہے)' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ اس نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! (وہ نماز بھی پڑھتا ہے)' لیکن وہ (دل سے) نماز نہیں پڑھتا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے قتل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے روکا ہے (اور عبید اللہ بن عدی ہی سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے سرگوشی میں (قتل کی) اجازت چاہی۔ باقی حدیث حسب سابق مذکور ہے۔

۱۱۱/۶۹ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عِتْبَانَ اشْتَكٰى عَيْنَهُ فَبَعَثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا أَصَابَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعَالِ صَلِّ فِيْ بَيْتِيْ حَتّٰى أَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُوْنَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا يَذْكُرُوْنَ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَأَسْنَدُوْا عَظِيْمَ ذٰلِكَ إِلٰى مَالِكِ بْنِ دُخَيْشِمٍ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ قَائِلٌ بَلٰى وَمَا هُوَ مِنْ قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَنْ تَطْعَمَهُ النَّارُ أَوْ قَالَ لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تکلیف تھی' تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قاصد بھیجا جس نے ان کی تکلیف کا ذکر کیا (اور یہ پیغام پہنچایا کہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانہ میں تشریف لائیں اور اس میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس کو جائے نماز بنالوں' حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ میں سے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا (حضرت عتبان کے گھر) تشریف لے آئے' تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور آپ کے صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے' تو وہ ان باتوں اور تکلیفوں کا ذکر کرنے لگے جو انہیں منافقین سے پہنچی تھیں' سو انہوں نے اس منافقت کو مالک بن دخیشم کی طرف منسوب کر دیا' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں''؟ تو ان میں سے کسی نے کہا: جی ہاں! (وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے)' لیکن وہ اپنے دل سے گواہی نہیں دیتا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اسے دوزخ کی آگ ہرگز نہ کھائے گی' یا آپ (ﷺ) نے یہ فرمایا: وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

۱۱۲/۷۰ - وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بتائیں کہ اگر کسی کافر آدمی سے میرا سامنا ہو جائے اور مجھ سے لڑنا شروع کر دے' پھر ہم ایک دوسرے کو ضربیں لگائیں' پھر وہ

فَضَرَبَ اِحْدٰی يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، اُقَاتِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْتُلُهُ اَمْ اَدَعُهُ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ.

تلوار مار کر میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر جب وہ میرے حملہ کی زد میں آئے تو ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا' تو یا رسول اللہ! کیا میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ (اور ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے بعد کیا میں اس کو قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو' پس اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ اس درجہ پر ہوگا جس پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس درجہ پر ہو گے جس درجہ پر وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا۔

۱۰ - بَابٌ فِي الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِ مَنْ آمَنَ بِهٖ وَلَمْ يَرَهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور جو شخص آپ کو بغیر دیکھے آپ پر ایمان لائے' اس کی فضیلت

۱۱۳/۷۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَمَاتَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے! اس امت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جو میری نبوت (کی خبر) سنے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو' اور وہ شخص اس حال میں مرجائے کہ وہ میرے لائے ہوئے دین پر ایمان نہ لایا ہو تو دوزخ کے سوا اس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔

۱۱۴/۷۲ - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ؛ وَفِيْهِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ بَدَلَ قَوْلِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مرفوعاً منقول ہے البتہ اس میں "الا کان من اصحاب النار" (یعنی دوزخ کے سوا اس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا) کی بجائے "لم یدخل الجنة" (یعنی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا) کے الفاظ ہیں۔

۱۱۵/۷۳ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ آمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ لَآمَنَ بِيْ كُلُّ يَهُوْدِيٍّ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ كَعْبٌ اثْنَا عَشَرَ مِصْدَاقُهُمْ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہودیوں کے دس علماء مجھ پر ایمان لے آتے تو روئے زمین کے تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بارہ کا مصداق سورہ مائدہ میں ہے۔

۱۱۶/۷۴ - وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُوَيْطِبٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ

حضرت رباح بن عبدالرحمٰن بن حویطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری دادی نے مجھے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے اس حدیث کو سنا اور انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے وقت

لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ وَلَا يُؤْمِنُ بِيْ مَنْ لَّا يُحِبُّ الْاَنْصَارَ.

اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کا وضو نہیں' اور جس شخص کا مجھ پر ایمان نہیں ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے' اور جو شخص انصار سے محبت نہیں کرتا اس کا مجھ پر ایمان نہیں ہے۔

۱۱۷/۷۵ - وَعَنْ اَبِيْ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمْعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا، تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ اَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ.

حضرت ابو محیریز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو' انہوں نے کہا: ہاں! میں تمہیں ایک بہت ہی عمدہ حدیث سناتا ہوں' ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کیا اور ابوعبیدہ بن جراح بھی ہمارے ساتھ تھے' تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی بہتر ہے؟ ہم آپ کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے' وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔

۱۱۸/۷۶ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنِّيْ لَقِيْتُ اِخْوَانِيْ قَالَ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اِخْوَانُكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَلٰكِنْ اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا: ہم آپ کے بھائی ہیں' تو آپ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو' لیکن میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہو گا۔

۱۱۹/۷۷ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ وَطُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس شخص کے لئے سات بار خوشخبری ہو جو مجھ پر ایمان لایا اور مجھے نہ دیکھا۔

۱۲۰/۷۸ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَرَاٰنِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے لئے ایک بار خوشخبری ہو جو مجھ پر ایمان لایا اور مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات بار خوشخبری ہو جو مجھ پر ایمان لایا اور مجھے نہ دیکھا۔

۱۲۱/۷۹ - وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَاٰهُمَا قَالَ كِنْدِيَّانِ مَذْحِجِيَّانِ حَتّٰى اَتَيَاهُ فَاِذَا رِجَالٌ

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک دو سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں آنے والے سوار کندی (یا) مذحجی ہیں' یہاں تک کہ وہ آپ کی خدمت

مِنْ مَذْحِجٍ قَالَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ رَاٰكَ فَاٰمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهُ، قَالَ طُوْبٰى لَهُ قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ اَقْبَلَ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرَكَ قَالَ طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ.

اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ مذحجی تھے۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ ان میں سے ایک آدمی بیعت لینے کی غرض سے آپ (ﷺ) کے قریب ہوا اور آپ کا ہاتھ تھام کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بتائیں کہ جس شخص نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا، آپ کی (لائی ہوئی چیزوں کی) تصدیق کی اور آپ کی اتباع و پیروی کی تو اس کے لئے کیا (صلہ) ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ پھر اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر وہ چلا گیا، پھر دوسرا آدمی آیا اور بیعت لینے کی غرض سے اس نے آپ کا ہاتھ تھاما اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں بتائیں جو آپ پر ایمان لایا، آپ کی (لائی ہوئی چیزوں کی) تصدیق کی اور آپ کی اتباع و پیروی کی لیکن اس نے آپ کی زیارت نہیں کی، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے، (دوبارہ) پھر اس کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ پھر اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر وہ چلا گیا۔

١٢٢/٨٠ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ وَشَهِدْنَا مَاشَهِدْتَّ فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ، مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلٰى اَنْ يَّتَمَنّٰى مَحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ، اَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ اِذْ اَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اِلَّا رَبَّكُمْ مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَشَدِّ حَالٍ بَعَثَ عَلَيْهَا نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ فَتْرَةٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن ہم حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا اور کہا: ان آنکھوں کو مبارک و خوشخبری ہو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ اللہ کی قسم! ہماری یہ تمنا ہے کہ کاش! ہم بھی اسی (مبارک ذات) کی زیارت کرتے جس کی تم نے زیارت کی، اور ہم بھی اسی بارگاہ میں حاضر ہوتے (اور فیض صحبت حاصل کرتے) جس میں تم حاضر ہوتے (اور فیض صحبت حاصل کرتے تھے) تو اس کی اس بات پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے، تو مجھے تعجب ہوا کہ اس شخص نے تو اچھی بات ہی کہی ہے (اور آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا) پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کوئی بھی شخص ایسے زمانہ کی حاضری کی تمنا نہ کرے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے دور رکھا ہو، کیونکہ یہ کسی کو معلوم نہیں کہ اگر وہ اس وقت موجود ہوتا تو اس کا کیا حال ہوتا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (مبارک) میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہوں نے نہ تو آپ کی دعوت کو قبول کیا اور نہ ہی آپ کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اوندھے منہ جہنم میں گرا دیا، کیا تم (شکریے کے طور پر) اللہ تعالیٰ کی

وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ اَنَّ دِيْنًا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرٰى وَالِدَهُ وَوَلَدَهُ وَاَخَاهُ كَافِرًا وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ قُفْلَ قَلْبِهِ لِلْاِيْمَانِ يَعْلَمُ اَنَّهُ اِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ حَبِيْبَهُ فِي النَّارِ وَاَنَّهَا الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ).

تعریف نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں (مسلمانوں کے گھروں میں) پیدا کیا کہ تم اپنے پروردگار کو مانتے ہو اور تمہارا نبی ﷺ جو کچھ لایا ہے تم اس کی تصدیق کرتے ہو اور جو مصیبتیں اور آزمائشیں تم سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام) پر آئی تھیں تمہیں ان سے بچالیا گیا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بہ نسبت نبی کریم ﷺ کو سخت ترین حالات میں بھیجا کہ اس وقت جہالت و گمراہی نقطہ عروج پر تھی اور لوگوں کے نزدیک بت پرستی سے بہتر کوئی مذہب نہ تھا' پس آپ (ﷺ) فرقان لے کر آئے جس نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا اور باپ اور بیٹے میں تفریق کر دی' یہاں تک کہ ایک شخص اپنے باپ' اپنے بیٹے یا اپنے بھائی کو حالت کفر میں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ سے ان کے دل کے تالے کو کھولنے کی دعا کرتا' کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ (حالت کفر میں) مر گئے تو وہ دوزخ میں داخل ہوں گے' اور اس کے پیارے دوزخ میں ہوں گے تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں گی' اور اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: (ترجمہ) ''اور وہ لوگ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما''۔

۱۱- بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْمُؤْمِنِ وَصِفَتِهِ وَمَثَلِهِ

مومن کی فضیلت' اس کی صفت اور اس کی مثال

۱۲۳/۸۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ سوائے مسلمان شخص کے جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

۱۲۴/۸۲- وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا (يَعْنِيْ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) عَنِ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ قُتِلَ فَاَذَّنَ فِيْهِ سُحَيْمٌ؟ قَالَ كُنَّا بِحُنَيْنٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحَيْمًا اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ) اِلَّا مُؤْمِنٌ قَالَ وَلَا اَعْلَمُهُ قُتِلَ اَحَدٌ قَالَ مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَتَلَ اَحَدًا.

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر (بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) سے اس قتیل کے بارے میں پوچھا جو قتل کیا گیا' حضرت سحیم رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کیا اعلان کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم حنین میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سحیم (رضی اللہ عنہ) کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جنت میں مؤمن ہی داخل ہوگا (اور ایک روایت میں ہے: خبردار! جنت میں مؤمن ہی داخل ہوگا) راوی کا بیان ہے کہ میں اس (قتیل) کے بارے میں نہیں جانتا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قتل ہوا (کہ وہ جنت میں جائے گا) البتہ موسیٰ بن داؤد نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے کسی کو قتل کیا (کہ مؤمن ہونے کی صورت میں وہ بھی

جنت میں جائے گا)۔

۱۲۵/۸۳ - وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَحْمِيْ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُوْنَ مَرِيْضَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ تَخَافُوْنَهُ عَلَيْهِ.

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کو محبت وشفقت کی بنا پر دنیا (کی زیب وزینت کی محویت) سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے بیمار کو شفقت کی بنا پر کھانے پینے سے روکتے ہو۔

۱۲۶/۸۴ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں مومن تین طرح کے ہیں' (۱) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے' پھر انہوں نے (اس میں) کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا' (۲) اور وہ مومن کہ جس سے لوگوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں (۳) پھر وہ مومن کہ جب اسے کسی چیز کا حرص ولالچ ہوا سے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے چھوڑ دے۔

۱۲۷/۸۵ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَاِنَّ الْفَاجِرَ خَبٌّ لَئِيْمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن یقیناً سیدھا سادہ وسخی ہوتا ہے اور فاجر وفاسق شخص یقیناً دھوکا دینے والا شریر وکمینہ ہوتا ہے۔

۱۲۸/۸۶ - وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُؤْمِنُ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ يَحْمَدُنِيْ وَاَنَا اَنْزِعُ نَفْسَهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مومن میرے نزدیک سراپا نیکی وبھلائی ہے' وہ میری حمد وثنا کر رہا ہوتا ہے اور میں اس کے جسم سے اس کی روح نکال رہا ہوتا ہوں۔

۱۲۹/۸۷ - وَعَنْهُ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيَاطِيْنَهُ كَمَا يُنْضِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهُ فِي السَّفَرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن اپنے شیطانوں کو اس طرح لاغر ودبلا کر دیتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے اونٹ کو سفر میں لاغر ودبلا کر دیتا ہے۔

۱۳۰/۸۸ - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ، مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں مومن (کی شان) کے بارے میں نہ بتاؤں' مومن وہ ہے کہ جس سے لوگوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں' اور مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں' اور مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔

۱۳۱/۸۹ - وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُسْلِمُ، قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، قَالَ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُؤْمِنُ، قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ مَنْ اَمِنَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ فَاجْتَنَبَهُ (وَعَنْهُ فِيْ اُخْرٰى) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت موسیٰ بن علی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں' فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے (دوسرے) مومنوں کی جانیں اور مال محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے اور ان سے بچتا رہے' (اور انہی سے دوسری روایت میں ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔

۱۳۲/۹۰ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مُؤْلِفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن محبت والفت کرنے والا ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی (و خوبی) نہیں جو دوسروں سے محبت نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۳۳/۹۱ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا اُمَامَةَ اِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يَلِيْنُ لِيْ قَلْبُهُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے فرمایا: اے ابوامامہ! بلاشبہ (کامل وخوب ترین) مومن وہ ہے جس کا دل میرے لیے نرم ہو۔

۱۳۴/۹۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَلَا اَجِدُ قَلْبِيْ يَعْقِلُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَكَ حُشِيَ الْاِيْمَانُ وَاِنَّ الْاِيْمَانَ يُعْطَى الْعَبْدُ قَبْلَ الْقُرْاٰنِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں قرآن پڑھتا ہوں تو اس پر میں اپنے دل کو محفوظ محسوس نہیں کرتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دل کو ایمان نے گھیر لیا ہے اور قرآن سے پہلے بندہ کو ایمان عطا کیا جاتا ہے۔

۱۳۵/۹۳ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے دل میں ایسی باتیں محسوس کرتا ہوں کہ میرا آسمان سے گرنا اس محسوس کی ہوئی چیز کے

لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ ذٰلِكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ) قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَسُرُّنَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ وَاِنَّ لَنَا مَاطَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ قَالَ اَوَجَدْتُمْ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ.

بیان کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ (کیفیت تمہارے) خالص ایمان (کی علامت) ہے (اور انہی سے دوسری روایت میں ہے کہ) انہوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسی باتیں محسوس کرتے ہیں جن کا بیان کرنا ہم اچھا نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہمارے لئے کوئی ایسا دن آئے (کہ جس دن دل میں ایسا خیال پیدا ہو) آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا واقعی تم اس (خیال و وسوسہ) کو (بڑا گناہ) سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ (کیفیت تمہارے) خالص ایمان (کی علامت) ہے۔

۱۳۶/۹۴ - وَاَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُلْ اَحَدُ كُمْ لِلْعَنَبِ الْكَرْمُ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ (وَعَنْهُ فِیْ اُخْرٰی) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ وَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور) کو کرم نہ کہے' کیونکہ کرم تو مسلمان شخص ہے (اور دوسری روایت میں ہے) ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ (عنب کو) کرم کہتے ہیں' حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۱۳۷/۹۵ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ لَكَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ' نَفَخَ عَلَیْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَغَیَّرْ وَلَمْ تَنْقُصْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ لَكَمَثَلِ النَّحْلَةِ اَكَلَتْ طَیِّبًا وَوَضَعَتْ طَیِّبًا وَوَقَعَتْ فَلَمْ تَكْسِرْ وَلَمْ تُفْسِدْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال سونے کی ڈلی کی طرح ہے جس کا مالک اس پر فخر کرتا ہے اور اس سونے میں نہ کوئی تغیر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کم ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جو پاکیزہ (پھول) کھاتی ہے' پاکیزہ (شہد) بناتی ہے اور تر و تازہ شاخ پر بیٹھتی ہے تو وہ نہ (اس شاخ کو) توڑتی ہے اور نہ ہی (اسے) خراب کرتی ہے۔

۱۳۸/۹۶ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ مَرَّةً وَتَسْتَقِیْمُ مَرَّةً' وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ الْاَرْزَةِ) لَا یَزَالُ مُسْتَقِیْمًا حَتّٰی یَخِرَّ وَلَا یَشْعُرُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال گندم کے خوشہ کی طرح ہے جو کبھی (تیز ہواؤں کی وجہ سے) گر پڑتا ہے اور کبھی وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو (ہلے جلے بغیر) سیدھا کھڑا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ گر جاتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا۔

۱۳۹/۹۷ - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ عَلٰی اٰخِیَّتِهٖ یَجُوْلُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھونٹی پر بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے جو (کھونٹی کے ارد گرد) چکر لگاتا رہتا ہے' پھر وہ اپنی کھونٹی کی طرف لوٹ آتا

ثُمَّ يَرْجِعُ عَلٰى اٰخِيَّتِهٖ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ.

ہے اور مومن (گناہوں کی وجہ سے اپنے رب کو) بھول جاتا ہے، پھر وہ (اپنے رب سے شرمندہ ہوکر) ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۱۴۰/۹۸ - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْاِسْلَامُ ذَلُوْلٌ لَا يَرْكَبُ اِلَّا ذَلُوْلًا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام آسان ونرم (دین) ہے اور وہ کلی طور پر صرف اسی پر اپنا رنگ جماتا ہے جو سہولت ونرمی کی خوبی سے آراستہ ہو۔

۱۲ - بَابٌ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ يَضْمَحِلُّ فِيْهِ الْاِيْمَانُ

جب ایمان مضمحل (کمزور) ہوجائے گا

۱۴۱/۹۹ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاِيْمَانَ بَدَا غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَا فَطُوْبٰى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ اِذَا فَسَدَ الزَّمَانُ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ لَيَأْرِزَنَّ الْاِيْمَانُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا يَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان اجنبی (بن کر) ظاہر ہوا اور وہ عنقریب اسی حالت کی طرف لوٹ جائے گا جس حالت میں وہ ظاہر ہوا، پس اجنبی لوگوں کو اس دن خوشخبری ومبارک ہو جب زمانہ میں فساد پھیل جائے گا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے! جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ کر چلا جاتا ہے اسی طرح ایمان ان دونوں مسجدوں (مسجد حرام ومسجد نبوی) میں سمٹ کر چلا جائے گا۔

۱۴۲/۱۰۰ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَنَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَدَا الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا ثُمَّ يَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ، قَالَ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا يَحُوْزُ السَّيْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَأْرِزَنَّ الْاِسْلَامُ اِلٰى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا.

حضرت عبدالرحمٰن بن سنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام اجنبی (بن کر) ظاہر ہوا، پھر وہ اجنبی بن کر لوٹ جائے گا جس طرح وہ ظاہر ہوا تھا، پس اجنبی لوگوں کو خوشخبری ومبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اجنبی لوگ کون ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب لوگوں (کے عقائد واعمال) میں فساد و بگاڑ پیدا ہوگا تو اس وقت وہ (ان لوگوں کے عقائد واعمال کی) اصلاح کریں گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف اس طرح تیزی سے سمٹ کر جائے گا جس طرح پانی کا سیلاب تیزی سے گزرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں (مسجد حرام ومسجد نبوی) کے درمیان اس طرح سمٹ کر جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ کر چلا جاتا ہے۔

۱۴۳/۱۰۱ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَا غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً دین اجنبی (بن کر) ظاہر ہوا اور وہ اسی طرح اجنبی بن کر لوٹ جائے گا جس طرح وہ ظاہر ہوا تھا، پس اجنبی لوگوں کو خوشخبری ومبارک ہو۔

۱۴۴/۱۰۲ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (بِلَفْظٍ) إِنَّ الْإِسْلَامَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ قِيْلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

(''ان الدین'' کی بجائے) ''ان الاسلام'' کے لفظ سے روایت کی ہے' باقی حدیث حسب سابق روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ''عرض کیا گیا: اجنبی لوگ کون ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (تبلیغ دین کی خاطر) اپنے خاندان (اور اپنے وطن) سے دور رہنے والے''۔

١٠٣/١٤٥ - وَعَنْ عَلْقَمَةَ الْمُزَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الْإِسْلَامَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَا جَذَعًا ثُمَّ ثَنِيًّا ثُمَّ رُبَاعِيًا ثُمَّ سُدَاسِيًا ثُمَّ بَازِلًا فَقَالَ عُمَرُ فَمَا بَعْدَ الْبُزُوْلِ إِلَّا النُّقْصَانُ.

حضرت علقمہ مزنی نے کہا کہ مجھ سے ایک شخص نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں مدینہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگوں میں سے ایک شخص کو آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کی تعریف کیسے سنی؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام نوجوان ظاہر ہوا' پھر اس میں دوگنا طاقت آ گئی' پھر چار گنا طاقت آ گئی' پھر چھ گنا طاقت آ گئی' پھر اس میں مکمل طاقت وقوت آ گئی (کہ وہ بھرپور جوان ہو گیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اسلام میں) مکمل طاقت وقوت کے بعد کمی ہی ہو گی۔

١٠٤/١٤٦ - وَعَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِلْإِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى قَالَ نَعَمْ أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ كَلَّا (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَلَّا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهِ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَرَأَ عَلَيَّ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَسَاوِدَ صُبًّا قَالَ سُفْيَانُ الْحَيَّةُ السَّوْدَاءُ تَنْصَبُّ أَيْ تَرْتَفِعُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ) وَزَادَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْضَلُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اسلام کی کوئی انتہاء (اخیر) ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! عرب وعجم میں سے جن گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا انہیں اسلام میں داخل فرما دے گا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کیا ہو گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر پہاڑوں اور بادلوں کی طرح فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ اعرابی نے کہا: ایسا ہرگز نہ ہو گا (اور ایک روایت میں ہے' کہ اس نے کہا: اللہ کی قسم ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہ ہو گا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! (ایسا یقیناً ہو گا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! تم ان (فتنوں) میں ضرور لوٹو گے (اور انتہائی بیدردی سے) تم ایک دوسرے کی گردنیں اس طرح مارو گے جس طرح کالے سانپ (پورے غصے سے) ڈسنے کے لئے کھڑے ہو کر گرتے ہیں (اور ڈس کر مار دیتے ہیں) (اور کرز بن علقمہ سے دوسرے طریق سے ایسے ہی منقول ہے) اور اس روایت میں ''یضرب بعضکم رقاب بعض'' کے الفاظ کے بعد امام زہری نے ''اساود صبا'' کہا' سفیان نے کہا ''الحیۃ السوداء تنصب ای ترفع'' (اور حضرت کرز سے تیسرے طریق سے ایسے ہی منقول ہے) اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اس دن لوگوں

میں سب سے افضل وہ مومن ہوگا جو اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے ہوئے (پہاڑوں کی) گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں گوشہ تنہائی اختیار کرے گا اور وہ لوگوں کو اس (فتنہ) کے شر کی وجہ سے چھوڑ دے گا۔

۱۰۵/۱۴۷ - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُنْقَضَنَّ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِیْ تَلِيْهَا وَاَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ وَاٰخِرُهُنَّ الصَّلٰوةُ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کے احکام کو یکے بعد دیگرے توڑ دیا (مٹا دیا) جائے گا' چنانچہ جب ایک حکم ٹوٹے گا تو لوگ اس (حکم) کے ساتھ متعلق ہو جائیں جو اس (ٹوٹے ہوئے حکم) کے قریب ہوگا اور (اسلامی احکامات میں سے) سب سے پہلے عدل (وانصاف) ٹوٹے گا اور آخر میں نماز ٹوٹے گی (یعنی لوگ نماز پڑھنا چھوڑ دیں گے)۔

۱۰۶/۱۴۸ - وَعَنِ ابْنِ فَيْرُوْزِ الدَّيْلَمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُنْقَضَنَّ الْاِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً كَمَا يُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً.

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام (کے احکام) کو یکے بعد دیگرے اس طرح توڑ دیا جائے گا جس طرح رسی کو پوری طاقت وقوت سے توڑ دیا جاتا ہے۔

۱۰۷/۱۴۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيْثًا مُنْذُ زَمَانٍ، اِذَا كُنْتَ فِیْ قَوْمٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ فَتَصَفَّحْتَ فِیْ وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فِيْهِمْ رَجُلًا يُهَابُ فِی اللّٰهِ فَاعْلَمْ اَنَّ الْاَمْرَ قَدْ رَقَّ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرصہ سے حدیث سنی ہے کہ جب تم بیس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ آدمیوں کی جماعت میں ہو اور تم ان کے چہروں کو غور سے دیکھو اور ان (آدمیوں) میں تمہیں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو تو جان لو کہ (ایمان کا) معاملہ کمزور ہو چکا ہے۔

۱۳ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِیْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ وَالْاِيْمَانِ

امانت اور ایمان کے اٹھ جانے کا بیان

۱۰۸/۱۵۰ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ، حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَیْءٌ قَالَ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بیان فرمائیں' پس ان دونوں میں سے ایک بات کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے اصل میں اتری' پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن سیکھا اور سنت کو بھی سیکھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: آدمی سو رہا ہو گا کہ اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی' تو چھوٹے کالے نقطہ کی مانند اس کا نشان رہ جائے گا' پھر اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ کی مانند رہ جائے گا جس طرح تم اپنے پاؤں پر چنگاری لگاتے ہو تو وہ تمہیں ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے حالانکہ اس میں کچھ بھی

ثُمَّ اَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلٰى رِجْلِهٖ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلٰى دِيْنِهٖ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا اَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلٰى سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

نہیں ہوتا' حضرت حذیفہ نے کہا کہ پھر آپ (ﷺ) نے ایک کنکر کو پکڑ کر اسے اپنے پاؤں (مبارک) پر لگایا اور فرمایا: لوگ ایک دوسرے سے خرید وفروخت کریں گے لیکن امانت کو کوئی بھی ادا نہ کرے گا یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک شخص ہے جو امانت دار ہے' یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ وہ کیسا چالاک ہے' کیسا ذہین ہے اور وہ کس قدر ہوشیار ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور مجھ پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ میں کس کے ساتھ خرید وفروخت کروں' اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین (اسے امانت میں خیانت کرنے سے روکتا اور امانت واپس کرنے پر اسے برانگیختہ کرتا جس کی وجہ سے وہ) مجھے واپس کر دیتا' اور اگر عیسائی یا یہودی ہوتا تو اس کا والی (میرا حق دلانے میں میری مدد کرتا جس کی وجہ سے وہ) مجھے واپس کر دیتا' سو آج ایسا وقت آ چکا ہے کہ (امانت دلوں سے رخصت ہو گئی' کسی پر مجھے بھروسہ نہیں رہا جس کی وجہ سے) میں تم میں سے فلاں فلاں سے ہی خرید وفروخت کرتا ہوں۔

۱۵۱/۱۰۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ بِخَمْسٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى رَاْسِ خَمْسٍ) وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ قَدْ هَلَكَ وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ قُلْتُ اَمِمَّا مَضٰى اَمْ مِمَّا بَقِيَ قَالَ مِمَّا بَقِيَ (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَضٰى اَمْ مَا بَقِيَ قَالَ مَا بَقِيَ (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَحَى الْاِسْلَامِ سَتَزُوْلُ بِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَكَسَبِيْلِ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبِمَا مَضٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتس یا چھتیس یا سینتیس سال تک گھومتی رہے گی' پس اگر وہ ہلاک ہو گئے تو جو ہلاک ہو گیا اس کا وہی راستہ ہوگا' اور اگر ان کے لئے ان کا دین قائم رہا تو ان کے لئے وہ (دین) ستر سال قائم رہے گا' میں نے عرض کیا: کیا (مذکور سالوں کا حساب) گزشتہ زمانہ سے ہوگا یا (اگلے) باقی زمانہ سے ہوگا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: (ان کا حساب اگلے) باقی زمانہ سے ہوگا' (اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی) نبی کریم سے ایسے ہی مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو زمانہ گزر چکا یا جو زمانہ باقی ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو زمانہ باقی ہے (اور حضرت عبداللہ بن مسعور رضی اللہ عنہ سے تیسرے طریق سے بھی مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس سال میں برقرار رہے گی' پس اگر وہ ہلاک ہو گئے تو ہلاک ہونے والوں کا راستہ وہی ہوگا (جو گزشتہ ہلاک شدہ قوموں کا ہوا) اور اگر ان کے لئے ان کا دین قائم رہا

اَمْ بِمَا بَقِيَ قَالَ بَلْ بِمَا بَقِيَ.

تو ان کے لئے وہ (دین) ستر سال قائم رہے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا (مذکور سالوں کا حساب) گزشتہ زمانہ سے ہوگا یا (اگلے) باقی زمانہ سے ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا (ان کا حساب اگلے) باقی زمانہ سے ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۳/۳-كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کا بیان

۱ - بَابٌ فِيْ ثُبُوْتِ الْقَدْرِ وَحَقِيْقَتِهِ

تقدیر کے ثبوت اور اس کی حقیقت کا بیان

۱۵۲/۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے (مخلوق کی) تقدیروں کا فیصلہ فرما دیا۔

۱۵۳/۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ اَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ نُوْرِهٖ يَوْمَئِذٍ اِهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا' پھر اس (پیدائش کے) دن اس نے ان پر اپنے نور کا پرتو ڈالا' پس اس دن جس کو اس کے نور میں سے کچھ پہنچا وہ ہدایت پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ گمراہ ہو گیا' پس اس لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علم پر قلم خشک ہو چکا ہے۔

۱۵٤/۳ - وَعَنْ طَاؤُسٍ بْنِ الْيَمَانِيِّ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ.

حضرت طاؤس بن یمانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب سے میں نے ملاقات کی تو وہ یہ کہتے تھے کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے' اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہاں تک کہ عجز اور قدرت (کا تعلق بھی تقدیر سے ہے)۔

۱۵۵/٤ - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے پر اپنا دست قدرت رکھا تو چھوٹی چیونٹیوں کی مانند سفید رنگ کی اولاد کو نکالا' اور ان کے بائیں کندھے پر اپنا دست قدرت رکھا تو کوئلہ کی مانند کالے رنگ کی اولاد کو نکالا' پھر دائیں کندھے والوں کے لئے فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور بائیں کندھے والوں کے لئے فرمایا: یہ دوزخی

كَفِّهِ الْيُسْرٰى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِيْ.

ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

۱۵۶/۵ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيْلَ بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيْلَ بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ عَمَلَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی عرصہ دراز تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس (کی زندگی) کا خاتمہ اہل دوزخ کے اعمال پر کرتا ہے تو اس کو اہل دوزخ میں سے بنا دیتا ہے اور ایک آدمی عرصہ دراز تک اہل دوزخ کے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے عمل کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر کرتا ہے تو اس کو اہل جنت میں سے بنا دیتا ہے۔

۱۵۷/۶ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُعْجَبُوْا بِأَحَدٍ حَتّٰى تَنْظُرُوْا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ، فَإِنَّ الْعَامِلَ يَعْمَلُ زَمَانًا طَوِيْلًا مِنْ عُمُرِهِ أَوْ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ صَالِحٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا سَيِّئًا، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الْبُرْهَةَ مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ سَيِّءٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ النَّارَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کسی (کے اعمال) پر اس وقت تک تعجب نہ کرو جب تک کہ تم اس (کی زندگی) کے خاتمہ کا انجام نہ دیکھ لو، کیونکہ عمل کرنے والا اپنی عمر میں سے ایک عرصہ دراز یا زمانہ کے ایک عرصہ تک ایسے نیک عمل کرتا رہتا ہے کہ اگر وہ اسی (نیک عمل) پر مرجاتا تو جنت میں داخل ہو جاتا، پھر وہ پھر جاتا ہے اور برے عمل میں لگ جاتا ہے، اور ایک بندہ زمانہ کے ایک عرصہ تک ایسے برے کام کرتا رہتا ہے کہ اگر وہ اسی (برے عمل) پر مرجاتا تو دوزخ میں داخل ہو جاتا، پھر وہ پھر جاتا ہے اور نیک عمل میں لگ جاتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی موت سے پہلے اس سے (نیک) عمل کراتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے کیسے عمل کراتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کو نیک عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے، پھر اسے اس (نیک عمل) پر موت دے دیتا ہے۔

۱۵۸/۷ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمَكْتُوْبٌ فِي الْكِتَابِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ تَحَوَّلَ فَعَمِلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَمَكْتُوْبٌ فِي الْكِتَابِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ تَحَوَّلَ فَعَمِلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَاتَ فَدَخَلَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ کتاب میں دوزخی لکھا ہوا ہوتا ہے، پس وہ اپنی موت سے پہلے پھر جاتا ہے اور اہل دوزخ کے عمل میں لگ جاتا ہے تو وہ مرجاتا ہے تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، اور ایک شخص اہل دوزخ کے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں وہ جنتی لکھا ہوا ہوتا ہے، پس وہ اپنی موت سے پہلے پھر جاتا ہے اور اہل جنت کے عمل میں لگ جاتا ہے تو وہ مرجاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۵۹/۸ - وَعَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں ایک شخص بیمار ہو گیا تو اس کے ساتھی اس کی عیادت کے لئے

فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ فَبَكَى فَقِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتَّى تَلْقَانِي، قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبَضَ قَبْضَةً بِيَمِينِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أُبَالِي وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى يَعْنِي بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أُبَالِي فَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا.

اس کے پاس گئے تو وہ رونے لگا' اس سے پوچھا گیا کہ اے ابوعبداللہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہ نہ فرمایا تھا کہ اپنی مونچھیں کٹواؤ' پھر اس پر پابند رہو یہاں تک کہ تم مجھ سے (قیامت کے دن) ملاقات کرو گے' اس نے کہا: جی ہاں! (واقعہ ایسا ہی ہے) لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک مٹھی لی' پھر فرمایا: یہ اس کے لئے ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور دوسرے ہاتھ میں ایک مٹھی لی' پھر فرمایا: یہ اس کے لیے ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور میں نہیں جانتا کہ ان دونوں مٹھیوں میں سے میں کس مٹھی میں تھا۔

۱۶۰/۹ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ فَقَبَضَ بِيَدَيْهِ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَهَذِهِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے دونوں ہاتھوں میں دو مٹھیاں لیں اور فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور یہ دوزخ میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

۱۶۱/۱۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَهُ لَا مَحَالَةَ، وَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ''لمم'' (چھوٹے گناہوں) کی اس سے زیادہ بہتر کوئی تفسیر نہیں ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم پر زنا سے جو حصہ لکھ دیا ہے وہ اسے یقیناً ملے گا۔ آنکھ کا زنا (شہوت سے) دیکھنا ہے' زبان کا زنا (شہوت سے) گفتگو کرنا ہے اور دل (زنا کی) تمنا اور خواہش کرتا ہے' اور شرمگاہ اس کو سچا کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔

۱۶۲/۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خُزَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا وَتُقًى نَتَّقِيهَا تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ إِنَّهَا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

حضرت ابوخزاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور دوسری روایت میں سفیان نے کہا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ بتائیں کہ جو ہم دوا دارو کرتے ہیں' جھاڑ پھونک (دم) کرتے ہیں اور (بیماریوں وغیرہ سے) بچنے کی احتیاطی تدابیر کرتے ہیں تو کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کو ٹال دیتی ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان چیزوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔

۱۶۳/۱۲ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَكِبَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سواری پر) سوار تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی وجہ

وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ إِنِّي مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ (يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ) اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَلْتَسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ زِيَادَةُ (تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ (وَفِيْهِ أَيْضًا) فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا أَرَادُوْا أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَرَادُوْا أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا (اور وہ یہ ہیں کہ) تم اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کرو، تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے اور جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگو اور یاد رکھو کہ اگر لوگ تمہیں نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں نفع نہ پہنچا سکیں گے ماسوا اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (نفع) لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے ماسوا اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے (نقصان) لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور کتابیں خشک ہو چکی ہیں (اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو راحت و آرام میں پہچانو وہ تمہیں تنگی و سختی میں پہچانے گا (اور اس میں یہ بھی ہے) کہ اگر تمام مخلوق تمہیں ایسی چیز کے نفع پہنچانے کا ارادہ کر لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے (نفع) کے لئے نہیں لکھا تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکیں گے، اور اگر وہ تمہیں ایسی چیز کے نقصان پہنچانے کا ارادہ کر لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے (نقصان) کے لئے نہیں لکھا تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکیں گے، اور یاد رکھو کہ ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنے میں بہت زیادہ بھلائیاں ہیں، فتح و نصرت صبر کے ساتھ ہے، کشادگی و خوشحالی مشقت کے ساتھ ہے اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ مُحَاجَّةِ آدَمَ وَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت آدم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ

۱۶۴/۱۳ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ مُوْسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ أَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ) فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوْسٰى أَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً بِرِسَالَتِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ حَجَّ آدَمُ مُوْسٰى حَجَّ آدَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا ایک دوسرے سے مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے (وہ) باپ ہیں کہ آپ نے ہمیں ناکام کیا اور آپ نے ہمیں جنت سے نکال دیا (اور ایک روایت میں ہے کہ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا:) آپ وہ آدم ہیں کہ آپ کو آپ کی (اجتہادی) خطاء نے جنت سے نکال دیا) تو حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں فرمایا: اے موسیٰ! آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام اور اپنی رسالت سے منتخب فرمایا اور آپ کی خاطر اپنے ہاتھ سے تورات لکھی کیا آپ مجھے ایسے عمل پر ملامت کر رہے ہیں جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ

مُوْسٰى.

نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے فرما دیا تھا؟ پس حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

فَصْلٌ اٰخَرُ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَفَضْلِهِ

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنے اور اس کی فضیلت کا بیان

۱۶۵/۱۴ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سُخْطُهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بھلائی چاہنا انسان کی سعادت مندی میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا انسان کی سعادت مندی میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی نہ چاہنا انسان کی بدبختی میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراض ہونا انسان کی بدبختی میں سے ہے۔

۱۶۶/۱۵ - وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ.

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے، مومن کے ہر حال میں بہتری ہے، اور یہ مقام صرف مومن ہی کو حاصل ہے، اگر اسے نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہے (کہ اسے اجر ملتا ہے) اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہے (کہ اسے اجر ملتا ہے)۔

۱۶۷/۱۶ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهُ شَيْئًا اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی شان پر خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جس چیز کا بھی فیصلہ فرماتا ہے وہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔

۲ - بَابٌ فِيْ تَقْدِيْرِ حَالِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ

انسان جب اپنی ماں کے شکم میں ہوتا ہے اس وقت اس کی تقدیر کا حال

۱۶۸/۱۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، رِزْقِهِ وَاَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی شکل میں) جمع رہتا ہے، پھر اسی طرح (چالیس دن تک) جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اسی طرح (چالیس دن تک) لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے، پھر اس (فرشتہ) کو چار باتوں یعنی اس کے رزق، اس کی زندگی کی مدت، اس کے عمل اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے

اِلٰـهَ غَيْـرُهُ اِنَّ اَحَدَ كُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتِمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتِمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے! تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اس (جنت) کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور اس کا خاتمہ اہل دوزخ کے عمل پر ہوتا ہے اور وہ اس (دوزخ) میں داخل ہو جاتا ہے، اور ایک شخص اہل دوزخ کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اس (دوزخ) کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور اس کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوتا اور وہ اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۶۹/۱۸ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَـالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَـقَـرَّتِ الـنُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْـنَ لَيْـلَـةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَـارِزْقُهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا اَجَلُهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَـقُـوْلُ يَا رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيُعْلَمُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ شَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَيُعْلَمُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نطفہ رحم میں چالیس دن یا چالیس راتیں ٹھہرا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (رحم) کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، سو وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اس (بچہ) کا رزق کتنا ہے؟ تو اسے (اس بچہ کے رزق کے بارے میں) بتا دیا جاتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کی زندگی کی مدت کتنی ہے؟ تو اسے بتا دیا جاتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ مذکر (بناؤں) یا مونث؟ تو اسے آگاہ کر دیا جاتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے (یعنی دوزخی ہے یا جنتی ہے)؟ تو اسے آگاہ کر دیا جاتا ہے (اور وہ فرشتہ یہ سب امور لکھ لیتا ہے)۔

۱۷۰/۱۹ - حَـدَّثَنَا عَبْـدُ الـلّٰـهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْـغِـفَّـارِيِّ رَضِيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى الـنُّـطْـفَـةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَـالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اَوْخَمْسَةً وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَـا رَبِّ مَـاذَا؟ اَ شَـقِـيٌّ اَمْ سَـعِيْـدٌ اَ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَـقُـوْلُ الـلّٰـهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَكْتُبَانِ فَيَقُوْلُ مَاذَا اَذَكَـرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَـقُـوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَكْتُبَانِ، فَيُكْتَـبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَمُصِيْبَتُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چالیس راتوں تک اور ایک روایت میں سفیان نے کہا کہ پینتالیس راتوں تک نطفہ رحم میں ٹھہرنے کے بعد فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہوگا؟ آیا بدبخت یا نیک بخت، مذکر یا مونث؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ (اسے) بتاتا ہے تو یہ دونوں چیزیں (بدبخت یا نیک بخت ہونا) لکھ دی جاتی ہیں، پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے: یہ کیا ہوگا؟ مذکر یا مؤنث؟ تو اللہ عزوجل (اسے) بتاتا ہے تو یہ دونوں چیزیں (مذکر یا مونث ہونا) لکھ دی جاتی ہیں، پھر اس کا عمل، اس کے مرنے اور دفن ہونے کی جگہ، اس کی مصیبت اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے، پھر صحیفہ کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس میں نہ اضافہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی کمی کی جاتی ہے۔

الصَّحِيفَةُ فَلَا يُزَادُ عَلَى مَا فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ.

٢٠/١٧١ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَغَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ، مِنْ أَجَلِهِ وَرِزْقِهِ وَأَثَرِهِ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ.

٣ - بَابٌ فِي الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

٢١/١٧٢ - عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) إِنَّا نُسَافِرُ فِي الْآفَاقِ فَنَلْقَى قَوْمًا يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بُرَاءُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَذَكَرَ مِنْ هَيْئَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُهْ فَدَنَا فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا حَتَّى كَادَ رُكْبَتَاهُ تَمَسَّانِ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ أَوْ عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ، قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهُ قَالَ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ، قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغُسْلٌ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلُّ ذٰلِكَ قَالَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ، قَالَ الْقَوْمُ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا كَأَنَّهُ يُعَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ أَوْ تَعْبُدَهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِلَّا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، كُلُّ ذٰلِكَ نَقُولُ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَيَقُولُ صَدَقْتَ صَدَقْتَ، قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہر بندہ کی پانچ چیزیں لکھنے کے بعد فارغ ہوگیا۔ اس کی زندگی کی مدت، اس کا رزق، اس کے مرنے اور دفن ہونے کی جگہ، اور اس کا بد بخت ہونا یا نیک بخت ہونا۔

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

حضرت یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ ہم کاروباری سلسلہ میں سفر کر رہے تھے کہ ہماری ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو تقدیر کے منکر تھے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان کو بتا دینا کہ عبداللہ بن عمر کا ان سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کا اس سے کوئی تعلق ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی، پھر آپ (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا، پھر آپ (رضی اللہ عنہ) نے اس (آنے والے شخص) کا حلیہ بیان کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس شخص کو) فرمایا: قریب آ جائیے تو وہ قریب ہوگیا، پھر فرمایا: قریب آ جائیے تو وہ قریب ہوگیا، پھر فرمایا: قریب آ جائیے تو قریب ہوگیا یہاں تک کہ اس (شخص) کے گھٹنے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھٹنوں کو چھونے لگے، اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ بھی بیان فرمایا کہ خیر و شر کو اس (تقدیر) سے متعلق مانو۔ اس نے کہا: اسلام کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا، اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہر بات پر کہتا: آپ نے سچ فرمایا، آپ نے سچ فرمایا، لوگوں نے کہا کہ ہم نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس شخص سے زیادہ تعظیم و توقیر کرتے ہوئے نہیں دیکھا، گویا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتا تھا، پھر اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی (اس کیفیت میں) عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تمہیں یہ کیفیت حاصل

السَّائِلِ قَالَ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ ذَاكَ مِرَارًا مَا رَاَيْنَا رَجُلًا اَشَدَّ تَوْقِيْرًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا ثُمَّ وَلّٰى قَالَ سُفْيَانُ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ كُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ، مَا اَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ اِلَّا عَرَفْتُهُ غَيْرَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ عِنْدَنَا رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْاَمْرَ بِاَيْدِيْهِمْ فَاِنْ شَاؤُوْا عَمِلُوْا وَاِنْ شَاؤُوْا لَمْ يَعْمَلُوْا فَقَالَ اَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَاءُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ فَقَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ تَخْشَى اللّٰهَ تَعَالٰى كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَا تَكُ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَمَا الْاِيْمَانُ قَالَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْقَدْرِ كُلِّهِ، قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ، قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ

نہ ہوتو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ہر بات پر ہم یہ کہتے کہ ہم نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کی اس شخص سے زیادہ تعظیم وتوقیر کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ وہ کہتا ہے: آپ نے سچ فرمایا' آپ نے سچ فرمایا۔ اس شخص نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس (قیامت) کے بارے میں جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا' تو اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا' یہ بات اس نے کئی بار دھرائی۔ ہم نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کی اس شخص سے زیادہ تعظیم وتوقیر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' پھر وہ شخص چلا گیا' حضرت سفیان نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (شخص) کو تلاش کرو (پس لوگوں نے اسے تلاش کیا) تو وہ انہیں نہ ملا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے' وہ میرے پاس جس شکل میں بھی آئے میں نے انہیں پہچان لیا سوائے اس شکل کے (اور یحیٰی بن یعمر سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے) ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ ہمارے ہاں ایسے لوگ ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ تمام امور ان کے ہاتھوں (اختیار) میں ہیں' پس اگر چاہیں تو عمل کریں اور اگر چاہیں تو عمل نہ کریں' تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم ان کو بتادو کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے' پھر فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ اس نے کہا: اگر میں نے ایسا کرلیا تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا: احسان کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے (اس کیفیت میں) ڈرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے اور اگر تمہیں یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں نے ایسا کرلیا تو کیا میں محسن بن جاؤں گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا' اس نے کہا: ایمان کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں

جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) اَىْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ فَقُوْلُوْا اِنَّ ابْنَ عُمَرَ مِنْكُمْ بَرِيْءٌ وَاَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوْسٌ اَوْ قُعُوْدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مَا نَعْرِفُ هٰذَا اَوْ مَا هٰذَا بِصَاحِبِ سَفَرٍ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰتِيْكَ؟ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ (وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ فِي الْبَابِ الثَّانِيْ مِنْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ وَفِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ اَنْ ذَهَبَ السَّائِلُ) عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَمَكَثَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ عَنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ، قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مُزَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَا نَعْمَلُ اَفِيْ شَيْءٍ قَدْ خَلَا اَوْ مَضٰى اَوْ فِيْ شَيْءٍ يُسْتَاْنَفُ الْاٰنَ قَالَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ خَلَا اَوْ مَضٰى، فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَا نَعْمَلُ قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ مُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ هُوَ هٰكَذَا يَعْنِىْ كَمَا قَرَاْتَ عَلَيَّ.

پر‘ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر‘ جنت و دوزخ پر اور ہر (خیر وشر کی) تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مومن ہو جاؤں گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت دحیہ (کلبی رضی اللہ عنہ) کی شکل وصورت میں آیا کرتے تھے) (اور حضرت یحییٰ بن یعمر سے تیسرے طریق سے اس طرح مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ایمان کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ پر‘ اس کے فرشتوں پر‘ اس کی کتابوں پر‘ اس کے رسولوں پر‘ قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ‘ تو جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ شخص آپ (ﷺ) سے سوال بھی کرتا ہے اور آپ (ﷺ کے جواب) کی تصدیق بھی کرتا ہے‘ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارے دین کے احکام کی تعلیم دینے آئے تھے (اور یحییٰ بن یعمر سے چوتھے طریق سے اس طرح مروی ہے کہ) یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بیان کرتے ہیں کہ ہماری ملاقات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے (آپ کے سامنے) تقدیر کا ذکر کیا اور جو کچھ لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے اس کا بھی ذکر کیا تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں فرمایا کہ جب تم واپس ان لوگوں کے پاس جاؤ تو ان کو کہہ دینا کہ ابن عمر کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے‘ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی‘ پھر فرمایا: مجھے (میرے والد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ (ﷺ) کے پاس ایک پاپیادہ شخص آیا جو خوبصورت اور حسین بالوں والا تھا جس کا لباس سفید تھا‘ پس لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اس شخص کو یا اس مسافر کو ہم نہیں جانتے‘ پھر اس (آنے والے شخص) نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آ سکتا ہوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ شخص آیا اور اپنے گھٹنوں کو حضور ﷺ کے گھٹنوں کے نزدیک اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (اور باقی حدیث کو کتاب الایمان کے دوسرے باب میں مذکور حدیث کی طرح بیان کیا‘ اور اس میں یہ ہے کہ سائل کے چلے

جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) اس شخص کو میرے پاس لے آؤ' پس لوگوں نے اسے تلاش کیا تو انہیں کچھ نظر نہ آیا' چنانچہ دو یا تین دن گزرنے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جو فلاں فلاں امور کے بارے میں سوال کر رہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارے دین (کے احکام) کی تعلیم دینے آئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جہینہ یا مزینہ قبیلہ میں سے ایک شخص نے آپ (ﷺ) سے سوال کیا: عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کس لئے عمل کر رہے ہیں؟ کیا (اس عمل کا تعلق) ایسی چیز (تقدیر) سے ہے جو گزر چکی یا ثابت ہو چکی ہے یا ایسی چیز سے ہے جسے از سرنو کیا جا رہا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (اس عمل کا تعلق) ایسی چیز (تقدیر) سے ہے جو گزر چکی یا ثابت ہو چکی ہے' چنانچہ ایک شخص نے یا کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جنتی لوگوں کے لئے جنتی عمل کرنا آسان کر دیا جاتا ہے اور جہنمی لوگوں کے لئے جہنم والے عمل کرنا آسان کر دیا جاتا ہے۔

۱۷۳/۲۲ - وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ جَبَلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَدَخَلْتَ النَّارَ، قَالَ فَأَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابن دیلمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے ملاقات کی' اور کہا اے ابو منذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہو گیا ہے' پس آپ مجھے کوئی حدیث بیان کریں تا کہ میرے دل سے وہ شبہ دور ہو جائے' تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو ان کو عذاب دینے کی وجہ سے وہ ان کے لئے ظالم نہ ہو گا اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے تو ان کے لئے اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے (خرچ کیے ہوئے سونے کو) اس وقت تک قبول نہ فرمائے گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ' اور یہ یقین نہ کر لو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچ چکی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی اور جو چیز تم سے ٹل چکی ہے وہ پہنچ نہیں سکتی تھی اور اگر تم اس (عقیدہ) کے سوا کسی اور عقیدہ پر مر گئے تو تم دوزخ میں داخل ہو جاؤ گے' ابن دیلمی کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے اسی طرح بتایا' اور (پھر) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے اسی طرح بتایا' اور (پھر) میں حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی طرح حدیث بیان کی۔

۱۷۴/۲۳ - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ شَیْءٍ حَقِیْقَۃٌ، وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِیْقَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَہٗ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَہٗ وَمَا اَخْطَاَہٗ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَہٗ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بھی بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ یہ یقین نہ کرے کہ جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے وہ اس سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو چیز اس سے ٹل چکی ہے وہ اسے پہنچنے والی نہ تھی۔

۱۷۵/۲۴ - وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُبَادَۃَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُبَادَۃَ (یَعْنِی بْنَ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) وَھُوَ مَرِیْضٌ اَتَخَایَلُ فِیْہِ الْمَوْتَ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاہُ اَوْصِنِیْ وَاجْتَھِدْ لِیْ فَقَالَ اَجْلِسُوْنِیْ قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّکَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ وَلَمْ تَبْلُغْ حَقِیْقَۃَ الْعِلْمِ بِاللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ، قَالَ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ فَکَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ مَا خَیْرُ الْقَدَرِ وَشَرِّہٖ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ، وَمَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ، یَا بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی الْقَلَمُ ثُمَّ قَالَ اکْتُبْ فَجَرٰی فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، یَا بُنَیَّ اِنْ مُتَّ وَلَسْتَ عَلٰی ذٰلِکَ دَخَلْتَ النَّارَ.

حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت وہ مرض موت میں مبتلا تھے' میں نے کہا: اے ابا جان! آپ مجھے وصیت فرمائیں اور میرے لیے سوچیں' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس بیٹھ جاؤ' فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اس وقت تک ایمان کا مزہ نہ چکھ سکو گے اور اس وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ پر یقین کی حقیقت تک نہ پہنچ سکو گے جب تک کہ تم اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ' میں نے کہا: اے ابا جان! اچھی بری تقدیر پر میں کیسے یقین رکھوں؟ فرمایا: تم یہ یقین رکھو کہ جو چیز تم سے ٹل چکی ہے وہ تمہیں پہنچنے والی نہ تھی اور جو مصیبت تمہیں پہنچ چکی ہے وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا' پھر (اس قلم کو) فرمایا: لکھ' تو اس (قلم) نے اسی وقت وہ سب کچھ لکھ دیا جو قیامت تک ہونے والا تھا۔ اے میرے بیٹے! اگر تم اس حالت میں مر گئے کہ تمہارا عقیدہ اس (اچھی بری تقدیر) پر نہ تھا تو تم دوزخ میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۶/۲۵ - وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقٌ بِہٖ وَجِھَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ اُرِیْدُ اَھْوَنَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ اَلسَّمَاحَۃُ وَالصَّبْرُ، قَالَ اُرِیْدُ اَھْوَنَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ لَا تَتَّھِمِ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ شَیْءٍ قَضٰی لَکَ بِہٖ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا' اس کی تصدیق کرنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا' اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ آسانی (ونرمی) چاہتا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سخاوت کرنا اور صبر کرنا' اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ آسانی چاہتا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لیے جس چیز کا فیصلہ فرما دیا ہے اس میں بدگمانی نہ کرو (یعنی اللہ

تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہو)۔

۱۷۷/۲۶ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ الْمَرْءُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَعَنَ اللّٰهُ دِينًا أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ يَعْنِي التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ ابو حازم نے کہا: اللہ تعالیٰ تقدیر کو جھٹلانے والے دین پر لعنت فرماتا ہے۔

٤ - بَابٌ فِي الْعَمَلِ مَعَ الْقَدَرِ

عمل کا تعلق تقدیر سے ہے

۱۷۸/۲۷ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَمَلُ عَلَى مَا فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى أَمْرٍ مُؤْتَنَفٍ قَالَ بَلْ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، قَالَ قُلْتُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عمل کا تعلق اس چیز سے ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسے امر سے ہے جسے از سر نو کیا جا رہا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلکہ اس کا تعلق اس امر (تقدیر) سے ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

۱۷۹/۲۸ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَا نَعْمَلُ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْمَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْمَضَى فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَا نَعْمَلُ؟ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ یا مزینہ میں سے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کس لیے عمل کر رہے ہیں؟ کیا اس عمل کا تعلق ایسی چیز سے ہے جو گزر چکی یا ثابت ہو چکی ہے؟ یا ایسی چیز سے ہے جسے از سر نو کیا جا رہا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس عمل کا تعلق ایسی چیز سے ہے جو گزر چکی یا ثابت ہو چکی ہے؛ چنانچہ ایک شخص نے یا بعض لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جنتی لوگوں کے لئے جنتی عمل کرنا آسان کر دیا جاتا ہے اور جہنمی لوگوں کے لئے جہنم والے عمل کرنا آسان کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۰/۲۹ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَ الْعَمَلُ؟ أَفِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ فِي شَيْءٍ نَسْتَأْنِفُهُ؟ فَقَالَ بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا؟ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عمل کا تعلق کس چیز سے ہے؟ کیا اس چیز سے ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز سے ہے جسے ہم از سر نو کر رہے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلکہ اس کا تعلق اس چیز سے ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا: پھر عمل کس لیے کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم عمل کرتے رہو، ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا۔

۱۸۱/۳۰ - وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ (یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَعْمَلُ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَمْ لِاَمْرٍ نَاْتَنِفُهُ قَالَ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سُرَاقَةُ فَفِیْمَ الْعَمَلُ اِذًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَامِلٍ مُیَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ.

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے امر (تقدیر) کے مطابق عمل کر رہے ہیں جس سے فراغت ہو چکی ہے یا اس کا تعلق اس امر (شریعت) سے ہے جسے ہم از سر نو کر رہے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہمارا عمل اس امر (نوشتہ) کے مطابق ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے، سراقہ نے عرض کیا: پھر اب عمل کی کیا ضرورت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لئے اس کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۲/۳۱ - وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا وَفِیْ یَدِهٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِهٖ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ، اَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی، وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی (وَعَنْهُ فِیْ اُخْرٰی) عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ کُنَّا مَعَ جَنَازَةٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ یَنْکُتُ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهٗ فَقَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اِلَّا قَدْ کُتِبَتْ شَقِیَّةً اَوْ سَعِیْدَةً فَقَالَ الْقَوْمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَمْکُثُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلَی السَّعَادَةِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقْوَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلَی الشِّقْوَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ، اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقْوَةِ فَاِنَّهٗ یُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشِّقْوَةِ، وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زمین کرید رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر انسان کا ٹھکانہ جنت میں یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے، تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: عمل کرتے رہو، ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے:) جس شخص نے (اللہ کے راستہ میں) دیا، ڈرتا رہا اور اچھی بات (کلمہ طیبہ) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے (جنت کا) آسان راستہ آسان کر دیں گے، اور جس شخص نے بخل کیا، بے پرواہ رہا اور اچھی بات (کلمہ طیبہ) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لئے (دوزخ کا) مشکل راستہ آسان کر دیں گے (اور حضرت عبدالرحمٰن سے دوسری روایت میں ہے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لاٹھی تھی جس سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زمین کرید رہے تھے پھر آپ نے اپنی نگاہ اٹھا کر فرمایا: تم میں سے ہر انسان کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کا بد بخت ہونا یا نیک بخت ہونا لکھ دیا گیا ہے، تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں اور عمل کرنا کیوں نہ چھوڑ دیں؟ پس جو شخص نیک بخت لوگوں میں سے ہے وہ سعادت (جنت) کی طرف لوٹ جائے گا اور

يُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى إِلٰى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى.

جو شخص بد بخت لوگوں میں سے ہے وہ شقاوت (دوزخ) کی طرف لوٹ جائے گا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم عمل کرتے رہو' ہر ایک کے لئے اس کا عمل آسان کر دیا گیا ہے۔ جو شخص بد بخت (دوزخی) لوگوں میں سے ہے اس کے لئے بد بختی کے عمل آسان کر دیئے جائیں گے اور جو شخص نیک بخت (جنتی) لوگوں میں سے ہے اس کے لئے نیک بختی کے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ آیت پڑھی (ترجمہ): ''جس شخص نے (اللہ کے راستہ میں) دیا' ڈرتا رہا اور اچھی بات (کلمہ طیبہ) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے (جنت کا) آسان راستہ آسان کر دیں گے اور جس شخص نے بخل کیا' بے پرواہ رہا اور اچھی بات (کلمہ طیبہ) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لئے (دوزخ کا) مشکل راستہ آسان کر دیں گے۔

۱۸۳/۳۲ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ' أَفِيْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ مُبْتَدَءٍ أَوْ مُبْتَدَعٍ؟ قَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ' فَاعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ' أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ' وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بتائیں کہ جو عمل ہم کر رہے ہیں وہ کس چیز کے مطابق ہے؟ کیا ایسے امر (تقدیر) کے مطابق ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے یا اسے از سر نو کیا جا رہا ہے یا یہ نیا ایجاد شدہ ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس عمل کا تعلق اس چیز (تقدیر) سے ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اے خطاب کے بیٹے! تم عمل کرتے رہو۔ ہر ایک کے لئے اس کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے' سو جو شخص نیک بخت (جنتی) لوگوں میں سے ہے وہ نیک بختی کے عمل کرے گا اور جو شخص بد بخت (دوزخی) لوگوں میں سے ہے وہ بد بختی کے عمل کرے گا۔

۱۸٤/۳۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قَالَ قُلْنَا لَا إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِأَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ لَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَسَارِهِ هٰذَا كِتَابُ أَهْلِ النَّارِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مبارک ہاتھ میں دو کتابیں تھیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے بتائے بغیر ہم نہیں جانتے' جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ کتاب تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے جس میں جنتی لوگوں کے نام' ان کے آباء واجداد کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام (درج) ہیں' پھر ان (ناموں) کے آخر میں ان کا ٹوٹل کر دیا گیا ہے' پس ان میں نہ کبھی اضافہ ہوگا اور نہ ہی کبھی کمی ہوگی' پھر جو کتاب آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی اس کے بارے میں فرمایا: اس کتاب میں دوزخیوں کے نام' ان کے آباء اجداد کے نام اور

عَلٰی اٰخِرِهِمْ لَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا، فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِاَيِّ شَيْءٍ إِذَا نَعْمَلُ إِنْ كَانَ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ لَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَهَا، ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعِبَادِ ثُمَّ قَالَ بِالْيُمْنٰى فَنَبَذَ بِهَا فَقَالَ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَنَبَذَ بِالْيُسْرٰى فَقَالَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيْرِ.

ان کے قبیلوں کے نام (درج) ہیں، پھر آخر میں ان کا ٹوٹل کر دیا گیا ہے، پس ان میں نہ تو کبھی اضافہ ہوگا اور نہ ہی کبھی کمی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کرام) نے عرض کیا: اگر ہمارے اس معاملہ (جنتی و دوزخی ہونے) سے فراغت ہو چکی ہے تو پھر ہمیں عمل کی کیا ضرورت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سیدھے راستہ پر چلتے رہو اور درمیانہ طرز اختیار کرو، کیونکہ جنتی (آدمی) کا خاتمہ یقیناً جنت کے عمل پر ہوگا اگرچہ (اس سے پہلے) وہ کیسے ہی عمل کرتا رہا ہو اور دوزخی (آدمی) کا خاتمہ یقیناً دوزخی عمل پر ہوگا، اگرچہ (اس سے پہلے) وہ کیسے ہی عمل کرتا رہا ہو، پھر آپ (ﷺ) نے ان کتابوں کو مٹھیوں میں لے کر فرمایا: تمہارا پروردگار عزوجل بندوں سے فارغ ہو چکا ہے، پھر آپ (ﷺ) نے دائیں ہاتھ والی کتاب کو (عالم غیب کی طرف) پھینک کر فرمایا: یہ گروہ جنتی ہے اور بائیں ہاتھ والی کتاب کو (عالم غیب کی طرف) پھینک کر فرمایا: یہ گروہ دوزخی ہے۔

۱۸۵/۳۴ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ اَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهِ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِي وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِي، قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ قَالَ عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدَرِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا: پھر ان کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور یہ دوزخی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہمارے عمل کس چیز کے مطابق ہوں گے؟ فرمایا: تقدیر کے مطابق ہوں گے۔

۱۸۶/۳۵ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ اَوْ قِيلَ لَهُ اَيُعْرَفُ اَهْلُ النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ؟ قَالَ يَعْمَلُ كُلٌّ لِمَا خُلِقَ لَهُ اَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا جہنمی لوگوں کی جنتی لوگوں سے پہچان کرا دی گئی ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کر رہے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر ایک وہی عمل کر رہا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے یا جو عمل اس کے لئے آسان کر دیا گیا ہے۔

۱۸۷/۳۶ - وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ غَدَوْتُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ فَقَالَ يَا اَبَا الْاَسْوَدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابوالاسود دؤلی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: اے ابوالاسود! پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ جہینہ یا مزینہ میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بتائیں کہ آج

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ، شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ فِيْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْفِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتُّخِذَتْ عَلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ قَالَ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُوْنَ اِذًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ مَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ يُهَيِّئُهُ لِعَمَلِهَا، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا).

لوگ جو عمل کر رہے اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں کیا اس کا تعلق ایسی چیز سے ہے جس کا ان کے لیے فیصلہ ہو چکا ہے اور ان پر تقدیر ثابت ہو چکی ہے یا جو چیز (شریعت) ان کے پاس نبی کریم ﷺ لائے اور ان پر حجت قائم ہو چکی اس کے مطابق وہ آئندہ عمل کریں گے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اس کا تعلق ایسی چیز سے ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر ثابت ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کس لیے کر رہے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو دو ٹھکانوں (جنت و دوزخ) میں سے جس (ٹھکانہ) کے لئے پیدا کیا ہے اس شخص کے لئے اس (ٹھکانہ) کے عمل (کے اسباب) کو مہیا فرما دیتا ہے۔ اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) میں ہے (ترجمہ) ''پس اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (انسان) کے دل میں نافرمانی اور پرہیزگاری (کی استعداد) کو ڈال دیا ہے''۔

۱۸۸/۳۷ - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَمْ اَمْرٌ نَسْتَاْنِفُهُ؟ قَالَ بَلْ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالُوْا فَكَيْفَ بِالْعَمَلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ امْرِئٍ مُهَيَّءٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بتائیں کہ کیا جو عمل ہم کر رہے ہیں وہ ایسے امر (تقدیر) سے متعلق ہے جس سے فراغت ہو چکی یا ایسے امر (شریعت) سے متعلق ہے جسے ہم از سرِ نو کر رہے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (نہیں) بلکہ وہ ایسے امر (تقدیر) سے متعلق ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر یہ عمل کیا ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر آدمی کے لئے اسی عمل (کے اسباب) کو مہیا کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

۵ - بَابٌ فِيْ هِجْرِ الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ

تقدیر کو جھٹلانے والے سے قطع تعلق کرنا اور ان پر سختی کرنا

۱۸۹/۳۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ، وَمَجُوْسُ اُمَّتِيَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ، اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسًا وَاِنَّ مَجُوْسَ اُمَّتِي الْمُكَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ فَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لئے مجوسی لوگ تھے اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں میں شرکت نہ کرو (اور حضرت عبد اللہ کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لئے مجوسی لوگ تھے اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں، پس اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازوں میں شرکت نہ کرو، اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔

۱۹۰/۳۹ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَسْخٌ، اَلَا وَذَاكَ فِی الْمُکَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ وَالزِّنْدِیْقِیَّةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب اس امت میں صورتیں بگڑنے کے واقعات رونما ہوں گے، یاد رکھو کہ ایسے واقعات تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوں گے اور زندیقوں (بے دین و بدعقیدہ لوگوں) میں ہوں گے۔

۱۹۱/۴۰ - وَعَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسًا، وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ فَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُ، وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوْهُ، وَهُمْ شِیْعَةُ الدَّجَّالِ، حَقًّا عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُلْحِقَهُمْ بِهٖ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کے لئے مجوسی لوگ تھے اور اس امت کے مجوسی لوگ وہ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں، پس ان میں سے جو بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت نہ کرو اور ان میں سے جو مر جائے اس کے جنازہ میں شرکت نہ کرو اور وہ دجال کی جماعت ہے، اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ انہیں اس (دجال) کے ساتھ لاحق کر دے۔

۱۹۲/۴۱ - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مُکَذِّبٌ بِقَدَرٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، عادی شرابی اور تقدیر کو جھٹلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۳/۴۲ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالنَّاسُ یَتَکَلَّمُوْنَ فِی الْقَدَرِ قَالَ وَکَاَنَّمَا تَفَقَّاَ فِیْ وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ فَقَالَ لَهُمْ مَالَکُمْ تَضْرِبُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، بِهٰذَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ، قَالَ فَمَا غَبَطْتُ نَفْسِیْ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَشْهَدْهُ بِمَا غَبَطْتُ نَفْسِیْ بِذٰلِكَ الْمَجْلِسِ اَنِّیْ لَمْ اَشْهَدْهُ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (اس وقت ہم) لوگ تقدیر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ غصہ کی وجہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ انور اس طرح سرخ تھا گویا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرہ انور پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہیں۔ راوی نے کہا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی آیات) کو ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہو، تم سے پہلے لوگ اسی (تقدیر میں گفتگو اور بحث کرنے کی) وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں ایسی مجلس (میں حاضری) کی تمنا کرتا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے اور میں اس میں غیر حاضر ہوتا مگر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قدر غضب ناک ہونے کی وجہ سے) میں نے اس مجلس میں (حاضر ہو کر) غیر حاضری کی تمنا کی۔

۱۹۴/۴۳ - وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَرَّةً سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور ابو عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ منکرین تقدیر کے پاس مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے کلام و سلام میں پہل کرو۔

۱۹۵/٤٤ - وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) صَدِيقٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَرَّةً عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكْتُبَ اِلَيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِي اَقْوَامٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک شامی دوست تھا جس سے آپ کی خط وکتابت ہوتی رہتی تھی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے ایک مرتبہ خط لکھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے تقدیر کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے، پس آئندہ مجھے خط نہ لکھنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔

۱۹٦/٤٥ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اِنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَيْنَا يُكَذِّبُ بِالْقَدَرِ فَقَالَ دُلُّوْنِي عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ عَمِيَ قَالُوْا وَمَا تَصْنَعُ بِهِ يَا اَبَا عَبَّاسٍ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ لَاَعُضَّنَّ اَنْفَهُ حَتّٰى اَقْطَعَهُ وَلَئِنْ وَقَعَتْ رَقَبَتُهُ فِي يَدَيَّ لَاَدُقَّهَا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَاَنِّي بِنِسَاءِ بَنِي فِهْرٍ يَطُفْنَ بِالْخَزْرَجِ تَصْطَفِقُ اَلْيَاتُهُنَّ مُشْرِكَاتٍ، هٰذَا اَوَّلُ شِرْكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ بِهِمْ سُوْءُ رَاْيِهِمْ حَتّٰى يُخْرِجُوا اللّٰهَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَدَّرَ خَيْرًا كَمَا اَخْرَجُوْهُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَدَّرَ شَرًّا.

حضرت محمد بن عبید مکی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا ہے جو تقدیر کو جھٹلاتا ہے، آپ نے فرمایا: مجھے اس کے پاس لے چلو، اور اس وقت آپ نابینا ہو چکے تھے، لوگوں نے کہا: اے ابو عباس! آپ اس کے ساتھ کیا معاملہ کریں گے، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! اگر میں نے اس پر قابو پالیا تو میں ضرور اس کی ناک کاٹ دوں گا، اور اگر اس کی گردن میرے ہاتھ میں آ گئی تو میں ضرور اسے توڑ دوں گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ گویا کہ میں بنو فہر کی عورتوں کو "خزرج" (بت) کا طواف کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جن کی سرینیں حرکت کر رہی ہیں اور وہ شرک کر رہی ہیں، یہ اس امت کا پہلا شرک ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! ان کی بری سوچ انہیں (بدعقیدگی کی) انتہا تک پہنچا دے گی یہاں تک کہ وہ اچھی تقدیر کے متعلق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے جس طرح انہوں نے بری تقدیر کے متعلق اس کی نافرمانی کی۔

۱۹۷/٤٦ - وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ اَنَا رَاَيْتُ غَيْلَانَ يَعْنِي الْقَدَرِيَّ مَصْلُوْبًا عَلٰى بَابِ دِمَشْقَ.

حضرت ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے غیلان قدری (تقدیر کے منکر) کو دمشق کے دروازہ پر سولی چڑھے ہوئے دیکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

٤/٤-كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

۱ - بَابُ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

علم اور علماء کی فضیلت

۱۹۸/۱ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو (آدمیوں) کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں ہے: ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا اور اس نے اس (مال) کو راہ حق میں خرچ کیا اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم کی دولت) عطا فرمائی اور وہ اس سے فیصلے کرتا ہو اور اس کی لوگوں کو تعلیم دیتا

ہو۔

۲/۱۹۹ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يَهْتَدِيْ بِهِمْ فِيْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ يُوْشِكُ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین پر موجود علماء آسمان پر ستاروں کی مانند ہیں جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے، پس جب ستارے مٹ جائیں گے تو قریب ہے کہ راہنمائی حاصل کرنے والے بھٹک جائیں۔

۳/۲۰۰ - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ الْاَرْضَ فَكَانَتْ مِنْهُ طَائِفَةٌ قَبِلَتْ فَانْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا نَاسًا فَشَرِبُوْا فَرَعَوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَسْقَوْا، وَاَصَابَتْ طَائِفَةٌ مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًا فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ وَنَفَعَ بِهٖ فَعَلَّمَ وَعَلِمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو بعض امور کے سلسلہ میں بھیجتے تو فرماتے: تم خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا، آسانی پیدا کرنا اور تنگی میں نہ ڈالنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے جو ہدایت اور علم دے کر بھیجا ہے اس کی مثال زمین پر برسنے والی موسلا دھار بارش کی طرح ہے، کہ زمین کے ایک (عمدہ) حصہ نے اس (بارش کے پانی) کو جذب کر لیا تو اس نے گھاس اور بہت زیادہ سبزہ اگایا اور زمین کے سخت حصہ نے پانی کو روک لیا جس سے اللہ عزوجل نے لوگوں کو نفع دیا، انہوں نے خود پانی پیا، مویشیوں کو چرایا اور ان کو پانی پلایا، انہوں نے کھیتی باڑی کی اور کھیتوں کو سیراب کیا اور یہی بارش زمین کے دوسرے ایسے حصہ پر برسی جو چٹیل میدان تھا تو اس نے نہ تو پانی کو روکا اور نہ ہی گھاس اگائی، پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ عزوجل کے دین کو سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے جس (ہدایت وعلم) کے ساتھ مجھے بھیجا ہے اس سے اس (شخص) کو نفع دیا اور اس نے (لوگوں کو) اس سے نفع پہنچایا، اس نے علم حاصل کیا اور آگے تعلیم دی اور (آخری مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ہی نہیں اور اس نے اللہ عزوجل کی اس ہدایت کو قبول ہی نہیں کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔

٤/۲۰۱ - وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحٰرِثِ اَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى مُلْكِهٖ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟ قَالَ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اَبْزٰى، قَالَ وَمَا ابْنُ اَبْزٰى؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيْنَا فَقَالَ عُمَرُ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى، فَقَالَ اِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ

حضرت نافع بن عبدالحارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اہل وادی (مکہ) پر تم نے کس شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے ان پر ابن ابزیٰ کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے کہا: وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک (آزاد کردہ) غلام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان پر ایک غلام کو خلیفہ مقرر کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص

قَاضٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ.

اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کا قاری ہے، فرائض (علم میراث) کا عالم ہے اور اچھے فیصلے کرنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یاد رکھو کہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ کچھ لوگوں (کے مرتبے بڑھا کر ان) کو عزت عطا فرمائے گا اور کچھ لوگوں کو اس (کتاب) کے ذریعہ پست و ذلیل کر دے گا۔

۲۰۲/۵ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ فَقَالَ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں یمنی لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو ہمیں (دین کی) تعلیم دے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ان (لوگوں) کے ساتھ بھیج دیا، اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔

۲۰۳/٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا هٰرُوْنُ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ الْخَيْرِ الزِّيَادِيُّ عَنْ اَبِيْ قُبَيْلٍ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هٰرُوْنَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے بڑوں (کا احترام اور ان) کی عزت نہ کی، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے عالم (کے حق و مرتبہ) کو نہ پہچانا وہ میری امت سے نہیں ہے۔ عبداللہ (بن امام احمد بن حنبل) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ہارون سے سنی ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

۲۰٤/۷ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

۲۰۵/۸ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔

۲۰٦/۹ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں اضافہ ہے کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔

۲۰۷/۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ عَطِيَّةَ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ وَجَدْتُ هٰذَا الْكَلَامَ فِیْ كِتَابِ اَبِیْ بِخَطِّ يَدِهٖ مُتَّصِلًا بِهٖ وَقَدْ خَطَّ عَلَيْهِ فَلَا اَدْرِیْ اَقَرَاَهُ عَلَيَّ اَمْ لَا ، وَاَنَّ السَّامِعَ الْمُطِيْعَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَاَنَّ السَّامِعَ الْعَاصِیَ لَا حُجَّةَ لَهٗ.

کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔عبداللہ (بن امام احمد بن حنبل) نے کہا کہ میں نے اس جملہ کو اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کی کتاب میں ان کے اپنے ہاتھ کی تحریر کو اس (حدیث) کے ساتھ متصل پایا اور اس (تحریر) پر انہوں نے نشان لگا دیا تھا' سو مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے مجھے وہ (تحریر) سنائی تھی یا نہیں (اور وہ جملہ یہ ہے) اور سننے والے اطاعت کرنے والے پر کوئی حجت نہیں ہے اور سننے والے نافرمانی کرنے والے کے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔

۲۰۸/۱۱ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ (سونے چاندی وغیرہ کی کانوں کی طرح مختلف) کانیں ہیں' پس ان میں سے جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ وہ فقیہ وعالم بن جائیں۔

۲۰۹/۱۲ - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَمْ يَرِثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرِثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح تمام ستاروں پر چاند کی فضیلت ہے اور بلاشبہ علماء ہی انبیاء کرام (علیہم السلام) کے وارث ہیں' وہ (انبیاء کرام) کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے' وہ علم کا ہی وارث بناتے ہیں' سو جس شخص نے اس (علم) کو حاصل کیا اس نے بہت زیادہ حصہ حاصل کر لیا۔

۲ - بَابٌ فِي الرِّحْلَةِ اِلٰى طَلَبِ الْعِلْمِ وَفَضْلِ طَالِبِهٖ

طلب علم کے لئے سفر کرنا اور طالب علم کی فضیلت

۲۱۰/۱۳ - عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ اَیْ اَخِیْ قَالَ حَدِيْثٌ، بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ لَا ، قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِحَاجَةٍ ؟ قَالَ لَا، قَالَ مَا قَدِمْتَ اِلَّا فِی طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَاِنَّهٗ لَيَسْتَغْفِرُ

حضرت قیس بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مدینہ (منورہ) سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس وقت آپ دمشق میں تھے۔آپ نے (اس شخص کو) فرمایا: اے میرے بھائی! میرے پاس تمہارے آنے کا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا: صرف ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں' مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: کیا تم (یہاں) کسی کاروبار کی غرض سے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا: آپ نے فرمایا: کیا تم کسی ضروری کام کی غرض سے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا: نہیں' آپ نے فرمایا: کیا تم صرف اس حدیث کی طلب میں ہی آئے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستہ پر چلائے

لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرِثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرِثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

گا اور بلاشبہ طالب علم کی رضا کی خاطر فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم (دین) کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہیں اور عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح تمام ستاروں پر چاند کی فضیلت ہے۔ بلاشبہ علماء ہی انبیاء کرام (علیہم السلام) کے وارث ہیں، وہ کسی کو دینار اور درہم کا وررث نہیں بناتے، وہ علم ہی کا وارث بناتے ہیں، سو جس شخص نے اس (علم دین) کو حاصل کرلیا اس نے بہت زیادہ حصہ حاصل کرلیا۔

٢١١/١٤ - وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ.

حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس اس غرض سے آیا تا کہ ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کروں، تو انہوں نے فرمایا: تم کس غرض سے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کی طلب کی خاطر (آیا ہوں) انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ اور انہوں نے مرفوع حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طالب علم کی رضا کی خاطر فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

٢١٢/١٥ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ نَاقَةً لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا إِنَّمَا أَتَيْتُكَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ فَرَآهُ شَعِثًا فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيْرُ الْبَلَدِ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ وَرَآهُ حَافِيًا قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا.

حضرت عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی طرف کوچ کیا اور اس وقت آپ مصر میں تھے، پس وہ شخص جب ان کے پاس پہنچا تو اس وقت آپ اپنی اونٹنی کو چارہ ڈال رہے تھے، تو اس نے کہا: میں آپ کے پاس (آپ کی) زیارت کی غرض سے نہیں آیا، بلکہ میں آپ کے پاس ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ تک پہنچی ہے، مجھے امید ہے کہ آپ کو اس کا (صحیح) علم ہوگا، اور اس نے آپ کو پراگندہ حال دیکھ کر کہا: میں آپ کو پراگندہ حال دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپ شہر کے حاکم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں زیادہ خوشگوار و آسودہ حال زندگی گزارنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور اس شخص نے آپ کو ننگے پاؤں دیکھا، تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کبھی کبھار ننگے پاؤں رہنے کا حکم دیا۔

٢١٣/١٦ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

٣ - بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْعِلْمِ وَ اٰدَابِ الْمُعَلِّمِ

علم حاصل کرنے کی ترغیب اور استاذ کے آداب

٢١٤/١٧ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ كُلَّ مَا نَحَلْتُهُ عِبَادِيْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ.

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ دیا اور اس (خطبہ) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ جس چیز کی اس نے مجھے اس آج کے دن تعلیم دی ہے اس میں سے میں تمہیں اس چیز کی تعلیم دوں جس کو تم نہیں جانتے' اور اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ہر وہ چیز جو میں اپنے بندوں کو عطیہ و ہبہ کرتا ہوں وہ ان کے لئے حلال ہے۔

٢١٥/١٨ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلِّمُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَاِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَاِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم (دین و دنیا کے امور کی لوگوں کو) تعلیم دو' خوشخبری سناؤ اور سختی نہ کرو' اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے تو خاموش ہو جائے' اور انہی سے دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (لوگوں تک) تم علم پہنچاؤ' لوگوں پر آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور جب تمہیں غصہ آ جائے تو تم خاموش ہو جاؤ' جب تمہیں غصہ آ جائے تو تم خاموش ہو جاؤ' اور جب تمہیں غصہ آ جائے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

٢١٦/١٩ - وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر آسانی کرو' سختی نہ کرو' خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔

٢١٧/٢٠ - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ تَرَكَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَاءِ اِلَّا اَذْكَرَنَا مِنْهُ عِلْمًا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تمام چیزوں کے بارے میں خبر دے کر) ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ اگر کوئی پرندہ آسمان پر اپنے پروں کو حرکت دیتا تو وہ (بھی) ہمیں آپ کا علم یاد دلا دیتا۔

٢١٨/٢١ - وَعَنْ اَبِيْ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا.

حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے' آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر سے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی' پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر سے اترے اور عصر کی نماز پڑھائی' پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' سو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں (اس خطبہ میں) ان تمام چیزوں کے بارے میں خبر دیدی جو ہو چکی

تھیں اور جو (قیامت تک) ہونے والی تھیں اور ہم میں وہ زیادہ عالم تھا جو ہم میں (ان چیزوں کو) زیادہ یاد رکھنے والا تھا۔

۲۱۹/۲۲ - وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتّٰى كَانَا رَأْىَ الْعَيْنِ فَقُمْتُ إِلٰى اَهْلِيْ فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ مَعَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ فَذَكَرْتُ مَا كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقُلْتُ يَا اَبَا بَكْرٍ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قُلْتُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتّٰى كَانَا رَأْىَ عَيْنٍ فَذَهَبْتُ إِلٰى اَهْلِيْ فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ مَعَ وَلَدِيْ وَاَهْلِيْ فَقَالَ اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ تَكُوْنُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ بِاَجْنِحَتِهَا) وَاَنْتُمْ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَبِالطُّرُقِ، يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً.

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے ہمیں جنت (کی نعمتیں) اور دوزخ (کی سزائیں) یاد دلائیں یہاں تک وہ (جنت و دوزخ گویا کہ ہماری) آنکھوں کے سامنے تھیں، پھر میں (وہاں سے) اٹھ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق اور خوش طبعی میں مشغول ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے جو کیفیت تھی وہ مجھے یاد آ گئی اور میں (گھر سے) باہر نکل گیا اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے، آپ نے ہمیں جنت (کی نعمتیں) اور دوزخ (کی سزائیں) یاد دلائیں یہاں تک کہ وہ (جنت و دوزخ گویا کہ ہماری) آنکھوں کے سامنے تھیں، پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور اپنے بچوں اور بیوی سے ہنسی مذاق اور خوش طبعی میں مشغول ہو گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارا بھی یہی معاملہ ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے سارا معاملہ عرض کر دیا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے حنظلہ! اگر تمہارے گھروں میں بھی تمہاری وہی کیفیت رہے جس طرح میرے پاس تمہاری کیفیت ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں پر اپنے پروں کے ساتھ تم سے مصافحہ کیا کریں۔ اے حنظلہ! کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے لئے مقرر کر لو اور کچھ وقت اپنے اہل و عیال کے لئے اور کچھ دنیاوی امور کے لئے مقرر کر لو۔

۲۲۰/۲۳ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَحَدَّثْتَنَا رَقَّتْ قُلُوْبُنَا فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ وَفَعَلْنَا وَفَعَلْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَيْهَا لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ (کرام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں (ایسی اثر آفریں) باتیں بتاتے ہیں کہ ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں، اور جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو عورتوں (بیویوں) اور بچوں (کے ساتھ ہنسی مذاق اور خوش طبعی) میں مشغول ہو جاتے ہیں اور مزید فلاں فلاں امور میں مصروف رہتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ یہ (میرے پاس

بیٹھنے کی گھڑی) ایسی (بابرکت) گھڑی ہے کہ اگر تم ہمیشہ اسی گھڑی کی کیفیت میں رہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

٤ - بَابٌ فِيْ مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَ آدَابِهَا وَ آدَابِ الْمُتَعَلِّمِ

علم کی مجلسیں، ان کے آداب اور متعلم کے آداب

۲۲۱/۲٤ - عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ اَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّالِثُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَبَرِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَمَّا الَّذِيْ جَاءَ فَجَلَسَ فَاٰوٰى فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَالَّذِيْ جَلَسَ مِنْ وَرَائِكُمْ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الَّذِيْ انْطَلَقَ رَجُلٌ اَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی سامنے سے گزرے، تو اُن میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے حلقہ میں خالی جگہ دیکھی تو وہ وہاں بیٹھ گیا، اور دوسرا آدمی لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا آدمی چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان (تینوں) آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو شخص آیا اور بیٹھ گیا اس نے پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دیدی، وہ شخص جو تمہارے پیچھے بیٹھ گیا اس نے حیاء کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی حیاء کا صلہ عطا فرمایا، اور وہ شخص جو چلا گیا اس نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت سے محروم رکھا۔

۲۲۲/۲۵ - وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ (بْنِ الْيَمَانِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الَّذِيْ يَقْعُدُ فِيْ وَسْطِ الْحَلْقَةِ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابومجلز کا بیان ہے کہ جو شخص حلقہ کے درمیان بیٹھتا ہے اس کے بارے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے۔

۲۲۳/۲٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ لُقْمَانَ كَانَ يَقُوْلُ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ تُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ.

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت لقمان کہا کرتے تھے: اے میرے بیٹے! علماء سے مقابلہ و مناظرہ کرنے کے لئے، جہلاء سے جھگڑنے کے لئے اور محفلوں (کے لوگوں) کی توجہ اپنی طرف کرنے کے لئے علم حاصل نہ کرنا۔

۲۲٤/۲۷ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَجْلِسُ فَيَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ اِلَّا بِشَرِّ مَا سَمِعَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى رَاعِيًا فَقَالَ يَا رَاعِيَ اجْزُرْنِيْ شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ بِاُذُنِ خَيْرِهَا فَذَهَبَ فَاَخَذَ بِاُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (اچھی محفل میں) بیٹھ کر حکمت بھری باتوں کو سنا، پھر اس نے اپنے ساتھی کو بری باتوں کے سوا کچھ نہ بتایا (اور حکمت و دانائی کی باتوں کو پوشیدہ رکھا) تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک چرواہے کے پاس آیا اور کہا: اے چرواہے! اپنی بکریوں میں سے مجھے ایک ایسی بکری دو جو ذبح ہونے کے قابل ہو، تو اس (چرواہے) نے کہا: ان بکریوں میں سے جو تمہیں اچھی لگے جا کر اس کا کان پکڑ لو، تو اس شخص نے جا کر بکریوں کے کتے کا کان پکڑ لیا۔

فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي تَعَلُّمِ لُغَةٍ غَيْرِ لُغَةِ الْعَرَبِ

عربی زبان کے علاوہ کوئی اور زبان سیکھنا

۲۲۵/۲۸ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ ؟ إِنَّهَا تَأْتِينِي كُتُبٌ، قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ فَتَعَلَّمْهَا، فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تم سریانی زبان کو اچھی طرح جانتے ہو؟ کیونکہ میرے پاس (سریانی زبان میں) خطوط آتے ہیں، حضرت زید کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اس (سریانی زبان) کو سیکھ لو، تو میں نے اس زبان کو سترہ دنوں میں سیکھ لیا۔

٥ - بَابٌ فِيمَا جَاءَ فِي ذَمِّ كَثْرَةِ السُّؤَالِ فِي الْعِلْمِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

علم میں بلاضرورت کثرت سوال کی مذمت

۲۲٦/۲۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَمَا أَمَرْتُكُمْ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو میں تمہارے لئے چھوڑ دوں تم بھی اس کو چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے زیادہ سوالوں کی وجہ سے اور اپنے نبیوں سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے، اور جس چیز سے میں تمہیں منع کر دوں تم اس سے باز رہو اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تم اس کو اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔

۲۲۷/۳۰ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا رَجُلًا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ حَتَّى أُنْزِلَ فِي ذٰلِكَ الشَّيْءِ تَحْرِيمٌ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ.

حضرت سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے اس مسلمان شخص کا جرم (گناہ) سب سے بڑا ہے جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا اور اس میں بحث و تمحیص کی یہاں تک کہ اس شخص کے سوال (اور بحث و تمحیص) کی وجہ سے وہ چیز حرام کر دی گئی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں اس مسلمان کا جرم سب سے بڑا ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں تھی مگر اس شخص کے سوال کی وجہ سے وہ چیز لوگوں پر حرام کر دی گئی۔

۲۲۸/۳۱ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هٰذَا الَّذِي خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَجَالِسٌ

حضرت عمرو بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اس (اللہ) نے ہمیں پیدا کیا، تو اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

يَوْمًا إِذْ قَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَجَعَلْتُ اصْبَعِيْ فِيْ أُذُنِيْ ثُمَّ صِحْتُ فَقُلْتُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

عراقی شخص نے مجھے کہا کہ اس اللہ نے تو ہمیں پیدا کیا' تو اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا' حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے (یہ بات سن کر) اپنے کانوں میں انگلیاں دیدیں' پھر میں نے بآواز بلند کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: اللہ ایک ہے' وہ بے نیاز ہے' اس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اس کو کسی نے جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

۲۲۹/۳۲ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ لَمْ أَدْرِمَا هُوَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ سَأَلَ عَنْهَا اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ رِجَالًا سَتَرْتَفِعُ بِهِمُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يَقُوْلُوْا اَللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ.

حضرت محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے ایک شخص نے ایسا سوال کیا جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اس کے متعلق دو شخص سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا شخص ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ (باطل) سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے کہ مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا اور اس (اللہ) کو کس نے پیدا کیا۔

۲۳۰/۳۳ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُوَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ مَنْ أَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ابْنُ قَيْسٍ، فَرَجَعَ إِلٰى أُمِّهٖ فَقَالَتْ وَيْحَكَ مَاحَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ فَقَدْ كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَهْلَ أَعْمَالٍ قَبِيْحَةٍ فَقَالَ لَهَا إِنْ كُنْتُ لَأُحِبُّ أَنْ أَعْلَمَ مَنْ أَبِيْ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اپنے زیادہ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے نبیوں سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے' تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں گا' عبداللہ بن حذافہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ بن قیس ہے' سو جب وہ واپس اپنی ماں کے پاس آئے تو ان کی ماں نے کہا: تمہیں خرابی ہو! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے برانگیختہ کیا' ہم زمانہ جاہلیت کے لوگ تھے اور ہمارے اعمال اچھے نہ تھے' تو انہوں نے اپنی ماں کو کہا کہ مجھے لوگوں میں سے اپنے باپ کے جاننے کی شدید خواہش وتمنا تھی۔

۲۳۱/۳۴ - وَعَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ، قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ مَاأَرَدْتَ إِلٰى هٰذَا؟ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَرِيْحَ، قَالَ وَكَانَ يُقَالُ فِيْهِ قَالَ حُمَيْدٌ وَأَحْسَبُ هٰذَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حمید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے قیامت تک (وقوع پذیر ہونے والے امور میں سے) جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں گا' راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن حذافہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ ان کی ماں نے کہا: اس بات سے تمہارا مقصد کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اس سے میرا مقصد تسلی کرنا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے (نسب کے) بارے میں کچھ کہا گیا تھا۔ حمید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نے کہا: میرے خیال میں یہ الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بہت غضبناک ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں۔

۲۳۲/۳۵ - وَعَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُلُوطَاتِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْغُلُوطَاتُ شِدَادُ الْمَسَائِلِ وَصِعَابُهَا.

حضرت اوزاعی نے حضرت عبداللہ بن سعد سے روایت کیا اور انہوں نے حضرت صنابحی سے روایت کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غلوطات (مبہم مسائل) سے منع فرمایا۔ حضرت اوزاعی نے کہا: غلوطات سے مراد سخت اور مشکل مسائل ہیں۔

فَصْلٌ فِي وُجُوبِ السُّؤَالِ عَنْ كُلِّ مَا يَحْتَاجُهُ لِدِينِهِ وَدُنْيَاهُ

دین و دنیا کی ہر ضروری چیز سے متعلق دریافت کرنے کا وجوب

۲۳۳/۳۶ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَ بِالْإِغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ایک شخص کو زخم پہنچا اور اسے احتلام ہو گیا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ (غسل کرنے کی وجہ سے) مر گیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو قتل کیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے، کیا جہالت کی شفاء سوال نہیں تھا؟ (یعنی جب ان کو علم نہ تھا تو ان لوگوں نے پوچھ کیوں نہ لیا، کیونکہ لاعلمی ایک مرض ہے اور اس کا علاج سوال ہے)۔

٦ - بَابٌ فِي وَعِيدِ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا فَكَتَمَهُ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَعَلَّمَهُ لِغَيْرِ اللّٰهِ

اس شخص کے لئے وعید جو علم حاصل کر کے اسے چھپائے یا اس پر عمل نہ کرے یا غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے

۲۳٤/۳۷ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ (وَفِي رِوَايَةٍ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ) بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے علم کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے اس کو چھپا لیا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالے گا۔

۲۳۵/۳۸ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

فرمایا: جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے اس کی مثال اس خزانہ کی طرح ہے جسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

۲۳٦/۳۹ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ، اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کی رات) سیر کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، تو میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کی امت کے (بے عمل) خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتاب پڑھتے تھے، کیا انہیں عقل نہ تھی۔

۲۳۷/٤۰ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيْرٌ، خُطَبَاؤُهُ قَلِيْلٌ، مَنْ تَرَكَ فِيْهِ عُشَيْرَ مَا يَعْلَمُ هَوٰى اَوْقَالَ هَلَكَ، وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقِلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ، مَنْ تَمَسَّكَ فِيْهِ بِعُشَيْرِ مَا يَعْلَمُ نَجَا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں علماء زیادہ ہیں اور خطیب تھوڑے ہیں، اس زمانہ میں جس شخص نے اس چیز کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا جس کو وہ جانتا ہے تو وہ ہلاک ہو جائے گا اور عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں علماء تھوڑے ہوں گے اور خطیب (مقررین) زیادہ ہوں گے اور اس زمانہ میں جس شخص نے اس چیز کے دسویں حصہ کو بھی مضبوطی سے پکڑ لیا (عمل کیا) جس کو وہ جانتا ہوگا تو وہ نجات پا جائے گا۔

۲۳۸/٤۱ - عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لَهُ اَلَّا تَدْخُلُ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ) قَالَ فَقَالَ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَاِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا) بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى، قَالَ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اَمَا كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ

حضرت شقیق کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ اس شخص کے پاس نہیں جائیں گے؟ (اور ایک روایت میں ہے کہ کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات چیت نہیں کریں گے؟) انہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان سے جو بات بھی کروں گا وہ تمہیں سنا دوں گا، اللہ کی قسم! میں ان سے ایسی چیز کے بارے میں بات چیت کر چکا ہوں جو میرے اور ان کے درمیان تھی جس کو میں (بر سبیل مصلحت وادب) ظاہر نہیں کر سکتا، میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کے ظاہر کرنے میں، میں پہل کروں (یعنی میں اس کو پوشیدہ ہی رکھنا چاہتا ہوں) اور میں کسی ایسے شخص کے لئے جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہوں گا کہ وہ لوگوں سے بہتر ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو یہ نہیں کہوں گا کہ تو لوگوں سے بہتر ہے اگرچہ وہ مجھ پر حاکم ہو) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی، پس وہ آگ میں ان (انتڑیوں) کے گرد اس طرح چکر لگائے گا

بَلٰی، قَدْ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ فَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ.

جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے، تو دوزخی لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہمیں برائیوں سے نہیں روکتا تھا؟ تو وہ کہے گا: ہاں! میں تمہیں نیکیوں کا حکم دیتا تھا اور میں خود وہ نیکیاں نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائیوں سے روکتا تھا اور میں خود وہی برائیاں کرتا تھا۔

۲۳۹/۴۲ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِیْ رِيْحَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وہ علم حاصل کیا جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہیں، تو اس نے وہ علم (دین) صرف دنیا کے مال کے حصول کی خاطر سیکھا تو قیامت کے دن وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

۷ - بَابٌ فِیْ فَضْلِ تَبْلِيْغِ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَقْلِهٖ كَمَا سَمِعَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث لوگوں تک پہنچانے اور جس طرح حدیث سنی اس طرح اسے روایت کرنے کی فضیلت

۲۴۰/۴۳ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِبَّانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِشَیْءٍ سَاَلَهٗ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اَجَلْ، سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ فَاِنَّهٗ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اَبَدًا، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصِحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَاءِهِمْ، وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْاٰخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهٗ وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دو پہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے، تو ہم نے کہا کہ ایسے وقت میں اس (مروان) نے کسی چیز کے پوچھنے کے لئے ہی ان (زید بن ثابت) کو اپنے پاس بلایا ہوگا، پس میں نے ان کے پاس جا کر اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہاں! اس (مروان) نے ہم سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے (پھر کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہرا بھرا (اور خوش و خرم) رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی اور اس کو یاد رکھا یہاں تک کہ اس نے اس (حدیث) کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دیا، کیونکہ بہت سے فقہ اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت سے فقہ اٹھانے والے اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں، اور مسلمان کا دل تین چیزوں پر کبھی خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص نیت سے عمل کرنا، حکام کو (وعظ و) نصیحت کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دعا اپنے ماسوا کو شامل ہے، اور فرمایا: (طلب علم دین میں) جس شخص کا مقصود آخرت (ہی کا حصول) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بکھرے

وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَسَأَلْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ الظُّهْرُ.

ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا (متاع دنیا سے بے نیازی) کو رکھ دیتا ہے اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور (طلب علم دین میں) جس شخص کی نیت دنیا (ہی کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاش (صنعت و تجارت اور زراعت وغیرہ) کو بکھیر دیتا ہے اس کے فقر (مفلسی) کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اس کے پاس دنیا (کی متاع) اسی قدر آتی ہے جو اس کے لئے لکھی جا چکی ہے اور اس (مروان) نے ہم سے صلوۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کے بارے میں پوچھا اور وہ نماز ظہر ہے۔

٢٤١/٤٤ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءً اسَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ثُمَّ اَدَّاهَا اِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِوَلِيِّ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُوْنُ مِنْ وَرَائِهِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ کی مسجد خیف میں کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہرا بھرا (اور خوش وخرم) رکھے جس نے میری بات (حدیث) کو سنا اور اس کو یاد رکھا، پھر اس نے اس (حدیث) کو اس شخص تک پہنچا دیا جس نے اس کو نہیں سنا تھا، اور بہت سے فقہ اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ اٹھانے والے اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں، اور مومن کا دل تین چیزوں پر خیانت نہیں کرتا: خلوص نیت سے عمل کرنا، حکام کو نصیحت کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دعا اپنے ماسوا کو شامل ہے۔

٢٤٢/٤٥ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءً ا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ اَحْفَظُ لَهُ مِنْ سَامِعٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہرا بھرا (اور خوش و خرم) رکھے جس نے ہماری حدیث کو سنا اور اس کو یاد رکھا یہاں تک کہ اس نے اس (حدیث) کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دیا، اور جن لوگوں تک حدیث کو پہنچایا جاتا ہے ان میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

٢٤٣/٤٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ (مجھ سے احادیث) سنتے ہو، اور تم سے دوسرے لوگ سنیں گے، اور جو لوگ تم سے سنیں گے، ان سے اور لوگ سنیں گے (علی ہذا القیاس اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا)۔

٨ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْاِحْتِرَازِ فِيْ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَ تَجْوِيْدِ اَلْفَاظِهٖ كَمَا صَدَرَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث کو روایت کرنے میں احتیاط کرنا اور حدیث کے الفاظ کو اسی طرح عمدگی سے ادا کرنا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوئے

٢٤٤/٤٧ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِی لَیْلٰی یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا اِذَا جِئْنَاهُ قُلْنَا حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا قَدْ کَبِرْنَا وَنَسِیْنَا وَالْحَدِیْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَدِیْدٌ.

حضرت عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ کو سنا ''جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے'' انہوں نے کہا کہ ہم جب بھی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ کر یہ عرض کرتے کہ آپ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کریں' تو آپ فرماتے: ہم بوڑھے ہو چکے ہیں' ہم بھولنے لگے ہیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث روایت کرنا بہت سخت (ذمہ داری) ہے۔

٢٤٥/٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ثَنَا اَبُوْ هٰرُوْنَ الْغَنَوِیُّ عَنْ مُطَرِّفٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْ مُطَرِّفُ وَاللّٰهِ اِنْ کُنْتُ لَاَرٰی اَنِّیْ لَوْشِئْتُ حَدَّثْتُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ لَا اُعِیْدُ حَدِیْثًا' ثُمَّ لَقَدْ زَادَنِیْ بُطْأً عَنْ ذٰلِكَ وَکَرَاهِیَةً لَهٗ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ بَعْضِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهِدْتُ کَمَا شَهِدُوْا وَسَمِعْتُ کَمَا سَمِعُوْا یُحَدِّثُوْنَ اَحَادِیْثَ مَاهِیَ کَمَا یَقُوْلُوْنَ' وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُمْ لَا یَاْلُوْنَ عَنِ الْخَیْرِ فَاَخَافُ اَنْ یُشَبَّهَ لِیْ کَمَا شُبِّهَ لَهُمْ' فَکَانَ اَحْیَانًا یَقُوْلُ لَوْ حَدَّثْتُکُمْ' اَنِّیْ سَمِعْتُ مِنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَا وَکَذَا رَاَیْتُ اَنِّیْ قَدْ صَدَقْتُ' وَاَحْیَانًا یَعْزِمُ فَیَقُوْلُ سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا' قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ نَصْرُ ابْنُ عَلِیٍّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْغَنَوِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ هَانِیءُ الْاَعْوَرُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ هُوَ ابْنُ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاسْتَحْسَنَهٗ وَقَالَ زَادَ فِیْهِ رَجُلًا.

حضرت مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے مطرف! اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اگر میں چاہوں تو مسلسل دو دن تک کسی حدیث کو بھی دہرائے بغیر' اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو بیان کر سکتا ہوں' لیکن اس سے میرے باز رہنے اور اس کی ناپسندیدگی کے اضافہ کا سبب یہ ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض لوگ' یا (یوں فرمایا:) سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب جس طرح (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں) حاضر ہوتے تھے' میں بھی اسی طرح حاضر ہوتا تھا' جس طرح انہوں نے (احادیث کو) سنا' میں نے بھی اسی طرح سنا' وہ احادیث کو اسی طرح بیان کرتے ہیں جس طرح وہ کہتے ہیں' اور میں جانتا ہوں کہ وہ خیر و بھلائی کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے' پھر جس طرح وہ شبہات میں پڑ گئے ہیں مجھے بھی اسی طرح کے شبہات میں پڑنے کا اندیشہ ہوا' چنانچہ ان میں سے کبھی کوئی یہ کہتا کہ اگر میں تم سے حدیث بیان کروں کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فلاں فلاں بات سنی ہے' تو میرا خیال ہے کہ میں سچا ہوں' اور کبھی کوئی پختہ عزم سے یہ کہتا کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد بن حنبل) نے اس نوع کی حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے' لیکن اس میں ان کے والد (امام احمد بن حنبل) کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد (امام احمد) رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو انہوں نے اس کو حسن قرار دیا اور حضرت عبداللہ نے اس حدیث کی سند میں ایک شخص (ہانی اعور) کا اضافہ کیا ہے۔

٢٤٦/٤٩ - وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ (یَعْنِی

حضرت ابن عون کا بیان ہے کہ حضرت محمد بن سیرین نے کہا کہ

ابْنَ سِيْرِيْنَ) قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَغَ مِنْهُ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر کے فارغ ہوتے تو یوں کہتے' او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)۔

۲٤٧/٥٠ - عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْوَهْمِ يَتَوَخّٰى قَالَ لَهُ رَجُلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ فِيْمَا أَعْلَمُ .

حضرت سلیمان یشکری کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شک کی صورت میں (انسان) دو چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کرے' تو ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: اس چیز کو میں جانتا ہوں۔

ف: واضح رہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ'' اس چیز کو میں جانتا ہوں'' اس بات کا مشعر ہے کہ آپ کو اس (فی الوهم يتوخى) کے سماع میں شک تھا کہ آیا یہ قول انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے یا ان کو کسی غیر کے واسطہ سے یہ بات پہنچی ہے' اور اگر ایسا نہ ہوتا تو یوں کہتے کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے' اور یہ چیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اعلیٰ درجہ کے تقویٰ اور سچائی کی دلیل ہے' اور وقوعِ کذب کے خوف سے ان کے انتہائی محتاط ہونے کی دلیل ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱ ص ۱٦٨)

۲٤٨/٥١ - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوْهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ .

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا یہ بات تمہارے لئے باعث تعجب نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آتے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث (جلدی جلدی) مجھے سناتے اور اس وقت میں نوافل میں مشغول ہوتی تھی' پھر وہ میرے نفل کی فراغت سے پہلے ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور اگر میں ان کو پالیتی تو ان کی بیان کی ہوئی حدیث کو میں قبول نہ کرتی' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس طرح) جلدی جلدی اور تیزی سے گفتگو نہ فرماتے جس طرح تم جلدی جلدی اور تیزی سے حدیث بیان کرتے ہو۔

۲٤٩/٥٢ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُلَّ الْحَدِيْثِ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَصْحَابُنَا عَنْهُ، كَانَتْ تَشْغَلُنَا عَنْهُ رَعْيَةُ الْإِبِلِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا' ہمارے اصحاب ہمیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی احادیث بیان کرتے تھے' (کیونکہ) اونٹوں کے چرانے (اور ان کی دیکھ بھال) نے ہمیں اس سے غافل رکھا۔

٩ - بَابٌ فِيْ مَعْرِفَةِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ بِصَحِيْحِهٖ وَضَعِيْفِهٖ وَحَمْلِ مَاثَبَتَ مِنْهُ عَلٰى أَكْمَلِ وُجُوْهِهٖ

محدثین کا صحیح وضعیف حدیث کو پہچاننا اور جو چیز اس سے ثابت ہوا سے اس کی کامل ترین وجوہ پر محمول کرنا

۲۵۰/۵۳ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّي تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَلِيْنُ لَهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيْبٌ فَأَنَا أَوْلَاكُمْ بِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تُنْكِرُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيْدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ.

حضرت عبدالمالک بن سعید بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابوحمید اور حضرت ابوا سید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو (اور) اس سے تمہارے دل کشادہ (اور روشن) ہو جائیں، تمہارے بال وکھال نرم ہو جائیں اور تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ (حدیث) تمہارے (فہم وعقل کے) قریب ہے (اور قواعد دین کے منافی نہیں ہے) تو میں تمہاری نسبت اس سے زیادہ قریب ہونے کا زیادہ حقدار ہوں، اور جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو کہ تمہارے دل اس کا انکار کر رہے ہوں، تمہارے بال وکھال اس سے نفرت کر رہے ہوں، اور تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ (حدیث) تمہارے (فہم وعقل سے) دور ہے (اور قواعد دین کے منافی ہے) تو میں تمہاری نسبت اس سے زیادہ دور ہوں۔

نوٹ: مذکورہ علامات میں سے پہلی علامت حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور دوسری علامت اس کے غیر صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

۲۵۱/۵٤ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِيْ هُوَ أَهْدٰى وَالَّذِيْ هُوَ أَهْنَا وَالَّذِيْ هُوَ أَتْقٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ فَظُنُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْنَاهُ وَأَتْقَاهُ وَأَهْدَاهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کی جائے (اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں) تو تم اس (حدیث) پر (اس وجہ سے) یقین رکھو (کہ اس کی نسبت اس ذات سے ہے) جو کمال ہدایت اور زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے اسی طرح منقول ہے) اور اس میں ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یقین رکھو جو درستگی اعمال میں اعلیٰ مقام پر، تقویٰ کے اعلیٰ درجہ پر اور کمال ہدایت پر فائز تھے۔

۱۰ - بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث لکھنے کی ممانعت اور رخصت کا بیان

۲۵۲/۵۵ - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ مَنْ كَتَبَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے سوائے قرآن کے کچھ بھی نہ لکھا کرو، سو جس شخص نے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو، وہ اس کو مٹا دے۔

۲۵۳/۵٦ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا نَكْتُبُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَاهٰذَا تَكْتُبُوْنَ؟ فَقُلْنَا مَانَسْمَعُ مِنْكَ، فَقَالَ اَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ امْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ، اَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ؟ امْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَخَلِّصُوْهُ، قَالَ فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ، قُلْنَا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، فَاِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُوْنَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيْهِمْ اَعْجَبُ مِنْهُ.

سے سنی ہوئی احادیث بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اچانک آپ (ﷺ) ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: تم یہ کیا لکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جو کچھ ہم آپ سے سنتے ہیں (وہ لکھ رہے ہیں) آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ (میری احادیث) لکھ رہے ہو؟ تم خالصتاً اللہ تعالیٰ کی کتاب کو لکھو (اس کے ساتھ کسی چیز کو نہ ملاؤ) کیا تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ (میری احادیث) لکھ رہے ہو؟ تم خالصتاً اللہ تعالیٰ کی کتاب کو لکھو (اور اس کے ساتھ کسی چیز کو نہ لکھو) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ جو کچھ ہم نے لکھا تھا اسے ایک جگہ اکٹھا کیا' پھر ہم نے اسے آگ سے جلا دیا (پھر) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی طرف سے حدیث بیان کر سکتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! تم میری طرف سے حدیث بیان کر سکتے ہو' اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے' پھر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم بنی اسرائیل سے نقل کرلیا کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! بنی اسرائیل سے نقل کر سکتے ہو' اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پس تم ان (بنی اسرائیل) سے صرف وہی چیز نقل کر سکتے ہو جو ان میں زیادہ تعجب کا باعث ہو (مثلاً نجاست لگے ہوئے حصے کو کاٹنا اور گناہ گار کی توبہ کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو قتل کرنا وغیرہ)۔

٢٥٤/٥٧ - وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ حَدِيْثًا فَاَمَرَ اِنْسَانًا اَنْ يَكْتُبَ فَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِهِ فَمَحَاهُ.

حضرت عبدالمطلب بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان کو ایک حدیث سنائی تو انہوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) نے ایک شخص کو (اس حدیث کے) لکھنے کا حکم دیا' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث کے لکھنے سے منع فرمایا' پس انہوں نے اس (لکھی ہوئی حدیث) کو مٹا دیا۔

فَصْلٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ

کتابت حدیث میں رخصت کا بیان

٢٥٥/٥٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (يَعْنِي بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہر سنی ہوئی حدیث کو لکھ لیا کرتا تھا' اس سے میرا مقصد اس (حدیث) کو محفوظ کرنا تھا' تو قریش نے مجھے منع کیا اور کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی ہر سنی ہوئی بات کو لکھ لیتے ہو' حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی انسان ہیں جو غصہ کی حالت میں اور خوشی کی حالت میں گفتگو کرتے ہیں'

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُكْتُبْ ، وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّیْ اِلَّا حَقٌّ.

پس میں لکھنے سے رک گیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم لکھ لیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! اس (منہ) سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

۲۵۶/۵۹ - وَعَنْ مُجَاهِدٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (يَعْنِی بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهِ وَيَعِيْهِ بِقَلْبِهِ وَكُنْتُ اَعِيْهِ بِقَلْبِیْ وَلَا اَكْتُبُ بِيَدِیْ وَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكِتَابِ عَنْهُ فَاَذِنَ لَهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ.

حضرت مجاہد اور حضرت مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کوئی نہیں جانتا سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے (حدیث کو) لکھتے تھے اور اپنے دل میں اس کو محفوظ رکھتے تھے، جبکہ میں اس کو اپنے دل میں محفوظ رکھتا تھا اور اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا تھا، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس (حدیث) کے لکھنے کی اجازت مانگی، تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی (اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے فرمایا: مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی کے پاس نہیں ہے، سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے، کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

۲۵۷/۶۰ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ قَالَ لِیْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اُكْتُبْ عَنِّیْ وَلَوْ حَدِيْثًا وَاحِدًا مِنْ غَيْرِ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَا وَلَا حَرْفًا.

حضرت عبداللہ (بن امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ) کا بیان ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ مجھے عبدالرزاق نے کہا کہ اصل کتاب کے علاوہ میری طرف سے لکھ لیا کرو اگرچہ ایک ہی حدیث ہو، تو میں نے کہا: نہیں، میں ایک حرف بھی نہیں لکھوں گا۔

۱۱ - بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّحْدِيْثِ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

اہل کتاب کی روایات بیان کرنے کی ممانعت اور اس میں رخصت کا بیان

۲۵۸/۶۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَیْءٍ فَاِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوْكُمْ وَقَدْ ضَلُّوْا ، فَاِنَّكُمْ اِمَّا اَنْ تُصَدِّقُوْا بِبَاطِلٍ اَوْ تُكَذِّبُوْا بِحَقٍّ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ مَا حَلَّ لَهُ اِلَّا اَنْ يَتَّبِعَنِیْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا کرو، کیونکہ وہ تمہاری راہنمائی ہرگز نہ کریں گے، اور وہ خود گمراہ ہیں، پھر یا تو تم باطل کی تصدیق کرو گے یا حق کو جھٹلا دو گے، اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی میری اتباع کے سوا کچھ جائز نہ ہوتا۔

۲۵۹/۶۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کتاب لائے جو انہیں کسی اہل

بِكِتَابٍ اَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْاَلُوْهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوْكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوْا بِهِ اَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوْا بِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْاَنَّ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اَنْ يَّتَّبِعَنِيْ.

کتاب سے ملی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس (کتاب) کو پڑھا اور غضب ناک ہو کر فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم (یہود و نصاریٰ کی طرح) اس (شریعت) میں حیران ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن وصاف ستھری (اور شک و شبہ سے بالا) شریعت لایا ہوں، پس تم ان (اہل کتاب) سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھو ورنہ وہ تمہیں حق بات بتائیں گے تو تم اس کو جھٹلا دو گے اور باطل بات بتائیں گے تو تم اس کی تصدیق کرو گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

٢٦٠/٦٣ - عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِاَخٍ لِيْ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِيْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، اَلَا اَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ اَلَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا، قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَصْبَحَ فِيْكُمْ مُوْسٰى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّيْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ.

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے اس (دینی) بھائی کے پاس سے گزرا جس کا تعلق قریظہ سے ہے، تو اس نے تورات کے کچھ حصے لکھ کر مجھے دیئے، تو کیا میں ان کو آپ کی خدمت اقدس میں پیش نہ کروں؟ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کی حالت نہیں دیکھتے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، پس نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کا تغیر اور غصہ دور ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوتے، پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو تم ضرور گمراہ ہو جاتے، تمام امتوں میں سے تم میرا حصہ ہو اور تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) میں سے میں تمہارا حصہ ہوں۔

٢٦١/٦٤ - عَنْ اَبِيْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی نے آ کر کہا: یا محمد! کیا اس میت سے (قبر میں) سوالات ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس سے سوالات کیے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اہل کتاب کسی چیز کے بارے میں بتائیں تو نہ تم ان کی تصدیق کرو اور نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ ، وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، فَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُمْ، وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوْهُمْ.

ہی ان کو جھٹلاؤ' اور (یوں) کہو: ہم اللہ تعالیٰ پر' اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے' پس اگر وہ حق ہے تو تم نے ان کو نہیں جھٹلایا اور اگر وہ باطل ہے تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔

فَصْلٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي التَّحْدِيْثِ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کی روایات کو بیان کرنے کی رخصت

۲۶۲/۶۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کی روایات بیان کیا کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

۲۶۳/۶۶ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُوْنَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيْهِمْ اَعْجَبُ مِنْهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا ہم بنی اسرائیل کی روایات بیان کرلیا کریں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! بنی اسرائیل کی روایات بیان کر سکتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پس تم ان (بنی اسرائیل) سے صرف وہی روایات بیان کر سکتے ہو جو ان میں زیادہ تعجب کا باعث ہوں۔

۱۲ - بَابٌ فِيْ تَغْلِيْظِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی سخت وعید

۲۶۴/۶۷ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِبِدْعٍ مِنَ الْحَدِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں جھوٹے دجال (دھوکا باز فریبی) ہوں گے جو تمہیں ایسی نئی حدیثیں گھڑ کر بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ ہی تمہارے آباو اجداد نے سنا ہوگا' تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں تاکہ وہ تمہیں کہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۵/۶۸ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَوٰى عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ الْكَذَّابِيْنَ).

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری طرف سے حدیث بیان کی اور اس کے جھوٹ ہونے کا اسے علم ہو تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے (اور ایک روایت میں "الکذابین" ہے یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والوں میں سے وہ ایک بہت بڑا جھوٹا ہے)۔

۲۶۶/۶۹ - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی ہی روایت

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

نقل کی ہے۔

۲۶۷/۷۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے پرہیز کرو ماسوا اس کے جس کو تم جانتے ہو، کیونکہ جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۲۶۸/۷۱ - عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّيْ، مَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُوْلَنَّ اِلَّا حَقًّا اَوْصِدْقًا فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میری طرف سے زیادہ احادیث بیان کرنے سے پرہیز کرو، جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے تو وہ حق اور سچ بات ہی کہے، پس جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۲۶۹/۷۲ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے حدیث بیان کیا کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، اور جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالیا اور بنی اسرائیل کی روایات بیان کرلیا کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۷۰/۷۳ - عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْغَافِقِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا لَحَافِظٌ اَوْهَالِكٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا اَنْ قَالَ عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ يُحِبُّوْنَ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حَفِظَ عَنِّيْ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْهُ.

حضرت یحییٰ بن میمون حضرمی کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ غافقی رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنا تو حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا یہ ساتھی یا تو حافظ ہے (کہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے) یا وہ ہلاک ہونے والا ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے جو آخری عہد لیا وہ یہ تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) لازم ہے، اور عنقریب تم ایسے لوگوں کی طرف لوٹو گے جو میری طرف سے بیان کی ہوئی حدیث سے محبت کریں گے، پس جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے اور جس شخص نے میری طرف سے کچھ یاد کیا تو وہ اسے بیان کردے۔

۲۷۱/۷۴ - عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا اَبُوْقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا

حضرت محمد بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ہمارے پاس حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا، تو انہوں نے کہا: چہرے قبیح ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَتَدْرُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

۲۷۲/۷۵ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنٰى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے گا اس کے لئے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۳ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْعِلْمِ

علم کے اٹھ جانے کا بیان

۲۷۳/۷٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَنْ يُعْطِيَهُمْ اِيَّاهُ وَلٰكِنْ يَذْهَبُ بِالْعُلَمَاءِ وَكُلَّمَا ذَهَبَ عَالِمٌ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ لَا يَعْلَمُ فَيَتَّخِذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا فَيُسْتَفْتَوْا فَيُفْتُوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْا وَيُضِلُّوْا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے دلوں سے مٹا کر نہیں اٹھائے گا، لیکن علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے، اور ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں گے (اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد (وہ علم) ان کے دلوں سے نہیں نکالے گا، لیکن علماء کو اٹھا لے گا اور جب بھی کوئی عالم چلا جائے گا (فوت ہو جائے گا) تو اس کے پاس جو علم ہو گا وہ اپنے ساتھ لے جائے گا، یہاں تک کہ بے علم لوگ رہ جائیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے اور وہ ان سے مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔

۲۷٤/۷۷ - عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں کہ علم کو اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی اور زنا عام ہو جائے گا۔

۲۷۵/۷۸ - وَعَنْ قَابُوْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اٰخِرُ شِدَّةٍ يَلْقَاهَا الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ، وَفِيْ قَوْلِهِ (يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ) قَالَ كَدُرْدِيِّ الزَّيْتِ وَفِيْ قَوْلِهِ (اٰنَاءَ اللَّيْلِ) قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ وَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَهَابُ

حضرت قابوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موت مومن کو پہنچنے والی آخری سختی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "یوم تکون السماء کالمھل" (اس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہو جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا: اس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "اناء اللیل"

الْعِلْمِ قَالَ هُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْاَرْضِ.

(رات کے اوقات) کی تفسیر میں فرمایا: رات کا درمیانی حصہ اور فرمایا: کیا تم علم کے چلے جانے کے بارے میں جانتے ہو؟ فرمایا: علم کا چلا جانا یہ ہے کہ زمین سے علماء چلے جائیں گے (یعنی علماء فوت ہو جائیں گے اور زمین علماء سے خالی ہو جائے گی)۔

۲۷٦/۷۹ - وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ وَذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ اُمِّ لَبِيْدٍ، اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَئُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَنْتَفِعُوْنَ مِمَّا فِيْهِمَا بِشَيْءٍ.

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: وہ علم کے چلے جانے کا وقت ہوگا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! علم کیسے جا سکتا ہے؟ حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی (اور پڑھنے پڑھانے کا) یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ابن ام لبید! تمہاری ماں تم پر روئے، میں تو تمہیں مدینہ کے زیادہ سمجھداروں میں سے خیال کرتا تھا، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ (یہود و نصاریٰ تورات و انجیل پڑھتے ہیں مگر) جو کچھ ان میں ہے اس سے نفع حاصل نہیں کرتے (یعنی عمل نہیں کرتے)۔

۲۷۷/۸۰ - وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ الْعِلْمِ اَنْ يُرْفَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ اَيُرْفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَدْ عَلَّمْنَاهُ اَبْنَاءَ نَا وَنِسَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَاعِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَقِيَ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) بِالْمُصَلّٰى فَحَدَّثَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَوْفٍ فَقَالَ صَدَقَ عَوْفٌ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا رَفْعُ الْعِلْمِ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ ذَهَابُ اَوْعِيَتِهِ، قَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ اَيُّ الْعِلْمِ اَوَّلُ اَنْ يُرْفَعَ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ الْخُشُوْعُ حَتّٰى لَا تَكَادُ

حضرت ولید بن عبدالرحمٰن جرشی کا بیان ہے کہ ہمیں حضرت جبیر بن نفیر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آسمان کی طرف (نگاہ اٹھا کر) دیکھا، پھر فرمایا: یہ علم کے اٹھ جانے کا وقت ہوگا، تو ایک انصاری شخص ''جسے زیاد بن لبید کہا جاتا تھا'' نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا علم کو اٹھا لیا جائے گا حالانکہ ہم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اور ہم اپنی اولاد اور اپنی عورتوں کو اس (کتاب اللہ) کی تعلیم دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ تم مدینہ کے زیادہ سمجھدار لوگوں میں سے ہو، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہود و نصاریٰ کی گمراہی کا ذکر کیا اور اللہ عزوجل کی کتاب میں سے جو کچھ ان کے پاس ہے اس کا ذکر کیا، چنانچہ حضرت جبیر بن نفیر نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے جائے نماز پر ملاقات کی اور عوف کی طرف سے انہیں یہ حدیث سنائی، تو انہوں نے کہا: عوف نے سچ کہا ہے، پھر کہا: کیا تم علم کے اٹھنے کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: (علم کا اٹھنا اس طرح ہوگا کہ) اس کے برتن (علماء) چلے جائیں گے، پھر کہا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے کونسا علم اٹھے گا؟ میں نے کہا کہ میں نہیں

تَرٰى خَاشِعًا.

۲۷۸/۸۱ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُرْدِفٌ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ عَلٰى جَمَلٍ اٰدَمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ، وَقَدْ كَانَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْاَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ) قَالَ فَكُنَّا نَذْكُرُهَا كَثِيْرًا مِنْ مَسْاَلَتِهِ وَاتَّقَيْنَا ذَاكَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَا اَعْرَابِيًّا فَرَشَوْنَاهُ بِرِدَائِنَا قَالَ فَاعْتَمَّ بِهِ حَتّٰى رَاَيْتُ حَاشِيَةَ الْبُرْدِ خَارِجَةً مِنْ حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ قَالَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ اَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيْهَا وَعَلَّمْنَاهَا نِسَاءَ نَا وَذَرَارِيَّنَا وَخَدَمَنَا؟ قَالَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ وَقَدْ عَلَتْ وَجْهَهُ حُمْرَةٌ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ فَقَالَ اَيْ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، وَهٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى بَيْنَ اَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوْا يَتَعَلَّقُوْا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَ تْهُمْ بِهِ اَنْبِيَاؤُهُمْ، اَلَا وَاِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ اَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

جانتا' انہوں نے کہا: سب سے پہلے خشوع (کا علم) اٹھے گا' یہاں تک کہ تمہیں خشوع (وخضوع اور ڈرنے) والا کوئی نظر نہ آئے گا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید اونٹ پر سوار تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیچھے (سواری پر) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا' پس اس موقع پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! علم کے قبض ہونے سے پہلے اور علم کے اٹھ جانے سے پہلے علم حاصل کرو' اور (اس خطبہ سے پہلے) اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما دیا تھا' (ترجمہ آیت) ''اے ایمان والو! ایسی بہت ساری چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں' اور اگر تم ان کے بارے میں سوال کرو گے جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو تم پر وہ ظاہر کر دی جائیں گی' اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرما لیا ہے' اور اللہ تعالیٰ بہت مہربان بردبار ہے'' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی تو ہم بہت سارے مسائل کا ذکر کرتے تھے اور (پوچھنے سے) پرہیز کرتے تھے' چنانچہ ہمارے پاس ایک دیہاتی آیا تو ہم نے اسے اپنی چادر دی جس کا اس نے عمامہ باندھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کے سامنے کی طرف دائیں جانب چادر کا شملہ دیکھا' پھر ہم نے اس (دیہاتی) سے کہا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (علم کے اٹھ جانے کے بارے میں) پوچھو' تو اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم سے علم کو کس طرح اٹھایا جائے گا حالانکہ ہمارے درمیان کتابیں موجود ہیں اور جو کچھ ان میں ہے ہم نے اس کو سیکھا اور ہم نے اپنی عورتوں' اپنے بچوں اور اپنے ماتحتوں کو اس کی تعلیم دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور غصہ کی وجہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ انور سرخ ہو چکا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے دیہاتی! تیری ماں تجھے روئے' ان یہود و نصاریٰ کے درمیان بھی کتابیں موجود تھیں (مگر) جو ان کے انبیاء ان کے پاس لے کر آئے تھے اس میں سے انہوں نے ایک حرف سے بھی تعلق نہ رکھا' پس یاد رکھو کہ علم کا چلا جانا یہ ہے کہ اس کے اٹھانے والے (علماء) چلے جائیں گے (فوت ہو جائیں گے)' یہ بات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین بار دہرائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۵/۵-كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

۱ - بَابٌ فِي الْاِعْتِصَامِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن) کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

۲۷۹/۱ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ ابْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ مَعَهُ، لَقَدْ رَاَيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاابْنَ اَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ، ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطِيْبًا فِيْنَا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا يَعْنِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَاُجِيْبَ، وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ

حضرت یزید بن حیان کا بیان ہے کہ میں، حصین بن سبرہ، عمر بن سبرہ اور عمر بن مسلم (ہم تینوں) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان کی خدمت میں عرض کیا: اے زید! تم بہت ساری بھلائیاں (نیکیاں) پا چکے ہو، تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، تم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حدیث سنی، تم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ جہاد کیا، تم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی اور اے زید! تم نے بہت ساری بھلائیوں کو دیکھا، پس اے زید! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو احادیث سنی ہیں وہ ہمیں بھی سنائیں، انہوں نے کہا: اے بھتیجے! اللہ کی قسم میں بوڑھا ہوں، میرا زمانہ پرانا ہو چکا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو احادیث میں نے یاد کی تھیں ان میں سے بعض کو میں بھول چکا ہوں، پس جو کچھ میں تمہیں بیان کروں اسے قبول کر لینا اور جو بیان نہ کروں اس کا مجھے مکلّف نہ بنانا، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے ایسے پانی کے پاس کھڑے ہوئے جسے ''خم'' کہا جاتا ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! یاد رکھو، یقیناً میں انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے پروردگار عزوجل کا قاصد آ جائے اور میں (اس کے بلاوے کو) قبول کر لوں، اور میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑنے والا ہوں، ان دونوں چیزوں میں سے پہلی چیز اللہ عزوجل کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑے رکھنا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس (پر عمل کرنے) کی ترغیب دی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اور (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں

اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ اِنَّ نِسَاءَهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ، قَالَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ اٰلُ عَلِيٍّ وَاٰلُ عَقِيْلٍ وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ عَبَّاسٍ، قَالَ اَكُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةُ؟ قَالَ نَعَمْ.

اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں اور میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ حضرت حصین نے ان کی خدمت میں عرض کیا: اے زید! آپ (ﷺ) کے اہل بیت کون لوگ ہیں؟ کیا آپ (ﷺ) کی ازواج مطہرات آپ (ﷺ) کے اہل بیت میں سے نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ (ﷺ) کی ازواج مطہرات یقیناً آپ (ﷺ) کے اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ (ﷺ) کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ (ﷺ) کے باعث صدقہ حرام کیا گیا ہے، حضرت حصین نے عرض کیا: اور وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ اولاد علی، اولاد عقیل، اولاد جعفر اور اولاد عباس ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان سب پر صدقہ حرام کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۲۸۰/۲ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَاَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان دونوں میں سے ایک چیز (مقام و مرتبہ کے اعتبار سے) دوسری چیز سے بڑی ہے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک طویل رسی (نور) ہے، اور دوسری چیز میرے قریبی رشتہ دار اور میرے اہل بیت ہیں، اور یہ دونوں (کتاب اللہ واہل بیت) ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آئیں گے۔

۲۸۱/۳ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اُمَّتَكَ مُخْتَلِفَةٌ بَعْدَكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَاَيْنَ الْمَخْرَجُ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِهِ يَقْصِمُ اللّٰهُ كُلَّ جَبَّارٍ، مَنِ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهُ هَلَكَ مَرَّتَيْنِ، قَوْلُهُ فَصْلٌ وَلَيْسَ بِالْهَزْلِ لَا تَخْتَلِقُهُ الْاَلْسُنُ وَلَا تَفْنٰى اَعَاجِيْبُهُ، فِيْهِ نَبَاُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! آپ کے بعد آپ کی امت میں اختلاف پیدا ہو جائیں گے، آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے اس سے پوچھا: اے جبریل! پھر ان سے نکلنے کی کیا صورت ہو گی؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہر متکبر و سرکش کو تباہ و برباد فرمائے گا، پس جس شخص نے اسے مضبوطی سے پکڑا وہ نجات پا جائے گا اور جس شخص نے اس کو چھوڑ دیا وہ دو بار ہلاک ہو گا۔ اس کا قول فیصل، اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے، اس (کے بار بار پڑھنے) سے زبانیں نہیں اکتائیں گی، اس کے عجائبات و اسرار ختم نہیں ہوں گے، اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں، یہ تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے اور اس میں تمہارے بعد وقوع پذیر ہونے والی چیزوں کی خبریں ہیں۔

۲۸۲/٤ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّنَنَ ثُمَّ قَالَ اتَّبِعُوْنَا فَوَاللّٰهِ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا تَضِلُّوْا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (شریعت کے) طریقے بیان فرمائے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم ہماری اتباع کرو' پس اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۸۳/٥ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا هٰكَذَا اَمَامَهُ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَخَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَطَّيْنِ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ هٰذِهِ سَبِيْلُ الشَّيْطَانِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْاَوْسَطِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سامنے ایک خط کھینچا اور فرمایا: یہ اللہ عزوجل کا راستہ ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (سامنے والے خط) کے دائیں اور بائیں جانب دو دو خط کھینچ کر فرمایا' یہ شیطان کا راستہ ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے درمیان والے خط پر اپنا ہاتھ رکھا' پھر یہ آیۂ مبارکہ تلاوت فرمائی: (ترجمہ آیت) ''اور یقیناً یہ میرا سیدھا راستہ ہے سو تم اسی (راستہ) پر چلو اور (اس کے علاوہ) راستوں پر نہ چلو ورنہ وہ تمہیں اس (اللہ تعالیٰ) کے راستہ سے الگ کر دیں گے' اسی بات کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم (گمراہ ہونے سے) بچ جاؤ''۔

۲۸٤/٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّزَالَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ عِصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ خِلَافُ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی' اور اس کو کسی بھی مخالفت کرنے والے کی مخالفت نقصان نہ پہنچا سکے گی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچے گا (قیامت آ جائیگی) اور وہ (جماعت) اسی (حق) پر قائم ہو گی۔

٢ - بَابٌ فِي الْاِعْتِصَامِ بِسُنَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِهْتِدَاءِ بِهَدْيِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے اور آپ کی ہدایت سے راہنمائی حاصل کرنے کا بیان

۲۸۵/۷ - عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ قَالَ اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ (وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَ مُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ عِرْبَاضٌ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ

حضرت خالد بن معدان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حضرت حجر بن حجر کلاعی نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: (ترجمہ آیت) ''اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ انہیں سواری مہیا کریں تو آپ نے انہیں فرمایا: تمہارے لیے میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں'' پس ہم نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: ہم آپ کی زیارت کے لئے' آپ کی عیادت کے لئے اور آپ سے (علم حدیث کی)

وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ إِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ (فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَفِيْهِ) فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ (وَفِيْهِ أَيْضًا) عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُمَا انْقِيْدَ انْقَادَ.

روشنی حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔
حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں نہایت ہی بلیغ و اثر آفریں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (آپ کا) یہ وعظ الوداعی (وعظ) معلوم ہوتا ہے، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، (امیر کی بات) سننے اور (اس کی) اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ وہ حبشی (غلام) ہی ہو، اور میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا، سو تم پر لازم ہے کہ تم میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو انتہائی مضبوطی سے پکڑو اور نئی چیزوں سے بچو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (اور حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (آپ کا) یہ وعظ الوداعی معلوم ہوتا ہے، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ایسی روشن وخالص چیز (شریعت) چھوڑی ہے جس کی رات بھی دن کی مانند ہے۔ میرے بعد جو بھی اس سے منہ پھیرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، اور تم میں سے جو زندہ رہے گا۔ (باقی حدیث حسب سابق مذکور ہے اور اس میں ہے:) پس میری سنت میں سے جو تم جانتے ہو اس کو لازم پکڑو، نیز اس میں ہے: اس (میری سنت) کو ڈاڑھوں (انتہائی مضبوطی) سے پکڑو، اور مومن کی مثال نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح ہے کہ اسے جس طرف (کھینچ کر) لے جایا جاتا ہے وہ (تابع ہو کر) اس طرف چل پڑتا ہے۔

۲۸۶/۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے پہلے جس امت میں بھی جو نبی بھیجا تو اس (نبی) کے لئے اس کی امت میں سے کچھ مخلصین و مددگار اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو اس (نبی) کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے، پھر ان کے بعد کچھ ایسے ناخلف (برے جانشین) لوگ پیدا ہوئے جو ایسی بات کہتے تھے جو کرتے نہیں تھے اور وہی کچھ کرتے تھے جس کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔

۲۸۷/۹ - عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ

(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فِيْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا فَفَعَلْتُ.

ایک سفر میں تھے کہ آپ ایک جگہ کے پاس سے گزرے تو اس (جگہ) سے ہٹ کر گزرے، جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس جگہ) ایسے ہی کرتے دیکھا ہے تو میں نے (آپ ﷺ کی اقتداء میں) ایسا کیا ہے۔

۲۸۸/۱۰ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَشْيَاءَ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ اَحَدُكُمْ اَنْ يُكَذِّبَنِيْ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

حضرت حسن بن جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ) خیبر کے دن کئی چیزوں کو حرام فرمایا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: قریب ہے کہ تم میں سے ایک شخص مزین و آراستہ تخت پر ٹیک لگائے مجھے جھٹلا رہا ہوگا' میری حدیث بیان کرے گا اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے' پس ہم نے اس میں جو حلال پایا اسی کو ہم نے حلال سمجھا اور ہم نے اس میں جو حرام پایا اسی کو ہم نے حرام جانا۔ یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کی حرام کی ہوئی چیز اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیز کی مانند ہے۔

۲۸۹/۱۱ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِيْ شَبْعَانَ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، اَلَا وَلَا لُقَطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُمْ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يُعْقِبُوْهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُمْ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل (حدیث) دی گئی ہے' آگاہ رہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا (مالدار) شخص اپنے مزین و آراستہ تخت پر بیٹھا باتیں پھیلا رہا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا کہ تم صرف قرآن کو لازم پکڑو اور اس میں جو تم حلال پاؤ اس کو حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اس کو حرام جانو' آگاہ رہو کہ تمہارے لیے پالتو گدھے کا گوشت حلال نہیں ہے اور نہ ہی ہر کچلیوں والا درندہ حلال ہے' آگاہ رہو کہ ذمی کا (گم شدہ) راستہ میں پڑا ہوا مال حلال نہیں ہے ماسوا اس کے کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو جائے' اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بن کر جائے تو اس قوم پر اس کی مہمان نوازی کرنا لازمی ہے اور اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی بقدر ان سے (جبر اً راشن) وصول کر سکتا ہے۔

۲۹۰/۱۲ - عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَعْرِفَنَّ مَا يَبْلُغُ اَحَدَكُمْ مِنْ حَدِيْثِيْ شَيْءٌ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ مَا اَجِدُ هٰذَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے اس ایک شخص کو ضرور جانتا ہوں جس کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنے مزین و آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا کہہ رہا ہو گا کہ میں اس چیز کو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں نہیں پاتا۔

۲۹۱/۱۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَتَاهُ عَنِّیْ حَدِيْثٌ وَهُوَ مُتَّكِیءٌ فِیْ اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ اتْلُوْا عَلَیَّ بِهٖ قُرْاٰنًا' مَا جَاءَ كُمْ عَنِّیْ مِنْ خَيْرٍ قُلْتُهٗ اَوْلَمْ اَقُلْهُ فَاَنَا اَقُوْلُهٗ وَمَا اَتَاكُمْ مِنْ شَرٍّ فَاَنَا لَا اَقُوْلُ الشَّرَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں سے اس ایک شخص کو ضرور جانتا ہوں جس کے پاس میری طرف سے حدیث آئے گی اور وہ اپنے مزین وآراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا کہہ رہا ہوگا کہ میرے سامنے صرف قرآن پڑھو' (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) میری طرف سے تمہارے پاس جو اچھی چیز آئے جس کو میں نے بیان کیا ہو یا نہ کیا ہو' پس میں اس کا قائل ہوں' اور تمہارے پاس جو بری چیز آئے تو میں بری چیز کا قائل نہیں ہوں۔

۳ - بَابٌ فِی التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِبْتِدَاعِ فِی الدِّيْنِ وَاِثْمِ مَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ

دین میں بدعت سے بچنے اور گمراہی کی دعوت دینے کے گناہ کا بیان

۲۹۲/۱۴ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْهُدٰی هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے' پھر فرمایا: امابعد! بلاشبہ سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' اور سب سے افضل ہدایت (راہنمائی) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ہے' اور بدترین امور (دین میں) بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

۲۹۳/۱۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ ضَلَالٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ' وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ هُدًی فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے گمراہی والا طریقہ جاری کیا' پھر اس (طریقہ) کی اتباع کی گئی تو اس کو اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان (پیروی کرنے والوں) کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی' اور جس شخص نے ہدایت والا طریقہ جاری کیا' پھر اس کی اتباع کی گئی تو اس کو اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۲۹۴/۱۶ - عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدِ الرَّحَبِیِّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ الثُّمَالِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ فَقَالَ يَا اَبَا اَسْمَاءَ اِنَّا قَدْ اَجْمَعْنَا النَّاسَ عَلٰی اَمْرَيْنِ قَالَ وَمَا هُمَا؟ قَالَ رَفْعُ الْاَيْدِیْ عَلَى الْمَنَابِرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْقَصَصُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمَا

حضرت حبیب بن عبید الرجبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت غضیف بن حُرث ثمالی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے عبدالملک بن مروان نے بلا کر کہا: اے ابواسماء! ہم نے لوگوں کو دو چیزوں پر جمع کر دیا ہے' انہوں نے پوچھا: وہ دو چیزیں کونسی ہیں؟ اس نے کہا: (ایک چیز) جمعہ کے دن منبروں پر ہاتھوں کو بلند کرنا اور (دوسری چیز) صبح اور عصر کی نماز کے بعد قصے کہانیاں بیان کرنا۔ انہوں نے فرمایا: یاد رکھو! یہ دونوں چیزیں میرے نزدیک

اَمْثَلُ بِدْعَتِكُمْ عِنْدِيْ وَلَسْتُ مُجِيْبُكَ اِلٰى شَيْءٍ مِنْهُمَا قَالَ لِمَ ؟ قَالَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ ، فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ، خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ.

تمہاری بہترین بدعتیں ہیں' اور میں تمہیں ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دوں گا' اس نے کہا: کیوں؟ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسی قدر سنت کو اٹھالیا جاتا ہے' پس سنت کو پکڑنا (عمل کرنا) بدعت کی ایجاد سے بہتر ہے۔

۲۹۵/۱۷ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا اَوْصٰى فِيْ مَسَاكِنَ لَهُ بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ لِاِنْسَانٍ فَسَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اجْمَعْ ثَلَاثَةً فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَاَمْرُهُ رَدٌّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ رَدٌّ)

حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے مکانات میں سے ہر مکان کے تیسرے حصے کی ایک آدمی کے لئے وصیت کی' پس میں نے قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: تم تین کو ایک جگہ اکٹھا کردو' کیونکہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہمارے حکم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اس کا عمل مردود (باطل) ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ عمل مردود ہے)۔

فَصْلٌ عَنْهُ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ بَدَّلَ اَوْ اَحْدَثَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے بعد شریعت میں تبدیلی کرنے اور بدعتیں ایجاد کرنے کی وعید

۲۹۶/۱۸ - عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِمَّنْ صَحِبَنِيْ وَرَآنِيْ حَتّٰى اِذَا رُفِعُوْا اِلَيَّ وَرَاَيْتُهُمْ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَلَاَقُوْلَنَّ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حوض (کوثر) پر بعض ایسے لوگ آئیں گے جو میری صحبت میں رہے ہوں گے اور میری زیارت کی ہوگی' یہاں تک کہ جب میں انہیں اپنے پاس آتا ہوا دیکھوں گا تو ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا' پس میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار! یہ میرے اصحاب ہیں' تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد (آپ کی شریعت میں) کیا بدعات ایجاد کیں۔

۲۹۷/۱۹ - عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا (يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهُ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ، قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا

حضرت یعقوب بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوحازم نے کہا کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں' جو (اس حوض پر) آئے گا وہ (اس سے پانی پیئے گا' اور جو پیئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں رہے گا اور (حوض پر) میرے پاس بعض ایسے لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے' پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کردی جائے گی۔ ابوحازم نے کہا کہ جب میں نے اس حدیث

الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ؟ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَاعَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ.

کو بیان کیا تو نعمان بن ابی عیاش نے بھی (اس حدیث کو) سنا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے (اس حدیث کو) حضرت سہل سے اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس حدیث کو سنا ہے البتہ وہ یہ زیادہ بیان کرتے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمائیں گے کہ ان کا تعلق مجھ سے ہے، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا عمل کیا، سو میں کہوں گا کہ جن لوگوں نے میرے بعد (میری شریعت میں) تبدیلی کی ان کے لئے دوری ہو، دوری ہو۔

۲۹۸/۲۰ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۲۹۹/۲۱ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۳۰۰/۲۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ، فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا لُفِّيْ رَاْسِيْ، قَالَتْ فَقَالَتْ فَدَيْتُكِ، اِنَّمَا يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ، قُلْتُ وَيْحَكِ اَوَ لَسْنَا مِنَ النَّاسِ فَلَفَّتْ رَاْسَهَا وَقَامَتْ فِيْ حُجْرَتِهَا فَسَمِعَتْهُ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ، بَيْنَمَا اَنَا عَلَى الْحَوْضِ جِيْءَ بِكُمْ زُمَرًا فَتَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَنَادَيْتُكُمْ اَلَا هَلُمُّوْا اِلَى الطَّرِيْقِ فَنَادَانِيْ مُنَادٍ مِنْ بَعْدِيْ فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَقُلْتُ اَلَا سُحْقًا اَلَا سُحْقًا.

حضرت عبداللہ بن رافع مخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! اور اس وقت وہ (ایک لڑکی سے) کنگھی کروا رہی تھیں، تو انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا: میرے سر کو (اوڑھنی سے) لپیٹ دو، اس نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے: اے لوگو! میں نے کہا: تمہیں خرابی ہو، کیا لوگوں میں ہم شامل نہیں ہیں؟ پس اس نے ان کے سر کو لپیٹ دیا اور وہ اپنے حجرہ میں ٹھہری رہیں اور انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں حوض (کوثر) پر ہوں گا کہ تمہیں گروہ در گروہ لایا جائے گا، اور تمہارے راستے الگ الگ ہو جائیں گے (کہ بعض حوض کوثر پر پہنچ جائیں گے اور بعض بھٹک جائیں گے) تو میں تمہیں پکاروں گا کہ سنو! اس راستہ کی طرف آؤ، پس میری پکار کے بعد مجھے ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد (آپ کی شریعت میں) تبدیلی کی تھی، تو میں کہوں گا: خبردار! دور رہو، خبردار! دور رہو۔

٤ - بَابٌ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور چلو گے

۳۰۱/۲۳ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْھُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی؟ قَالَ فَمَنْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور اس طرح (برابر، برابر) چلو گے جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے برابر ہے اور ایک گز دوسرے گز کے برابر ہے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسیں گے تو تم بھی ان کے پیچھے چلے جاؤ گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اور کون۔

۳۰۲/۲۴ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَفِیْہِ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ قَالَ وَبَاعًا فَبَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْہُ قَالُوْا وَمَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَھْلَ الْکِتَابِ؟ قَالَ فَمَنْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی ہے، البتہ اس میں ''ذراعا بذراع'' کے الفاظ کے بعد یہ بیان کیا: جس طرح ایک بازو دوسرے بازو کے برابر ہے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسیں گے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ کیا وہ اہل کتاب (یہود و نصاری) ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اور کون۔

۳۰۳/۲۵ - عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِثْلًا بِمِثْلٍ.

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر برابر، برابر چلو گے۔

۳۰۴/۲۶ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَحْمِلَنَّ شِرَارُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی سُنَنِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِھِمْ اَھْلِ الْکِتَابِ حَذْوَ الْقُذَّۃِ بِالْقُذَّۃِ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے شرارتی (برے) لوگ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے طریقوں پر (برابر، برابر) چلنے میں اس طرح مشقت برداشت کریں گے جس طرح تیر کے بازو ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔

۳۰۵/۲۷ - عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا عَنْ مَکَّۃَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی حُنَیْنٍ قَالَ وَکَانَ لِلْکُفَّارِ سِدْرَۃٌ یَعْکُفُوْنَ عِنْدَھَا وَیُعَلِّقُوْنَ بِھَا اَسْلِحَتَھُمْ یُقَالُ لَھَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ قَالَ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَۃٍ خَضْرَاءَ عَظِیْمَۃٍ قَالَ فَقُلْنَا (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقُلْتُ) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَمَا لِلْکُفَّارِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ کَمَا

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ (مکرمہ) سے حنین کی طرف چلے اور کافروں کا ایک بیری کا درخت تھا جس کے پاس وہ اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور اس پر وہ اپنے ہتھیار بھی لٹکایا کرتے تھے، جسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا، راوی کا بیان ہے کہ جب ہم اس بیری کے بہت بڑے سرسبز درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جس طرح کافروں کے لئے ذات انواط ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں

قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى (اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ، قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ) اِنَّهَا لَسُنَنٌ، لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةً سُنَّةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى (اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ) اِنَّكُمْ تَرْكَبُوْنَ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ.

میری جان ہے! یہ مطالبہ اس طرح ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ ''(اے موسیٰ) آپ ہمارے لیے بھی ایک ایسا معبود بنا دیں جس طرح ان کے معبود ہیں' تو انہوں نے فرمایا تم یقیناً (نرے) جاہل لوگ ہو'' (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ وہ طریقے ہیں کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کے ایک ایک طریقہ پر چلو گے' (اور حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی اس طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ (مطالبہ) اس طرح ہے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ''(اے موسیٰ) آپ ہمارے لئے بھی ایک ایسا معبود بنا دیں جس طرح ان کے معبود ہیں'' (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) تم یقیناً اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

خَاتِمَةٌ فِيْمَا وَرَدَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ فِيْ تَغَيُّرِ الْحَالِ فِيْ عَصْرِ التَّابِعِيْنَ

تابعین کے زمانہ میں تبدیلی حال کے بارے میں بعض صحابہ کرام سے منقول روایات کا بیان

۳۰۶/۲۸- عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا الْيَوْمَ مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا لَهُ فَاَيْنَ الصَّلٰوةُ، قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِي الصَّلٰوةِ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

حضرت ابوعمران جونی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس چیز پر ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھے اس میں سے آج میں کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا: پھر نماز کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو تم نے نماز کے ساتھ (سلوک) کیا ہوا ہے اسے تم جانتے ہی ہو۔

۳۰۷/۲۹- عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَعْرِفُ فِيْكُمُ الْيَوْمَ شَيْئًا كُنْتُ اُعْهِدُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قَوْلُكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ الصَّلٰوةُ قَالَ قَدْ صَلَّيْتَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ اَفَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنِّيْ لَمْ اَرَ زَمَانًا خَيْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِكُمْ هٰذَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ.

حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج میں تم میں وہ چیز نہیں دیکھتا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں دیکھا کرتا تھا' تمہارا یہ کہنا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' کچھ نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے ابوحمزہ! نماز تو ہے؟ انہوں نے فرمایا: نماز (کا یہ عالم ہے کہ عصر کی نماز) غروب آفتاب کے وقت (بہت تاخیر سے) پڑھی جاتی ہے' کیا رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز تھی؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بھی عمل کرنے والے کے لیے تمہارے اس زمانے سے بہتر میں نے کوئی زمانہ نہیں دیکھا ماسوا نبی کریم ﷺ کے زمانے کے (کہ وہ زمانہ سب سے بہترین تھا)۔

۳۰۸/۳۰- عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس حضرت

اَبُوْ الدَّرْدَاءِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَعْرِفُ فِيهِمْ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيعًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا الصَّلَاةَ).

ابو درداء رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں آئے' میں نے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم میں سے کچھ بھی نہیں دیکھتا ماسوا اس کے کہ وہ اکٹھے ہو کر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے: ماسوا نماز کے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْقِسْمُ الثَّانِيْ مِنَ الْكِتَابِ
قِسْمُ الْفِقْهِ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَنْوَاعٍ ‘
اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ مِنْهُ الْعِبَادَاتُ

کتاب کی قسم ثانی فقہی مسائل پر مشتمل ہے
اور اس کی چار اقسام ہیں'
قسم اوّل: عبادات سے متعلق ہے

٦/٦-كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

اَبْوَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام سے متعلق ابواب

١-بَابٌ فِيْ طُهُوْرِيَّةِ مَاءِ الْبَحْرِ وَ مَاءِ الْبِئْرِ

دریا اور کنویں کے پانی کی پاکیزگی کا بیان

٣٠٩/١-عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا' اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا نَبْعُدُ فِي الْبَحْرِ وَلَا نَحْمِلُ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا الْاِدَاوَةَ وَالْاِدَاوَتَيْنِ لِاَنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْدَ حَتّٰى نَبْعُدَ اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ الطُّهُوْرُ مَاؤُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کیا: ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں' پس اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں' تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے (اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم سمندر میں دور دور سفر کرتے ہیں اور ہم پانی کے ایک یا دو مشکیزے ساتھ لے جاتے ہیں' کیونکہ ہمیں شکار کی تلاش میں بہت دور سفر کرنا پڑتا ہے' تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو) کیونکہ اس کا مردار حلال ہے' اور اس کا پانی پاک ہے۔

ف: عالم اور مفتی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اس بات کو جانتے ہوں کہ سائل نے جس چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' اس سے متعلقہ دوسری چیز کی بھی سائل کو ضرورت ہے' جس کا سائل نے ذکر نہیں کیا تو وہ (عالم و مفتی) اس سائل کو اس چیز کے بارے میں بھی آگاہ کر دیں (جس کا سائل نے ذکر نہیں کیا)' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

لوگوں نے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا تو آپ (ﷺ) نے انہیں سمندر کے پانی کے بارے میں بھی بتایا اور اس (سمندر) کے مردار کے حکم کے بارے میں بھی انہیں آگاہ فرمایا' کیونکہ ان لوگوں کو جس طرح پانی کی ضرورت تھی' اسی طرح انہیں کھانے کی بھی ضرورت تھی۔

۲/۳۱۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ مُدْلِجٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْكَبُوْنَ الْاَرْمَاثَ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ فَيَحْمِلُوْنَ مَعَهُمْ مَاءً لِلسَّقَاةِ فَتُدْرِكُهُمُ الصَّلٰوةُ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ وَاَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنْ نَتَوَضَّأْ بِمَائِنَا عَطِشْنَا وَاِنْ نَتَوَضَّأْ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا فَقَالَ لَهُمْ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ.

حضرت عبداللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ کا بیان ہے کہ بنو مدلج کے بعض لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہ شکار کے لئے کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر میں سفر کیا کرتے تھے اور پینے کے لئے اپنے ساتھ پانی لے جاتے تھے اور وہ سمندر میں ہی ہوتے کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا' اور عرض کیا: اگر ہم اپنے پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں اور اگر ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں تو ہمارے دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۳/۳۱۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سمندر کے بارے میں فرمایا: اس کا پانی پاک ہے' اس کا مردار حلال ہے۔

٤/۳۱۲ - عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سنان بن سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے پانی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے۔

٥/۳۱۳ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صِفَةِ حَجِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ انْزِعُوْا يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حج کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے زمزم کے پانی کا ڈول منگایا اور اس میں سے پیا اور وضو فرمایا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! (زمزم کا پانی) نکال نکال کر لوگوں کو پلاتے رہو' پس اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ اس (خدمت) پر تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں بھی (آب زمزم) نکال نکال کر لوگوں کو پلاتا۔

۲ - بَابُ فِيْ حُكْمِ الطَّهَارَةِ بِالنَّبِيْذِ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ الْمَاءُ

پانی نہ ملنے کی صورت میں نبیذ سے طہارت حاصل کرنے کا حکم

٦/۳۱٤ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْجِنِّ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ وَقَالَا نَشْهَدُ الْفَجْرَ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ لَيْسَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لیلۃ الجن کے موقع پر ان (جنوں) میں سے دو آدمی پیچھے رہ گئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس صبح کے وقت حاضر ہوں گے' پس نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا:

مَعِیْ مَاءٌ وَلٰکِنْ مَعِیْ اِدَاوَۃٌ فِیْھَا نَبِیْذٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَھُوْرٌ فَتَوَضَّاَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ طَھُوْرٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا ھٰذَا فِی الْاِدَاوَۃِ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ اَرِنِیْھَا، ثَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَھُوْرٌ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا وَصَلّٰی (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَاللّٰہِ اَمَعَكَ مَاءٌ قَالَ مَعِیْ نَبِیْذٌ فِیْ اِدَاوَۃٍ فَقَالَ اصْبُبْ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ شَرَابٌ وَطَھُوْرٌ.

میرے پاس پانی نہیں ہے لیکن میرے پاس ایک برتن ہے جس میں نبیذ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجور پاکیزہ ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے، پھر آپ (ﷺ) نے (اس نبیذ سے) وضو کیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تمہارے پاس وضو کے لئے پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں ہے، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس میں نبیذ ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ، کھجور پاکیزہ ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے، پھر آپ (ﷺ) نے اس (نبیذ) سے وضو کیا اور نماز پڑھی (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) لیلۃ الجن کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پس نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: اے عبداللہ! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے پاس ایک برتن میں نبیذ ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھ پر انڈیلو تو آپ (ﷺ) نے (اس سے) وضو کیا، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ ابن مسعود! (یہ نبیذ) پیا بھی جا سکتا ہے اور (اس سے) طہارت بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

٣ - بَابٌ فِیْ اَنَّ غُسْلَ الرَّجُلِ مَعَ زَوْجَتِہٖ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ لَا یَسْلُبُ طَھُوْرِیَّۃَ الْمَاءِ

اس چیز کا بیان کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا

٣١٥/٧ - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَقَدْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَاِنَّا لَجُنُبَانِ وَلٰکِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے (دونوں اکٹھے) غسل کیا کرتے تھے اور ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے، لیکن پانی ناپاک نہیں ہوتا تھا۔

٣١٦/٨ - عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَکَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْقَدَحِ وَھُوَ الْفَرَقُ.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور آپ (ﷺ) ایک فرق (تین صاع) پانی کی مقدار کے ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

ف: تین صاع کی مقدار کے پیمانے کو فرق کہا جاتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار (۴½) سیر کا ہوتا ہے اور تین صاع کا وزن ساڑھے تیرہ (۱۳½) سیر بنتا ہے، پس جس برتن سے رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں اکٹھے مل کر غسل کرتے تھے، اس برتن میں پانی کی مقدار ساڑھے تیرہ (۱۳½) سیر ہوتی تھی۔

۳۱۷/۹ - عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَاَنَا اَقُوْلُ لَهُ ابْقِ لِيْ ابْقِ لِيْ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَاُبَادِرُهُ وَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ.

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میں عرض کرتی کہ میرے لیے بھی (پانی) چھوڑیں، میرے لئے بھی (پانی) چھوڑیں (اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جلدی غسل کرنا چاہتی اور عرض کرتی کہ میرے لیے بھی (پانی) چھوڑیں، میرے لیے بھی (پانی) چھوڑیں۔

۳۱۸/۱۰ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ يَغْرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْرِفُ قَبْلَهُ (وَفِيْ لَفْظٍ) كَانَ يَبْدَاُ قَبْلَهَا.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے (دونوں اکٹھے) غسل کیا کرتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے پہلے پانی کے چلو لینے کی کوشش کرتے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے پانی کے چلو لینے کی کوشش کرتیں، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے (غسل) شروع کرتے تھے۔

۳۱۹/۱۱ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے (دونوں اکٹھے) غسل کیا کرتے تھے۔

۳۲۰/۱۲ - عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا كَانَتْ هِيَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے (دونوں اکٹھے) غسل جنابت کرتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزہ کی حالت میں ان (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

۳۲۱/۱۳ - عَنْ نَاعِمٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا سُئِلَتْ اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ مَعَ الرَّجُلِ فَقَالَتْ نَعَمْ اِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ناعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ غسل کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (کرسکتی ہے) بشرطیکہ وہ سمجھدار وسلیقہ مند عورت ہو۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی لگن (ٹب) سے غسل کیا کرتے تھے۔ (سب سے پہلے) ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے یہاں تک کہ ہم انہیں اچھی طرح صاف کرتے، پھر ہم اپنے (بدن کے) اوپر پانی بہاتے۔

۳۲۲/۱۴ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يَغْتَسِلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج مطہرات میں سے کوئی زوجہ محترمہ ایک ہی برتن سے (دونوں اکٹھے) غسل کرتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پانچ مکوک

بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ.

(سات سیر اور آٹھ چھٹانک) پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک مکوک (ایک سیر اور آٹھ چھٹانک) پانی کی مقدار سے وضو کرتے تھے۔

نوٹ: (۳/ا صاع (ایک سیر اور آٹھ چھٹانک) کی مقدار کے پیمانہ کو مکوک کہا جاتا ہے۔از مترجم)

۳۲۳/۱۵ - عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ اخْتَلَفَتْ يَدِيْ وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت سالم بن سرج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک برتن سے وضو کرتے وقت میرے ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ باری باری پانی لیتے تھے۔

۳۲٤/۱٦ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ كَانُوْا يَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيْعًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ كَانَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ يَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَيَشْرَعُوْنَ فِيْهِ جَمِيْعًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مردوں اور عورتوں کو ایک ہی برتن سے میں نے وضو کرتے ہوئے دیکھا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے اکٹھے وضو کرتے تھے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عورتیں اور مرد ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور وہ اس (برتن) میں اکٹھے ہی شروع کرتے ہیں۔

٤ - بَابٌ فِيْ طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُتَوَضَّأِ بِهِ

جس پانی سے وضو کیا جاتا ہے اس سے بچے ہوئے (اور مستعمل) پانی کے پاک ہونے کا بیان

۳۲٥/۱۷ - عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ وَلِيْ أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ (إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ).

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار ہوا تو میری عیادت کے لئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت مجھ پر بیہوشی طاری تھی، پس میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے (بیہوشی کی وجہ سے) کوئی بات نہ کی، چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا تو میری بیہوشی دور ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال (کی میراث) میں کیا کروں اور میری بہنیں ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میراث کی یہ آیت نازل ہوئی، (ترجمہ) ''(اے پیغمبر!) آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ (کی وراثت) کے بارے میں بتاتا ہے کہ اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو......''، اور حضرت

جابر رضی اللہ عنہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور ان کی (صرف) بہنیں تھیں۔

۳۲۶/۱۸- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ قُرَيْشٍ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَاٰى مَا يَصْنَعُ بِهٖ اَصْحَابُهٗ لَا يَتَوَضَّاُ وُضُوْءً اِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَبْسُقُ بُسَاقًا اِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَسْقُطُ مِنْ شَعْرِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَخَذُوْهُ.

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کا قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آپ (ﷺ) کے اصحاب آپ (ﷺ) کے ساتھ جس عقیدت ومحبت اور تعلق خاطر کا عملی مظاہرہ کر رہے تھے وہ (قاصد) اس منظر کو دیکھنے لگا۔ آپ (ﷺ) جب بھی وضو کرتے تو صحابہ کرام آپ (ﷺ) کے اعضاء مبارک سے گرتے ہوئے (مستعمل) پانی کو آگے بڑھ کر ہاتھوں ہاتھ لے لیتے، جب بھی آپ (ﷺ) تھوکتے تو صحابہ کرام آگے بڑھ کر اس کو ہاتھوں ہاتھ لے لیتے اور جب بھی آپ (ﷺ) کا کوئی بال گرتا تو صحابہ کرام آگے بڑھ کر اس کو لے لیتے۔

۳۲۷/۱۹- عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے، پھر آپ (ﷺ) نے وضو کیا تو لوگ آپ (ﷺ) کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو حصول برکت کے لئے اپنے بدن پر ملنے لگے، پھر آپ (ﷺ) نے دو رکعت نماز ظہر پڑھی، اور آپ (ﷺ) کے سامنے (بطور سترہ) برچھی تھی۔

۵- بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الطَّهَارَةِ بِفَضْلِ الطَّهُوْرِ

طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کرنے کی ممانعت

۳۲۸/۲۰- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ وَاَنْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَاَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَاَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَلْيَغْتَرِفُوْا جَمِيْعًا.

حضرت حمید بن عبدالرحمن حمیری بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی کریم ﷺ کی صحبت میں چار برس رہ چکے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روزانہ کنگھا کرنے، غسل خانہ میں پیشاب کرنے، مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کو غسل کرنے اور عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹/۲۱- عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو (الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ مِنْ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا لَا يَدْرِيْ بِفَضْلِ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا، وہ (حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ) یہ نہیں جانتے کہ (اس سے مراد) عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی ہے یا اس کا

وَضُوْئِهَا اَوْفَضْلِ سُؤْرِهَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّا الرَّجُلُ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) عَنْ اَبِىْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ غِفَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ.

جھوٹا بچا ہوا پانی ہے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا (اور انہی سے چھوتھے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابو حاجب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے بنو غفار کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا۔

فَصْلٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا جواز

٢٢/٣٣٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَجْنَبْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهَا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ اَوْلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاغْتَسَلَ مِنْهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ جنبی ہوئے تو میں نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا اور اس میں پانی بچ گیا تو رسول اللہ ﷺ اس بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے (آپ ﷺ کو) بتایا کہ میں نے اس سے غسل کیا ہے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: پانی پلید نہیں ہوتا' یا فرمایا: پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی' پھر آپ (ﷺ) نے اس (بچے ہوئے پانی) سے غسل کیا۔

٢٣/٣٣١ - عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهِ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا' پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا تو اس نے آپ (ﷺ) سے اس کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

٢٤/٣٣٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔

٦ - بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْمَاءِ الْمُتَغَيِّرِ بِطَاهِرٍ اَجْنَبِيٍّ عَنْهُ

پاک اجنبی آدمی کے متغیر پانی کا حکم

٢٥/٣٣٣ - عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح (مکہ) کے دن مکہ کے بلند مقام پر پڑاؤ کیا تو میں آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلٰى مَكَّةَ فَأَتَيْتُهُ فَجَاءَ أَبُوْذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيْهَا مَاءٌ قَالَتْ إِنِّيْ لَأَرٰى فِيْهَا أَثَرَ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَسَتَرَهُ يَعْنِيْ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ فِي الضُّحٰى.

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک بڑا برتن لائے جس میں پانی تھا' وہ فرماتی ہیں کہ اس (برتن) میں آٹے کا اثر تھا' پس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پردہ کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غسل کیا' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز پڑھی اور وہ چاشت کا وقت تھا۔

٣٣٤/٢٦ - وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے (دونوں اکٹھے) ایک بڑے برتن سے غسل کیا جس میں آٹے کا اثر تھا۔

٧ - بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْمَاءِ إِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ وَمَا جَاءَ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ

جس پانی میں نجاست مل جائے اس کا اور بیر بضاعہ کا حکم

٣٣٥/٢٧ - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقٰى فِيْهَا النَّتْنُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بضاعہ کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر رہے تھے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس (کنویں کے پانی) سے وضو کر رہے ہیں حالانکہ اس (کنویں) میں گندی و بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

بیر بضاعہ کی وجہ تسمیہ' اس کا محل وقوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن کی برکت

بدر منیر میں کہا کہ اس کنویں کے مالک کا نام ''بضاعہ'' تھا (اور کنواں اسی کے نام کے ساتھ منسوب تھا) اور بعض نے کہا کہ ''بضاعہ'' اس جگہ کا نام ہے جہاں وہ کنواں تھا' اور وہ کنواں مدینہ منورہ (کے محلہ بنو ساعدہ) میں تھا' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنویں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا' برکت کی دعا دی اور ایک ڈول پانی کا نکال کر اس سے وضو کیا اور پھر وہی پانی اس میں ڈال دیا اور جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو لوگ اسے اس کنویں کے پانی سے غسل کرنے کا کہتے' سو جب وہ (بیمار) اس سے غسل کرتا تو وہ صحت یاب اور ہشاش بشاش ہو جاتا۔ (بلوغ الامانی ج ۱ ص ۲۱۴)

٣٣٦/٢٨ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ مِنْ بُضَاعَةَ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بضاعہ (کے کنویں) کا پانی پلایا۔

٨ - بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْمَاءِ الَّذِيْ تَرِدُهُ الدَّوَابُّ وَالسِّبَاعُ وَحَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ

جس پانی پر چوپایوں اور درندوں کی آمد و رفت عام ہو اس کا اور دو قلوں کی مقدار پانی کا حکم

٣٣٧/٢٩ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخُبْثَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ اَوْثَلَاثٍ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ بِالْقُلَّةِ الْجَرَّةَ.

ﷺ کو سنا کہ آپ (ﷺ) سے ایسے میدانی زمین کے پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر چوپایوں اور درندوں کی آمدورفت (عام) ہو، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں کی مقدار ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا (اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں کی مقدار ہو یا (فرمایا:) تین قلوں کی مقدار ہو تو اس (پانی) کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔ وکیع نے کہا کہ ''قلہ'' سے مراد ''بڑا گھڑا'' ہے۔

۹ - بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَحُكْمِ الْوُضُوْءِ اَوِ الْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور (پھر) اس سے وضو یا غسل کرنے کا حکم

۳۳۸/۳۰ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۹/۳۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ) بَدَلَ يَتَوَضَّأُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس سے وضو کرے گا (اور ایک روایت میں ''یتوضأ'' کی بجائے ''ثم یغتسل منہ'' (یعنی پھر وہ اس سے غسل کرے گا) ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ بہنے والے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو کہ پھر تم اس سے غسل کرو گے۔

۱۰ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کے جھوٹے کا حکم

۳۴۰/۳۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَلَغَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا شَرِبَ) الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے، اور ایک روایت میں ہے، کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پانی وغیرہ پی لے تو اس (برتن) کو سات مرتبہ دھو لو۔

۳۴۱/۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا

حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ایسے برتن کے بارے میں پوچھا گیا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْإِنَاءِ يَلَغُ فِيْهِ الْكَلْبُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

جس میں کتا منہ ڈال دے' تو انہوں نے کہا کہ ہمیں سعید نے حدیث بیان کی' انہوں نے ایوب سے' انہوں نے ابن سیرین سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (جس برتن میں کتا منہ ڈال دے) اسے سات مرتبہ دھویا جائے' پہلی مرتبہ مٹی سے (مانج کر) دھویا جائے۔

٣٤٢/٣٤ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ. قَالَ وَإِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةُ عَفِّرُوْهُ بِالتُّرَابِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا' پھر فرمایا: لوگوں کو ان کے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا' پھر آپ (ﷺ) نے شکاری کتوں اور مویشیوں کی حفاظت کے لئے کتوں کو رکھنے کی اجازت دے دی' اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے مانج کر دھوؤ۔

٣٤٣/٣٥ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ برتن اس طرح پاک ہوگا کہ اسے وہ سات مرتبہ دھوئے۔

٣٤٤/٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُفْيَانُ لَعَلَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ غَسَلَاتٍ.

حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد (حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ) نے حدیث بیان کی' انہوں نے سفیان سے' انہوں نے ابوزناد سے' انہوں نے اعرج سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' سفیان کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شاید اس طرح روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

٣٤٥/٣٧ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْزَبَ شَابًّا أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا' مسجد میں ہی رات گزارا کرتا تھا اور (مسجد میں) کتے آتے جاتے تھے اور لوگ (ان کی گزرگاہوں پر) پانی نہیں بہاتے تھے۔

١١ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جھوٹے کا حکم

٣٤٦/٣٨ - عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءَهُ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک' زوجہ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس کے پاس حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے ان کے لئے (انہیں وضو کرانے کے لئے) وضو کا پانی انڈیلا تو ایک بلی آئی اور اس میں سے (پانی) پینے لگی تو انہوں نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا' یہاں تک کہ اس (بلی) نے (پانی) پی لیا۔ کبشہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے

ابْنَةَ اَخِيْ؟ قَالَتْ نَعَمْ' فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَوِ الطَّوَّافَاتِ.

اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ کر کہا: اے بھتیجی! کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلی پلید نہیں ہے' کیونکہ وہ تمہارے اردگرد پھرنے والوں اور پھرنے والیوں میں سے ہے۔ اور اسحاق نے (''والطوافات'' کی بجائے) ''او الطوافات'' روایت کیا ہے۔

۳۴۷/۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حَدَّثَتْنِيْ اِمْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ كَانَ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ فَيَشْرَبُ' وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ' اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ.

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ بن ابوطلحہ کی زوجہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن جھکا دیا کرتے تھے اور وہ پانی پی لیتی تھی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ (بلی) پلید نہیں ہے' کیونکہ وہ تمہارے اردگرد پھرنے والوں اور پھرنے والیوں میں سے ہے۔

۳۴۸/٤٠ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ وُضِعَ لَهُ وَضُوْءُهُ' فَوَلَغَ فِيْهِ السِّنَّوْرُ فَاَخَذَ يَتَوَضَّأُ فَقَالُوْا يَا اَبَا قَتَادَةَ قَدْ وَلَغَ فِيْهِ السِّنَّوْرُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ السِّنَّوْرُ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَاَنَّهُ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ.

حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے وضو کا پانی رکھا گیا تو بلی نے اس میں منہ ڈال دیا' پس آپ اس سے وضو کرنے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابوقتادہ! اس میں بلی نے منہ ڈالا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلی گھر والوں میں سے ہے اور وہ تمہارے اردگرد پھرنے والوں اور پھرنے والیوں میں سے ہے۔

اَبْوَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَةِ

پلیدی کو پاک کرنے سے متعلق ابواب

١ - بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ نِجَاسَةِ دَمِ الْحَيْضِ

ماہواری کے خون کی پلیدی کو پاک کرنے کا بیان

۳٤۹/٤١ - عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ يُصِيْبُهَا مِنْ دَمِ حَيْضِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَحُتَّهُ ثُمَّ لِتَقْرُصْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (بعض اوقات) عورت (کے کپڑے) پر اس کی ماہواری کا خون لگ جاتا ہے (تو اس صورت میں وہ کیا کرے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو چاہئے کہ (پہلے) اس (جمے ہوئے خون) کو کھرچ کر صاف کرے' پھر اس کو پانی سے مل کر اچھی طرح دھولے پھر وہ اس (کپڑے) میں نماز پڑھے۔

۳۵۰/٤٢ - عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ماہواری کے ایسے خون کے (حکم) کے بارے میں پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ اغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّيْهِ بِضِلَعٍ.

جو کپڑے کو لگ جاتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس (جمے خون) کو کسی لکڑی سے کھرچو اور (پھر) اس کو پانی اور بیری (کے پتوں سے ابالے ہوئے پانی) سے دھولو۔

۳۵۱/٤٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيضُ فِيْهِ، قَالَ فَإِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيْ مَوْضِعَ الدَّمِ ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ، قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَخْرُجْ أَثَرُهُ، قَالَ يَكْفِيْكِ الْمَاءُ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا حج یا عمرہ کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک ہی کپڑا ہے اور اس میں مجھے ماہواری آجاتی ہے (یعنی اس کپڑے پر ماہواری کا خون لگ جاتا ہے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم پاک ہو جاؤ تو خون والی جگہ کو دھولیا کرو پھر اس (کپڑے) میں نماز پڑھ لیا کرو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اس کا اثر (نشان) زائل نہ ہو (تو پھر کیا حکم ہے؟) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں پانی کفایت کرے گا اور اس کا اثر تمہیں نقصان نہ دے گا۔

٢ - بَابٌ فِي تَطْهِيْرِ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا مَرَّتْ بِنَجَاسَةٍ

عورت جب نجاست کے پاس سے گزرے اور اس کے دامن کو نجاست لگ جائے تو اس (دامن) کے پاک کرنے کا بیان

۳۵۲/٤٤ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ كُنْتُ أَجُرُّ ذَيْلِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كُنْتُ امْرَأَةً لِيْ ذَيْلٌ طَوِيْلٌ) وَكُنْتُ آتِي الْمَسْجِدَ فَأَمُرُّ بِالْمَكَانِ الْقَذِرِ وَالْمَكَانِ الطَّيِّبِ فَدَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.

حضرت محمد بن ابراہیم حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں اپنے دامن کو (زمین پر) گھسیٹتی رہتی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں لمبے دامن والی عورت تھی اور میں مسجد میں آتی تھی تو گندی و ناپاک جگہ سے بھی گزرتی تھی اور اچھی و پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی' چنانچہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے بارے میں' میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس (زمین) کا بعد والا (پاک حصہ) اس کو پاک کر دیتا ہے۔

۳۵۳/٤٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ مُوْسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا طَرِيْقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى، قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَذْهَبُ بِذٰلِكَ).

حضرت موسیٰ بن عبداللہ "جو بڑے سچے آدمی تھے" بنو عبدالاشہل کی ایک عورت سے روایت کرتے ہیں کہ اس کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسجد کی طرف ہم جس راستہ سے جاتے ہیں وہ ناپاک راستہ ہے' جب بارش آجائے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اس (ناپاک راستہ) کے بعد اس سے کوئی پاک راستہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (پاک راستہ ہے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پس یہ (پاک راستہ) اس (ناپاک راستہ) کے بدلے میں ہے (اور ایک روایت

میں ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ (پاک راستہ) اس (کی پلیدی) کو ختم کر دیتا ہے)۔

٣ - بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ اَسْفَلِ النَّعْلِ نَصِيْبَ النِّجَاسَةِ

جوتے کے نیچے نجاست لگ جانے کی صورت میں اسے پاک کرنے کا بیان

٤٦/٣٥٤ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا خَبَثًا فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ فَلْيَنْظُرْ فِيْهِمَا فَاِنْ رَاٰى بِهِمَا خَبَثًا فَلْيَمْسَحْهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، اپنے جوتے (مبارک) اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے، پس جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم نے اپنے جوتوں کو کیوں اتار دیا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے (مبارک) اتار دیئے تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ جوتوں کو نجاست لگی ہوئی ہے، پس تم میں سے جب کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو پلٹ کر اچھی طرح دیکھ لیا کرے، پس اگر ان پر نجاست لگی ہوئی نظر آ جائے تو اسے زمین سے پونچھ لے، پھر ان میں نماز پڑھے۔

٤ - بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ الْاَرْضِ مِنْ نِجَاسَةِ الْبَوْلِ

پیشاب کی پلیدی سے زمین کو پاک کرنے کا بیان

٤٧/٣٥٥ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ اَوْسَجْلًا مِنْ مَاءٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَلَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَعَنَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ وَلّٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر اس نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی کو رحم میں شامل نہ فرما، نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے تو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت واسعہ کو تنگ کر دیا، پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف دوڑے (تا کہ اسے پیشاب کرنے سے منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں (منع فرمایا اور) فرمایا: تمہیں آسانی و سہولت کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی و سختی کے لئے نہیں بھیجا گیا، پس تم اس (پیشاب والی جگہ) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو یا (فرمایا:) پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز تھے اور اس (دیہاتی) نے کہا: اے اللہ! مجھے بخش دے اور محمد (ﷺ) کو بخش دے اور ہمارے ساتھ کسی کو بخشش میں شامل نہ فرما، رسول اللہ ﷺ (اس کی

حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَ يَبُوْلُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بُنِيَ هٰذَا الْبَيْتُ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَأَنَّهُ لَا يُبَالُ فِيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَفْرَغَهُ عَلَيْهِ، قَالَ يَقُوْلُ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَقِهَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ بِأَبِي وَأُمِّي فَلَمْ يَسُبَّ وَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَضْرِبْ.

اس بات پر) ہنس پڑے اور فرمایا: تم نے تو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت واسعہ کو روک دیا ہے' پھر وہ چل پڑا یہاں تک کہ وہ مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ اسے سمجھانے کے لئے اٹھے اور فرمایا: یہ گھر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز پڑھنے کے لئے بنایا گیا ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا' پھر آپ (ﷺ) نے پانی کا ایک بڑا ڈول منگوایا اور اس (پیشاب والی جگہ) پر بہا دیا' راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی آدمی مسئلہ سمجھنے کے بعد کہنے لگا کہ نبی کریم ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کہ آپ (ﷺ) نے مجھے سمجھانے میں نہ تو مجھے برا بھلا کہا' نہ ڈانٹا اور نہ ہی مارا۔

۳۵٦/٤٨ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ ذَنُوْبًا أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کو) فرمایا: اس (پیشاب کی جگہ) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو یا (فرمایا:) پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دو۔

۵ - بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ إِهَابِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ

مردار جانور کی کھال رنگنے سے پاک ہونے کا بیان

۳۵۷/٤٩ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّا نَغْزُوْا فَنُؤْتٰى بِالْإِهَابِ وَالْأَسْقِيَةِ قَالَ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ إِلَّا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن وعلہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم جہاد کرتے ہیں تو ہمیں چمڑے کی بنی ہوئی چیزیں اور مشکیں دی جاتی ہیں (تو کیا ہم انہیں اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں ماسوا اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کھال کو رنگ لیا جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۵۸/٥٠ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُنْتَفَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار جانور کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم دیا جب کہ اسے رنگ لیا جائے۔

۳۵۹/٥١ - وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مردار جانور کی کھال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۳٦٠/٥٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَازِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًا.

کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کو (اتار کر اس کو) رنگ لیا، پس ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی۔

۳٦۱/۵۳ - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَيْتٍ بِفِنَائِهِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَاسْتَسْقٰى فَقِيلَ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ ذَكَاةُ الْاَدِيْمِ دِبَاغُهُ (وَفِي لَفْظٍ) دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا اَوْ ذَكَاتُهَا.

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھر کے پاس سے گزرے جس کے صحن میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، آپ (ﷺ) نے پینے کے لئے پانی طلب کیا تو عرض کیا گیا کہ یہ (مشکیزہ) مردار جانور (کی کھال) کا ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: کھال کو رنگ لینا جانور کے ذبح کرنے کے قائم مقام ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) کھال رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے یا (فرمایا:) کھال کو رنگ لینا جانور کے ذبح کرنے کے قائم مقام ہے۔

۳٦۲/۵٤ - عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاَتَيْتُ خِبَاءً فَاِذَا فِيهِ امْرَاَةٌ اَعْرَابِيَّةٌ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيْدُ مَاءً يَتَوَضَّاُ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ مَاءٍ قَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تُظِلُّ السَّمَاءَ وَلَا تُقِلُّ الْاَرْضَ رُوْحًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رُوْحِهِ وَلَا اَعَزَّ وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْقِرْبَةَ مَسْكُ مَيْتَةٍ وَلَا اُحِبُّ اُنَجِّسُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاِنْ كَانَتْ دَبَغَتْهَا فَهِيَ طَهُوْرُهَا، قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ اِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ دَبَغْتُهَا، فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ مِنْهَا وَعَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ وَعَلَيْهِ خُفَّانِ وَخِمَارٌ قَالَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ قَالَ مِنْ ضِيقِ كُمِّهَا قَالَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پانی لانے کا حکم دیا تو میں ایک خیمہ میں آیا اور اس میں ایک دیہاتی عورت بیٹھی ہوئی تھی، میں نے (اس عورت سے) کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور وضو کرنے کے لئے پانی طلب کر رہے ہیں، تو کیا تمہارے پاس کچھ پانی ہے؟ اس (دیہاتی عورت) نے کہا: میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی ایسی جان نہیں ہے جو مجھے آپ (ﷺ) کی پاکیزہ جان سے زیادہ محبوب اور زیادہ معزز ہو لیکن یہ مشکیزہ مردار جانور کی کھال کا بنا ہوا ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کو اس (کے پانی) سے پلید نہیں کرنا چاہتی، پس میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور میں نے آپ (ﷺ) کو خبر دی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم واپس اس عورت کے پاس جاؤ اگر اس نے اس کو رنگ لیا تھا تو وہ (مشکیزہ) پاک ہے، پس میں اس عورت کے پاس آیا اور میں نے اس سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے اس کو رنگ لیا تھا، پس میں اس (مشکیزہ) میں سے آپ (ﷺ) کے پاس پانی لایا، اور اس دن آپ (ﷺ) نے شامی جبہ اور موزے پہن رکھے تھے اور سر پر عمامہ شریف تھا۔ مغیرہ کا بیان ہے کہ جبہ کی آستینوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے داخل کیا، پھر آپ (ﷺ) نے وضو کیا تو عمامہ شریف اور موزوں پر مسح کیا۔

۳٦۳/۵۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَالَ اِنَّ دِبَاغَهُ قَدْ اَذْهَبَ نَجَسَهُ اَوْرِجْسَهُ اَوْخَبَثَهُ.

نے مردار جانور کی کھال کے بارے میں فرمایا: کھال کو رنگ لینا اس کی پلیدی کوختم کر دیتا ہے۔

٣٦٤/٥٦ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ دَاجِنَةً لِمَيْمُوْنَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) مَاتَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا اَلَا دَبَغْتُمُوْهُ فَاِنَّهُ ذَكَاتُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس (مری ہوئی بکری) کی کھال کو رنگ کر کے اس سے نفع کیوں نہیں حاصل کیا' کیونکہ وہ رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

٣٦٥/٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةٍ فَقَالَ اَلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ' فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَمْ اَسْمَعْهَا اِلَّا مِنَ الزُّهْرِيِّ (حَرُمَ اَكْلُهَا) قَالَ اَبِيْ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّتَيْنِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کی مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: لوگوں نے اس کی کھال کو کیوں نہیں اتار لیا' پس وہ اس کو رنگ لیتے اور اس سے نفع حاصل کرتے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو مردار ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔ حضرت سفیان نے کہا کہ اس جملہ ''حرم اکلھا'' کو میں نے صرف زہری سے سنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میرے والد (حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے دو مرتبہ (دو سندوں سے) روایت کیا ہے۔

٣٦٦/٥٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اِسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا ' فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ' فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ حاصل کیا؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو مردار جانور ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔

٣٦٧/٥٩ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ' فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا' قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے لوگوں کے پاس سے گزرے جو اپنی بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اگر تم اس (بکری) کی کھال اتار لیتے تو بہتر تھا' انہوں نے عرض کیا: یہ تو مردار جانور ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس (کھال) کو پانی اور ببول کے درخت کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔

فَصْلٌ فِيْ تَحْرِيْمِ اَكْلِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

مردار جانور کی کھال کو کھانا حرام ہے جبکہ وہ

وَاَنَّهُ طُهِّرَتْ بِالدِّبَاغِ

رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے

٣٦٨/٦٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ تَعْنِي الشَّاةَ فَقَالَ فَلَوْ لَا اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ نَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ﴾ فَاِنَّكُمْ لَا تَطْعَمُوْنَهٗ اَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَدَبَغَتْهُ فَاَخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ عِنْدَهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (میری) فلاں بکری مرگئی ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ بی بی صاحبہ نے عرض کیا: کیا ہم مری ہوئی بکری کی کھال اتارتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اللہ عزوجل (اپنی کتاب میں) فرماتا ہے: (ترجمہ) ''(اے پیغمبر!) آپ فرما دیں کہ میری طرف جو وحی کی گئی ہے اس میں' میں کسی کھانے والے پر جو وہ کھاتا ہے کوئی چیز حرام نہیں پاتا' مگر یہ کہ وہ (چیز) مردار ہو' یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو' کیونکہ وہ پلید ہے''۔ پس تم اس (مردار جانور کی کھال) کو کھا نہیں سکتے' اگر تم اس کو رنگ لو تو اس سے تم نفع حاصل کرسکتے ہو' چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس (مری ہوئی بکری) کی طرف کسی کو بھیج کر اس کی کھال اتروائی اور اسے رنگ کر اس کا مشکیزہ بنوایا (اور وہ آپ کے پاس ہی رہا) یہاں تک کہ وہ (پرانا ہوگیا اور) پھٹ گیا۔

فَصْلٌ فِيْ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِطَهَارَةِ شَعْرِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَ الْجِلْدُ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ جب مردار کی کھال کو رنگا جاتا ہے تو اس کے بال بھی پاک ہوجاتے ہیں

٣٦٩/٦١ - عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فِي الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَجُلٌ ضَخْمٌ فَقَالَ يَا اَبَا عِيْسٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ فِي الْفِرَاءِ' فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ فِي الْفِرَاءِ قَالَ فَاَيْنَ الدِّبَاغُ فَلَمَّا وَلّٰى قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک موٹا شخص آیا اور کہا: اے ابوعیسیٰ! انہوں نے کہا: ہاں! (کیا کہنا چاہتے ہو؟) اس نے کہا: جو کچھ آپ نے بالوں والی کھال کے بارے میں سنا ہے وہ ہمیں بھی بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بالوں والی کھال (کا مصلّٰی بنا کر یا اس کا بنا ہوا لباس پہن کر اس) میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اگر تم اس میں نماز نہیں پڑھ سکتے) تو پھر اسے رنگنے کا کیا فائدہ؟ (تم اس میں نماز پڑھ سکتے ہو) پس جب وہ (موٹا شخص) چلا گیا تو میں نے (عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے) پوچھا کہ یہ شخص کون تھا؟ انہوں نے کہا: یہ سوید بن غفلہ تھا۔

٦ - بَابٌ فِيْ عَدَمِ جَوَازِ الْاِنْتِفَاعِ مِنَ

مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھوں

الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ وَ الْجَمْعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحَادِيْثِ الْجَوَازِ

۶۲/۳۷۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ قَالَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ اَوْ شَهْرَيْنِ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) قَالَ جَاءَ نَا اَوْقَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ خَامِسٍ) اَنَّهُ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط آیا اور اس وقت ہم جہینہ کی سرزمین میں تھے اور میں اس وقت نوجوان تھا (اور خط میں یہ حکم تھا) کہ تم مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو (اور عبداللہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے ہماری طرف خط لکھا کہ تم مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس جہینہ کی سرزمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے ایک ماہ یا دو ماہ پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خط آیا' عبداللہ کا بیان ہے کہ اس وقت میں نوجوان تھا (اور خط میں یہ حکم تھا) کہ تم مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو (اور انہی سے چوتھے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس خط آیا یا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف خط لکھا کہ تم مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو (اور انہی سے پانچویں طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا (جس میں یہ حکم تھا) کہ تم مردار جانور کی کچی کھال اور اس کے پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو۔

۷- بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ وَ جَوَازِ اسْتِعْمَالِهَا بَعْدَ غَسْلِهَا

کفار کے برتنوں کو پانی سے دھو کر پاک کرنے کے بعد ان کو استعمال کرنا جائز ہے

۶۳/۳۷۱- عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اُخَرَ) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ اَهْلِ كِتَابٍ وَاِنَّهُمْ يَاْكُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِاٰنِيَتِهِمْ وَقُدُوْرِهِمْ؟ قَالَ اِنْ لَمْ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں' ہم یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں اور ہمیں ان کے برتنوں کے سوا کوئی برتن نہیں ملتا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تمہیں ان برتنوں کے سوا کوئی برتن نہ ملے تو تم ان (برتنوں) کو پانی سے دھو لیا کرو' پھر ان میں کھا پی لیا کرو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم ایسی سرزمین میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بستے ہیں' اور وہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں تو

تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا.

(بوجہ مجبوری) ہم ان کے برتنوں اور ان کی ہانڈیوں کو کس طرح استعمال کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تمہیں ان کے سوا دوسرے برتن نہ مل سکیں تو تم ان (برتنوں) کو دھولیا کرو اور ان میں (کھانا) پکالیا کرو اور (ان میں) پانی پی لیا کرو۔

٣٧٢/٦٤ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْاَسْقِيَةَ وَالْاَوْعِيَةَ فَنَقْسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے مال غنیمت میں مشرکین کی مشکیں اور برتن ملتے تھے جنہیں ہم (آپس میں) تقسیم کرتے تھے اور وہ سارے (برتن) مردار جانور (کی کھال) کے ہوتے تھے۔

٣٧٣/٦٥ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ فَاَجَابَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور بودار چربی کی دعوت دی تو آپ (ﷺ) نے اسے قبول فرمالیا۔

٨ - بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ مَا يُؤْكَلُ اِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ نِجَاسَةٌ

کھائی جانے والی چیز میں جب نجاست پڑ جائے تو اسے پاک کرنے کا بیان

٣٧٤/٦٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ اِنْ كَانَ جَامِدًا فَخُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا ثُمَّ كُلُوْا مَا بَقِيَ وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَاْكُلُوْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر کر مر جائے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہو تو اس (چوہے) کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو، پھر باقی ماندہ گھی کو کھالو اور اگر گھی جما ہوا نہ ہو (پانی کی طرح پتلا ہو) تو اس کو نہ کھاؤ (سارے کا سارا پھینک دو)۔

٣٧٥/٦٧ - عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اَطْعَمُهُ قَالَ لَا، زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، كُنَّا نَضَعُ السَّمْنَ فِي الْجِرَارِ فَقَالَ اِذَا مَاتَتِ الْفَارَةُ فِيْهِ فَلَا تَطْعَمُوْهُ.

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو کھانے اور پینے (کی چیزوں) میں گر کر مر جائے، تو کیا میں ایسی چیز کو کھا (پی) سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں کھا پی سکتے، (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے اس (کے کھانے پینے) سے منع فرمایا، ہم مٹکوں میں گھی رکھا کرتے تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب اس (گھی) میں چوہا مر جائے تو تم اس (گھی) کو نہ کھاؤ۔

٣٧٦/٦٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ جَامِدٍ) فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاَلْقُوْهُ وَكُلُوْهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) گھی میں (اور ایک روایت میں ہے کہ جمے ہوئے گھی میں) چوہا گر کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس (چوہے) کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی ماندہ (گھی) کو

کھالو۔

اَبْوَابُ حُكْمِ الْبَوْلِ وَالْمَذْيِ وَالْمَنِيِّ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

پیشاب، مذی اور منی وغیرہ کے حکم سے متعلق ابواب

١ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الْآدَمِيِّ

آدمی کے پیشاب کا حکم

٣٧٧/٦٩ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ ذَنُوْبًا اَوْسَجْلًا مِنْ مَاءٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس (پیشاب والی جگہ) پر پانی کا ایک ڈول بہادو یا (فرمایا) پانی کا بڑا ڈول بہادو۔

٣٧٨/٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ الْبَوْلُ عِنْدَنَا بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ مَا لَمْ يَكُنْ قَدْرَ الدِّرْهَمِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ.

حضرت حماد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک پیشاب (پلید ہونے میں) خون کے قائم مقام ہے کہ جب وہ درہم کی مقدار نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ معاف ہے)۔

٣٧٩/٧١ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب اکثر پیشاب (کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

فَصْلٌ عَنْهُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ

بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم

٣٨٠/٧٢ - عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ فِيْ بَيْتِيْ اَوْحُجْرَتِيْ عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ زِيَادَةُ فَجَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ) قَالَ تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَتَكْفُلِيْنَهُ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهَا فَاَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمٍ وَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَزُوْرُهُ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ عَلٰى صَدْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ، فَاَصَابَ الْبَوْلُ اِزَارَهُ، فَزَخَخْتُ بِيَدِيْ عَلٰى كَتِفَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَضَرَبْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ) فَقَالَ اَوْجَعْتِ ابْنِيْ اَصْلَحَكِ اللّٰهُ اَوْقَالَ رَحِمَكِ

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں اپنے گھر میں یا (کہا کہ) اپنی گود میں آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو کو دیکھا ہے (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں اس سے پریشان ہوگئی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان شاء اللہ! (میری بیٹی) فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس کی کفالت (پرورش) تم کرو گی، پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن کو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا تو انہوں نے اس (حسن) کو قثم (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے دودھ میں شریک کر لیا، اور (ان کا بیان ہے کہ) میں ایک دن اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ملاقات کرانے کے لئے لے آئی، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اپنے سینہ اقدس پر رکھا تو اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا، اور

اللّٰهُ، فَقُلْتُ اَعْطِنِیْ اِزَارَكَ اَغْسِلْهُ، فَقَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَوَلَدَتْ حَسَنًا فَاَعْطِيْتُهُ فَاَرْضَعْتُهُ حَتّٰى تَحَرَّكَ اَوْ فَطَمْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسْتُهُ فِیْ حِجْرِهِ فَبَالَ فَضَرَبْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ ارْفُقِیْ بِابْنِیْ رَحِمَكِ اللّٰهُ (وَفِيْهِ اَيْضًا) قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ عَطَاءٍ الْخَرَاسَانِیِّ عَنْ لُبَابَةَ اُمِّ الْفَضْلِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) اَنَّهَا كَانَتْ تُرْضِعُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضْطَجَعَ فِیْ مَكَانٍ مَرْشُوْشٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى بَطْنِهِ فَبَالَ عَلٰى بَطْنِهِ فَرَاَيْتُ الْبَوْلَ يَسِيْلُ عَلٰى بَطْنِهِ، فَقُمْتُ اِلٰى قِرْبَةٍ لِاَصُبَّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ الْفَضْلِ اِنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يُصَبُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ، وَقَالَ بَهْزٌ غَسْلًا.

آپ (ﷺ) کی چادر کو پیشاب لگ گیا تو میں نے اس کے کندھوں پر اپنا ہاتھ مارا' (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کے کندھوں کے درمیان مارا) تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اصلاح فرمائے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی۔ میں نے عرض کیا: آپ اپنی چادر مجھے دیں تاکہ میں اس کو دھودوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے (اور حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے ایسے ہی مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن کو جنم دیا تو اسے میرے سپرد کر دیا گیا' پس میں اس کو دودھ پلاتی رہی یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے لگا یا (اس نے کہا کہ) میں نے اس کا دودھ چھڑا لیا' پھر میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئی اور اس کو آپ (ﷺ) کی گود مبارک میں بٹھا دیا تو اس نے پیشاب کر دیا' میں نے اس کے کندھوں کے درمیان مارا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم میرے بیٹے کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ (اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ) آپ (ﷺ) نے فرمایا: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے' (اور تیسرے طریق سے) حضرت عطاء خراسانی' حضرت لبابہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حسن کو یا حسین (رضی اللہ عنہما) کو دودھ پلایا کرتی تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پانی سے چھڑکاؤ کی ہوئی جگہ پر لیٹ گئے اور اس (حسن یا حسین) کو اپنے پیٹ مبارک پر رکھ لیا تو اس نے آپ (ﷺ) کے پیٹ مبارک پر پیشاب کر دیا' اور میں نے پیشاب کو آپ (ﷺ) کے پیٹ مبارک پر بہتے ہوئے دیکھا تو میں مشکیزہ لانے کی غرض سے کھڑی ہوئی تاکہ اس (پیشاب والی جگہ) پر پانی بہادوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام فضل! لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے' اور حضرت بہز نے کہا کہ ایک روایت میں ''یغسل غسلا'' ہے (یعنی لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے)۔

۳۸۱/۷۳- عَنْ اَبِیْ لَيْلٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) سرین کے بل چلتے

الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يَحْبُوْ حَتّٰى صَعِدَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهٗ عَلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِيْ ابْنِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ دَعُوْا ابْنِيْ لَا تُفْزِعُوْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ بَوْلَهٗ) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

ہوئے آئے یہاں تک کہ وہ آپ (ﷺ) کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے اور آپ (ﷺ) پر پیشاب کر دیا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کا پیشاب رسول اللہ ﷺ کے پیٹ مبارک پر دیکھا) ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم اس (حسن) کو پکڑنے کے لئے جلدی دوڑے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا بیٹا' میرا بیٹا (اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) میرے بیٹے کو چھوڑو' اسے خوفزدہ نہ کرو) یہاں تک کہ وہ اپنے پیشاب سے فارغ ہو جائے' پھر آپ (ﷺ) نے پانی منگایا اور اس (پیشاب والی جگہ) پر بہا دیا۔

۳۸۲/۷۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ وَإِنَّهٗ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ لِيُحَنِّكَهٗ فَأَجْلَسَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهٗ إِيَّاهُ' قَالَ وَكِيْعٌ فَأَتْبَعَهٗ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بچے لائے جاتے تھے اور آپ (ﷺ) ان کے لئے دعا فرماتے تھے' اور (ایک مرتبہ) ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ (ﷺ) پر پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (پیشاب والی جگہ) پر اچھی طرح پانی بہا دو (اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں گھٹی دلانے کے لئے ایک بچہ لایا گیا تو آپ (ﷺ) نے اس کو اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا تو اس نے آپ (ﷺ) پر پیشاب کر دیا' آپ (ﷺ) نے پانی منگایا اور اس پر بہا دیا' حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے (کہ ایک روایت میں ہے) کہ آپ (ﷺ) نے اس پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔

۳۸۳/۷۵- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِيْ لَمْ يَطْعَمْ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهٗ عَلَيْهِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِنَحْوِهٖ)' وَفِيْهِ فَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ' قَالَ الزُّهْرِيُّ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِأَنْ يُرَشَّ بَوْلُ الصَّبِيِّ وَيُغْسَلَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا شیرخوار بچہ لے کر حاضر ہوئی تو اس نے آپ (ﷺ) پر پیشاب کر دیا' آپ (ﷺ) نے پانی منگایا اور اس پر بہا دیا (اور ام قیس سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے اس (بچے) کو اپنی گود مبارک میں رکھا اور اس نے آپ (ﷺ) پر پیشاب کر دیا تو آپ (ﷺ) نے پانی منگایا اور اس پر بہا دیا' اور بچہ کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا (یعنی شیر خوار تھا) حضرت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سنت بن گئی کہ بچے (لڑکے) کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور بچی (لڑکی) کے پیشاب کو دھو دیا جائے۔

۳۸۴/۷۶- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا

يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ ' قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا.

ہے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وہ (لڑکا' لڑکی) کھانا نہ کھا سکتے ہوں (شیر خوار ہوں) اور جب وہ کھانا کھانے لگیں تو ان دونوں (لڑکے' لڑکی) کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

۳۸۵/۷۷ - عَنْ اُمِّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُلَامٍ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهٖ فَنُضِحَ وَاُتِيَ بِجَارِيَةٍ فَبَالَتْ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهٖ فَغُسِلَ.

حضرت ام کرز خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پیشاب کر دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس پر پانی بہانے کا حکم دیا' اور ایک بچی لائی گئی اور اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پیشاب کر دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے دھونے کا حکم دیا۔

۳۸۶/۷۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ اُمُّ الْفَضْلِ ابْنَةُ الْحَارِثِ بِاُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ عَبَّاسٍ فَوَضَعَتْهَا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَتْ فَاخْتَلَجَتْهَا اُمُّ الْفَضْلِ ثُمَّ لَكَمَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَجَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِيْنِيْ قَدَحًا مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلٰى مَبَالِهَا ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا الْمَاءَ فِيْ سَبِيْلِ الْبَوْلِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا ام حبیبہ بنت عباس کو لے آئی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں رکھ دیا تو اس (بچی) نے پیشاب کر دیا' پس ام فضل نے اس کو کھینچا' پھر اس کے کندھوں کے درمیان مکا مارا' پھر اس کو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک سے) کھینچ کر نکالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانی کا پیالہ دو تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے پیشاب والی جگہ پر پانی بہا دیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پیشاب کے راستہ (جگہ) پر پانی بہا دو۔

۲ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الْإِبِلِ

اونٹ کے پیشاب کا حکم

۳۸۷/۷۹ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُكْلٍ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِذَوْدٍ لِقَاحٍ فَأَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ (منورہ) کی آب و ہوا راس نہ آئی (اور وہ مدینہ کی آب و ہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے بیمار ہو گئے) پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں دودھ والی اونٹنیوں کے پاس جانے کا حکم دیا اور انہیں ان (اونٹنیوں) کے پیشاب اور ان کا دودھ پینے کا حکم دیا۔

۳ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْمَذْيِ

مذی کا حکم

۳۸۸/۸۰ - عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ اُكْثِرُ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِيْكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ، فَقُلْتُ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ فَقَالَ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی جس کی وجہ سے میں کثرت سے غسل کیا کرتا تھا' پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ایسی صورت میں تمہیں وضو ہی کافی ہے (غسل کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے عرض کیا: اگر وہ (مذی) میرے کپڑے کو لگ جائے تو پھر

يَكْفِيكَ اَنْ تَاخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَمْسَحُ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهُ اَصَابَ.

کیا حکم ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہارے کپڑے کے جس حصہ پر تمہیں وہ (مذی) لگی ہوئی نظر آئے تو تم پانی کا ایک چلو لے کر اس حصہ پر ڈال دو، یہی تمہیں کافی ہے۔

۳۸۹/۸۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَاُنْثَيَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور نبی کریم ﷺ سے (اس کے متعلق) دریافت کرنے سے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیونکہ آپ (ﷺ) کی بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے عقد نکاح میں تھی، پس میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو (اس کے متعلق پوچھنے کا) حکم دیا، انہوں نے آپ (ﷺ) سے دریافت کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: (ایسے عذر میں مبتلا شخص) اپنے آلہ تناسل اور خصیتین کو دھو کر وضو کر لیا کرے (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ اس سے (صرف) وضو (لازم) ہے (اور انہی سے چوتھے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ میں نے ایک شخص کو (اس بارے میں پوچھنے کا) حکم دیا تو اس شخص نے آپ (ﷺ) سے پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور وضو کر لیا کرو۔

۳۹۰/۸۲- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا حَذَفْتَ فَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاِذَا لَمْ تَكُنْ حَاذِفًا فَلَا تَغْتَسِلْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْىَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَاِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے (اس کے متعلق) پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تمہیں یکبارگی تیزی سے انزال ہو تو (اس صورت میں) غسل جنابت کر لیا کرو، اور جب تیزی نہ ہو تو غسل واجب نہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم مذی کو دیکھو تو اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب تم پانی (منی) کو تیزی سے نکلتا ہوا دیکھو تو غسل کر لیا کرو (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: مذی (کے خروج) سے وضو (لازم) ہے اور منی (کے خروج) سے غسل واجب ہے۔

۳۹۱/۸۳- عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھو جو اپنی بیوی سے مزاح و خوش طبعی کرتا ہے تو اس سے آب حیات (منی) کے

يُلَاعِبُ اَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ فَلَوْ لَا اَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِيْ لَسَاَلْتُهُ، فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُلَاعِبُ اَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ قَالَ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَقَالَ (يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ (يَعْنِيْ يَغْسِلُهُ) وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

سوا صرف مذی خارج ہوتی ہے اور اگر آپ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے عقد نکاح میں نہ ہوتی تو میں آپ (ﷺ) سے اس کے متعلق ضرور پوچھتا (حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اپنی بیوی سے مزاح وخوش طبعی کرتا ہے تو اس سے آب حیات (منی) کے سوا صرف مذی خارج ہوتی ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ شخص اپنی شرمگاہ کو دھوکر نماز والے وضو کی طرح وضو کرلیا کرے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اس (مذی) کو پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور نماز والے وضو کی مانند وضو کرلے (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اس (مذی) کو پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوکر نماز والے وضو کی مانند وضو کرلے۔

۳۹۲/۸۴ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ الْبَكْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ الْمَذْيَ، فَقَالَ عَلِيٌّ اِنِّيْ رَجُلٌ مَذَّاءٌ وَاِنِّيْ اَسْتَحْيِ اَنْ اَسْاَلَهُ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْتِيْ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمَا، لِعَمَّارٍ اَوِالْمِقْدَادِ، قَالَ عَطَاءٌ سَمَّاهُ لِيْ عَائِشٌ فَنَسِيْتُهُ، سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ، لِيَغْسِلْ ذَاكَ مِنْهُ، قُلْتُ مَاذَاكَ مِنْهُ؟ قَالَ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ اَوْيَتَوَضَّأُ مِثْلَ وُضُوْئِهِ لِلصَّلٰوةِ وَيَنْضَحُ فِيْ فَرْجِهِ اَوْفَرْجَهُ.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت عائش بن انس البکری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؓ حضرت عمار اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کی آپس میں مذی کے بارے میں بات چیت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ مذی آتی ہے اور میں اس بارے میں آپ (ﷺ) سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ (ﷺ) کی بیٹی میرے عقد نکاح میں ہے، پس انہوں نے حضرت عمار یا حضرت مقداد، ان دونوں میں سے کسی ایک کو کہا۔ حضرت عطاء نے کہا کہ حضرت عائش نے مجھے اس کا نام بتایا مگر میں اس کو بھول چکا ہوں تم رسول اللہ ﷺ سے پوچھو، تو میں نے آپ (ﷺ) سے پوچھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ مذی ہے، اس کو اس سے دھو دینا چاہیے، میں نے عرض کیا: اس سے کس کو دھوئے؟ فرمایا: اپنے آلہ تناسل کو دھوئے، اور اچھی طرح وضو کرے یا (فرمایا) نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکے یا (فرمایا) اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرے۔

٤ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ

منی کا حکم

۳۹۳/۸۵ - عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحُتُّ)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر لگی ہوئی (خشک) منی کو کھرچ دیتی تھی

الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ.

(اور ایک روایت میں ہے کہ (کھرچ کر) جھاڑ دیتی تھی) پھر آپ (ﷺ) تشریف لے جاتے اور اسی (کپڑے) میں نماز پڑھتے۔

۳۹٤/۸٦ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهٖ بِعِرْقِ الْاِذْخِرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَحُتُّهٗ مِنْ ثَوْبِهٖ يَابِسًا ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑے پر لگی ہوئی (تر) منی کو اذخر (خوشبودار گھاس) کے پانی سے مل کر صاف کرتے تھے، پھر اس (کپڑے) میں نماز پڑھتے تھے اور آپ (ﷺ) اپنے کپڑے پر لگی ہوئی خشک (منی) کو کھرچ کر جھاڑ دیتے، پھر اس میں نماز پڑھتے۔

۳۹٥/۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ ثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَاَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) اَغْسِلُ اَثَرَ جَنَابَةٍ اَصَابَتْ ثَوْبِيْ فَقَالَتْ مَاهٰذَا، قُلْتُ جَنَابَةٌ اَصَابَتْ ثَوْبِيْ، فَقَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَاِنَّهٗ يُصِيْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِهٖ هٰكَذَا، وَوَصَفَهٗ مَهْدِيٌّ حَكَّ يَدَهٗ عَلَى الْاُخْرٰى (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنِ الْاَسْوَدِ (اَيْضًا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَهٗ فَاغْسِلْهُ وَاِلَّا فَرُشَّهٗ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِنْ خَفِيَ عَلَيْكَ فَارْشُشْهُ).

حضرت اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنے کپڑے پر لگی ہوئی منی کا نشان دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرے کپڑے پر لگی ہوئی جنابت (منی کا نشان) ہے (جسے میں دھو رہا ہوں) انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر اس (منی) کا نشان دیکھتی تھی اور آپ (ﷺ) اس سے زیادہ کچھ نہ کرتے تھے، اور حضرت مہدی (جو راویوں میں سے ایک راوی ہیں) نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے رگڑ کر اس (قول) کی وضاحت کی (یعنی آپ ﷺ اپنے کپڑے پر لگی ہوئی منی کو اپنے ہاتھ سے رگڑ کر صاف کر دیتے تھے) (اور دوسرے طریق سے بھی حضرت اسود سے مروی ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اس (منی) کو کھرچ دیتی تھی، سو جب تم اسے دیکھو تو اسے دھولیا کرو ورنہ اس پر پانی بہا دیا کرو (اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ تمہیں نظر نہ آئے تو اس پر پانی بہا دیا کرو)۔

۳۹٦/۸۸ - عَنْ هَمَّامٍ قَالَ نَزَلَ بِعَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ لَهَا صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰ اَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيْهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ، قَالَ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا، اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ، لَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ.

حضرت ہمام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان آیا تو آپ (رضی اللہ عنہا) نے اس کے لئے ایک پیلی چادر دینے کا حکم دیا، پس وہ اس (چادر) میں سو گیا تو اسے احتلام ہو گیا، چنانچہ اس نے احتلام کے نشان والی چادر کو ان کے پاس بھیجنے میں شرم محسوس کی، راوی کا بیان ہے کہ اس (مہمان) نے اس چادر کو پانی میں ڈبو دیا، پھر بھیج دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا؟ یہی کافی تھا کہ تم اس کو اپنی انگلیوں سے کھرچ دیتے۔ میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کے کپڑے (پر لگی ہوئی منی) کو اپنی انگلیوں سے کھرچ دیتی تھی۔

۳۹۷/۸۹ - عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

حضرت قیس بن وہب کا بیان ہے کہ بنو سواءۃ کے ایک شخص نے

بَنِي سَوَاءَةَ عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرد اور عورت کے درمیان بہنے والے پانی (منی) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی (منی) پر پانی بہا دیتے تھے۔

۳۹۸/۹۰ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھو دیتی تھیں۔

۵ - بَابٌ فِي طَهَارَةِ الْمُسْلِمِ حَيًّا وَمَيِّتًا

مسلمان خواہ زندہ ہو یا مردہ ہر حالت میں پاک ہوتا ہے

۳۹۹/۹۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْلِسَ إِلَيْكَ وَأَنَا جُنُبٌ فَانْطَلَقْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) قَالَ لَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَانْخَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ (فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِيهِ) فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حالت جنابت (ناپاکی) میں میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی، میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ گئے، اور میں چپکے سے کھسک گیا، پس میں گھر آیا اور غسل کیا، پھر میں حاضر خدمت ہوا درانحالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا: حالت جنابت میں میری آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے حالت جنابت میں آپ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا، پس میں چلا گیا اور غسل کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں میری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو میں چھپ کر چلا گیا اور غسل کیا، پھر حاضر خدمت ہوا، باقی واقعہ حسب سابق ذکر کیا، البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۴۰۰/۹۲ - عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَالَكَ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی راستہ میں ان کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی طرف متوجہ ہوئے، ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں حالت جنابت میں ہوں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا (اور دوسرے طریق سے) حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ملے تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے الگ ہو گئے اور غسل کیا، پھر حاضر خدمت ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

٦ - بَابٌ فِيْ طَهَارَةِ مَالَا نَفْسَ لَهٗ سَائِلَةٌ حَيًّا وَمَيِّتًا

٤٠١/٩٣ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْاٰخَرِ دَاءً.

٤٠٢/٩٤ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ طَعَامِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ.

٤٠٣/٩٥ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ ' فَاَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.

اَبْوَابُ اَحْكَامِ التَّخَلِّيْ وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَالْاِسْتِجْمَارِ وَاٰدَابِ ذٰلِكَ

١ - بَابٌ فِيْ اِرْتِيَادِ الْمَكَانِ الرَّخْوِ وَمَالَا يَجُوْزُ التَّخَلِّيْ فِيْهِ

٤٠٤/٩٦ - عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ فَمَالَ اِلٰى دَمْثٍ فِيْ جُنُبِ حَائِطٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِذَا بَالَ اَحَدُهُمْ

ہوا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں حالت جنابت میں تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

جو جانور دم سائلہ کے حامل نہیں وہ خواہ زندہ ہوں یا مردہ' پاک ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ ساری کو ڈبو دے' کیونکہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو (پہلے) ڈبوتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو وہ (اس پینے کی چیز میں) پوری مکھی کو ڈبو دے' پھر (نکال کر) پھینک دے' کیونکہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کھانے (کی چیز) میں مکھی گر جائے تو تم اس کو (اس کھانے کی چیز میں) ڈبو دو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں' پس دو مردار یہ ہیں: (۱) مچھلی (۲) ٹڈی اور دو خون یہ ہیں: (۱) کلیجی (۲) تلی۔

قضاء حاجت' استنجاء' ڈھیلوں کے استعمال اور ان کے احکام و آداب سے متعلق ابواب

پیشاب کے لئے نرم زمین کو تلاش کرنا اور جن مقامات پر قضائے حاجت جائز نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے کہ اچانک آپ (ﷺ) نے ایک دیوار کے پہلو میں نرم زمین کی طرف جا کر پیشاب کیا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرتا اور ان کے پیشاب میں سے

فَاَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ بَوْلِهِ تَتَبَّعَهُ فَقَرَضَهُ بِالْمَقَارِيْضِ وَقَالَ إِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ.

کچھ ان (کے جسم یا کپڑوں) کو لگ جاتا تو وہ اس (جگہ) کو قینچیوں سے کاٹ دیتا تھا' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرلے تو وہ پیشاب کے لئے نرم زمین تلاش کرلیا کرے۔

٤٠٥/٩٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ' قِيْلَ مَا الْمَلَاعِنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ يَقْعُدَ اَحَدُكُمْ فِيْ ظِلٍّ يُسْتَظَلُّ فِيْهِ اَوْفِيْ طَرِيْقٍ اَوْ فِيْ نَقْعِ الْمَاءِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لعنت کی تین جگہوں سے بچو' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لعنت کی تین جگہیں کون سی ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم میں سے کسی کا (بول و براز) کے لئے ایسے سایہ میں بیٹھنا جس میں سایہ حاصل کیا جاتا ہے (مثلاً ایسا درخت یا کوئی سایہ دار چیز جس کے نیچے لوگ سایہ حاصل کرنے کے لئے بیٹھتے ہوں) یا کسی راستہ پر (بول و براز) کے لئے بیٹھنا یا ایسے پانی میں بول و براز کرنا جس کو لوگ پیتے ہوں اور نفع حاصل کرتے ہوں۔

٤٠٦/٩٨ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دولعنت کرنے والی چیزوں سے بچو' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دولعنت کرنے والی چیزیں کون سی ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے راستہ پر پاخانہ کرتا ہے یا ان کی کسی سایہ کی جگہ پر پاخانہ کرتا ہے۔

٢ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الْبَوْلِ فِيْهَا

وہ مقامات جہاں پیشاب کرنا منع ہے

٤٠٧/٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ وَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الْفَارَةَ تَاْخُذُ الْفَتِيْلَةَ فَتَحْرِقُ اَهْلَ الْبَيْتِ ' وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ بِاللَّيْلِ' قَالُوْا لِقَتَادَةَ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.

حضرت قتادہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے اور جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو' کیونکہ چوہا چراغ کی بتی کو لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے' اور مشکوں کا منہ بند کردیا کرو' اور پینے کی چیزوں کو ڈھانک دیا کرو اور رات کو دروازے بند کردیا کرو۔ لوگوں نے قتادہ سے پوچھا کہ سوراخوں میں پیشاب کرنے سے کیوں روکا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ یہ (سوراخ) جنوں کے گھر ہوتے ہیں۔

١٠٠/٤٠٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ.

نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، کہ پھر اس میں وضو کرے گا، کیونکہ وسوسوں اور وہم کی بیماریاں عام طور پر اسی (غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی وجہ) سے ہوتی ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وسوسوں اور وہم کی بیماریاں عام طور پر اسی سے ہوتی ہیں۔

۱۰۱/۴۰۹ - عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ وَاَنْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَاَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَاَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَلْيَغْتَرِفُوْا (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلْيَغْتَرِفَا) جَمِيْعًا.

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی کریم ﷺ کی صحبت میں چار برس رہ چکے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روزانہ کنگھا کرنے، غسل خانہ میں پیشاب کرنے، مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کو غسل کرنے اور عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل کرنے سے منع فرمایا اور انہیں چاہیے کہ اکٹھے پانی کے چلو لیں، اور ایک روایت میں ''ولیغترفا'' (تثنیہ کا صیغہ) ہے۔

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ مِنْ قِيَامٍ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم

۱۰۲/۴۱۰ - عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى كَانَ يَبُوْلُ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَ مَكَانَهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ وَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيْدَ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ نَتَمَاشٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى سُبَاطَةٍ فَقَامَ يَبُوْلُ كَمَا يَبُوْلُ اَحَدُكُمْ فَذَهَبْتُ اَتَنَحّٰى عَنْهُ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى) عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقٍ فَتَنَحّٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَتَبَاعَدْتُ مِنْهُ فَاَدْنَانِيْ حَتّٰى صِرْتُ قَرِيْبًا مِنْ عَقِبَيْهِ فَبَالَ قَائِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

حضرت ابو وائل حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بوتل میں پیشاب کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے کسی شخص کو جب پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو (قینچی) سے کاٹ دیتا تھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری تمنا ہے کہ تمہارے ساتھی اس قدر سختی نہ کریں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ ہم ایک کوڑے کے پاس پہنچے تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر اس طرح پیشاب کرنے لگے جس طرح تم میں سے کوئی پیشاب کرتا ہے، پس میں آپ (ﷺ) سے الگ ہونے لگا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: قریب آ جاؤ تو میں آپ (ﷺ) کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ میں آپ (ﷺ) کی ایڑیوں کے نزدیک ہو گیا (اور دوسرے طریق سے) حضرت اعمش سے مروی ہے، وہ حضرت شقیق سے اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں ایک راستہ پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ (چل رہا) تھا کہ اچانک آپ (ﷺ) الگ ہو گئے اور ایک قوم کے کوڑے پر آئے تو میں آپ (ﷺ) سے الگ ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے مجھے قریب کر لیا یہاں

تک کہ میں آپ (ﷺ) کی ایڑیوں کے قریب ہو گیا' پس آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' اور (پھر) پانی منگایا' اور وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

۴۱۱/۱۰۳ - عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، قَالَ حَمَّادُ ابْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ فَفَحَّجَ رِجْلَیْهِ.

حضرت عاصم بن بہدلہ اور حضرت حماد (بن ابی سلیمان) حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے (کے ڈھیر) پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا' حضرت حماد بن ابی سلیمان نے کہا کہ آپ (ﷺ) نے (پیشاب کرتے وقت) اپنی ٹانگوں کو پھیلا دیا تھا۔

۴۱۲/۱۰۴ - عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مُنْذُ اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ.

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا تو تم اس (کی بات) کی تصدیق نہ کرنا' کیونکہ جب سے رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل کیا گیا اس وقت سے آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳ - بَابٌ فِی التَّبَاعُدِ وَالْاِسْتِتَارِ عِنْدَ التَّخَلِّیْ فِی الْفَضَاءِ وَالْكَفِّ عَنِ الْكَلَامِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَقْتَئِذٍ

کھلی فضاء میں ہونے کی صورت میں قضائے حاجت کے لئے دور جانے' قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے' گفتگو سے باز رہنے اور سلام کا جواب نہ دینے کا بیان

۴۱۳/۱۰۵ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَرَاَیْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ اَوِ الْقَدَحِ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِیْقِ وَكَانَ اِذَا اَتٰی حَاجَتَهُ اَبْعَدَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج کرنے کی غرض سے نکلا' پس میں نے آپ (ﷺ) کو قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے دیکھا تو میں آپ (ﷺ) کے پیچھے پانی کا برتن یا پیالہ لے کر چل پڑا اور آپ (ﷺ) کی خاطر راستہ پر بیٹھ گیا اور آپ (ﷺ) جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔

۴۱۴/۱۰۶ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ، فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ كَثِیْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ پردہ کر لیا کرے اور اگر (پردہ کرنے کے لئے) کوئی چیز نہ پائے تو ریت کے ڈھیر کو اکٹھا کر کے اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے (بطور پردہ) کر لیا کرے' کیونکہ شیطان انسان کے پاخانہ کے مقام (دبر) سے کھیلتا ہے' جس شخص نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس شخص نے ایسا نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۰۷/٤١٥ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَالِسَيْنِ قَالَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ اَوْشِبْهُهَا فَاسْتَتَرَ بِهَا فَبَالَ جَالِسًا قَالَ فَقُلْنَا اَيَبُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ قَالَ فَجَاءَ نَا فَقَالَ اَمَا عَلِمْتُمْ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ اِذَا اَصَابَهُ الشَّيْءُ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ قَالَ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ''اَلْحَدِيْثَ''.

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمرو بن عاص بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایک ڈھال تھی یا اسی جیسی کوئی چیز تھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کا پردہ بنایا اور (اس کے پیچھے) بیٹھ کر پیشاب کیا تو ہم نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح پیشاب کرتے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی؟ کہ بنی اسرائیل میں سے جس شخص (کے کپڑے یا بدن) کو کچھ پیشاب لگ جاتا تو وہ اس (جگہ) کو کاٹ دیتا تھا تو اس شخص نے لوگوں کو اس سے منع کیا تو (اس شخص کو یہ سزا ملی کہ) اسے قبر میں عذاب دیا گیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ بعض لوگوں نے کہا: ان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھو کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے' راوی کا بیان ہے کہ اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن لیا اور فرمایا: تم پر افسوس! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی؟ باقی حدیث حسب سابق ہے۔

۱۰۸/٤١٦ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَوْرَتَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو مرد (یا دو عورتیں) قضائے حاجت کے لئے نہ جائیں کہ ان کی شرمگاہیں ننگی ہوں اور وہ آپس میں باتیں کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس (فعل) سے سخت ناراض ہوتا ہے۔

فَصْلٌ فِيْ كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ اَوِ الْاِشْتِغَالِ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَالَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کی حالت میں سلام کا جواب دینا یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونا مکروہ ہے

۱۰۹/٤١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُتَوَضِّيءٍ فَقَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُضَيْنِ اَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ اپنے والد (حضرت امام احمد بن حنبل) سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت محمد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے بے وضو شخص کو سلام کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں سعید نے حدیث بیان کی' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے حسن سے' انہوں نے حضین ابی ساسان سے اور انہوں نے مہاجر بن قنفذ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ، قَالَ فَكَانَ الْحَسَنُ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ أَوْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَتَطَهَّرَ.

رضی اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وضو کر رہے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا' یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو سے فارغ ہو کر اس کے سلام کا جواب دیا' اور فرمایا: مجھے سلام کے جواب دینے میں کوئی چیز مانع نہ تھی ماسوا اس کے کہ میں نے بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کو اچھا نہ سمجھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے حضرت حسن (رحمہ اللہ تعالیٰ) بغیر وضو کے قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ عزوجل کے ذکر کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

۱۱۰/۴۱۸ - عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ (وَفِي رِوَايَةٍ) إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ أَوْ قَدْ بَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ.

حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وضو کر رہے تھے' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سلام کا جواب نہ دیا' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے وضو سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: مجھے تمہارے سلام کے جواب دینے میں کوئی چیز مانع نہ تھی ماسوا اس کے کہ میں بے وضو تھا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کو اچھا نہ سمجھا) (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کیا' پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

۱۱۱/۴۱۹ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَائِطِ يَعْنِي أَنَّهُ تَيَمَّمَ.

حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن راہب رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیشاب سے فارغ ہوئے تھے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا' یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دیوار کے پاس پہنچ کر تیمّم کیا (پھر اس کے سلام کا جواب دیا)۔

فَصْلٌ فِي جَوَازِ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ

بغیر وضو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور قرآن مجید پڑھنا جائز ہے

۱۱۲/۴۲۰ - عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَلَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً.

حضرت ابوسلام کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس حالت میں) دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پیشاب کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کو چھونے (وضو کرنے) سے پہلے قرآن پاک سے کچھ (آیات کو) تلاوت کیا۔

٤ - بَابٌ فِيمَا يَقُولُ الْمُتَخَلِّي عِنْدَ دُخُولِهِ وَخُرُوجِهِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کیا کہے

١١٣/٤٢١ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث'' (اے اللہ! میں پلید و ناپاک ایذا رساں مذکر و مؤنث جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

١١٤/٤٢٢ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخَبَائِثِ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ هُمَا جَمِيْعًا.

حضرت شعبہ حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعاء پڑھتے: ''اعوذ باللہ من الخبث و الخبیث'' یا ''الخبائث'' (کا لفظ بھی پڑھتے) حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان ہر دو کلمات (الخبث والخبیث یا الخبث والخبائث) کو پڑھتے تھے۔

١١٥/٤٢٣ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ (کھجوروں اور درختوں کے جھنڈ اور) بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کی جگہ ہیں' پس جب تم میں سے کوئی اس میں قضائے حاجت کے لئے داخل ہو تو وہ یہ دعاء پڑھے: ''اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث'' (اے اللہ! میں پلید و ناپاک ایذا رساں مذکر و مؤنث جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

١١٦/٤٢٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو یہ کہتے: (اے اللہ!) میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

٥ - بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ اَوِ اسْتِدْبَارِهَا وَقْتَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت

١١٧/٤٢٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ' وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے' اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

١١٨/٤٢٦ - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِيْ مَعْقِلِ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں (کعبہ معظمہ اور

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ اَوْغَائِطٍ.

بیت المقدس) کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

١١٩/٤٢٧ - عَنْ رَافِعِ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ مَوْلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ يَعْنِی الْكُنُفَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ اَوِالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.

حضرت رافع بن ابواسحاق مولیٰ ابوطلحہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا'' اور اس وقت آپ مصر میں تھے'' اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان بیت الخلاؤں کا کیا کروں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لئے جائے تو وہ نہ تو قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور نہ ہی اس (قبلہ) کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے۔

١٢٠/٤٢٨ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ اَوْلِيُغَرِّبْ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ وہ مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب ہم شام میں آئے تو ہم نے بیت الخلاؤں کو قبلہ رخ بنا ہوا پایا تو ہم اپنے رخ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے۔

١٢١/٤٢٩ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَلَا يَسْتَطِيْبُ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں، جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے گوبر اور ہڈی سے (استنجا کرنے سے) منع فرمایا اور (فرمایا کہ) کوئی شخص اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔

١٢٢/٤٣٠ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهٖ اِنِّیْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ، اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ (وَفِیْ رِوَايَةٍ وَلَا نَسْتَدْبِرَهَا) وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِیَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض مشرکین نے ان سے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ ہم تمہارے ساتھی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں (ہر چیز کی) تعلیم دیتے ہیں یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں، حضرت سلمان نے کہا: ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں حکم دیا کہ نہ تو ہم قبلہ کی طرف منہ کریں اور نہ ہی اس (قبلہ) کی طرف پیٹھ کریں اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء کریں اور نہ ہی (استنجا کرنے میں) تین پتھروں (ڈھیلوں) سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں نہ گوبر ہو اور نہ ہی ہڈی ہو۔

٦ - بَابٌ فِیْ جَوَازِ ذٰلِكَ

آبادی میں قضائے حاجت کے لئے قبلہ کی

فِي الْبُنْيَان

طرف منہ کرنے یا پیٹھ کرنے کا جواز

١٢٣/٤٣١ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا عَنْ أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ أَنْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوْجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ قَالَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پیشاب (اور پاخانہ) کرتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے یا اپنی شرمگاہوں کو قبلہ رخ کرنے سے منع فرمایا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے آپ (ﷺ) کی وفات سے ایک سال پہلے آپ (ﷺ) کو (قضائے حاجت کے لئے) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

١٢٤/٤٣٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ(وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِلَفْظٍ)لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے' قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے ہوئے دیکھا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں کہ) میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (قضائے حاجت کے لئے) دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

١٢٥/٤٣٣ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلّٰى عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے دو اینٹوں پر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

١٢٦/٤٣٤ - عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ' قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبِيْ ثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الطَّبَّاعَ مِثْلَهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ قَتَادَةَ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا' حضرت ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ) نے کہا کہ میرے والد (امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ ہم سے اسحاق طباع نے اسی طرح حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

ف: احناف کے نزدیک صحراء (کھلے میدان) اور آبادی کے بیت الخلاء دونوں جگہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا جائز ہے اور نہ ہی پیٹھ کرنا جائز ہے۔

١٢٧/٤٣٥ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنَّهُ قَالَ مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِفَرْجِيْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا' فَحَدَّثَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی شرمگاہ کو اس وقت سے قبلہ رخ نہیں کیا جب سے میں نے فلاں فلاں حدیث سنی ہے' حضرت عراک بن مالک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِخَلَائِهِ اَنْ يُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ اسْتَقْبِلُوْا بِمَقْعَدَتِيَ الْقِبْلَةَ.

سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی کہ (قضائے حاجت کے وقت) لوگ قبلہ کی طرف منہ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں تو آپ (ﷺ) نے اپنے بیت الخلاء کو قبلہ رخ کرنے کا حکم دیا (اور ایک روایت میں ہے) کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا انہوں نے اس پر عمل کیا ہے؟ پس تم میرے بیت الخلاء کو قبلہ رخ کردو۔

٧ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ وَ اٰدَابِهِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

ڈھیلوں سے استنجاء کرنا اور اس کے آداب' اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ اٰدَابِهِ

ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے آداب

١٢٨/٤٣٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو طاق (ایک' تین' پانچ) مرتبہ کرے اور جس شخص نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

١٢٩/٤٣٧ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے' ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو شخص ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

١٣٠/٤٣٨ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِجْمَارِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

تین سے کم ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کی ممانعت

١٣١/٤٣٩ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا نَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ اِنَّهُ يَنْهَانَا اَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهِ اَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے مشرکین نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھی (نبی کریم ﷺ) کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں (ہر چیز کی) تعلیم دیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ تمہیں قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں' تو انہوں نے کہا: ہاں! آپ (ﷺ) نے ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے' یا (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا' اور ہمیں گوبر اور ہڈی سے (استنجاء کرنے سے) منع فرمایا اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم

میں سے کوئی شخص تین سے کم پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجاء نہ کرے۔

۱۳۲/۴۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص استنجاء کرے تو تین مرتبہ کرے۔

۱۳۳/۴۴۱- عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِسْتِطَابَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ الْإِسْتِنْجَاءَ) فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ.

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بول و براز کے محل کو صاف کرنے کا ذکر فرمایا' (اور ایک روایت میں ہے کہ استنجاء کا ذکر فرمایا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے اور ان میں گوبر نہ ہو۔

۱۳۴/۴۴۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِلْحَاجَةِ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَإِنَّهَا تُجْزِئُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ تین پتھروں سے استنجاء کرے' پس یہی اس کو کافی ہے۔

۱۳۵/۴۴۳- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْهَا وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلَا يَسْتَنْجِيْ أَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں' میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں' پس جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو نہ تو تم قبلہ کی طرف منہ کیا کرو اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کیا کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی شخص تین سے کم پتھروں سے استنجاء کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْمَا يَجُوْزُ الْإِسْتِجْمَارُ بِهٖ وَمَا لَا يَجُوْزُ

اس چیز کا بیان کہ کس ڈھیلے سے استنجاء کرنا جائز ہے اور کس سے جائز نہیں ہے

۱۳۶/۴۴۴- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ قَالَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رِكْسٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) فَقَالَ ائْتِنِيْ بِشَيْءٍ أَسْتَنْجِيْ بِهٖ وَلَا تَقْرَبْنِيْ حَائِلًا وَلَا رَجِيْعًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے نکلے تو فرمایا: میرے لیے تین پتھر (ڈھیلے) تلاش کرو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں دو پتھر اور ایک لید (گوبر) لے آیا' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو پتھروں کو لے لیا اور گوبر کے ٹکڑے کو پھینک دیا' اور فرمایا: یہ پلید (چیز) ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی چیز لے آؤ جس سے میں استنجاء کروں اور ہڈی اور گوبر میرے قریب بھی نہ لانا۔

۱۳۷/۴۴۵- وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَمَعَهُ عَظْمٌ حَائِلٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لیلۃ الجن کے موقع پر ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وَبَعْرَةٌ وَفَحْمَةٌ فَقَالَ لَا تَسْتَنْجِيَنَّ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْخَلَاءِ.

کے پاس ہڈی، مینگنی اور کوئلہ تھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو ان (ہڈی، مینگنی اور کوئلہ) میں سے کسی چیز کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔

۴۴۶/۱۳۸ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّسْتَنْجَى بِبَعْرَةٍ أَوْ بِعَظْمٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینگنی یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

۴۴۷/۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا دَاوُدُ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) هَلْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنَّا قَدْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اسْتُطِيرَ، مَافَعَلَ، قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ أَوْقَالَ فِي السَّحَرِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرُوا الَّذِي كَانُوْا فِيهِ، فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ، قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانِي آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ سَأَلُوْهُ الزَّادَ، قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ عَامِرٌ فَسَأَلُوْهُ لَيْلَتَئِذٍ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَاكَانَ عَلَيْهِ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْرَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا لیلۃ الجن کے موقع پر تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر ہم میں سے کوئی بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ نہیں تھا، لیکن اس رات ہم نے آپ (ﷺ) کو غائب پایا تو ہمیں بار بار یہ خیال آتا کہ خدانخواستہ شاید آپ (ﷺ) کو دھوکے سے خفیہ طور پر شہید کر دیا گیا ہے، اور وہ رات ہم نے اور قوم نے انتہائی کرب و پریشانی میں گزاری، پس جب صبح ہوئی یا کہا کہ جب سحری کا وقت ہوا تو اچانک ہم نے آپ (ﷺ) کو غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور وہ ساری کیفیت ذکر کر دی جس میں ہم مبتلا تھے، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تھا، پس میں نے ان کے پاس جا کر انہیں قرآن سنایا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) ہمیں لے گئے اور ہمیں ان کی نشانیاں اور ان کی آگ کی نشانیاں دکھائیں، اور حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ انہوں (جنوں) نے آپ (ﷺ) سے خوراک کا سوال کیا۔ حضرت ابن ابی زائدہ نے کہا کہ حضرت عامر کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ (ﷺ) سے اس رات خوراک کا سوال کیا اور یہ جزیرہ کے جن تھے، پس آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو جب وہ تمہارے ہاتھوں میں آئے گی تو اس پر پہلے سے کہیں زیادہ گوشت ہوگا، اور ہر مینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہوگا، پس اے مسلمانو! ان دونوں (ہڈی اور گوبر) سے استنجاء نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔

۸ - بَابٌ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ وَالنَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ

پانی سے استنجاء کرنے اور دائیں ہاتھ سے آلۂ تناسل کو چھونے اور اس سے استنجاء

وَالْاِسْتِنْجَاءِ بِهَا

کرنے کی ممانعت کا بیان

١٤٠/٤٤٨ - عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يَتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ اَوْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ اَوْيَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے، اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے آلۂ تناسل کو چھونے اور اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

١٤١/٤٤٩ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُسْرٰی لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًی وَكَانَتِ الْيُمْنٰی لِوُضُوْئِهِ وَلِمَطْعَمِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بایاں ہاتھ استنجاء اور ناپسندیدہ چیزوں (کے استعمال) کے لئے تھا اور دایاں ہاتھ وضو اور کھانے (اور پسندیدہ چیزوں کے استعمال) کے لئے تھا۔

١٤٢/٤٥٠ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسَسْتُ فَرْجِیْ بِيَمِيْنِیْ مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو اس وقت سے نہیں چھوا جب سے میں نے اس (دائیں ہاتھ) سے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ہے۔

١٤٣/٤٥١ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا کر لے جاتے اور آپ (ﷺ) پانی سے استنجاء کرتے۔

١٤٤/٤٥٢ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ اَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کرتا تو آپ (ﷺ) اس سے استنجاء کرتے۔

١٤٥/٤٥٣ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ فَاَتَيْتُهُ بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاسْتَنْجٰی ثُمَّ مَسَحَ بِيَدَيْهِ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ غَسَلَهُمَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِتَوْرٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ بِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں ایک برتن پیش کیا جس میں پانی تھا تو آپ (ﷺ) نے استنجاء کیا، پھر آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھوں کو زمین سے صاف کیا، پھر ان (ہاتھوں) کو دھویا، پھر میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں دوسرا برتن پیش کیا تو آپ (ﷺ) نے اس (کے پانی) سے وضو کیا۔

١٤٦/٤٥٤ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ دَعَا بِمَاءٍ فَاسْتَنْجٰی ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّاَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تو پانی منگا کر اس سے استنجاء کرتے، پھر آپ (ﷺ) اپنے ہاتھوں کو زمین سے صاف کرتے، پھر وضو کرتے۔

١٤٧/٤٥٥ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (مسجد) قباء میں تشریف لائے تو فرمایا:

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِىْ قُبَاءَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِى الطُّهُوْرِ خَيْرًا، أَفَلَا تُخْبِرُوْنِىْ؟ قَالَ يَعْنِىْ قَوْلَهُ ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ قَالَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوْبًا عَلَيْنَا فِى التَّوْرَاةِ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ.

اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی وجہ سے تمہاری بہترین تعریف فرمائی ہے تو کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گے؟ (کہ تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو؟) راوی کا بیان ہے کہ اس سے آپ (ﷺ) کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تھا (ترجمہ) ''اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو اچھی طرح پاک وصاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح پاک وصاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے'' راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! تورات کے حکم کے مطابق ہم اپنے اوپر پانی سے استنجاء کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

١٤٨/٤٥٦ - عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُمْ فِىْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِى الطُّهُوْرِ فِىْ قِصَّةِ مَسْجِدِكُمْ فَمَا هٰذَا الطُّهُوْرُ الَّذِىْ تَطَهَّرُوْنَ بِهِ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَعْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَكَانُوْا يَغْسِلُوْنَ أَدْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوْا.

حضرت عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس مسجد قباء میں تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری مسجد کے بیان میں تمہاری پاکیزگی کی وجہ سے تمہاری بہترین تعریف فرمائی ہے، پس یہ پاک کرنے والی کونسی چیز ہے جس سے تم پاکیزگی حاصل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کچھ نہیں جانتے ماسوا اس کے کہ ہمارے پڑوسی یہودی پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سرینوں کو (پانی سے) دھوتے ہیں تو ہم بھی اسی طرح دھوتے ہیں جس طرح وہ دھوتے ہیں۔

١٤٩/٤٥٧ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَدَّادٌ أَبُوْعَمَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ دَخَلْنَ عَلَيْهَا فَأَمَرَتْهُنَّ أَنْ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَقَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ بِذٰلِكَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ وَهُوَ شِفَاءٌ مِنَ الْبَاسُوْرِ تَقُوْلُهُ عَائِشَةُ أَوْ أَبُوْعَمَّارٍ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ يَغْسِلُوْا عَنْهُمْ أَثَرَ الْخَلَاءِ وَالْبَوْلِ فَإِنَّا نَسْتَحْيِىْ أَنْ نَنْهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ.

حضرت اوزاعی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت شداد ابوعمارہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس اہل بصرہ کی چند عورتیں آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان (عورتوں) کو پانی سے استنجاء کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا: تم اپنے خاوندوں کو بھی پانی سے استنجاء کرنے کا کہا کرو، کیونکہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح (پانی سے استنجاء) کیا کرتے تھے اور یہ (پانی سے استنجاء کرنا) بواسیر کیلئے شفا ہے، اور پانی سے استنجاء کرنا بواسیر کے لئے شفاء ہونے کی قائل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں یا حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ ہیں (اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے (ان عورتوں) کو فرمایا کہ تم اپنے خاوندوں کو کہو کہ وہ پاخانہ اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کریں، کیونکہ ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم انہیں اس سے منع کریں، اور رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

١٥٠/٤٥٨ - وَعَنْهَا أَيْضًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی مقعد کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ مَقْعَدَتَهُ ثَلَاثًا.

تین بار دھوتے تھے۔

۹ - بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِبْرَاءِ عَنِ الْبَوْلِ

پیشاب سے پرہیز کرنے کا بیان

۴۵۹/۱۵۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَقَالَ وَكِيْعٌ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں (قبروں والوں) کو عذاب دیا جا رہا ہے' اور انہیں کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیا جا رہا' ان میں سے ایک تو پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا' اور حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ وہ اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا' اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔

۴۶۰/۱۵۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب اکثر پیشاب (سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ) سے ہوتا ہے۔

۴۶۱/۱۵۳ - عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزْدَادَ بْنِ فَسَاءَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (وَمِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ بِنَحْوِهِ) وَزَادَ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِىءُ عَنْهُ.

حضرت عیسیٰ بن یزداد بن فساءۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو وہ اپنے آلۂ تناسل کو تین مرتبہ زور سے کھینچ لیا کرے (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ پس یہ اس کو کافی ہے۔

۴۶۲/۱۵۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِهِ أَذًى مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت پیش آ رہی ہو وہ نماز کے لئے نہ اٹھے۔

فَصْلٌ فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بِالْمَاءِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کرنے کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

۴۶۳/۱۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنَا سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي حَدِيْثِهِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ، وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيْثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ

حضرت مجاہد حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پیشاب کیا' پھر وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا' اور حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیا اور (استنجاء کے بعد) اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پیشاب کیا' پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا) (اور دوسرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ (وَفِي لَفْظٍ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ) (وَمِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ.

طریق سے مروی ہے کہ) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیا (استنجاء کرنے کے بعد) اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

أَبْوَابُ السِّوَاكِ

مسواک سے متعلق ابواب

١ - بَابٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ

مسواک کی فضیلت کا بیان

١٥٦/٤٦٤ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مِطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہے۔

١٥٧/٤٦٥ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٥٨/٤٦٦ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهُ مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر مسواک کرنی لازم ہے' کیونکہ وہ منہ کو پاک وصاف کرتی ہے اور رب تعالیٰ کی رضاوخوشنودی کا باعث ہے۔

١٥٩/٤٦٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَوْحَسِبْتُ أَنْ سَيَنْزِلُ فِيهِ قُرْآنٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کے متعلق قرآن نازل ہونے کا یقین کرلیا یا (فرمایا) میں نے گمان کیا۔

١٦٠/٤٦٨ - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ السِّوَاكَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَوْ رَأَيْنَا أَنَّهُ سَيَنْزِلُ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے مسواک کرتے تھے' یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا یا (کہا کہ) ہم نے خیال کیا کہ اس (مسواک) کے متعلق آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن نازل ہوگا۔

١٦١/٤٦٩ - عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ.

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔

١٦٢/٤٧٠ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا۔

١٦٣/٤٧١ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ نِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ.

فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کو کہا یہاں تک کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصہ کے چھل جانے کا خوف ہوا۔

١٦٤/٤٧٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ فَاَعْطَى اَكْبَرَ الْقَوْمِ وَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُكَبِّرَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا تو آپ (ﷺ) نے (وہ مسواک) قوم کے بڑے (آدمی) کو دیدی اور فرمایا: مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں بڑے کو دوں۔

١٦٥/٤٧٣ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُتِيَ فَقَالَ مَالِيَ اَرَاكُمْ تَاْتُوْنِيْ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ.

حضرت جعفر بن تمام بن عباس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے یا انہیں لایا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے پاس اس حالت میں آئے ہو کہ تمہارے دانتوں پر زرد میل چڑھا ہوا ہے، پس تم مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنی اس طرح فرض کر دیتا جس طرح میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے۔

٢ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ عِنْدَ الصَّلٰوةِ

ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا بیان

١٦٦/٤٧٤ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ هَبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَلَا سَائِلٌ يُعْطٰى، اَلَا دَاعٍ يُجَابُ، اَلَا سَقِيْمٌ يَسْتَشْفِيْ، فَيُشْفٰى اَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اور عشاء کی نماز کو رات کے پہلے تہائی حصہ تک تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا، کیونکہ رات کا پہلا حصہ جب گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف (اپنی شان کے لائق) نزول فرماتا ہے، پس وہ (اللہ تعالیٰ) طلوع فجر تک وہیں رہتا ہے، پس کہنے والا کہتا ہے کہ کیا کوئی مانگنے والا نہیں ہے؟ تاکہ اسے دیا جائے، کیا کوئی دعا مانگنے والا نہیں ہے؟ تاکہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے، کیا کوئی ایسا بیمار نہیں ہے جو شفا طلب کرے اور اسے شفا دی جائے، کیا کوئی ایسا گناہ گار نہیں ہے، جو بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دیا جائے۔

١٦٧/٤٧٥ - عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے

لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، قَالَ فَكَانَ زَيْدٌ يَرُوْحُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهِ بِمَوْضِعِ قَلَمِ الْكَاتِبِ، مَا تُقَامُ صَلٰوةٌ اِلَّا اسْتَاكَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ.

وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ مسجد میں جاتے تو مسواک ان کے کان پر اس جگہ ہوتا جس جگہ کاتب قلم رکھتا ہے۔

۴۷۶/۱۶۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۴۷۷/۱۶۹ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فَضْلُ الصَّلٰوةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کی فضیلت بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز پر ستر گناہ زیادہ ہے۔

۴۷۸/۱۷۰ - عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ كَمَا يَتَوَضَّئُوْنَ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا (اس طرح) حکم دیتا جس طرح وہ وضو کرتے ہیں۔

۳ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا بیان

۴۷۹/۱۷۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ سِوَاكٌ) وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں انہیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا) اور عشاء کی نماز کو رات کے تہائی حصہ تک یا آدھی رات تک تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۴۸۰/۱۷۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ كُنْتُ اَسْتَنُّ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَبَعْدَ مَا اسْتَيْقَظُ وَقَبْلَ مَا اٰكُلُ وَبَعْدَ مَا اٰكُلُ حِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قَالَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (دوسری روایت میں) اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (مسواک کی فضیلت کے متعلق) فرماتے ہوئے سنا ہے اس وقت سے میں سونے سے پہلے، بیدار ہونے کے بعد، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کرتا ہوں۔

۴ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّسَوُّكِ بِالْعُوْدِ وَ تَسَوُّكِ الْمُتَوَضِّئِ بِاِصْبَعِهِ

لکڑی کی مسواک کرنے کا طریقہ اور وضو کرنے والا انگلی کرتے وقت

عِنْدَ الْمَضْمَضَةِ

اپنی انگلیوں سے مسواک کرے

۱۷۳/٤٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَهُوَ وَاضِعٌ طَرَفَ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ يَسْتَنُّ اِلٰى فَوْقَ فَوَصَفَ حَمَّادٌ كَاَنَّهُ يَرْفَعُ سِوَاكَهُ، قَالَ حَمَّادٌ وَوَصَفَهُ لَنَا غَيْلَانُ قَالَ كَانَ يَسْتَنُّ طُوْلًا.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسواک کر رہے تھے اور مسواک کی ایک طرف کو زبان پر رکھے ہوئے اوپر تک مسواک کر رہے تھے۔ حضرت حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ گویا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی مسواک کو بلند کیا ہوا تھا' اور حضرت غیلان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طولاً (اوپر نیچے) مسواک کرتے تھے۔

۱۷٤/٤٨٢ - عَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَرِنِيْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَدَعَا قَنْبَرًا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا فَاَدْخَلَ بَعْضَ اَصَابِعِهِ فِيْ فِيْهِ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا (اَلْحَدِيْثُ سَيَاْتِيْ بِطُوْلِهِ فِيْ بَابِ صِفَةِ الْوُضُوْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى).

حضرت ابومطر بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کے صحن کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو (کر کے) دکھاؤ' اور اس وقت زوال کا وقت تھا' پس انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے (اپنے غلام) قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس پانی کا لوٹا لاؤ' پس انہوں نے اپنے ہاتھوں اور چہرہ کو تین بار دھویا' تین بار کلی کی تو اپنی انگلی کو اپنے منہ میں داخل کیا (اور دانتوں پر پھیرا) اور تین بار ناک میں پانی ڈالا (مکمل حدیث وضو کے طریقہ کے باب میں آئے گی۔ ان شاء اللہ)

٥ - بَابُ السِّوَاكِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ وَعِنْدَ التَّهَجُّدِ وَدُخُوْلِ الْمَنْزِلِ

نیند سے بیدار ہوتے وقت' تہجد کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنے کا بیان

۱۷٥/٤٨٣ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ اِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَهُ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی سوتے تو مسواک اپنے پاس رکھتے تھے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

۱۷٦/٤٨٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْقُدُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا تَسَوَّكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی رات کے وقت یا دن کے وقت سوتے تو بیدار ہوتے ہی (پہلے) مسواک کرتے تھے۔

۱۷۷/٤٨٥ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ) يَشُوْصُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھتے (اور ایک روایت میں ہے کہ جب تہجد کے لئے اٹھتے) تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

١٧٨/٤٨٦ - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا' قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ.

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی بارش کو دیکھتے تو کہتے: اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا حضرت شریح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

٦ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ وَالْجَائِعِ

روزہ دار اور بھوکے کے لئے مسواک کرنے کا بیان

١٧٩/٤٨٧ - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اَعُدُّ وَمَالَا اُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں بیشمار اور ان گنت مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

١٨٠/٤٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا حَسَنٌ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ قَابُوْسٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ حَاجَتُهُمَا وَاحِدَةٌ فَتَكَلَّمَ اَحَدُهُمَا فَوَجَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ اَخْلَافًا فَقَالَ لَهُ اَلَا تَسْتَاكُ؟ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَفْعَلُ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَطْعَمْ طَعَامًا مُنْذُ ثَلَاثٍ فَاَمَرَ بِهِ رَجُلًا فَاٰوَاهُ وَقَضٰى لَهُ حَاجَتَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو آدمی حاضر ہوئے' ان دونوں کی ضرورت ایک تھی' پس ان دونوں میں سے ایک نے گفتگو کی تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے منہ سے بو کو محسوس کیا تو اسے فرمایا: کیا تم مسواک نہیں کیا کرتے؟ اس نے عرض کیا: میں (مسواک) کرتا ہوں لیکن میں نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کو اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم دیا تو وہ اس کو اپنے گھر لے آیا اور اس کی ضرورت کو پورا کیا۔

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

وضو سے متعلق ابواب

١ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِ وَاِسْبَاغِهِ

وضو کی فضیلت اور کامل وضو کرنے کا بیان

١٨١/٤٨٩ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (پاکیزگی) ہے۔

١٨٢/٤٩٠ - عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ نَاسًا دَخَلُوْا عَلَى ابْنِ عَامِرٍ فِيْ مَرَضٍ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَا اِنِّيْ لَسْتُ بِاَغَشِّهِمْ لَكَ

حضرت مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عامر جب بیمار ہوئے تو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی تعریف کرنے لگے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آگاہ رہو! میں تمہاری خاطر ان کو

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ.

دھوکا دینے والا نہیں ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی بغیر طہارت (پاکیزگی) کے نماز قبول فرماتا ہے۔

۴۹۱/۱۸۳ - عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فَمِهِ وَخَيَاشِيْمِهِ مَعَ الْمَاءِ حِيْنَ يَنْتَثِرُ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ أَهْلٌ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَيُعْطَى الرَّجُلُ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ مَقَامِهِ؟ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ أَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ حَاجَةٍ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، لَقَدْ سَمِعْتُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ابوامامہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وضو (کی فضیلت) کے بارے میں بتائیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے وضو کے پانی کو قریب کرتا ہے، پھر وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرتا ہے تو اس کے منہ سے اور ناک صاف کرتے وقت اس کے نتھنوں سے پانی کے ساتھ اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ اس کے چہرہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کی انگلیوں کے پوروں کے اطراف سے اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے طراف سے پانی کے ساتھ اس کے سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق دھوتا ہے تو اس کی انگلیوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ اس کے پیروں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ (وضو سے فارغ ہوکر) کھڑا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے، پھر وہ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک وصاف ہوکر) نکلتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ حضرت ابوامامہ نے کہا: اے عمرو بن عبسہ! ذرا غور کریں آپ کیا کہہ رہے ہیں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ کیا آدمی کو یہ سب کچھ اسی جگہ پر عطا کر دیا جاتا ہے؟ حضرت ابوامامہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور میری موت قریب ہے تو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مجھے جھوٹ باندھنے کی کیا ضرورت ہے، اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنا ہوتا (تو میں بیان نہ کرتا) بلکہ میں نے اس حدیث کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سات مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

۴۹۲/۱۸۴ - عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٌ قَامَ اِلٰى وُضُوْئِهٖ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهٗ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهٗ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهٗ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَلَهٗ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ، قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَتَهٗ وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے ارادہ سے اپنے وضو کے پانی کی طرف اٹھ کر جاتا ہے، پھر وہ اپنی ہتھیلیوں کو دھوتا ہے تو (پانی کے) پہلے قطرہ کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرتا ہے تو پہلے قطرہ کے ساتھ اس کی زبان اور اس کے ہونٹوں کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو پہلے قطرہ کے ساتھ اس کے کانوں اور اس کی آنکھوں کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو وہ تمام گناہوں سے جو اس سے سرزد ہوئے تھے اور تمام خطاؤں سے اس دن کی طرح بری (پاک وصاف) ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ فرمایا: پھر جب وہ (وضو سے فارغ ہوکر) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (نماز) کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے، اور اگر وہ بیٹھ جاتا ہے تو (گناہوں سے) پاک وصاف ہوکر بیٹھتا ہے۔

۱۸۵/۴۹۳ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهٗ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُوْرًا لَهٗ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پیروں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

۱۸۶/۴۹۴ - عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَيْنَاهُ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يَتَفَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْمُسْلِمُ ذَهَبَ الْاِثْمُ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، قَالَ فَجَاءَ اَبُوْ ظَبْيَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ مَاحَدَّثَكُمْ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا، قَالَ فَقَالَ اَجَلْ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ ذَكَرَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَبِيْتُ عَلٰى طُهْرٍ ثُمَّ يَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَذْكُرُ وَيَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِيَّاهُ.

حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت وہ مسجد میں بیٹھے جوئیں نکال رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پیروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، حضرت شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ ابوظبیہ آئے اور اس وقت وہ (حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ) ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے تو اس (ابوظبیہ) نے کہا: تمہیں کس نے حدیث سنائی ہے؟ تو ہم نے اسے اس شخص کے بارے میں بتایا جس نے ہمیں حدیث سنائی، راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: ہاں! میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے سنا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص پاکیزگی کی حالت میں رات گزارتا ہے، پھر وہ رات کے کسی حصہ میں اٹھ کر (اللہ تعالیٰ کا) ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت

کی بھلائیوں میں سے کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔

۱۸۷/٤٩٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهِ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَاِذَامَسَحَ رَأْسَهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاُذُنَيْهِ) خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةٌ لَهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ اَبُوْ غَسَّانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيْهِ وَاَنْفِهِ، وَمَنْ غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَظْفَارِهِ اَوْمِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ، وَمَنْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَاُذُنَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ اَوْشَعْرِ اُذُنَيْهِ، وَمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَظْفَارِهِ اَوْمِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ، ثُمَّ كَانَتْ خُطَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَابِحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَنْفِهِ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ وضو کرتا ہے، پس جب وہ کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ ناک (میں پانی ڈال کر اس) کو صاف کرتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ اور اپنے کانوں کا مسح کرتا ہے) تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پیروں کے ناخنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور اس کا نماز پڑھنا اس کے لئے زائد عطیہ ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ اور اس کے ناک سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جو شخص اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں کی پلکوں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، جو شخص اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ناخنوں سے یا (فرمایا:) اس کے ناخنوں کے نیچے سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، جو شخص اپنے سر اور کانوں کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے یا (فرمایا:) اس کے کانوں کے بالوں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جو شخص اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے ناخنوں سے یا (فرمایا:) اس کے ناخنوں کے نیچے سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف جانا زائد عطیہ ہے (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کے ناک سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، اور باقی حدیث حسب سابق مذکور ہے۔

۴۹۶/۱۸۸ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

۴۹۷/۱۸۹ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَيُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطُّهُوْرِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ فَيَتَوَضَّأُ، فَإِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ لِلَّذِيْنَ وَرَاءَ الْحِجَابِ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ، مَا سَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات منسوب نہیں کروں گا جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں کہی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا گھر دوزخ میں بنا لے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک آدمی رات کے وقت اٹھتا ہے اور اپنے آپ کو طہارت کی مشقت میں ڈالتا ہے اور اس پر (شیطانی) گرہیں لگی ہوتی ہیں، پس وہ وضو کرتا ہے، پس جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو آخری گرہ بھی کھل جاتی ہے تو پروردگار عزوجل فرشتوں کو فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کو دیکھو جس نے اپنے آپ کو (میری رضا کے لئے) مشقت میں ڈالا ہے، پس میرا یہ بندہ مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا اس کو عطا کر دی جائے گی۔

۴۹۸/۱۹۰ - عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ عَمَّا أَضْحَكَنِيْ؟ فَقَالُوْا مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ قَرِيْبًا مِنْ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ فَتَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مَا أَضْحَكَنِيْ، فَقَالُوْا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ، فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ

حضرت حمران بن ابان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا، اور کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرہ کو تین بار دھویا، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا اور اپنے سر اور پیروں کی پشت پر مسح کیا، پھر آپ ہنس پڑے، اور اپنے ساتھیوں کو کہا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ مجھے کس چیز نے ہنسایا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے؟ آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس قریبی چشمہ سے پانی منگوایا اور اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے وضو کیا ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہنس پڑے، اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ مجھے کس چیز نے ہنسایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب کوئی بندہ وضو کے لئے پانی منگاتا ہے، پھر جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس

كَانَ كَذٰلِكَ، وَاِنْ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ، وَاِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ.

کے ہر اس گناہ کو مٹا دیتا جو اس کے چہرہ کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا، جب وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو یہی معاملہ ہوتا ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو یہی معاملہ ہوتا ہے اور جب وہ اپنے پیروں کو (دھوکر) پاک کرتا ہے تو یہی معاملہ ہوتا ہے۔

١٩١/٤٩٩ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرَةِ الْمَاءِ اَوْنَحْوَ هٰذَا، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَ بِهَا مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرَةِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ مسلم یا مومن وضو کرتا ہے تو جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرہ سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کیا تھا، اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوا تھا، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل (پاک و) صاف ہو جاتا ہے۔

٢ - بَابٌ فِىْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمَشْىِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوةِ بِهٰذَا الْوُضُوْءِ

اچھی طرح وضو کرنے، مساجد کی طرف جانے اور اسی وضو سے نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

١٩٢/٥٠٠ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّاُ اَحَدٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُسْبِغُهٗ ثُمَّ يَاْتِى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ فِيْهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی (بندہ مومن) اچھی طرح اور کامل وضو کرتا ہے، پھر وہ نماز پڑھنے کے ارادہ سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (بندہ) سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح غائب شخص کے گھر والے اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

١٩٣/٥٠١ - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهٖ فِى الْحَسَنَاتِ، قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دے اور نیکیوں میں اضافہ فرمائے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

١٩٤/٥٠٢ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَذٰلِكَ الرِّبَاطُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ''یہ رباط (نفس و شیطان کے مقابل حدود ایمان و اسلام کی حفاظت) ہے''۔

١٩٥/٥٠٣ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَإِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَعَدَ فِيْهِ كَانَ كَالصَّائِمِ الْقَانِتِ حَتَّى يَرْجِعَ.

کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص وضو کرتا ہے، پھر وہ مسجد کی طرف آتا ہے تو اس (مسجد) کی طرف جانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، پس جب وہ مسجد میں نماز پڑھتا ہے، پھر وہ اس میں بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس وقت تک دعا و عبادت کرنے والے روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جب تک کہ وہ واپس نہیں آ جاتا۔

١٩٦/٥٠٤ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلے تو وہ حالت نماز میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے۔

١٩٧/٥٠٥ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کامل وضو کیا، پھر وہ فرض نماز پڑھنے کے لئے (مسجد میں) گیا اور (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھی تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

١٩٨/٥٠٦ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مجلس میں دیکھا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر وہ مسجد میں گیا اور اس میں اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہیں تم (وضو کی وجہ سے بخشش پر اعتماد کر کے) دھوکے میں نہ رہ جانا۔

٣ - بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ عَقِبَهُ

وضو کرنے اور اس کے فوراً بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

١٩٩/٥٠٧ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوْءَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَأَتَمَّ صَلٰوتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلٰوتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوْبِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور پورا وضو کرتا ہے، پھر وہ نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اپنی نماز کو مکمل کرتا ہے تو وہ (گناہوں سے پاک و صاف ہو کر) نماز سے اس طرح باہر آتا ہے جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک و صاف باہر آیا تھا۔

٢٠٠/٥٠٨ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلّٰى غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا.

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھی تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس نے اس نماز اور دوسری نماز کے پڑھنے تک کیے تھے۔

۵۰۹/۲۰۱ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اسے ان میں سہو لاحق نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دے گا۔

۵۱۰/۲۰۲ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۱۱/۲۰۳ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كُنَّا نَخْدُمُ اَنْفُسَنَا وَكُنَّا نَتَدَاوَلُ رِعْيَةَ الْاِبِلِ بَيْنَنَا فَاَصَابَنِيْ رِعْيَةُ الْاِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَاَدْرَكْتُ مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَغُفِرَ لَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا اَجْوَدَ هٰذَا قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ اَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا هِيَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ اِنَّهُ قَالَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی خدمت خود کیا کرتے تھے، اور ہم نے آپس میں اونٹوں کے چرانے کی باریاں مقرر کر رکھی تھیں، پس جب میری باری آئی تو میں اپنی باری پر اونٹوں کو چرا کر شام کے وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر لوگوں کو بیان کر رہے تھے اور میں آپ (ﷺ) کے اس بیان پر پہنچا کہ آپ (ﷺ) فرما رہے تھے کہ تم میں سے جس شخص نے اچھی طرح کامل وضو کیا، پھر اس نے کھڑے ہو کر حضور قلب اور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اسے بخش دیا جائے گا، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یہ بات کس قدر عمدہ ہے، تو کسی کہنے والے نے کہا: اے عقبہ! پہلی بات اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی، میں نے غور کیا تو وہ (کہنے والے) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے کہا: اے ابو حفص! وہ کونسی بات تھی؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے آنے سے پہلے آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے اچھی طرح کامل وضو کیا، پھر اس نے یہ دعاء پڑھی: ''اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمدا عبده ورسوله'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس میں سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

۵۱۲/۲۰۴ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا قَامَ اِلٰى وَضُوْءٍ يُرِيْدُ

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے ارادہ سے وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور (وضو کرتے وقت اپنے) اعضاء وضو کو

الصَّلٰوةَ فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلٰى أَمَاكِنِهِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَوْ خَطِيئَةٍ لَهُ فَإِنْ أَقَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَإِنْ قَعَدَ سَالِمًا.

اچھی طرح دھوتا ہے تو وہ اپنے ہر گناہ یا خطا سے بری و پاک ہو جاتا ہے پھر جب وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ بیٹھ جاتا ہے تو (گناہوں سے) بری و پاک ہو کر بیٹھتا ہے۔

۵۱۳/۲۰۵ - عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْحِمْصِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ يُكَفِّرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلٰوةُ نَافِلَةً فَقِيلَ لَهُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ.

حضرت شہر بن حوشب رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوامامہ حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اپنے سے پہلے کیے ہوئے (انسان کے) گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز ایک زائد عطیہ ہوتی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین مرتبہ نہیں، چار مرتبہ نہیں اور پانچ مرتبہ نہیں (بلکہ بیشمار مرتبہ میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے)۔

۵۱۴/۲۰۶ - عَنْ أَبِي غَالِبٍ الرَّاسِبِيِّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمْصٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلٰوةٍ فَقَامَ إِلٰى وُضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَبِعَدَدِ ذٰلِكَ الْقَطْرِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ وُضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَقَامَ إِلٰى صَلٰوتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ قَالَ أَبُو غَالِبٍ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعٍ وَلَا عَشْرٍ وَعَشْرٍ وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ.

حضرت ابو غالب راسبی کا بیان ہے کہ انہوں نے حمص میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان بندہ نماز کی اذان سن کر اپنے وضو کے پانی کی طرف اٹھ کر جاتا ہے (اور وضو کرتا ہے) تو اس کی ہتھیلی پر پہنچنے والے اس (وضو کے) پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اس (پانی) کے قطروں کے مطابق اس کے گناہ جھڑتے جاتے ہیں یہاں تک کہ (جب) وہ اپنے وضو سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ (نماز) ایک زائد عطیہ ہوتی ہے۔ ابو غالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ (ﷺ) کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے! ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین نہیں، چار نہیں، پانچ نہیں، چھ نہیں، سات نہیں، آٹھ نہیں، نو نہیں اور اپنے ہاتھوں سے تالی بجا کر کہا دس، دس اور دس مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۵۱۵/۲۰۷ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِذَا وَضَعْتَ الطُّهُورَ مَوَاضِعَهُ قَعَدْتَ مَغْفُورًا لَكَ فَإِنْ قَامَ يُصَلِّي كَانَتْ لَهُ فَضِيلَةً

حضرت ابو غالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب تم طہارت کو اپنے مقام پر رکھو گے (یعنی اچھی طرح وضو کرو گے) تو تم بیٹھتے ہی بخشے جاؤ گے پھر اگر وہ کھڑے ہو

وَاَجْرًا، وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُوْرًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا اُمَامَةَ اَرَاَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلّٰى تَكُوْنُ لَهُ نَافِلَةٌ، قَالَ لَا، إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُوْنُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعٰى فِي الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، تَكُوْنُ لَهُ فَضِيْلَةٌ وَاَجْرًا.

کر نماز پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے فضیلت و اجر ہے' اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا ہوا بیٹھتا ہے' ایک شخص نے آپ سے پوچھا: اے ابوامامہ! آپ یہ بتائیں کہ اگر اس نے اٹھ کر نماز پڑھی تو وہ اس کے لئے ایک زائد عطیہ ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! زائد عطیہ تو نبی کریم ﷺ کے لئے ہے' اس (عام نمازی) کے لئے یہ زائد عطیہ کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ وہ گناہوں اور خطاؤں کے ارتکاب میں کوشاں رہتا ہے' سو یہ اس کے لئے باعث فضیلت و اجر ہے۔

۵۱۶/۲۰۸ - عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ اُمَامَةَ وَهُوَ يَتَفَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَيَدْفِنُ الْقَمْلَ فِي الْحَصٰى فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ غُفِرَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ اُذُنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوْءٍ، قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِيْهِ.

حضرت ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مسجد میں بیٹھے جوئیں نکال رہے تھے اور جوؤں کو کنکروں میں دفن کر رہے تھے' پس میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا: اے ابو امامہ! ایک شخص نے آپ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اچھی طرح کامل وضو کیا' پس اس نے اپنے ہاتھوں کو' اپنے چہرہ کو دھویا اور اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا' پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوا تو اس کی اس دن کی وہ برائی معاف کر دی جائے گی جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے' جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا' جس کو اس کے کانوں نے سنا' جس کو اس کی آنکھوں نے دیکھا اور جس کا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا' حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس حدیث کو اللہ کے نبی ﷺ سے بیشمار مرتبہ سنا ہے۔

۵۱۷/۲۰۹ - عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ) غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ، فَقَالَ ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ، اَكَذَاكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت سفیان بن عبد الرحمٰن نے حضرت عاصم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ غزوہ سلاسل کے لئے نکلے لیکن جنگ نہ ہو سکی تو وہ اسی جگہ جہاد کے لئے تیار بیٹھے رہے' پھر وہ واپس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے پاس حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ایوب! اس سال ہم جہاد نہیں کر سکے' اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے مسجد میں (اور ایک روایت میں ہے کہ چار مسجدوں میں) نماز پڑھی تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے' حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! کیا میں تمہیں اس سے بھی آسان ترین بات بتاؤں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے مطابق وضو کیا اور (اس کے) حکم کے مطابق نماز پڑھی تو اس

کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا:) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۵۱۸/۲۱۰ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَتَمَّهُمَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ مُعَجَّلًا اَوْ مُؤَخَّرًا.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اچھی طرح کامل وضو کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی، ان کو مکمل کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے (دنیا و آخرت کی ہر) وہ چیز عطا فرمائے گا جو وہ مانگے گا، (اور مانگی ہوئی چیز) یا تو اسے جلدی مل جائے گی یا دیر سے ملے گی۔

۵۱۹/۲۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ ابْنُ اَبِيْ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرٌ اَبُو الْفَضْلِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ اَعْمَدَكَ اِلٰى هٰذَا الْبَلَدِ وَمَا جَاءَ بِكَ قَالَ قُلْتُ لَا، اِلَّا صِلَةٌ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ وَالِدِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَبِئْسَ سَاعَةُ الْكَذِبِ هٰذِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا شَكَّ سَهْلٌ يُحْسِنُ فِيْهِمَا الذِّكْرَ وَالْخُشُوْعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ لَهٗ.

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مرض موت میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! اس شہر (دمشق) میں تمہارے آنے کا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: کوئی مقصد نہیں، ماسوا اس احسان و تعلق خاص کے جو آپ کے اور میرے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان قائم تھا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جھوٹ بولنے کی بہت بری گھڑی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر اس نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، یا چار رکعت پڑھی (اس چار رکعت میں) سہل کو شک ہے اور ان دو رکعت کو اس نے بہترین وعمدہ ذکر اور خشوع کے ساتھ پڑھا، پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔

٤ - بَابٌ فِيْ اٰدَابٍ تَتَعَلَّقُ بِالْوُضُوْءِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

وضو سے متعلق آداب، اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ ذَمِّ الْوَسْوَسَةِ وَكَرَاهَةِ الْاِسْرَافِ فِيْ مَاءِ الْوُضُوْءِ

وسوسہ کی مذمت اور وضو کے پانی میں اسراف کی کراہت کا بیان

۵۲۰/۲۱۲ - عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْهُ اَوْ قَالَ فَاحْذَرُوْهُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جسے ولہان کہا جاتا ہے، پس تم اس (کے وسوسوں) سے بچو، یا فرمایا: اس (کے وسوسوں) سے ڈرو۔

۵۲۱/۲۱۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور اس وقت وہ وضو کر

مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَاهٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟ قَالَ أَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ ؟ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ.

رہے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے سعد! یہ کیسا اسراف (پانی میں حد سے تجاوز) ہے؟ اس نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! اگر چہ تم بہتے ہوئے دریا پر ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي: فِي مِقْدَارِ مَاءِ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل کے پانی کی مقدار کا بیان

۵۲۲/۲۱٤ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ كَمْ يَكْفِيْنِي مِنَ الْوُضُوْءِ، قَالَ مُدٌّ قَالَ كَمْ يَكْفِيْنِي لِلْغُسْلِ، قَالَ صَاعٌ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا يَكْفِيْنِي، قَالَ لَا أُمَّ لَكَ قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے کہا مجھے وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک مد (تقریباً ایک سیر دو چھٹانک) اس نے کہا: مجھے غسل کے لئے کتنا پانی کافی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ایک صاع (تقریباً ساڑھے چار سیر)، اس شخص نے کہا: اس قدر پانی مجھے کافی نہ ہوگا، انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے (وضو اور غسل کے لئے پانی کی) یہ مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی ہوتی تھی جو تم سے (کہیں) بہتر ہیں۔

۵۲۳/۲۱۵ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لئے دو رطل (تقریباً ایک سیر) پانی کافی ہے۔

۵۲٤/۲۱٦ - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَكُوْنُ رِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے برتن سے وضو کرتے جس میں دو رطل کی مقدار پانی ہوتا اور غسل ایسے برتن سے کرتے جس میں ایک صاع کی مقدار پانی ہوتا۔

۵۲۵/۲۱۷ - وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مُدٌّ فِي الْوُضُوْءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو وضو کے لئے ایک مد پانی کافی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِي اِسْتِحْبَابِ الْبُدَاءَةِ بِالْيَمِيْنِ فِي كُلِّ مَاكَانَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيْمِ وَالتَّزْيِيْنِ

عمدہ اور اچھے امور میں دائیں جانب سے شروع کرنے کے استحباب کا بیان

۵۲٦/۲۱۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ مَا اسْتَطَاعَ، فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب استطاعت اپنے تمام کاموں میں، طہارت حاصل کرنے میں، کنگھا کرنے میں اور جوتے (مبارک) پہننے میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند کرتے تھے۔

۵۲۷/۲۱۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ، وَقَالَ أَحْمَدُ بِمَيَامِنِكُمْ.

فرمایا: جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو دائیں جانب سے ابتداء کرو۔ اور احمد (بن عبد المالک) نے ایک روایت میں ''بمیامنکم'' کا لفظ ذکر کیا ہے۔

٥ - بَابٌ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے طریقہ کا بیان' اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ: فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایات

٥٢٨/٢٢٠ - عَنْ حُمْرَانَ (بْنِ أَبَانَ) قَالَ دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا) ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَأَمَرَّ بِيَدَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا عَلٰى ظَاهِرِ لِحْيَتِهِ) ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاتِهِ بِالْأَمْسِ).

حضرت حمران بن ابان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس وقت آپ لوگوں کے بیٹھنے اور جمع ہونے کی جگہ پر تھے' پس انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کو دھویا (اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا) پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں داخل کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور (چہرہ دھونے سے پہلے) کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا' پھر اپنی کلائیوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا (اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرا' پھر اپنے ہاتھوں کو اپنی ڈاڑھی کے ظاہری حصہ پر پھیرا) پھر انہوں نے اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا' پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور دوران نماز اپنے دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو ان دو رکعتوں اور گزشتہ کل کی نماز کے دوران اس سے سرزد ہوئے تھے)۔

٥٢٩/٢٢١ - ز عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ غَسْلًا.

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا' اپنے ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پیروں کو اچھی طرح دھویا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۳۰/۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (بْنُ مَهْدِيٍّ) ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْاِنَاءَ فَاَكْفَاهُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ) ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِهِ، قَالَ الرَّاوِيْ وَلَا اَدْرِيْ اَرَدَّ يَدَهُ اَمْ لَا) ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ) ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان کردہ روایات

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ایک کشادہ جگہ پر بیٹھ گئے' پھر اپنے غلام کو فرمایا: میرے پاس وضو کے لئے پانی لاؤ تو غلام آپ کے پاس ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور (مستعمل پانی جمع کرنے کے لئے) ایک طشت لایا۔ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم آپ کی طرف بیٹھے دیکھ رہے تھے' پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور اس کو جھکا کر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا' پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا' پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا' پھر اپنی ہتھیلیوں کو دھویا' اور یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا' حضرت عبد خیر کا بیان ہے کہ (اعضاء وضو میں سے) ہر عضو کو دھونے کے لئے آپ اس وقت تک اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالتے جب تک کہ اس (ہاتھ) کو تین مرتبہ دھو نہ لیتے' پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے ناک کو صاف کیا اور یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ہی ہتھیلی (چلو) سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا) پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا یہاں تک کہ اس (ہاتھ) کو پانی نے چھپا لیا' پھر پانی سے تر ہاتھ کو نکالا' پھر اس (پانی سے تر ہاتھ) کو بائیں ہاتھ سے ملا' پھر دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے گدی تک (سر کا) مسح کیا' راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ آپ ہاتھوں کو (گدی سے) واپس لائے یا نہیں) پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے دائیں پاؤں پر پانی ڈال کر اسے بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں پاؤں پر پانی ڈالا' پھر اسے بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور پانی کا ایک چلو لیکر پی لیا (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پی لیا) پھر فرمایا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی وضو (کا طریقہ) ہے' پس جو شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو (کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ.

طریقہ) کو دیکھنا پسند کرے تو آپ (ﷺ) کا یہی وضو (کا طریقہ) ہے۔

۵۳۱/۲۲۳ - ز عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُخَيْرٍ يَؤُمُّنَا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ صَلَّيْتُ يَوْمًا الْفَجْرَ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَجَاءَ يَمْشِي حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الرَّحَبَةِ فَجَلَسَ وَسَنَدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْحَائِطِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ يَا قَنْبَرُ ائْتِنِيْ بِالرَّكْوَةِ وَالطَّسْتِ ثُمَّ قَالَ لَهُ صُبَّ فَصَبَّ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا (فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ السَّابِقِ مُخْتَصَرًا وَفِيْ اٰخِرِهِ) فَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ اَيْضًا) قَالَ عَلَّمَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ الْغُلَامُ عَلٰى يَدَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا وَوَصَفَ وُضُوْءَهُ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَغَمَزَ اَسْفَلَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِهَا الْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِكَفَّيْهِ رَاْسَهُ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ اغْتَرَفَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

حضرت عبدالملک بن سلع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ہماری امامت کیا کرتے تھے' عبد خیر نے کہا کہ ایک دن فجر کی نماز میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے' پس آپ چل پڑے یہاں تک کہ آپ ایک کشادہ جگہ پر پہنچ کر بیٹھ گئے اور اپنی پشت کو دیوار کی طرف کر لیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: اے قنبر! میرے پاس ایک پانی کا برتن اور طشت لاؤ' پھر فرمایا: پانی انڈیلو تو اس نے پانی ڈالا' پس آپ نے اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ دھویا (بقیہ حدیث' حدیث سابق کی طرح مروی ہے' البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے وضو (کا طریقہ) ہے (اور دوسرے طریق سے حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وضو (کا طریقہ) سکھایا' اور غلام نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ نے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کیا' اور عبد خیر نے آپ کے وضو کا طریقہ بتایا یہاں تک کہ اس نے کہا کہ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالا اور اپنے ہاتھ کو برتن کے نیچے تک ڈبو دیا' پھر اس (ہاتھ) کو نکالا اور اس سے دوسرے ہاتھ کو ملا' پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں سے ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا' پھر اپنی ہتھیلی سے پانی کا ایک چلو لیا اور پی لیا' پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

۵۳۲/۲۲۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيَّ بَيْتِيْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَا بِعُقْبٍ يَاْخُذُ الْمُدَّ اَوْ قَرِيْبَهُ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ بَالَ فَقَالَ يَابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّأُ لَكَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ فَوُضِعَ لَهُ اِنَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ وَاَلْقَمَ اِبْهَامَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس میرے گھر آئے اور آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو ہم ایک چھوٹا سا برتن لائے جس میں ایک مد (ایک کلو) یا اس سے قریب مقدار میں پانی تھا' یہاں تک کہ وہ (پانی کا برتن) آپ کے سامنے رکھ دیا گیا' اور آپ نے پیشاب کیا' پس آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کے وضو جیسا وضو نہ کروں؟ میں نے کہا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ آپ کے سامنے پانی کا برتن رکھا گیا تو آپ

مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ عَادَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَاَفْرَغَهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ اَرْسَلَهَا تَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَدَهُ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ مِنْ ظُهُوْرِهِمَا ثُمَّ اَخَذَ بِكَفَّيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَصَكَّ بِهِمَا عَلٰى قَدَمَيْهِ وَفِيْهِمَا النَّعْلُ ثُمَّ قَلَبَهَا بِهَا ثُمَّ عَلَى الرِّجْلِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ فَقُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ، قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ.

نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو صاف کیا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر اپنے چہرہ پر زور سے مارا' اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے اگلے حصوں کو دبایا' پھر آپ نے اس عمل کو تین مرتبہ دہرایا' پھر اپنے دائیں ہاتھ سے پانی کا ایک چلو لے کر اپنی پیشانی پر ڈال دیا پھر اس کو اپنے چہرہ پر بہتا ہوا چھوڑ دیا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا' پھر اسی طرح دوسرا ہاتھ دھویا' پھر اپنے سر کا اور کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کیا' پھر اپنی ہتھیلیوں میں پانی لے کر اپنے پیروں پر زور سے مارا درانحالیکہ پیروں میں جوتے تھے' پھر اس (پیر) کو پھیرا' پھر دوسرے پیر پر بھی اسی طرح عمل کیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے کہا: کیا جوتے پہنے ہوئے؟ فرمایا: جوتے پہنے ہوئے' میں نے کہا: کیا جوتے پہنے ہوئے؟ فرمایا: جوتے پہنے ہوئے' میں نے کہا: کیا جوتے پہنے ہوئے؟ فرمایا: جوتے پہنے ہوئے۔

٥٣٣/٢٢٥ - عَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَرِنِيْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَدَعَا قَنْبَرًا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا فَاَدْخَلَ بَعْضَ اَصَابِعِهِ فِيْ فِيْهِ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ وَاحِدَةً فَقَالَ دَاخِلُهَا مِنَ الْوَجْهِ وَخَارِجُهَا مِنَ الرَّاْسِ، وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا وَلِحْيَتُهُ تَهْطُلُ عَلٰى صَدْرِهِ، ثُمَّ حَسَا حُسْوَةً بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَذَا كَانَ وُضُوْءُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابومطر بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کے صحن کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو (کر کے) دکھاؤ' اور اس وقت زوال کا وقت تھا' پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے غلام) قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس پانی کا کوزہ لاؤ' تو آپ نے اپنی ہتھیلیوں اور چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور تین مرتبہ کلی کی تو (کلی کرتے وقت) اپنی انگلی کو اپنے منہ میں ڈالا' اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنی کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) تین مرتبہ دھویا اور ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' اور فرمایا: سر کے (بالوں کے) اندرونی حصہ کا تعلق چہرہ سے ہے اور بیرونی حصہ کا تعلق سر سے ہے اور آپ نے اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور آپ کی ڈاڑھی نے آپ کے سینے کو گھیر رکھا تھا' پھر وضو کرنے کے بعد آپ نے پانی کا ایک گھونٹ پی لیا' پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بارے میں پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

٥٣٤/٢٢٦ - عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحَبَةِ فَاَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ

حضرت نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا اور اس وقت آپ کشادہ جگہ پر (بیٹھے ہوئے) تھے پس آپ نے پانی کا ایک چلو لے کر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اور اپنے چہرے کا' اپنی کلائیوں کا اور اپنے سر کا مسح کیا' پھر آپ نے کھڑے ہو کر بچا

قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ، هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

٥٣٥/٢٢٧ - ز عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيْبًا فِي الرَّحَبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَتَمَضْمَضَ مِنْهُ وَتَمَسَّحَ وَشَرِبَ فَضْلَ كُوْزِهٖ (وَفِيْ رِوَايَةٍ طَهُوْرِهٖ) وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَكْرَهُ اَنْ يَّشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰكَذَا.

٥٣٦/٢٢٨ - عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا قَالَ فَاَخَذَهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلطَّاهِرِ مَالَمْ يُحْدِثْ.

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

٥٣٧/٢٢٩ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا قَالَ فَرَاَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ اَوِ الْقَدَحِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ حَاجَةً اَبْعَدَ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيْقِ حَتّٰى انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْوُضُوْءُ قَالَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہوا پانی پی لیا' پھر فرمایا: جو شخص بے وضو نہ ہو اس کا یہی وضو ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک کشادہ جگہ پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی' پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق جو کچھ کہنا تھا وہ کہا' پھر آپ نے پانی کا کوزہ منگوایا اور اس سے کلی کی اور (اعضاء وضو پر) مسح کیا اور (پھر) آپ نے کھڑے ہو کر کوزہ کا بچا ہوا (اور ایک روایت میں اپنی طہارت کا بچا ہوا) پانی پی لیا' پھر فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے ایک ایسا شخص ہے جو (وضو کے بچے ہوئے پانی کو) کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتا ہے اور یہ وضو اس شخص کے لئے ہے جو بے وضو نہ ہو (یعنی باوضو ہو) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی کا کوزہ منگوایا' پھر فرمایا: وہ لوگ کہاں ہیں جو (وضو کے بچے ہوئے پانی کو) کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند خیال کرتے ہیں؟ عبد خیر کا بیان ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس (پانی کے کوزہ) کو پکڑا اور کھڑے ہو کر پانی پیا' پھر آپ نے خفیف (ہلکا پھلکا) سا وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کیا' پھر فرمایا: پاک (باوضو) شخص کے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہی وضو (کا طریقہ) ہے جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو۔

طریقہ وضو کے سلسلے میں دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بیان کردہ روایات

حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج کرنے کی غرض سے نکلا' پس میں نے آپ (ﷺ) کو قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے دیکھا تو میں آپ (ﷺ) کے پیچھے پانی کا برتن یا پیالہ لے کر چل پڑا' اور رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو بہت دور چلے جاتے' پس میں آپ (ﷺ) کی خاطر راستہ پر بیٹھ گیا' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! وضو فرمالیں تو رسول اللہ ﷺ میری طرف

وَسَلَّمَ اِلَيَّ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ بِكُفِّهَا فَصَبَّ عَلٰى يَدٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ عَلٰى يَدٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ قَبْضًا بِيَدِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى قَدَمِهٖ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ.

متوجہ ہوئے، پس آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو آستین میں داخل کیا اور ایک ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر ایک ہاتھ پر پانی لیا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر ایک چلو پانی لے کر اپنے پاؤں کی پشت پر ڈال دیا اور اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں کا مسح کیا، پھر آپ (ﷺ) تشریف لائے اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔

٥٣٨/٢٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ يَعْنِيْ اِنَاءً يَكُوْنُ مُدًّا اَوْ نَحْوَ مُدٍّ وَرُبْعٍ، قَالَ سُفْيَانُ كَاَنَّهٗ يَذْهَبُ اِلَى الْهَاشِمِيِّ، قَالَتْ كُنْتُ اُخْرِجُ لَهُ الْمَاءَ فِيْ هٰذَا فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ مَرَّةً يَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا وَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيُمَضْمِضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهٖ، وَقَالَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا ثُمَّ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، قَدْ جَاءَ نِيْ ابْنُ عَمٍّ لَكَ فَسَاَلَنِيْ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِيْ مَا اَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا مَسْحَتَيْنِ وَغَسْلَتَيْنِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَيْضًا قَالَ حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا فَيُكْثِرُ فَاَتَانَا فَوَضَعْنَا لَهُ الْمِيْضَاةَ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَا بَقِيَ مِنْ وَضُوْئِهٖ فِيْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِهٖ ثُمَّ رَدَّ يَدَهٗ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کا بیان ہے کہ مجھے علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو میں نے حضرت ربیع بنت معوذ سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا، پس انہوں نے ایک برتن نکالا جو ایک مد یا سوا مد کی مقدار کا ہوگا۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس برتن سے آپ (ﷺ) کے لئے پانی نکالا کرتی تھی، پس آپ (ﷺ) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ آپ (ﷺ) اپنے دونوں ہاتھوں کو (برتن میں) داخل کرنے سے پہلے دھوتے تھے، اور اپنے چہرہ (انور) کو تین مرتبہ دھوتے، تین مرتبہ کلی کرتے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے، تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھوتے، تین مرتبہ بائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھوتے اور اپنے سر کا مسح کرتے، اور راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سر کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کرتے، پھر اپنے دونوں پیروں کو تین مرتبہ دھوتے، (پھر حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) میرے پاس تمہارے چچا کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں صرف یہی پاتا ہوں کہ (اعضاء وضو میں سے) دو اعضاء پر مسح کیا جائے اور دو اعضاء کو دھویا جائے (اور دوسرے طریق سے) حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اکثر تشریف لایا کرتے تھے، پس ایک مرتبہ آپ (ﷺ) ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں وضو کے لئے پانی کا لوٹا پیش کیا تو آپ (ﷺ) نے وضو کیا، پس آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں

وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا.

کو دھویا' ایک ایک مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا' تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا اور اپنے ہاتھوں کے باقی ماندہ پانی (کی تری) سے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا (سر کے مسح کرنے میں) سر کے پیچھے سے ابتداء کی' پھر اپنے ہاتھ کو پیشانی تک واپس لے آئے اور تین مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا اور اپنے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصوں کا مسح کیا۔

٥٣٩/٢٣١ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَقِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ وَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاسْتَخْرَجَهَا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ أَبِيهِ) أَنَّ جَدَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ).

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا' پس ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے دکھائیں' راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اس کو جھکا کر اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا' پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈال کر اس سے پانی لیا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل آپ نے تین بار کیا' اور اس (برتن) سے پانی لیا' پھر اپنے چہرہ کو دھویا' پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے پانی لیا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو مرتبہ دھویا' پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے پانی لیا اور اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے ہاتھ کو آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے' پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا' پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) عمرو بن یحییٰ کے دادا نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! پس آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ کو دو مرتبہ دھویا' پھر آپ نے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا' پھر دو مرتبہ اپنے ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے' سر کے اگلے حصہ سے (مسح کرنا) شروع کیا' پھر اپنے ہاتھوں کو گدی تک لے گئے اور پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس جگہ تک واپس لائے جہاں سے (مسح کرنا) شروع کیا تھا' پھر آپ نے اپنے

دونوں پیروں کو دھویا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے سر کا مسح دو مرتبہ کیا اور دو مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا)۔

۲۳۲/۵٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ (یَعْنِی ابْنَ اِبْرَاهِیْمَ) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَائِذٍ سَیْفِ السَّعْدِیِّ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَكَانَ اَمِیْرًا بِعُمَانَ وَكَانَ كَخَیْرِ الْاُمَرَاءِ قَالَ قَالَ اَبِی اجْتَمِعُوْا فَلَاُرِیَكُمْ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ وَكَیْفَ كَانَ یُصَلِّیْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا قَدْرُ صُحْبَتِیْ اِیَّاكُمْ قَالَ فَجَمَعَ بَنِیْهِ وَاَهْلَهُ وَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ الْیَدَ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا وَغَسَلَ یَدَهُ هٰذِهِ ثَلَاثًا یَعْنِی الْیُسْرٰی ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ وَاُذُنَیْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَغَسَلَ هٰذِهِ الرِّجْلَ یَعْنِی الْیُمْنٰی ثَلَاثًا وَغَسَلَ هٰذِهِ الرِّجْلَ ثَلَاثًا یَعْنِی الْیُسْرٰی، قَالَ هٰكَذَا مَا اَلَوْتُ اَنْ اُرِیَكُمْ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ دَخَلَ بَیْتَهُ فَصَلّٰی صَلٰوةً لَا نَدْرِیْ مَا هِیَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِالصَّلٰوةِ فَاُقِیْمَتْ فَصَلّٰی بِنَا الظُّهْرَ فَاَحْسَبُ اَنِّیْ سَمِعْتُ مِنْهُ اٰیَاتٍ مِنْ یٰسٓ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا الْعِشَاءَ وَقَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اُرِیَكُمْ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ وَكَیْفَ كَانَ یُصَلِّیْ.

حضرت ابو عائذ سعدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت یزید بن براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) ''جو عمان کے حاکم تھے اور وہ بہترین امراء کی طرح تھے'' نے بیان کیا کہ میرے والد نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ تم اکٹھے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے اور کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے' کیونکہ میں یہ نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ میری زندگی کے لمحات کس قدر باقی ہیں' پس انہوں نے اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو اکٹھا کیا اور وضو کے لئے پانی منگوایا تو انہوں نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا' تین مرتبہ دائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھویا اور تین مرتبہ اپنے بائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھویا' پھر اپنے سر اور اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں کا مسح کیا اور تین مرتبہ دائیں پاؤں کو دھویا اور تین مرتبہ بائیں پاؤں کو دھویا (اور پھر) فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ دکھانے میں کوئی کمی نہیں کی' پھر آپ نے اپنے گھر میں داخل ہو کر نماز پڑھی' ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسی نماز تھی' پھر آپ باہر نکلے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا' پس اقامت کہی گئی اور آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور میرا خیال ہے کہ میں نے آپ سے ''سورہ یس'' کی چند آیات سنیں' پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی' پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور (پھر) فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ اور نماز پڑھنے کا طریقہ دکھانے میں کوئی کمی نہیں کی۔

۲۳۳/۵٤١- عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ هَلْ اَمَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ غَیْرُ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَعَمْ كُنَّا فِیْ سَفَرٍ كَذَا وَكَذَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ) فَلَمَّا كَانَ مِنَ السَّحَرِ ضَرَبَ عُنُقَ رَاحِلَتِهِ وَانْطَلَقَ فَتَبِعْتُهُ فَتَغَیَّبَ عَنِّیْ سَاعَةً

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس امت میں سے حضرت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم فلاں سفر میں تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں تھے) پس جب صبح کاذب ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی سواری کو بٹھایا اور چل پڑے اور میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے چل پڑا تو آپ

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ حَاجَتُكَ ، فَقُلْتُ لَيْسَ لِي حَاجَةٌ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، قَالَ هَلْ مِنْ مَاءٍ ؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَكَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَضَاقَتْ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ لَحِقْنَا النَّاسَ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَةً فَذَهَبْتُ لِأُوذِنَهُ فَنَهَانِي فَصَلَّيْنَا الَّتِي أَدْرَكْنَا (وَفِي رِوَايَةٍ الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا) وَقَضَيْنَا الَّتِي سُبِقْنَا بِهَا (وَفِي رِوَايَةٍ وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقْنَا).

(ﷺ) کچھ دیر کے لئے میری نظروں سے غائب ہو گئے پھر تشریف لائے تو فرمایا: تمہیں کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی حاجت نہیں ہے فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پس میں نے پانی ڈالا تو آپ (ﷺ) نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر اپنے چہرہ (انور) کو دھویا' پھر اپنی کلائیاں نکالنے لگے اور (اس وقت) آپ (ﷺ) نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا جو تنگ (آستینوں والا) تھا تو آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھوں کو داخل کیا' پھر ان کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور آپ (ﷺ) نے اپنے چہرہ (انور) کو دھویا' اپنی کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا اور اپنی پیشانی (کی مقدار سر) کا مسح کیا' عمامہ پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا' پھر ہم لوگوں سے جا ملے اور اس وقت نماز قائم ہو چکی تھی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) لوگوں کو امامت کرا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے' پس میں ان کو آگاہ کرنے کے لئے جانے لگا تو آپ (ﷺ) نے مجھے منع کر دیا تو ہم نے وہ نماز پڑھی جو ہمیں (جماعت کے ساتھ) ملی' (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہمیں ملی) اور ہم نے وہ نماز پوری کی جو ہم سے رہ گئی تھی (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے وہ رکعت پوری کی جو ہم سے رہ گئی تھی)۔

٦ - بَابٌ فِي النِّيَّةِ وَالتَّسْمِيَّةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کرتے وقت نیت کرنے اور بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۵٤۲/۲۳٤ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَاهَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

حضرت عمر (بن خطاب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے' پس جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت (کرنے کی نیت) کی ہو گی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کو حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہو گی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت (کرنے کی نیت) کی ہو گی۔

۵٤۳/۲۳۵ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا وضو نہ ہو گا اس کی نماز نہیں ہو گی اور اس شخص کا وضو (کامل)

صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

نہیں ہوگا جو (وضو کرتے وقت) بسم اللہ نہ پڑھے۔

٥٤٤/٢٣٦ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا وضو (کامل) نہیں ہوگا جو (وضو کرتے وقت) بسم اللہ نہ پڑھے۔

٥٤٥/٢٣٧ - عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُوَيْطِبٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِيْ وَلَا يُؤْمِنُ بِيْ مَنْ لَا يُحِبُّ الْاَنْصَارَ.

حضرت رباح بن عبدالرحمٰن بن حویطب کا بیان ہے کہ مجھے میری دادی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کا وضو نہ ہوگا اس کی نماز نہیں ہوگی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں ہوگا جو بسم اللہ نہ پڑھے، اور اس شخص کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہوگا جو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا اور اس شخص کا مجھ پر ایمان نہ ہوگا جو انصار سے محبت نہیں کرے گا۔

٧ - بَابٌ فِيْ اِسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَتَاْكِيْدِهِ لِنَوْمِ اللَّيْلِ

کلی سے پہلے ہاتھوں کے دھونے کا استحباب اور رات کو سونے کی وجہ سے اس کی تاکید

٥٤٦/٢٣٨ - عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ (يَصِفُ وُضُوْءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (الحديث) (وَفِيْ اٰخِرِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِيْ عَلِيًّا) هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد خیر (رضی اللہ) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو دھویا اور یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا، عبد خیر نے کہا کہ (اعضاء وضو میں سے) ہر عضو کو دھونے کے لئے آپ اس وقت تک اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالتے جب تک کہ اس (ہاتھ) کو تین مرتبہ دھو نہ لیتے ...... الیٰ آخر الحدیث ...... (اور عبد خیر نے حدیث کے آخر میں کہا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) یہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ ہے۔

٥٤٧/٢٣٩ - عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا اَيْ غَسَلَ كَفَّيْهِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) يَعْنِيْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اَدْخَلَهُمَا فِيْ

حضرت ابن ابی اوس اپنے دادا حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا (ایک روایت میں دوسرے طریق سے یہ اضافہ ہے:) یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پس میں نے حضرت شعبہ (رضی اللہ) سے

الْإِنَاءِ اَوْ غَسَلَهُمَا خَارِجًا قَالَ لَا اَدْرِیْ.

پوچھا کہ آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈال کر دھویا یا ان کو (برتن سے) باہر دھویا تو انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۵۴۸/۲۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَايَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ' قَالَ وَقَالَ وَكِيْعٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبِیْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ ثَلَاثًا (حَدَّثَنَا) عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتّٰى يَغْسِلَهَا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً' اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِیْ اِنَائِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو سو کر جاگے تو اپنے ہاتھ کو (پانی کے) برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک کہ وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے'...... اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اپنے ہاتھ کو برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے) جب تک کہ وہ اسے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دھو نہ لے...... اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک (اور) روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنے (پانی کے) برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک کہ وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

۸ - بَابٌ فِی الْمَضْمَضَةِ وَ الْاِسْتِنْشَاقِ وَالْاِسْتِنْثَارِ

کلی کرنے' ناک میں پانی ڈالنے اور ناک کو جھاڑنے کا بیان

۵۴۹/۲۴۱ - عَنْ اَبِیْ غَطْفَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَجَدْتُهٗ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْثِرُوْا ثِنْتَيْنِ وَفِیْ رِوَايَةٍ (مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ اَوْثَلَاثًا).

حضرت ابو غطفان کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو وضو کرتے ہوئے پایا تو آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مرتبہ ناک کو صاف کرو (اور ایک روایت میں ہے کہ ناک میں دو مرتبہ پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو یا تین مرتبہ)۔

۵۵۰/۲۴۲ - عَنْ عَبْدِخَيْرٍ قَالَ صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَاَتَيْنَاهُ "يَعْنِیْ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ" فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاُتِیَ بِرَكْوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَاَفْرَغَ الرَّكْوَةَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِكَفٍّ كَفٍّ

حضرت عبد خیر (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ ہم نے صبح کی نماز پڑھی' پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے' پس آپ نے (وضو کے لئے) پانی منگوایا تو آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشت لایا گیا' عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور

(وَفِيْ رِوَايَةٍ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ) ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَمَسَحَ بِهَا رَاْسَهُ بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمُوْهُ.

اپنے دونوں ہاتھوں کوتین مرتبہ دھویا اورتین مرتبہ کلی کی اور ایک ایک چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین مرتبہ کلی کی اور ایک ہی چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا) پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا' اورتین تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو دھویا' پھر آپ نے برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اس برتن کے پانی کی تری سے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیروں کو دھویا' پھر فرمایا: یہ تمہارے نبی کریم ﷺ کا وضو ہے' سو تم اسے یاد رکھو۔

٥٥١/٢٤٣ - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَصِفُ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور آپ (ﷺ) نے ایک ایک مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

٥٥٢/٢٤٤ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَنْشَقَ اَدْخَلَ الْمَاءَ مِنْخَرَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی ناک میں پانی ڈالتے تو اپنے نتھنوں میں پانی داخل کرتے۔

٥٥٣/٢٤٥ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَاءً ا ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَقَالَ مَرَّةً لِيَنْثِرْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں پانی ڈالے' پھر اسے جھاڑ لیا کرے اور ایک روایت میں لفظ ''لینثر'' ہے۔

٥٥٤/٢٤٦ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْثِرْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيَاشِيْمِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑ لیا کرے کیونکہ شیطان اس کے ناک کے بانسوں میں رات گزارتا ہے۔

٥٥٥/٢٤٧ - عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغْ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَاِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَاَبْلِغْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا.

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وضو کے بارے میں بتائیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو کامل وضو کرو اور انگلیوں کا خلال کیا کرو اور جب تم ناک میں پانی ڈالو تو مبالغہ کیا کرو بشرطیکہ تم روزہ دار نہ ہو۔

فَصْلٌ فِيْ جَوَازِ تَاْخِيْرِهِمَا عَنْ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَفِيْ حُكْمِ التَّرْتِيْبِ فِي الْوُضُوْءِ

چہرے اور ہاتھوں کو دھوتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں تاخیر کا جواز اور وضو کرنے میں ترتیب کا حکم

٥٥٦/٢٤٨ - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں (وضو کے لئے) پانی پیش کیا گیا تو آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا.

(ﷺ) نے وضو کیا، پس آپ (ﷺ) تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا، پھر تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو دھویا، پھر کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، اپنے سر اور اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں کا مسح کیا اور تین مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا۔

۵۵۷/۲۴۹ - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُخْرِجُ لَهُ (تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَاءَ فِيْ هٰذَا فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ يَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا) وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيُمَضْمِضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى ثَلَاثًا. "الحديث"

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے لئے اس (برتن) سے پانی نکالا کرتی تھی تو آپ (ﷺ) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے تھے) اور تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھوتے، تین مرتبہ کلی کرتے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے، تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھوتے اور تین مرتبہ بائیں ہاتھ کو (کہنی سمیت) دھوتے۔ (الحدیث)

۵۵۸/۲۵۰ - عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهَا) ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ. "الحديث"

حضرت حمران بن ابان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس وقت آپ لوگوں کے بیٹھنے اور جمع ہونے کی جگہ پر تھے، پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کو دھویا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو تین مرتبہ دھویا) پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور تین مرتبہ اپنی ہتھلیوں کو دھویا، پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا اور تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ (الحدیث)

۹ - بَابٌ فِيْ غَسْلِ الْوَجْهِ وَتَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ وَتَعَاهُرِ الْمَاقِيْنَ

چہرے کو دھونے، ڈاڑھی کا خلال کرنے اور آنکھوں کے گوشوں کو ملنے کا بیان

۵۵۹/۲۵۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ بِالْمَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو پانی سے اپنی ڈاڑھی مبارک کا خلال کرتے۔

۵٦۰/۲۵۲ - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ تَمَضْمَضَ وَمَسَحَ لِحْيَتَهُ مِنْ تَحْتِهَا بِالْمَاءِ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو کلی کرتے اور پانی لے کر اپنی ڈاڑھی مبارک کا اس کے نیچے سے خلال کرتے۔

۵٦۱/۲۵۳ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وضو

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِيَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَكَانَ يَقُوْلُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

کرتے تو تین مرتبہ کلی کرتے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے، تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھوتے اور آنکھوں کے گوشوں کو ملتے، حضرت ابوامامہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کرتے اور فرماتے تھے کہ کان سر کا حصہ ہیں۔

١٠ - بَابٌ فِيْ غَسْلِ الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَتَطْوِيْلِ الْغُرَّةِ وَتَخْلِيْلِ الْأَصَابِعِ وَالدَّلْكِ

ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے، چمک بڑھانے انگلیوں کا خلال کرنے اور اعضاء وضو کو ملنے کا بیان

٥٦٢/٢٥٤ - عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمِرْفَقَيْنِ فَلَمَّا غَسَلَ رِجْلَيْهِ جَاوَزَ الْكَعْبَيْنِ إِلَى السَّاقَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذَا مَبْلَغُ الْحِلْيَةِ.

حضرت ابوزرعہ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو آپ نے وضو کیا اور آپ نے اپنی کلائیوں کو کہنیوں سے آگے (بغلوں) تک دھویا، اور جب آپ اپنے پاؤں دھونے لگے تو ٹخنوں سے تجاوز کر کے پنڈلیوں کو بھی دھو ڈالا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ (قیامت کے دن) زیور (چمک) پہنچنے کی جگہ ہے۔

٥٦٣/٢٥٥ - عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ رَقِيَ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَرَفَعَ فِيْ عَضُدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ نُعَيْمٌ لَا أَدْرِيْ قَوْلَهُ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت نعیم بن عبداللہ مجمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد کی چھت پر چڑھ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اس وقت آپ وضو کر رہے تھے تو آپ نے اپنے (پورے) بازوؤں تک پانی چڑھایا، پھر آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن میری امت کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں آثار وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، پس تم میں سے جو شخص اپنی چمک کو زیادہ کر سکتا ہو وہ (زیادہ) کر لے۔ حضرت نعیم (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ اس قول ''پس تم میں سے جو اپنی چمک کو زیادہ کر سکتا ہو وہ (زیادہ) کر لے'' کے بارے میں، میں نہیں جانتا کہ آیا یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

٥٦٤/٢٥٦ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَرَكَ مِنْ أُمَّتِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ (قیامت کے دن) آپ اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جنہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہوگا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: آثار وضو کی وجہ سے ان کے چہرے، بازو اور پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

۵٦۵/۲۵۷ - عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ وَهُوَ یَمُرُّ الْوُضُوْءَ اِلٰى اِبْطِهٖ فَقُلْتُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ مَاهٰذَا الْوُضُوْءُ قَالَ یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ اِنِّیْ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ اِلٰى حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ.

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے (کھڑا) تھا اور آپ وضو کر رہے تھے اور آپ نے وضو کے پانی کو اپنی بغل تک پہنچا دیا' میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عجمی کے بیٹے! تم یہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح کا وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے دن) مؤمن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک (اس کے) وضو (کا پانی) پہنچے گا۔

۵٦٦/۲۵۸ - عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ.

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

۵٦۷/۲۵۹ - عَنْ اَبِیْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ "رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ" وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ' قِیْلَ وَمَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ' قَالَ فِی الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ.

حضرت ابو سورہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خلال کرنے والے کتنے اچھے ہیں' عرض کیا گیا: کس چیز میں خلال کرنے والے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وضو اور کھانے میں۔

۵٦۸/۲٦۰ - عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ هٰكَذَا یَدْلُكُ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو (اعضاء وضو پر پانی پہنچانے کے بعد) اس طرح ملنے لگے۔

۱۱ - بَابٌ فِیْ مَسْحِ الرَّاْسِ وَالْاُذُنَیْنِ وَالصُّدْغَیْنِ

سر' کانوں اور کنپٹیوں کے مسح کرنے کا بیان

۵٦۹/۲٦۱ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِیْصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُرِیْكُمْ كَیْفَ كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى' فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَغَسَلَ قَدَمَیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاُذُنَیْنِ مِنَ الرَّاْسِ ثُمَّ قَالَ قَدْ تَحَرَّیْتُ لَكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عروہ بن قبیصہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! (ضرور دکھائیں) پس آپ نے پانی منگوایا تو آپ نے تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا' تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو دھویا' اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا' پھر فرمایا: (لوگو!) یاد رکھو! بلاشبہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں' پھر فرمایا: میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا زیادہ لائق و بہتر طریقہ دکھانے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وتَقَدَّمَ فِيْ بَابِ غَسْلِ الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يَقُوْلُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ".

کی کوشش کی ہے (اور چہرہ دھونے کے بیان میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ کے حوالہ سے حدیث گزر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے سر کا مسح ایک مرتبہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں)۔

٥٧٠/٢٦٢ - عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَتَى عُثْمَانُ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، يَا هٰؤُلَاءِ اَكَذَاكَ؟ قَالُوْا نَعَمْ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ.

حضرت بسر بن سعید (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ لوگوں کے بیٹھنے اور جمع ہونے کی جگہ پر آئے اور آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا' پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' اور اپنے دونوں پیروں کو تین تین مرتبہ (دھویا)' پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اسی طرح) وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' اے لوگو! کیا اسی طرح ہے؟ آپ کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: جی ہاں!

٥٧١/٢٦٣ - عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ مَسَحَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاْسَهُ فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى اَرَادَ اَنْ يَقْطُرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ نے وضو میں اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے کے قریب تھا' اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٥٧٢/٢٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَالْاُخْرٰى ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اَنْقَاهُمَا.

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' پس آپ (ﷺ) نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا' تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا' تین مرتبہ بائیں ہاتھ کو دھویا' اپنے ہاتھ سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ (نئے) پانی (کی تری) سے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پیروں کو اچھی طرح دھویا۔

٥٧٣/٢٦٥ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا (اس طرح) مسح کیا کہ ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے' اپنے سر کے اگلے حصہ سے مسح کرنا شروع کیا' پھر ہاتھوں کو اپنی گدی تک لے گئے' پھر ان کو واپس لے آئے یہاں تک کہ اس جگہ تک

واپس لے آئے جہاں سے (مسح کرنا) شروع کیا تھا' پھر اپنے پیروں کو دھویا۔

٥٧٤/٢٦٦ - عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ "يَصِفُ وُضُوْءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ" قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَمَسَحَ رَاْسَهُ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "عَلِيٌّ" هٰذَا وُضُوْءُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمُوْهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِهِ وَقَالَ وَلَا اَدْرِيْ اَرَدَّ يَدَهُ اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد خیر (رضی اللہ) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا: پھر آپ نے (پانی کے) برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اس (برتن کے پانی کی تری) سے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' پھر تین تین مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے' سو تم اس وضو (کے طریقہ) کو یاد رکھو' اور ایک روایت میں عبد خیر نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کا (اس طرح) مسح کیا کہ اپنے سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے اس کے پچھلے حصہ تک مسح کیا اور عبد خیر نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ اپنے ہاتھ کو واپس بھی لائے یا نہیں اور (پھر) اپنے پیروں کو دھویا پھر فرمایا: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو (کے طریقہ) کو دیکھنا پسند کرے تو یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

٥٧٥/٢٦٧ - عَنْ طَلْحَةَ الْاَيَامِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ وَمَا يَلِيْهِ مِنْ مُقَدَّمِ الْعُنُقِ بِمَرَّةٍ، قَالَ الْقَذَالُ السَّالِفَةُ الْعُنُقِ.

حضرت طلحہ ایامی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' یہاں تک کہ گردن کے اگلے حصہ اور گردن کے اگلے حصہ سے ملے ہوئے حصہ تک مسح کیا' راوی کا بیان ہے کہ گردن کے اگلے حصہ کو "قذال" کہتے ہیں۔

٥٧٦/٢٦٨ - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا.

حضرت مقدام بن معد یکرب کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا' پھر تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا' پھر کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں کا مسح کیا اور تین مرتبہ اپنے پیروں کو دھویا۔

٥٧٧/٢٦٩ - عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ "بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ بِغَرْفَةٍ مِنْ مَاءٍ حَتّٰى يَقْطُرَ الْمَاءُ مِنْ

حضرت ابوالازہر (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کا ایک چلو لیکر اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے یا پانی کے قطرے

رَاْسِهٖ اَوْ كَادَ يَقْطُرُ وَاَنَّهٗ اَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَاْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ مَرَّبِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ.

ٹپکنے کے قریب تھے' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو کر کے دکھایا' پس جب اپنے سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے سر کے اگلے حصہ پر رکھا' پھر ان کو گدی تک لے گئے' پھر ان کو واپس اسی جگہ تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔

۵۷۸/۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنِ الْمَازِنِىُّ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ' قَالَ سُفْيَانُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى مُنْذُ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِقَلِيْلٍ وَكَانَ يَحْيٰى اَكْبَرَ مِنْهُ' قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ' فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَوَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ' قَالَ اَبِىْ سَمِعْتُهٗ مِنْ سُفْيَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ' وَقَالَ مَرَّةً مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً' وَقَالَ مَرَّتَيْنِ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا' حضرت سفیان کا بیان ہے کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ کے واسطہ سے چوہتر سال کی عمر میں حدیث بیان کی اور اس کے بعد میں نے ان سے بہت کم سوال کیا' اور یحییٰ ان سے بڑے تھے' حضرت سفیان کا بیان ہے کہ میں نے ان سے تین حدیثیں سنی ہیں' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا' تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا اور دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' حضرت عبداللہ بن امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میرے والد (امام احمد) نے حضرت سفیان سے اس (حدیث) کو تین مرتبہ سنا' انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیروں کو دو مرتبہ دھویا' ایک روایت میں انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا اور دوسری روایت میں انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح دو مرتبہ کیا۔

۵۷۹/۲۷۱ - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ عِنْدَهَا "قَالَتْ" فَرَاَيْتُهٗ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ مَجَارِى الشَّعْرِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ الْمِيْضَاةَ فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِهٖ وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ (وَفِىْ رِوَايَةٍ فِىْ جُحْرِ اُذُنَيْهِ).

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس وضو کیا' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح بالوں کے اگنے کی جگہ سے (اس طرح) کیا کہ اگلے حصہ سے پچھلے حصہ تک اور پچھلے حصہ سے اگلے حصہ تک مسح کیا' اپنی کنپٹیوں کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں کا مسح کیا (اور حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں (وضو کے لئے) پانی پیش کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ہر عضو کو) تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح دو مرتبہ کیا' اور سر کا مسح سر کے پچھلے حصہ سے شروع کیا اور اپنی دو انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں میں داخل کیا (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا)۔

۵۸۰/۲۷۲ - (وَعَنْهَا اَيْضًا فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى) قَالَتْ وَمَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَا بَقِىَ مِنْ وَضُوْئِهٖ فِىْ يَدَيْهِ

(حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح اپنے ہاتھوں کے

مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِهِ ثُمَّ رَدَّ يَدَهُ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ فَوْقِ الشَّعْرِ كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ.

بقیہ پانی سے دو مرتبہ کیا' سر کا مسح سر کے پچھلے حصہ سے شروع کیا' پھر اپنے ہاتھ کو اپنی پیشانی تک واپس لے آئے اور اپنے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصوں کا مسح کیا (اور انہی سے ایک اور طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاں وضو کیا تو آپ (ﷺ) نے سر کے اوپر والے حصہ سے سر کا مسح شروع کیا اور پورے سر کو ہر طرف سے گھیرتے ہوئے اس حصہ تک مسح کیا جہاں بالوں کے اگنے کی آخری جگہ ہے (اور مسح کرتے وقت) بالوں کو اپنی حالت سے حرکت نہیں دی۔

١٢ - بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعَمَامَةِ وَالْخِمَارِ وَالتَّسَاخِينِ

عمامہ' خمار اور موزوں پر مسح کرنے کا بیان

٥٨١/٢٧٣ - عَنْ ثَوْبَانَ "مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ "جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں" فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (فوج کا دستہ) بھیجا تو انہیں ٹھنڈ لگ گئی' پس جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ (ﷺ) سے ٹھنڈ لگنے (کی وجہ سے جو تکلیف پہنچی تھی اس) کی شکایت کی تو آپ (ﷺ) نے ان کو پگڑیوں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

٥٨٢/٢٧٤ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ ثُمَّ الْعَمَامَةِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ (ﷺ) نے موزوں اور خمار پر مسح کیا' پھر عمامہ پر مسح کیا۔

٥٨٣/٢٧٥ - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعَمَامَةِ (وَفِي لَفْظٍ) قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (اور ایک روایت میں) انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور خمار پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٥٨٤/٢٧٦ - عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عَمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ' وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى

حضرت زید بن صوحان عبدی کے غلام حضرت ابو مسلم (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی معیت میں تھا کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بے وضو ہو گیا اور وہ اپنے موزوں کو اتارنا چاہتا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کا حکم دیا اور پیشانی (کی مقدار سر) کا مسح کرنے کا حکم دیا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے

خُفَّيْهِ وَعَلٰى خِمَارِهِ.

ہوئے دیکھا۔

۵۸۵/۲۷۷ - عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ تَبَرَّزَ ثُمَّ دَعَا بِمَطْهَرَةٍ "أَيْ إِدَاوَةٍ" فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعَلٰى خِمَارِ الْعَمَامَةِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثُمَّ دَعَا بِمَطْهَرَةٍ بِالْإِدَاوَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوْقَيْنِ وَالْخِمَارِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوْا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر کس طرح مسح کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قضاء حاجت فرمائی، پھر پانی کا برتن منگوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرہ (انور) کو دھویا، اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے موزوں اور خمار عمامہ پر مسح کیا، عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ "پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کے لئے پانی کا برتن منگوایا" (اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موزوں اور عمامہ پر مسح کیا کرو۔

۵۸٦/۲۷۸ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "يَصِفُ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" قَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْعَمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ "الْحَدِيْثُ بِتَمَامِهِ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ صِفَةِ الْوُضُوْءِ".

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے چہرہ (انور) کو دھویا، اپنی کلائیوں کو دھویا، اپنی پیشانی (کی مقدار سر) کا مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا (یہ پوری حدیث وضو کے طریقہ کے بیان میں گزر چکی ہے)۔

۱۳ - بَابٌ فِيْ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَمَا يَتْبَعُ ذٰلِكَ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

پیروں اور ان کے تابع حصوں کے دھونے کا بیان، اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ صِفَةِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

پیروں کے دھونے کا طریقہ

۵۸۷/۲۷۹ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ وَصَفَ لَهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا).

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتایا، پھر اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح وضو کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر اپنے پیروں کو دھویا یہاں تک کہ ان کو اچھی طرح صاف کیا)۔

۵۸۸/۲۸۰ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ وَأَبِيْ

حضرت یزید بن ابی مالک اور حضرت ابو الازہر کا بیان ہے کہ

الْأَزْهَرِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو دکھایا تو انہوں نے وضو کیا (تو اعضاء وضو میں سے ہر عضو کو) تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے پیروں کو بغیر کسی گنتی کے دھویا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

کامل وضو کرنے کا بیان' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ ''ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے''

۵۸۹/۲۸۱ - عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مَكَّةَ قَالَ وَكَانَتْ تَخْرُجُ بِاَبِيْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ يُصَلِّيْ بِهَا قَالَ فَاَدْرَكْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَاَسَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ تَوَضَّاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ.

حضرت سالم سبلان کا بیان ہے کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے حضرت سالم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو یحییٰ تیمی کو (اپنے ساتھ) لے جایا کرتی تھیں کہ وہ انہیں نماز پڑھاتے تھے' حضرت سالم کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو ملے تو حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) نے اچھی طرح وضو نہ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اچھی طرح کامل وضو کرو' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایڑیوں کے لئے (دوزخ کی) آگ کا عذاب ہوگا (اور دوسرے طریق سے) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وضو کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اچھی طرح کامل وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے (دوزخ کی) آگ کا عذاب ہے۔

۵۹۰/۲۸۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ فَلَمْ يَمَسَّ اَعْقَابَهُمُ الْمَاءُ، فَقَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْعَرَاقِيْبِ) مِنَ النَّارِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ان کی ایڑیوں پر پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے (دوزخ کی) آگ کا عذاب ہے (اور ایک روایت میں (للاعقاب کی بجائے) "للعراقیب" کا لفظ ہے)۔

۵۹۱/۲۸۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ان کی ایڑیاں (خشک رہ جانے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے (دوزخ کی) آگ کا عذاب ہے اچھی طرح کامل وضو کرو۔

٥٩٢/٢٨٤ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

٥٩٣/٢٨٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں اور پیروں کے تلووں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

٥٩٤/٢٨٦ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ رِبْعِيَّةُ بِنْتُ عِيَاضٍ الْكِلَابِيَّةُ عَنْ جَدِّهَا عُبَيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكِلَابِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَاَسْبَغَ الطُّهُوْرَ، وَكَانَتْ هِیَ اِذَا تَوَضَّاَتْ اَسْبَغَتِ الطُّهُوْرَ حَتّٰى تَرْفَعَ الْخِمَارَ فَتَمْسَحُ رَاْسَهَا.

حضرت سعید بن خثیم ہلالی کا بیان ہے کہ میری دادی حضرت ربعیہ بنت عیاض کلابیہ نے اپنے دادا حضرت عبیدہ بن عمرو کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے حدیث سنائی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی طرح کامل وضو کرتے ہوئے دیکھا' اور وہ (حضرت ربعیہ) جب بھی وضو کرتیں تو اچھی طرح کامل وضو کرتیں' یہاں تک کہ اوڑھنی کو اٹھا کر اپنے سر کا مسح کرتیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِیْ تَخْلِيْلِ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ

پیروں کی انگلیوں کے خلال کرنے کا بیان

٥٩٥/٢٨٧ - عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ خَلَّلَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ.

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ ''جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں'' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بھی وضو کرتے تو اپنی (سب سے چھوٹی انگلی) چھنگلی سے اپنے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرتے۔

٥٩٦/٢٨٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ يَعْنِیْ اِسْبَاغَ الْوُضُوْءِ، وَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُ اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ (وَفِیْ رِوَايَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّا) وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰى تَجِدَ حَجْمَ الْاَرْضِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جس کا تعلق نفل نماز سے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو' یعنی کامل وضو کیا کرو' اور اسے فرمایا: جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا کرو یہاں تک کہ تم مطمئن ہو جاؤ (اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ دونوں ہتھیلیاں مطمئن ہو جائیں) اور تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح ٹکا دو یہاں تک کہ تم زمین کا حجم محسوس کرو۔

١٤ - بَابٌ فِی اللُّمْعَةِ وَالْمُوَالَاةِ وَالْحَثِّ عَلٰى اِحْسَانِ الْوُضُوْءِ

کسی جگہ کے خشک رہنے اور پے در پے وضو کرنے نیز اچھی طرح وضو کرنے کی ترغیب کا بیان

٥٩٧/٢٨٩ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ عَلٰى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْئَكَ.

کی خدمت اقدس میں ایک شخص آیا جس نے وضو کیا اور اپنے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ (دھونے سے) چھوڑ دی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

۵۹۸/۲۹۰ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ فَاَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا اور اپنے پاؤں کی پشت پر ناخن جتنی جگہ (دھونے سے) چھوڑ دی تو نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا اور فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو، پس وہ واپس گیا اور وضو کیا، پھر اس نے نماز پڑھی۔

۵۹۹/۲۹۱ - عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ وَفِيْ ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ.

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے پاؤں کی پشت پر ایک درہم کی مقدار جگہ خشک تھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے وضو لوٹانے کا حکم دیا۔

۲۹۲/۶۰۰ - عَنْ اَبِيْ رَوْحٍ الْكَلَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ بِالرُّوْمِ فَتَرَدَّدَ فِيْ آيَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّهُ يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اَنَّ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الْوُضُوْءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ اِنَّمَا لَبَّسَ عَلَيْنَا الشَّيْطَانُ الْقِرَاءَةَ مِنْ اَجْلِ اَقْوَامٍ يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاَحْسِنُوا الْوُضُوْءَ.

حضرت ابو روح کلاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ (ﷺ) نے ''سورہ روم'' پڑھی تو آپ (ﷺ) کو کسی آیت میں مشابہ لگ گیا، جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ہم پر قرآن خلط ملط کر دیا گیا، یقیناً (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ایسے لوگ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جو اچھی طرح وضو نہیں کرتے، پس جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آئے تو وہ اچھی طرح وضو کر لیا کرے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس (روایت) میں یہ ہے کہ شیطان نے ہم پر قراءت کو ایسے لوگوں کی وجہ سے خلط ملط کر دیا جو بغیر وضو کے نماز پڑھنے آتے ہیں، پس جب تم نماز پڑھنے (کے لئے) آؤ تو اچھی طرح وضو کر لیا کرو۔

۱۵ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا وَ كَرَاهَةَ الزِّيَادَةِ

وضو کرتے وقت اعضائے وضو کو ایک مرتبہ، دو مرتبہ اور تین مرتبہ دھونے اور اس سے زیادہ مرتبہ دھونے کی کراہت کا بیان

۲۹۳/۶۰۱ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وضو کیا تو (اعضاء وضو میں سے) ہر عضو کو ایک مرتبہ

22 غَسْلَةً وَاحِدَةً ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

دھویا' پھر بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا (وضو) کیا۔

۶۰۲/۲۹۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

۶۰۳/۲۹۵ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۶۰۴/۲۹۶ - عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَوَضَّاُ ثَلَاثًا يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَوَضَّاُ مَرَّةً يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (وضو کرتے وقت) اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھو کر فرماتے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھو کر فرماتے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔

۶۰۵/۲۹۷ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَالَ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فَهَالَ عَلٰى يَدِهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً وَعَلٰى وَجْهِهِ مَرَّةً وَعَلٰى ذِرَاعَيْهِ مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّةً بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا' وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ الْتَفَّ اِصْبَعُهُ الْاِبْهَامَ.

حضرت عمارہ بن عثمان بن حنیف کا بیان ہے کہ مجھے قیسی نے حدیث سنائی' وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ (ﷺ) نے پیشاب کیا تو آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو ایک مرتبہ دھویا' اپنے چہرہ (انور) کو ایک مرتبہ دھویا' اپنی کلائیوں کو ایک مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں پیروں کو ایک مرتبہ دھویا' اور انہوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ آپ (ﷺ) کی انگلی انگوٹھے سے ملی ہوئی تھی۔

۶۰۶/۲۹۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن زید انصاری ثم مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھویا۔

۶۰۷/۲۹۹ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۶۰۸/۳۰۰ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

۶۰۹/۳۰۱ - عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو تین تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا' تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

٦١٠/٣٠٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِيْ لَابُدَّمِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (وضو کرتے وقت) اعضائے وضو کو ایک مرتبہ دھویا تو یہ وضو کا وہ درجہ ہے جس کے بغیر چارہ نہیں، جس نے اعضائے وضو کو دو مرتبہ دھویا تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے اور جس نے اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھویا تو یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کا وضو ہے۔

٦١١/٣٠٣ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَيْسَ هٰكَذَا رَاَيْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، قَالُوْا نَعَمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے اکٹھے ہونے اور بیٹھنے کی جگہ وضو کیا تو ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور اس وقت آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کرام موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! (ہم نے اسی طرح دیکھا ہے)

٦١٢/٣٠٤ - ز عَنْ عَبْدِخَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حضرت عبدخیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

٦١٣/٣٠٥ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هٰذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھو کر اسے (وضو کر کے) دکھایا (اور) فرمایا: یہ وضو ہے، پس جس شخص نے اس پر زیادتی کی اس نے برا کیا، حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا۔

١٦ - بَابٌ مَايَقُوْلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے کے بعد کیا کہے

٦١٤/٣٠٦ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ کلمات کہے: ''اشهدان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهدان محمد اعبده ورسوله''. (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، وہ جس (دروازہ) سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

٦١٥/٣٠٧ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر اس نے تین مرتبہ یہ کلمات

تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ.

کہے: ''اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

۱۷ - بَابٌ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

٦١٦/٣٠٨ - عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ.

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام پہلی وحی میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے تو انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا، پس جب وضو سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑکا۔

٦١٧/٣٠٩ - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ بِهَا نَحْوَ الْفَرْجِ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وُضُوْئِهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وضو کرنے کا طریقہ سکھایا، پس جب اپنے وضو سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لیا اور شرمگاہ پر چھڑکا، راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو (سے فارغ ہونے) کے بعد (شرمگاہ پر) پانی چھڑکا کرتے تھے۔

۱۸ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَجَوَازِ الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

ہر نماز کے لئے وضو کرنے اور ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھنے کے جواز کا بیان

٦١٨/٣١٠ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ مَازِنِ بَنِي النَّجَّارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ، فَقَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرِ بْنِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان انصاری ثم مازنی ''جو بنو نجار کے قبیلہ مازن سے ہیں'' کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ یہ بتائیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خواہ باوضو ہوتے یا بے وضو ہوتے (دونوں صورتوں میں) ہر نماز کے لئے (تازہ) وضو کرتے تھے، اس کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی اور ان کو حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر بن غسیل نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر (فرض) نماز کے لئے (تازہ) وضو کرنے کا حکم دیا گیا خواہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باوضو ہوتے یا بے وضو ہوتے، پھر جب یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دشوار ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وضو کی مشقت اٹھا لی گئی، ماسوا

الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ، قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ.

بے وضو ہو جانے کی حالت کے (کہ اس صورت میں وضو لازمی ہے) حضرت عبید اللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) اپنے آپ میں اس پر قوت محسوس کرتے تھے، اسی لیے موت تک وہ اس پر عمل پیرا رہے (یعنی ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے تھے)۔

۶۱۹/۳۱۱ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُلْتُ وَاَنْتُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَالَمْ نُحْدِثْ.

حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو کرتے تھے، حضرت عمرو بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ تم لوگ کس طرح کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تک ہم بے وضو نہ ہو جاتے اس وقت تک ایک ہی وضو سے ہم کئی نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

۶۲۰/۳۱۲ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ نے نہیں کیا تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

۶۲۱/۳۱۳ - عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ؟ قَالَ مَاءٌ تَوَضَّأُ بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ كَانَتْ سُنَّةً.

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا کوزہ لے کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ پانی ہے تاکہ آپ اس سے وضو کریں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں، وضو کروں، اور اگر میں ایسا کروں تو یہ سنت ہو جائے۔

۶۲۲/۳۱۴ - وَعَنْهَا اَيْضًا فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ تَوَضَّأَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی بیت الخلاء سے نکلتے تھے وضو کرتے تھے۔

۶۲۳/۳۱۵ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ وَلَاَخَّرْتُ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کرنے اور عشاء کی نماز رات کے تہائی حصہ تک تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۱۹ - بَابٌ فِيْ جَوَازِ الْوُضُوْءِ فِي

مسجد میں وضو کرنے کے جواز اور جو شخص سونا چاہے

اَلْمَسْجِدِ وَاسْتِحْبَابِهٖ لِمَنْ اَرَادَ النَّوْمَ

اس کے لئے وضو کرنے کے استحباب کا بیان

٦٢٤/٣١٦ - عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ لَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص (صحابی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے یہ بات محفوظ رکھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں وضو کیا۔

٦٢٥/٣١٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ وَهُوَ جُنُبٌ) تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَرْقُدُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ درانحالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنبی ہوتے) تو جو وضو نماز کے لئے کیا جاتا ہے وہ وضو کرتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز والا وضو کرتے، پھر سو جاتے۔

٦٢٦/٣١٨ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّاْ وَنَمْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ. "الحديث"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر کی طرف (سونے کے ارادہ سے) آؤ تو وضو کرو اور اپنے دائیں پہلو پر سو جاؤ اور یہ کلمات کہو: "اللهم اسلمت وجهی الیك". (الحدیث)

اَبْوَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے سے متعلق ابواب

١ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَشْرُوْعِيَّةِ ذٰلِكَ

موزوں پر مسح کرنے کی مشروعیت کا بیان

٦٢٧/٣١٩ - عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ، لِاَنَّ إِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

حضرت اعمش حضرت ابراہیم سے اور حضرت ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، تو ان کو کہا گیا کہ آپ یہ (موزوں پر مسح) کرتے ہیں حالانکہ آپ نے پیشاب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ حضرت ابراہیم کا بیان ہے کہ لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی، کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مائدہ (میں آیت وضو) کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

٦٢٨/٣٢٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَاسْاَلُوْا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ قَبْلَ نُزُوْلِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، پس تم ان لوگوں سے پوچھو جو یہ گمان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ مائدہ کے نزول سے پہلے مسح کیا یا سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد، اللہ کی قسم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سورۃ مائدہ (کے نزول)

الْمَائِدَةِ اَوْ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ، وَاللّٰهِ مَامَسَحَ بَعْدَ الْمَائِدَةِ، وَلَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰى ظَهْرِ عَابِرٍ بِالْفَلَاةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَيْهِمَا.

کے بعد (موزوں پر) مسح نہیں کیا' اور مجھے جنگل بیاباں کے راستہ کو طے کرنا موزوں پر مسح کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۶۲۹/۳۲۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ بِالْعِرَاقِ حِيْنَ يَتَوَضَّأُ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ سَلْ اَبَاكَ عَمَّا اَنْكَرْتَ عَلَيَّ مِنْ مَسْحِ الْخُفَّيْنِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ بِشَيْءٍ فَلَا تَرُدَّ عَلَيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عراق میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ وضو کرتے تو اپنے موزوں پر مسح کرتے تو میں نے ان پر اعتراض کیا' فرماتے ہیں کہ پس جب ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے موزوں پر مسح کرنے کا مجھ پر اعتراض کیا تھا تو اس کے بارے میں آپ اپنے والد گرامی سے پوچھ لیں' فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تمہیں حضرت سعد کوئی مسئلہ بتا دیں تو اس کو رد نہ کیا کرو (بلکہ قبول کر لیا کرو) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

۶۳۰/۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاٰى ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ سَعْدٌ نَعَمْ ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ افْتِ ابْنَ اَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلٰى خِفَافِنَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَمْ وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَالَمْ يَخْلَعْهُمَا وَمَا يُوَقِّتُ لِذٰلِكَ وَقْتًا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَعْمَرًا فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم یہ کام (موزوں پر مسح) کرتے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! پس جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ میرے بھتیجے (عبداللہ) کو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بتائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں اپنے موزوں پر مسح کیا کرتے تھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اگرچہ پاخانہ اور پیشاب کر کے آئے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ پاخانہ اور پیشاب کر کے آئے۔ حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد موزوں پر اس وقت تک مسح کرتے رہتے جب تک ان کو اتار نہ لیتے اور اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہ کرتے۔ حضرت عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حضرت معمر کو سنائی تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت ایوب نے حضرت نافع کے واسطہ سے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

۶۳۱/۳۲۳ - عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوْقَيْنِ وَالْخِمَارِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٦٣٢/٣٢٤ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْحَدَثِ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بے وضو ہونے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

٦٣٣/٣٢٥ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ فِي السَّفَرِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٦٣٤/٣٢٦ - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٦٣٥/٣٢٧ - عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوْا (وَفِي رِوَايَةٍ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ).

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (موزوں اور عمامہ پر) مسح کیا کرو (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

٦٣٦/٣٢٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ''الْأَسْلَمِيِّ'' عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

حضرت عبداللہ بن بریدہ ''اسلمی'' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نجاشی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بطور تحفہ دو، سیاہ وسادہ موزے بھیجے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو پہنا، پھر وضو کیا اور ان (موزوں) پر مسح کیا۔

٦٣٧/٣٢٩ - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦٣٨/٣٣٠ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوْبَ نَزَعَ خُفَّيْهِ فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَلٰكِنِّي حُبِّبَ إِلَيَّ الْوُضُوْءُ.

حضرت علی بن مدرک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے موزوں کو اتارا تو لوگ ان کو غور سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، لیکن مجھے وضو کرنا (زیادہ) پسندیدہ ہے۔

٦٣٩/٣٣١ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ، قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! آج میں نے آپ کو ایسا عمل کرتے دیکھا ہے جو اس سے پہلے کبھی آپ نے نہیں کیا تھا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے عمر! جان بوجھ کر میں نے یہ کام کیا ہے۔

٢ - بَابٌ فِي اشْتِرَاطِ الطَّهَارَةِ

موزے پہننے سے پہلے

قَبْلَ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ

باوضو ہونا شرط ہے

٦٤٠/٣٣٢ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَنْزِعُ خُفَّيْكَ قَالَ لَا اِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ اَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ، ثُمَّ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے چہرہ (انور) کو دھویا، اپنی کلائیوں کو دھویا، اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے موزوں کو اتار نہ دوں، فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے ان کو وضو کی حالت میں پہنا تھا، پھر اس کے بعد میں ننگے پاؤں نہیں چلا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صبح کی نماز ادا کی۔

٦٤١/٣٣٣ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّهُ سَافَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَادِيًا فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَاَتَاهُ فَتَوَضَّاَ فَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَتَوَضَّاَ فَلَمَّا فَرَغَ وَجَدَ رِيْحًا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعَادَ فَخَرَجَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَسِيْتَ لَمْ تَخْلَعِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كَلَّا، بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک وادی میں داخل ہو کر قضائے حاجت فرمائی، پھر باہر نکلے اور ان (مغیرہ بن شعبہ) کے پاس تشریف لائے اور وضو (کرنے کا ارادہ) کیا تو اپنے موزوں کو اتار کر وضو کیا، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (وضو سے) فارغ ہو گئے تو بعد ازاں ہوا (کے خارج ہونے) کو محسوس کیا تو دوبارہ وادی میں داخل ہوئے، پھر باہر نکلے اور وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ بھول گئے ہیں کہ آپ نے موزوں کو نہیں اتارا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہرگز نہیں، بلکہ تم بھول گئے ہو، میرے پروردگار عزوجل نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

٦٤٢/٣٣٤ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضِّئْنِيْ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي التُّرَابِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رِجْلَاكَ لَمْ تَغْسِلْهُمَا، قَالَ اِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وضو کراؤ تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کیا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے استنجاء کیا، پھر اپنے ہاتھ کو مٹی میں داخل کر کے اس کو ملا، پھر اس کو دھویا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے پیروں کو نہیں دھویا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے باوضو ہو کر ان (موزوں) کو پہنا تھا۔

٣ - بَابُ تَوْقِيْتِ مُدَّةِ الْمَسْحِ

موزوں پر مسح کی مدت کا مقررہ وقت

٦٤٣/٣٣٥ - عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّيْ، كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَاَلْتُ عَلِيًّا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت شریح بن ہانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو، کیونکہ اس بارے میں وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، حضرت شریح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: مسافر کے لئے (موزوں پر مسح کی مدت) تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

٦٤٤/٣٣٦ - عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ سِيْرُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَيْهِ عَلٰى طُهُوْرٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرو اور خیانت نہ کرنا اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا، اور مسافر جب باوضو ہو کر موزے پہنے تو اس کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

٦٤٥/٣٣٧ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ يَاْمُرُنَا "يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے یا ہم مسافر ہوتے تو نبی کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اپنے موزوں کو تین دن اور تین رات تک نہ اتاریں ماسوا جنابت کی حالت کے (کہ اس حالت میں موزوں کو اتار کر غسل کیا جائے) لیکن پاخانہ پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے نہ اتارے جائیں۔

٦٤٦/٣٣٨ - عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَ لَيَالٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ) وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسافر تین رات تک (اور ایک روایت میں ہے کہ تین دن اور تین رات تک) موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک مسح کرے۔

٦٤٧/٣٣٩ - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

٤ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِعَدَمِ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ موزوں پر مسح کی مدت کا وقت مقرر نہیں ہے

٦٤٨/٣٤٠ - عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوْا عَلَى الْخِفَافِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک موزوں پر مسح کرو، اور اگر ہم زیادہ مدت طلب کرتے تو آپ (ﷺ) مدت میں اضافہ فرما دیتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی،

وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

اللہ کی قسم! اگر سوال کرنے والا اپنا سوال جاری رکھتا تو آپ (ﷺ) اس کی مدت پانچ دن مقرر فرما دیتے۔

٦٤٩/٣٤١ - عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ فَسَأَلْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَنْزِعُهُمَا؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت عمر بن اسحاق بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے عطاء بن یسار کے ساتھ عطاء بن یسار کی کتاب میں پڑھا' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح (کی مدت) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آدمی ہر وقت موزوں پر مسح کرے اور ان کو نہ اتارے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں!

٥ - بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفِّ

موزوں کی پشت پر مسح کرنے کا بیان

٦٥٠/٣٤٢ - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظُهُوْرِ الْخُفَّيْنِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَاهُ سُرَيْجٌ وَالْهَاشِمِيُّ اَيْضًا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت عبداللہ (بن امام احمد) نے کہا کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے فرمایا کہ سریج اور ہاشمی نے بھی ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

٦٥١/٣٤٣ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُرٰى اَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَ هُمَا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا تھا کہ موزوں کے اوپر والے حصہ کی بہ نسبت نیچے والے حصہ پر مسح کرنا زیادہ بہتر ہے' یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان (موزوں) کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٦٥٢/٣٤٤ - عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ لَظَنَنْتُ اَنَّ بُطُوْنَهُمَا اَحَقُّ بِالْغَسْلِ.

حضرت عبد خیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے پیروں کی پشت کو دھویا (یعنی موزوں کے اوپر والے حصوں پر مسح کیا) اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیروں کی پشت کو دھوتے ہوئے (یعنی موزوں کے اوپر والے حصوں پر مسح کرتے ہوئے) نہ دیکھا ہوتا تو میں یہی سمجھتا کہ پیروں (یعنی موزوں) کے نیچے والے حصے دھونے (مسح کرنے) کے زیادہ حقدار ہیں۔

٦ - بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ اَسْفَلِ الْخُفِّ وَاَعْلَاهُ

موزوں کے نیچے اور اوپر والے حصوں پر مسح کرنے کا بیان

٦٥٣/٣٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرٌ عَنْ رَجَاءِ ابْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ اَسْفَلَ الْخُفِّ

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں کے نیچے والے اور اوپر والے حصوں پر مسح کیا۔

وَاَعْلَاهُ.

٧ - بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

٦٥٤/٣٤٦ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

٦٥٥/٣٤٧ - عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَتَوَضَّاَ.

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کیا، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے (اور دوسرے طریق سے) حضرت یعلیٰ بن عطاء، حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کیا (اور تیسرے طریق سے) حضرت یعلیٰ بن عطاء اپنے والد سے اور وہ حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک قوم کے دو کنوؤں کی درمیانی پانی کی نالی پر تشریف لائے اور وضو کیا۔

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

وضو کو توڑنے والی چیزوں سے متعلق ابواب

١ - بَابٌ فِيْ نَقْضِ الْوُضُوْءِ بِمَا خَرَجَ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

سبیلین سے خارج ہونے والی چیزوں کی وجہ سے وضو کے ٹوٹنے کا بیان اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ

پیشاب اور پاخانہ کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٦٥٦/٣٤٨ - عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْمُرُنَا اَنْ لَّانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، وَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ،

حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اپنے موزوں کو تین دن تک نہ اتاریں ماسوا جنابت کی حالت کے (کہ اس حالت میں موزوں کو اتار کر غسل کیا جائے) لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے نہ اتارے جائیں، اور بہت بلند آواز والا ایک دیہاتی آیا

الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

اور اس نے کہا: اے محمد! ایک شخص ایک قوم سے محبت کرتا ہے اور ان کو مل نہیں سکا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہوگی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّیْحِ

ہوا خارج ہونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٦٥٧/٣٤٩ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْبَادِيَةِ فَتَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَايَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ، وَقَالَ مَرَّةً فِيْ اَدْبَارِهِنَّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دیہاتی لوگ ہیں اور ہم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جاتی ہے (تو اس صورت میں ہم کیا کریں)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا، جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو وہ وضو کر لیا کرے، اور (یاد رکھو! کہ) عورتوں کے پچھلے حصوں (پاخانہ کے مقام) میں جماع نہ کرو اور ایک روایت میں ''فی ادبارھن'' کے الفاظ ہیں (معنی ایک ہی ہے)۔

٦٥٨/٣٥٠ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشُمُّ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ لَهُ مِمَّ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ رِيْحٍ اَوْسَمَاعٍ.

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ کو اپنا کپڑا سونگھتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (بے آواز) ہوا کی بدبو محسوس ہونے یا ہوا کی آواز سنے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔

٦٥٩/٣٥١ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ اَوْ رِيْحٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حدث لاحق ہونے یا (بے آواز) ہوا کی بدبو محسوس ہونے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔

٦٦٠/٣٥٢ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ فُسَاءٌ اَوْضُرَاطٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''حضرموت'' والوں میں سے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابو ہریرہ! وضو کیسے ٹوٹتا ہے؟ فرمایا: بے آواز ہوا کے خارج ہونے یا آواز کے ساتھ ہوا کے خارج ہونے سے (وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

٦٦١/٣٥٣ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَتَتْ سَلْمٰى مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باندی ''سلمٰی''، رسول اللہ ﷺ کے غلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوِامْرَاَةُ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَاذِنُهُ عَلٰى اَبِىْ رَافِعٍ قَدْ ضَرَبَهَا، قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ رَافِعٍ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَبَا رَافِعٍ، قَالَ تُؤْذِيْنِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اٰذَيْتِيْهِ يَاسَلْمٰى؟ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰذَيْتُهُ بِشَىْءٍ وَلٰكِنَّهُ اَحْدَثَ وَهُوَيُصَلِّىْ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَحَدِهِمُ الرِّيْحُ اَنْ يَتَوَضَّاَ، فَقَامَ فَضَرَبَنِىْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَيَقُوْلُ يَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّهَا لَمْ تَاْمُرْكَ اِلَّا بِخَيْرٍ.

حضرت ابورافع کی بیوی (سلمٰی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ (ﷺ) سے حضرت ابورافع کی شکایت کی کہ انہوں نے اس کو مارا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع سے پوچھا: اے ابورافع! تم نے کس وجہ سے اس کو مارا تھا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمٰی! تم نے اس کو کیا تکلیف دی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ان کو کچھ بھی تکلیف نہیں دی ماسوا اس کے کہ انہوں نے دوران نماز وضوتوڑ دیا تھا' تو میں نے ان کو کہا: اے ابورافع! رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب ان میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضوکرلیا کرے' پس یہ کھڑے ہوئے اور مجھے مارنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے ہنستے ہوئے فرمایا: اے ابورافع! اس نے تمہیں بھلائی کی بات ہی تو کہی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِى الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِىْ وَالْوَدِىْ وَدَمِ الْاِسْتِحَاضَةِ

مذی' ودی اور استحاضہ کے خون کی وجہ سے وضو کے ٹوٹنے کا بیان

٦٦٢/٣٥٤ - عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الْمَنِىُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ، وَاَمَّا الْمَذِىُ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: منی (کے خروج) سے غسل واجب ہوتا ہے اور مذی (کے خروج) سے وضو واجب ہوتا ہے۔

٦٦٣/٣٥٥ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِىْ حُبَيْشٍ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ اسْتُحِضْتُ، فَقَالَ دَعِى الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ وَ تَوَضَّئِىْ عِنْدَكُلِّ صَلٰوةٍ وَاِنْ قَطَرَعَلَى الْحَصِيْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت فاطمہ بنت ابوحبیش نے حاضر ہوکر عرض کیا: حیض (ماہواری) کے علاوہ بھی مجھے خون آتا رہتا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو' پھر غسل کرلو اور ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو کرو اگرچہ چٹائی پر (خون کے) قطرے گرتے رہیں۔

٢ - بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِى الشَّكِّ فِى الْحَدَثِ

بے وضو ہو جانے کے شک کا بیان

٦٦٤/٣٥٦ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهِ حَرَكَةً فِىْ دُبُرِهِ فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَحْدَثَ اَوْلَمْ يُحْدِثْ فَلَا يَنْصَرِفُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نماز کے دوران اپنی دبر میں کچھ حرکت محسوس کرے اور اس پر یہ بات مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس کا وضوٹوٹ گیا ہے یا نہیں ٹوٹا تو وہ نماز کو نہ توڑے یہاں تک کہ وہ ہوا (خارج ہونے)

حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا.

کی آواز سنے یا ہوا کی بدبو محسوس کرے۔

٦٦٥/٣٥٧ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَاَبَسَّ بِهٖ كَمَا يُبَسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ فَاِذَا سَكَنَ لَهُ اَضْرَطَ بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ لِيَفْتِنَهُ عَنْ صَلٰوتِهٖ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا لَا يَشُكُّ فِيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے اس طرح چمکارتا ہے جس طرح آدمی اپنے جانور کو (دودھ دوہنے کے لئے) چمکارتا ہے، پس جب وہ (نمازی) اس (شیطان) کی بات کو مان لیتا ہے تو وہ اس کی نماز کو خراب کرنے کے لئے اس کی دونوں سرینوں کے درمیان گوز کی طرح آواز نکالتا ہے سو تم میں سے جب کوئی یہ چیز محسوس کرے تو وہ نماز کو نہ توڑے یہاں تک کہ (ہوا کے خارج ہونے کی) آواز سنے یا ہوا کی بدبو محسوس کرے، اس میں شک نہ کرے۔

٦٦٦/٣٥٨ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَاْخُذُ شَعْرَةً مِنْ دُبُرِهٖ فَيَمُدُّهَا فَيَرٰى اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ، فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس دوران نماز شیطان آتا ہے اور اس کی دبر کے بالوں کو پکڑ کر کھینچتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا، پس وہ اس وقت تک نماز کو نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بدبو محسوس نہ کرے۔

٦٦٧/٣٥٩ - عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ "عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْيَسْمَعَ صَوْتًا.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا "حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی کہ انہیں دوران نماز وضو ٹوٹنے کا شبہ ہوتا رہتا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز نہ توڑو یہاں تک کہ بدبو محسوس کرو یا آواز سنو۔

٣ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ، وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

سو جانے سے وضو کا حکم، اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ نَوْمِ الْقَاعِدِ

بیٹھے ہوئے کی نیند کا حکم

٦٦٨/٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يُوْنُسُ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ عَفَّانُ قَالَ حَمَّادٌ اَنَا اَيُّوْبُ وَقَيْسٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ثُمَّ اسْتَيْقَظُوْا ثُمَّ نَامُوْا ثُمَّ اسْتَيْقَظُوْا، قَالَ قَيْسٌ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، یہاں تک کہ لوگ سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے، حضرت قیس (راوی) کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی، اور راوی نے لوگوں کے وضو کا ذکر نہیں۔

فَقَالَ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُمْ تَوَضَّؤُوْا.

٦٦٩/٣٦١ - عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ، قَالَ عَفَّانُ اَوْ اَخَّرَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ، اَوْقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوْءًا.

حضرت ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: عشاء کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی، حضرت عفان نے کہا کہ یا ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر ہوگئی تھی کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے ساتھ سرگوشی میں باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے، یا کہا کہ بعض لوگ اونگھنے لگے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (لوگوں کو) نماز پڑھائی اور راوی نے وضو کا ذکر نہیں کیا۔

٦٧٠/٣٦٢ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ.

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

٦٧١/٣٦٣ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا نَؤُوْمًا وَكُنْتُ اِذَا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَعَلَيَّ ثِيَابِيْ نِمْتُ، ثُمَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَاَنَامُ قَبْلَ الْعِشَاءِ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لِيْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت نیند آتی تھی اور جب بھی میں مغرب کی نماز پڑھتا اور مجھ پر کپڑا ہوتا تو میں سو جاتا، پھر یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں بھی عشاء سے پہلے سو جاتا ہوں، (حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے رخصت عطا فرما دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْ اَنَّ نَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُضُ وُضُوْءَهُ وَلَوْ مُضْطَجِعًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں اگرچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیٹ کر سو جائیں

٦٧٢/٣٦٤ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خراٹے لینے لگے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اٹھ کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٦٧٣/٣٦٥ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

٦٧٤/٣٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَتَوَضَّاَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور ہلکا پھلکا (مگر کامل) وضو کیا اور (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑے ہوئے تو ابن عباس نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کیا، پھر وہ

وُضُوءً خَفِيفًا فَقَامَ فَصَنَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا صَنَعَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ فَصَلَّى فَحَوَّلَهُ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَكْعَتِي الْفَجْرِ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ فَكُنَّا نَقُوْلُ لِعَمْرٍو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

آئے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے تو آپ (ﷺ) نے ان کو پھیر کر اپنی دائیں جانب کرلیا' پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' پھر آپ (ﷺ) لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پس آپ (ﷺ) کے پاس مؤذن آیا (اور اس نے اذان دی) پھر آپ (ﷺ) نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا' (ایک اور روایت میں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے جب فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھی تو لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پس ہم حضرت عمرو سے کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

٦٧٥/٣٦٧ - عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى سَمِعَ لَهُ غَطِيْطٌ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَالَ عِكْرِمَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوْظًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دی جانے لگی' پھر آپ (ﷺ) نے اٹھ کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا' حضرت عکرمہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ محفوظ تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْ وُضُوْءِ مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا

لیٹ کر سونے والے کے وضو کا حکم

٦٧٦/٣٦٨ - عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ' فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ.

حضرت ابوالعالیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سجدہ کی حالت میں سو جائے اس پر وضو لازم نہیں' جب تک کہ لیٹ کر نہ سوئے' کیونکہ جب کوئی لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

٦٧٧/٣٦٩ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آنکھ سرین کا بندھن ہے' پس جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔

٦٧٨/٣٧٠ - "خط" عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَيْنِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں سرین کا بندھن ہیں' پس جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو بندھن کھل جاتا ہے۔

٤ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا حکم

٦٧٩/٣٧١ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ جوشخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔

٦٨٠/٣٧٢ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو کرے اور عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے۔

٦٨١/٣٧٣ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ دُوْنَهُ سَتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ہاتھ سے اپنے آلہ تناسل کو اس طرح چھوا کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ تھی تو اس پر وضو واجب ہے۔

فَصْلٌ فِيْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ فِيْ نَقْضِ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

حضرت بسرہ بنت صفوان کی حدیث کہ آلہ تناسل کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٦٨٢/٣٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) "خط" قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ بِخَطِّ يَدِهٖ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِيْ اِمَارَتِهٖ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا اَفْضَى الرَّجُلُ بِيَدِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ، قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ

حضرت ہشام (بن عروہ بن زبیر بن عوام) کا بیان ہے کہ میرے والد (حضرت عروہ بن زبیر) نے مجھ سے بیان کیا کہ انہیں حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) "تحریر" حضرت عبداللہ (بن امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ کی تحریر دیکھی (جو اس طرح تھی:) ہمیں حضرت ابو یمان نے حدیث سنائی' انہوں نے کہا کہ ہمیں حضرت شعیب نے حضرت امام زہری کے حوالہ سے حدیث سنائی' انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن حزم انصاری نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں جب مروان کی حکومت تھی تو اس وقت اس (مروان) نے یہ بیان کیا کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے آلہ تناسل کو چھولے تو وہ وضو کرے تو میں نے اس کی اس بات کا انکار کر دیا اور کہا کہ جس شخص نے اس کو چھوا اس پر وضو واجب نہیں ہے' مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوان (رضی اللہ عنہا) نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا جن سے وضو واجب ہوتا ہے'

أَزَلْ أُمَارِيْ مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَسِهٖ فَأَرْسَلَهُ إِلٰى بُسْرَةَ يَسْأَلُهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مِنْ ذٰلِكَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ بِمِثْلِهٖ وَفِيْهِ فَذَكَرَ الرَّسُوْلُ أَنَّهَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مَعَ أَبِيْهِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلًا وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَجَاءَ مِنْ عِنْدِهَا بِذَاكَ.

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آلہ تناسل کو چھونے سے وضو واجب ہو گا' حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں مروان سے مسلسل جھگڑتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ایک محافظ کو بلایا اور اس کو حضرت بسرہ بنت صفوان کی طرف ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے اس (مروان) سے بیان کی تھی' پس حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا نے قاصد کو وہی حدیث بیان کر کے واپس مروان کی طرف بھیجا جو حدیث مروان نے ان کے حوالہ سے مجھے سنائی تھی' (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ قاصد نے (واپس آ کر) یہ بیان کیا کہ حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو کرے (اور چوتھے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت محمد بن عمرو بن حزم کا بیان ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو حضرت عروہ بن زبیر سے سنا اور اس وقت وہ اپنے والد کے ساتھ تھے' انہوں نے حدیث بیان کی کہ مروان نے ان کو حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے' حضرت عروہ کا بیان ہے کہ پھر اس (مروان) نے میری موجودگی میں حضرت بسرہ کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ہاں! پس ان کی طرف قاصد یہی حدیث لے کر (واپس) آیا۔

٥ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ رَأٰى عَدَمَ نَقْضِ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

ان لوگوں کی دلیل جن کا خیال ہے کہ آلہ تناسل کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

٦٨٣/٣٧٥ - عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا إِذَا مَسَّ ذَكَرَهُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ، أَوْ جَسَدِكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَسِسْتُ ذَكَرِيْ، أَوِ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو کرے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ تمہارا حصہ ہی تو ہے' یا (فرمایا:) وہ تمہارے جسم کا حصہ ہی ہے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ (ﷺ) سے ایک شخص نے پوچھا اور عرض کیا: (اگر) میں نماز کے دوران اپنے آلہ تناسل کو چھولوں' یا (اس نے کہا:

ثَالِثٍ) عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَتَوَضَّأُ اَحَدُنَا اِذَا مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هَلْ هُوَ اِلَّا مِنْكَ اَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

اگر) کوئی شخص نماز کے دوران اپنے آلہ تناسل کو چھو لے تو کیا اس پر وضو واجب ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں، وہ تمہارا حصہ ہی تو ہے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی نماز کے دوران اپنے آلہ تناسل کو چھو لے تو کیا وہ وضو کرے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ تمہارا ہی حصہ ہے، یا (فرمایا:) وہ تمہارے جسم کا ہی ایک حصہ ہے۔

٦ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لَمْسِ الْمَرْاَةِ وَتَقْبِيْلِهَا

عورت (بیوی) کو چھونے اور اسے بوسہ دینے سے وضو کا حکم

٦٨٤/٣٧٦ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قَالَ عُرْوَةُ قُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ؟ فَضَحِكَتْ.

حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیا، پھر آپ (ﷺ) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا، حضرت عروہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ کے سوا کون ہو سکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

٦٨٥/٣٧٧ - عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے، پھر نماز پڑھتے تھے، پھر بوسہ لیتے تھے اور بغیر وضو کیے نماز پڑھتے تھے۔

٦٨٦/٣٧٨ - عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَيَّ فِيْ قِبْلَتِهِ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، وَالْبُيُوْتُ لَيْسَ يَوْمَئِذٍ فِيْهَا مَصَابِيْحُ.

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی رہتی تھی اور میرے پاؤں آپ (ﷺ) کے قبلہ کی جانب ہوتے تھے، پس آپ (ﷺ) جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ (ﷺ) کھڑے ہوتے تو میں پیروں کو پھیلا دیتی، اور اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

٧ - بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ وَالرُّعَافِ

قے آنے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو کا حکم

٦٨٧/٣٧٩ - عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معدان بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو قے آئی تو آپ (ﷺ) نے روزہ توڑ دیا، حضرت معدان کا بیان ہے کہ میں نے دمشق کی مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے (انہیں)

فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفْطَرَ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ.

کہا کہ حضرت ابودرداء نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قے آئی تو آپ (ﷺ) نے روزہ توڑ دیا' انہوں نے فرمایا کہ ابودرداء نے سچ کہا' میں نے آپ (ﷺ) کے وضو کے لئے پانی ڈالا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جان بوجھ کرقے کر کے روزہ توڑ دیا تو آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے وضو کیا۔

٨ - بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم

٦٨٨/٣٨٠ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَوَضَّاْ مِنْهُ وَاِنْ شِئْتَ لَا تَوَضَّاْ مِنْهُ، قَالَ اَفَاَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ، قَالَ فَنُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا، قَالَ اَنُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ نَعَمْ صَلِّ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کرو اور اگر نہ چاہو تو وضو نہ کرو' اس نے عرض کیا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو' اس نے عرض کیا: کیا ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں' اس نے عرض کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو۔

٦٨٩/٣٨١ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

٦٩٠/٣٨٢ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَرَضَ اَعْرَابِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ اَفَنُصَلِّيْ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا، قَالَ اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِهَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اَفَنُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، قَالَ اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِهَا؟ قَالَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت ذوالغرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم اس میں نماز پڑھ لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں' اس نے عرض کیا: کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں۔

لَا.

٦٩١/٣٨٣ - عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا، وَسُئِلَ عَنْ أَلْبَانِ الْغَنَمِ، فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا.

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اونٹ کے دودھ کے بارے میں پوچھا گیا (کیا اونٹ کا دودھ پی کر وضو کریں)؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اونٹ کا دودھ پی کر وضو کیا کرو، اور آپ (ﷺ) سے بکری کے دودھ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: بکری کا دودھ پی کر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

٩ - بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم

٦٩٢/٣٨٤ - عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ مَرَرْتُ بِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مِمَّا أَتَوَضَّأُ؟ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور اس وقت آپ وضو کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے وضو کر رہا ہوں؟ چونکہ میں نے پنیر کے چند ٹکڑے کھا لیے تھے اس لیے میں وضو کر رہا ہوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

٦٩٣/٣٨٥ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

٦٩٤/٣٨٦ - عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ لَوْنَهُ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس چیز کے رنگ کو آگ نے بدل دیا ہو اس کو کھا کر وضو کرو۔

٦٩٥/٣٨٧ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَصَلَّى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے کو کھایا، پھر اس کی وجہ سے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

٦٩٦/٣٨٨ - عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَرَأَيْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِيْنَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ. قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا سُهَيْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت معاویہ کے غلام قاسم کا بیان ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے لوگوں کے مجمع کو دیکھا اور ایک بزرگ ان کو حدیث سنا رہے تھے، میں نے پوچھا یہ (بزرگ) کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت سہیل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ ہیں، پس میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص گوشت کھائے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

فَصْلٌ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے حکم کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطہرات سے مرویات

٦٩٧/٣٨٩ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چیز آگ سے پکی ہوئی ہو اس کو کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو۔

٦٩٨/٣٩٠ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ إِنَّ ظِرَكَ سُلَيْمًا لَا يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَ سُلَيْمٍ وَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت محمد بن طحلاء کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ کو کہا کہ تمہارے رضاعی باپ سلیم آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کرتے، تو انہوں نے سلیم کے سینے پر (ہاتھ) مارا اور کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر گواہ ہوں کہ انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

٦٩٩/٣٩١ - عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ وَكَانَتْ خَالَتَهُ) فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيْقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ أُخْتِيْ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، أَوْ غَيَّرَتْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ فَسَقَتْهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِيْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ قَالَ قَالَتْ لِيْ أَيْ بُنَيَّ لَا تُصَلِّيَنَّ حَتّٰى تَتَوَضَّأَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنَ الطَّعَامِ.

حضرت ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ ان کی خالہ تھیں) تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان کو ستو کا ایک پیالہ پلایا تو انہوں نے پانی منگوایا اور کلی کی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان کو فرمایا: اے بھانجے! کیا تم وضو نہیں کرو گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگ سے پکی ہوئی چیز یا (فرمایا:) جس چیز کو آگ تبدیل کردے اس کو کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان کو ستو پلائے، پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: اے بھانجے! وضو کرلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو (اور انہی سے تیسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بیٹے! جب تک وضو نہ کرلو اس وقت تک نماز نہ پڑھو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں آگ سے پکا ہوا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا۔

١٠ - بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

٣٩٢/٧٠٠ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِطَعَامٍ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ قَعَدْتُ مَقْعَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چبوترے پر بیٹھے ہوئے دیکھا' پس انہوں نے آگ سے پکا ہوا کھانا منگوایا اور اسے کھایا' پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا ہوں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کی طرح کھانا کھایا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھی ہے۔

٣٩٣/٧٠١ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ إِمَّا ذِرَاعًا مَشْوِيًّا وَإِمَّا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھائی' پھر بغیر وضو کیے نماز پڑھی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھونی ہوئی دستی یا شانے کا گوشت کھایا' پھر بغیر وضو کیے نماز پڑھی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

٣٩٤/٧٠٢ - عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٩٥/٧٠٣ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٩٦/٧٠٤ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخُوْبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَدِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ قَدْ أَوْصَتْ لَهُ بِهِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بُسِطَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِ فَجَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ' قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنَ الطَّعَامِ' قَالَ فَرَفَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ إِلَى عَيْنَيْهِ وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ فَقَالَ بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ لِصَلٰوةِ

حضرت محمد بن عمر بن عطاء بن عیاش بن علقمہ ''جو بنو عامر بن لوئ کے بھائی (قبیلہ سے) ہیں'' کا بیان ہے کہ میں جمعہ کے دن کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے گھر میں رہنے کا حکم دیا تھا (اور وہ آپ کی خالہ تھیں) پس آپ جب جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو اس (گھر) میں آپ کے لئے بچھونا بچھا دیا جاتا' پھر آپ تشریف لاتے اور لوگوں (کو مسائل بتانے) کے لئے اس (گھر) میں بیٹھ جاتے' راوی کا بیان ہے کہ آپ سے ایک شخص نے آگ سے پکا ہوا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا درانحالیکہ میں سن رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں تک اٹھایا'' اور اس وقت آپ نابینا ہو چکے

الطُّهْرِ فِيْ بَعْضِ حُجَرِهِ ثُمَّ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلٰوةِ فَنَهَضَ خَارِجًا فَلَمَّا وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ لَقِيَتْهُ هَدِيَّةٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَوُضِعَتْ لَهُمْ فِي الْحُجْرَةِ قَالَ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا مَعَهُ قَالَ ثُمَّ نَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا مَسَّ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ مَاءً قَالَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا عَقَلَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَهُ.

تھے'' پھر فرمایا کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے اپنے حجروں میں سے کسی حجرہ میں ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا' پھر آپ (ﷺ) کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے بلایا تو آپ (ﷺ) اٹھ کر باہر جانے لگے' پس جب آپ (ﷺ) حجرہ کے دروازہ پر پہنچے تو آپ (ﷺ) کو روٹیوں اور گوشت کا ہدیہ ملا جو آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں کسی صحابی نے بھیجا تھا' پس رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سمیت واپس لوٹے جو آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے' اور حجرہ میں لوگوں کے لئے روٹیوں اور گوشت کو رکھ دیا گیا تو آپ (ﷺ) نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا جو آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے' پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز پڑھنے کے لئے اٹھے اور آپ (ﷺ) نے پانی کو ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ہی ان لوگوں میں سے کسی نے پانی کو ہاتھ لگایا جو آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے' پھر آپ (ﷺ) نے ان (لوگوں) کو نماز پڑھائی' اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (لوگوں کو) رسول اللہ ﷺ کی جو آخری بات سمجھائی تھی وہ یہی تھی۔

٧٠٥/٣٩٧ - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (وَفِيْ لَفْظٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر کھا رہے تھے' پھر آپ (ﷺ) کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ (ﷺ) نے بغیر وضو کیے نماز پڑھی (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (ﷺ) کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ (ﷺ) نے چھری پھینک دی اور وضو نہیں کیا)۔

٧٠٦/٣٩٨ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے گوشت کھایا' پھر آپ (ﷺ) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

٧٠٧/٣٩٩ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مِمَّا أَتَوَضَّأُ؟ قَالَ لَا، قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أُبَالِيْ مِمَّا تَوَضَّأْتَ، أَشْهَدُ

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن یوسف نے بتایا کہ انہیں سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کس وجہ سے وضو کر رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پنیر کے چند ٹکڑے کھانے کی وجہ سے وضو کر رہا ہوں' حضرت

لَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ لَحْمٍ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ، قَالَ وَسُلَيْمَانُ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ تم نے کس وجہ سے وضو کیا ہے' میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بکری کے) شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

٤٠٠/٧٠٨ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَكَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّوْا وَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا تو انہوں نے بغیر وضو کیے نماز پڑھی۔

٤٠١/٧٠٩ - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزٌ وَلَحْمٌ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ عُمَرَ فَوُضِعَتْ لَهٗ هَاهُنَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَامَنَا بَدَلَ هَاهُنَا) جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَهَاهُنَا جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَاَكَلَ عُمَرُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا (تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس میں سے کچھ کھایا) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کیا' پھر ظہر کی نماز پڑھی' پھر اپنا بچا ہوا کھانا منگوا کر کھایا' پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا' پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا تو وہاں ان کے لیے ایک بڑا پیالہ رکھا گیا جس میں روٹیاں اور گوشت تھا (اور ایک روایت میں بجائے ''ھاھنا'' (وہاں) کے ''امامنا'' (ہمارے سامنے) کا لفظ ہے) اور وہاں ایک بڑا پیالہ موجود تھا جس میں روٹیاں اور گوشت تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان روٹیوں اور گوشت کو) کھایا' پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

٤٠٢/٧١٠ - عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَصَلَّى الْعَصْرَ دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ وَمَضْمَضْنَا مَعَهٗ وَمَا مَسَّ مَاءً.

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز پڑھی (پھر) کھانا منگوایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں صرف ستو پیش کیے گئے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور لوگوں نے اس میں سے کھایا اور پیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کلی کی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

٤٠٣/٧١١ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّاُ؟ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا، فَقَالَا اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں' ابی بن کعب اور ابوطلحہ (رضی اللہ عنہما) بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے گوشت اور روٹی کھائی' پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو ان دونوں حضرات (ابی بن کعب اور ابوطلحہ) نے کہا کہ آپ وضو کیوں کریں گے؟ میں نے کہا: اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے' انہوں نے کہا: کیا آپ پاکیزہ چیز (کھانے) کی وجہ سے وضو کریں گے؟ جو ذات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم سے کہیں بہتر ہے اس

نے اس (گوشت اور روٹی کھانے) کی وجہ سے وضو نہیں کیا۔

٧١٢/٤٠٤ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَدْخَلْنَا اَيْدِيَنَا فِي الْحَصٰى ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّيْ وَلَمْ نَتَوَضَّأْ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا' پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو کنکریوں سے صاف کیا' پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم نے وضو نہیں کیا۔

٧١٣/٤٠٥ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ وَقَدْ كَانَ تَوَضَّأَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ وَرَاءَكَ ' فَسَاءَنِيْ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ' ثُمَّ صَلّٰى فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ' فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ الْمُغِيْرَةَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِ انْتِهَارُكَ اِيَّاهُ وَخَشِيَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ اِلَّا خَيْرٌ' وَلٰكِنْ اَتَانِيْ بِمَاءٍ لِاَتَوَضَّأَ وَاِنَّمَا اَكَلْتُ طَعَامًا' وَلَوْ فَعَلْتُهُ فَعَلَ ذٰلِكَ النَّاسُ بَعْدِيْ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھایا' پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وضو کر چکے تھے' تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کیا تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے وضو کریں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: اس کو اپنے پیچھے پھینک دو' پس اللہ کی قسم! مجھے اس بات نے غمگین کر دیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھی' پس میں نے اس (الم وغم) کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکوہ کیا تو انہوں نے (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مغیرہ کو آپ کا جھڑکنا اس پر شاق گزرا ہے اور اس کو اس بات کا خوف ہے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے کچھ ناراضگی ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے دل میں اس کے لئے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں ہے' لیکن وہ میرے پاس پانی لائے تا کہ میں وضو کروں حالانکہ میں نے کھانا (ہی تو) کھایا تھا' اور اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ اس کو معمول بنا لیتے۔

٧١٤/٤٠٦ - عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَبَحْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَاَمَرَنَا فَعَالَجْنَا لَهُ شَيْئًا مِنْ بَطْنِهَا فَاَكَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم پر ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے بکری کی کلیجی نکال کر پکائی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھائی' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے' نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٧١٥/٤٠٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الْقِدْرَ فَيَاْخُذُ الذِّرَاعَ مِنْهَا فَيَاْكُلُهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہانڈی کے پاس آتے' اس میں سے دستی (کا گوشت) لیتے اور اسے تناول فرماتے' پھر بغیر وضو کیے نماز پڑھتے۔

٧١٦/٤٠٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مَرْوَانَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ' قَالَ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلٰى اُمِّ

حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو' راوی کا بیان ہے کہ مروان نے حضرت ام سلمہ

سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ نَهَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ كَتِفًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

رضی اللہ عنہا کے پاس ان سے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے کسی کو بھیجا' تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بکری کے) شانہ (کا گوشت) تناول فرمایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

٧١٧/٤٠٩ - عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے' نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٧١٨/٤١٠ - عَنْ فَاطِمَةَ "الزَّهْرَاءِ" بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَرْضَاهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عَرْقًا فَجَاءَ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَقَامَ لِيُصَلِّيَ فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ مِمَّ أَتَوَضَّأُ يَابُنَيَّةُ؟ فَقُلْتُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ' فَقَالَ لِيْ أَوَلَيْسَ أَطْيَبُ طَعَامِكُمْ مَامَسَّتْهُ النَّارُ.

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وارضاہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت کھایا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دامن تھام کر عرض کیا: ابا جان! کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کیا: آگ سے پکا ہوا کھانا کھانے کی وجہ سے' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے فرمایا: تمہارے جس کھانے کو آگ نے پکایا ہے کیا وہ پاکیزہ نہیں ہے؟

٧١٩/٤١١ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أُمِّ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ يَزِيْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِيْ مَسْجِدِ فُلَانٍ فَتَعَرَّقَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن اشہلی حضرت ام عامر بنت یزید رضی اللہ عنہا ''جو بیعت کرنے والیوں میں سے ایک خاتون بھی ہیں'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فلاں کی مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہڈی والا (پکا ہوا) گوشت پیش کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہڈیوں پر لگا ہوا گوشت کھایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے' نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٧٢٠/٤١٢ - عَنْ أُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ "بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَنَهَسَ مِنْ كَتِفٍ عِنْدَهَا ثُمَّ صَلّٰى وَمَا تَوَضَّأَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کے ہاں شانہ کا گوشت کھایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھی اور اس (گوشت کے کھانے) کی وجہ سے وضو نہیں کیا۔

٧٢١/٤١٣ - عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ "بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۲۲/۴۱۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَهُ وَصَلّٰى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت تناول فرمایا' پھر آپ (ﷺ) نے کلی کی' اپنے ہاتھ کو دھویا اور نماز پڑھی۔

اَبْوَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمُوْجِبَاتِهٖ

غسل جنابت اور موجبات غسل سے متعلق ابواب

۱ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا بِنُزُوْلِ الْمَنِیِّ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ منی کے خروج کے بغیر غسل واجب نہیں ہوتا

۷۲۳/۴۱۵ - عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ "بْنَ عَفَّانَ" رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ امْرَاَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ' وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ.

حضرت عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ انہیں حضرت زید بن خالد جہنی نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ یہ بتائیں کہ جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نکلنے سے پہلے بیوی سے الگ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنے آلہ تناسل کو دھولے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' (حضرت زید بن خالد جہنی نے کہا کہ) پھر میں نے یہ مسئلہ حضرت علیؓ' زبیر بن عوامؓ' طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی بتایا۔

۷۲۴/۴۱۶ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَيُّوْبَ "الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ" اَنَّ اُبَيًّا حَدَّثَهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُجَامِعُ اَهْلَهُ فَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّیْ.

حضرت ابی (بن کعب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور انزال (منی کے خروج) سے پہلے بیوی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو کچھ عورت سے خارج ہو کر اس کو لگ جائے اس کو دھوڈالے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

۷۲۵/۴۱۷ - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ' عَلَيْكَ الْوُضُوْءُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے (گھر کے) پاس سے گزرے تو آپ (ﷺ) نے ان کو بلوایا' تو وہ (اپنے گھر سے) اس حال میں نکلے کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں جلدی بلالیا ہے' اس نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب منی خارج کیے بغیر تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ تو تم پر غسل واجب نہیں بلکہ تم پر صرف وضو واجب ہے۔

۷۲۶/۴۱۸ - وَعَنْهُ اَيْضًا فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى'

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُبَاءٍ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَمَرَرْنَا فِي بَنِي سَالِمٍ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ بَنِي عِتْبَانَ فَصَرَخَ وَابْنُ عِتْبَانَ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْجَلْنَا الرَّجُلَ، قَالَ ابْنُ عِتْبَانَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ إِذَا اَتَى امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ عَلَيْهَا مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

پیر کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قباء کی طرف گئے، پس جب ہمارا گزر بنو سالم کے محلّہ سے ہوا تو رسول اللہ ﷺ بنو عتبان کے دروازہ پر ٹھہر گئے اور (انہیں) آواز دی، اور ابن عتبان اس وقت اپنی بیوی سے صحبت کر رہے تھے تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے (باندھتے) ہوئے باہر نکلے، پس جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (اس حالت میں) دیکھا تو فرمایا: ہم نے اس شخص کو بلانے میں جلدی کی ہے، ابن عتبان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بتائیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نکلنے سے پہلے اس سے الگ ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غسل منی کے خروج سے ہی واجب ہوتا ہے۔

۷۲۷/٤۱۹ - عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ (الْأَنْصَارِيِّ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غسل منی کے نکلنے سے ہی واجب ہوتا ہے۔

۲ - بَابٌ فِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رُخْصَةً ثُمَّ نُسِخَ

منی کے خروج کے بغیر غسل نہ کرنے کی رخصت تھی پھر وہ منسوخ ہوگئی

۷۲۸/٤۲۰ - عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بِهَا فِيْ اَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَنَا بِالْإِغْتِسَالِ بَعْدَهَا (وَمِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا رُخْصَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ لِقِلَّةِ ثِيَابِهِمْ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا بَعْدُ يَعْنِيْ قَوْلَهُمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نوجوان اس بات کے قائل تھے کہ ''غسل منی کے خروج سے ہی واجب ہوتا ہے'' تو یہ ایک رخصت تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں اس کی رخصت دی تھی، پھر آپ (ﷺ) نے ہمیں اس کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے کپڑوں کی کمی کی وجہ سے اس بات کی رخصت دی (کہ غسل منی کے خروج سے ہی واجب ہوتا ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ان کے اس قول ''غسل منی کے خروج سے واجب ہوتا ہے'' سے منع فرما دیا۔

۷۲۹/٤۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ وَابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ كَانَ عَقَبِيًّا بَدْرِيًّا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ،

حضرت عبید بن رفاعہ بن رافع اپنے والد (رفاعہ بن رافع) سے روایت کرتے ہیں، حضرت زہیر نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ حضرت رفاعہ بن رافع بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں حاضر تھے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کو کہا گیا کہ زید بن ثابت لوگوں کو مسجد میں فتویٰ دیتے ہیں، زہیر نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ وہ (زید بن ثابت) لوگوں کو اپنی رائے سے اس بات کا فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص صحبت کرے اور منی کے خروج سے پہلے الگ ہو جائے تو اس پر غسل

قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يُفْتِي النَّاسَ بِرَأْيِهِ فِي الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ، فَقَالَ اَعْجِلْ بِهِ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ اَوَقَدْ بَلَغَتْ اَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ، قَالَ مَا فَعَلْتُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ عُمُوْمَتِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّ عُمُوْمَتِكَ، قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ زُهَيْرٌ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ وَرِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَقَالَ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْفَتٰى، وَقَالَ زُهَيْرٌ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْغُلَامُ، فَقُلْتُ كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَسَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِهِ فَلَمْ نَغْتَسِلْ، قَالَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلٰى اَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مِنَ الْمَاءِ اِلَّا رَجُلَيْنِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ، قَالَ فَتَحَطَّمَ عُمَرُ يَعْنِيْ تَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ لَا يَبْلُغُنِيْ اَنَّ اَحَدًا فَعَلَهُ وَلَا يَغْتَسِلُ اِلَّا اَنْهَكْتُهُ عُقُوْبَةً.

واجب نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو جلدی میرے پاس لے آؤ تو ان کو آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں لوگوں کو اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایسا نہیں کیا (یعنی میں نے اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیا) لیکن میرے چچا نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: تمہارے کون سے چچا نے حدیث بیان کی؟ انہوں نے کہا: ابی بن کعب نے، پس آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ نوجوان کیا کہہ رہا ہے؟ زہیر کی روایت میں ہے کہ یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسا کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسا کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا (اور ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا) اور سب لوگ اس بات پر متفق تھے کہ ''غسل منی کے خروج سے ہی واجب ہوتا ہے'' سوائے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہما) کے کہ انہوں نے کہا: جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے (اور آلہ تناسل کا سرا فرجِ عورت میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے (خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو)، راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں، تو آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیج کر یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے، پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیج کر یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے (اور حشفہ غائب ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے، پھر فرمایا: اگر مجھے یہ بات پہنچی کہ کسی نے ایسا کیا ہے اور غسل نہیں کیا تو میں اس کو سخت سزا دوں گا۔

٣- بَابٌ فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَلَوْ لَمْ يَنْزِلْ

دو شرمگاہوں کے باہم مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

٧٣٠/٤٢٢ - عَنْ عَـائِشَـةَ رَضِـيَ اللّٰـهُ عَنْهَـا قَـالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ الشُّعَبِ الْاَرْبَعِ ثُمَّ اَلْـزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی (مرد اپنی بیوی کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھا' پھر اس نے (اپنی) شرمگاہ کو (بیوی کی) شرمگاہ سے ملا دیا (اور حشفہ غائب ہو گیا) تو غسل واجب ہو گیا۔

٧٣١/٤٢٣ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ (آلہ تناسل کا سرا) غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

٧٣٢/٤٢٤ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَاَجْهَدَ نَفْسَهٗ (وَفِىْ رِوَايَةٍ ثُمَّ جَهَدَهَا) فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْلَمْ يُنْزِلْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مرد اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور اپنی پوری طاقت لگائے (یعنی صحبت کرے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو (اور ایک روایت میں "ثم جهدها" کے الفاظ ہیں)۔

٧٣٣/٤٢٥ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا مُوْسَى (الْاَشْعَرِيَّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَىْءٍ وَاَنَا اَسْتَحْيِي مِنْكِ' فَقَالَتْ سَلْ وَلَا تَسْتَحْيِ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّكَ' فَسَاَلَهَا عَنِ الرَّجُلِ يَغْشٰى وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَصَابَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتا ہوں لیکن مجھے آپ سے شرم آتی ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم پوچھو اور شرم نہ کرو کیونکہ میں تمہاری ماں ہوں' پس انہوں نے آپ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو صحبت کرتا ہے اور منی خارج کیے بغیر الگ ہو جاتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے بتایا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے (اور حشفہ غائب ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

٧٣٤/٤٢٦ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے (اور حشفہ غائب ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

٧٣٥/٤٢٧ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ' وَعَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ بَعْدَ الْمَاءِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْبَيْتِ ' وَعَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَسْجِدِ' وَعَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ' فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ' اَمَّا اَنَا فَاِذَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرَ

حضرت عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ پانی (پیشاب) کے بعد پانی (مذی) کا کیا حکم ہے؟ گھر میں نماز پڑھنے اور مسجد میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور حائضہ عورت کے ساتھ کھانے کا کیا حکم ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا' سنو! میں جب فلاں فعل (عمل زوجیت) کرتا ہوں' تو آپ

الْغُسْلَ ' قَالَ أَتَوَضَّأُ وُضُوئِي لِلصَّلٰوةِ أَغْسِلُ فَرْجِي ثُمَّ ذَكَرَ الْغُسْلَ، وَأَمَّا الْمَاءُ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَذٰلِكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَأَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجِي وَأَتَوَضَّأُ، وَأَمَّا الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالصَّلٰوةُ فِي بَيْتِي فَقَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَأَنْ أُصَلِّيَ ' فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً، وَأَمَّا مُوَاكَلَةُ الْحَائِضِ وَاكِلْهَا.

(ﷺ) نے غسل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نماز والا وضو کرتا ہوں، اپنی شرمگاہ کو دھوتا ہوں، پھر غسل کرتا ہوں، پانی (پیشاب) کے بعد پانی (مذی) کا حکم یہ ہے کہ وہ مذی ہے اور ہر جوان آدمی کو مذی آتی ہے تو میں اس (کے خروج) سے اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں اور وضو کر لیتا ہوں، مسجد میں نماز پڑھنے اور گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کس قدر قریب ہے، باوجود اس کے میرا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسند ہے سوائے فرض نماز کے اور حائضہ عورت کے ساتھ کھانے کے بارے میں یہ ہے کہ تم اس (حائضہ عورت) کے ساتھ کھانا کھا لیا کرو۔

٤ - بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلٰى مَنِ احْتَلَمَ إِذَا أَنْزَلَ

جس شخص کو احتلام ہو جائے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ انزال ہوا ہو

٧٣٦/٤٢٨ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ ' وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَرٰى بَلَلًا، قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ ' فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ نَعَمْ، إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص تری محسوس کرتا ہے اور اسے احتلام یاد نہیں (تو وہ کیا کرے؟) آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ غسل کرے، (اس نے پھر عرض کیا:) ایک شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے اور وہ تری کو نہیں دیکھتا (تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟) آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں، حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: اگر عورت ایسی چیز دیکھے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ فرمایا: ہاں! کیونکہ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہیں۔

٧٣٧/٤٢٩ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ مُجَاوِرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ زَوْجَهَا يُجَامِعُهَا فِي الْمَنَامِ أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَأَنَا إِنْ نَسْأَلِ

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری اپنی دادی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پڑوسن تھیں تو وہ ان کی خدمت میں آیا کرتی تھیں، پس ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ام سلیم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بتائیں کہ جب عورت خواب میں دیکھے کہ اس کے خاوند نے اس سے صحبت کی ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، تم نے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے عورتوں کو رسوا کر دیا، ام سلیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا، اور اگر ہم نبی کریم ﷺ سے اس چیز کے بارے میں پوچھیں جو ہم پر مشتبہ ہے تو یہ ہمارے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا اَشْكَلَ عَلَيْنَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ نَكُوْنَ مِنْهُ عَلٰى عَمْيَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ اَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ، نَعَمْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ لِلْمَرْاَةِ مَاءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا، هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

اندھے (ناآشنا) ہونے سے بہتر ہے' نبی کریم ﷺ نے ام سلمہ کو فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' (پھر فرمایا:) ہاں! اے ام سلیم! جب عورت پانی (منی) کو پائے تو اس پر غسل واجب ہے' ام سلیم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عورت کا پانی ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اگر عورت کا پانی (منی) نہ ہو تو) پھر بچہ اس کے مشابہ کیسے ہوتا ہے' یہ (عورتیں) بھی مردوں کی طرح ہیں۔

۷۳۸/۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَ حَجَّاجٌ امْرَاَةُ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى زَوْجَهَا فِي الْمَنَامِ يَقَعُ عَلَيْهَا اَعَلَيْهَا غُسْلٌ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَتَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، اَنّٰى يَاْتِيْ شَبَهُ الْخُؤُوْلَةِ اِلَّا مِنْ ذٰلِكَ، اَيُّ النُّطْفَتَيْنِ سَبَقَتْ اِلَى الرَّحِمِ غَلَبَتْ عَلَى الشَّبَهِ، وَقَالَ حَجَّاجٌ فِيْ حَدِيْثِهِ تَرِبَتْ جَبِيْنُكِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ، فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ، قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا اِذًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عبداللہ بن رافع حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب عورت خواب میں دیکھے کہ اس کے خاوند نے اس سے صحبت کی ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! جبکہ عورت پانی (منی) دیکھے' حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو' بچوں کی مشابہت اسی وجہ سے ہی ہوتی ہے' دو نطفوں میں سے جو نطفہ رحم میں پہلے جاتا ہے وہ مشابہت پر غالب آجاتا ہے' اور حجاج (راوی) نے اپنی روایت میں ''تربت جبینک'' (تمہاری پیشانی خاک آلود ہو) کے الفاظ ذکر کیے ہیں (اور دوسرے طریق سے) حضرت زینب بنت ام سلمہ اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا' عرض کیا: یا رسول اللہ! بلا شبہ اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا' جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! جب وہ پانی (منی) کو دیکھے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ام سلیم نے حاضر ہو کر پوچھا کہ ایک عورت اپنے خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟) آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب وہ پانی (منی) کو دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہیے' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: تم نے تو عورتوں کو رسوا کر دیا' کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو اس کا بچہ اس کے مشابہ کس وجہ سے ہوتا ہے۔

۷۳۹/۴۳۱ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ سُمَيَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَاَلَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِىَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَى الْمَرْاَةُ فِى الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ وَاَنْزَلَتْ فَلْتَغْتَسِلْ.

حضرت یزید بن ابی سمیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اس کے لئے کیا حکم ہے)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: جب عورت اس چیز کو دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔

۷۴۰/۴۳۲ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَاَةٍ تَرٰى فِىْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ فَاَنْزَلَتْ فَلْتَغْتَسِلْ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ رَقِيْقٌ، فَاَيُّهُمَا سَبَقَ اَوْعَلَا اَشْبَهَهُ الْوَلَدُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایک عورت اپنے خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس عورت نے اس چیز کو دیکھا اور اسے انزال ہو گیا تو اسے غسل کرنا چاہیئے، حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی زرد اور پتلا ہوتا ہے، پس ان دونوں (مرد و عورت) میں سے جس کا پانی (رحم میں) پہلے چلا جائے یا غالب آ جائے تو بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

۷۴۱/۴۳۳ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ اِذَا احْتَلَمَتْ وَاَبْصَرَتِ الْمَاءَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِيْهَا، وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ، اِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ اَخْوَالَهُ، وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ هَا اَشْبَهَهُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ عورت کو جب احتلام ہو جائے اور وہ پانی (منی) کو دیکھ لے تو کیا وہ غسل کرے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (غسل کرے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، بچوں کی مشابہت اسی وجہ سے ہوتی ہے، جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے۔

۷۴۲/۴۳۴ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِىْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ، فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتّٰى يَنْزِلَ الْمَاءُ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتّٰى يَنْزِلَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ اِنَّ

حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنے خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد (خواب میں) دیکھتا ہے (تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس پر اس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جب تک کہ پانی (منی) نہ نکلے جس طرح مرد پر اس وقت تک غسل واجب نہیں جب تک کہ پانی (منی) نہ نکلے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی

خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةَ وَهِيَ اِحْدٰى خَالَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَغْتَسِلْ.

ہے کہ) انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی خالہ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ عورت کو (اگر) احتلام ہو جائے (تو وہ کیا کرے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے غسل کرنا چاہیے۔

٥ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْجُنُبُ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ جنبی آدمی قرآن مجید نہ پڑھے

٧٤٣/٤٣٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِيْ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا وَقَالَ اَمَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَكَاَنَّهُ رَاٰنَا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

حضرت عبداللہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں دو آدمیوں کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا خیال ہے کہ ان دو آدمیوں میں سے ایک کا تعلق میری قوم سے تھا اور دوسرے کا تعلق بنو اسد سے تھا، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اپنے سامنے بلایا اور فرمایا: تم دونوں طاقتور و مضبوط آدمی ہو، سو تم اپنے دین پر عمل کرنے میں خوب محنت کرو، پھر آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے اور قضائے حاجت کی، پھر آپ باہر نکلے اور پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے (اپنے چہرہ پر) ملا، پھر آپ قرآن پڑھنے لگے، حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ گویا کہ آپ نے ہمیں دیکھا کہ ہم نے اس بات کو ناپسند کیا ہے، پھر آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت فرماتے، پھر بیت الخلاء سے نکلتے اور قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے تھے، اور آپ (ﷺ) کو جنابت کے سوا قرآن پڑھنے سے کوئی چیز نہ روکتی تھی۔

٧٤٤/٤٣٦ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے ماسوا جنابت کی حالت کے۔

٧٤٥/٤٣٧ - عَنْ اَبِي الْغَرِيْفِ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَضُوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَرَاَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا لِمَنْ لَيْسَ بِجُنُبٍ فَاَمَّا الْجُنُبُ فَلَا وَلَا اٰيَةً.

حضرت ابو غریف کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا تو آپ نے کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا، اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور تین تین مرتبہ اپنے ہاتھوں اور کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پیروں کو دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ نے قرآن میں سے کچھ پڑھا، پھر فرمایا: یہ اس شخص کے لئے ہے جو جنبی نہ ہو، لیکن جنبی کے لئے ایک آیت پڑھنا بھی جائز نہیں۔

٧٤٦/٤٣٨ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُنُبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ.

جس گھر میں جنبی ہو اس میں (رحمت و برکت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ ہی اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں (جاندار کی) تصویر ہو اور کتا ہو۔

٦ - بَابٌ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

غسل کرتے وقت پردہ کرنے کا بیان

٧٤٧/٤٣٩ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ عَلِيًّا فَوَضَعَ لَهُ غُسْلًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ثَوْبًا فَقَالَ اسْتُرْنِي وَوَلِّنِي ظَهْرَكَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا تو انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے غسل کا پانی رکھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو کپڑا دیا اور فرمایا: مجھ پر پردہ کرو اور مجھ سے اپنی پیٹھ پھیر لو۔

٧٤٨/٤٤٠ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوسَى ابْنَ عِمْرَانَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَاءَ لَمْ يُلْقِ ثَوْبَهُ حَتّٰى يُوَارِيَ عَوْرَتَهُ بِالْمَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) جب پانی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو آپ اس وقت تک اپنا کپڑا نہ ڈالتے جب تک کہ اپنی شرمگاہ کو چھپا نہ لیتے۔

٧٤٩/٤٤١ - عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ.

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل حیادار اور پردہ پوش ہے' پس جب تم میں سے کوئی غسل کرنے کا ارادہ کرے تو وہ کسی چیز سے پردہ کر لیا کرے۔

٧٥٠/٤٤٢ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ.

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔

٧٥١/٤٤٣ - عَنْ اَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ "بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ "الحديث" سَيَاْتِي بِتَمَامِهِ فِي غَزْوَةِ فَتْحِ مَكَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت عقیل بن ابی طالب کے غلام حضرت ابومرہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ام ہانی (بنت ابی طالب) رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں' وہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غسل کرتے ہوئے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ "الحدیث" پوری حدیث ان شاءاللہ تعالیٰ فتح مکہ کے غزوہ کے بیان میں آئے گی۔

٧٥٢/٤٤٤ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا اَيُّوبُ اَلَمْ اَكُنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ایوب (علیہ السلام) برہنہ (بغیر کپڑا باندھے) غسل کر رہے تھے کہ اسی دوران آپ پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں تو آپ ان کو اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے تو ان کے پروردگار نے انہیں آواز دی: اے ایوب! کیا

اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا جس کو تم دیکھ رہے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۷- بَابٌ فِيْ مِقْدَارِ مَاءِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۷۵۳/٤٤٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ كَمْ يَكْفِيْنِيْ مِنَ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ مُدٌّ، قَالَ كَمْ يَكْفِيْنِيْ لِلْغُسْلِ؟ قَالَ صَاعٌ، قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا يَكْفِيْنِيْ، قَالَ لَا أُمَّ لَكَ قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: مجھے وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک مد (تقریباً ایک سیر دو چھٹانک) اس نے کہا: مجھے غسل کے لئے کتنا پانی کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ایک صاع (تقریباً ساڑھے چار سیر) اس شخص نے کہا: اس قدر پانی مجھے کافی نہ ہوگا' آپ نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے (وضو اور غسل کے لئے پانی کی) یہ مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی ہوتی تھی جو تم سے کہیں بہتر ہیں۔

۷۵٤/٤٤٦- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَكُوْنُ رِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے برتن سے وضو کرتے تھے جس میں دو رطل (تقریباً ایک سیر) کی مقدار پانی ہوتا تھا اور ایک صاع (تقریباً ساڑھے چار سیر) کی مقدار پانی سے غسل کرتے تھے۔

۷۵۵/٤٤۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صاع پانی کی مقدار سے غسل کرتے اور ایک مد پانی کی مقدار سے وضو کرتے تھے۔

۷۵٦/٤٤۸- عَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَضِّئُهُ الْمُدُّ وَيُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ "جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں" سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی کی مقدار سے وضو کرتے اور ایک صاع پانی کی مقدار سے غسل جنابت کرتے تھے۔

۷۵۷/٤٤۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی کی مقدار سے وضو کرتے اور ایک صاع پانی کی مقدار سے غسل کرتے تھے۔

۷۵۸/٤٥۰- عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاؤُوْا بِعُسٍّ فِيْ رَمَضَانَ فَحَزَرْتُهُ بِثَمَانِيَةٍ اَوْ تِسْعَةٍ اَوْ عَشَرَةِ اَرْطَالٍ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ

حضرت موسیٰ جہنی کا بیان ہے کہ ماہ رمضان میں لوگ ایک برتن (لگن) لائے تو میں نے اس کا اندازہ آٹھ' نو یا دس رطل کی مقدار کا لگایا' حضرت مجاہد نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا.

ﷺ اتنے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

٨ - بَابٌ فِيْ صِفَةِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ قَبْلَهُ

غسل کرنے کا طریقہ اور اس سے پہلے وضو کرنے کا بیان

۷۵۹/۴۵۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَةٍ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَا ثًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيُوْضَعُ الْإِنَاءُ فِيْهِ الْمَاءُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الْمَاءِ) ثُمَّ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهِ لِيَصُبَّ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ حَتّٰى يُنَقِّيَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ غَسْلًا حَسَنًا، ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَا ثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَا ثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ) فَإِذَا خَرَجَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَقَدَمَيْهِ وَمَسَحَ يَدَهُ بِالْحَائِطِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَكَاَنِّيْ اَرٰى اَثَرَ يَدِهِ فِي الْحَائِطِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) وَسُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَبْدَاُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ يَغْسِلُ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا) ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ اُصُوْلَ شَعْرِ رَاْسِهِ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ اَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَاَ الْبَشَرَةَ اغْتَرَفَ ثَلَاثَ غُرُفَاتٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ غَرَفَ بِيَدَيْهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا) فَصَبَّهُنَّ عَلٰى رَاْسِهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوتے (اور ایک روایت میں ہے کہ پانی کا برتن رکھ دیا جاتا تو آپ (ﷺ) اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے اور ان کو پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے) پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑ کر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو اچھی طرح دھوتے، پھر اپنے ہاتھ کو اچھی طرح دھوتے، پھر تین مرتبہ کلی کرتے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے، تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھوتے اور تین مرتبہ اپنی کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھوتے، پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالتے، پھر غسل کرتے (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر اپنے پورے جسم کو دھوتے) پس جب آپ (ﷺ) نکلتے تو اپنے پیروں کو دھوتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو نماز کے وضو سے ابتداء کرتے، اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پیروں کو دھوتے اور اپنا ہاتھ دیوار پر رگڑتے، پھر اس پر پانی بہاتے، گویا کہ میں آپ (ﷺ) کے ہاتھ کا نشان دیوار پر دیکھ رہی ہوں (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) ان سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر غسل کی ابتداء کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے آپ (ﷺ) اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھوتے) پھر نماز کا وضو کرتے، پھر اپنے سر کے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے یہاں تک کہ جب آپ (ﷺ) کو یقین ہو جاتا کہ پانی جلد تک پہنچ گیا ہے تو تین چلو لیتے (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پانی سے تین مرتبہ بھرتے) پھر ان کو اپنے سر پر ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔

۷۶۰/۴۵۲ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَضَعْتُ

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا تو آپ (ﷺ)

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْحَائِطِ اَوْ بِالْاَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

نے غسل جنابت کیا' اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ پر برتن سے پانی ڈالا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر اپنے ہاتھ کو دیوار پر یا زمین پر رگڑا' پھر کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرہ (انور) کو دھویا اور تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیوں کو (کہنیوں سمیت) دھویا' پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالا' پھر اپنے پورے جسم پر پانی ڈالا' پھر آپ (ﷺ) نے الگ ہوکر اپنے پیروں کو دھویا۔

٧٦١/٤٥٣ - عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهَا سَبْعًا قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْإِنَاءِ، فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ فَسَاَلَنِيْ كَمْ اَفْرَغْتُ؟ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَلِمَ لَا تَدْرِيْ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهِ وَجَسَدِهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ يَعْنِيْ يَغْتَسِلُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور برتن میں داخل کرنے سے پہلے اسے سات مرتبہ دھوتے' چنانچہ ایک مرتبہ آپ بھول گئے کہ اپنے ہاتھ پر کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے؟ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم' آپ نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے تمہیں کیوں نہیں معلوم؟ پھر آپ نے نماز کا وضو کیا' پھر اپنے سر اور جسم پر پانی بہایا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح غسل کیا کرتے تھے۔

٧٦٢/٤٥٤ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَاَلَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ تَبُلُّ الشَّعْرَ وَتَغْسِلُ الْبَشَرَةَ، قَالَ فَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ، قَالَ كَانَ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا (فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ) قَالَ اِنَّ رَاْسِيْ كَثِيْرُ الشَّعْرِ، قَالَ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ رَاْسِكَ وَاَطْيَبَ

حضرت عبیداللہ بن مقسم کا بیان ہے کہ حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: بالوں کو (پانی سے) تر کیا کرو اور جلد کو (اچھی طرح) دھویا کرو' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کیسے غسل کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: آپ (ﷺ) تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر اپنی جلد (بدن) پر پانی بہاتے تھے) اس نے کہا: میرے سر کے بال بہت زیادہ (لمبے اور گھنے) ہیں' آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال تمہارے سر کے بالوں سے زیادہ (لمبے اور گھنے) تھے اور بہت ہی پاکیزہ تھے۔

٧٦٣/٤٥٥ - عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو الْبَجَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ سَاَلُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا لَهُ اِنَّمَا اَتَيْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ

حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عاصم بن عمرو البجلی کو ایک ایسے شخص کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جس نے ان لوگوں سے حدیث سنی جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' چنانچہ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ

تَطَوُّعًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَعَنِ الرَّجُلِ مَا يَصْلُحُ لَهُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَقَالَ أَسُحَّارٌ أَنْتُمْ، لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا نُورٌ، فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ، وَقَالَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ فِي الْحَائِضِ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ.

کی خدمت میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں (اور وہ یہ ہیں کہ) آدمی کا اپنے گھر میں نفلی نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟ غسل جنابت کیسے کیا جاتا ہے؟ اور آدمی کے لئے اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ کس حد تک ملاعبت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم جادوگر ہو؟ تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا ہے مجھ سے اس کے بارے میں کسی نے بھی نہیں پوچھا' پس آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نفلی نماز پڑھنا نور ہے' سو جو شخص چاہے اپنے گھر کو (نفلی نماز کے ذریعہ) منور (روشن) کرے' غسل جنابت کے بارے میں فرمایا کہ (آدمی سب سے پہلے) اپنی شرمگاہ کو دھوئے' پھر وضو کرے' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے' اور حائضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ آدمی کے لئے تہبند کے اوپر کھیلنا جائز ہے۔

۷۶۴/۴۵۶ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْغُسْلِ، قَالَ جَابِرٌ أَتَتْ ثَقِيفٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَقُلْ غَيْرَ ذٰلِكَ.

حضرت ابو زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) سے غسل کے بارے میں پوچھا تو حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ثقیف (کا وفد) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا علاقہ ہے تو آپ ہمیں غسل کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور علاوہ ازیں کچھ نہ فرمایا:

۷۶۵/۴۵۷ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا غُسْلَ الْجَنَابَةِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَآخُذُ مِلْءَ كَفَّيَّ ثَلَاثًا فَأَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أُفِيضُهُ بَعْدَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِي.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے سامنے غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تو تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پانی سے بھر کر اپنے سر پر ڈالتا ہوں' پھر اس کے بعد اپنے پورے جسم پر پانی بہاتا ہوں۔

۷۶۶/۴۵۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے۔

۹ - بَابٌ فِي صِفَةِ غَسْلِ الرَّأْسِ وَنَقْضِ الشَّعْرِ عِنْدَ الْغُسْلِ

سر کو دھونے کا طریقہ اور غسل کرتے وقت بال کھولنے کا بیان

۷۶۷/۴۵۹ - عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ غَسْلِ الرَّأْسِ، فَقَالَ يَكْفِيْكَ ثَلَاثُ حَفَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَكُفٍّ ثُمَّ جَمَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ إِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعْرِ قَالَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

نے سر کے دھونے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں پانی کے تین چلو یا تین لپ کافی ہیں، پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اکٹھا کیا، پھر اس شخص نے کہا: اے ابوسعید! میں بہت (لمبے اور گھنے) بالوں والا آدمی ہوں تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ (لمبے اور گھنے) تھے اور بہت ہی پاکیزہ تھے۔

٤٦٠/٧٦٨ - عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ "بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ" قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُوْ عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعِ فَسَأَلَهَا أَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفْرَغَتْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثًا وَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهَا الْحِجَابُ.

حضرت ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی (عبداللہ بن یزید) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے (رضاعی) بھائی نے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ایک صاع کی مقدار پانی کا برتن منگوایا اور غسل کیا اور اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا۔

٤٦١/٧٦٩ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ كَمْ يَكْفِيْ رَأْسِيْ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ بِيَدِهِ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، قَالَ إِنَّ شَعْرِيْ كَثِيْرٌ، قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے (ان سے) پوچھا کہ غسل جنابت میں میرے سر کو کتنا پانی کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے، اس شخص نے کہا کہ میرے بال بہت زیادہ ہیں، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال بہت زیادہ تھے اور پاکیزہ تھے۔

٤٦٢/٧٧٠ - عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّيْ وَخَالَتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُنَّ تَصْنَعْنَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيْضُ عَلٰى رُؤُسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ.

حضرت جمیع بن عمیر بن ثعلبہ کا بیان ہے کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان دونوں (میری والدہ اور خالہ) میں سے کسی ایک نے آپ سے پوچھا کہ تم کس طرح غسل کرتی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے، پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے اور ہم مینڈھیوں کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ مرتبہ پانی ڈالتی ہیں۔

٤٦٣/٧٧١ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَجْمَرْتُ رَأْسِيْ إِجْمَارًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ عَلٰى كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو مضبوطی سے گوندھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نہیں جانتی کہ ہر بال پر ناپاکی ہوتی ہے۔

٤٦٤/٧٧٢ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے غسل جنابت میں ایک بال کے برابر بھی ناپاک

تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا مَاءٌ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعْرِيْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ كَمَا تَرَوْنَ.

جگہ چھوڑ دی کہ اس جگہ پر پانی نہ پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ کا فلاں فلاں عذاب دے گا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اسی لیے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں' ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ''جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو''۔

٤٦٥/٧٧٣ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ، قَالَ يُجْزِيْكِ اَنْ تُصَبِّيْ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثًا.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے سر (کے بالوں) کو مضبوطی سے گوندھتی ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں یہی کافی ہے کہ تم اس پر تین مرتبہ پانی ڈال لیا کرو۔

٤٦٦/٧٧٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ مَعَهُ عَلَيْهِنَّ الضِّمَادُ يَغْتَسِلْنَ فِيْهِ وَ يَعْرَقْنَ لَا يَنْهَاهُنَّ عَنْهُ مُحِلَّاتٍ وَلَا مُحْرِمَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ اس طرح جاتی تھیں کہ ان کے سروں پر لیپ کیا ہوا ہوتا تھا' اسی میں وہ غسل بھی کرتیں اور انہیں پسینہ بھی آتا رہتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں اس سے حالت احرام اور غیر احرام میں منع نہ فرماتے تھے۔

٤٦٧/٧٧٥ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو، هُوَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، اَفَلَا يَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ، لَقَدْ كُنْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اُفْرِغَ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ.

حضرت عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) عورتوں کو غسل کے وقت مینڈھیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو پر تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنی مینڈھیاں کھول لیا کریں' تو وہ ان کو سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دیتے' حالانکہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے (پانی لے کر) غسل کرتے تھے اور میں اپنے سر پر تین چلوؤں سے زیادہ پانی نہیں ڈالتی تھی۔

١٠ - بَابٌ فِيْ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ خَارِجَ الْمُغْتَسَلِ، وَحُكْمِ التَّنْشِيْفِ بِالْمِنْدِيْلِ وَ نَحْوِهٖ، وَالْاِجْتِزَاءِ بِالْغُسْلِ عَنِ الْوُضُوْءِ لِمُرِيْدِ الصَّلٰوةِ

پیروں کو غسل خانہ سے باہر دھونے کا بیان' تولیہ وغیرہ سے بدن کو صاف کرنے کا حکم اور اس چیز کا بیان کہ جو شخص نماز پڑھنا چاہے اس کے لئے غسل کا وضو ہی کافی ہے

٤٦٨/٧٧٦ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مُغْتَسَلِهٖ حَيْثُ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو غسل خانہ سے باہر آ کر اپنے پیروں کو دھوتے تھے۔

٧٧٧/٤٦٩ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِثَوْبٍ حِيْنَ اغْتَسَلَ فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا تَعْنِي رَدَّهُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) قَالَتْ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ هٰكَذَا وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ لَّا اُرِيْدَ هَا قَالَ سُلَيْمَانُ (الْاَعْمَشُ اَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ هُوَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ بِالْمِنْدِيْلِ اِنَّمَا هِيَ عَادَةٌ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غسل جنابت کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب غسل کر چکے تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں کپڑا (تولیہ) پیش کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اسے واپس کر دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں تولیہ پیش کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے' حضرت سلیمان (اعمش جو اس حدیث کی سند کے راویوں میں سے ایک ہیں) نے کہا کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حدیث اسی طرح ہے اور انہوں نے اس کا انکار نہ کیا' اور حضرت ابراہیم نے کہا کہ تولیے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایک دستور بن چکا ہے۔

٧٧٨/٤٧٠ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّوُ بَعْدَ الْغُسْلِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةَ الْغَدَاةِ لَا اَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوْءًا بَعْدَ الْغُسْلِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے (اور انہی سے دوسری طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کر کے دو رکعتیں پڑھتے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے اور میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غسل کرنے کے بعد تازہ وضو کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

١١ - بَابٌ فِيْمَنْ وَجَدَ لُمْعَةً بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے بعد خشک جگہ دیکھنے کے بعد کیا کیا جائے

٧٧٩/٤٧١ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَمَّا خَرَجَ رَاٰى لُمْعَةً عَلٰى مَنْكِبِهِ الْاَيْسَرِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَاَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ فَبَلَّهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل جنابت کیا' پس جب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باہر تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے بائیں کندھے پر تھوڑی سی خشک جگہ دیکھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے بالوں (کے پانی کی تری) سے اس (خشک) جگہ کو تر کیا' پھر نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

١٢ - بَابٌ مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ اَوْ بِاَغْسَالٍ مُتَعَدِّدَةٍ

جو شخص اپنی تمام بیویوں سے ہم بستر ہو وہ خواہ ایک ہی غسل کرے یا متعدد غسل کرے

٧٨٠/٤٧٢ - عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اَنَّ

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات میں (اور ایک روایت میں ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ يَوْمٍ) فَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقِيْلَ) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اغْتَسَلْتَ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا اَطْيَبُ وَاَطْهَرُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ).

ایک دن میں) اپنی تمام بیویوں کا دورہ کیا (ہم بستر ہوئے) اور ان میں سے ہر بیوی کے پاس غسل کیا، تو میں نے عرض کیا: (اور ایک روایت کے مطابق عرض کیا گیا:) یا رسول اللہ! آپ نے ایک ہی غسل کر لیا ہوتا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ زیادہ پاکیزگی اور زیادہ طہارت ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ یہ زیادہ صفائی، زیادہ پاکیزگی اور زیادہ طہارت ہے)۔

۷۸۱/٤٧٣ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى جَمِيْعِ نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ) بِغُسْلٍ وَاحِدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں (اور ایک روایت میں ہے کہ ایک رات میں) اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے (یعنی ہم بستر ہوتے تھے) اور ایک ہی غسل کرتے تھے۔

۱۳ - بَابٌ مَايَفْعَلُهُ الْجُنُبُ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ اَوِ الْاَكْلَ اَوْ اِعَادَةَ الْجِمَاعِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

جنبی آدمی جب سونا چاہے یا کھانا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ کیا کرے؟ اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ اِسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ

جنبی آدمی جب سونا چاہے تو اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ وضو کر کے سوئے

۷۸۲/٤٧٤ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَصْنَعُ اَحَدُنَا اِذَا هُوَ اَجْنَبَ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ لِيَنَمْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ "وَفِيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم میں سے کوئی جنبی ہو جائے، پھر وہ غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو وہ کیا کرے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے، پھر وہ سو جائے (اور دوسرے طریق سے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور اس میں ہے کہ پس آپ (ﷺ) نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے آلہ تناسل کو دھو لیا کرے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرے۔

۷۸۳/٤٧٥ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ، قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ مَا خَلَا رِجْلَيْهِ.

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت (ناپاکی) کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرے، حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ایسا کرنا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح

وضو کرتے ماسوا اپنے پیروں کے (یعنی اپنے پیروں کو نہیں دھوتے تھے)۔

٧٨٤/٤٧٦ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْقُدَنَّ جُنُبًا حَتّٰى تَتَوَضَّاَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جنابت کی حالت میں اس وقت تک نہ سوؤ جب تک کہ وضو نہ کر لو۔

٧٨٥/٤٧٧ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَيُرِيْدُ اَنْ يَنَامَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَنَامَ.

حضرت عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ (رات کو) جنبی ہو جاتے ہیں تو (اگر) وہ سونا چاہیں (تو کیا کریں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ وضو کر لیا کریں، پھر سو جائیں۔

٧٨٦/٤٧٨ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا وَاَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ، وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنبی ہوتے اور جنابت کی حالت میں ہی سونا چاہتے تو سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں سونا چاہے تو وہ نماز والا وضو کر لیا کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِیْ اِسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ لِاَكْلٍ اَوِ الْعَوْدِ

جنبی آدمی جب کھانا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

٧٨٧/٤٧٩ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ اِنْ شَاءَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَنَامَ اَوْ يَاْكُلَ تَوَضَّاَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کی حالت میں جب سونے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کرتے، اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو دھو لیتے، پھر اگر چاہتے تو کھاتے یا پیتے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنبی ہوتے اور سونے کا یا کھانے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

٧٨٨/٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَوَضَّاُ اِذَا جَامَعَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْجِعَ قَالَ سُفْيَانُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَدْرَكَ الْحَرَّةَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص (اپنی بیوی سے) جماع کرے اور جب دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو وہ وضو کر لیا کرے۔ سفیان (راوی) کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید نے حرہ (کے واقعہ) کو پایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِیْ تَاْخِيْرِ الْغُسْلِ اِلٰی اٰخِرِ اللَّيْلِ

رات کے آخری حصہ تک غسل میں تاخیر کرنے کا بیان

٧٨٩/٤٨١ - عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ اٰخِرِهٖ؟ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ، قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ فِيْ اٰخِرِهٖ؟ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ، قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ اَوْ يُخَافِتُ بِهٖ؟ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَافَتَ، قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا: آپ یہ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت رات کے پہلے حصے میں کرتے تھے یا رات کے پچھلے حصے میں کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ (ﷺ) کبھی رات کے پہلے حصے میں غسل کرتے، کبھی رات کے پچھلے حصے میں غسل کرتے تھے، میں نے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگا کر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہر معاملہ میں آسانی فرمائی، میں نے عرض کیا: آپ یہ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر رات کے پہلے حصے میں پڑھتے تھے یا رات کے پچھلے حصے میں پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: آپ (ﷺ) نماز وتر رات کے پہلے حصے میں بھی پڑھتے تھے اور رات کے پچھلے حصے میں بھی پڑھتے تھے، میں نے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگا کر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہر معاملہ میں آسانی فرمائی، میں نے عرض کیا: آپ یہ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: آپ (ﷺ) قرآن مجید کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے تھے، میں نے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگا کر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہر معاملہ میں آسانی فرمائی۔

٧٩٠/٤٨٢ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً فَاِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَاغْتَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوتے تھے، پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے، یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھتے اور غسل کرتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) کہ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتے، پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر ہی سو جاتے، پھر جب رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے تو دوبارہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتے اور غسل کرتے۔

٧٩١/٤٨٣ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوتے، پھر سو جاتے، پھر بیدار ہوتے، پھر سو جاتے۔

١٤ - بَابٌ فِي الْاِغْتِسَالَاتِ الْمَسْنُوْنَةِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

مسنون غسلوں کا بیان، اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيمَا جَاءَ مِنْ ذٰلِكَ مُجْتَمِعًا

چند مختلف مسنون غسل

٧٩٢/٤٨٤ - ز عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ عَنْ جَدِّهِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَكَانَ الْفَاكِهُ بْنُ سَعْدٍ يَاْمُرُ اَهْلَهُ بِالْغُسْلِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عقبہ بن فاکہ اپنے دادا فاکہ بن سعد ''جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے'' سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن، عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن، عیدالفطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاکہ بن سعد اپنے گھر والوں کو ان دنوں میں غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

٧٩٣/٤٨٥ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْتَسَلُ مِنْ اَرْبَعٍ، مِنَ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالْحَجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے، جمعہ کی وجہ سے، جنابت کی وجہ سے، پچھنے لگوانے کی وجہ سے اور میت کو غسل دینے کی وجہ سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ حَمْلِهِ

غسل میت سے غسل کرنے اور جنازہ اٹھانے سے وضو کرنے کا حکم

٧٩٤/٤٨٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ غُسْلِهَا الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهَا الْوُضُوْءُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا اسے غسل کرنا چاہیے، اور جس شخص نے جنازہ اٹھایا اسے وضو کرنا چاہیے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل لازم ہوتا ہے اور جنازہ اٹھانے کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا اسے غسل کرنا چاہیے۔

٧٩٥/٤٨٧ - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْ طَلَبِ الْغُسْلِ مِنَ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

کافر جب مسلمان ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان

٧٩٦/٤٨٨ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ اَوْ اُثَالَةَ اَسْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهِ اِلٰى حَائِطِ بَنِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال یا اثالہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو بنوفلاں کے باغ میں لے جاؤ اور اسے غسل کرنے کا حکم دو (اور انہی سے دوسرے طریق

فُلان فَمُرُوْهُ اَنْ يَغْتَسِلَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالِ الْحَنَفِيِّ اَسْلَمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْطَلِقَ بِهِ اِلٰى حَائِطِ اَبِي طَلْحَةَ فَيَغْتَسِلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسُنَ اِسْلَامُ صَاحِبِكُمْ.

سے مروی ہے) کہ ثمامہ بن اثال حنفی نے اسلام قبول کیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو ابوطلحہ کے باغ میں لے جایا جائے تاکہ وہ غسل کرے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کا اسلام بہت ہی اچھا ہے۔

۷۹۷/۴۸۹ - عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَدَّهٗ "قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ" اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

حضرت خلیفہ بن حصین بن قیس بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا قیس بن عاصم نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اسلام قبول کیا تو آپ (ﷺ) نے اسے بیری کے پتوں سے ابلے ہوئے پانی سے غسل کرنے کا حکم دیا۔

۱۵ - بَابٌ فِيْ حُكْمِ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

حمام (بازار کے غسل خانہ) میں داخل ہونے کا حکم

۷۹۸/۴۹۰ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَاَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند باندھے بغیر حمام (بازار کے غسل خانہ) میں نہ جائے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تنہائی میں ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو، کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

۷۹۹/۴۹۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْ عُذْرَةَ رَجُلٍ كَانَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَآزِرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لِلنِّسَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں (بازار کے غسل خانوں) میں جانے سے منع فرمایا، پھر آپ (ﷺ) نے مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دی اور عورتوں کو جانے کی (بالکل) اجازت نہ دی۔

۸۰۰/۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: کیا تم وہ خواتین ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے

قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِيْ تَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَاَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ سِتْرَهَا) بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

خاوند کے گھر کے سوا (کسی اور گھر میں) اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس پردہ کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے پردے کو پھاڑ دیتی)۔

۸۰۱/٤٩٣ - عَنِ السَّائِبِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسْوَةً دَخَلْنَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ سَاَلَتْهُنَّ مِمَّنْ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ، فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتْرًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص کی عورتیں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے پوچھا: تمہارا تعلق کس علاقہ سے ہے؟ انہوں نے کہا: حمص سے ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے سوا (کسی اور گھر میں) اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

۸۰۲/٤٩٤ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِاِزَارٍ، وَمَنْ كَانَتْ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں (بالکل) نہ جائے۔

۸۰۳/٤٩٥ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۰٤/٤٩٦ - عَنْ يُحَنِّسَ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ اُمَّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهَا يَوْمًا فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتِ يَا اُمَّ الدَّرْدَاءِ؟ فَقَالَتْ مِنَ الْحَمَّامِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَنْزِعُ ثِيَابَهَا اِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سِتْرٍ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ خَرَجْتُ مِنَ الْحَمَّامِ فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ يَا اُمَّ الدَّرْدَاءِ؟ قَالَتْ مِنَ الْحَمَّامِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنِ امْرَاَةٍ

حضرت یحنس ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ام درداء! تم کہاں سے آ رہی ہو؟ عرض کیا: حمام سے آ رہی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: جب کوئی عورت (اپنے گھر کے سوا کسی اور گھر میں) کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہوتا ہے (اور دوسرے طریق سے) حضرت سھل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حمام سے نکلی تو میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ام درداء! تم کہاں سے آ رہی ہو؟ عرض کیا: حمام سے آ رہی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں

تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ اَحَدٍ مِنْ اُمَّهَاتِهَا اِلَّا وَهِيَ هَاتِكَةٌ كُلَّ سِتْرٍ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ.

اس (محمد) کی جان ہے! جب کوئی عورت اپنی ماں کے گھر کے سوا (کسی اور گھر میں) اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ ہر اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور رحمٰن عزوجل کے درمیان ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۷/۱ - كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ وَالنِّفَاسِ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ

حیض' استحاضہ اور نفاس کا بیان

حیض' استحاضہ اور نفاس کا بیان

۱ - بَابُ مَوَانِعِ الْحَيْضِ وَمَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْعِبَادَاتِ

حالت حیض میں ممنوع کام' اور حائضہ عورت عبادات میں سے کونسی عبادت کی قضا کرے

۸۰۵/۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى، فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہودیوں کی عورتوں کو جب حیض آتا تو وہ (یہودی) نہ تو ان (حائضہ عورتوں) کے ساتھ کھاتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے ساتھ رہتے' چنانچہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور (اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے حیض (ماہواری) کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ وہ (حیض) گندگی ہے' پس تم حیض (کے دنوں) میں عورتوں سے الگ رہو' اور ان کے قریب نہ جاؤ (یعنی جماع نہ کرو) یہاں تک کہ وہ پاک (وصاف) ہو جائیں'' جب آیت سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حائضہ عورت سے) جماع کے سوا باقی سب کچھ کر سکتے ہو۔

۸۰۶/۲ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا وَقَدْ حَاضَتْ بِسَرِفٍ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ قَالَ لَهَا اقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں داخل ہونے سے پہلے سرف کے مقام پر حائضہ ہوگئیں تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: بیت اللہ کے طواف کے سوا باقی جو کچھ حاجی کرتے ہیں وہ تم کرتی رہو۔

۸۰۷/۳ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (فِيْ قِصَّةِ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (حضرت ام حبیبہ بنت جحش کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرو' پھر نماز پڑھو۔

٨٠٨/٤ - عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَلٰكِنِّي اَسْاَلُ، قَالَتْ قَدْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْمَرُ وَلَا نُوْمَرُ، فَيَاْمُرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَاْمُرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ.

حضرت معاذہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزہ کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ میں نے کہا: میں حروریہ نہیں ہوں' لیکن میرے سوال کرنے کا مقصد جاننا ہے' آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں (روزوں کی قضا کا) حکم دیا جاتا تھا اور ہمیں (نمازوں کی قضا کا) حکم نہیں دیا جاتا تھا' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے کی قضا کا حکم دیتے تھے اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔

٢ - بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ وَطْءِ الْحَائِضِ اَيَّامَ حَيْضِهَا

اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرنے پر وعید

٨٠٩/٥ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ فَقَدْ بَرِئَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حائضہ عورت سے جماع کیا یا عورت کی دبر میں دخول کیا یا کاہن (نجومی) کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس شخص کا اس چیز (شریعت) سے کوئی تعلق نہیں جو اللہ تعالیٰ نے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائی۔

٣ - بَابُ كَفَاءَةِ مَنْ وَطِئَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ

اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ

٨١٠/٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يَاْتِي امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ (وَعَنْهُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے (اور انہی سے دوسرے الفاظ میں اس طرح منقول ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اسے (ایک دینار) نہ ملے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔

٤ - بَابُ جَوَازِ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فِيْمَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَمُضَاجَعَتِهَا وَمُوَاكَلَتِهَا

حائضہ عورت سے تہبند کے اوپر مباشرت کرنے' اس کے ساتھ لیٹنے اور اس کے ساتھ کھانے کا بیان

٨١١/٧ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهٗ فَوْقَ الْاِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حالت حیض میں ہوتیں تو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں تہبند باندھنے کا حکم دیتے' پھر) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے۔

۸۱۲/۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۸۱۳/۹ - عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ تَأْتَزِرُ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں سے جب کسی کو حیض آ تا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر (تہبند کے اوپر) اس سے مباشرت فرماتے۔

۸۱۴/۱۰ - عَنْ أَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَيَدْخُلُ مَعِيْ فِيْ لِحَافِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَلٰكِنْ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے (تہبند کے اوپر) مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی، میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ جاتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی، لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی خواہش کو ضبط کرنے میں تم سے زیادہ قادر تھے۔

۸۱۵/۱۱ - عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ، وَكُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر مجھ سے مباشرت فرماتے (یعنی اپنے ساتھ چمٹا لیتے) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد میں) اعتکاف بیٹھے ہوئے ہوتے تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سر مبارک دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۸۱۶/۱۲ - عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِرَاشٍ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بستر پر سو جاتی تھی اور مجھ پر کپڑا ہوتا تھا۔

۸۱۷/۱۳ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ بَابَنُوْسَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَشَّحُنِيْ وَيَنَالُ مِنْ رَأْسِيْ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے گلے لگا لیتے اور میرا سر پکڑ کر مجھے چومتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۸۱۸/۱۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصْغِيْ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بالوں میں کنگھا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۸۱۹/۱۵ - وَعَنْهَا أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کرتا ہے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کے لئے تہبند کے اوپر سب کچھ جائز ہے۔

۸۲۰/۱۶ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ "زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج میں سے حائضہ بیوی سے مباشرت

وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ.

فرماتے تھے جبکہ وہ آدھی رانوں یا گھٹنوں تک تہبند باندھ کر آڑ بنا لیتی۔

۸۲۱/۱۷ - عَنِ ابْنِ قُرَيْظَةَ الصَّدَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاجِعُكِ وَأَنْتِ حَائِضٌ؟ قَالَتْ نَعَمْ، إِذَا شَدَدْتُ عَلَيَّ إِزَارِي، وَلَمْ يَكُنْ لَنَا إِذْ ذَاكَ إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ، فَلَمَّا رَزَقَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِرَاشًا آخَرَ اعْتَزَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن قریظہ الصدفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ جب حالت حیض میں ہوتیں تو کیا رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ لیٹا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جبکہ میں اپنا تہبند مضبوطی سے باندھ لیتی' اور اس وقت ہمارے پاس صرف ایک بستر ہوتا تھا' سو جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوسرا بستر عطا فرمایا تو میں رسول اللہ ﷺ سے (حیض کے دنوں میں) الگ رہتی۔

۸۲۲/۱۸ - عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَمَّتِي وَخَالَتِي إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَتْهَا كَيْفَ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَصْنَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَكَتْ؟ فَقَالَتْ كَانَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ إِحْدَانَا ائْتَزَرَتْ بِالْإِزَارِ الْوَاسِعِ ثُمَّ الْتَزَمَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهَا وَنَحْرِهَا.

حضرت جمیع بن عمیر تیمی کا بیان ہے کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان (پھوپھی اور خالہ) میں سے کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب تم (ازواج مطہرات) میں سے کسی کو حیض آ جاتا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خاطر کیا کرتی تھی؟ آپ نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو وہ بڑا تہبند باندھ لیتی' پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھوں اور اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیتی۔

۸۲۳/۱۹ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ قَالَتْ فَانْسَلَلْتُ فَقَالَ أَنَفِسْتِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ، قَالَ ذَاكَ مَا كُتِبَ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي فَاسْتَثْفَرْتُ بِثَوْبٍ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی کپڑے (لحاف) میں اکٹھے لیٹے ہوئے تھے کہ مجھے حیض آ گیا تو میں چپکے سے کھسک گئی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس چیز سے عورتوں کو واسطہ پڑتا ہے میں نے بھی وہی پایا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جو آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی گئی ہے' آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے جا کر اپنی حالت کو درست کیا اور ایک چوڑا کپڑا باندھا' پھر میں آئی اور آپ (ﷺ) کے ساتھ آپ (ﷺ) کے لحاف میں لیٹ گئی۔

۸۲٤/۲۰ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حِضْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِرَاشِهِ فَانْسَلَلْتُ فَقَالَ لِي أَحِضْتِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَشُدِّي عَلَيْكِ إِزَارَكِ ثُمَّ عُودِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بستر پر مجھے حیض آ گیا تو میں چپکے سے کھسک گئی تو آپ (ﷺ) نے مجھے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: اپنا تہبند مضبوطی سے باندھو' پھر واپس آ جاؤ۔

۸۲۵/۲۱ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ قَالَتْ

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت بدیہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ

اَرْسَلَتْنِی مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ (زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِلٰی امْرَاَۃِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَکَانَتْ بَیْنَہُمَا قَرَابَۃٌ، فَرَاَیْتُ فِرَاشَہَا مُعْتَزِ لًا فِرَاشَہٗ فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِکَ لِھِجْرَانٍ، فَسَاَلْتُہَا فَقَالَتْ لَاوَلٰکِنِّیْ حَائِضٌ، فَاِذَا حِضْتُ لَمْ یَقْرَبْ فِرَاشِیْ، فَاَتَیْتُ مَیْمُوْنَۃَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَھَا فَرَدَّتْنِیْ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَتْ اَرَغْبَۃٌ عَنْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ مَعَ الْمَرْاَۃِ مِنْ نِسَائِہِ الْحَائِضِ وَمَا بَیْنَہُمَا اِلَّا ثَوْبٌ مَایُجَاوِزُ الرُّکْبَتَیْنِ.

کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیوی کے پاس بھیجا، اور ان دونوں کی آپس میں رشتہ داری تھی، پس میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بستر کو ان کی بیوی کے بستر سے الگ دیکھا تو مجھے ان دونوں کی علیحدگی کا گمان ہوا تو میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن میں حائضہ ہوں، پس جب مجھے حیض آتا ہے تو وہ میرے بستر کے قریب نہیں آتے، پس میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے ان سے اس (واقعہ) کا تذکرہ کیا تو آپ نے مجھے واپس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور (انہیں) فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں میں سے حائضہ بیوی کے ساتھ سوتے تھے درانحالیکہ ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوتی سوائے ایک ایسے کپڑے کے جو گھٹنوں تک ہوتا تھا۔

فَصْلٌ فِیْ جَوَازِ مُؤَاکَلَۃِ الْحَائِضِ وَطَھَارَۃِ سُوْرِھَا

حائضہ عورت کے ساتھ کھانے اور اس کے جھوٹے کے پاک ہونے کا بیان

۸۲۶/۲۲ - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُؤْتٰی بِالْاِنَاءِ فَاَشْرَبُ مِنْہُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ یَاْخُذُہٗ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ، وَاِنْ کُنْتُ لَاٰخُذُ الْعَرْقَ فَاٰکُلُ مِنْہُ ثُمَّ یَاْخُذُہٗ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں (پانی کا) برتن پیش کیا جاتا تو میں اس میں سے پانی پیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس برتن کو لیتے اور اپنا منہ اسی جگہ رکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھ کر پانی پیا ہوتا اور میں ہڈی لیتی تھی اور اس سے گوشت کھاتی تھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس ہڈی کو (مجھ سے) لیتے اور اپنا منہ اسی جگہ رکھ کر گوشت کھاتے جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھ کر کھایا ہوتا۔

۸۲۷/۲۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مُؤَاکَلَۃِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاٰکِلْھَا.

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کے ساتھ کھانا کھایا کرو۔

۵ - بَابُ جَوَازِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِیْ حِجْرِ الْحَائِضِ وَحُکْمِ دُخُوْلِھَا الْمَسْجِدَ

حائضہ عورت کی گود میں قرآن مجید پڑھنے کا جواز اور اس کا مسجد میں داخل ہونے کا حکم

۸۲۸/۲۴ - عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ فَاَتَاھَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ مَالَکَ شَعِثًا رَاْسُکَ، قَالَ اُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِیْ

حضرت منبوذ (سلیمان) اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ کے پاس عبداللہ بن عباس آئے تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! تمہیں کیا ہوا

حَائِضٌ ' قَالَتْ اَیْ بُنَیَّ وَاَیْنَ الْحَیْضَةُ مِنَ الْیَدِ' کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اِحْدَانَا وَهِیَ حَائِضٌ فَیَضَعُ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهَا فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهِیَ حَائِضٌ ثُمَّ تَقُوْمُ اِحْدَانَا بِخُمْرَتِهٖ فَتَضَعُهَا فِی الْمَسْجِدِ وَهِیَ حَائِضٌ ' اَیْ بُنَیَّ وَاَیْنَ الْحَیْضَةُ مِنَ الْیَدِ.

کہ تمہارا سر گرد آلود ہے؟ انہوں نے کہا کہ ام عمارہ نے حالت حیض میں میرے سر میں کنگھا کیا ہے' آپ نے فرمایا: اے بیٹے! ہاتھ میں حیض کہاں ہوتا ہے' رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لاتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی تو آپ (ﷺ) اپنا سر اس (حائضہ بیوی) کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی' پھر ہم میں سے کوئی آپ (ﷺ) کی چھوٹی چٹائی اٹھاتی اور اسے مسجد میں رکھتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی' اے بیٹے! ہاتھ میں حیض کہاں ہوتا ہے۔

۸۲۹/۲۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِیْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ یَتَّکِئُ عَلَیَّ) وَاَنَا حَائِضٌ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری گود میں رکھتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے ٹیک لگاتے تھے) اور قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۸۳۰/۲۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَحْدَثْتُ' فَقَالَ اَوَحِیْضَتُكِ فِیْ یَدِكِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑا دو' انہوں نے عرض کیا: میں ناپاک (حائضہ) ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں ہے۔

۸۳۱/۲۷ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ' قَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑا دو' فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۸۳۲/۲۸ - وَعَنْهَا اَیْضًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِیَةِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ قَالَتْ اَرَادَ اَنْ یَبْسُطَهَا فَیُصَلِّیْ عَلَیْهَا' فَقَالَتْ اِنِّیْ حَائِضٌ ' فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَهَا لَیْسَتْ فِیْ یَدِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ (ﷺ) نے ایک لڑکی سے فرمایا: مجھے چٹائی پکڑا دو' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ (ﷺ) اسے بچھا کر اس پر نماز پڑھنا چاہتے تھے' اس (لڑکی) نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

٦ - بَابٌ فِیْ طَهَارَةِ بَدَنِ الْحَائِضِ وَثَوْبِهَا حَاشَا مَوْضِعَ الدَّمِ مِنْهُمَا

حائضہ عورت کے بدن اور کپڑے کے جس حصہ پر خون لگا ہوا ہو اس کے علاوہ باقی بدن اور کپڑے کے پاک ہونے کا بیان

۸۳۳/۲۹ - عَنْ حُذَیْفَةَ "بْنِ الْیَمَانِ" رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بِتُّ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت حذیفہ (بن یمان) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آل کے ہاں گزاری' تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے جبکہ لحاف کی ایک جانب آپ (ﷺ) کے اوپر تھی

وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ طَرَفُ الِلّحَافِ وَعَلٰى عَائِشَةَ طَرَفُهُ وَهِيَ حَائِضٌ لَا تُصَلِّيْ.

اور اس کی دوسری جانب حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے اوپر تھی' حالانکہ آپ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

۸۳۴/۳۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهِ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثِيَابُهُ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو میں سوئی رہتی تھی' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ کرتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کپڑا مجھے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۸۳۵/۳۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا طَرَقَتْهَا الْحَيْضَةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ وَفِيْهِ دَمٌ فَاَشَارَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اغْسِلِيْهِ، فَغَسَلَتْ مَوْضِعَ الدَّمِ. ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الثَّوْبَ فَصَلّٰى فِيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رات کے وقت انہیں حیض آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے' تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ سے بتایا کہ اس کپڑے پر خون ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے دوران انہیں اشارہ سے فرمایا کہ تم اس کو دھولو' تو انہوں نے خون والی جگہ کو دھویا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کپڑے کو لیا اور اس میں نماز پڑھی۔

۸۳۶/۳۲ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ كُنْتُ اَبِيْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ قَالَتْ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَهُ لَمْ يَعْدُ مَكَانَهُ وَصَلّٰى فِيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی لحاف میں رات گزارتے تھے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی' فرماتی ہیں کہ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کپڑے کو کچھ خون لگ جاتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف اسی جگہ کو دھوتے جس پر خون لگا ہوتا اور پھر اس میں نماز پڑھتے۔

۷ - بَابٌ فِيْ كَيْفِيَّةِ غُسْلِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

حائضہ اور نفاس والی عورت کے غسل کرنے کے طریقہ کا بیان

۸۳۷/۳۳ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِيْ بِهَا، قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا؟ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا، قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا؟ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَطِنْتُ لِمَا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (حیض ختم ہونے کے بعد) پاک ہونے کے لئے میں کس طرح غسل کروں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم خوشبو لگا ہوا روئی کا ٹکڑا (پھاہا) لو اور اس سے پاکیزگی حاصل کرو' اس نے عرض کیا: میں اس سے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ فرمایا: تم اس سے پاکیزگی حاصل کرو' عرض کیا: میں اس سے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اور حیاء کی وجہ سے) اس سے منہ پھیر لیا' پھر فرمایا: تم اس سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ قَالَ تَاْخُذُ اِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى يَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا، قَالَتْ اَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَاَنَّهَا تُخْفِيْ ذٰلِكَ تَتَبَّعِيْ اَثَرَ الدَّمِ، وَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، قَالَ تَاْخُذِيْنَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِيْنَ فَتُحْسِنِيْنَ الطُّهُوْرَ اَوْاَبْلِغِي الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا، ثُمَّ تُفِيْضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ، لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ.

پاکیزگی حاصل کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مطلب کو سمجھ گئی، پس میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھایا (اور دوسرے طریق سے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء (بنت شکل) نے نبی کریم ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے کوئی (جو غسل حیض کرنا چاہے وہ) بیری کے پتوں سے ابلے ہوئے پانی سے اچھی طرح وضو کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے اور اسے خوب ملے یہاں تک کہ پانی اس کے سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے (بدن کے) اوپر پانی بہائے، پھر وہ خوشبو لگا ہوا روئی کا ٹکڑا (پھایا) لے اور اس سے پاکیزگی حاصل کرے، اسماء نے عرض کیا: وہ اس سے کس طرح پاکیزگی حاصل کرے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس سے پاکیزگی حاصل کرو، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے چپکے سے بتایا کہ تم (اس سے حیض کے) خون کے نشان مٹا دو، اور (پھر) اس (اسماء بنت شکل) نے آپ (ﷺ) سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم پانی لو اور اچھی طرح کامل وضو کرو یا وضو میں مبالغہ کرو، پھر اپنے سر پر پانی ڈالو اور اسے (اچھی طرح) ملو یہاں تک کہ پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی عورتیں تھیں کہ دین (کے مسائل) سمجھنے میں انہیں حیاء مانع نہ تھا۔

۸۳۸/۳۴ - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فَاَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوْفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ عَمَدْنَ اِلٰى حُجَزٍ اَوْ حُجُوْزِ مَنَاطِقِهِنَّ فَشَقَقْنَهُ ثُمَّ اتَّخَذْنَ مِنْهُ خُمُرًا، وَاِنَّهَا دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الطُّهُوْرِ مِنَ الْحَيْضِ، فَقَالَ نَعَمْ، لِتَاْخُذْ اِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَذَكَرَتْ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ.

حضرت صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور ان کے احسانات کی قائل ہوئیں اور فرمایا کہ جب ''سورہ نور'' نازل ہوئی تو ان انصار کی عورتوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اور ان سے دوپٹے بنا لیے اور ان (انصار کی عورتوں) میں سے ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے حیض ختم ہونے کے بعد پاکیزگی حاصل کرنے کے بارے میں بتائیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے کوئی (جو غسل حیض کرنا چاہے وہ) بیری کے پتوں سے جوش دیئے ہوئے پانی کو لے...... بقیہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

۸ - بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَبْنِيْ عَلٰى

مستحاضہ کا اپنی عادت کے مطابق بناء کرنے

عَادَتِهَا وَفِیْ وُضُوْئِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ

اور اس کا ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کا بیان

۸۳۹/۳۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ خَالَتِیْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) فَقُلْتُ لَهَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَكُوْنَ لِیْ حَظٌّ فِی الْاِسْلَامِ وَاَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ یَوْمِ اُسْتَحَاضُ فَلَا اُصَلِّیْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلٰوةً، قَالَتِ اجْلِسِیْ حَتّٰی یَجِیْءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ تَخْشٰی اَنْ لَا یَكُوْنَ لَهَا حَظٌّ فِی الْاِسْلَامِ وَاَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، تَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ یَوْمِ تُسْتَحَاضُ فَلَا تُصَلِّیْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلٰوةً، فَقَالَ مُرِیْ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ فَلْتُمْسِكْ كُلَّ شَهْرٍ عَدَدَ اَیَّامِ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِیْ وَتَسْتَثْفِرُ وَتَتَنَظَّفُ ثُمَّ تَطَهَّرُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّیْطَانِ اَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ اَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا.

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میری خالہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اسلام میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے اور میں دوزخی ہو گئی ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق جس دن سے میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی ہوں (اس دن سے) میں رکی ہوئی ہوں، پس میں اللہ عزوجل کی نماز نہیں پڑھتی، انہوں نے فرمایا: تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے تک بیٹھی رہو، پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہے جو اس بات سے ڈر رہی ہے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور وہ دوزخی ہو گئی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق جس دن سے وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئی ہے (اس دن سے) وہ رکی ہوئی ہے، پس وہ اللہ عزوجل کی نماز نہیں پڑھتی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم فاطمہ بنت ابی حبیش کو کہو کہ وہ ہر مہینے اپنے حیض (ماہواری) کے دنوں کی تعداد کے مطابق رکی رہے، پھر وہ غسل کر لیا کرے اور اپنی شرمگاہ پر روئی رکھ کر ایک چوڑے کپڑے سے لنگوٹ باندھ لیا کرے اور صاف ستھری ہو جایا کرے، پھر ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور نماز پڑھے، کیونکہ یہ (خون کا جاری ہونا) شیطان کی طرف سے ضرور ایذاء ہے یا یہ ایک رگ ہے جو کھل جاتی ہے یا یہ کوئی بیماری ہے جو عورت کو پیش آتی ہے۔

۸۴۰/۳۶ - عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَیْهِ الدَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِیْ اِذَا اَتٰی قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّیْ، فَاِذَا مَرَّ الْقَرْءُ تَطَهَّرِیْ ثُمَّ صَلِّیْ مَا بَیْنَ الْقَرْءِ اِلَی الْقَرْءِ.

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے خون کے جاری ہونے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے (جو کھل جاتی ہے) پس تم دیکھو کہ جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز نہ پڑھو، اور جب حیض ختم ہو جائے تو (غسل کر کے) پاک ہو جاؤ، پھر تم ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔

۸۴۱/۳۷ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں مستحاضہ رہتی ہوں،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اسْتُحِضْتُ، فَقَالَ دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَتَوَضَّئِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ.

آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو، پھر غسل کرو اور ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرو اگر چہ خون کے قطرے چٹائی پر گرتے رہیں۔

۸۴۲/۳۸ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا بَلَغَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ تَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّيْ.

حضرت سلیمان بن یسار نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا، تو نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (حضور ﷺ سے) ایک (عورت) کے لئے فتویٰ پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ (گزشتہ) مہینوں کی ان راتوں اور دنوں کی تعداد کو دیکھے جن میں اسے حیض آیا کرتا تھا، پس جب وہ دن پورے ہو جائیں تو وہ غسل کرے، پھر ایک چوڑے کپڑے سے لنگوٹ باندھے، پھر نماز پڑھے۔

۸۴۳/۳۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ فَلَا تَطْهُرُ فَذَكَرَتْ شَاْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهُ فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لْتَنْظُرْ مَابَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلْتُصَلِّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی منکوحہ تھیں، انہیں استحاضہ (مسلسل خون جاری) رہتا تھا اور وہ پاک نہیں رہتی تھیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی اس حالت کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی بیماری کی وجہ سے ہے، پس وہ اپنے حیض کی مدت کو گزشتہ مہینوں کے دنوں کے مطابق دیکھے اور وہ اتنے دن تک نماز کو چھوڑ دے، پھر اس کے بعد وہ معتاد دنوں کو دیکھے اور ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

۹ - بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْمَلُ بِالتَّمِيْزِ

مستحاضہ عورت کا جداگانہ عمل کرنے کا بیان

۸۴۴/۴۰ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا "زوجہ نبی کریم ﷺ" فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی منکوحہ تھیں، انہیں سات سال سے استحاضہ (مسلسل خون آرہا) تھا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض (ماہواری) نہیں ہے، اور یہ ایک رگ ہے (جو کھل جاتی ہے) پس جب حیض آجائے تو نماز کو چھوڑ دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کرو، پھر نماز پڑھو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں، پھر نماز پڑھتیں، اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے بڑے

لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ تُصَلِّيْ، وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِيْ مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ قَالَ إِنَّمَا ذَاكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ يَأْمُرْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، إِنَّمَا فَعَلَتْهُ هِيَ.

برتن (ٹب) میں (غسل کرنے کے لئے) بیٹھ جاتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی تھی (اورانہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا، عرض کیا: میں مستحاضہ رہتی ہوں (مسلسل خون جاری رہتا ہے) آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے (جو کھل جاتی ہے) پس تم غسل کر کے نماز پڑھا کرو، چنانچہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں، حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ خود ایسا کرتی تھیں۔

١٠ - بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ جَهِلَتْ عَادَتَهَا وَلَمْ تُمَيِّزْ، مَاذَا تَفْعَلُ؟

ایسی مستحاضہ عورت جس کو اپنے ایام مخصوصہ معلوم نہ ہوں اور وہ ان میں تمیز نہ کر سکے تو وہ کیا کرے؟

٨٤٥/٤١ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيْدَةً كَثِيْرَةً فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيْهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ أُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَرٰى فِيْهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ، قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ، قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ لَهَا سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ، فَإِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ، فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ أَيَّامٍ إِلٰى سَبْعَةٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَيْقَنْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّيْ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ

حضرت عمران بن طلحہ اپنی والدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ خون آتا تھا، پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں (اس بارے میں) فتویٰ دریافت کرنے اور صورتحال بتانے کی غرض سے حاضر ہوئی تو میں نے آپ (ﷺ) کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں پایا، حضرت حمنہ بنت جحش کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بہت زیادہ خون آتا ہے تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ اس (استحاضہ) نے تو مجھے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہارے لیے روئی کا گدا تجویز کرتا ہوں، کیونکہ وہ خون کو چوس لے گا، عرض کیا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم لنگوٹ باندھ لیا کرو، عرض کیا: میں بہت زیادہ (خون) بہاتی ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں تم ان دونوں میں سے جو بھی کرلو گی وہ تمہیں دوسرے سے کفایت کرے گا اور اگر تم دونوں کام کر سکو تو تم خوب جانتی ہو، آپ (ﷺ) نے اسے فرمایا کہ یہ (خون کا مسلسل جاری ہونا حیض نہیں ہے بلکہ یہ) شیطان کی چوکھوں میں سے ایک چوکھ ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کے علم (حکم) کے مطابق چھ سے سات دنوں تک اپنے حیض کو مقرر کر لیا کرو، پھر تم غسل کر لیا کرو یہاں تک

لَيْلَةً اَوْثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ بِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ ثُمَّ تُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ، وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ وَتُصَلِّيْنَ، وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ وَصَلِّيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ.

کہ جب تم یہ سمجھو کہ تم خوب پاک وصاف ہو چکی ہو اور تمہیں اپنی صفائی و پاکیزگی کا یقین ہو جائے تو چوبیس یا تئیس دن رات تک نمازیں پڑھو اور روزے رکھو، پس یہی تمہیں کافی ہوگا، اور ہر مہینہ میں اسی طرح کیا کرو جس طرح عموماً عورتیں اپنے حیض (ماہواری) اور طہر (پاکی) کے اوقات میں ناپاک اور پاک ہونے کی صورت میں کرتی ہیں، اور اگر تم یہ کام کر سکو کہ ظہر کی نماز دیر سے اور عصر کی نماز جلدی پڑھو تو تم غسل کرو، پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو، پھر مغرب کی نماز دیر سے اور عشاء کی نماز جلدی پڑھو تو غسل کر دو اور (مغرب وعشاء کی) دونوں نمازیں اکٹھی کر کے پڑھو، اور فجر کے ساتھ غسل کرو اور نماز پڑھو، اور اگر تم سے ایسا ہو سکے تو تم اسی طرح کرتی رہو اور نماز پڑھتی رہو اور روزے رکھتی رہو، راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کاموں میں سے یہ (ایک غسل سے دو نمازوں کو اکٹھا کرنے کا) کام مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۱ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِنْ قَدَرَتْ اَوْلِجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ مستحاضہ عورت سے اگر ہو سکے تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے یا ایک غسل سے دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھ لیا کرے

۸۴۶/۴۲ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ سَلْمَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ سُهَيْلَةَ) بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيْضَتْ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ، وَالصُّبْحِ بِغُسْلٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سلمہ (اور ایک روایت میں ہے کہ سہیلہ) بنت سہیل بن عمرو کا خون مسلسل جاری رہتا تھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے اسے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا، پس جب اس کو اس میں دشواری ہوئی تو آپ (ﷺ) نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غسل سے ظہر اور عصر (کی نمازوں) کو اکٹھا پڑھ لیا کرے، ایک غسل سے مغرب اور عشاء (کی نمازوں) کو اکٹھا پڑھ لیا کرے اور ایک غسل سے صبح کی نماز پڑھ لیا کرے۔

۸۴۷/۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً سَاَلَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مستحاضہ عورت نے پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو علیحدہ ہو جاتی ہے، اور اس عورت کو حکم دیا گیا کہ وہ ظہر کی نماز دیر سے اور عصر کی نماز جلدی پڑھے اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کر لیا کرے، مغرب کی نماز دیر سے اور عصر کی نماز جلدی پڑھے اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کر لیا کرے اور صبح کی نماز کے لئے غسل

تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ غُسْلًا وَاحِدًا.

کرلیا کرے۔ابن جعفر کی روایت میں ''غسلا واحدا'' کے الفاظ ہیں۔

۱۲ - بَابٌ فِيْ اَنَّ الْاِسْتِحَاضَةَ لَا تَمْنَعُ شَيْئًا مِنْ مَوَانِعِ الْحَيْضِ

جو چیزیں حیض کی وجہ سے منع ہیں وہ استحاضہ کی وجہ سے منع نہیں ہیں

۸۴۸/۴۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ عورت نماز پڑھتی رہے اگرچہ (خون کے) قطرے چٹائی پر گرتے رہیں۔

۸۴۹/۴۵ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک بیوی (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) جو استحاضہ کی بیماری میں مبتلا تھیں، وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ اعتکاف بیٹھیں، پس وہ زردی اور (خون کی) سرخی دیکھا کرتی تھیں تو کبھی کبھی ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھتیں۔

۸۵۰/۴۶ - وَعَنْهَا اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ تَرٰى مَايُرِيْبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ اَوْقَالَ عُرُوْقٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورت کے بارے میں ''جو حیض سے پاک ہونے کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈال دے'' فرمایا: وہ ایک رگ ہے (جو کھل جاتی ہے) یا فرمایا: وہ رگیں ہیں۔

۱۳ - بَابٌ فِيْ مُدَّةِ النِّفَاسِ وَاَحْكَامِهِ

نفاس کی مدت اور اس کے احکام کا بیان

۸۵۱/۴۷ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النُّفَسَاءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً شَكَّ اَبُوْخَيْثَمَةَ وَكُنَّا نَطْلِيْ عَلٰى وُجُوْهِنَا الْوَرْسَ مِنَ الْكَلَفِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس والی عورتیں اپنے نفاس (بچہ پیدا ہوتے ہی جاری ہونے والے خون) کے بعد چالیس دن یا چالیس راتیں بیٹھی رہتی تھیں، (دن اور رات کے لفظ میں) ابوخیثمہ کو شک ہے، (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چھائیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے چہروں پر ورس (خوشبودار گھاس) ملا کرتی تھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۸/۲ - كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

۱ - بَابٌ فِيْ سَبَبِ مَشْرُوْعِيَّةِ

تیمّم کی مشروعیت کا سبب

التَّيَمُّمِ وَصِفَتِهِ

۸۵۲/۱ - عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِاُوْلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ ابْتِغَاءُ عِقْدِهَا وَذٰلِكَ حِيْنَ اَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ، فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْاٰبَاطِ، وَلَا يَعْتَبِرُ بِهٰذَا النَّاسُ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ اَنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ.

اوراس کا طریقہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولات الجیش (کے مقام) پر رات کے آخری حصے میں (آرام کرنے کے لئے) پڑاؤ فرمایا' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ تھیں' پس (اس مقام پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ظفار (نامی شہر) کے سیاہ وسفید نگینوں سے بنا ہوا ہار ٹوٹ کر گر گیا (اور گم ہو گیا) تو لوگ ہار کو تلاش کرنے کے لئے رک گئے اور صبح روشن ہو گئی اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پاک مٹی سے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت نازل فرمائی' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسلمان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہاتھوں کو زمین پر مارا' پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور مٹھیوں میں ذرا بھی مٹی نہ لی' پس انہوں نے اپنے چہروں کا' اپنے ہاتھوں کا کندھوں تک اور اپنے ہاتھوں کی اندرونی جانب سے بغلوں تک مسح کیا اور (ابن شہاب راوی نے اپنی حدیث میں کہا کہ) اس (حدیث) پر لوگوں کا عمل نہیں ہے' اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر برکت والی ہو۔

۸۵۳/۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ ثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَمْ يُصَلِّ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا، فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَمَا تَذْكُرُ اِذْ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَلَا تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيَّاكَ فِيْ اِبِلٍ فَاَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ مَسَحَ كَفَّيْهِ جَمِيْعًا وَمَسَحَ وَجْهَهُ

حضرت شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کو پانی نہ ملے تو کیا وہ نماز نہ پڑھے؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: نہیں! حضرت ابوموسیٰ نے کہا: کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ جب عمار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور آپ کو اونٹوں کے سلسلے میں بھیجا تو (رات کے وقت نیند کی حالت میں) مجھے جنابت لاحق ہو گئی' (مجھ پر غسل فرض ہو گیا) تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا' پس جب میں واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ بات بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اس طرح کر لینا کافی تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا' پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر اور اپنے چہرہ (انور) پر ایک ہی ضرب سے ایک ہی مرتبہ مسح کیا' پھر حضرت عبداللہ نے کہا کہ حقیقت یہ

مَسْحَةً وَاحِدَةً بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا جَرَمَ مَارَاَيْتُ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ قَالَ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ، وَقَالَ لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي التَّيَمُّمِ لَاَوْشَكَ اَحَدُهُمْ اِنْ بَرَدَ الْمَاءُ عَلٰى جِلْدِهٖ اَنْ يَتَيَمَّمَ، قَالَ عَفَّانُ وَاَنْكَرَهٗ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُ حَفْصَ ابْنَ غِيَاثٍ فَقَالَ كَانَ الْاَعْمَشُ يُحَدِّثُنَا بِهٖ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَذَكَرَ اَبَاوَائِلٍ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ رَجُلًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَقَدْ اَجْنَبَ شَهْرًا مَا كَانَ يَتَيَمَّمُ؟ قَالَ لَا، وَلَوْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا (فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ وَفِيْهِ) قَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ لِقَوْلِ عَمَّارٍ، بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِالْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ وَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ مَسَحَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبَتِهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ (وَفِيْهِ) قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَبِيْ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مَرَّةً، قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار کی حدیث پر قناعت (اکتفاء) کرتے ہوئے نہیں دیکھا' راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ پھر سورہ نساء کی اس آیت (ترجمہ) ''پس اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلیا کرو'' کا کیا جواب ہوگا' راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ کی سمجھ میں کوئی جواب نہ آیا' اور حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر ہم لوگوں کو تیمّم کرنے کی اجازت دیدیں تو عین ممکن ہے کہ اگر کسی کی جلد کو پانی ٹھنڈا لگا تو وہ بھی تیمّم کرنا شروع کردے گا' عفان کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید نے اس روایت پر اعتراض کیا تو میں نے حفص بن غیاث سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اعمش' سلمہ بن کہیل کے واسطہ سے ہمیں یہ حدیث سنایا کرتے تھے اور اعمش نے (اس حدیث کو) ابووائل سے بھی روایت کیا ہے (اور دوسرے طریق سے) حضرت شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ (اشعری) اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ نے (حضرت عبداللہ بن مسعود سے) پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ یہ بتائیں کہ اگر ایک شخص جنبی ہو جائے (اس پر غسل فرض ہو جائے) اور اسے ایک مہینہ تک پانی نہ مل سکے تو کیا وہ تیمّم کرسکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمّم نہیں کرسکتا' اگرچہ اسے ایک مہینہ تک پانی نہ مل سکے (بقیہ حدیث سابق حدیث کی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ) حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ کو کہا کہ کیا تم نے حضرت عمار کا قول نہیں سنا (کہ انہوں نے کہا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تو میں جنبی ہوگیا (مجھ پر غسل فرض ہوگیا) اور مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں اس طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں اس طرح کرلینا کافی تھا' اور (پھر) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر دونوں ہاتھوں میں سے ہر ایک پر ایک دوسرے سے مسح کیا' پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرہ (انور) پر مسح کیا' (اور اس روایت میں ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ) نے کہا کہ میرے والد نے روایت کیا ہے کہ ابومعاویہ کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر بائیں ہاتھ

مَسْعُوْدٍ اِنْ لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ لَا نُصَلِّيْ، قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ، اِنْ لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ نُصَلِّ، وَلَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

کو دائیں پر اور دائیں کو بائیں ہاتھ پر مار کر دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا، پھر اپنے چہرہ (انور) کا مسح کیا (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ اگر ہمیں پانی نہ ملے تو ہم نماز نہ پڑھیں، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہاں! اگر ہمیں ایک مہینہ تک بھی پانی نہ ملے تو ہم نماز نہ پڑھیں، اور اگر میں لوگوں کو اس (تیمّم) کی اجازت دیدوں تو ان میں سے جس کو بھی ٹھنڈک محسوس ہو گی وہ تیمّم کر کے نماز پڑھے گا، حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت عمار نے جو حدیث حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے بیان کی وہ کہاں گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث پر قناعت (اکتفاء) کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۸۵۴/۳ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ لَا نَجِدُ الْمَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيْ حَتّٰى اَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاِنِّيْ تَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ كَانَ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ كَافِيَكَ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ، قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ مَا عِشْتُ اَوْ مَا حَيِيْتُ، قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ، وَلٰكِنْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: اے امیر المومنین! ہم ایک دو ماہ تک (ایسی جگہ) رہتے ہیں کہ (جہاں) ہمیں پانی نہیں ملتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا جب تک کہ مجھے پانی نہ مل جائے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہم فلاں جگہ پر تھے اور ہم اونٹ چراتے تھے اور آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ ہم جنبی ہو گئے تھے (ہم پر غسل فرض ہو گیا تھا)؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (یاد ہے) حضرت عمار (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ پھر میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں پاک مٹی ہی کافی تھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا، پھر ان پر پھونک ماری، پھر ان دونوں (ہتھیلیوں) سے اپنے چہرہ (انور) اور اپنی دونوں کلائیوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ چاہیں تو جب تک میں زندہ ہوں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہرگز ایسا نہیں! لیکن اس بارے میں ہم تمہیں اپنے حال پر چھوڑتے ہیں (یعنی جو کچھ تم نے سنا ہے اس کی تبلیغ سے ہم تمہیں منع نہیں کرتے)۔

۸۵۵/۴ - عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ

اَنَّهُ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ ضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ (وَفِيْ لَفْظٍ) اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

ﷺ سے تیمّم کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: دونوں ہتھیلیوں اور چہرے کے لئے ایک ہی ضرب ہے (یعنی ایک ہی مرتبہ زمین پر ہاتھ مارا جائے)' (اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) نبی کریم ﷺ تیمّم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ایک ہی ضرب ہے۔

۸۵۶/۵ - عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن یسار آئے یہاں تک کہ ہم حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ''بیر جمل'' (کے مقام) کی طرف سے تشریف لائے تو آپ (ﷺ) کو ایک شخص ملا اور اس نے آپ (ﷺ) کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا' یہاں تک کہ آپ (ﷺ) ایک دیوار کے پاس پہنچے اور (اس دیوار پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر مسح کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

۲ - بَابُ اشْتِرَاطِ دُخُوْلِ الْوَقْتِ لِلتَّيَمُّمِ وَمَا يَتَيَمَّمُ بِهٖ

اس چیز کا بیان کہ تیمّم کے لئے وقت کا داخل ہونا شرط ہے اور کس چیز سے تیمّم کیا جائے

۸۵۷/۶ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ، بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَكَانَ النَّبِيُّ اِنَّمَا يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مِنْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا ، فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (نبی) کو عطا نہیں کی گئیں' مجھے گورے اور کالے (تمام نوع انسانی) کی طرف بھیجا گیا ہے' ہر نبی کو خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں' میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا' ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور تمام روئے زمین میرے لیے پاکی کا ذریعہ اور مسجد (سجدہ گاہ) بنا دی گئی ہے' پس جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پالے وہ اسی جگہ نماز پڑھ لے جہاں اس نے نماز کو پایا ہے۔

۸۵۸/۷ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لِيْ وَلِاُمَّتِيْ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام روئے زمین میرے لئے اور میری امت کے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے' پس میری امت میں سے جو شخص جہاں بھی نماز کا

فَاَيْنَمَا اَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةُ فَعِنْدَهٗ مَسْجِدُهٗ وَعِنْدَهٗ طَهُوْرُهٗ.

وقت پالے تو (وہاں) اس کے پاس (نماز پڑھنے کے لئے) اس کی مسجد ہے اور اس کے پاس اس کی طہارت کا ذریعہ ہے (کہ پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لے)۔

۸۵۹/۸ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع گفتگو (الفاظ قلیل اور معانی کثیر) سے نوازا گیا ہے اور میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور ذریعہ طہارت بنادی گئی ہے۔

۸۶۰/۹ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ مَالَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهُوَ؟ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّيْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِيْ طَهُوْرًا، وَجُعِلَتْ اُمَّتِيْ خَيْرَ الْاُمَمِ.

حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو انبیاء میں سے کسی (نبی) کو نہیں دی گئیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی چیزیں ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، مجھے زمین (کے خزانوں) کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا ہے، میرے لیے مٹی کو پاکی کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور میری امت کو تمام امتوں سے بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔

۸۶۱/۱۰ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَهُوْرًا، اَيْنَمَا اَدْرَكَتْنِيَ الصَّلٰوةُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّيْتُ وَكَانَ مِنْ قَبْلِيْ يُعَظِّمُوْنَ ذٰلِكَ، اِنَّمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ كَنَائِسِهِمْ وَبِيَعِهِمْ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے تمام روئے زمین مساجد اور پاکی کا ذریعہ بنادی گئی ہے، پس جہاں بھی میں نماز کا وقت پاتا ہوں تو میں تیمّم کر کے نماز پڑھ لیتا ہوں اور مجھ سے پہلے لوگ اس کو بڑا گناہ سمجھتے تھے، وہ اپنے چرچوں اور گرجا گھروں میں ہی نماز پڑھتے تھے۔

۸۶۲/۱۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فَيُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَمَسَّحُ فَاَقُوْلُ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَيَقُوْلُ، وَمَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو پانی کو انڈیل دیتے تھے اور تیمّم کرتے تھے، میں عرض کرتا (یارسول اللہ!) پانی تو آپ کے نزدیک ہے تو فرماتے: مجھے کیا معلوم کہ شاید میں اس (پانی) تک نہ پہنچ سکوں۔

۳ - بَابٌ فِيْ وُجُوْبِ التَّيَمُّمِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنُبِ اِذَا فَقَدَ الْمَاءُ وَاِنْ مَكَثُوْا اَشْهُرًا

پانی نہ ملنے کی صورت میں نفاس والی عورت، حائضہ عورت اور جنبی پر تیمّم کرنا واجب ہے اگرچہ کئی ماہ گزر جائیں

۸۶۳/۱۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ اَرْبَعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک ریگستان (صحراء) میں رہتا ہوں (جہاں پانی نہیں ہوتا) اور ہم میں

اَشْهُرٍ اَوْخَمْسَةَ اَشْهُرٍ فَيَكُوْنُ فِيْنَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ فَمَا تَرٰى؟ قَالَ عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ.

نفاس وحیض والی عورتیں اور جنبی بھی ہوتے ہیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم پر مٹی (سے تیمم کرنا) لازم ہے۔

۸۶۴/۱۳ - عَنْ نَاجِيَةَ الْعَنَزِيِّ قَالَ تَدَارَاَ عَمَّارُ (بْنُ يَاسِرٍ) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي التَّيَمُّمِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ مَكَثْتُ شَهْرًا لَا اَجِدُ فِيْهِ الْمَاءَ لَمَا صَلَّيْتُ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْاِبِلِ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ التَّيَمُّمُ.

حضرت ناجیہ عنزی کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما (ان دونوں بزرگوں) کا تیمّم کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر مجھے ایک ماہ تک بھی پانی نہ مل سکے تو میں نماز نہیں پڑھوں گا' حضرت عمار نے فرمایا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ اور میں اونٹوں میں تھے اور میں جنبی (مجھ پر غسل فرض) ہوگیا تو میں (مٹی میں) جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہوا' پس جب میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو جو کچھ میں نے کیا تھا وہ آپ (ﷺ) سے بیان کر دیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں تیمّم کر لینا کافی تھا۔

۸۶۵/۱۴ - عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجْنَبَ رَجُلَانِ فَتَيَمَّمَ اَحَدُهُمَا فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ الْاٰخَرُ، فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبْ عَلَيْهِمَا.

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی جنبی ہو گئے' ان میں سے ایک نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور دوسرے نے نماز نہ پڑھی' پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ (ﷺ) نے ان دونوں میں سے کسی کو برا نہ کہا۔

٤ - بَابٌ فِيْ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ لِلْجَرْحِ اَوْلِخَوْفِ الْبَرْدِ مَعَ وُجُوْدِ الْمَاءِ

پانی کے موجود ہونے کے باوجود جنبی کا زخم یا ٹھنڈ کے خوف کی وجہ سے تیمّم کرنے کا حکم

۸۶۶/۱۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ جُرْحٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص کو زخم پہنچا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا تو (اس نے غسل کیا اور) وہ مر گیا' پس جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو قتل کیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے کیا بے علمی کی شفاء سوال نہیں تھا۔

۸۶۷/۱۶ - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِيْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا عَمْرُو

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ) ذات السلاسل کی طرف بھیجا' ان کا بیان ہے کہ (اس دوران) ایک سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا تو میں اس بات سے ڈر گیا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا' چنانچہ (اس ڈر کی وجہ سے) میں نے تیمّم کیا' پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی' پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ (ﷺ) سے اس بات کا ذکر کیا

صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ احْتَلَمْتُ فِیْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت (ناپاکی) کی حالت میں نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا تو میں اس بات سے ڈر گیا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور مجھے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد یاد آ گیا'' (ترجمہ) اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے'' تو میں نے تیمّم کیا اور نماز پڑھ لی' پس رسول اللہ ﷺ (یہ بات سن کر) ہنس پڑے اور کوئی بات نہ فرمائی۔

٥ - بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْجِمَاعِ وَالتَّيَمُّمِ لِعَادِمِ الْمَاءِ وَبُطْلَانِ التَّيَمُّمِ بِوُجُوْدِهٖ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جماع کرنے اور تیمّم کرنے کی رخصت اور پانی ملتے ہی تیمّم کا باطل ہونا

٨٦٨/١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ (وَفِیْ رِوَايَةٍ مِنْ بَنِیْ قُشَيْرٍ) قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ وَكُنْتُ اَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِیْ اَهْلِیْ فَتُصِيْبُنِی الْجَنَابَةُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلَا اَجِدُ الْمَاءَ فَاَتَيَمَّمُ) فَوَقَعَ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِیْ وَقَدْ نُعِتَ لِیْ اَبُوْذَرٍّ فَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَ مِنًی فَعَرَفْتُهٗ بِالنَّعْتِ فَاِذَا شَيْخٌ مَعْرُوْقٌ اٰدَمُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قِطْرِیٌّ فَذَهَبْتُ حَتّٰی قُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ، ثُمَّ صَلّٰی صَلٰوةً اَتَمَّهَا وَاَحْسَنَهَا وَاَطْوَلَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّ عَلَیَّ، قُلْتُ اَنْتَ اَبُوْذَرٍّ؟ قَالَ اِنَّ اَهْلِیْ لَيَزْعُمُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ وَاَهَمَّنِیْ دِيْنِیْ، وَكُنْتُ اَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِیْ اَهْلِیْ فَتُصِيْبُنِی الْجَنَابَةُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلَبِثْتُ اَيَّامًا اَتَيَمَّمُ) فَوَقَعَ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِیْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاَشْكَلَ عَلَیَّ) قَالَ هَلْ تَعْرِفُ اَبَاذَرٍّ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَاِنِّی اجْتَوَيْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَاَمَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بنو عامر (اور ایک روایت کے مطابق بنو قشیر) کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ میں کافر تھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی' اور میں پانی سے دور تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی' پس مجھے جنابت لاحق ہو گئی (اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پانی نہ ملا تو میں نے تیمّم کر لیا) پس اس بات نے میرے دل کو بے چین کر دیا' اور حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) کے اوصاف مجھے بتائے جا چکے تھے' پس دوران حج جب میں منیٰ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے ان کو (بتائے گئے) اوصاف کی وجہ سے پہچان لیا' پس وہ ایک بزرگ تھے جو آدم کے لقب سے مشہور تھے جنہوں نے فطری لباس زیب تن کیا ہوا تھا' پس میں ان کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا' پھر انہوں نے کامل' حسین اور لمبی نماز پڑھی' پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میرے سلام کا جواب دیا' میں نے عرض کیا: کیا آپ ابوذر ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے گھر والوں کا یقیناً یہی گمان ہے' عرض کیا کہ میں کافر تھا' پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی اور میرے دین نے مجھے بے چین کر دیا' اور میں پانی سے دور تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی (اور ایک روایت میں ہے کہ میں کئی دن تک رکا رہا (پھر) میں نے تیمّم کر لیا) پس اس بات نے میرے دل کو بے چین کر دیا (اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بات مجھ پر

وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ مِنْ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَكُنْتُ اَكُوْنُ فِيْهَا فَكُنْتُ اَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيْ اَهْلِيْ فَتُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنِّيْ قَدْ هَلَكْتُ فَقَعَدْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ مِنْهَا، فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَنَزَلْتُ عَنِ الْبَعِيْرِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَبُوْذَرٍّ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ) وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ، قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ؟ فَحَدَّثْتُهٗ فَضَحِكَ فَدَعَا اِنْسَانًا مِنْ اَهْلِهٖ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ فِيْهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلْاٰنَ اِنَّهٗ لَيَتَخَضْخَضُ فَاسْتَتَرْتُ بِالْبَعِيْرِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَتَرَنِيْ، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ حِجَجٍ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّ بَشَرَتَكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَمِسَّهٗ بَشَرَتَكَ).

گراں گزری)' آپ نے فرمایا: کیا تم ابو ذر کو پہچان گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: مجھے مدینہ (منورہ) کی آب و ہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اونٹوں اور بکریوں میں رہنے کا حکم دیا تو میں ان میں رہتا تھا اور میں پانی سے دور تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی' پس میرے دل میں یہ بات واقع ہوگئی کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں' چنانچہ میں اونٹ پر بیٹھا اور دو پہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا اور اس وقت آپ (ﷺ) اپنے اصحاب کی ایک جماعت میں مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے' پس میں اونٹ سے اترا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے سلام کیا تو آپ (ﷺ) نے اپنا سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: سبحان اللہ! ابوذر ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!) اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ پس میں نے آپ (ﷺ) کو ساری بات بتادی تو آپ (ﷺ) ہنس پڑے' پھر آپ (ﷺ) نے اپنے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بلایا تو ایک سیاہ فام لونڈی ایک بڑا برتن لائی جس میں پانی تھا اور وہ برتن پانی سے بھرا ہوا نہیں (ادھورا) تھا جس کی وجہ سے پانی چھلک رہا تھا' پس میں نے اونٹ کو آڑ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں سے ایک شخص کو (مجھ پر پردہ کرنے کا) حکم دیا تو اس نے مجھ پر پردہ کیا' پس میں نے غسل کیا' پھر میں آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: پاک مٹی پاکی کا ذریعہ ہے' جب تک تمہیں پانی نہ مل سکے اس وقت تک پاک مٹی ذریعہ طہارت ہے اگرچہ دس سال تک تمہیں پانی نہ مل سکے' پھر جب تمہیں پانی مل جائے تو تم اپنے جسم پر پانی بہالو (اور ایک روایت میں (''فامس بشرتك'' کی بجائے) ''فامسسه بشرتك'' (یعنی تم اس پانی کو اپنے جسم پر بہالو) کے الفاظ ہیں)۔

۸٦۹/۱۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُغِيْبُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، اَيُجَامِعُ اَهْلَهٗ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص دور (صحراء وغیرہ میں) رہتا ہے جو پانی (کے حصول) پر قدرت نہیں رکھتا تو کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! (کرسکتا ہے)۔

٦ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ پانی نہ ملنے

الصَّلٰوةِ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ وَالتُّرَابِ

۱۹ / ۸۷۰ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا فِيْ طَلَبِهَا فَوَجَدُوْهَا، فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّيَمُّمَ، فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا.

کی صورت میں مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھنا واجب ہے

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریۃً لیا اور وہ (سفر میں) گم ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو وہ ہار تلاش کرنے کے لئے بھیجا تو ہار انہیں مل گیا، پس اسی دوران نماز کا وقت آ گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا تو انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی، پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو اللہ عزوجل نے تیمّم (کا حکم) نازل فرمایا، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی ایسی چیز نازل ہوئی جو آپ کو ناپسند تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لئے اور مسلمانوں کے لئے بھلائی کر دی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۹/۳ - كِتَابُ الصَّلٰوةِ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ

نماز کا بیان اور اس میں چند باب ہیں

۱ - بَابٌ فِيْ اِفْتِرَاضِهَا وَمَتٰى كَانَ

نماز کی فرضیت، نیز وہ کب فرض ہوئی

۱ / ۸۷۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا، قَالَ هَلْ عَلَيَّ قَبْلَهُنَّ اَوْبَعْدَهُنَّ؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ فِيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو نماز مجھ پر فرض کی ہے اس کے متعلق آپ مجھے بتائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، اس نے عرض کیا: کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد مجھ پر کچھ لازم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، یہ بات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین بار دہرائی، اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! نہ تو میں ان (نمازوں) میں کچھ اضافہ کروں گا اور نہ ہی ان میں سے کچھ کمی کروں گا، راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔

۲ / ۸۷۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فُرِضَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَسَاَلَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَجَعَلَهَا خَمْسًا (وَعَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پروردگار عزوجل سے (کمی کا) سوال کیا تو اس نے پانچ نمازیں فرض کیں (اور

مِنْ طَرِيْقٍ اُخَرَ) اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) تمہارے نبی کریم ﷺ کو پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا' پھرانہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔

۸۷۳/۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَيَاتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي الْاِسْرَاءِ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً، قَالَ فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى اُمَّتِكَ؟ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ، فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں ان (نمازوں) کو لے کر لوٹا یہاں تک کہ (جب) میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا (اور ان سے میری ملاقات ہوئی) تو انہوں نے پوچھا: آپ کے پروردگار تبارک وتعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کے پاس واپس جائیں (اور تخفیف کا سوال کریں) کیونکہ آپ کی امت ان کو ادا نہ کر سکے گی' پس میں اپنے پروردگار عزوجل کے پاس گیا تو اس نے کچھ نمازیں کم کر دیں' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں (اور مزید تخفیف کا سوال کریں) کیونکہ آپ کی امت ان کو بھی ادا نہ کر سکے گی' پھر میں اپنے پروردگار کے پاس گیا (اور مزید تخفیف کا سوال کیا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پانچ نمازیں فرض ہیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ملے گا (کیونکہ) میرے ہاں قول میں تبدیلی نہیں ہوتی (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ حدیث بہت طویل ہے اور مکمل حدیث عنقریب واقعہ معراج میں آئے گی)۔

۸۷۴/۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَزَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ وَتَرَكَ صَلٰوةَ السَّفَرِ عَلٰى نَحْوِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ابتداء میں مقیم و مسافر کے لئے) نماز دو' دو رکعت فرض ہوئی' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضر (مقیم) کی نماز میں اضافہ کر دیا اور سفر میں نماز کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

۸۷۵/۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ، عَلَى الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا، وَعَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبان سے مقیم پر چار رکعتیں' مسافر پر دو رکعتیں اور خائف پر ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

۸۷۶/۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْبَوْلِ سَبْعَ مِرَارٍ، فَلَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازیں پچاس فرض ہوئیں' غسل جنابت سات مرتبہ واجب ہوا اور (کپڑے یا بدن کے کسی حصہ پر) پیشاب لگنے کی صورت میں اس حصہ کو سات مرتبہ دھونا لازم ہوا'

يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَالْغُسْلُ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً.

پس رسول اللہ ﷺ (اپنے پروردگار سے) مسلسل (تخفیف کا) سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ مقرر کی گئیں، غسل جنابت ایک مرتبہ اور (کپڑے یا بدن کے کسی حصہ پر) پیشاب لگنے کی صورت میں اس حصہ کو ایک مرتبہ دھونا مقرر کیا گیا۔

۲ - بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَنَّهَا مُكَفِّرَةٌ لِلذُّنُوْبِ

پانچ نمازوں کی فضیلت کا بیان اور اس چیز کا بیان کہ وہ نمازیں گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں

۸۷۷/۷ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں پڑھنا، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک، ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

۸۷۸/۸ - وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ اِلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا كَفَّارَةٌ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا كَفَّارَةٌ، وَالشَّهْرُ اِلَى الشَّهْرِ الَّذِيْ قَبْلَهُ كَفَّارَةٌ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، قَالَ فَعَرَفْنَا اَنَّهُ اَمْرٌ حَدَثَ، اِلَّا مِنَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ وَنَكْثِ الصَّفْقَةِ وَتَرْكِ السُّنَّةِ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا نَكْثُ الصَّفْقَةِ وَتَرْكُ السُّنَّةِ؟ قَالَ اَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ فَاَنْ تُعْطِيَ رَجُلًا بَيْعَتَكَ ثُمَّ تُقَاتِلُهُ بِسَيْفِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک نماز سے دوسری نماز تک، اس سے پہلے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ ان کا کفارہ بن جاتی ہے، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اس سے پہلے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ ان کا کفارہ بن جاتا ہے، ماسوا تین گناہوں کے، راوی کا بیان ہے کہ ہم سمجھ گئے کہ یہ کوئی نئی چیز ہے (آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تین گناہ یہ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرانا، عہد و پیمان کو توڑنا اور سنت کو چھوڑنا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ''شرک باللہ'' کو تو ہم جان چکے ہیں، لیکن عہد و پیمان کو توڑنا اور سنت کو چھوڑنا، یہ کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: عہد و پیمان کو توڑنا یہ ہے کہ تم کسی شخص کو اپنا عہد و پیمان دو، پھر تم اپنی تلوار سے اس سے جنگ کرو، اور (مسلمانوں کی) جماعت سے نکل جانا، یہ ترک سنت ہے۔

۸۷۹/۹ - عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَانَ اَلَا تَسْاَلُنِيْ لِمَ اَفْعَلُ هٰذَا، قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَاَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ يَا سَلْمَانُ اَلَا تَسْاَلُنِيْ لِمَ اَفْعَلُ هٰذَا، قُلْتُ وَلِمَ

حضرت ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا اور انہوں نے اس درخت کی ایک خشک شاخ کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑنے لگے، پھر انہوں نے فرمایا: اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا، میں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں بھی اسی طرح ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا، پس آپ (ﷺ) نے اس درخت کی ایک خشک شاخ کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑنے لگے، پھر آپ (ﷺ) نے

تَفْعَلُهُ؟ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ، وَ قَالَ ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ، ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾.

فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا' میں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے' پھر وہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں' اور آپ (ﷺ) نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ آیت) ''اور تم دن کے دونوں کناروں میں (صبح' ظہر اور عصر کی) اور رات کی ساعتوں میں (مغرب اور عشاء کی) نماز ادا کرو' بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں' یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

۱۰/۸۸۰- عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جبکہ پتے جھڑ رہے تھے' پس آپ (ﷺ) نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑا' راوی کا بیان ہے کہ (اس درخت کے) پتے جھڑنے لگے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (دل و جان سے) حاضر ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔

۱۱/۸۸۱- عَنِ الْحَارِثِ مَوْلٰى عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ عُثْمَانُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِی إِنَاءٍ أَظُنُّهُ سَيَكُوْنُ فِيْهِ مُدٌّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ وَمَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى صَلٰوةَ الظُّهْرِ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ أَنْ يَبِيْتَ يَتَمَرَّغُ لَيْلَتَهُ، ثُمَّ إِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الصُّبْحَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ، وَهُنَّ الْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، قَالُوْا هٰذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِيَاتُ يَا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت حارث کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) بیٹھے ہوئے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا' میرا خیال ہے کہ اس برتن میں ایک مد (تقریباً ایک سیر دو چھٹانک) کی مقدار پانی ہوگا' آپ نے وضو کیا' پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر فرمایا: جس شخص نے میرے وضو کی طرح وضو کیا' پھر اس نے کھڑے ہو کر ظہر کی نماز پڑھی تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو ظہر اور صبح کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے' پھر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو عصر اور ظہر کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے' پھر اس نے مغرب کی نماز پڑھی تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو مغرب اور عصر کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے' پھر اس نے عشاء کی نماز پڑھی تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو عشاء اور مغرب کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے' پھر وہ لوٹ پوٹ

عُثْمَانُ؟ قَالَ هُنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

ہوتے ہوئے اپنی رات گزارتا ہے پھر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے اور صبح کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو عشاء اور صبح کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں لوگوں نے پوچھا: اے عثمان! یہ تو نیکیاں ہیں باقیات (باقی رہنے والے اعمال) کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہیں: ''لا اله الا الله و سبحان الله والحمد لله و الله اکبر ولا حول ولاقوة الا بالله''۔

۸۸۲/۱۲ - عَنْ حُمْرَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مِنْ مُنْذُ أَسْلَمَ فَوَضَعْتُ وَضُوْءًا لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ لِلصَّلٰوةِ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَالَ إِنِّيْ أَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ بَدَا لِيْ أَنْ لَّا أُحَدِّثَكُمُوْهُ فَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ الْعَاصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَنَأْخُذُ بِهِ أَوْشَرًّا فَنَتَّقِيْهِ، قَالَ فَقَالَ فَإِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ بِهِ، تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰذَا الْوُضُوْءَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى مَا لَمْ يُصِبْ مَقْتَلَةً، يَعْنِيْ كَبِيْرَةً.

حضرت حمران کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب سے مسلمان ہوئے روزانہ ایک مرتبہ غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے آپ کی خاطر وضو کا پانی رکھا پس جب آپ وضو کر چکے تو فرمایا کہ میں نے چاہا کہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے پھر مجھے خیال آیا کہ میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص نے کہا: اے امیر المومنین! اگر اس میں بہتری ہے تو ہم اس پر عمل کریں گے اور اگر اس میں بہتری نہیں ہے تو ہم اس سے بچیں گے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر فرمایا: جس شخص نے اس وضو کی طرح وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اس نے نماز کے رکوع و سجود کو کامل طور پر ادا کیا تو وہ نماز اس کے ان گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جو اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان اس سے سرزد ہوئے تھے جب تک کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو۔

۸۸۳/۱۳ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کامل وضو کیا تو فرض نمازیں اس کے ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جو اس سے ان نمازوں کے درمیان سرزد ہوتے ہیں۔

۸۸۴/۱۴ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بِفِنَاءِ أَحَدِكُمْ نَهْرٌ يَجْرِيْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ قَالُوْا لَا شَيْءَ، قَالَ إِنَّ الصَّلٰوةَ تُذْهِبُ الذُّنُوْبَ كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: اس پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہے جس طرح پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

۸۸۵/۱۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقُوْلُوْنَ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ ذَاكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر دریا بہتا ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے جسم) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: اس (کے جسم) پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہی حال پانچ نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان (نمازوں) کی وجہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۸۸۶/۱۶ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ، فَتُوُفِّیَ الَّذِیْ هُوَ اَفْضَلُهُمَا، ثُمَّ عَمَّرَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ تُوُفِّیَ فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْاَوَّلِ عَلَى الْاٰخَرِ، فَقَالَ اَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّیْ؟ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَانَ لَا بَاْسَ بِهٖ، فَقَالَ مَا يُدْرِيْكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّمَا مِثْلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَذْبٍ بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ.

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض صحابہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے' اور ان دونوں میں سے ایک (بھائی) دوسرے (بھائی) سے افضل تھا' پس ان میں سے جو افضل تھا وہ فوت ہو گیا' اور اس کے بعد دوسرے نے چالیس رات زندگی پائی' پھر وہ فوت ہو گیا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسرے پر پہلے کی فضیلت بیان کی گئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا وہ (دوسرا بھائی) نماز نہیں پڑھتا تھا؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! وہ نماز پڑھتا تھا' اس پر کوئی اعتراض نہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اس کو کس مقام (ومرتبہ) تک پہنچا دیا' پھر اسی وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز کی مثال ایسی گہری اور شیریں نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر بہتی ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ داخل ہو (کر غسل کرتا) ہو تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اس (کے جسم) پر کچھ میل باقی رہ جائے گا۔

۸۸۷/۱۷ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال ایسی گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر بہتی ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

۸۸۸/۱۸ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا جَعَلَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ، وَ قَالَ وَاُخْرٰى اَقُوْلُهَا لَمْ اَسْمَعْهَا مِنْهُ، مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے مدمقابل ٹھہرایا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسری بات جو میں بیان کر رہا ہوں اسے میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نہیں سنی (وہ یہ ہے کہ) جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَ الْقَتْلُ.

لئے مدمقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور یہ (پانچ) نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان کے درمیان سرزد ہوتے ہیں جب تک کہ وہ قتل سے بچتا رہے۔

۸۸۹/۱۹ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلٰوةَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ، ثُمَّ يَحْضُرُ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً فَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً فَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان شخص فرض نماز کا وقت پاتا ہے اور وہ کھڑا ہوتا ہے' اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اس کے وہ گناہ بخش دیتا ہے جو اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیان سرزد ہوئے تھے' پھر وہ فرض نماز کا وقت پاتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیان سرزد ہوئے تھے' پھر وہ فرض نماز کا وقت پاتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیان سرزد ہوئے تھے۔

۸۹۰/۲۰ - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيْئَةٍ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہر نماز ان خطاؤں کو مٹا دیتی ہے جو اس سے پہلے واقع ہوتی ہیں۔

۳ - بَابٌ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ مُطْلَقًا

نماز کی فضیلت کا مطلقاً بیان

۸۹۱/۲۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا هَجَّرْتُ اِلَّا وَجَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ اَشْكَنْبَ دَرْد قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شِفَاءً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں (نماز کے اول وقت میں مسجد میں) جلدی گیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی' پھر (مجھے) فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں (جسمانی وروحانی بیماریوں کی) شفاء ہے۔

۸۹۲/۲۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ، قَالَ اِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا يَقُوْلُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: عنقریب نماز اس کو اس فعل (چوری) سے روک دے گی۔

۸۹۳/۲۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں لیکن وہ ان کو آپس میں (لڑائی جھگڑوں کے لئے) اکساتا رہے گا۔

۸۹۴/۲۴ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت (پاکیزگی) ہے۔

۸۹۵/۲۵ - عَنْ عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلِمَ اَنَّ الصَّلٰوةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ یقین (اعتقاد) رکھتا ہو کہ نماز حق (اور) واجب ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۸۹۶/۲۶ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۸۹۷/۲۷ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَدْ حُبِّبَ اِلَیْكَ الصَّلٰوةُ، فَخُذْ مِنْهَا مَا شِئْتَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کو نماز محبوب بنادی گئی ہے، پس آپ اس (نماز) میں سے جو چاہیں لے لیں۔

۸۹۸/۲۸ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ ابْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ حَلَّلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَصَلَّیْتُ الْمَكْتُوْبَاتِ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ اَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں نعمان بن نوفل حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حلال کو حلال سمجھتا ہوں، حرام کو حرام سمجھتا ہوں اور فرض نمازیں ادا کرتا ہوں اور اس پر زیادتی نہیں کرتا، تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ہاں! (تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے)۔

۸۹۹/۲۹ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰی صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَقَالَ یَا جَارِیَةُ ائْتِیْنِیْ بِوَضُوْءٍ لَعَلِّیْ اُصَلِّیْ فَاسْتَرِیْحَ فَرَاٰنَا اَنْكَرْنَا ذَاكَ عَلَیْهِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قُمْ یَا بِلَالُ فَاَرِحْنَا

حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ اپنے انصاری رشتہ دار کے پاس آیا تو نماز کا وقت آ گیا تو انہوں نے کہا: اے لڑکی! میرے پاس وضو کے لئے پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھوں اور راحت (وسکون) حاصل کروں، پس انہوں نے محسوس کیا کہ ہم اس بات کو اچھا نہیں سمجھ رہے، تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے بلال! اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔

بِالصَّلٰوةِ.

۳۰/۹۰۰ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آتا (یا کوئی پریشانی آتی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

۳۱/۹۰۱ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ مِنْ اٰخِرِ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ حَتّٰى جَعَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَجْلِجُهَا فِيْ صَدْرِهٖ وَمَا يُفِيْصُ بِهَا لِسَانُهٗ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت یہ تھی کہ نماز کو لازم پکڑو، نماز کو لازم پکڑو اور اپنے ماتحتوں سے اچھا سلوک کرو، یہاں تک کہ وہ کلمات اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ میں کھٹکنے لگے اور ان کلمات کی ادائیگی سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان عاجز آ گئی۔

۳۲/۹۰۲ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز کو لازم پکڑو، نماز کو لازم پکڑو اور اپنے ماتحتوں کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

٤ - بَابٌ فِيْ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَالسَّعْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

نماز کے انتظار اور مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

۳۳/۹۰۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ وَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَادَ يَحْسِرُ ثِيَابَهٗ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ اَبْشِرُوْا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ عِبَادِيْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ قَالَ) فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَثُوْرَ النَّاسُ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَجَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ رَافِعًا اِصْبَعَهٗ هٰكَذَا وَعَقَدَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَبْشِرُوْا "فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَفِيْهِ" يَقُوْلُ مَلَائِكَتِيْ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَدَّوْا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی تو (دوسری نماز کے انتظار میں) بیٹھنے والے بیٹھ گئے اور جانے والے چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنوں سے کپڑا ہٹاتے ہوئے (تیزی سے) تشریف لائے اور فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم خوش ہو جاؤ، تمہارے پروردگار نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں سے تمہارا ذکر فخر سے کر رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جو ایک فرض ادا کر چکے ہیں اور دوسرے (فرض) کا انتظار کر رہے ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد میں بیٹھے ہوئے) لوگوں کے جانے اور عشاء کی نماز کے لئے لوگوں کے جمع ہونے سے پہلے تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تشریف لائے تو (تیزی سے آنے کی وجہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سانس پھولا ہوا تھا، اپنی انگلی کو اٹھایا ہوا تھا، انتیس کا عقد بنایا ہوا تھا اور اپنی سبابہ (شہادت والی) انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے تمہیں بشارت ہو۔ (راوی نے بقیہ حدیث سابق حدیث کی

فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰى.

طرح روایت کی البتہ اس میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: اے میرے فرشتو! تم میرے ان بندوں کو دیکھو جو ایک فرض ادا کر چکے ہیں اور وہ دوسرے (فرض) کا انتظار کر رہے ہیں۔

۹۰۴/۳۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَظِرُ الصَّلٰوةِ مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى كَشْحِهِ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ مَالَمْ يُحْدِثْ اَوْيَقُوْمُ، وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْاَكْبَرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک نماز (کی ادائیگی) کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جو اپنے گھوڑے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کے دشمن کے لئے باندھتا (اور قوی) کرتا ہے' تو اس (دوسری نماز کے انتظار کرنے والے) کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعاء کرتے ہیں جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے یا وہ کھڑا نہ ہو جائے' اور وہ بہت بڑا رباط (نفس و شیطان کے مقابل حدود ایمان و اسلام کی حفاظت) میں ہوتا ہے۔

۹۰۵/۳۵ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ وَيُكَفِّرُ بِهِ الْخَطَايَا، اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات کو بلند کرتا ہے اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے؟ (فرمایا: وہ یہ ہے) تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۹۰۶/۳۶ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَ يُمْحٰى بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةٌ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَالْاُخْرٰى تَمْحُوْا سَيِّئَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر قدم جو نماز کی طرف جاتا ہے اس کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو (اس کا) ایک قدم نیکی لکھتا اور دوسرا قدم گناہ مٹاتا ہے۔

۹۰۷/۳۷ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُ الَّتِيْ بَعْدَهَا، وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَسْجِدِهِ، تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ وَمَا ذٰلِكَ الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، اِنْ فَسَا اَوْ ضَرِطَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک وہ اگلی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے' اور جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما' جب تک کہ وہ وضو نہ توڑے' حضر موت کے ایک شخص نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! وضو توڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا۔ اگر اس شخص نے ہوا خارج کی یا گوز مارا (تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا)۔

۹۰۸/۳۸ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۹۰۹/۳۹ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا فَیُصَلِّیْ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ یَجْلِسُ فِی الْمَجْلِسِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ الْاُخْرٰی اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص اپنے گھر سے وضوکر کے نکلتا ہے اور وہ مسلمانوں کے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کرتا ہے' پھر وہ مجلس میں دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے (اس کے لئے) یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

۹۱۰/٤۰ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت سہل بن سعد (ساعدی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

۹۱۱/٤۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا لَیْلَةً حَتّٰی ذَهَبَ نِصْفُ اللَّیْلِ اَوْبَلَغَ ذٰلِكَ' ثُمَّ خَرَجَ' فَقَالَ قَدْ صَلَّی النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَاَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَمَا اِنَّكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی یا آدھی تک پہنچ گئی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھی اور سو گئے جبکہ تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو' سنو! اس وقت تک تم نماز میں ہی شمار تھے جب تک اس (نماز) کا انتظار کرتے رہے۔

۹۱۲/٤۲ - عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ نَعَمْ' اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قُرْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَلَمَّا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ صَلَّوْا وَقَامُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا' قَالَ اَنَس كَاَنِّیْ اَنْظُرُ الْاٰنَ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ.

حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات کے قریب تک تاخیر سے پڑھی' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھی اور اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ تم اس وقت تک نماز میں ہی تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ اب بھی میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۹۱۳/٤۳ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ یَرْعَی الصَّلٰوةَ كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْهَا اِلَی الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ' وَالْقَاعِدُ یَرْعَی

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے' پھر وہ مسجد میں آ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو اس کے (اعمال) لکھنے والے (فرشتے) مسجد کی طرف جانے والے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا نماز میں قیام کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور جس وقت وہ اپنے گھر سے

الصَّلٰوةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِ.

نکلتا ہے اس وقت سے لے کر واپس (گھر) آنے تک اسے نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔

٩١٤/٤٤ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشٰى إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهِّرٌ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشٰى إِلٰى سُبْحَةِ الضُّحٰى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلٰوةٌ عَلٰى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلٰى هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کر کے فرض نماز (ادا کرنے) کے لئے (مسجد کی طرف) جاتا ہے تو اسے احرام باندھ کر حج کرنے والے کے ثواب کی طرح ثواب ملتا ہے، جو شخص چاشت کی نماز کے لئے جاتا ہے تو اسے عمرہ کرنے والے کے ثواب کی طرح ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے فوراً جانا بشرطیکہ ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی لغو بیہودہ بات نہ کی ہو تو وہ عمل علیین میں لکھا جاتا ہے، اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح و شام ان مسجدوں کی طرف جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے مترادف ہے۔

٩١٥/٤٥ - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کی طرف جاتے وقت یہ کلمات کہے: "اللهم انی اسالك بحق السائلين عليك وبحق ممشای فانی لم اخرج اشراولا بطرا ولاریاء و لاسمعة خرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اسالك ان تنقذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الاانت" تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خاص توجہ فرماتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے۔

٥ - بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

نماز کو اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت اور نماز کا سب سے افضل عمل ہونے کا بیان

٩١٦/٤٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ، قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ الصَّلٰوةُ، قَالَ ثُمَّ مَهْ، قَالَ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ فَلَمَّا غَلَبَ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سب سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (سب سے افضل عمل) نماز ہے، اس نے عرض کیا: پھر کیا ہے؟ فرمایا: نماز، اس نے عرض کیا: پھر کیا ہے؟ فرمایا: نماز، (یہ سوال و جواب) تین مرتبہ ہوا، راوی کا بیان ہے کہ جب اس شخص نے زیادہ سوالات کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا، اس نے عرض کیا:

قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّ لِي وَالِدَيْنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 'اٰمُرُكَ بِالْوَالِدَيْنِ خَيْرًا'، قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَأُجَاهِدَنَّ وَلَاَتْرُكَنَّهُمَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَعْلَمُ.

میرے ماں باپ بھی (زندہ) ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں، اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے! میں جہاد ضرور کروں گا اور ان (ماں باپ) کو چھوڑ دوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تمہارے ماں باپ جس چیز میں خوش ہیں اس کو) تم ہی بہتر سمجھتے ہو۔

۹۱۷/۴۷ - عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا (وَفِيْ رِوَايَةٍ اسْتَقِيْمُوْا تُفْلِحُوْا) وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ.

حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) ''جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں'' کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دین پر) ثابت قدم رہو اور ثابت قدمی کے ثواب کو تم ہرگز شمار نہ کر سکو گے (اور ایک روایت میں ہے کہ ثابت قدم رہو کامیاب ہو جاؤ گے) اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی مومن ہی کر سکتا ہے۔

۹۱۸/۴۸ - عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَوُضُوْئِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهَا حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ، يَرَاهَا حَقًّا لِلّٰهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ).

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کے رکوع، سجود، وضو اور اوقات کی پابندی کی اور یہ اعتقاد رکھا کہ وہ (نماز) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق (وفرض) ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، یا فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق جانا اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا جائے گا)۔

۹۱۹/۴۹ - عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ.

حضرت ابو عمرو شیبانی نبی کریم ﷺ کے صحابہ (کرام) میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں پڑھنا، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) جہاد کرنا سب سے افضل عمل ہے۔

۹۲۰/۵۰ - عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْعَمَلِ، فَقَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْاَعْمَالَ فَقَالَ اَحَبُّ الْعَمَلِ

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا ''جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت لی تھی'' کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا (سب سے افضل عمل ہے)، (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اعمال کا ذکر فرماتے ہوئے سنا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل، ''نماز کو اپنے وقت پر جلدی پڑھنا'' ہے۔

اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ' تَعْجِیْلُ الصَّلٰوةِ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا.

٦ - بَابٌ فِیْ فَضْلِ طُوْلِ الْقِیَامِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

طویل قیام اور کثرت سے رکوع وسجود کرنے کی فضیلت

۹۲۱/۵۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ' قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس نماز میں لمبا قیام ہو (وہ سب سے افضل ہے)۔

۹۲۲/۵۲ - عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ' قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ ؟ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ.

حضرت ابووائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلسل کھڑے (ہو کر نماز پڑھتے) رہے یہاں تک کہ میں نے ایک بری چیز کا ارادہ کر لیا' ہم نے پوچھا: آپ نے کس بری چیز کا ارادہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (حالت قیام میں) چھوڑ دوں۔

۹۲۳/۵۳ - عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَغْنَا الرَّبَذَةَ قُلْتُ لِاَصْحَابِیْ تَقَدَّمُوْا وَتَخَلَّفْتُ فَاَتَیْتُ اَبَاذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَرَاَیْتُهٗ یُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ' فَقَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اُحْسِنَ' اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً اَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَلِیِّ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ ' فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ یَرْكَعُ وَیَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْكَعُ وَیَسْجُدُ لَا یَقْعُدُ' فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا اُرٰی هٰذَا یَدْرِیْ یَنْصَرِفُ عَلٰی شَفْعٍ اَوْ وَتْرٍ' فَقَالُوْا اَلَا تَقُوْمُ اِلَیْهِ فَتَقُوْلُ لَهٗ ' قَالَ فَقُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اُرَاكَ تَدْرِیْ تَنْصَرِفُ عَلٰی شَفْعٍ اَوْعَلٰی وَتْرٍ' قَالَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَدْرِیْ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ

حضرت ابواسحاق حضرت مخارق (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حاجیوں کے ساتھ نکلے' جب ہم ربذہ کے مقام پر پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم آگے چلو اور میں پیچھے رہ گیا' پس میں حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ لمبا قیام اور کثرت سے رکوع اور سجود کر رہے تھے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے (نماز کو) حسین (خوبصورت) بنانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ایک رکوع کیا یا ایک سجدہ کیا تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے (اور دوسرے طریق سے) حضرت علی بن زید' حضرت مطرف (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور وہ نماز پڑھنے لگا' اس نے رکوع کیا' سجدے کیے' پھر کھڑا ہوا (یعنی قیام کیا) پھر رکوع کیا اور سجدے کیے' قعدہ نہ کیا' میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس شخص کو پتا ہی نہیں کہ اس نے جفت رکعتیں پڑھی ہیں یا طاق رکعتیں پڑھی ہیں' تو (مجھے میرے) ساتھیوں نے کہا کہ کیا تم اس کے پاس جا کر اسے سمجھا نہیں دیتے' راوی کا

اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ، فَرَجَعْتُ اِلٰى اَصْحَابِىْ فَقُلْتُ جَزَاكُمُ اللّٰهُ مِنْ جُلَسَاءِ شَرًّا، اَمَرْتُمُوْنِىْ اَنْ اُعَلِّمَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَوَجَدْتُ فِيْهِ رَجُلًا يُكْثِرُ السُّجُوْدَ فَوَجَدْتُ فِىْ نَفْسِىْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ اَتَدْرِىْ عَلٰى شَفْعٍ انْصَرَفْتَ اَمْ عَلٰى وِتْرٍ؟ قَالَ اِنْ اَكُ لَا اَدْرِىْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَدْرِىْ، ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حِبِّىْ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حِبِّىْ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حِبِّىْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، قَالَ قُلْتُ اَخْبِرْنِىْ مَنْ اَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ اَنَا اَبُوْذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَاصَرَتْ اِلَىَّ نَفْسِىْ.

بیان ہے کہ میں نے (جا کر) اسے کہا: اے اللہ کے بندے! تمہیں پتا ہی نہیں کہ تم نے جفت رکعتیں پڑھی ہیں یا طاق رکعتیں پڑھی ہیں، اس نے کہا (اگر چہ میں نہیں جانتا) لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے ایک سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں، اس نے کہا: ابو ذر ہوں، پس میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ کر آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں ہمنشینوں کے شر سے بچائے، تم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کرام) میں سے ایک شخص (صحابی) کو تعلیم دینے کا حکم دیا (اور تیسرے طریق سے) حضرت احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک شخص کو دیکھا جو بہت زیادہ سجدے کر رہا تھا تو میں نے اپنے دل میں اسے اچھا نہ سمجھا، پس جب اس نے سلام پھیرا تو میں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے جفت رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ہے یا طاق رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ہے؟ اس نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تھا تو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے، پھر اس نے کہا کہ مجھے میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے بتایا، پھر وہ رو پڑا، پھر اس نے کہا کہ مجھے میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے بتایا، پھر وہ رو پڑا، پھر اس نے کہا کہ مجھے میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے بتایا: جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (سجدہ) کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا صحابی ابو ذر ہوں، تو (راوی کا بیان ہے کہ) میں شرمندہ ہوا اور میں نے اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرایا۔

۹۲۴/۵۴ - عَنْ اَبِىْ فَاطِمَةَ الْاَزْدِىِّ اَوِ الْاَسْدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا فَاطِمَةَ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَلْقَانِىْ فَاَكْثِرِ السُّجُوْدَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) يَا اَبَا فَاطِمَةَ اَكْثِرْ مِنَ السُّجُوْدِ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ (وَفِىْ رِوَايَةٍ مِنْ مُسْلِمٍ بَدَلَ رَجُلٍ) يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

حضرت ابو فاطمہ ازدی یا اسدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو فاطمہ! اگر تم (قیامت کے دن) مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہو تو تم بہت زیادہ سجدے کرو (اور دوسرے طریق سے) (آپ ﷺ نے فرمایا:) اے ابو فاطمہ! تم بہت زیادہ سجدے کیا کرو کیونکہ جب کوئی شخص (اور ایک روایت میں ''رجل'' کی بجائے لفظ ''مسلم'' ہے) (یعنی جب کوئی مسلمان) اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ایک

سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهَا دَرَجَةً.

سجدہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

۹۲۵/۵۵ - عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَقُولُ لِلْخَادِمِ أَلَكَ حَاجَةٌ؟ قَالَ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَاجَتِي، قَالَ وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ وَمَنْ دَلَّكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ رَبِّي، قَالَ إِمَّا لَا فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

بنومخزوم کے غلام زیاد بن ابی' نبی کریم ﷺ کے خدمت کرنے والے ایک شخص یا ایک عورت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اپنی خدمت کرنے والے کو فرمایا کرتے تھے کہ کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ یہاں تک کہ ایک دن (آپ ﷺ کے پوچھنے پر) خادم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ضرورت ہے' فرمایا: کس چیز کی ضرورت ہے؟ عرض کیا: مجھے اس چیز کی ضرورت ہے کہ قیامت کے دن آپ میری شفاعت کریں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں اس بات کی کس نے راہنمائی کی؟ اس نے عرض کیا: میرے پروردگار نے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر (تمہیں میری شفاعت کی) ضرورت ہے تو تم (اپنے نفس کی اصلاح میں) کثرت سجود سے میری مدد کرو۔

۹۲۶/۵۶ - عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ، فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً، قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری کا بیان ہے کہ میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا: آپ مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جس پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے' یا اس نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ خاموش رہے' پھر میں نے آپ سے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم کثرت سے سجدے کیا کرو' کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔ حضرت معدان کا بیان ہے کہ پھر میری ملاقات حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) سے ہوئی تو میں نے ان سے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھے وہی بات بتائی جو حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) نے مجھے بتائی تھی۔

۷ - بَابٌ فِي فَضْلِ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت کا بیان

۹۲۷/۵۷ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابوجمرہ ضبعی' حضرت ابوبکر (بن ابوموسیٰ اشعری) سے اور وہ اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو ٹھنڈی (فجر اور عصر کی) نمازیں پڑھیں

وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۲۸/۵۸ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ اَخْبِرْنِيْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَنْ يَلِجَ) النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟) قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

حضرت عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے (فجر کی) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی) نماز پڑھی وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا (اور ایک روایت میں ''لن یلج'' کا لفظ ہے) اس شخص نے کہا: کیا اس حدیث کو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ان کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

۹۲۹/۵۹ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةَ النَّهَارِ فَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَا هُمْ يُصَلُّوْنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رات اور دن کے فرشتوں کے پیچھے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جو تمہارے پاس تھے اوپر اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ (ان سے) زیادہ جاننے والا ہے اور فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا، اور (جب) ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۹۳۰/۶۰ - عَنْ فَضَالَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِيْ حَتّٰى عَلَّمَنِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ لِمَوَاقِيْتِهِنَّ، قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَاتٌ اَشْغَلُ فِيْهَا فَمُرْنِيْ بِجَوَامِعَ، فَقَالَ لِيْ اِنْ شُغِلْتَ فَلَا تُشْغَلْ عَنِ الْعَصْرَيْنِ، فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ صَلٰوةُ الْغَدَاةِ وَصَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام قبول کیا، اور آپ (ﷺ) نے مجھے تعلیم دی یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے مجھے پانچوں نمازوں کے اوقات کی تعلیم دی، میں نے عرض کیا کہ یہ وہ اوقات ہیں جن میں، میں بہت مصروف ہوتا ہوں سو آپ مجھے جامع (عمل کا) حکم دیں، آپ (ﷺ) نے مجھے فرمایا: اگر تم (ان اوقات میں) مصروف ہوتے ہو تو عصرین (کی پابندی) سے غافل نہ ہونا، میں نے عرض کیا: عصرین کیا ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

۹۳۱/۶۱ - عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ چاند کی چودھویں رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ تم اپنے پروردگار عزوجل کو اس طرح

عَزَّوَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تَغْلِبُوْا عَلَى هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ قَالَ شُعْبَةُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) لَا أَدْرِيْ قَالَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَوْلَمْ يَقُلْ.

دیکھو گے جس طرح تم (اس) چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کو دیکھنے میں تم کوئی تکلیف محسوس نہیں کرو گے، پس اگر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی یہ دو (فجر اور عصر کی) نمازیں تم سے قضا نہ ہوں، پھر آپ (ﷺ) نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ آیت) ''سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں'' حضرت شعبہ (جو راویوں میں سے ایک راوی ہیں) کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ (ﷺ) نے ''فان استطعتم'' کے الفاظ بیان فرمائے یا نہیں۔

۸ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَجَبْرِ الْفَرَائِضِ بِالنَّوَافِلِ

نفلی نماز کی فضیلت اور نوافل سے فرائض کی کمی پوری ہونے کا بیان

۹۳۲/۶۲ - عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ فَوْقَ رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِيْ صَلٰوتِهِ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندہ کو کسی ایسی چیز کا تاکیدی حکم نہیں دیا جو دو رکعتوں سے افضل ہو جنہیں وہ ادا کرتا ہے، بندے کے سر پر نیکی اس وقت تک پھیلی رہتی ہے جب تک کہ وہ نماز میں رہتا ہے اور بندے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتے جتنا کہ اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے آئے ہوئے قرآن سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۹۳۳/۶۳ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ نُوْرٌ فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں (نفلی) نماز پڑھنا نور (روشنی) ہے، پس جو چاہے اپنے گھر کو منور کرے۔

۹۳۴/۶۴ - عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ أَنَّهُ خَافَ زَمَنَ زِيَادٍ أَوِابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ فَانْتَسَبَنِيْ فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتًى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ، قُلْتُ بَلٰى رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ، قَالَ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوْا فِيْ صَلٰوةِ عَبْدِيْ أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً، وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَإِنْ كَانَ

حضرت انس بن حکیم ضبی کا بیان ہے کہ انہیں زیاد یا ابن زیادہ کے زمانہ میں خوف ہوا تو وہ مدینہ میں چلے آئے تو ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا نسب نامہ پوچھا تو میں نے انہیں اپنا نسب نامہ بتا دیا، انہوں نے فرمایا: اے نوجوان! کیا میں تمہیں (رسول اللہ ﷺ کی) حدیث نہ سناؤں تا کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے، میں نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے (آپ ضرور حدیث سنائیں) انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، ہمارا پروردگار اپنے فرشتوں کو فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی (فرض) نماز میں دیکھو کہ آیا وہ کامل ہے یا اس

لَهُ تَطَوُّعٌ، قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكُمْ، قَالَ يُوْنُسُ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) وَاَحْسَبُهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَتَيْتَ اَهْلَ مِصْرَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ شَيْءٍ مِمَّا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلٰوتُهُ الْمَكْتُوْبَةُ، فَاِنْ صَلَحَتْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِنْ اَتَمَّهَا) وَاِلَّا زِيْدَ فِيْهَا مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْاَعْمَالِ الْمَفْرُوْضَةِ كَذٰلِكَ.

میں کچھ کمی ہے، پس اگر وہ کامل ہوگی تو اس کے لئے کامل لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کی کوئی نفلی (نماز) ہے، پس اگر اس کی کوئی نفلی نماز ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز کی کمی کو اس کی نفلی نماز سے پورا کرو، پھر اسی طرح دوسرے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ حضرت یونس (جو راویوں میں سے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ اس حدیث کو راوی (انس بن حکیم) نے نبی کریم ﷺ سے (مرفوعاً) روایت کیا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ جب تم مصر کے لوگوں کے پاس پہنچو تو انہیں بتا دینا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز (عمل) کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی فرض نماز ہے، سو اگر وہ درست ہوگی (اور ایک روایت کے مطابق، اگر وہ کامل ہوگی) تو فبھا ورنہ اس کی نفلی نماز سے اس کی کمی کو پورا کیا جائے گا، پھر تمام فرض اعمال کیساتھ اسی طرح کیا جائے گا۔

۹۳۵/۶۵ - عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهُ، فَاِنْ كَانَ اَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَتَمَّهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمِلُوْا بِهَا فَرِيْضَتَهُ، ثُمَّ الزَّكٰوةُ كَذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ.

حضرت یحییٰ بن یعمر نبی کریم ﷺ کے صحابہ (کرام) میں سے ایک شخص (صحابی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے، پس اگر وہ کامل ہوگی تو اس کے لئے پوری لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) فرمائے گا کہ تم دیکھو اگر میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے تو اس سے اس کی فرض نماز کو مکمل کر دو، پھر اسی طرح زکوۃ کا حساب ہوگا، پھر اسی طریقہ پر تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

۹ - بَابٌ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ تَهَاوَنَ بِاَمْرِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا

نماز کے حکم کو ہلکا و حقیر سمجھنے اور اس کو اپنے وقت سے تاخیر کرنے کی وعید کا بیان

۹۳۶/۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْصَرَفْنَا مِنَ الظُّهْرِ مَعَ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ

حضرت خارجہ بن عبداللہ اپنے والد (عبداللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم خارجہ بن زید کے ساتھ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! دیکھو کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ہم نے انہیں کہا: ہم ابھی امام کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے ہیں،

هَلْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ، قَالَ قَالَتْ نَعَمْ، فَقُلْنَا لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا مِنَ الظُّهْرِ الْآنَ مَعَ الْإِمَامِ، قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

راوی کا بیان ہے کہ آپ کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی' پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔

۹۳۷/۶۷ - عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ انْصَرَفْتُ مِنَ الظُّهْرِ أَنَا وَعُمَرُ حِيْنَ صَلَّاهَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بِالنَّاسِ إِذْ كَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ إِلٰى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ نَعُوْدُهُ فِيْ شَكْوٰى لَهُ، قَالَ فَمَا قَعَدْنَا، مَا سَأَلْنَا عَنْهُ إِلَّا قِيَامًا، قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَدَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهِ وَهِيَ إِلٰى جَنْبِ دَارِ أَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ فَلَمَّا قَعَدْنَا أَتَتْهُ الْجَارِيَةُ فَقَالَتِ الصَّلٰوةُ يَا أَبَا حَمْزَةَ، قَالَ قُلْنَا أَيُّ الصَّلٰوةِ رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ الْعَصْرَ، قَالَ فَقُلْنَا إِنَّمَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ الْآنَ، قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَرَكْتُمُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى نَسِيْتُمُوْهَا (أَوْ قَالَ نَسِيْتُمُوْهَا حَتّٰى تَرَكْتُمُوْهَا) إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَدَّ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت زیاد بن ابی زیاد کا بیان ہے کہ میں اور عمر ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے'' جبکہ ہشام بن اسماعیل نے لوگوں کو وہ نماز پڑھائی اور اس وقت وہ مدینہ کے حاکم تھے'' تو ہم عمرو بن عبداللہ بن ابوطلحہ کی بیمار پرسی کے لئے آئے جو کسی بیماری میں مبتلا تھے' پس ہم نہیں بیٹھے' ہم نے ان کا حال کھڑے کھڑے ہی پوچھ لیا' پھر ہم واپس لوٹے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنے گھر میں موجود تھے اور ان کا گھر حضرت ابوطلحہ کے گھر کے پہلو میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب ہم بیٹھ گئے تو آپ کی خدمت میں ایک لونڈی نے آ کر کہا: اے ابوحمزہ! نماز پڑھ لیں' ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کونسی نماز پڑھیں گے؟ فرمایا: عصر کی نماز' ہم نے کہا کہ ابھی تو ہم نے ظہر کی نماز پڑھی ہے' آپ نے فرمایا: تم نے نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ تم اس کو بھول گئے' یا فرمایا: تم نماز کو بھول گئے یہاں تک کہ تم نے اس کو چھوڑ دیا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اور قیامت کو ان دونوں کی مانند بھیجا گیا ہے اور آپ (ﷺ) نے اپنی سبابہ (شہادت والی) اور درمیانی انگلی کو بلند کیا۔

۹۳۸/۶۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ، الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ كُفُوًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرنا: (۱) نماز' جب اس کا وقت ہو جائے (۲) جنازہ' جب حاضر ہو (۳) اور غیر شادی شدہ (کنواری' مطلقہ اور بیوہ) کی شادی کرنے میں جب تمہیں رشتہ مل جائے۔

۹۳۹/۶۹ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِيْ أُذُنِهِ أَوْ فِيْ أُذُنَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا کہ فلاں شخص گزشتہ رات نماز سے غافل ہو کر سویا رہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں یا (فرمایا:) اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیا تھا۔

۹۴۰/۷۰ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۹۴۱/۷۱ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حکام مسلط ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے فوت کیا کریں گے، پس تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو بطور نفل پڑھ لیا کرنا۔

۹۴۲/۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَيُؤَخِّرُوْنَهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوْهَا مَعَهُمْ، فَاِنْ صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا وَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخَّرُوْهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ نَكَثَ الْعَهْدَ وَمَاتَ نَاكِثًا لِلْعَهْدِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَاحُجَّةَ لَهٗ، قُلْتُ لَهٗ مَنْ اَخْبَرَكَ هٰذَا الْخَبَرَ؟ قَالَ اَخْبَرَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يُخْبِرُ عَامِرُ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عاصم بن عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسے حکام ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت میں بھی پڑھیں گے اور نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے بھی پڑھیں گے، پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھنا، سو اگر انہوں نے نماز کو اس کے وقت میں ادا کیا اور تم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی تو تمہیں بھی ثواب ہوگا اور انہیں بھی ثواب ہوگا اور اگر انہوں نے وقت سے تاخیر کر کے نماز پڑھی اور تم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی تو تمہیں ثواب ہوگا اور انہیں گناہ ہوگا، جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ رہا وہ جاہلیت (گمراہی) کی موت مرے گا، اور جس شخص نے عہد و پیمان کو توڑا اور وہ عہد و پیمان کو توڑنے کی حالت میں مر گیا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے لئے کوئی حجت (دلیل وراہنمائی) نہ ہوگی۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے ان سے پوچھا کہ یہ روایت آپ کو کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا کہ یہ روایت مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے بیان کی، انہوں نے اپنے والد عامر بن ربیعہ سے اور عامر بن ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔

۹۴۳/۷۳ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدِيْ ظُهُوْرِنَا اِلٰى قِبْلَةِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ رَهْطٍ، اَرْبَعَةٌ مَوَالِيْنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا، اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ هٰهُنَا؟ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ، قَالَ فَارَمَّ قَلِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ فَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ، مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے قبلہ کی جانب ہماری پشتوں سے سہارا لگائے ہوئے سات آدمی تھے (ان سات آدمیوں میں سے) چار ہمارے موالی (رشتہ دار) تھے اور تین کا تعلق ہمارے عرب سے تھا، پس اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کے لئے ہماری طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر اپنے سر مبارک کو اٹھا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرما رہا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وَحَافَظَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُضَيِّعْهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَهُ عَلَيَّ عَهْدٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُصَلِّهَا لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا وَضَيَّعَهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَا عَهْدَ لَهُ، اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهُ.

نے فرمایا: بلا شبہ تمہارا پروردگار عزوجل فرما رہا ہے کہ جس شخص نے نماز کو اس کے وقت میں ادا کیا' (پورے ارکان سے) اس کی پابندی کی اور اس کے حق کو ہلکا سمجھ کر اس کو ضائع نہ کیا تو اس کے لئے میرا یہ وعدہ ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا' اور جس شخص نے نماز کو اس کے وقت میں ادا نہ کیا' اس کی پابندی نہ کی اور اس کے حق کو ہلکا سمجھ کر اس کو ضائع کر دیا تو اس کے لئے (میرا) کوئی وعدہ نہیں ہے' اگر میں چاہوں تو اسے عذاب دوں اور اگر چاہوں تو اسے بخش دوں۔

۹۴۴/۷۴ - عَنْ اَبِي الْيَسَرِ الْاَنْصَارِيِّ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ كَامِلَةً وَمِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي النِّصْفَ وَالثُّلُثَ وَالرُّبُعَ حَتّٰى بَلَغَ الْعُشْرَ.

حضرت ابو الیسر انصاری کعب بن عمرو (رضی اللہ عنہ) ''جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں'' کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بعض وہ ہیں جو کامل (پورے ارکان وخشوع وخضوع کے ساتھ) نماز پڑھتے ہیں' بعض وہ ہیں جو آدھی نماز پڑھتے ہیں' بعض تیسرا حصہ اور بعض چوتھا حصہ پڑھتے ہیں' یہاں تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دسویں حصہ تک پہنچے (یعنی بعض وہ ہیں جو نماز کا دسواں حصہ پڑھتے ہیں)

۹۴۵/۷۵ - عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ.

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی نماز فوت ہوگئی تو گویا کہ اس کے اہل وعیال اور اس کا مال لوٹ لیا گیا۔

۹۴۶/۷۶ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نماز اس کے آخری وقت میں دوبار نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے پاس بلا لیا۔

۱۰ - بَابٌ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَمَدًا اَوْ سُكْرًا

نماز کو جان بوجھ کر یا نشہ کی وجہ سے چھوڑنے والے کے لئے وعید

۹۴۷/۷۷ - عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا، فَاِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا' کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی امان وضمان اٹھ گئی۔

۹۴۸/۷۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَاَنَّ مَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نشہ کی وجہ سے ایک مرتبہ نماز چھوڑ دی تو گویا کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ اس سے چھین لیا گیا' اور جس شخص نے نشہ کی وجہ

كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا ' وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ سُكْرًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيْلَ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ جَهَنَّمَ.

سے چار مرتبہ نماز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اسے ''طینۃ الخبال'' میں سے پلائے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: دوزخی لوگوں کا نچوڑ (یعنی خون اور پیپ)۔

۱۱ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ كَفَّرَ تَارِكَ الصَّلٰوةِ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ تارک نماز کافر ہے

۹۴۹/۷۹ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اَوِالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندے اور کفر یا شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

۹۵۰/۸۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور ان (منافقوں) کے درمیان (امن و سلامتی کا) عہد (و پیمان) نماز ہے' پس جس شخص نے اس (نماز) کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

۹۵۱/۸۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ' مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنِجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ' وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نِجَاةٌ وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا: جس شخص نے نماز کی پابندی کی تو قیامت کے دن اس کے لئے وہ (نماز) روشن دلیل اور باعث نجات ہو گی' اور جس شخص نے اس (نماز) کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے (قیامت کے دن) نہ روشنی ہو گی' نہ دلیل ہو گی اور نہ ہی نجات ہو گی اور وہ (بے نمازی) قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

۱۲ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ لَمْ يُكَفِّرْ تَارِكَ الصَّلٰوةِ وَرِجَالَهُ مَا يُرْجٰى لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ

ان لوگوں کی دلیل جو تارک نماز کے لئے کفر کا حکم نہیں لگاتے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ جو امید بڑے بڑے گناہ گاروں کے لئے ہے بے نماز کے لئے بھی وہی امید کی جا سکتی ہے

۹۵۲/۸۲ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے روبرو حدیث بیان فرمائی اور میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے فلاں

مِنْ فِيهِ اِلَى فِيَّ ، لَا اَقُولُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانٌ، خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيَهُ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيَهُ وَلَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَقِيَهُ وَلَا عَهْدَ لَهُ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ.

نے حدیث سنائی اور فلاں نے نہیں سنائی (پس آپ ﷺ سے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائیں، سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ان (نمازوں) کے ساتھ (اس طرح) ملاقات کی کہ اس نے کسی نماز کو ضائع نہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس شخص کے لئے اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ایک عہد ہوگا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے نمازوں کے حق کو ہلکا جان کر ان کو ضائع کر دیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس شخص کے لئے اس کا کوئی عہد نہ ہوگا، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے۔

۱۳ - بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْاَحْوَالِ الَّتِي عُرِضَتْ لِلصَّلٰوةِ

نماز کو پیش آنے والے احوال وتبدیلیاں

۹۵۳/۸۳ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُحِيلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ ، وَاُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، فَاَمَّا اَحْوَالُ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ قَالَ فَوَجَّهَهُ اللّٰهُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَهٰذَا حَوْلٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین حالتوں میں نماز تبدیل ہوئی اور تین حالتوں میں روزہ تبدیل ہوا، پس نماز کی تبدیلیاں یہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ (منورہ) میں تشریف لائے اور آپ (ﷺ) نے سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) پر یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ آیت) ''آسمان کی طرف آپ کا بار بار منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں، پس ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں، پس (اب) آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنا چہرہ اس (مسجد حرام) کی طرف پھیر لیا کرو'، راوی کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کا رخ مکہ کی طرف پھیر دیا، راوی کا بیان ہے کہ یہ ایک تبدیلی ہے۔

(قَالَ) وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلٰوةِ وَيُؤْذِنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى نَقَسُوا اَوْ كَادُوا يَنْقُسُونَ، قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قِيلَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ فِيمَا يَرَى

(راوی کا بیان ہے:) اور لوگ نماز ادا کرنے کے لئے جمع ہوتے درانحالیکہ وہ ایک دوسرے کو آگاہ کرتے یہاں تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا وہ ناقوس بجانے کے قریب تھے، راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک انصاری شخص جسے عبداللہ بن زید کہا جاتا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے وہ کچھ دیکھا ہے

النَّـائِمُ وَلَوْقُلْتُ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ ، اِنِّیْ بَیْـنَـمَـا اَنَا بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ اِذْ رَاَیْتُ شَخْصًا عَـلَیْـهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ مَثْنٰى حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاَذَانِ ثُمَّ اَمْهَـلَ سَاعَةً ، قَالَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِیْ قَالَ غَیْرَ اَنَّهٗ یَـزِیْـدُ فِـیْ ذٰلِكَ قَـدْ قَـامَـتِ الـصَّـلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الـصَّلٰوةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَـلِّمْهَـا بِلَالًا فَـلْیُؤَذِّنْ بِهَا، فَكَانَ بِلَالٌ اَوَّلَ مَنْ اَذَّنَ بِهَـا، قَـالَ وَجَـاءَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ طَافَ بِیْ مِثْلُ الَّذِیْ اَطَافَ بِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ سَبَقَنِیْ فَهٰذَانِ حَوْلَانِ.

جو سونے والا (خواب میں) دیکھتا ہے، اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نیند میں نہیں تھا تو میں سچا ہوں، یقیناً میں نیند اور بیداری کے درمیان (والی حالت میں) تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا جس پر دو سبز کپڑے تھے، پس اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ کلمات کہے: ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر اشھد، ان لا الہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ'' اور اس نے ہر جملہ کو دوبار دہرایا، یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو گیا، پھر وہ تھوڑی دیر رکا رہا، پھر اس نے وہی کلمات کہے جو پہلے کہے تھے البتہ اس نے ان کلمات میں ''قد قامت الصلوۃ، قد قامت الصلوۃ'' کا اضافہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے (اسے) فرمایا کہ یہ کلمات تم بلال کو سکھا دو تا کہ وہ ان کلمات سے اذان دے، پس حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ان کلمات سے اذان دی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جو کچھ اس نے (خواب میں) دیکھا ہے میں نے بھی وہی دیکھا ہے لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا ہے، پس یہ دو تبدیلیاں ہیں۔

(قَـالَ) وَكَانُوْا یَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَـعْـضِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ الـرَّجُـلُ یُشِیْـرُ اِلَـى الـرَّجُلِ اِنْ جَاءَ كَمْ صَلّٰى؟ فَیَـقُـوْلُ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ فَیُصَلِّیْهَا ثُمَّ یَدْخُلُ مَعَ الْـقَـوْمِ فِـیْ صَـلٰوتِهِـمْ، قَـالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَا اَجِدُهٗ عَلٰى حَالٍ اَبَدًا اِلَّا كُنْتُ عَلَیْهَا ثُمَّ قَضَیْتُ مَـا سَبَـقَنِیْ قَالَ فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَیْـهِ وَسَـلَّمَ بِبَعْضِهَا، قَالَ فَثَبَتَ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَامَ فَـقَـضٰى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّـهٗ قَـدْ سَـنَّ لَـكُـمْ مُـعَاذٌ فَهٰكَذَا فَاصْنَعُوْا، فَهٰذِهٖ ثَلَاثَـةُ اَحْـوَالٍ، وَاَمَّـا اَحْـوَالُ الـصِّـیَـامِ (فَذَكَـرَ الْحَدِیْثَ).

(راوی کا بیان ہے) کہ لوگ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنے کے لئے آتے اور نبی کریم ﷺ ان سے پہلے بعض رکعتیں پڑھ چکے ہوتے تو اگر کوئی شخص آتا تو وہ دوسرے شخص سے اشارہ کر کے پوچھتا کہ آپ (ﷺ) کتنی رکعتیں پڑھ چکے ہیں؟ تو وہ اسے بتاتا کہ ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھ چکے ہیں تو وہ (پہلے) ان (چھوٹی ہوئی) رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جاتا، راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) آئے اور کہا کہ میں ہمیشہ آپ (ﷺ) کو جس حالت میں بھی پاتا ہوں اسی حالت میں، میں آپ (ﷺ) کے ساتھ شامل ہو جاتا ہوں، پھر بقیہ رکعتیں پوری کر لیتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) آئے اور نبی کریم ﷺ ان سے پہلے بعض رکعتیں پڑھ چکے تھے تو وہ (آتے ہی) آپ (ﷺ) کے ساتھ (جماعت میں) شامل ہو گئے اور جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز کو پورا کر لیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر بقیہ رکعتیں پوری کیں، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاذ نے تمہارے لیے ایک طریقہ اختیار کیا ہے، سو تم اسی طرح کیا کرو، پس یہ تین تبدیلیاں ہیں، اور باقی رہی روزے کی تبدیلیاں...... (پھر راوی نے بقیہ حدیث بیان کی)۔

١٤ - بَابُ اَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلٰوةِ وَمَا جَاءَ فِيمَنْ رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَلَمُ

بچوں کو نماز کا حکم دینے اور جن لوگوں سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے ان کا بیان

٩٥٤/٨٤ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو تم انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں ترک نماز پر مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔

٩٥٥/٨٥ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ اُمِرَ بِالصَّلٰوةِ، فَاِذَا بَلَغَ عَشْرًا ضُرِبَ عَلَيْهَا.

حضرت عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو اسے ترک نماز پر مارا جائے۔

٩٥٦/٨٦ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُصَابِ حَتّٰى يُكْشَفَ عَنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور (ذہنی طور پر) مصیبت زدہ (پاگل و بیہوش وغیرہ) سے یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

٩٥٧/٨٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ) حَتّٰى يَعْقِلَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَبْرَاَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ اسے احتلام ہو، پاگل سے (اور ایک روایت کے مطابق، مدہوش سے) یہاں تک کہ اسے عقل آ جائے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، پاگل و بیہوش سے یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ اسے عقل (سمجھ) آ جائے۔

اَبْوَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

اوقات نماز سے متعلق ابواب

١ - بَابُ جَامِعِ الْاَوْقَاتِ

جامع اوقات کا بیان

٩٥٨/٨٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس (اور ایک روایت میں ہے، کہ بیت اللہ شریف کے پاس دو مرتبہ) میری امامت کی،

الْبَيْتِ) فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ) ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَكَ) الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

پس (پہلی مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور (جوتے کے) تسمہ کے برابر ہو گیا (اور ایک روایت میں ہے کہ جب سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا) پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' پھر انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے' پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی' پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ رکھنے والے پر کھانا' پینا حرام ہو جاتا ہے' پھر انہوں نے اگلے دن (دوسری مرتبہ) ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل (دوگنا) ہو گیا' پھر انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے' پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز رات کا تیسرا حصہ گزرنے پر پڑھائی' پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز روشن کر کے پڑھائی' پھر انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے محمد! یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام (کی نماز) کا وقت ہے (اور ایک روایت میں ہے: یہ آپ (کی نماز) کا وقت ہے اور آپ سے پہلے انبیاء کرام (کی نماز) کا وقت ہے) اور ان دونوں وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۹۵۹/۸۹ - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَفِيْهِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ، ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس (مذکور حدیث) کے ہم معنی روایت کی ہے اور اس میں ہے: اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز طلوع آفتاب کے قریب پڑھی' پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۹۶۰/۹۰ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، أَوْ قَالَ صَارَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْفَجْرَ فَقَالَ قُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا: (اے محمد!) آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا' پھر وہ عصر کے وقت آئے اور کہا: آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' یا راوی نے کہا کہ اس کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' پھر وہ مغرب کے وقت آئے اور کہا: آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج غروب ہو گیا' پھر وہ عشاء کے وقت آئے اور کہا: آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ

فَصَلِّهْ فَصَلَّى حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ لِلظُّهْرِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ اَوْ قَالَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْفَجْرِ حِيْنَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ فَصَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ مَابَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ.

(ﷺ) نے عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب شفق غائب ہو گئی، پھر وہ فجر کے وقت آئے اور کہا: آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (ﷺ) نے فجر کی نماز اس وقت پڑھی جب صبح طلوع ہو گئی، یا راوی نے کہا کہ صبح کی روشنی پھیل گئی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام اگلے دن نبی کریم ﷺ کے پاس ظہر (کی نماز) کے لئے آئے اور کہا: (اے محمد!) آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (ﷺ) نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا، پھر وہ عصر (کی نماز) کے لئے آئے اور کہا: آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (ﷺ) نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دومثل (دوگناہ) ہو گیا، پھر وہ مغرب (کی نماز) کے لئے غروب آفتاب کے بعد اسی وقت آئے جس وقت کل آئے تھے، پھر وہ عشاء (کی نماز) کے لئے اس وقت آئے جب آدھی رات گزر گئی یا راوی نے کہا کہ رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تو آپ (ﷺ) نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ فجر (کی نماز) کے لئے اس وقت آئے جب صبح کی روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی تو انہوں نے کہا: (اے محمد!) آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں تو آپ (ﷺ) نے فجر کی نماز پڑھی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان دونوں (وقتوں) کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۹۶۱/۹۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرَ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغْرُبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر (کی نماز) کا وقت (اس وقت شروع) ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے طول کے برابر ہو جائے اور جب تک عصر (کی نماز) کا وقت شروع نہ ہو اس وقت تک ظہر کا وقت ہے اور جب تک سورج زرد (پیلا) نہ ہو جائے اس وقت تک عصر کا وقت رہتا ہے، اور جب تک شفق غائب نہ ہو جائے اس وقت تک مغرب کی نماز کا وقت رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت درمیانی رات کے نصف تک رہتا ہے اور فجر کی نماز کا وقت طلوع فجر سے سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے، پس جب سورج طلوع ہو جائے تو تم نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

۹۶۲/۹۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کا ایک پہلا وقت ہے اور ایک آخری وقت ہے، اور ظہر کی نماز کا پہلا وقت جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے، عصر کی نماز کا پہلا وقت جب اس کا وقت داخل ہو جائے

وَقْتُ الْعَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

اور اس کا آخری وقت جب سورج زرد (پیلا) ہو جائے' مغرب کی نماز کا پہلا وقت جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت جب شفق غائب ہو جائے' عشاء کی نماز کا پہلا وقت جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت جب آدھی رات گزر جائے اور فجر کی نماز کا پہلا وقت جب فجر طلوع ہو جائے اور اس کا آخری وقت جب سورج طلوع ہو جائے۔

۹۶۳/۹۳ - عَنْ أَبِيْ صَدَقَةَ مَوْلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ، وَالصُّبْحَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ إِلٰى أَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابوصدقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا' عصر کی نماز تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے' مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا' عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب شفق غائب ہو جاتی اور صبح کی نماز طلوع فجر سے خوب روشنی پھیل جانے تک پڑھتے تھے۔

۹۶٤/۹٤ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الظُّهْرُ كَاسْمِهَا وَالْعَصْرُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ كَاسْمِهَا وَكُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِيْ مَنَازِلَنَا وَهِيَ عَلٰى قَدْرِ مِيْلٍ فَنَرٰى مَوَاقِعَ النَّبْلِ، وَكَانَ يُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا وَكَانَ يُغَلِّسُ بِهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت اپنے نام کی طرح (زوال کے بعد شروع ہو جاتا) ہے' عصر کا وقت (اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج) انتہائی روشن وصاف ہوتا ہے' مغرب کا وقت اپنے نام کی طرح (غروب آفتاب کے بعد شروع ہو جاتا) ہے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے' پھر ہم اپنے گھر آتے تو ہم (اپنے گھروں میں پہنچ کر بھی) تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے حالانکہ ہمارے گھروں اور مسجد کے درمیان ایک میل کی مسافت کا فاصلہ تھا' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشاء کی نماز جلدی پڑھتے اور فجر کی نماز اس کے نام کی طرح (دن پھوٹنے کے بعد) تاخیر سے پڑھتے تھے' نیز اس کو منہ اندھیرے (جلدی) بھی پڑھتے تھے۔

۹٦٥/۹٥ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ، وَكَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز (زوال کے بعد) دوپہر کے وقت پڑھتے' عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بالکل صاف ہوتا' مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء کی نماز کبھی دیر سے پڑھتے اور کبھی جلدی پڑھتے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب لوگوں کو دیکھتے کہ وہ اکٹھے ہو چکے

اَبْطَئُوْا اَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ.

ہیں تو (عشاء کی نماز) جلدی پڑھتے اور جب انہیں دیکھتے کہ انہوں نے دیر کردی ہے تو تاخیر سے پڑھتے اور فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

٩٦٦/٩٦ - عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ (سَيَّارِبْنِ سَلَامَةَ) قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ اِلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْمَكْتُوْبَةَ، قَالَ كَانَ يُصَلِّی الْهَجِيْرَ وَهِیَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّی الْعَصْرَ وَيَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ، وَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَصِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهٗ، وَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَی الْمِائَةِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّی الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ يَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ قَالَ سَيَّارٌ نَسِيْتُهَا، وَالْعِشَاءَ لَايُبَالِیْ بَعْضَ تَاْخِيْرِهَا اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَ كَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَ كَانَ يُصَلِّی الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ، وَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا مَابَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَی الْمِائَةِ قَالَ سَيَّارٌ لَا اَدْرِیْ فِیْ اِحْدَی الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ فِیْ كِلْتَيْهِمَا.

حضرت ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میرے والد نے انہیں کہا کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض نماز کس طرح (کن اوقات میں) پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہر کی نماز، جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو، اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کہ ہم میں سے کوئی (عصر کی نماز پڑھ کر) مدینہ میں اپنے گھر پہنچتا اور سورج صاف ہوتا تھا، راوی کا بیان ہے کہ میں بھول گیا کہ ابوبرزہ نے مغرب کے وقت کے بارے میں کیا بتایا، (ابوبرزہ نے کہا کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشاء کی نماز میں تاخیر کرنا پسند کرتے تھے اور اس سے پہلے سو جانے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے، اور صبح کی نماز اس وقت پڑھتے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم میں سے کوئی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا، اور (اس میں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساٹھ سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے تھے (اور دوسرے طریق سے) حضرت شعبہ، حضرت سیار بن سلامہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں اور میرے والد، حضرت ابوبرزہ (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ آدمی مدینہ کے آخری حصہ تک پہنچتا اور سورج صاف ہوتا تھا، حضرت سیار کا بیان ہے کہ مغرب کے وقت کے بارے میں، میں بھول گیا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشاء کی نماز کو رات کے تیسرے حصہ تک مؤخر کرنے کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے، اور فجر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ آدمی جب (نماز سے) فارغ ہوتا تو اپنے ساتھ والے کے چہرہ کو پہچان لیتا تھا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس (نماز) میں ساٹھ سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے تھے، حضرت سیار کا بیان ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آیات) دو رکعتوں میں سے ایک میں پڑھیں یا دونوں رکعتوں میں پڑھیں۔

۹۶۷/۹۷ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاَخَّرَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَرَّةً فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنِي بَشِيْرُ بْنُ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ مَرَّةً يَعْنِي الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْمَسْعُوْدٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ) فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ، اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ الَّذِي سَنَّ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي بَشِيْرُ بْنُ اَبِي مَسْعُوْدٍ، فَمَا زَالَ عُمَرُ يَتَعَلَّمُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِعَلَامَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

حضرت زہری کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھے کہ ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی تو عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے بشیر بن ابومسعود انصاری نے بتایا کہ ایک مرتبہ مغیرہ بن شعبہ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی تو ابومسعود نے ان سے کہا: بخدا! آپ یقیناً جانتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی اقتداء میں) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی' پھر حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی' یہاں تک کہ راوی نے پانچ نمازوں کو شمار کیا' (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے' پھر حضرت جبریل نے کہا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے) چنانچہ عمر (بن عبدالعزیز) نے اسے کہا: اے عروہ! دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) نماز کا طریقہ سکھایا؟ عروہ نے کہا: مجھ سے بشیر بن ابومسعود نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے' پس حضرت عمر بن عبدالعزیز ہمیشہ علامت کے ذریعہ نماز کے وقت کی تعلیم حاصل کرتے رہے (یعنی اس کے بعد آپ نے نماز میں کبھی تاخیر نہیں کی) یہاں تک کہ اس دنیا (فانی) سے کوچ کر گئے۔

۹۶۸/۹۸ - عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَتَاهُ سَائِلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ اَوْ لَمْ يَنْتَصِفْ، وَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ، وَاَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آ کر نمازوں کے اوقات پوچھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے (اس وقت) کوئی جواب نہ دیا' پھر جب فجر طلوع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو نماز فجر کی اقامت کہنے کا حکم دیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی) اور اس وقت لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں رہے تھے' پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو نماز ظہر کی اقامت کہنے کا حکم دیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی) جبکہ کہنے والا کہتا تھا کہ آدھا دن گزر چکا ہے یا نہیں' حالانکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے زیادہ جانتے تھے' پھر ابھی سورج بلند تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو نماز عصر کی اقامت کہنے کا حکم دیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی) پھر جب سورج غروب ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو مغرب کی نماز کی اقامت کہنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھائی) پھر جب شفق غائب ہو گئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت

انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ، وَاَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ.

بلال (رضی اللہ) کو نماز عشاء کی اقامت کہنے کا حکم دیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی) پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے یا طلوع ہونے کے قریب ہے اور ظہر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ پہلے دن کی عصر کے وقت کے قریب ہو گئی، پھر عصر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے، پھر مغرب کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ شفق غائب ہونے کے قریب ہو گئی اور عشاء کی نماز رات کے پہلے تیسرے حصہ کے گزرنے پر پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سائل کو بلایا اور فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۹۶۹/۹۹ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت بریدہ (اسلمی) رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۲ - بَابٌ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَتَعْجِيْلِهَا

نماز ظہر کا وقت اور اس کو جلدی پڑھنے کا بیان

۱۰۰/۹۷۰ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱/۹۷۱ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَيَّامَ الشِّتَاءِ وَمَا نَدْرِيْ مَا ذَهَبَ مِنَ النَّهَارِ اَكْثَرُ اَوْمَا بَقِيَ مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں ظہر کی نماز (اس قدر جلدی) پڑھتے تھے کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ دن کا اکثر حصہ گزر چکا (دوپہر ہو چکی) ہے یا اس سے کچھ باقی ہے۔

۱۰۲/۹۷۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد پڑھتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سورج ڈھل جانے کے بعد اذان دیتے تھے)۔

۱۰۳/۹۷۳ - عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا، قَالَ شُعْبَةُ يَعْنِيْ فِي الظُّهْرِ.

حضرت خباب (بن ارت رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا، شعبہ کا بیان ہے یعنی ظہر میں۔

۱۰۴/۹۷۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت

قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبِي بَكْرٍ وَلَا عُمَرَ.

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ظہر کی نماز زیادہ جلدی پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۰۵/۹۷۵ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری نسبت ظہر (کی نماز) زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت عصر (کی نماز) زیادہ جلدی پڑھتے ہو۔

۳ - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ وَالْإِبْرَادِ بِهَا فِي زَمَنِ الْحَرِّ

ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کی رخصت اور موسم گرما میں اس کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا بیان

۱۰۶/۹۷۶ - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز (سورج ڈھلتے ہی) دوپہر میں پڑھا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: (گرمیوں میں ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھڑک (وجوش) کی وجہ سے ہے۔

۱۰۷/۹۷۷ - عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّ الْحَرَّ (وَفِي لَفْظٍ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ) مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ.

حضرت قاسم بن صفوان زہری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی (اور ایک روایت میں ہے کہ گرمی کی شدت) دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہے۔

۱۰۸/۹۷۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ (وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ) فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ (وَفِي رِوَايَةٍ بِالظُّهْرِ) فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب گرمی ہو (اور ایک روایت میں ہے کہ جب گرمی سخت ہو) تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھڑک کی وجہ سے ہے' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ (دوزخ کی) آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی تو اس نے اسے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت دی' ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

۱۰۹/۹۷۹ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھڑک کی وجہ سے ہے۔

۹۸۰/۱۱۰ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۹۸۱/۱۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِی الْحَسَنِ مِنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ مَوْلٰى لَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِزَيْدِ بْنِ وَهْبٍ فَحَدَّثَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ (زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ لِلظُّهْرِ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ.

حضرت شعبہ، حضرت مہاجر ابوالحسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک جنازہ سے واپس لوٹے تو ہم حضرت زید بن وہب کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ مؤذن نے ظہر (کی نماز) کے لئے اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت کو ٹھنڈا ہونے دو، پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت کو ٹھنڈا ہونے دو، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، راوی کا بیان ہے کہ (اس قدر تاخیر کی گئی) یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھڑک کی وجہ سے ہے، پس جب گرمی سخت ہو تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

٤ - بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ وَمَا جَاءَ فِيْهَا

نماز عصر کے وقت کا بیان

۹۸۲/۱۱۲ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّی الْعَصْرَ بِقَدْرِ مَا يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى بَنِیْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَيَرْجِعُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَبِقَدْرِ مَا يَنْحَرُ الرَّجُلُ الْجَزُوْرَ وَ يُبَعِّضُهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَكَانَ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالشَّجَرَةِ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز اس اندازہ سے پڑھتے تھے کہ جانے والا بنوحارثہ بن حارث (جو بالائی بستیوں میں رہتے تھے) کی طرف جاتا اور غروب آفتاب سے پہلے واپس آجاتا، اور اس اندازہ سے پڑھتے تھے کہ ایک شخص اونٹ کو ذبح کرتا اور غروب آفتاب سے پہلے اس کے گوشت کو تقسیم کر لیتا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جاتے تو (ذوالحلیفہ کے مقام پر) ایک درخت کے پاس ظہر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۹۸۳/۱۱۳ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ مَا كَانَ اَحَدٌ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَخُوْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَاَبُوْ عِيْسٰى بْنُ جَبْرٍ اَخُوْ بَنِیْ حَارِثَةَ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز زیادہ جلدی پڑھنے والا کوئی نہ تھا، انصار میں سے جن کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے زیادہ دور تھا وہ دو آدمی تھے، ان میں سے ایک حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر تھے جو بنوعمرو بن عوف کے بھائی تھے اور دوسرے حضرت ابوعیسیٰ بن جبیر تھے جو بنوحارثہ کے بھائی تھے ابولبابہ کا گھر قباء میں تھا اور ابوعیسیٰ بن جبیر کا گھر بنوحارثہ (کے محلّہ) میں

دَارُ اَبِیْ لُبَابَةَ بِقُبَاءٍ وَدَارُ اَبِیْ عِیْسَی بْنِ جَبْرٍ فِیْ بَنِیْ حَارِثَةَ، ثُمَّ اِنْ کَانَا لَیُصَلِّیَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ یَاْتِیَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْکِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا.

تھا' پھر اگر وہ (بارگاہ رسالت میں) ہوتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے' پھر وہ اپنی قوم کے پاس آتے جبکہ ان کی قوم نے ابھی تک عصر کی نماز ادا نہ کی ہوتی' کیونکہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز بہت جلدی پڑھتے تھے۔

۱۱۴/۹۸۴ - وَعَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَاَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ وَعَشِیْرَتِیْ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰی فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج سفید (صاف) اور بلند ہوتا تھا' پس میں مدینہ کے ایک کونہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے خاندان کی طرف واپس آتا تو میں (انہیں) کہتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی ہے سو تم اٹھو اور نماز پڑھو۔

۱۱۵/۹۸۵ - وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ (وَفِیْ رِوَایَةٍ بَیْضَاءُ حَیَّةٌ) قَالَ الزُّهْرِیُّ وَالْعَوَالِیْ عَلٰی مِیْلَیْنِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ، وَثَلَاثَةٍ اَحْسَبُهُ قَالَ وَاَرْبَعَةٍ.

حضرت زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور جانے والا بالائی بستیوں میں جاتا درانحالیکہ سورج بلند ہوتا تھا (اور ایک روایت میں ہے کہ سورج سفید وصاف ہوتا تھا) حضرت زہری کا بیان ہے کہ بالائی بستیاں مدینہ سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر تھیں' راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ چار میل کے فاصلہ پر تھیں۔

۱۱۶/۹۸۶ - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْکُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ، قَالَ وَکُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَوَاقِعِ نَبْلِهٖ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے' پھر اونٹ کو ذبح کیا جاتا اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا' پھر اسے پکایا جاتا اور ہم غروب آفتاب سے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے' راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مغرب کی نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی نماز سے فارغ ہو کر جاتا اور اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔

۱۱۷/۹۸۷ - وَعَنْ اَبِیْ اَرْوٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ اٰتِی الشَّجَرَةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ.

حضرت ابواروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا تھا' پھر (ذوالحلیفہ کے مقام پر) ایک درخت کے پاس غروب آفتاب سے پہلے پہنچ جاتا تھا۔

۱۱۸/۹۸۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِیْ حُجْرَتِیْ لَمْ یَظْهَرِ الْفَیْئُ بَعْدُ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے جبکہ سورج میرے حجرہ میں چمک رہا ہوتا تھا اور اس کے بعد سایہ (دیواروں پر) نہیں چڑھا ہوتا تھا (یعنی اس کی روشنی حجرہ میں باقی رہتی تھی) (اور دوسرے طریق سے) حضرت عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا وَكَانَ الْجِدَارُ بَسْطَةً وَاَشَارَ عَامِرٌ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) بِيَدِهِ.

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درانحالیکہ سورج ان کے حجرہ سے باہر نہیں ہوتا تھا اور حضرت عامر (جو راویوں میں سے راوی ہیں) نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے کہا کہ اس وقت دیواریں بلند نہیں ہوتی تھیں۔

۹۸۹/۱۱۹ - عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ نَافِعٍ الْكَلَابِيِّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ مَرَرْتُ بِمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا شَيْخٌ، فَلَامَ الْمُؤَذِّنَ وَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَبِيْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِتَاْخِيْرِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ، قَالُوْا هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

حضرت عبدالواحد بن نافع کلابی'' جو بصرہ کے رہنے والے ہیں'' کا بیان ہے کہ میں مدینہ کی مسجد کے پاس سے گزرا (اور اس میں داخل ہو گیا) پس جب (عصر کی) نماز کی اقامت کہی گئی تو ایک بزرگ نے موذن کو ملامت کی اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس نماز کو دیر سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے' راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ بزرگ حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج ہیں۔

۹۹۰/۱۲۰ - عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ (يَعْنِي الْاَسْلَمِيَّ) فِيْ غَزَاةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ.

حضرت ابوملیح کا بیان ہے کہ ایک غزوہ میں ہم حضرت بریدہ اسلمی کے ساتھ تھے اور اس دن بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: نماز پڑھنے میں جلدی کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

۵ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَبَيَانِ اَنَّهَا الْوُسْطٰى

نماز عصر کی فضیلت اور اس کے نماز وسطی (درمیانی) ہونے کا بیان

۹۹۱/۱۲۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فَجَلَسَ يُمْلِيْ خَيْرًا حَتّٰى يُمْسِيَ كَانَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ ثَمَانِيَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز پڑھی' پھر وہ بیٹھ کر بھلائی کی باتیں (ذکر و اذکار' تلاوت قرآن اور وعظ و نصیحت وغیرہ) کرتا رہا یہاں تک کہ شام ہو گئی تو وہ اولاد اسماعیل (عرب) کے آٹھ آزاد لوگوں سے افضل ہے۔

۹۹۲/۱۲۲ - عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَوَانَوْا فِيْهَا وَتَرَكُوْهَا، فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْكُمْ ضُعِّفَ لَهُ اَجْرُهَا ضِعْفَيْنِ، وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم سے پہلے لوگوں (پچھلی امتوں) پر یہ نماز پیش کی گئی تو انہوں نے اس میں کوتاہی و لاپرواہی کی اور اسے چھوڑ دیا' پس تم میں سے جو شخص اس نماز کو پڑھے گا تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا' اور اس نماز کے بعد کوئی (نفلی) نماز جائز نہیں جب تک کہ شاہد نظر نہ آ جائیں اور شاہد ستارے ہیں (یعنی جب تک کہ ستارے نظر نہ آ جائیں)۔

۱۲۳/۹۹۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، قَالَ فَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، قَالَ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، قَالَ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ، قَالَ فَيَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَ تَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، قَالَ سُلَيْمَانُ (يَعْنِی الْاَعْمَشَ اَحَدَ الرُّوَاةِ) وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ قَالَ فِيْهِ فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فجر اور عصر کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں، فرمایا جب فجر کی نماز میں وہ (فرشتے) اکٹھے ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے رک جاتے ہیں، اور جب عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں تو دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے رک جاتے ہیں، پس ان (فرشتوں) کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم نے ان کو چھوڑا تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے، حضرت سلیمان (اعمش راوی) کا بیان ہے کہ میرے علم کے مطابق راوی نے اس (حدیث) میں یہ بھی بیان کیا کہ (فرشتے عرض کرتے ہیں: اے اللہ!) ان (نماز پڑھنے والوں) کو قیامت کے دن بخش دینا۔

۱۲۴/۹۹۴ - عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا، قَالَ ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) مَرَّةً يَعْنِیْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوہ) احزاب کے دن فرمایا: ان (مشرکین) لوگوں نے ہمیں صلوۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) نماز عصر سے روک دیا، اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عشاءین (یعنی) مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کی نماز پڑھی، اور ابو معاویہ (راوی) نے ایک روایت میں کہا: یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان۔

۱۲۵/۹۹۵ - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرَاهَا الْفَجْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، يَعْنِیْ صَلٰوةَ الْوُسْطٰی.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ وہ (صلوۃ وسطیٰ) فجر کی نماز ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صلوۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) عصر کی ہی نماز ہے۔

۱۲۶/۹۹۶ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَاتَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوًّا فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْهُمْ حَتّٰی اَخَّرَ الْعَصْرَ عَنْ وَقْتِهَا، فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ، قَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ حَبَسَنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی فَامْلَاْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا وَامْلَاْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَنَحْوَ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں (کفار) سے قتال کیا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے فارغ نہ ہوئے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت نکل گیا، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس تاخیر کو دیکھا تو کہا: اے اللہ! جن لوگوں نے ہمیں صلوۃ وسطیٰ (نماز عصر) سے روکے رکھا ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور اس طرح کا مزید عذاب دے۔

۱۲۷/۹۹۷ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صلوۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) عصر کی نماز ہے۔

الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

۱۲۸/۹۹۸ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سَأَلَهُ مَرْوَانُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے مروان نے صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ظہر کی نماز ہے۔

۱۲۹/۹۹۹ - عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ فَآذِنِّي، فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابو یونس (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے حکم دیا کہ میں ان کے لئے مصحف (قرآن مجید) لکھوں، اور فرمایا: جب تم اس آیت "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی" پر پہنچو تو مجھے بتا دینا، پس جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے آپ کو بتا دیا تو آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح لکھوائی: "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

٦ - بَابٌ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ أَوْ أَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا

نماز عصر کو چھوڑنے والے یا اس کو اپنے وقت سے تاخیر کر کے پڑھنے والے کے لئے وعید

۱۳۰/۱۰۰۰ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ (وَفِيْ لَفْظِ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ) مُتَعَمِّدًا حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَالَ شَيْبَانُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) يَعْنِيْ غُلِبَ عَلٰى أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے عصر کی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی (اور ایک روایت میں ہے: جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہوگئی) یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو گویا کہ اس کا گھر بار اور مال برباد ہوگیا اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ شیبان (راوی) نے کہا: یعنی اس کے گھر بار اور مال (و دولت) پر قبضہ کر لیا گیا۔

۱۳۱/۱۰۰۱ - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا حَتّٰى تَفُوْتَهُ فَقَدْ أُحْبِطَ عَمَلُهُ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی یہاں تک کہ اس سے فوت ہوگئی تو اس کے اعمال ضائع و برباد کر دیئے گئے۔

۱۳۲/۱۰۰۲ - عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِيْنَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَدَعَا الْجَارِيَةَ بِوَضُوْءٍ، فَقُلْنَا لَهُ أَيَّ صَلٰوةٍ تُصَلِّيْ؟ قَالَ الْعَصْرَ، قَالَ قُلْنَا إِنَّمَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ الْآنَ، فَقَالَ سَمِعْتُ

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں اور ایک انصاری آدمی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو آپ نے ایک لونڈی سے وضو کے لئے پانی منگوایا، ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کون سی نماز پڑھیں گے؟ فرمایا: عصر کی، ہم نے کہا کہ ابھی تو ہم نے ظہر کی نماز پڑھی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ، يَتْرُكُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ فِيْ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ صَلّٰى لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ) تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ قَامَ نَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے سینگوں میں ہوتا ہے یا (فرمایا) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو وہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) یہ منافقوں کی نماز ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی، ان (منافقوں) میں سے کوئی بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد (پیلا) ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ اٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

۱۰۰۳/۱۳۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ الْمُنَافِقِ، يَدَعُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا نَقَرَاتِ الدِّيْكِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کی خبر نہ دوں، وہ (منافق) عصر کی نماز کو چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے یا (فرمایا:) شیطان کے دو سینگوں پر ہو جاتا ہے تو وہ اٹھ کر مرغ کے ٹھونگوں کی طرح ٹھونگیں مارتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

۷ - بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَاَنَّهَا وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ

مغرب کی نماز کا وقت اور اس چیز کا بیان کہ وہ دن کی نماز کا وتر ہے

۱۰۰۴/۱۳۴ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُنَا اِلٰى بَنِيْ سَلِمَةَ وَهُوَ يَرٰى مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے، پھر ہم میں سے کوئی بنوسلمہ (کے محلّہ جو مدینہ کے آخری کنارہ پر تھا) کی طرف آتا درانحالیکہ وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

۱۰۰۵/۱۳۵ - عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْتَمُوْنَ يُبْصِرُوْنَ وَقْعَ سِهَامِهِمْ.

حضرت حسان بن بلال، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کرام) میں سے قبیلہ اسلم کے ایک شخص (صحابی) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر وہ مدینہ کے آخری کنارہ میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس آ کر تیر پھینکتے تو اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔

۱۰۰۶/۱۳۶ - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج کا آخری کنارہ غائب ہو

وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا.

جاتا۔

۱۰۰۷/۱۳۷ - عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفِطْرِ الصَّائِمِ وَبَادِرُوْا طُلُوْعَ النُّجُوْمِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَقُوْلُ، بَادِرُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ النَّجْمِ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اس وقت مغرب کی نماز پڑھو اور (مغرب کی نماز) ستاروں کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ستاروں کے نکلنے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھنے میں جلدی کرو۔

۱۰۰۸/۱۳۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَاَوْتِرُوْا صَلٰوةَ اللَّيْلِ، وَصَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مغرب کی نماز رات کے وتر ہیں، پس تم رات کی نماز کو وتر بنالیا کرو، رات کی نماز دو دو رکعت ہیں اور رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت وتر ہے۔

۸ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِهَا وَكَرَاهَةِ تَسْمِيَّتِهَا بِالْعِشَاءِ

مغرب کی نماز جلدی پڑھنے اور اسے عشاء کا نام دینے کی کراہت کا بیان

۱۰۰۹/۱۳۹ - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا صَلَّوُا الْمَغْرِبَ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت اس وقت تک فطرت (سنت ودین حق) پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے پہلے (جلدی) ادا کرتی رہے گی۔

۱۰۱۰/۱۴۰ - عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزَالَ اُمَّتِيْ فِيْ مُسْكَةٍ مَالَمْ يَعْمَلُوْا بِثَلَاثٍ، مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ بِانْتِظَارِ الْإِظْلَامِ مُضَاهَاةَ الْيَهُوْدِ، وَمَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْفَجْرَ اِمْحَاقَ النُّجُوْمِ مُضَاهَاةَ النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَا لَمْ يَكِلُوا الْجَنَائِزَ اِلٰى اَهْلِهَا.

حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک وہ تین چیزوں پر عمل نہیں کرے گی: (۱) جب تک وہ یہودیوں کی مشابہت کی بنا پر تاریکی کے انتظار میں مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرے گی (۲) جب تک وہ عیسائیوں کی مشابہت کی بنا پر ستاروں کے بالکل پوشیدہ ہونے پر فجر کی نماز میں تاخیر نہیں کرے گی (۳) جب تک وہ جنازوں کا حق ان کے سپرد نہیں کرے گی۔

۱۰۱۱/۱۴۱ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ وَيَزَنُ بَطْنٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْاَيُّوْبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی ''یزن کا تعلق قبیلہ حمیر سے ہے'' کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ مصر میں جہاد کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان (رضی اللہ عنہما) نے حضرت عقبہ بن عامر بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْرَ غَازِيًا وَكَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَبْسٍ الْجُهَنِيُّ أَمَّرَهُ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَحُبِسَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ بِالْمَغْرِبِ (وَفِي رِوَايَةٍ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ) فَلَمَّا صَلَّى قَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ لَهُ يَا عُقْبَةُ أَهٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَمَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْعَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ فَقَالَ بَلٰى، قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ شُغِلْتُ، قَالَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَمَا وَاللّٰهِ مَابِيَ إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰذَا.

عبس جہنی کو (مصر میں) ہم پر حاکم مقرر کیا تھا' راوی کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر مغرب کی نماز (اس کے وقت میں جلدی پڑھنے) سے غافل رہے (اور ایک روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھی)' پس جب انہوں نے نماز پڑھی تو حضرت ابو ایوب انصاری ان کے پاس گئے اور انہیں فرمایا: اے عقبہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (تاخیر سے نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا ہے؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک بھلائی پر یا (فرمایا:) فطرت (سنت و دین حق) پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز اس قدر تاخیر سے نہیں پڑھے گی کہ ستارے ظاہر ہو کر چمکنے لگیں' انہوں نے کہا: جی ہاں! (میں نے یہ حدیث سنی ہے)' حضرت ابوایوب نے فرمایا کہ پھر تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر اکسایا؟ انہوں نے کہا: میں مصروف تھا' راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوایوب نے فرمایا: یاد رکھو! اللہ کی قسم! مجھے صرف یہی خدشہ ہے کہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۱۲/۱۴۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ (يَعْنِي بْنَ مُغَفَّلٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ.

حضرت عبداللہ مزنی (ابن مغفل) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آ جائیں' راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ اسے عشاء کہتے تھے۔

۹ - بَابُ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَكَرَاهَةِ السَّمَرِ بَعْدَهَا وَتَسْمِيَتِهَا بِالْعَتَمَةِ

نماز عشاء کا وقت' نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت اور اسے عتمہ کہنے کی وجہ کا بیان

۱۰۱۳/۱۴۳ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ النَّاسِ أَوْكَأَعْلَمِ النَّاسِ بِوَقْتِ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ، كَانَ يُصَلِّيهَا بَعْدَ سُقُوطِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ) كَانَ يُصَلِّيهَا مِقْدَارَ مَا يَغِيبُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ ثَالِثَةٍ أَوْ رَابِعَةٍ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی عشاء کی نماز کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یا (فرمایا:) میں لوگوں سے زیادہ جاننے والے کی مانند ہوں' آپ (ﷺ) عشاء کی نماز شروع مہینہ کی تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے بعد پڑھا کرتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ) آپ (ﷺ) عشاء کی نماز تیسری یا چوتھی رات کے چاند کے غروب ہونے کی مقدار پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۱۴/۱۴۴ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ

قبیلہ جہینہ کے ایک شخص (صحابی) کا بیان ہے کہ میں نے رسول

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى أُصَلِّي الْعِشَاءَ؟ قَالَ إِذَا مَلَأَ اللَّيْلُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ.

اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب رات ہر وادی کے پیٹ (اندرونی حصہ) کو پورا بھر دے۔

١٠١٥/١٤٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسَمَرَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يَعْنِي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَّا لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ، مُصَلٍّ أَوْمُسَافِرٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا جائز نہیں' سوائے دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے لئے' نماز (تہجد) پڑھنے والے کے لئے یا مسافر کے لئے (عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا جائز ہیں)۔

١٠١٦/١٤٦ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْدِبُ لَنَا السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ جَدَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ، قَالَ خَالِدٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) مَعْنٰى جَدَبَ إِلَيْنَا يَقُوْلُ عَابَهُ ذَمَّهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے سختی سے منع فرمایا کرتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے سختی سے منع فرمایا' خالد (راوی) کا بیان ہے کہ "جدب الینا" کامعنی یہ ہے کہ آپ (ﷺ) عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو معیوب اور برا جانتے تھے۔

١٠١٧/١٤٧ - عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کو ناپسند فرماتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

١٠١٨/١٤٨ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذٰلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَنَا مَعَهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو (عشاء کی نماز کے بعد) حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں باتیں (گفتگو) کرتے تھے اور میں بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ ہوتا تھا۔

١٠١٩/١٤٩ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ، أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَإِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ أَوْعَنِ الْإِبِلِ (وَفِي لَفْظٍ) إِنَّمَا يَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ لِإِعْتَامِهِمْ بِالْإِبِلِ لِحِلَابِهَا.

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دیہاتی لوگ تمہاری (عشاء کی) نماز میں تم پر غالب نہ آ جائیں' یاد رکھو! یہ عشاء کی نماز ہے' اور وہ (دیہاتی لوگ) دیر کر کے (اندھیرے میں) اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں' (اور ایک روایت میں ہے) دیہاتی لوگ اس (عشاء) کو اسی لیے عتمہ کہتے ہیں کہ وہ دیر کر کے (اندھیرے میں) اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

١٠ - بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِهَا إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ

نماز عشاء کو رات کے تیسرے حصے یا آدھی رات تک تاخیر سے پڑھنے کا استحباب

١٠٢٠/١٥٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر

يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ (وَفِيْ لَفْظٍ) وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ.

مجھے اپنی امت پر دشواری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے اور عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا (اور ایک روایت میں ہے) میں رات کے تیسرے حصے یا آدھی رات تک (عشاء کی نماز میں) تاخیر کرتا۔

۱۰۲۱/۱۵۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَسّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى صَلَّى الْمُصَلِّيْ وَاسْتَيْقَظَ الْمُسْتَيْقِظُ وَنَامَ النَّائِمُوْنَ وَتَهَجَّدَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا هٰذَا الْوَقْتَ اَوْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ نَحْوَذَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں تک کہ نماز پڑھنے والے نے نماز پڑھ لی' بیدار ہونے والا بیدار ہو گیا' سونے والے سو گئے اور تہجد پڑھنے والے تہجد پڑھنے لگے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔

۱۰۲۲/۱۵۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا' ثُمَّ رَقَدْنَا' ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مصروفیت کی وجہ سے اس (عشاء کی نماز) میں اس قدر تاخیر کی کہ ہم مسجد میں سو گئے' پھر بیدار ہوئے' پھر سو گئے' پھر بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے سوا زمین کے رہنے والوں (لوگوں) میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

۱۰۲۳/۱۵۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَلَا يُطِيْلُ فِيْهَا وَلَا يُخَفِّفُ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ' وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ (وَفِيْ لَفْظِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں فرض نماز پڑھاتے تو نہ لمبی نماز پڑھاتے اور نہ ہی تخفیف کرتے بلکہ درمیانی نماز پڑھاتے اور عتمہ یعنی عشاء کی نماز کو تاخیر سے پڑھاتے۔

۱۰۲۴/۱۵۴ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ' قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا' ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا' وَلَوْ لَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک رات عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا یہاں تک کہ رات کا آدھا حصہ گزر گیا' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی' پھر فرمایا: تم اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو (پھر فرمایا:) لوگ (نماز پڑھ کر) اپنے اپنے بستروں میں جا پہنچے اور تم اس وقت تک نماز میں ہی تھے جب تک تم اس (نماز) کا انتظار کرتے رہے' اور اگر مجھے کمزور آدمی کی کمزوری کا' بیمار کی بیماری کا اور کام والے کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو رات کے آدھے حصے تک مؤخر کر دیتا۔

۱۰۲۵/۱۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا رَوْحٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ تِسْعَ لَیَالٍ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ ثَمَانَ لَیَالٍ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّكَ عَجِلْتَ لَکَانَ اَمْثَلَ لِقِیَامِنَا مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَعَجِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ اَبِیْ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ سَبْعَ لَیَالٍ وَقَالَ عَفَّانُ تِسْعَ لَیَالٍ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز کو نو راتیں، ابوداؤد نے کہا کہ آٹھ راتیں رات کے تیسرے حصے تک تاخیر سے پڑھا، حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ جلدی نماز پڑھائیں تو یہ ہماری رات کے قیام کے لئے نمونہ ہو جائے، راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلدی نماز پڑھاتے تھے، امام احمد کا بیان ہے کہ ہم سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی تو انہوں نے اپنی حدیث میں سات راتوں کا ذکر کیا، اور عفان نے نو راتوں کا ذکر کیا۔

۱۰۲۶/۱۵۶ - عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَیْدِ السُّکُوْنِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَقَبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاحْتَبَسَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ لَنْ یَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مِنَّا یَقُوْلُ قَدْ صَلّٰی وَلَنْ یَخْرُجَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّكَ لَنْ تَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مِنَّا یَقُوْلُ قَدْ صَلّٰی وَلَنْ یَخْرُجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ یُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَکُمْ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکے رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف نہیں لائیں گے اور ہم میں سے بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھ لی ہے اور ہرگز تشریف نہیں لائیں گے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا گمان تو یہ تھا کہ آپ تشریف نہیں لائیں گے اور ہم میں سے بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھ لی ہے اور ہرگز تشریف نہیں لائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس نماز کو دیر سے پڑھا کرو کیونکہ تمام امتوں پر تمہیں اس نماز کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۲۷/۱۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَکْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَیُّ حِیْنٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَنْ اُصَلِّیَ الْعِشَاءَ اِمَامًا اَوْخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰی رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَیْقَظُوْا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ، قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُهٗ

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ آپ کے نزدیک عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے کونسا وقت بہتر ہے، خواہ امام (جماعت) کے ساتھ پڑھوں یا تنہا پڑھوں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ لوگ سو کر بیدار ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: ''الصلوٰۃ'' حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (یہ آواز سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے گویا کہ اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک

مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَامَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْهَا هٰذِهِ السَّاعَةَ.

رہے تھے (اور) آپ (ﷺ) نے اپنا ہاتھ اپنے سر مبارک پر رکھا ہوا تھا، پس آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ نماز اسی طرح (اس وقت میں) پڑھنے کا حکم دیتا (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو چکے ہیں تو آپ (ﷺ) تشریف لائے اور فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔

۱۵۸/۱۰۲۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَ الصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ، وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ غَيْرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْشُوَ الْاِسْلَامُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ (ﷺ) کو پکارا کہ عورتیں اور بچے سو چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ (عشاء کی) نماز پڑھ رہا ہو اور نہ ہی اس وقت اہل مدینہ کے علاوہ کوئی ایسا ہے جو نماز پڑھ رہا ہو (اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بات اسلام پھیلنے سے پہلے کی تھی)۔

۱۵۹/۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ "وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ رَقَدَ" ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْ لَا اَنْ يَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ اَنْ اَشُقَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا، یہاں تک کہ مسجد والے (نمازی) سو گئے، پھر آپ (ﷺ) تشریف لائے اور نماز پڑھی، پھر فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خدشہ نہ ہوتا تو اس (عشاء کی) نماز کا یہی وقت ہوتا۔

۱۱ - بَابُ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَمَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِهَا وَالْاِسْفَارِ

نماز فجر کا وقت اور اس کو منہ اندھیرے اور خوب روشنی میں پڑھنے کا بیان

۱۶۰/۱۰۳۰ - عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ فِي الْاُفُقِ وَلٰكِنَّهُ الْمُعْتَرِضُ الْاَحْمَرُ.

حضرت قیس بن طلق اپنے والد (حضرت طلق) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: افق (آسمان کے کناروں) پر لمبائی میں پھیلنے والی سفیدی سے فجر نہیں ہوتی بلکہ چوڑائی میں پھیلنے والی سرخی سے فجر ہوتی ہے۔

۱۶۱/۱۰۳۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى اَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مسلمان عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں درانحالیکہ انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا۔

۱۶۲/۱۰۳۲ - عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَصِيْحُ فَبَعَثَ اِلَيْهِ فَاَسْكَتَهُ، فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِمَ اَسْكَتَّهُ؟ قَالَ اِنَّهُ يَتَاَذّٰى بِهِ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَدْخُلَ قَبْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي اُصَلِّي مَعَكَ الصُّبْحَ، ثُمَّ الْتَفِتُ فَلَا اَرٰى وَجْهَ جَلِيْسِيْ، ثُمَّ اَحْيَانًا تُسْفِرُ، قَالَ كَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّيَهَا كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا.

حضرت ابوربیع کا بیان ہے کہ میں ایک جنازہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کے چیخنے کی آواز سنی تو انہوں نے اس (آدمی) کے پاس کسی کو بھیج کر اسے خاموش کرادیا، میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اسے خاموش کیوں کرادیا؟ فرمایا: اس کے چیخنے کی وجہ سے میت کو اپنی قبر میں داخل ہونے تک ایذاء (تکلیف) ہوتی رہتی، پھر میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتا ہوں، پھر میں متوجہ ہوتا ہوں تو میں اپنے ساتھ والے کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا، پھر کبھی کبھی آپ صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے، اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اسی طرح نماز پڑھوں جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳/۱۰۳۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ اَسْفَرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ، مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ اَوْقَالَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا، راوی کا بیان ہے کہ جس وقت فجر طلوع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز کی اقامت کہنے کا حکم دیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ اندھیرے صبح کی نماز پڑھائی)، پھر دوسرے دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھا یہاں تک کہ خوب روشنی پھیل گئی، پھر فرمایا: صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان صبح کی نماز کا وقت ہے۔

۱۶۴/۱۰۳٤ - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ اَوْ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز صبح کے وقت پڑھو کیونکہ اس میں تمہیں اجر زیادہ ملے گا یا (فرمایا:) اس میں ثواب زیادہ ملتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ملتا

اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ .

ہے۔

۱۶۵/۱۰۳۵ - عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْلِاَجْرِھَا.

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۱۶۶/۱۰۳۶ - عَنْ اَبِیْ زِیَادٍ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ الْکِنْدِیِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْذِنُہٗ بِصَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ، فَشَغَلَتْ عَائِشَۃُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْہُ عَنْہُ حَتّٰی اَفْضَحَہُ الصُّبْحُ وَاَصْبَحَ جِدًّا، قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَتَابَعَ بَیْنَ اٰذَانِہٖ فَلَمْ یَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ شَغَلَتْہُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْہُ حَتّٰی اَصْبَحَ جِدًّا، ثُمَّ اِنَّہٗ اَبْطَاَ عَلَیْہِ بِالْخُرُوْجِ، فَقَالَ اِنِّیْ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ قَدْ اَصْبَحْتَ جِدًّا، قَالَ لَوْ اَصْبَحْتُ اَکْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَکَعْتُہُمَا وَاَحْسَنْتُہُمَا وَاَجْمَلْتُہُمَا.

حضرت ابوزیاد عبیداللہ بن زیاد کندی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انہیں بتایا کہ وہ صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کوئی بات پوچھ کر انہیں مشغول رکھا، یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ (ﷺ) کو نماز کی اطلاع دی اور وہ مسلسل اطلاع دیتے رہے لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے، پس جب تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت بلال نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کوئی بات پوچھ کر انہیں مشغول رکھا یہاں تک کہ صبح اچھی طرح روشن ہوگئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں دیر کر دی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا، عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو اچھی طرح صبح کر دی، فرمایا: اگر میں اس سے بھی زیادہ صبح کو روشن کرتا تب بھی میں ان دو رکعتوں کو حسین وجمیل کر کے پڑھتا۔

۱۲ - بَابٌ فِیْ فَضْلِ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

صبح اور عشاء کی نماز کی فضیلت

۱۶۷/۱۰۳۷ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ ذِمَّتَہٗ، فَاِنَّہٗ مَنْ اَخْفَرَ ذِمَّتَہٗ طَلَبَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی امان (و ذمہ داری) ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی امان (کے عہد) کو نہ توڑو کیونکہ جس شخص نے اس کی امان (و ذمہ داری کے عہد) کو توڑا اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا یہاں تک کہ اسے اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دے گا۔

۱۶۸/۱۰۳۸ - عَنْ جُنْدُبٍ (بْنِ سُفْیَانَ الْبَجَلِیِّ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ ' فَلَا تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَطْلُبَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ.

(وذمہ داری) میں ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی امان (وذمہ داری کے عہد) کو نہ توڑو اور اللہ تعالیٰ اپنی امان (وذمہ داری) کے بارے میں تم سے کچھ بھی مواخذہ نہ فرمائے گا۔

۱۰۳۹/۱۶۹ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ' فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ ذِمَّتِهِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان (وذمہ داری) میں ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی امان (وذمہ داری کے عہد) میں بدعہدی (وخلل اندازی) نہ کرو۔

۱۰۴۰/۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَشْهَدُهُمَا مُنَافِقٌ' يَعْنِيْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ' قَالَ اَبُوْبِشْرٍ يَعْنِيْ لَا يُوَاظِبُ عَلَيْهِمَا.

حضرت ابوعمیر بن انس' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبح اور عشاء کی نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتا' ابوبشر نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ منافق آدمی ان دو نمازوں کی پابندی نہیں کرتا۔

۱۰۴۱/۱۷۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْجُعِلَ لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِكُمْ مِرْمَاتَانِ حَسَنَتَانِ اَوْعَرْقٌ مِنْ شَاةٍ سَمِيْنَةٍ لَاَتَوْهَا اَجْمَعُوْنَ ' وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا يَعْنِي الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ' وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ' ثُمَّ اٰتِيَ اَقْوَامًا يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا اَوْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں میں سے کسی کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی کو موٹی تازی بکری کے دو بہترین (گوشت سے پر) کھر یا ہڈی دینے کے لئے بلایا جائے تو اس کو لینے کے لئے سب لوگ آ جائیں' اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں کس قدر ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے' اور میں نے ارادہ کیا کہ میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر میں ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے تو میں ان کو (آگ لگا کر) جلا دوں۔

فَصْلٌ فِيْ فَضْلِ الْجُلُوْسِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک بیٹھنے کی فضیلت

۱۰۴۲/۱۷۲ - عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ"، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حَتّٰى يُسَبِّحَ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد (حضرت معاذ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلیٰ (جائے نماز) پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے چاشت کی نماز پڑھی اور اس نے بھلائی کے سوا کوئی بات نہ کی تو اس کی خطائیں

غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ.

معاف کر دی جاتی ہیں اگر چہ اس کی خطائیں سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

۱۰۴۳/۱۷۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ أَوْتَرْتَفِعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنے مصلّٰی پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا یا سورج اچھی طرح بلند ہو جاتا۔

۱۳ - بَابٌ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا

جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے پوری نماز کو پالیا

۱۰۴۴/۱۷۴ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے پوری نماز کو پالیا۔

۱۰۴۵/۱۷۵ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَمْ تَفُتْهُ، وَمَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَمْ تَفُتْهُ (وَفِيْ لَفْظٍ فَقَدْ أَدْرَكَهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لی تو اس سے وہ نماز فوت نہیں ہوئی اور جس شخص نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھ لیں تو اس سے وہ نماز فوت نہیں ہوئی (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نے اس نماز کو پالیا)۔

۱۰۴۶/۱۷۶ - وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ طَلَعَتْ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لی، پھر سورج نکل آیا تو وہ دوسری رکعت پڑھ (کر اپنی نماز پوری کر) لے۔

۱۰۴۷/۱۷۷ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَمِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیا (تو اس نے عصر کی نماز کو پالیا) اور جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیا تو اس نے فجر کی نماز کو پالیا۔

أَبْوَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا

جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان سے متعلق ابواب

۱ - بَابُ جَامِعِ أَوْقَاتِ النَّهْيِ

جامع اوقات ممنوعہ

۱۰۴۸/۱۷۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَاقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ قِيْدَ رُمْحٍ أَوْرُمْحَيْنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَعْنِيْ يَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَاقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ فَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ.

اللہ! آپ مجھے ان چیزوں کی تعلیم دیں جن کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج نکل آئے' پس جب سورج نکل آئے تو اس کے بلند ہونے تک نماز نہ پڑھو کیونکہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں' پھر جب سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کی مقدار بلند ہو جائے تو (اس وقت) نماز پڑھو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اور اس نماز کی) گواہی دیتے ہیں (اور نمازی کے لئے اجر وثواب لکھتے ہیں) یہاں تک کہ سایہ نیزے کی طرح بالکل سیدھا ہو جائے (یعنی عین دوپہر کا وقت ہو جائے) پھر تم نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے' پھر جب سایہ ڈھل جائے تو (اس وقت) نماز پڑھو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو' پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ چکو تو نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں۔

۱۰۴۹/۱۷۹ - عَنْ كَعْبِ ابْنِ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، ثُمَّ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ، ثُمَّ لَا صَلٰوةَ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ اَوْرُمْحَيْنِ، ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ الظِّلُّ قِيَامَ الرُّمْحِ، ثُمَّ لَا صَلٰوةَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ اَوْرُمْحَيْنِ، ثُمَّ لَاصَلٰوةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، قَالَ وَإِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ، وَإِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ يَدَيْكَ، وَإِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ.

حضرت کعب بن مرہ بہزی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ زیادہ قبولیت کا ہے؟ فرمایا: آخری رات کا درمیانی حصہ' پھر فرمایا: پھر فجر کی نماز پڑھنے تک نماز مقبول ہے' پھر (صبح کی نماز کے بعد) کوئی نماز جائز نہیں یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کی مقدار (بلند) ہو جائے' پھر نماز مقبول ہے یہاں تک کہ سایہ نیزے کی طرح بالکل سیدھا ہو جائے' پھر سورج ڈھل جانے تک کوئی نماز جائز نہیں' پھر نماز مقبول ہے یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کی مقدار (ڈوبنے سے) رہ جائے' پھر (عصر کی نماز کے بعد) کوئی نماز جائز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' پھر فرمایا: جب تم (وضو کرتے وقت) اپنے چہرہ کو دھوتے ہو تو تمہارے چہرے سے تمہاری خطائیں نکل جاتی ہیں' جب تم اپنے ہاتھوں کو دھوتے ہو تو تمہارے ہاتھوں سے تمہاری خطائیں نکل جاتی ہیں اور جب تم اپنے پیروں کو دھوتے ہو تو تمہارے پیروں سے تمہاری خطائیں نکل جاتی ہیں۔

۱۰۵۰/۱۸۰ - عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوعبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے' پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا كَانَتْ فِيْ وَسَطِ السَّمَاءِ قَارَنَهَا، فَإِذَا دَلَكَتْ أَوْ قَالَ زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا، فَلَا تُصَلُّوْا هٰذِهِ الثَّلَاثَ سَاعَاتٍ.

جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے، پھر جب سورج آسمان کے درمیان ہوتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے، پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے، پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ اس سے مل جاتا ہے اور جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے، پس تم ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

۱۸۱/۱۰۵۱ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرمایا کرتے تھے: (۱) جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے (۲) ٹھیک دو پہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے (۳) اور جب سورج غروب ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ (اچھی طرح) غروب ہو جائے۔

۱۸۲/۱۰۵۲ - عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عَمَّا أَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ، قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ عَلٰى رَأْسِكَ مِثْلَ الرُّمْحِ، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ عَلٰى رَأْسِكَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسْجَرُ فِيْهَا جَهَنَّمُ وَتُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُهَا حَتّٰى تَزُوْلَ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَإِذَا زَالَتْ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ.

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: عرض کیا: یا نبی اللہ! میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں جس کو آپ جانتے ہیں اور میں اس سے جاہل ہوں، فرمایا: وہ کونسی چیز ہے؟ عرض کیا: کیا رات و دن کے اوقات میں سے کوئی ایسا وقت ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز مقبول ہے یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح آ جائے، پس جب سورج تمہارے سر پر آ جائے (تو اس وقت نماز سے رک جاؤ) کیونکہ یہ وہ وقت ہے جس میں دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس میں اس (دوزخ) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے ایک جانب ہو جائے، پس جب سورج تمہاری ایک جانب ہو جائے (یعنی ڈھل جائے) تو اس وقت نماز پڑھو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز مقبول ہے۔

٢ - بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ

صبح اور عصر کی نماز کے بعد (نفلی)

بَعْدَ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

نماز پڑھنا منع ہے

۱۸۳/۱۰۵۳ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوتَانِ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ هُمَا ، الصُّبْحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرُ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے، ایک صبح کی نماز یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور دوسری عصر کی نماز یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

۱۸۴/۱۰۵۴ - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۸۵/۱۰۵۵ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ، وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ اَوْ تَضْحٰى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوعاً'' روایت کرتے ہیں کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے یا سورج کے چاشت کے وقت میں داخل ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۱۸۶/۱۰۵۶ - عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَوْبَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ فَسَاَلْتُهٗ، فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ، بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

حضرت نصر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت معاذ بن عفراء قرشی کے ساتھ عصر کی نماز کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو انہوں (معاذ بن عفراء) نے نماز نہ پڑھی (نصر بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ) میں نے ان سے (اس بارے میں) سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، ایک صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور دوسری عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

۱۸۷/۱۰۵۷ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ (بْنُ الْخَطَّابِ) اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایسے لوگوں نے بیان کیا جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں اور ان میں میرے نزدیک جو سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں (انہوں نے بیان کیا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کے بعد دو رکعت (نمازِ نفل) پڑھنے کا حکم

۱۸۸/۱۰۵۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو البتہ سورج بلند (وصاف) ہو تو اس وقت نماز پڑھ سکتے ہو۔

۱۰۵۹/۱۸۹ - عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت معاویہ (بن ابی سفیان) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (نماز) سے منع فرمایا، یعنی عصر کی نماز کے بعد دو رکعت (نماز نفل) سے (منع فرمایا)۔

۱۰۶۰/۱۹۰ - عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ دَرَّاجٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَرَاٰهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا.

حضرت ربیعہ بن دراج کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر ان پر غصہ ہوئے، پھر فرمایا: بخدا! تمہیں خوب معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (دو رکعتوں) سے منع فرمایا۔

۱۰۶۱/۱۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْاَعْمٰى يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْفَارِسِيِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ مَوْلٰى لِفَارِسَ وَقَالَ حَجَّاجٌ مَوْلَى الْفَارِسِيِّيْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فَمَشٰى اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ بِالدُّرَّةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ كَمَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ زَيْدٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُمَا اَبَدًا بَعْدَ اَنْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا، قَالَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ عُمَرُ وَقَالَ يَا زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ لَوْلَا اَنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُلَّمًا اِلَى الصَّلٰوةِ حَتَّى اللَّيْلِ لَمْ اَضْرِبْ فِيْهِمَا.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان (زید بن خالد) کو عصر کی نماز کے بعد دو رکعت (نماز نفل) پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس جا کر حالت نماز میں ہی ان کو درے سے مارا، پس جب زید بن خالد نماز سے فارغ ہوئے تو عرض کیا: اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں ان دو رکعتوں کو کبھی نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دو رکعت نماز (نفل) پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ اس کو رات تک نماز پڑھنے کا بہانہ بنا لیں گے تو میں ان دو رکعتوں کی وجہ سے (تمہیں) نہ مارتا۔

۱۰۶۲/۱۹۲ - عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اِنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْ اٰلَ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عِنْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَهَا قَالَ قُبَيْصَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ

حضرت قبیصہ بن ذویب کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آل زبیر کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے سامنے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز (نفل) پڑھی تھی تو وہ (آل زبیر) ان دو رکعتوں کو پڑھا کرتے تھے، حضرت قبیصہ کا بیان ہے کہ حضرت زید

ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَجِيْرٍ فَقَعَدُوْا يَسْاَلُوْنَهُ وَيُفْتِيْهِمْ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَعَدَ يُفْتِيْهِمْ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ اِلٰى بَيْتِهِ فَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے خارجی امور و حالات) کو زیادہ جاننے والے ہیں، یقیناً واقعہ ایسا ہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت کچھ دیہاتی لوگ حاضر ہوئے، پس وہ بیٹھ گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوالات کرتے رہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی اور دو رکعت (سنت) نہیں پڑھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ گئے اور ان کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے گھر تشریف لے گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یاد آیا کہ ظہر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز کے بعد ان دو رکعت نماز (سنت) کو (بطور قضا) پڑھا، اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے خارجی امور و حالات) کو زیادہ جاننے والے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۹۳/۱۰۶۳ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ فَدَخَلَ شَابَّانِ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتُمَاهَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْكُمَا يَنْهٰى عَنْهَا، قَالَا حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَسَكَتَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمَا شَيْئًا.

حضرت عطاء بن سائب کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے دو نوجوان آئے اور انہوں نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں، تو آپ نے ان نوجوانوں کو بلوایا اور فرمایا: یہ کیا نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے حالانکہ تمہارے باپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس نماز سے منع کیا کرتے تھے؟ ان نوجوانوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سامنے ان دو رکعتوں کو پڑھا تھا تو حضرت عبداللہ بن مغفل خاموش ہو گئے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔

۱۹۴/۱۰۶۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَهَمَ عُمَرُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ اَنْ يَتَحَرّٰى طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو غلطی لگ گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کے قصد سے منع فرمایا۔

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ

طلوع فجر کے بعد (نفلی) نماز

بَعْدَ الصُّبْحِ

۱۰۶۵/۱۹۵ - عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا اُصَلِّيْ بَعْدَ مَاطَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَالَ يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ، قَالَ لَا دَرَيْتَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَلَا لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ اَنْ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ.

پڑھنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت یسار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے طلوع فجر کے بعد مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے یسار! تم نے کتنی نماز پڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں، فرمایا: تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سنو! تم میں سے جو لوگ حاضر ہیں وہ اپنے غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا کوئی (نفلی) نماز جائز نہیں۔

۱۰۶۶/۱۹۶ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَيِّ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ يَعْلٰى يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَوْقِيْلَ لَهُ اَنْتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ يَعْلٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، قَالَ لَهُ يَعْلٰى فَاِنْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَاَنْتَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَطْلُعَ وَاَنْتَ لَاهٍ.

حضرت محمد بن حی بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہیں کسی شخص نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی ہیں (اور) آپ طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، (پھر) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا کہ اگر تم نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز شروع کی، پھر سورج نکل آیا درانحالیکہ تم عبادت میں مصروف تھے تو تمہارا نماز میں مشغول رہنا طلوع آفتاب سے بہتر ہے۔

۳ - بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَعِنْدَ الْاِسْتِوَاءِ

طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے

۱۰۶۷/۱۹۷ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ، وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ، وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَاِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اسے ہر کافر سجدہ کرتا ہے، غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور (اس وقت) اسے ہر کافر سجدہ کرتا ہے اور نہ ہی ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے۔

۱۰۶۸/۱۹۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، فَاِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوْا حَتّٰى تَبْرُزَ، وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوْا حَتّٰى تَغِيْبَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو اور نہ ہی غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، پس جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو (اس وقت) نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ اچھی طرح ظاہر (اور بلند) ہو جائے، اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو (اس وقت) بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج (مکمل طور پر) غروب ہو جائے۔

۱۰۶۹/۱۹۹ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوْا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا حِيْنَ تَسْقُطُ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو اور نہ ہی غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔

۱۰۷۰/۲۰۰ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلِّيَ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُهَا، وَقَالَ اِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَوْ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے یا اس کا کنارہ ڈوب جائے، اور فرمایا: سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا (فرمایا:) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

۱۰۷۱/۲۰۱ - عَنْ بِلَالٍ (بْنِ رَبَاحٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.

حضرت بلال (بن رباح) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے وقت کے سوا نماز سے منع نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

۱۰۷۲/۲۰۲ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ مِنْ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَمِنْ حِيْنَ تُصَوِّبُ حَتّٰى تَغِيْبَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور غروب آفتاب کے وقت (نماز سے منع فرمایا) یہاں تک کہ سورج (بالکل) غروب ہو جائے۔

فَصْلٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ

صبح اور عصر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ میں (نفلی) نماز پڑھنا جائز ہے

۱۰۷۳/۲۰۳ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کعبہ شریف کے دروازے کے حلقہ کو پکڑ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز جائز نہیں یہاں تک کہ سورج

الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ.

غروب ہو جائے اور نہ ہی فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز جائز ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے' مگر مکہ میں' مگر مکہ میں۔

اَبْوَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کی قضاء کا بیان

١ - بَابٌ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَوَقْتُهَا عِنْدَ ذِكْرِهَا

جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آ جائے وہی اس کا وقت ہے

١٠٧٤/٢٠٤ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَإِنَّمَا كَفَّارَتُهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَفَّارَتُهَا) اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے وہ نماز یاد آ جائے تو وہ اس نماز کو پڑھ لے۔

١٠٧٥/٢٠٥ - وَعَنْهُ فِيْ اُخْرٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْغَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا' فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے (غافل ہوکر) سو جائے یا غفلت کی وجہ سے اس سے نماز رہ جائے تو جب بھی اسے یاد آ جائے وہ اس نماز کو پڑھ لے' کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: (ترجمہ) ''میری یاد کے لئے نماز قائم کرو''۔

١٠٧٦/٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَاهَمَّامٌ اَنَا بِشْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَحْسَبُهُ مَرْفُوْعًا مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ.

حضرت بشر بن حرب نے حضرت سمرہ بن جندب (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے'' راوی کا بیان ہے کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو'' مرفوعاً'' روایت کیا ہے'' کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت بھی اسے وہ (نماز) یاد آ جائے وہ اس نماز کو پڑھ لے اور اگلے دن کی نماز اپنے وقت پر پڑھ لے۔

٢ - بَابٌ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جو شخص صبح کی نماز سے غافل ہوکر طلوع آفتاب تک سویا رہا

١٠٧٧/٢٠٧ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَرَيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَقُوْمُ دَهِشًا اِلٰى طَهُوْرِهِ' قَالَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْكُنُوْا ثُمَّ ارْتَحَلْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ تَوَضَّاَ' ثُمَّ اَمَرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ (رات کے وقت) سفر کیا' پس جب رات کا آخری وقت ہوا تو ہم آرام کرنے کے لئے اپنی سواریوں سے اترے (اور سو گئے)' ہم سوئے رہے یہاں تک کہ سورج کی گرمی نے ہمیں جگایا' ہم میں سے بعض لوگ خوفزدہ ہوکر وضو کرنے کے لئے اٹھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مطمئن رہنے کا حکم دیا' پھر ہم سوار ہوکر چل پڑے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (سواری سے اتر کر)

بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّيْنَا، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نُعِيْدُهَا فِيْ وَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ أَيَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟

وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز کی اقامت کہی تو ہم نے (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھی، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس نماز کو اگلے دن اپنے وقت پر دوبارہ پڑھ لیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تمہارا رب تبارک وتعالیٰ تمہیں سود سے منع فرماتا ہے اور اس (سود) کو تم سے قبول فرماتا ہے؟

۱۰۷۸/۲۰۸ - عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَقَدْ أَدْرَكَهُمْ مِنَ التَّعَبِ مَا أَدْرَكَهُمْ مِنَ السَّيْرِ فِي اللَّيْلِ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَرَّسْنَا، فَمَالَ إِلٰى شَجَرَةٍ فَنَزَلَ، فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا؟ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ هٰذَانِ رَاكِبَانِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةً، فَقَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَنِمْنَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ أَمَعَكُمْ مَاءٌ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ، مَعِيْ مِيْضَاةٌ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ ائْتِ بِهَا فَقَالَ مَسُّوْا مِنْهَا مَسُّوْا مِنْهَا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ ازْدَهِرْ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَّطْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ؟ إِنْ كَانَ أَمْرَ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَمْرَ دِيْنِكُمْ فَإِلَيَّ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا، فَقَالَ لَا تَفْرِيْطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ وَقْتَهَا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ رات بھر سفر کرنے کی وجہ سے تھک گئے، راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہ ہم آرام کر لیں، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک درخت کی طرف لوٹے اور سواری سے اترے اور فرمایا: دیکھو کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ایک سوار ہے، یہ دو سوار ہیں، یہاں تک کہ سواروں کی تعداد سات تک پہنچ گئی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم ہماری نماز کی حفاظت کرنا، پھر ہم سو گئے تو ہمیں سورج کی گرمی نے ہی جگایا، پس ہم بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور ہم) سوار ہوئے اور تھوڑی دیر چلے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اپنی سواری سے) اتر کر فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ابوقتادہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: جی ہاں! میرے پاس ایک برتن ہے جس میں تھوڑا سا پانی ہے، فرمایا: اس برتن کو میرے پاس لاؤ، (جب برتن پیش کیا گیا تو) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس (برتن) سے پانی لو اور وضو کرو، اس سے پانی لو اور وضو کرو، پس سب لوگوں نے وضو کیا اور (اس برتن میں) ایک گھونٹ پانی باقی رہ گیا تو فرمایا: اے قتادہ! اس گھونٹ کو محفوظ کر لو، کیونکہ عنقریب اس سے ایک (عظیم و عجیب) خبر ظاہر ہو گی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور لوگوں نے فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (نماز سنت) ادا کی، پھر فجر کی نماز پڑھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہم سوار ہوئے (اور چل پڑے) تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اگر وہ تمہاری دنیا کا معاملہ ہے تو وہ تمہارا معاملہ ہے اور اگر وہ تمہارے دین کا معاملہ ہے تو وہ میرے سپرد ہے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے نماز میں کوتاہی کی ہے، فرمایا: کوتاہی نیند کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ کوتاہی بیداری میں ہوتی ہے، پس جب ایسا ہو جائے تو تم اس نماز کو پڑھ

لیا کرو اور دوسرے دن کی نماز اپنے وقت پر پڑھو۔

۱۰۷۹/۲۰۹ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ لَيْلًا فَنَزَلْنَا دهَاسًا مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ مَنْ يُطْرِءُ نَا فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا قَالَ اِذًا تَنَامُ قَالَ لَا، فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فِيْهِمْ عُمَرُ، فَقَالَ اهْضِبُوْا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوْا مَاكُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ فَلَمَّا فَعَلُوْا قَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَامَ مِنْكُمْ اَوْنَسِيَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے واپسی میں رات بھر سفر کرتے رہے، پھر ہم نے میدانی زمین پر پڑاؤ کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہماری حفاظت کون کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں (حفاظت کروں گا)، فرمایا: تمہیں اچانک نیند آ جائے گی، عرض کیا: نہیں آئے گی، پس وہ سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور فلاں فلاں بیدار ہوا، ان (بیدار ہونے والوں) میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو انہوں نے فرمایا: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگانے کے لئے) بلند آواز سے باتیں کرو، چنانچہ (ان کی باتیں سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا: تم جو کچھ کیا کرتے تھے وہی کرو (یعنی وضو کر کے نماز پڑھو)، پس جب وہ نماز پڑھ چکے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم میں سے جو شخص سو جائے یا (نماز پڑھنا) بھول جائے تو وہ اسی طرح کرے (یعنی یاد آنے پر یا بیدار ہونے پر وضو کر کے نماز پڑھ لے)۔

۱۰۸۰/۲۱۰ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ اَنَا حَتّٰى عَادَ مِرَارًا، قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَاَنْتَ اِذًا، قَالَ فَحَرَسْتُهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ اَدْرَكَنِيْ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَنَامُ فَنِمْتُ فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فِيْ ظُهُوْرِنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ مِنَ الْوُضُوْءِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَرَادَ اَنْ لَّا تَنَامُوْا وَلٰكِنْ اَرَادَ اَنْ تَكُوْنُوْا لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَهٰكَذَا لِمَنْ نَامَ اَوْنَسِيَ، قَالَ ثُمَّ اِنَّ نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِبِلَ الْقَوْمِ تَفَرَّقَتْ فَخَرَجَ النَّاسُ فِيْ طَلَبِهَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ ثقفی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم غزوہ حدیبیہ سے واپس لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج رات ہماری کون حفاظت کرے گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں (حفاظت کروں گا) یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ بات کئی مرتبہ دھرائی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حفاظت کروں گا، فرمایا: تم سو جاؤ گے، حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں لوگوں کی حفاظت کرتا رہا یہاں تک کہ جب صبح طلوع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پورا ہوا کہ ''تم سو جاؤ گے''، پس میں سو گیا تو ہماری پیٹھوں پر پڑنے والی سورج کی تپش نے ہی ہمیں جگایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور وضو کر کے فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھی، پھر ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یقیناً اگر اللہ عزوجل چاہتا تو تم نہ سوتے، لیکن اس نے چاہا کہ تم اپنے بعد والوں کے لئے نمونہ بن جاؤ، پس جو شخص سو جائے یا بھول جائے تو وہ اسی طرح کرے جس طرح تم نے کیا، راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی اور لوگوں کے اونٹ متفرق ہو (کر بکھر) گئے تو لوگ ان کی تلاش میں نکلے تو وہ اپنے اونٹوں کو تو لے آئے مگر

فَجَاؤُا بِإِبِلِهِمْ إِلَّا نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُنَا، فَاَخَذْتُ حَيْثُ قَالَ لِيْ فَوَجَدْتُ زِمَامَهَا قَدِ الْتَوٰى عَلٰى شَجَرَةٍ مَاكَانَتْ لِتَحِلَّهَا اِلَّا يَدٌ، قَالَ فَجِئْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ وَجَدْتُ زِمَامَهَا مُلْتَوِيًا عَلٰى شَجَرَةٍ مَاكَانَتْ لِتَحِلَّهَا اِلَّا يَدٌ، قَالَ وَنَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةُ الْفَتْحِ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾.

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نہ ملی' حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: وہاں سے لے آ'تو میں نے اسے اس جگہ سے پکڑا جس جگہ سے مجھے آپ (ﷺ) نے فرمایا تھا تو میں نے اس اونٹنی کو اس حالت میں پایا کہ اس کی نکیل ایک درخت سے اڑی ہوئی تھی جو صرف ہاتھ سے ہی کھل سکتی تھی' پس میں اس (اونٹنی) کو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے' میں نے اس اونٹنی کو اس حالت میں پایا کہ اس کی نکیل ایک درخت سے اڑی ہوئی تھی جو صرف ہاتھ سے ہی کھل سکتی تھی' راوی کا بیان ہے کہ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پر سورہ فتح ''انا فتحنا لك فتحا مبينا'' (اے نبی! ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی) نازل ہوئی۔

۱۰۸۱/۲۱۱ - عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَسْتَيْقِظُوْا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِالرَّكْعَتَيْنِ فَرَكَعَهُمَا، ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى.

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ (ﷺ) (اور ہم) صبح کی نماز کے وقت سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور لوگ بیدار نہ ہوئے' اور رسول اللہ ﷺ (سب سے پہلے بیدار ہوئے اور وضو کر کے) دو رکعت نماز (فجر کی سنتیں) پڑھی' پھر (حضرت بلال نے) نماز کی اقامت کہی اور آپ (ﷺ) نے نماز پڑھائی۔

۱۰۸۲/۲۱۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ مِنَ اللَّيْلِ فَرَقَدَ وَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ، قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ (الرَّاوِيُّ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَسُرُّنِيَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا يَعْنِيْ الرُّخْصَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے کہ آپ (ﷺ) نے اخیر شب میں (آرام کرنے کے لئے اپنی سواری سے اتر کر ایک جگہ) پڑاؤ کیا اور سو گئے' اور آپ (ﷺ) سورج (کی گرمی) سے ہی بیدار ہوئے' راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (اذان دینے کا) حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور آپ (ﷺ) نے دو رکعت نماز ادا کی' راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ رخصت مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۸۳/۲۱۳ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اخیر شب میں پڑاؤ کیا (اور ہم سو گئے) پس ہم لوگ بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنی سواری کی لگام پکڑے (اور یہاں سے کوچ کرے) کیونکہ جس جگہ ہم ٹھہرے ہیں وہ شیطان کی جگہ ہے' راوی کا بیان ہے کہ

الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا، قَالَ فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس جگہ سے ہم نے کوچ کیا) راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا' پھر دو رکعت نماز (فجر کی سنت) پڑھی' پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ (ﷺ) نے صبح کی نماز پڑھائی۔

۱۰۸۴/۲۱۴ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ لَهُ قَالَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا، فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضَرَبَ عَلٰى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَأَدَّوْهَا ثُمَّ تَوَضَّئُوْا فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلُّوا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا تاکہ ہم صبح کی نماز سے (غافل ہو کر) سوئے نہ رہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں حفاظت کروں گا' پس وہ مشرق کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے' اور لوگوں کو نیند آ گئی' اور ان کو سورج کی تپش نے ہی جگایا تو وہ نماز ادا کرنے کے لئے اٹھے' پھر انہوں نے وضو کیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' لوگوں نے دو رکعت نماز (سنت) پڑھی' پھر انہوں نے فجر کی نماز پڑھی۔

۱۰۸۵/۲۱۵ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِيْ مِخْمَرٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْحَبَشَةِ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حِيْنَ انْصَرَفَ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِقِلَّةِ الزَّادِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِ انْقَطَعَ النَّاسُ وَرَاءَكَ، فَحَبَسَ وَحَبَسَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى تَكَامَلُوْا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ أَنْ نَهْجَعَ هَجْعَةً أَوْقَالَ لَهُ قَائِلٌ فَنَزَلَ وَنَزَلُوْا، فَقَالَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ؟ فَقُلْتُ أَنَا جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ، فَأَعْطَانِيْ خِطَامَ نَاقَتِهِ، فَقَالَ هَاكَ لَا تَكُوْنَنَّ لُكَعَ قَالَ فَأَخَذْتُ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِخِطَامِ نَاقَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُمَا يَرْعَيَانِ، فَإِنِّيْ كَذَاكَ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتّٰى أَخَذَنِيَ النَّوْمُ فَلَمْ أَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتّٰى وَجَدْتُ حَرَّ الشَّمْسِ عَلٰى وَجْهِيْ، فَاسْتَيْقَظْتُ فَنَظَرْتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَإِذَا أَنَا بِالرَّاحِلَتَيْنِ مِنِّيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ، فَأَخَذْتُ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِخِطَامِ نَاقَتِيْ، فَأَتَيْتُ أَدْنَى الْقَوْمِ

حضرت یزید بن صلیح' حضرت ذی مخمر (رضی اللہ) سے روایت کرتے ہیں'' اور حضرت ذی مخمر ایک حبشی آدمی تھے جو نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے'' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ (ﷺ) کے ساتھ سفر میں تھے کہ واپسی پر آپ (ﷺ) جلدی جلدی چلنے لگے' اور زادراہ کی قلت کی وجہ سے آپ (ﷺ) ایسا کیا کرتے تھے' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ آپ سے کٹ کر پیچھے رہ گئے ہیں تو آپ (ﷺ) رک گئے اور جو لوگ آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے وہ بھی رک گئے یہاں تک کہ (پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گئے اور) سب لوگوں کی تعداد پوری ہو گئی تو آپ (ﷺ) نے انہیں فرمایا: کیا ہم تمہاری خاطر تھوڑا سا آرام کر لیں' یا یہ بات آپ (ﷺ) کی خدمت میں کسی نے کہی' پس آپ (ﷺ) سواری سے اترے اور لوگ بھی اتر پڑے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: کون ہے جو آج رات ہماری حفاظت کرے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے' میں حفاظت کروں گا' پس آپ (ﷺ) نے مجھے اپنی اونٹنی کی لگام دی اور فرمایا: چھوٹے بچے کی طرح وقت سے غافل ہو کر سو نہ جانا' راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی لگام اور اپنی اونٹنی کی لگام کو پکڑا اور تھوڑی دور جا کر ان دونوں (اونٹنیوں) کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا' اور میں انہیں مسلسل دیکھتا رہا یہاں تک کہ

فَأَيْقَظْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ أَصَلَّيْتُمْ؟ قَالَ لَا، فَأَيْقَظَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ هَلْ لِي فِي الْمِيضَاةِ يَعْنِي الْإِدَاوَةَ، قَالَ نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاءَكَ، فَأَتَاهُ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءً لَمْ يَلُتَّ مِنْهُ التُّرَابُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَفْرَطْنَا قَالَ لَا، قَبَضَ اللَّهُ أَرْوَاحَنَا وَقَدْ رَدَّهَا إِلَيْنَا وَقَدْ صَلَّيْنَا.

مجھے نیند آ گئی اور مجھے کوئی ہوش نہ رہا یہاں تک کہ میں نے اپنے چہرے پر سورج کی تپش کومحسوس کیا تو میں بیدار ہوا اور میں نے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں سواریاں مجھ سے دور نہ تھیں، پس میں نے نبی کریم ﷺ کی اونٹنی اور اپنی اونٹنی کی لگام کو پکڑا اور لوگوں میں سے جو مجھ سے زیادہ قریب تھا میں اس کے پاس آیا اور اسے جگا کر کہا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پھر لوگوں نے ایک دوسرے کو جگایا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا: اے بلال! کیا برتن میں میرے لیے پانی ہے؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، جی ہاں! پس انہوں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پانی پیش کیا اور آپ (ﷺ) نے ہلکا پھلکا (مگر کامل) وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (اذان دینے کا) حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز (سنت) اطمینان کے ساتھ پڑھی، پھر ان کو (اقامت کہنے کا) حکم دیا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ (ﷺ) نے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھائی، آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم نے (نماز میں) کوتاہی کی ہے، فرمایا: نہیں! (یعنی ہم سے نماز میں کوتاہی نہیں ہوئی بلکہ) اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو قبض کر لیا تھا، پھر ان (روحوں) کو ہماری طرف لوٹا دیا اور ہم نے نماز پڑھ لی۔

۳ - بَابُ تَأْخِيرِ الصَّلٰوةِ لِعُذْرِ الْاِشْتِغَالِ بِحَرْبِ الْكُفَّارِ وَنَسْخِ ذٰلِكَ بِصَلٰوةِ الْخَوْفِ وَالتَّرْتِيبِ فِي قَضَاءِ الْفَوَائِتِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لِلْاُولٰى وَالْاِقَامَةِ فَقَطْ لِكُلِّ فَائِتَةٍ بَعْدَهَا

کفار سے جنگ میں مصروفیت کے عذر کی بنا پر نماز میں تاخیر کرنا، نماز خوف سے اس کا منسوخ ہونا، فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب کا لحاظ کرنا اور (فوت شدہ نمازوں میں سے) پہلی نماز کے لئے اذان و اقامت کہنا اور اس کے بعد ہر فوت شدہ نماز کے لئے صرف اقامت کہنا

۱۰۸۶/۲۱۶ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ (أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي

حضرت عبد الرحمن بن ابو سعید اپنے والد (حضرت ابو سعید خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے دن ہمیں نماز پڑھنے سے روک لیا گیا یہاں تک کہ غروب آفتاب کے بعد رات کا کچھ حصہ گزر گیا، اور یہ اس وقت کی بات ہے جب جنگ کی صورت

الْقِتَالِ مَا نَزَلَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ (فَرِجَالًا اَوْرُكْبَانًا) فَلَمَّا كُفِيْنَا الْقِتَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا.

میں نماز خوف کے بارے میں یہ آیا: ''فرجالا او رکبانا'' (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو تم چلتے ہوئے یا سواری پر ہی نماز پڑھ لو) نازل نہیں ہوئی تھی، پس جب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ''وکفی اللہ المومنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا'' (یعنی اور اللہ تعالیٰ جنگ میں مومنوں کی طرف سے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا غالب ہے) کے مطابق جنگ میں ہماری کفایت کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کی اقامت کہی تو آپ (ﷺ) نے ظہر کی نماز اسی طرح پڑھی جس طرح اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھا کرتے تھے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کی اقامت کہی اور آپ (ﷺ) نے عصر کی نماز اسی طرح پڑھی جس طرح اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھا کرتے تھے پھر انہوں نے مغرب کی نماز کی اقامت کہی اور آپ (ﷺ) نے مغرب کی نماز اسی طرح پڑھی جس طرح اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۸۷/۲۱۷ - عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو چار نمازوں سے مشغول رکھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا، راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (اذان دینے کا) حکم دیا تو انہوں نے اذان دی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ (ﷺ) نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ (ﷺ) نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ (ﷺ) نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ (ﷺ) نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

۱۰۸۸/۲۱۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا جُمْعَةَ حَبِيْبَ ابْنَ سِبَاعٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَحْزَابِ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هَلْ عَلِمَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اَنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتَهَا، فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ اَعَادَ الْمَغْرِبَ.

حضرت ابو جمعہ حبیب بن سباع (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے وہ (عصر کی) نماز نہیں پڑھی، آپ (ﷺ) نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے نماز کی اقامت کہی اور آپ (ﷺ) نے عصر کی نماز پڑھی، پھر مغرب کی نماز کو دہرایا۔

٤ - بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ قَضَاءِ مَا يَفُوْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ وَالْاَوْرَادِ

فوت شدہ نفلی نماز اور اوراد (وظائف) کی قضاء کی مشروعیت

۱۰۸۹/۲۱۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ اَوْوَجِعَ فَلَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ صَلّٰى بِالنَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سو جاتے یا کوئی تکلیف ہوتی اور رات کی نماز رہ جاتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۰۹۰/۲۲۰ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْنَسِيَهُ فَلْيُوْتِرْ إِذَا ذَكَرَهُ اَوِاسْتَيْقَظَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یا بیدار ہونے پر وتر کو پڑھ لے۔

۱۰۹۱/۲۲۱ - عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ حِيْنَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز کے لئے نکلے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح کی نماز میں پایا اور انہوں نے فجر کی دو رکعت نماز (سنت) نہیں پڑھی تھی، پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جب وہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اٹھ کر فجر کی دو رکعت (نماز سنت) پڑھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کونسی نماز ہے؟ پس جب انہوں نے بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے اور کوئی بات نہ کی۔

۱۰۹۲/۲۲۲ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدُ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عصر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں (پڑھنے سے) رہ گئیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعتوں کو عصر کی نماز کے بعد پڑھا۔

٥ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِعَدَمِ قَضَاءِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ إِذَا فَاتَتْ

ان لوگوں کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ فوت شدہ سنن راتبہ (مؤکدہ) کی قضاء نہیں ہے

۱۰۹۳/۲۲۳ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، فَقَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَدِمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے گھر میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جس کو آپ (اس سے پہلے) نہیں پڑھتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میرے پاس مال آیا تھا جس نے مجھے ان دو رکعتوں سے مشغول

عَلَیَّ وَفْدُ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَحَبَسُوْنِیْ) عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ كُنْتُ اَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ' فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَقْضِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَا؟ قَالَ لَا.

رکھا (اور ایک روایت میں ہے کہ میرے پاس بنوتمیم کا وفد آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں سے روکے رکھا) جن کو میں ظہر کی نماز کے بعد پڑھتا تھا تو میں نے ان دو رکعتوں کو اب پڑھا ہے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہم سے یہ دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو کیا ہم بھی ان کی قضا کریں؟ فرمایا: نہیں۔

اذان کا لغوی وشرعی معنی

اذان کا لغوی معنی اعلان کرنا' خبر دار کرنا اور اطلاع عام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (التوبہ:۳) اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ عام ہے۔

اور فرماتا ہے:

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ. (الاعراف:۴۴) پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔

اور اصطلاحِ شریعت میں مخصوص الفاظ سے نماز کے وقت کی اطلاع دینے اور نماز پڑھنے کے لیے بلانے کا نام اذان ہے۔

اذان کی ابتداء' اذان مسائلِ عقائد پر مشتمل ہے اور دین اسلام کا خلاصہ ہے

اذان کی ابتداء ۱ھ میں ہوئی اور یہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے' اس سے پہلے کسی امت کے لیے ایسی اذان مشروع نہ تھی۔

اذان اپنے قلیل الفاظ میں عقائد کے مسائل پر مشتمل ہے' کیونکہ مؤذن اذان کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی کبریائی (اللّٰہ اکبر) سے کرتا ہے جو اس کے وجود' اس کے کمال اور اس کی الوہیت کو متضمن ہے' پھر مؤذن ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہہ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اثبات کرتا ہے' شرک کی نفی کرتا ہے اور صرف اسی کے مستحق عبادت کا اقرار واعراف کرتا ہے اور یہ پیغام لوگوں تک پہنچاتا ہے' پھر وہ ''اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ'' کہہ کر حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے (اور یہ پیغام لوگوں تک پہنچاتا ہے) پھر وہ ''حی علی الصلٰوۃ'' کہہ کر اس مخصوص عبادت (نماز) کی طرف بلاتا ہے جس کی معرفت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے حاصل ہوئی' پھر وہ ''حی علی الفلاح'' کہہ کر دائمی کامیابی (جنت) کی طرف بلاتا ہے' جس سے آخرت پر ایمان کا اظہار ہوتا ہے۔

اذان دین اسلام کا خلاصہ ہے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم واکرام اور شعائر اسلام کا اظہار ہوتا ہے۔

اذان اللہ کے بندوں اور نفسانی خواہشات کے بندوں کے پرکھنے کا معیار ہے

جب مؤذن اذان کے ذریعے لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے بلاتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم ماننے والوں اور ان کے حکم سے روگردانی کرنے والوں (شیطان کے پیروکاروں) کے درمیان امتیاز وفرق واضح ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم ماننے والے جونہی مسجد سے روح پرور صدا (اذان) سنتے ہیں' اپنے تمام تر

مشاغل ومصروفیات کو چھوڑ کر بڑی رغبت وشوق سے اپنے پروردگار کی عبادت اور اپنے محبوب نبی کی اطاعت بجالانے کے لیے فوراً مسجد کا رخ کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے منہ پھیرنے والے اور نفسانی خواہشات کے بندے اپنے مشاغل اور لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں اور ان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ ان کو ان کے رب کریم کی عبادت (نماز) کی طرف کسی نے بلایا ہے۔ اذان گویا کہ اطاعت گزار اور غیر اطاعت گزار بندوں کے پرکھنے کا معیار ہے۔

قیامت کے دن اذان دینے والوں کے لیے قابل رشک اعزاز

اذان دینا بہت بڑی سعادت ہے' اذان دینے والوں کے حق میں تاحدِ آواز انسان و جنات اور شجر وحجر وغیرہ قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ ان کی آواز کو سن کر ہر خشک وتر چیز ان کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہے' سب سے بڑھ کر یہ سعادت وخوش نصیبی ہے کہ قیامت تک کے مؤذنوں کے لیے نبیٔ رحمت ﷺ نے مغفرت کی دعا مانگی: "اللھم اغفر للمؤذنین" (اے اللہ! اذان دینے والوں کی مغفرت فرما) اور قیامت کے دن ان کو جو اعزاز حاصل ہوگا اس کو دیکھ کر لوگ رشک کر رہے ہوں گے اور تمنا کر رہے ہوں گے کہ کاش! ہم بھی دنیا میں اذان دیتے اور ہمیں بھی آج اس اعزاز سے نوازا جاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اذان دینے والے جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر میدانِ حشر میں آئیں گے' جن کی قیادت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کر رہے ہوں گے' اور وہ بلند آواز سے اذان کہہ رہے ہوں گے' لوگ انہیں دیکھ کر پوچھیں گے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ لوگ محمد ﷺ کی امت کے مؤذن ہیں' لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور لوگ غمگین ہوں گے' انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۶۹۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوں گے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: سب سے پہلے انبیاء کرام جنت میں داخل ہوں گے' پھر شہداء' پھر میری مسجد کے مؤذن' پھر تمام مؤذن اپنے اعمال کے مطابق جنت میں داخل ہوں گے۔ (شعب الایمان ج ا ص ۱۲۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کو کمزور (غریب و نادار) لوگوں کے لیے چھوڑ دیں گے' حالانکہ اذان دینے والوں کا گوشت ایسا گوشت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۶۹۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَبۡوَابُ الۡاَذَانِ وَالۡاِقَامَةِ

اذان واقامت کا بیان

١ - بَابُ الۡاَمۡرِ بِالۡاَذَانِ وَتَاۡكِيۡدِ طَلَبِهٖ

اذان کا حکم دینا اور اس کی تعلیم کی تاکید کرنا

۱۰۹۴/۲۲۴ - عَنۡ عُبَادَةَ بۡنِ نُسَيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهٗ مَعۡدَانُ كَانَ اَبُو الدَّرۡدَاءِ يُقۡرِءُهُ الۡقُرۡاٰنَ فَفَقَدَهٗ اَبُو الدَّرۡدَاءِ فَلَقِيَهٗ يَوۡمًا وَهُوَ بِدَابِقٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرۡدَاءِ يَا مَعۡدَانُ مَا فَعَلَ الۡقُرۡاٰنُ الَّذِيۡ كَانَ مَعَكَ ؟ كَيۡفَ اَنۡتَ وَالۡقُرۡاٰنُ الۡيَوۡمَ؟ قَالَ قَدۡ عَلَّمَ اللّٰهُ مِنۡهُ فَاَحۡسَنَ، قَالَ يَا

حضرت عبادہ بن نُسی کا بیان ہے کہ شام میں معدان نامی ایک شخص تھا' جس کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے' پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے (ایک عرصہ تک) غیر حاضر پایا' پھر وہ ایک دن آپ کو دابق (نامی بستی) میں ملا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: اے معدان! جو قرآن تمہارے پاس تھا' اس کا کیا ہوا؟ آج کل تمہارا اور قرآن کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے (مجھے) اس کی

مَعْدَانُ اَفِیْ مَدِیْنَةٍ تَسْكُنُ الْیَوْمَ اَوْ فِیْ قَرْیَةٍ؟ قَالَ لَا بَلْ فِیْ قَرْیَةٍ قَرِیْبَةٍ مِنَ الْمَدِیْنَةِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ قَرِیْبَةٍ دُوْنَ حِمْصَ) قَالَ مَهْلًا وَیْحَكَ یَا مَعْدَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ خَمْسَةِ اَهْلِ اَبْیَاتٍ لَا یُؤَذَّنُ فِیْهِمْ بِالصَّلٰوةِ وَتُقَامُ فِیْهِ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ وَاِنَّ الذِّئْبَ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ فَعَلَیْكَ بِالْمَدَائِنِ وَیْحَكَ یَا مَعْدَانُ. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ فَلَا یُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ عَلَیْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا یَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَةَ، قَالَ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ السَّائِبُ یَعْنِیْ بِالْجَمَاعَةِ فِی الصَّلٰوةِ.

خوب تعلیم دی، آپ نے پوچھا: اے معدان! آج کل تم شہر میں رہتے ہو یا کسی بستی میں؟ اس نے کہا: میں شہر کے قریب ایک بستی میں رہتا ہوں (اور ایک روایت میں ہے کہ حمص کے قریب ایک بستی میں رہتا ہوں) آپ نے فرمایا: تم پر افسوس اے معدان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی بستی میں پانچ آدمی رہتے ہوں اور ان میں نہ نماز کے لیے اذان دی جاتی ہو اور نہ ہی ان میں (باجماعت) نماز ادا کی جاتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے اور بلاشبہ (ریوڑ سے الگ) بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے، پس تم شہروں کو لازم پکڑو، اے معدان! تم پر افسوس! (اور انہی سے دوسرے طریق سے روایت ہے کہ) آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی بستی میں تین آدمی رہتے ہوں اور (اس بستی میں) نہ اذان دی جاتی ہو اور نہ ہی ان (لوگوں) میں (باجماعت) نماز ادا کی جاتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے، سو تم پر جماعت لازم ہے، کیونکہ (ریوڑ سے) الگ ہونے والی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔ ابن مہدی کا بیان ہے کہ حضرت سائب نے کہا کہ جماعت سے مراد نماز باجماعت ہے۔

۱۰۹۵/۲۲۵ - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا مَعَهُ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِیْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْكُمْ فَاَقِیْمُوْا فِیْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ہم، ہم عمر نوجوان حاضر ہوئے اور ہم نے آپ (ﷺ) کے پاس بیس دن قیام کیا، اور رسول اللہ ﷺ نہایت ہی مہربان وشفیق تھے، پس آپ (ﷺ) نے خیال کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد ستا رہی ہے تو آپ (ﷺ) نے ہم سے (ہمارے) ان عزیزوں کے بارے میں پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپ (ﷺ) کو بتایا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ اور وہیں ٹھہرو اور انہیں دین کی تعلیم دو اور انہیں بتاؤ کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے پھر تم میں سے جو (علم وفضل کے اعتبار سے) بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔

۲ - بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِیْنَ وَالْاَئِمَّةِ

مؤذنوں اور ائمہ (اماموں) کی فضیلت

۱۰۹۶/۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (بیٹھنے اور نماز

صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِمَا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا فَقُلْتُ لِمَالِكٍ اَمَا يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الْعَتَمَةَ ؟ قَالَ هٰكَذَا قَالَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ.

پڑھنے) کا کتنا بڑا اجر (اور کتنی فضیلت) ہے تو وہ (اس اجر وفضیلت کے حصول کی خاطر) ان کاموں پر ضرور قرعہ اندازی کیا کریں، اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز جلدی پڑھنے میں کتنا بڑا اجر (اور کتنی فضیلت) ہے تو وہ اس نماز کی ادائیگی کے لیے جانے میں ضرور جلدی کیا کریں اور اگر انہیں عتمہ (عشاء) اور صبح کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کی ادائیگی کے لیے ضرور جائیں، اگرچہ انہیں گھسٹ کر جانا پڑے۔ (حافظ عبدالرزاق کا بیان ہے کہ) میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا (عشاء کو) عتمہ کہنا مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے حدیث سنائی، اس نے اسی طرح بیان کیا۔

۱۰۹۷/۲۲۷ - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّاْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسُّيُوْفِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے کا کتنا بڑا اجر (اور کتنی فضیلت) ہے تو وہ اس اجر (اور فضیلت) کے حصول کی خاطر ایک دوسرے پر تلواریں چلایا کریں۔

۱۰۹۸/۲۲۸ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ يَخَافُ شَيْئًا، قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا پروردگار اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی کے کنارے پر بکریاں چراتے ہوئے نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو میرے خوف سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، پس میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا پروردگار خوش ہوتا ہے، پھر انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی، الا یہ کہ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اسے بخش دیا ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا ہے۔

۱۰۹۹/۲۲۹ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ سَمِعْنَاهُ مُنَادِيًا يُنَادِیْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم نے ایک منادی کو ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کی اس نداء کو سن کر) فرمایا کہ یہ شخص فطرت (سنت اور دین حق) پر ہے، پھر اس نے کہا: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص (دوزخ کی) آگ سے نکل گیا، پس ہم اس شخص کے پاس جلدی جلدی گئے تو اچانک ہمیں

خَرَجَ مِنَ النَّارِ فَابْتَدَرْنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَنَادٰى بِهَا.

ایک مویشی چرانے والا نظر آیا کہ اس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا تو اس نے نماز پڑھنے کے لیے اذان دی تھی۔

۱۱۰۰/۲۳۰ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَهُ، وَفِيهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ (يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ انْظُرُوْا فَسَتَجِدُوْنَهُ إِمَّا رَاعِيًا مُعْزِبًا وَإِمَّا مُكَلِّبًا وَفِي رِوَايَةٍ تَجِدُوْنَهُ رَاعِيَ غَنَمٍ أَوْ عَازِبًا عَنْ أَهْلِهِ فَنَظَرُوْهُ فَوَجَدُوْهُ رَاعِيًا حَضَرَتْهُ الصَّلٰوةُ فَنَادٰى بِهَا.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اسی (مذکور حدیث) کی مانند مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ جب اس شخص نے کہا: ''اشهد ان لا اله الا الله'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے حق کی گواہی کے ساتھ گواہی دی ہے، جب اس نے کہا: ''اشهد ان محمدًا رسول الله'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص (دوزخ کی) آگ سے نکل گیا، (پھر فرمایا:) دیکھو، یا تو تم اس شخص کو اپنے اہل وعیال سے دور رہ کر مویشی چراتے ہوئے پاؤ گے یا شکاری کتے سے شکار کرتا ہوا پاؤ گے، اور ایک روایت میں ہے کہ یا تو تم اس کو بکریاں چراتے ہوئے پاؤ گے یا وہ اپنے اہل وعیال سے الگ ہو کر رہ رہا ہو گا، پس جب انہوں نے اس کو دیکھا تو انہیں ایک چرواہا ملا جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا تو اس نے نماز پڑھنے کے لیے اذان دی تھی۔

۱۱۰۱/۲۳۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهُ (وَفِي لَفْظٍ) يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى أَذَانِهِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز کی انتہاء کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور ہر خشک وتر چیز جو اس کی آواز کو سنتی ہے وہ (قیامت کے دن) اس کے حق میں گواہی دے گی (اور ایک روایت میں ہے کہ) مؤذن کی اذان کی انتہاء کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور ہر خشک وتر چیز جو اس کی آواز کو سنتی ہے، وہ اس کے لیے بخشش کی دعا مانگتی ہے۔

۱۱۰۲/۲۳۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز کی انتہاء کے مطابق اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور (قیامت کے دن) ہر خشک وتر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور (باجماعت) نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس سے دو نمازوں کے درمیان سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۰۳/۲۳۳ - وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام (مقتدیوں کی نمازوں کا) ذمہ دار ہوتا ہے اور مؤذن (اوقاتِ نماز پر) امین ہوتا ہے، اے اللہ! اماموں کو ہدایت نصیب فرما اور مؤذنوں (اذان دینے والوں) کی مغفرت فرما۔

۱۱۰۴/۲۳۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام (مقتدیوں کی نمازوں کا) ذمہ دار ہوتا ہے اور مؤذن (نماز و روزہ کے

ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَاَرْشَدَ اللّٰهُ الْاِمَامَ وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ.

اوقات پر) امین ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ امام کی صحیح راہنمائی فرمائے اور مؤذن کو معاف فرمائے۔

۱۱۰۵/۲۳۵ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤَذِّنُوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب لوگوں سے لمبی ہوں گی۔

قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہونے کا مطلب

’’قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی‘‘ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس وقت ان کے اجسام چھوٹے ہوں گے اور گردنیں دراز ہوں گی‘ کیونکہ یہ انسانی خوبصورتی اور حسن و جمال کے خلاف ہے اور اس سے انسان انتہائی بدنما و بدشکل لگتا ہے حالانکہ اس وقت اذان دینے والوں (جن کے سردار و قائد حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے) کا حسن و جمال قابل دید و قابل رشک ہوگا‘ چنانچہ ’’مؤذنوں کی گردنیں لمبی‘‘ ہونے کے مطلب کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(۱) قیامت کے دن اذان دینے والوں کے نیک اعمال بہت زیادہ ہوں گے‘ سو کثرتِ اعمال کو لمبی گردن سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۲) ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بہت زیادہ امید ہوگی اور جس شخص کو کسی چیز کی امید ہوتی ہے‘ وہ اس کی طرف گردن دراز کر کے دیکھتا ہے‘ پس اس دن لوگ پریشان ہوں گے مگر اذان دینے والے راحت وسکون میں ہوں گے اور گردنیں دراز کر کے جنت میں داخل ہونے کے لیے اجازت کے منتظر ہوں گے۔

(۳) ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور وہ اپنے مقام و مرتبہ اور اعلیٰ شان کے اعتبار سے تمام لوگوں سے ممتاز ومنفرد نظر آئیں گے۔

(۴) ’’لمبی گردنیں‘‘ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن انہیں شرمندگی وندامت نہ ہوگی (کیونکہ نادم وشرمندہ شخص کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے اور ان کی گردنیں بلند ہوں گی)۔

(۵) قیامت کے دن لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں مونہوں تک ڈوبے ہوئے ہوں گے‘ لیکن ان کی گردنیں لمبی ہوں گی تاکہ پسینہ ان کے مونہوں تک نہ پہنچے۔

(۶) قیامت کے دن وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔

(۷) ’’دراز گردنوں‘‘ سے جماعت مراد ہے کہ قیامت کے دن مؤذنوں کی بہت بڑی جماعت ہوگی‘ کیونکہ (دنیا میں) جس شخص نے بھی ان کی اذان سن کر نماز پڑھی‘ وہ (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوگا۔

(۸) قیامت کے دن وہ ذلت و رسوائی کے مقام پر نہ ہوں گے بلکہ وہ ثابت قدم ہوں گے‘ ان کے دل مطمئن و پرسکون ہوں گے اور ان کی عزت و تکریم کا اظہار ہوگا‘ اور ان کے سر مجرموں کی طرح جھکے ہوئے نہ ہوں گے بلکہ وہ دنیا میں جس طرح گردن بلند کر کے اذان دیا کرتے تھے‘ اسی طرح اس دن بھی ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

(۹) قیامت کے دن لوگ پیاسے ہوں گے اور پیاس کی وجہ سے گردن سکڑ جاتی ہے‘ چونکہ اذان دینے والوں کو پیاس نہیں لگے گی‘ اس لیے ان کی گردنیں نہیں سکڑیں گی (جب کہ دوسرے لوگوں کی گردنیں پیاس کی وجہ سے سکڑ جائیں گی‘ اسی بناء پر مؤذنوں کی گردنیں بلند نظر آئیں گی)۔

(۱۰) بعض علماء نے ''اِعناقًا'' (کسر ہمزہ کے ساتھ) پڑھا ہے' سو اس وقت اس کا مطلب یہ ہوگا اذان دینے والے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم ورسولہ (مرقات ج ۲ ص ۳۴۶' بلوغ الامانی ج ۳ ص ۹)

۱۱۰۶/۲۳۶ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۱۰۷/۲۳۷ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهُ مَدَّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ' وَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف (میں بیٹھنے اور نماز پڑھنے) والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے (ان کے لیے) نزول رحمت اور بخشش کی دعا کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز کی انتہاء کے مطابق اس کو بخش دیا جاتا ہے اور خشک وتر چیزوں میں سے جو بھی اس کی آواز کو سنتی ہے وہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور مؤذن کو ہر اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جو (اس کی اذان سن کر) اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

۳ - بَابُ الْاَمْرِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ وَفَضْلِهِ وَاسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَهُرُوْبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِمَا

بلند آواز سے اذان دینے کا حکم دینا' اس کی فضیلت' اذان واقامت کے درمیان دعا کا قبول ہونا اور اذان واقامت سن کر شیطان کا بھاگ جانا

۱۱۰۸/۲۳۸ - عَنِ ابْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیُّ وَكَانَ فِیْ حِجْرِهِ فَقَالَ لِیْ يَا بُنَیَّ اِذَا اَذَّنْتَ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ شَیْءٌ يَسْمَعُهُ اِلَّا شَهِدَ لَهُ' جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا حَجَرٌ' وَقَالَ مَرَّةً يَا بُنَیَّ اِذَا كُنْتَ فِی الْبَرَارِیْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا شَیْءٌ يَسْمَعُهُ اِلَّا شَهِدَ لَهُ. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ لَهُ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰی

حضرت ابن ابی صعصعہ اپنے والد (حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا' اور وہ ان کی زیر تربیت تھے: اے بیٹے! جب تم اذان دیا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤذن کی آواز کو جو بھی چیز سنتی ہے' اور جو بھی جن' انسان یا پتھر سنتا ہے تو وہ (قیامت کے دن) اس کے حق میں گواہی دے گا' اور ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! جب تم بیاباں میں ہو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤذن کی آواز کو جو بھی جن' انسان یا پتھر یا جو بھی چیز سنتی ہو' وہ (قیامت کے دن) اس کے حق میں گواہی دے گی' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو بہت پسند کرتے ہو' پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو تو تم نماز کے لیے اذان دیا کرو اور بلند آواز

صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ' سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے اذان دیا کرو' کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو بھی جن' انسان یا جو بھی چیز اس کی آواز کو سنتی ہے' وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی' (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۱۰۹/۲۳۹ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ التَّاْذِيْنُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اَنْ يَدْرِيَ كَيْفَ يُصَلِّيْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْمُنَادِيْ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الصَّوْتَ فَاِذَا فَرَغَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَاِذَا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے' اور جب اذان ختم ہوتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے' پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے' یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہوتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان خیالات ڈالتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تم فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کرو' وہ ایسی باتیں آدمی کو یاد دلاتا ہے جو اس سے پہلے اسے یاد ہی نہ تھیں' یہاں تک کہ آدمی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان مؤذن کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنتا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (اذان کی) آواز نہیں سنتا' پس جب مؤذن (اذان سے) فارغ ہوتا ہے تو شیطان واپس آ کر وسوسے ڈالتا ہے اور جب اقامت شروع ہوتی ہے تو وہ پھر اسی طرح کرتا ہے۔

۱۱۱۰/۲۴۰ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ هَرَبَ الشَّيْطَانُ حَتّٰى يَكُوْنَ بِالرَّوْحَاءِ وَهِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثَلَاثُوْنَ مِيْلًا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان (اذان کی آواز کو سن کر) روحاء (کے مقام) تک بھاگ جاتا ہے اور وہ (یعنی مقام روحاء) مدینہ (منورہ) سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۱۱/۲۴۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان (مانگی جانے والی) دعا ردّ نہیں ہوتی۔

۱۱۱۲/۲۴۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

٤ - بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ وَرُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ

اذان کی ابتداء اور عبد اللہ بن زید

بْنِ زَيْدٍ وَسَبَبِ مَشْرُوْعِيَّةِ التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

کا خواب اور فجر میں تثویب کی مشروعیت کا سبب

١١١٣/٢٤٣ - عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب مسلمان مدینہ (منورہ) میں آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے اکٹھے ہوتے اور نماز ادا کرتے اور اس وقت نماز کے لیے کوئی ندا نہیں دیتا تھا' چنانچہ ایک دن اس مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام نے گفتگو کی' بعض نے کہا کہ نصاریٰ (عیسائیوں) کے ناقوس کی مانند ناقوس بنا لو' اور بعض نے کہا: بلکہ یہودیوں کے سینگ کی مانند سینگ بنا لو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی آدمی کو بھیجو جو لوگوں کو نماز کے لیے بلائے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور نماز کے لیے لوگوں کو بلاؤ۔

١١١٤/٢٤٤ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ) قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلٰوةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ كَارِهٌ لِمُوَافَقَتِهِ النَّصَارٰى) طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ مَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى، قَالَ تَقُوْلُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ قَالَ تَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ

حضرت عبد اللہ بن زید (بن عبد ربہ) کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے لیے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے ناقوس بجانے کا حکم دیا (اور ایک روایت میں ہے: دراں حالیکہ آپ (ﷺ) کو عیسائیوں کی موافقت ناپسند تھی) میں سو رہا تھا کہ (خواب میں) میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھا رکھا تھا تو میں نے اسے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس کو بیچو گے؟ اس نے کہا کہ تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤں گا' اس نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہو؟ میں نے اس سے کہا: جی ہاں! (ضرور بتائیں) اس نے کہا: یوں کہو: ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ، حی علی الصلٰوۃ، حی علی الصلٰوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ'' پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا کہ جب نماز کے لیے اقامت (تکبیر) کہو تو یوں کہو: ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ، حی علی الصلٰوۃ، حی علی الفلاح قد قامت الصلٰوۃ، قد قامت الصلٰوۃ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ'' پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس

الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهُ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ قَالَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ، قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اُرِىَ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ . (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) وَزَادَ ثُمَّ اَمَرَ بِالتَّاْذِيْنِ فَكَانَ بِلَالٌ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ وَيَدْعُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ، فَجَاءَهُ فَدَعَاهُ ذَاتَ غَدَاةٍ اِلَى الْفَجْرِ، فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَائِمٌ، قَالَ فَصَرَخَ بِلَالٌ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاُدْخِلَتْ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فِي التَّاْذِيْنِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ .

میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا وہ آپ (ﷺ) کو بتا دیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یقیناً یہ خواب سچا ہے، پس (اے عبداللہ!) تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کچھ تم نے دیکھا وہ انہیں بتاؤ، تا کہ وہ اس سے اذان دیں کیونکہ تمہاری بہ نسبت ان کی آواز بلند ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور انہیں وہ (کلمات) بتانے لگا اور وہ اذان دینے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں جب اس اذان کو سنا تو وہ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے: (یارسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے بھی خواب میں اسی طرح دیکھا ہے جس طرح اس کو دکھایا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ پھر آپ (ﷺ) نے اذان دینے کا حکم دیا تو حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے غلام حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) انہیں کلمات کی اذان دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلاتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت بلال ایک مرتبہ آپ (ﷺ) کے پاس آئے اور صبح کی نماز کے لیے آپ (ﷺ) کو بلایا تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ سو رہے (محو خواب) ہیں، تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے بلند آواز سے پکارا: ''الصلٰوۃ خیر من النوم''۔ حضرت سعید بن مسیّب نے کہا کہ پھر یہ کلمہ نماز فجر کی اذان میں شامل کر دیا گیا۔

۱۱۱۵/۲۴۵ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنِّيْ مُسْتَيْقِظٌ اُرٰى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى، قَالَ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ، عَلِّمْهَا بِلَالًا، قَالَ عُمَرُ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِيْ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک انصاری آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا کہ میں نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، جس پر دو سبز چادریں تھیں اور وہ مدینہ کی کسی دیوار کے حصہ پر اترا اور اس نے اذان دی، اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے، پھر وہ بیٹھ گیا، پھر اس نے اقامت کہی تو اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: جو کچھ تم نے دیکھا ہے وہ بہت ہی خوب ہے، پس تم وہ (اذان کے) کلمات بلال کو سکھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی (خواب میں) اسی طرح دیکھا ہے، لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گئے۔

۱۱۱۶/۲۴۶ - عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صبح کی

31 اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اُثَوِّبَ فِيْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنْتَ فَلَا تُثَوِّبْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ الْحَكَمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُثَوِّبَ فِی الْفَجْرِ، وَنَهَانِیْ عَنِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ شُعْبَةُ وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى، وَلَا ذَكَرَ اِلَّا اِسْنَادًا ضَعِيْفًا، قَالَ اَظُنُّ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ اُرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ.

نماز کے سوا کسی بھی نماز میں تھویب (الصلوٰۃ خیر من النوم) نہ کہنے کا حکم دیا، اور ابو احمد (جو ایک راوی ہیں) نے اپنی (روایت کردہ) حدیث میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اذان دو تو تھویب نہ کہو (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) ابوقطن نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت شعبہ سے حَکَم (نامی راوی) کا ذکر کیا کہ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے مجھے صبح (کی اذان) میں تھویب کہنے کا حکم دیا اور عشاء (کی اذان میں تھویب کہنے) سے منع فرمایا، حضرت شعبہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے ابن ابی لیلیٰ کا ذکر نہیں کیا، نیز وہ ضعیف سند سے ہی روایت کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں شعبہ نے کہا کہ میرا گمان تھا کہ اس نے اس (حدیث) کو عمران بن مسلم سے روایت کیا ہے۔

۵ - بَابُ صِفَةِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَعَدَدِ كَلِمَاتِهِمَا وَقِصَّةِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ

اذان واقامت کا طریقہ، ان کے کلمات کی تعداد اور حضرت ابومحذورہ (رضی اللہ عنہ) کا قصہ

۱۱۱۷/۲۴۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ حِيْنَ جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ قَالَ، فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَةَ يَا عَمِّ اِنِّیْ خَارِجٌ اِلَى الشَّامِ وَاَخْشٰى اَنْ اُسْئَلَ عَنْ تَاْذِيْنِكَ، فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَهُ نَعَمْ، خَرَجْتُ فِیْ نَفَرٍ (وَفِیْ رِوَايَةٍ فِیْ عَشْرَةِ فِتْيَانٍ) فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيْقِ حُنَيْنٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُوْنَ فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ وَنَسْتَهْزِئُ بِهٖ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا اِلٰى اَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ

حضرت عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن محیریز، جو یتیم تھے اور ان کی تربیت و پرورش ابومحذورہ نے کی تھی، نے انہیں بتایا کہ جب ابومحذورہ نے مجھے شام کی طرف بھیجنے کے لیے تیار کیا تو میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: اے چچا جان! میں شام کی طرف جا رہا ہوں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ مجھ سے آپ کی اذان کے بارے میں پوچھا جائے گا تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! (میں بتاتا ہوں) میں ایک جماعت کے ہمراہ (اور ایک روایت میں ہے کہ دس نوجوانوں کے ہمراہ) نکلا، چنانچہ ہم حنین کے کسی راستہ پر تھے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ (غزوہ) حنین سے واپس آ رہے تھے، پس رسول اللہ ﷺ سے ہماری ملاقات راستہ میں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی، جب ہم نے مؤذن کی آواز سنی تو (جس راستہ پر رسول اللہ ﷺ تھے) ہم اس راستہ سے ہٹ گئے اور ہم اس (مؤذن) کی چلّا چلّا کر نقلیں اتارنے لگے اور اس کا مذاق اڑانے لگے، جب رسول اللہ ﷺ نے (ہماری) آواز کو سنا تو ہمیں بلوایا، پس ہم آپ (ﷺ) کے سامنے آ کر کھڑے

يَدَيْهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمُ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟ فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَقُوْا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِيْ، فَقَالَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِيْ بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقٰى إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِيْنَ هُوَ نَفْسُهُ فَقَالَ، قُلْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِيَ ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّأْذِيْنَ فَأَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَةِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلٰى وَجْهِهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَرَّتَيْنِ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّةَ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِالتَّأْذِيْنِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ وَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذٰلِكَ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِيْ ذٰلِكَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَهْلِيْ مِمَّنْ أَدْرَكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلٰى

ہو گئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے وہ کون ہے جس کی میں نے بلند آواز سنی تھی؟ سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا (کہ وہ یہی ہے) اور وہ اس بات میں سچے بھی تھے' پس آپ (ﷺ) نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور فرمایا: اٹھو اور نماز کی اذان کہو' میں کھڑا ہو گیا اور (اس وقت) میرا حال یہ تھا کہ سب سے زیادہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کے حکم سے نفرت تھی' چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے اذان سکھائی' فرمایا: کہو! ''اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر' اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ' اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ' اشہد ان محمدًا رسول اللّٰہ' اشہد ان محمدًا رسول اللّٰہ'' پھر آپ (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا: ان کلمات (شہادتین) کو دوبارہ کہو اور (پہلے کی بہ نسبت) بلند آواز سے کہو' پھر فرمایا: ''اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ' اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ' اشہد ان محمدًا رسول اللّٰہ' اشہد ان محمدًا رسول اللّٰہ' حی علی الصلٰوۃ' حی علی الصلٰوۃ' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر' لا الٰہ الا اللّٰہ'' پھر جب میں اذان پوری کر چکا تو آپ (ﷺ) نے مجھے بلا کر (بطور انعام) ایک تھیلی مجھے عطا فرمائی' جس میں کچھ چاندی تھی' پھر آپ (ﷺ) نے ابومحذورہ کی پیشانی پر اپنا دست اقدس رکھا اور دو مرتبہ اس کے چہرہ پر پھیرا' پھر دو مرتبہ اس کے ہاتھوں پر پھیرا' پھر اس کے سینے پر پھیرا' پھر رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک ابومحذورہ کی ناف تک پہنچا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں نازل فرمائے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے مکہ (مکرمہ) میں مؤذن مقرر فرما دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں نے تمہیں اس (مکہ مکرمہ) میں مؤذن مقرر کر دیا' اور (پھر میرا حال یہ ہوا کہ) میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو بھی نفرت تھی' وہ ساری کی ساری دور ہو گئی' اور اس کی جگہ رسول اللہ ﷺ کی محبت آ گئی' پس میں عتاب بن اُسید کے پاس آیا' جو مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے تو میں نے ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اذان دی' اور (عبد العزیز بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ) میرے اہل میں ابومحذورہ کو ملنے والوں میں سے جو بھی مجھے ملا' اس نے مجھے اسی طرح حدیث سنائی' جس طرح عبداللہ بن محیریز نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

نَحْوِ مَا اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ.

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا تعارف

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی اوس بن معیر بن لوذان بن سعد بن جمع ہے (ابومحذورہ آپ کی کنیت ہے) اور ان کی آواز انتہائی خوبصورت اور پر کشش تھی، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب انہی پر پڑی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس ان کو اذان سکھائی۔ امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی متصل سند کے ساتھ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس آدمیوں (جن میں ابومحذورہ بھی تھے) کو اذان دینے کا حکم دیا، جب انہوں نے اذان دی تو (ان میں سے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ابومحذورہ کی آواز بہت پسند آئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو اذان سکھائی۔ (سنن دارمی ج۱ص۲۹۱)

زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آواز تمام لوگوں سے زیادہ (دل کش اور) خوبصورت تھی اور ان کی اذان میں بھی حسن (اور سوز) تھا۔ (بلوغ الامانی ج۳ص۲۱)

۱۱۱۸/۲۴۸ - عَنِ السَّائِبِ مَوْلٰی اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ مُخْتَصَرًا وَفِيْهِ ذِكْرُ التَّكْبِيْرِ الْاَوَّلِ اَرْبَعًا وَزَادَ فِيْهِ قَوْلَهٗ وَاِذَا اَذَّنْتَ بِالْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ فَقُلْ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، وَاِذَا اَقَامَتْ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، اَسَمِعْتَ ؟ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهٗ وَلَا يَفْرِقُهَا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا.

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سائب اور حضرت ام عبدالملک بن ابومحذورہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا، باقی حدیث گزشتہ حدیث کی طرح اختصار کے ساتھ مذکور ہے، البتہ اس میں پہلی تکبیروں میں (دو کی بجائے) چار تکبیروں کا ذکر ہے، اور اس میں یہ بھی زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو (اس میں دو مرتبہ) ''الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہو اور جب اقامت کہو تو اس میں دو مرتبہ ''قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ'' کہو، کیا تم نے سنا؟ راوی کا بیان ہے: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بالوں کو نہ تو کٹواتے تھے اور نہ ہی ان کو منڈواتے تھے، کیونکہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۱۱۹/۲۴۹ - عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا قُلْتُ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ قُلْتُ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ.

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صبح کی نماز کے لیے اذان دیا کرتا تھا، پس اذان اوّل میں جب میں ''حی علی الفلاح'' کہتا تو میں (دو مرتبہ) ''الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہتا۔

۱۱۲۰/۲۵۰ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے، اذان کے کلمات یہ ہیں: ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ، حی علی الصلوٰۃ، حی عی الصلوٰۃ،

مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَالْاِقَامَةُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

حی علی الفلاح ، حی علی الفلاح ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر ، لا الٰہ الا اللّٰہ'' اور اقامت کے کلمات یہ ہیں: ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر ، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ ، حی علی الصلٰوۃ ، حی علی الصلٰوۃ ، حی علی الفلاح ، حی علی الفلاح ، قد قامت الصلٰوۃ ، قد قامت الصلٰوۃ ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ''۔

۱۱۲۱/۲۵۱ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ فَمَسَحَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِيْ وَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، مَرَّتَيْنِ، فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى لَا يُرَجَّعُ .

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اذان کا (مشروع) طریقہ سکھائیں' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: کہو! ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر''اور ان (تکبیروں) کو بلند آواز سے کہو' پھر دومرتبہ کہو: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ ، اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ ''اور ان کلمات کو پست آواز سے کہو' پھر بلند آواز سے دومرتبہ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہو' دومرتبہ ''اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ'' کہو اور دومرتبہ''حی علی الصلٰوۃ، حی علی الصلٰوۃ ، حی علی الفلاح ، حی علی الفلاح'' کہو' اور جب صبح کی نماز کے لیے اذان دو تو (اس میں دومرتبہ) ''الصلٰوۃ خیر من النوم' الصلٰوۃ خیر من النوم'' کہو' (پھر کہو:) ''اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ''(اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ) اقامت کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو' اس میں ترجیع نہ کی جائے۔

۱۱۲۲/۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي الْمُؤَذِّنَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ اَبِي الْمُثَنّٰى يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا جاتا تھا' مگر ''قد قامت الصلٰوۃ ، قد قامت الصلٰوۃ'' کو دو مرتبہ کہا جاتا' اور جب ہم اقامت سنتے تو ہم وضو کرتے اور نماز کے لیے

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ حَجَّاجٌ يَعْنِىْ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، وَكُنَّا اِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ شُعْبَةُ لَا اَحْفَظُ غَيْرَ هٰذَا.

چل پڑتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے (ابوجعفر سے) اس حدیث کے سوا کچھ یاد نہیں کیا۔

۱۱۲۳/۲۵۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنَسٌ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْإِقَامَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا' (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے یہ حدیث ابوایوب کو سنائی تو انہوں نے کہا: سوائے اقامت "قد قامت الصلوٰۃ" کے (کہ اس کلمہ کو دو مرتبہ کہا جائے)۔

۱۱۲۴/۲۵۴ - عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ (اَبِىْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَاَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا (زَادَ فِىْ رِوَايَةٍ يَعْنِىْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَاِصْبَعَاهُ فِىْ اُذُنَيْهِ)

حضرت عون بن ابوجحیفہ اپنے والد (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے اذان دی' وہ گھومے اور اپنے منہ (چہرے) کو اِدھر اُدھر پھیرا (اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے: یعنی دائیں بائیں پھیرا) اور ان کی انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں۔

۱۱۲۵/۲۵۵ - عَنِ ابْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ لَنَا وَلِمَوَالِيْنَا وَالسِّقَايَةَ لِبَنِىْ هَاشِمٍ، وَالْحِجَامَةَ لِبَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ.

حضرت ابن ابومحذورہ اپنے والد (ابومحذورہ) سے یا اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان ہمارے لیے اور ہمارے رشتہ داروں کے لیے مقرر فرمائی' حاجیوں کو پانی پلانا بنوہاشم کے لیے مقرر فرمایا اور پچھنے (فصد) لگانے کا پیشہ بنوعبدالدار کے لیے مقرر فرمایا۔

٦ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الْاَذَانِ

اذان پر اجرت (تنخواہ) لینے کی ممانعت

۱۱۲۶/۲۵۶ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِىْ اِمَامَ قَوْمِىْ، فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی قوم کا امام مقرر فرما دیں' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم ان کے امام ہو' لیکن تم ان کے کمزوروں کا خیال رکھنا' اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔

٧ - بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمُسْتَمِعُ عِنْدَ

اذان واقامت سنتے وقت سننے والا کیا کہے

سِمَاعِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَبَعْدَ الْأَذَانِ

اور اذان کے بعد کیا کہے؟

۱۱۲۷/۲۵۷ - عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

سیدنا رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مؤذن (کی اذان) کو سنتے تو جو کلمات وہ کہتا' آپ (ﷺ) بھی وہی کلمات کہتے' یہاں تک کہ جب وہ ''حی علی الصلٰوۃ' حی علی الفلاح'' کہتا تو آپ (ﷺ) کہتے: ''لا حول ولا قوة الا باللّٰه''۔

۱۱۲۸/۲۵۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّلِمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ' قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنِّىْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَهٗ رَاعِيَ غَنَمٍ اَوْ عَازِبًا عَنْ اَهْلِهٖ' فَلَمَّا هَبَطَ الْوَادِيْ قَالَ مَرَّ عَلٰى سَخْلَةٍ مَنْبُوْذَةٍ فَقَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَيِّنَةً عَلٰى اَهْلِهَا ؟ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا.

حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے کہ آپ (ﷺ) نے مؤذن کو ''اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه'' کہتے ہوئے سنا تو نبی کریم ﷺ نے کہا: ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پھر اس نے ''اشهد ان محمدًا رسول اللّٰه'' کہا تو نبی کریم ﷺ نے کہا: ''اشهد انی محمد رسول اللّٰه'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں محمد اللہ کا رسول ہوں)' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس (اذان دینے والے) کو یا تو بکریاں چراتے ہوئے پاؤ گے یا وہ اپنے اہل وعیال سے دور اور الگ ہو کر رہ رہا ہوگا' پھر جب آپ (ﷺ) وادی میں اترے تو آپ (ﷺ) ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے' جو راستہ میں پھینک دیا گیا تھا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بچہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر وذلیل ہے؟ (لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا:) جس قدر یہ بکری کا بچہ اپنے مالک کے نزدیک حقیر وذلیل ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر وذلیل ہے۔

۱۱۲۹/۲۵۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو کہتے: ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدًا رسول اللّٰه''۔

۱۱۳۰/۲۶۰ - عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو جو کلمات مؤذن کہتا' آپ (ﷺ) بھی وہی کلمات کہتے' یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۱۱۳۱/۲۶۱ - ز عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو جس طرح مؤذن

سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُوْلُ، فَإِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الَّذِيْنَ جَحَدُوْا مُحَمَّدًا هُمُ الْكَاذِبُوْنَ.

کہتا آپ بھی اسی طرح کہتے' اور جب مؤذن کہتا: ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدًا رسول اللّٰه'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے: ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدًا رسول اللّٰه'' (اور پھر یہ کہتے:) اور جن لوگوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انکار کیا' وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

۱۱۳۲/۲٦۲ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن (کی اذان) سن کر یہ کہا: ''وانا اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له وان محمدًا عبده ورسوله رضينا باللّٰه ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دينا'' (ترجمہ: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' ہم اللہ کے رب ہونے پر' محمد کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۱۳۳/۲٦۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن (کی اذان) کو سنو تو جو کلمات مؤذن کہے تم بھی وہی کلمات کہو' پھر تم مجھ پر درود پڑھو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' پھر تم میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو' اور وہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ (بندہ جس کو وہ مقام وسیلہ ملے گا) میں ہی ہوں گا' پس جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی' اس پر (میری) شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۱۱۳٤/۲٦٤ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَسِيْلَةُ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ، فَسَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُؤْتِيَنِيَ الْوَسِيْلَةَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وسیلہ'' اللہ تعالیٰ کے پاس ایک درجہ ہے' اس سے اوپر کوئی درجہ نہیں ہے پس تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

۱۱۳۵/۲٦۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (ابْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَا بِاَذَانِهِمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! مؤذن اپنی اذان کی وجہ سے ہم پر فضیلت لے گئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: جو کلمات مؤذن کہیں تم بھی وہی کلمات کہو' پس جب تم (اذان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ.

کے کلمات کو) ختم کر چکو تو تم (اللہ تعالیٰ سے) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

۱۱۳۶/۲۶۶ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَلَعَاتِ الْيَمَنِ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بلادیمن کے کسی مقام پر تھے کہ حضرت بلال (رضی اللہ) نے اٹھ کر اذان دی' پس جب وہ خاموش (اذان سے فارغ) ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کلمات اس (بلال) نے کہے ہیں وہی کلمات جو شخص یقین کے ساتھ کہے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۱۱۳۷/۲۶۷ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو تم بھی وہی کلمات کہو' جو موذن کہتا ہے۔

۱۱۳۸/۲۶۸ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ اَنْتَ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے گا: "اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ اٰتِ محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی انت وعدتہ" (ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو (ہمارے آقا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (مقامِ) وسیلہ اور فضیلت عطا فرما' اور آپ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما' جس کا تو نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے) تو قیامت کے دن اس کے حق میں (میری) شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ف: مذکورہ حدیث میں جو دعا مذکور ہے' وہ کمی بیشی کے ساتھ مختلف الفاظ سے منقول ہے' ہم اس کو حوالہ جات کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ جو لوگ اپنی کم علمی' عدم مطالعہ یا محض تعصب کی بناء پر دعا میں صرف انہی (مذکور) کلمات پر انحصار کرتے ہیں' ان کے علاوہ کلمات کا انکار کرتے ہیں اور ان کلمات کے ادا کرنے کو بدعت قرار دیتے ہیں' ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ اذان کے بعد مانگی جانے والی دعا صرف انہی کلمات پر منحصر نہیں ہے' بلکہ اس دعا میں مزید کئی کلمات احادیث سے ثابت ہیں' جو دعا میں کہے جا سکتے ہیں' اور ان کا انکار' انکارِ حدیث کے مترادف ہے جو کہ گمراہی کا باعث ہے۔

حافظ عبد الرزاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایوب اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اذان کے بعد یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ.

اے اللہ! اے اس دعوتِ کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (مقامِ) وسیلہ عطا فرما اور ان کے درجات کو بلند فرما۔

تو اس کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۴۹۶)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی روایت کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ! تو ان پر رحمتیں نازل فرما اور ان کو اس اعلیٰ مقام وسیلہ پر پہنچا جو تیرے نزدیک (جنت میں ان کے لیے ہی مخصوص) ہے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت میں داخل فرما۔

تو اس کے حق میں (میری) شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (المعجم الکبیر ج ۱۲ رقم الحدیث: ۱۲۵۵۴)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی روایت کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ.

اے اللہ! اس دعوتِ کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے واسطہ سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد (ﷺ) کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے بلاشبہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تو اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (السنن الکبریٰ ج ۱ ص ۴۱۰)

۱۱۳۹/۲۶۹ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ دَعْوَتَهٗ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: ''اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة النافعة صل على محمد وارض عني رضا لا تسخط بعده'' (ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوتِ کاملہ اور نفع دینے والی نماز کے رب! تو محمد (ﷺ) پر رحمتیں نازل فرما اور تو مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد ناراض نہ ہونا) اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

۱۱۴۰/۲۷۰ - خط عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ان کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے یہاں تک کہ جب اس نے ''حی علی الصلوۃ'' کہا تو آپ نے کہا: ''لا حول ولا قوة الا باللّٰه'' اور جب اس نے ''حی علی الفلاح'' کہا تو آپ نے کہا: ''لاحول ولا قوة الا باللّٰه'' اور ان کلمات کے بعد آپ نے وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کہتے (اذان کا جواب دیتے) ہوئے سنا ہے۔

۱۱۴۱/۲۷۱ - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَهَّدُ مَعَ الْمُؤَذِّنِيْنَ.

مؤذنوں کے ساتھ شہادتیں (اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه، اشهد ان محمدًا رسول اللّٰه) کہتے تھے۔

۱۱۴۲/۲۷۲ - عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمُؤَذِّنَ وَكَبَّرَ الْمُؤَذِّنُ اثْنَتَيْنِ، فَكَبَّرَ اَبُوْ اُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَشَهِدَ اَبُوْ اُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ الْمُؤَذِّنُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ اَبُوْ اُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت مجمع بن یحییٰ الانصاری کا بیان ہے کہ میں ابوامامہ بن سہل کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ مؤذن کی طرف متوجہ تھے، چنانچہ مؤذن نے دو مرتبہ تکبیر کہی تو ابوامامہ نے بھی دو مرتبہ تکبیر کہی، مؤذن نے دو مرتبہ ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه'' کہا، تو ابوامامہ نے بھی دو مرتبہ ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه'' کہا، مؤذن نے دو مرتبہ ''اشهد ان محمدًا رسول اللّٰه'' کہا، تو ابوامامہ نے بھی دو مرتبہ ''اشهد ان محمدًا رسول اللّٰه'' کہا، پھر انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھے حضرت معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اسی طرح سنائی ہے۔

۸ - بَابُ الْاَذَانِ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ وَتَقْدِيْمِهِ عَلَيْهِ فِی الْفَجْرِ خَاصَّةً

اوّل وقت میں اذان دینا، خصوصاً اس کو فجر میں وقت پر مقدم کرنا

۱۱۴۳/۲۷۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَخْرُمُ ثُمَّ لَا يُقِيْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ حِيْنَ يَرَاهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) اذان کہتے تھے اور کلماتِ اذان پورے ادا کرتے (کسی کلمہ کو نہ چھوڑتے)، پھر وہ اس وقت تک اقامت نہ کہتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نہ نکلتے اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باہر نکل آتے تو حضرت بلال، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ کر اقامت کہتے۔

۱۱۴۴/۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ فَاِنَّهُ اِنَّمَا يُنَادِیْ اَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَمَّ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ اَبُوْ عَمْرٍو اَصَابِعَهُ وَصَوَّبَهَا وَفَتَحَ مَا بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ يَعْنِی الْفَجْرَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بلال کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑ دے، کیونکہ وہ اذان اسی لیے دیتا ہے تاکہ تہجد کی نماز پڑھنے والا (آرام کرنے کے لیے) لوٹ آئے اور سونے والا بیدار ہو جائے، اور (صبح صادق) اس طرح ظاہر نہ ہوتی، بلکہ وہ اس طرح ظاہری ہوتی ہے، اور ابن ابی عدی ابوعمرو (راوی) نے اپنی انگلیوں کو ملایا اور ان کو نیچے کی طرف جھکایا، پھر سبابتین (شہادت والی) انگلیوں کو کھول کر (الگ کر کے دائیں بائیں پھیلا کر) بتایا کہ صبح (صادق) اس طرح (مستطیل) ہوتی ہے۔

۱۱۴۵/۲۷۵ - عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم اس وقت کھاتے، پیتے رہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ.

جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔

۱۱۴۶/۲۷۶ - وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَأْذِيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُبْصِرُ، لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُوْلَ النَّاسُ قَدْ أَصْبَحْتَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھاتے، پیتے رہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) نابینا شخص تھے، ان کو دکھائی نہیں دیتا تھا، (اس لیے) وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے، جب تک لوگ (انہیں) یہ نہ بتاتے کہ صبح (طلوع) ہوگئی ہے۔

۱۱۴۷/۲۷۷ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مؤذن تھے (حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما)۔

۹ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ وَالْيَوْمِ الْمَطِرِ

نمازِ جمعہ کے لیے اور بارش کے دن اذان دینے کا حکم

۱۱۴۸/۲۷۸ - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ، قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُقِيْمُ إِذَا نَزَلَ، وَلِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ.

حضرت سائب بن یزید ابن اخت نمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جمعہ سمیت تمام نمازوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہی مؤذن تھا، جو اذان بھی دیتا اور اقامت بھی کہتا۔ راوی کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھتے تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) اذان دیتے تھے اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر سے اترتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے تھے، اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں بھی یہی معمول رہا، یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آ گیا۔

۱۱۴۹/۲۷۹ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَذَانَيْنِ حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں (جمعہ کے لیے) دو اذانیں (اذان اور اقامت) تھیں، یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے (مدینہ منورہ کے بازار میں) مقام زوراء پر پہلی اذان دینے کا حکم دیا۔

۱۱۵۰/۲۸۰ - عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ يَقُوْلُ حَيَّ

حضرت عمرو بن اوس کا بیان ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے ان کو بتایا کہ اس نے بارش کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن کو کہتے ہوئے سنا: ''حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح'' لوگو! تم اپنے

عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ.

اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

١٠ - بَابٌ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

اذان واقامت کے درمیان فاصلہ رکھنا' جواذان دے وہی اقامت کہے

١١٥١/٢٨١ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى إِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مؤذن اذان دیتا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا' پھر وہ اس وقت تک اقامت نہ کہتا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لاتے نہ دیکھ لیتا۔

١١٥٢/٢٨٢ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ) فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد (ابوقتادہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے پکارا جائے (اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے) تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو۔

١١٥٣/٢٨٣ - ز عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ اجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ نَفَسًا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ طَعَامِهِ فِيْ مَهَلٍ وَيَقْضِي الْمُتَوَضِّئُ حَاجَتَهُ فِيْ مَهَلٍ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کیا کرو کہ کھانے والا اپنے کھانے سے اطمینان سے فارغ ہو جائے اور (قضائے حاجت اور) وضو کرنے والا اطمینان سے اپنی حاجت کو پورا کر لے۔

١١٥٤/٢٨٤ - عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ اَنَّهُ اَذَّنَ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَخَا صُدَاءٍ إِنَّ الَّذِيْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِّنْ يَا اَخَا صُدَاءٍ' قَالَ' فَاَذَّنْتُ وَذٰلِكَ حِيْنَ اَضَاءَ الْفَجْرُ' قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُقِيْمُ اَخُوْ صُدَاءٍ' فَإِنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ.

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی' حضرت زیاد بن حارث صُدائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اذان دی اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے صداء کے بھائی! اس نے اذان دی ہے' پس اقامت بھی وہی کہے گا (اور زیاد بن نعیم سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے صداء کے بھائی! تم اذان کہو' پس میں نے اذان دی اور اس وقت فجر روشن ہو چکی تھی' چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کر کے نماز کے لیے اٹھے تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (تمہارا) بھائی صداء اقامت کہے گا' کیونکہ جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے۔

۱۱۵۵/۲۸۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اُرِيَ الْاَذَانَ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلْقِهْ عَلٰى بِلَالٍ، فَاَلْقَيْتُهُ فَاَذَّنَ، قَالَ فَاَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا رَاَيْتُ، اُرِيْدُ اَنْ اُقِيْمَ، فَاَقِمْ اَنْتَ فَاَقَامَ هُوَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، جن کو خواب میں اذان دکھائی گئی تھی، کا بیان ہے کہ (جب مجھے خواب میں اذان دکھائی گئی تو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں بتایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اذان کے کلمات بلال کو سکھا دو، پس میں نے وہ کلمات ان کو سکھائے اور انہوں نے اذان دی، پس جب انہوں نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں اذان دیکھی ہے لہٰذا میں اقامت کہنا چاہتا ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اقامت کہو، پس حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے اذان دی اور انہوں نے اقامت کہی۔

۱۱ - بَابُ تَغْلِيْظِ التَّخَلُّفِ عَنْ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان سن کر باجماعت نماز نہ پڑھے اور اذان کے بعد مسجد سے نکلنے پر سخت وعید

۱۱۵۶/۲۸۶ - عَنْ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ (مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ يَدْعُوْ اِلَى الْفَلَاحِ وَلَا يُجِيْبُهُ.

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص انتہائی ظالم، ناشکرا اور منافق ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے منادی (مؤذن) کو ندا (اذان) دیتے ہوئے، فلاح (نماز) کی طرف بلاتے ہوئے سنا، لیکن اس نے اس (اذان) کا جواب نہ دیا (یعنی نماز نہ پڑھی)۔

۱۱۵۷/۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا هَاشِمٌ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ وَشَرِيْكٌ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ.

حضرت اشعث بن ابی شعثاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مؤذن کے اذان دینے کے بعد ایک شخص مسجد سے نکلا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی، راوی کا بیان ہے کہ شریک نے اپنی روایت میں یہ زیادہ بیان کیا کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر (مسجد سے) نہ نکلے۔

۱۱۵۸/۲۸۸ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ الْاَذَانَ وَالْاِنَاءُ عَلٰى يَدِهٖ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا رَوْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس (برتن) کو اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک کہ (کھانے یا پینے میں) اپنی ضرورت کو پورا نہ کر لے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ)

ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِیْهِ وَكَانَ الْمُؤَذِّنُ یُؤَذِّنُ اِذَا بَزَغَ الْفَجْرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے البتہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ مؤذن اس وقت اذان دیتا تھا' جب فجر طلوع ہوتی۔

اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا بیان

١ - بَابُ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ وَفَضْلُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

روئے زمین پر سب سے پہلے بننے والی مسجد' اور مساجد بنانے کی فضیلت

١١٥٩/٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَسُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ اَعْرِضُ عَلَیْهِ وَیَعْرِضُ عَلَیَّ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَیْهِ وَیَقْرَاُ عَلَیَّ فِی السِّكَّةِ فَیَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَیَسْجُدُ قَالَ قُلْتُ اَتَسْجُدُ فِی السِّكَّةِ؟ قَالَ نَعَمْ، سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلًا ؟ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قَالَ قُلْتُ كَمْ بَیْنَهُمَا ؟ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ اَیْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ، وَفِیْ رِوَایَةٍ فَكُلُّهَا مَسْجِدٌ.

حضرت ابراہیم (بن یزید) تیمی کا بیان ہے کہ میں راستہ میں اپنے والد کو قرآن سنایا کرتا تھا اور وہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے' پس جب وہ آیت سجدہ کو تلاوت کرتے تو (راستہ میں ہی) سجدہ کر لیتے' میں نے عرض کیا: کیا آپ راستہ میں ہی سجدہ کر لیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مسجد حرام' عرض کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ' میں نے عرض کیا: ان دونوں (مسجدوں) کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ فرمایا: چالیس سال کا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو' پس وہی جگہ مسجد ہے' اور ایک روایت میں ہے کہ ساری زمین ہی مسجد ہے۔

١١٦٠/٢٩٠ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا یُذْكَرُ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی بَنَی اللّٰهُ لَهُ بِهٖ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی تا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس (مسجد) کے عوض جنت میں گھر بنائے گا۔

١١٦١/٢٩١ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِی الْجَنَّةِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے مثل جنت میں گھر بنائے گا۔

١١٦٢/٢٩٢ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے مسجد بنائی تو اس

اللّٰهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ أَوْسَعُ مِنْهُ فِي الْجَنَّةِ.

کے لیے جنت میں ایسا گھر بنایا جائے گا جو اس (مسجد) سے زیادہ کشادہ ہوگا۔

۱۱۶۳/۲۹۳ - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۱۶۴/۲۹۴ - عَنْ بِشْرِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ جَاءَ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَبْنِي مَسْجِدَنَا قَالَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يُصَلِّي فِيهِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ هَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ.

حضرت بشر بن حیان کا بیان ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم اپنی مسجد بنا رہے تھے' پس آپ ہمارے پاس کھڑے ہوگئے اور سلام کیا' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی تا کہ اس میں نماز پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائے گا جو اس سے افضل ہوگا۔ ابوعبد الرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد بن حنبل) فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ہشیم بن خارجہ سے سنی ہے۔

۱۱۶۵/۲۹۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ لِبَيْضِهَا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی' اگرچہ وہ (مسجد جسم کے اعتبار سے) اس گڑھے جتنی (چھوٹی) ہو جو سنگخوار (نامی پرندہ) انڈے دینے کے لیے کھودتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

ف: سنگخوار نامی پرندہ' جسم میں کبوتر کے برابر ہوتا ہے اور وہ انڈے دینے کے لیے زمین میں گڑھا کھودتا ہے' ظاہر ہے کہ اس کے کھودے ہوئے گڑھے کے برابر جگہ نماز پڑھنے کے لیے کافی نہیں ہوتی' تو حدیث مبارکہ میں اس سے مراد ''تعمیر مسجد میں اس گڑھے کی مقدار حصہ بنانے میں شریک ہونا'' ہے۔

۱۱۶۶/۲۹۶ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی تا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا' جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا باعث بن جائے گا اور جس شخص کے بال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سفید ہوئے تو قیامت کے دن وہ (سفید بال) اس کے لیے نور بن جائیں گے۔

۲ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تمام روئے زمین کو باعث طہارت اور مسجد بنایا گیا ہے

۱۱۶۷/۲۹۷ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے تمام روئے زمین باعث طہارت اور مسجد بنا دی گئی ہے، پس جو شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے، وہ اسی جگہ نماز پڑھ لے۔

۳ - بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسَاجِدِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا وَفَضْلِ أَهْلِ الدُّوْرِ الْقَرِيْبَةِ مِنْهَا

مسجدوں میں بیٹھنے اور ان کی طرف جانے کی فضیلت

۱۱۶۸/۲۹۸ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الدَّارِ الْقَرِيْبَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الشَّاسِعَةِ كَفَضْلِ الْغَازِيْ عَلَى الْقَاعِدِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے قریب گھر (میں رہنے والوں) کی، مسجد سے دور گھر (میں رہنے والوں) پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح غازی (جہاد کرنے والے) کی فضیلت (گھر میں) بیٹھنے والے پر ہے۔

۱۱۶۹/۲۹۹ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، إِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْنَهُمْ، وَإِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ، وَإِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ أَعَانُوْهُمْ، وَقَالَ جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَخٌ مُسْتَفَادٌ أَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ مساجد کی میخیں ہوتے ہیں (کہ وہ مساجد سے محبت کرتے ہیں اور عبادت وذکر کے لیے اکثر ان میں بیٹھے رہتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں کہ) فرشتے ان کے ہم نشیں ہوتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں ہوں (انہیں کوئی کام پڑ جائے) تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کا ہم نشیں (اس میں بیٹھنے والا) تین خصلتوں پر ہوتا ہے: (۱) اسے نیک مؤمن بھائی کی صحبت میسر آتی ہے، جس سے اسے (اچھی نصیحت یا اس سے تعاون وغیرہ کا) فائدہ حاصل ہوتا ہے (۲) یا اسے (تلاوتِ قرآن کی سماعت یا علمی مجالس وغیرہ جیسا) کلمہ محکمہ نصیب ہوتا ہے (۳) یا وہ منتظر رحمت ہوتا ہے (کہ فرشتے اس کے لیے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں)۔

۱۱۷۰/۳۰۰ - وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُوْطِنُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهِ يَعْنِيْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان شخص نماز وذکر کے لیے مساجد میں اپنی حاضری کو لازم کر لیتا ہے اور ان سے مانوس ہو جاتا ہے تو جب وہ (نماز وذکر کے لیے) اپنے گھر سے (مساجد کی طرف) نکل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح غائب شخص کے گھر والے اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

۱۱۷۱/۳۰۱ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا وَرَاحَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف جائے گا تو جب بھی وہ صبح و شام (مسجد میں) جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کرے گا۔

۱۱۷۲/۳۰۲ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِالْاِيْمَانِ' قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جس شخص کو مسجد کی دیکھ بھال (خدمت) کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

۱۱۷۳/۳۰۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاِلْهَانِيِّ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَابِسُ بْنُ سَعْدٍ الطَّائِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السَّحَرِ وَقَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى النَّاسَ يُصَلُّوْنَ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُرَاؤُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَرْعِبُوْهُمْ فَمَنْ اَرْعَبَهُمْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ' فَاَتَاهُمُ النَّاسُ فَاَخْرَجُوْهُمْ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُصَلُّوْنَ مِنَ السَّحَرِ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن عامر الھانی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ نے سحری کے وقت لوگوں کو مسجد کے اگلے حصہ میں (پہلی صف کی جگہ محراب کے قریب) نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! یہ لوگ ریاکار ہیں' لوگو! ان کو نکال دو' جس نے ان کو نکالا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی' پس لوگ ان کے پاس آئے اور ان کو نکال دیا' پھر آپ نے فرمایا: سحری کے وقت مسجد کے اگلے حصے میں فرشتے نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

٤ - بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوْجِ عَنْهُ وَاٰدَابِ الْجُلُوْسِ فِيْهِ وَالْمُرُوْرِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت کی دعا' اس میں بیٹھنے کے آداب اور اس کو گزرگاہ بنانا

۱۱۷٤/۳۰٤ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ وَاَبَا اُسَيْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

حضرت عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوحمید اور حضرت ابواُسید (رضی اللہ عنہما) سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: ''اللھم افتح لنا ابواب رحمتك'' (اے اللہ! ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب وہ (مسجد سے) نکلے تو یہ دعا پڑھے: ''اللھم انی اسئالك من فضلك'' (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

۱۱۷۵/۳۰۵ - عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَاَرْضَاهَا

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وارضاھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (یعنی اپنی

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ) وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ) ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

ذات) پر درود وسلام پڑھتے (اور ایک روایت میں ہے کہ یوں کہتے: ''بسم اللّٰہ والسلام علٰی رسول اللّٰہ'') پھر یہ دعا پڑھتے: ''اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك'' (اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور آپ (ﷺ) جب (مسجد سے) نکلتے تو محمد (یعنی اپنی ذات) پر درود وسلام پڑھتے (اور ایک روایت میں ہے کہ یوں کہتے: ''بسم اللّٰہ والسلام علٰی رسول اللّٰہ'' پھر یہ دعا پڑھتے: ''اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك'' (اے اللہ!) میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔)

۱۱۷۶/۳۰۶ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فِيْ وَسَطِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا مُشَبِّكًا اَصَابِعَهُ بَعْضَهَا فِيْ بَعْضٍ، فَاَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْطِنِ الرَّجُلُ لِإِشَارَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَقَالَ إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ فَإِنَّ التَّشْبِيْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے مسجد کے وسط میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر اکڑوں (گوٹ مار کر) بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا، لیکن وہ شخص رسول اللہ ﷺ کا اشارہ نہ سمجھا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو وہ انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے، کیونکہ انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا شیطان کا عمل ہے، اور تم میں سے کوئی جب تک مسجد میں ہوتا ہے اس وقت تک وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے۔

۱۱۷۷/۳۰۷ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ شَبَّكْتُ بَيْنَ اَصَابِعِيْ، فَقَالَ لِيْ يَا كَعْبُ إِذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، فَاَنْتَ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتَ الصَّلٰوةَ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں (داخل ہوئے اور) میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا ہوا تھا، تو آپ (ﷺ) نے مجھے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں ہو تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالا کرو کیونکہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم نماز میں ہی شمار ہو گے۔

۱۱۷۸/۳۰۸ - عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى (الْاَشْعَرِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِالسِّهَامِ فِيْ اَسْوَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مسلمانوں کے بازاروں یا ان کی مساجد میں تیر لے کر آؤ تو (تم اُن کے) پیکانوں کو تھام لیا کرو تا کہ ان سے تم کسی کو زخمی نہ کر دو

اَوْ مَسَاجِدِهِمْ فَامْسِكُوْا بِالْاَنْصَالِ لَا تَجْرَحُوْا بِهَا اَحَدًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِسُوْقٍ اَوْ مَجْلِسٍ اَوْ مَسْجِدٍ وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا فَلْيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا ثَلَاثًا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَمَا زَالَ بِنَا الْبَلَاءُ حَتّٰى سَدَّدَ بِهَا بَعْضُنَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ.

(اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بازار، مجلس یا مسجد میں جائے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کے پیکان اپنے قبضہ میں رکھے، وہ اس کے پیکان اپنے قبضہ میں رکھے، آپ (ﷺ) نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہم مسلسل آزمائشوں میں رہے یہاں تک کہ ہم نے ایک دوسرے کے چہروں پر تیر مارے۔

۱۱۷۹/۳۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ؟ فَقَالَ نَعَمْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُوْسٰى ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ بَنَّةَ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ فِي الْمَجْلِسِ يَسُلُّوْنَ سَيْفًا بَيْنَهُمْ يَتَعَاطُوْنَهُ بَيْنَهُمْ غَيْرَ مَغْمُوْدٍ، فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَوْ لَمْ اَزْجُرْكُمْ عَنْ هٰذَا ؟ فَاِذَا سَلَلْتُمُ السَّيْفَ فَلْيُغْمِدْهُ الرَّجُلُ ثُمَّ لِيُعْطِهِ كَذٰلِكَ.

حضرت سفیان (ابن عیینہ) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمرو (ابن دینار) سے پوچھا کہ کیا تم نے حضرت جابر (ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم ان (تیروں) کے پیکان تھام لو، اس نے عرض کیا: جی بہت اچھا! (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں یا مجلس میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تلوار کو نیام سے نکال کر ننگی تلوار کو ایک دوسرے کے حوالے کر رہے تھے، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو ایسا کرتا ہے، کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ پس جب تم تلوار کو نیام سے نکالو تو آدمی اس (تلوار) کو نیام میں ڈالے، پھر وہ اسی طرح اس کے حوالے کردے۔

۱۱۸۰/۳۱۰ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَابَسَّ بِهِ كَمَا يُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهِ فَاِذَا سَكَنَ لَهُ زَنَقَهُ اَوْ اَلْجَمَهُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَنْتُمْ تَرَوْنَ ذٰلِكَ، اَمَّا الْمَزْنُوْقُ فَتَرَاهُ مَائِلًا كَذَا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ، وَاَمَّا الْمَلْجُوْمُ فَفَاتِحٌ فَاهُ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور وہ اسے اس طرح چمکارتا ہے جس طرح آدمی اپنے جانور کو چمکارتا ہے، پس جب وہ اس کے تابع ہو جاتا ہے تو وہ اس کے جبڑے کے نیچے تسمہ لگا دیتا ہے یا اس کے منہ میں لگام ڈال دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اس کا اس طرح مشاہدہ کر سکتے ہو کہ جس کے جبڑے کے نیچے تسمہ لگا دیا جاتا ہے، تم اس کو اسی طرح جھکا ہوا دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا، اور جس کے منہ میں لگام ڈال دی جاتی ہے، وہ اپنا منہ کھولتا ہے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا۔

۵ - بَابُ تَنْزِيْهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْاَقْذَارِ
مسجدوں کو گندگی سے صاف رکھنا

۱۱۸۱/۳۱۱ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُغَیِّبْ نُخَامَتَهُ اَنْ تُصِیْبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ اَوْ ثَوْبَهُ فَتُؤْذِیَهُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں بلغم تھوکے تو وہ اپنی (تھوکی ہوئی) بلغم کو چھپا دے تا کہ وہ (بلغم) کسی مؤمن کے بدن یا اس کے کپڑے کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے۔

۱۱۸۲/۳۱۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَرَاٰی فِی الْقِبْلَةِ نُخَامَةً، فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُ یُنَاجِیْ رَبَّهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَسْتَقْبِلُهُ بِوَجْهِهٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ، ثُمَّ دَعَا بِعُوْدٍ فَحَکَّهُ ثُمَّ دَعَا بِخَلُوْقٍ فَخَضَبَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھی، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے (قبلہ کی جانب) ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی شخص نہ قبلہ کی جانب بلغم ڈالے اور نہ ہی اپنی داہنی طرف (بلغم ڈالے)، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چھڑی منگا کر اس (بلغم) کو کھرچا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خوشبو منگائی اور اس جگہ پر ڈال دی۔

۱۱۸۳/۳۱۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَزَقَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَدْفِنْهُ فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیَبْزُقْ فِیْ ثَوْبِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں تھوکے تو وہ اس (تھوک) کو دفن کر دے اور اگر ایسا نہ کرے تو وہ اپنے کپڑے میں تھوکے۔

۱۱۸۴/۳۱۴ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰی اَنْ یَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ، وَقَالَ لِیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی جانب بلغم کو دیکھا تو اس کو پتھر سے کھرچ دیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص اپنے سامنے اور اپنی داہنی جانب نہ تھوکے (اور اگر تھوکنا چاہے تو) وہ اپنے بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

۱۱۸۵/۳۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُهُ الْعَرَاجِیْنُ اَنْ یَّمْسِکَهَا بِیَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ یَوْمٍ وَفِیْ یَدِهٖ وَاحِدٌ مِنْهَا فَرَاٰی نُخَامَاتٍ فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہاتھ میں چھڑیاں رکھنا پسند تھا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دست اقدس میں ایک چھڑی تھی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مسجد کے قبلہ کی جانب کھنکار دیکھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو اس (چھڑی) کے ساتھ رگڑ کر اچھی طرح صاف کر دیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غصہ کی حالت میں لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم میں

فَحَتَّهُنَّ بِهِ حَتَّى أَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهِ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِنْ عَجَّلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا، وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ وَتَفَلَ يَحْيٰى فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ.

سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی آدمی اس کے سامنے آئے اور اس کے چہرے پر تھوکے؟ بلاشبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سامنے (قبلہ کی جانب) ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے پس وہ نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے اور وہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا اپنے بائیں جانب تھوکے، اور اگر تھوک کا غلبہ ہو (اور بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے ڈالنا ممکن نہ ہو) تو وہ اس طرح کرے کہ کپڑے میں تھوک کر اسے الٹ پلٹ کردے، اور یحییٰ (راوی) نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور اسے مل دیا۔

۱۱۸۶/۳۱۶ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں بلغم تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

۱۱۸۷/۳۱۷ - وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يَتْفُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَلَا يَتْفُلْ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی (سیدنا محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی شخص اپنے دائیں جانب نہ تھوکے، اور ابن جعفر (راوی) نے کہا کہ نمازی نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکے، لیکن وہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تھوکے۔

۱۱۸۸/۳۱۸ - عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَدَفْنُهُ حَسَنَةٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسے دفن کر دینا نیکی ہے۔

۱۱۸۹/۳۱۹ - عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ عَرَكَهَا بِرِجْلِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ أَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْزُقُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

حضرت ابوسعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کو دمشق کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں سے مَل دیا، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ نے مسجد میں تھوک دیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۹۰/۳۲۰ - عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَسَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ،

حضرت ابوسہلہ السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے لوگوں کی امامت کی (نماز پڑھائی) تو اس نے قبلہ کی جانب تھوکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے، پس جب وہ (نماز سے) فارغ ہوا تو رسول

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّ لَكُمْ، فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ، وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ اٰذَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

اللہ ﷺ نے (لوگوں کو) فرمایا کہ یہ شخص آئندہ تمہیں نماز نہ پڑھائے، چنانچہ اس کے بعد اس نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس کو (نماز پڑھانے سے) روک دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی خبر دی، پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! (میں نے ان کو تمہارے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، حضرت سہلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ) میرا گمان ہے کہ (اس کے بعد) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ عزوجل کو تکلیف پہنچائی ہے۔

ف: ابوداود کی روایت میں ہے: آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''انك اذيت الله ورسوله'' تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔

۱۱۹۱/۳۲۱ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِيْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنَةٍ وَسَيِّئَةٍ فَرَاَيْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَرَاَيْتُ فِيْ سَيِّءِ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے اس (امت) کے اچھے اعمال میں، راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا، دیکھا اور اس کے برے اعمال میں مسجد میں، ایسی تھوک کو دیکھا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔

۱۱۹۲/۳۲۲ - عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنِ ابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا، وَاِلَّا فَتَحْتَ قَدَمَيْكَ وَادْلُكْهُ.

حضرت طارق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو نہ اپنے سامنے تھوکو اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکو، البتہ اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوکو، ورنہ اپنے قدموں کو کشادہ کر لو اور (تھوک کر) اس کو مل دو۔

٦ - بَابُ صِيَانَةِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الرَّوَائِحِ الْكَرِيْهَةِ

مسجدوں کو ناپسندیدہ بو سے بچانا

قبلہ کی طرف تھوکنے کا حکم اور احادیث باب سے متعلق مسائل

قبلہ کی طرف تھوکنا (خواہ نماز کی حالت میں ہو یا غیر نماز کی حالت میں ہو مطلقاً) حرام ہے۔

ابن خزیمہ اور ابن حبان اپنی صحیحین میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اس کی تھوک ہوگی (نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچانا ہے، یہ کیا کم وعید ہے)۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ مسجد میں تھوکنا مطلقاً گناہ ہے، خواہ تھوکنے کی حاجت ہو یا نہ ہو، اور اگر تھوکنے پر مجبور ہو تو اپنے کپڑے میں تھوکے (اور اسے مل دے) اور اگر کسی نے مسجد میں تھوکا تو اس نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دے (آج کل چونکہ عموماً مسجد کا فرش چپس و سیمنٹ وغیرہ کا بنا ہوا پختہ ہوتا ہے، اسی لیے مسجد میں تھوک کر

اس کو دفن کرنا متعذر رہے اور فرش کو کھودنا اس کو خراب کرنا ہے' سو اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آ بھی جائے تو اس کو کپڑے میں تھوک کر اسے مل دے' نیز اس سے کسی نمازی کو بھی تکلیف نہیں پہنچے گی)۔

اور اس باب کی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک' رینٹ اور بلغم پاک ہیں اور حالت نماز میں تھوکنے سے نماز باطل نہ ہو گی۔ (بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی ج ۳ ص ۶۰)

مسجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا مقدس و محترم گھر ہے' اسی لیے اس کے احترام و اکرام اور تقدس و ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اسے تھوک' رینٹ اور بلغم وغیرہ ناپسندیدہ چیزوں سے صاف رکھا جائے' اور اگر مسجد میں کوئی ایسی چیز نظر آ جائے جو مسجد کے تقدس کے خلاف ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دینا چاہیے' اس میں شرم و عار محسوس نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اپنی شان کے خلاف سمجھنا چاہیے۔

۱۱۹۳/۳۲۳ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِيْ خُطْبَةٍ لَهُ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الثُّوْمُ وَالْبَصَلُ' وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيْحَهَا مِنَ الرَّجُلِ فَيَاْمُرُ بِهٖ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ فَيُخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْتِيَ بِهِ الْبَقِيْعَ' فَمَنْ اَكَلَهَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! تم لہسن اور پیاز کے دو درخت کھاتے ہو جبکہ میں ان دونوں (درختوں) کو خبیث سمجھتا ہوں' اللہ کی قسم! میں دیکھا کرتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس شخص سے ان کی بدبو آتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو (نکالنے کا) حکم دیتے تو اس کا ہاتھ پکڑا جاتا اور اسے مسجد سے نکال کر بقیع (کے قبرستان) تک لایا جاتا' پس جو شخص ان (لہسن اور پیاز) کو کھانا چاہے تو وہ ان کو پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر دے۔

۱۱۹۴/۳۲۴ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس درخت سے کھائے وہ مساجد میں نہ آئے۔

۱۱۹۵/۳۲۵ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يُؤْذِيْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا' وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا' وہ ہماری مسجد میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائے' اور ایک اور موقع پر فرمایا کہ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بدبو سے تکلیف پہنچائے۔

۱۱۹۶/۳۲۶ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ نَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ وَقَعْنَا فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ فَاَكَلْنَا مِنْهَا اَكْلًا شَدِيْدًا وَنَاسٌ جِيَاعٌ' ثُمَّ رُحْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيْحَ' فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ! فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نہیں لوٹے تھے کہ خیبر فتح ہو گیا' چونکہ لوگوں کو بھوک لگی ہوئی تھی' اسی لیے ہم لہسن کے پودوں پر ٹوٹ پڑے اور ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا' پھر ہم مسجد کی طرف چل پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدبو محسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس خبیث (ناپسندیدہ) درخت سے کچھ کھایا ہے وہ مسجد میں ہمارے قریب نہ کھائے' لوگوں نے کہا: وہ (لہسن) حرام ہو گیا' وہ حرام ہو گیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے لوگو! جس چیز کو اللہ تعالیٰ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ، اِنَّہُ لَیْسَ لِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ وَلٰکِنَّھَا شَجَرَۃٌ اَکْرَہُ رِیْحَھَا.

نے حلال کیا ہے، میں اس کو حرام نہیں کر سکتا، لیکن وہ (لہسن) ایسا درخت ہے جس کی بُو کو میں پسند نہیں کرتا۔

۱۱۹۷/۳۲۷ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے، یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

۱۱۹۸/۳۲۸ - عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَکَلْتُ ثُوْمًا ثُمَّ اَتَیْتُ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُہُ قَدْ سَبَقَنِیْ بِرَکْعَۃٍ فَلَمَّا صَلّٰی قُمْتُ اَقْضِیْ فَوَجَدَ رِیْحَ الثُّوْمِ، فَقَالَ مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الْبَقْلَۃَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰی یَذْھَبَ رِیْحُھَا قَالَ فَلَمَّا قَضَیْتُ الصَّلٰوۃَ اَتَیْتُہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ عُذْرًا، نَاوِلْنِیْ یَدَکَ، قَالَ فَوَجَدْتُہُ وَاللّٰہِ سَھْلًا فَنَاوَلَنِیْ یَدَہُ فَاَدْخَلَھَا فِیْ کُمِّیْ اِلٰی صَدْرِیْ فَوَجَدَہُ مَعْصُوْبًا فَقَالَ اِنَّ لَکَ عُذْرًا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے لہسن کھایا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو ایک رکعت پڑھی جا چکی تھی، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو میں اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لیے اٹھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لہسن کی بدبو محسوس کی تو فرمایا: جو شخص اس پودے (لہسن) کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں (لہسن کھانے پر) مجبور ہوں، آپ اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیں، پس اللہ کی قسم! میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بہت ہی نرم پایا، چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا دست اقدس بڑھایا اور اس کو میری (قمیص) کی آستین میں ڈال کر میرے سینے تک لے گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (سینے) کو (کسی مرض کی وجہ سے) جکڑا ہوا پایا تو فرمایا: واقعی تم (لہسن کھانے میں) معذور ہو۔

ف: لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ ان کی بدبو سے مسلمانوں (اور فرشتوں) کو اذیت پہنچتی ہے، اسی طرح ہر وہ چیز جس کے کھانے، پینے سے بدبو آئے (مثلاً سگریٹ، حقہ، نسوار اور چرس وغیرہ) اسے کھا پی کر مسجد میں نہیں آنا چاہیے تا کہ ان کی بدبو سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے، اور اگر کوئی آدمی بدبودار اشیاء کھا پی کر مسجد میں آنا چاہے تو پہلے مسواک وغیرہ سے اپنے دانتوں کو اچھی طرح صاف کر کے بدبو کو زائل کرے، پھر مسجد میں آئے، نیز ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر بدبو کے ساتھ نہیں آنا چاہیے۔

۷ - بَابُ جَامِعٍ فِیْمَا تُصَانُ عَنِ الْمَسَاجِدِ

جن چیزوں سے مسجدوں کو بچانا چاہیے

۱۱۹۹/۳۲۹ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت

وَسَلَّمَ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ.

کرنے، اس میں اشعار پڑھنے، اس میں گم شدہ چیز کے اعلان کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

ف: مسجد میں ایسے اشعار کے پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جو مذموم ہوں اور برائی پر برانگیختہ کرنے والے ہوں، اور جو اشعار حمد باری تعالیٰ، نعت رسولِ مقبول ﷺ اور وعظ ونصیحت پر مشتمل ہوں یا جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب سے متعلق ہوں، ان کا مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

مسجد میں محمود اشعار پڑھنے کا جواز

عن عائشة قالت کان رسول اللهﷺ يضع لحسان منبرا في المسجد فيقول عليه يفحو من قال في رسول اللهﷺ ان روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول اللهﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) کے لیے مسجد میں منبر رکھتے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی ہجو کرتے۔ اس وقت تک روح القدس (جبریل امین) حضرت حسان کے ساتھ ہوتے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لڑتے رہتے۔

حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے ثناء خواں تھے، ان کی شاعری رسول اللہ ﷺ کی ثناء خوانی اور آپ ﷺ کے گستاخوں کی گستاخی کے جواب دینے کے لیے مخصوص تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود اس کا اہتمام اس طرح فرماتے کہ مسجد میں ان کے لیے منبر رکھتے، جس پر کھڑے ہو کر وہ رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کرتے اور آپ ﷺ کے گستاخوں کی گستاخی کا اشعار کی صورت میں جواب دیتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش ہو کر دعا دیتے: اے اللہ! اس (حسان) کی روح القدس (جبریل امین) کے ذریعہ مدد فرما۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں محفل نعت کا اہتمام کرنا، نعت پڑھنا اور نعتیہ کلام کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی گستاخی کا جواب دینا سنتِ صحابہ ہے، نیز نعت خواں حضرات کے لیے دعا کرنا بھی سنت ہے۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ثناء خوانی بہت بڑی سعادت اور بہت بڑا اعزاز ہے، اسی لیے محفل نعت کا اہتمام کرنے والے اور نعت پڑھنے والے پابند شریعت ہوں، ورنہ آج کل عموماً ایسی محافل کا اہتمام کرنے والے احکامِ شرع سے کوسوں دور ہوتے ہیں اور نعت خواں حضرات بھی پیشہ ور ہوتے ہیں، جنہیں شریعت محمدیہ کے احکام سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، عشق ومحبت کے دعوے صرف ان کی زبان وقال تک ہی محدود ہوتے ہیں اور ان کا حال ووضع ان کے قال اور بلند بانگ دعووں کے خلاف ہوتا ہے۔

۳۳۰/۱۲۰۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۱/۱۲۰۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ فِي الْمَسْجِدِ ضَالَّةً فَلْيَقُلْ لَهُ لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز (کی تلاش کے لیے بلند آواز سے) اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ (گم شدہ چیز) واپس نہ لوٹائے، کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی

لِهٰذَا.

گئیں۔

۱۲۰۲/۳۳۲ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْاَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَهُ لَا وَجَدْتَهُ، اِنَّمَا بُنِيَتْ هٰذِهِ الْبُيُوْتُ قَالَ مُؤَمِّلٌ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) مسجد میں نماز فجر کے بعد ایک دیہاتی آدمی نے (اٹھ کر) کہا: سرخ اونٹ کون لے گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کا یہ اعلان سن کر) فرمایا: تمہیں یہ اونٹ نہ ملے، تمہیں یہ اونٹ نہ ملے، یہ گھر یعنی مسجدیں صرف انہی کاموں کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۰۳/۳۳۳ - عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيْهَا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ غَيْرِ مَرْفُوْعَةٍ) وَلَا يُنْشَدُ فِيْهَا الْاَشْعَارُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجدوں میں نہ حدود جاری کی جائیں اور نہ ہی ان میں قصاص لیا جائے۔ (ایک غیر مرفوع روایت میں یہ زیادہ ہے:) اور نہ ہی ان میں اشعار پڑھے جائیں۔

۱۲۰۴/۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ عُثْمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ وَهِيَ اُمُّ بَنِيْ شَيْبَةَ الْاَكَابِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا شَيْبَةَ فَفَتَحَ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ وَرَجَعَ وَفَرَغَ، وَرَجَعَ شَيْبَةُ، اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجِبْ، فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرْنًا فَغَيِّبْهُ، قَالَ مَنْصُوْرٌ فَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ اُمِّيْ عَنْ اُمِّ عُثْمَانَ بِنْتِ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِي الْمُصَلِّيْنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ خَالِهِ مُسَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اُمِّ مَنْصُوْرٍ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا،

حضرت ام عثمان بنت سفیان، اور یہ خاتون بنوشیبہ اکابر کی والدہ ہیں، محمد بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ اس خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خانہ کعبہ کا دروازہ کھلوانے کے لیے) شیبہ کو بلایا تو اس نے (آ کر خانہ کعبہ کا دروازہ) کھولا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) میں داخل ہوئے اور نماز سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور شیبہ بھی واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاصد کو بلایا اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے بیت اللہ شریف میں (مینڈھے کا) سینگ دیکھا ہے، سو تم اسے چھپا دو۔ (ایک روایت میں ہے:) حضرت ام عثمان بنت سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (قاصد) سے دورانِ گفتگو فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازیوں کو غافل کر دے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت صفیہ بنت شیبہ ام منصور (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ بنوسُلیم کی ایک خاتون (ام عثمان بنت سفیان) نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ کی طرف پیغام بھیج کر اسے بلایا، اور ایک روایت میں ہے کہ اس (خاتون) نے حضرت عثمان بن طلحہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے فرمایا کہ جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو

اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، وَقَالَ مَرَّةً اِنَّهَا سَاَلَتْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ لِمَ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ كُنْتُ رَاَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ حِيْنَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُشْغِلُ الْمُصَلِّيْ، قَالَ سُفْيَانُ لَمْ تَزَلْ قَرْنَا الْكَبْشِ فِي الْبَيْتِ حَتّٰى اِحْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا.

میں نے (اس میں) مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے اور میں تمہیں ان (سینگوں) کے چھپانے کا حکم دینا بھول گیا تھا' سو تم ان کو چھپا دو' کیونکہ بیت اللہ شریف میں کسی ایسی چیز کا موجود ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو مشغول کر دے' سفیان (راوی) کا بیان ہے کہ مینڈھے کے دو سینگ ہمیشہ بیت اللہ شریف میں موجود رہے' یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کو آگ لگ گئی تو یہ سینگ بھی جل گئے۔

بیت اللہ شریف میں مینڈھے کے سینگ اور ان کے جلنے کا سبب

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو راہِ خدا میں ذبح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا اور بطور فدیہ ایک مینڈھا بھیجا' جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور فدیہ ذبح کیا' وہ مینڈھا چونکہ متبرک تھا' اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے سینگوں کو خانہ کعبہ میں بطور تبرک لٹکا دیا' چنانچہ وہ سینگ محفوظ رہے' لوگ ان کی زیارت کرتے اور ان سے تبرک حاصل کرتے حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عظمت وحرمت اور برکت کو برقرار رکھا اور ان کو خانہ کعبہ میں محفوظ رہنے دیا' یہاں تک کہ یزید بن معاویہ کی منحوس خلافت میں حرہ کا واقعہ پیش آیا' جس میں مسجد نبوی سمیت مدینہ اور اہل مدینہ کی بے حرمتی کی گئی' بعد ازاں یزیدی لشکر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا' وہاں پہنچ کر حضرت عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کیا' ان سے جنگ کی اور اس لشکر نے منجنیق کے ذریعے پتھر برسائے اور آگ کے گولے برسائے' چنانچہ ان کی آگ کے شعلوں سے کعبہ مکرمہ کے پردے' اس کی چھت اور اس مینڈھے کے سینگ جل گئے' جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنایا تھا اور یہ دونوں سینگ کعبہ مکرمہ کی چھت میں نصب تھے۔ (تاریخ الخلفاء' وغیرہ)

۱۲۰۵/۳۳۵ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں (کی زیب و زینت) پر فخر کریں گے۔

۱۲۰۶/۳۳۶ - عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْقَمْلَةَ فِيْ ثَوْبِهٖ فَلْيَصُرَّهَا وَلَا يُلْقِهَا فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت حضرمی بن لاحق ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کپڑے میں جوں دیکھے تو اسے سمیٹ لے اور اسے مسجد میں نہ ڈالے۔

۱۲۰۷/۳۳۷ - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ بْنَ كُرْزٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ فِيْ ثَوْبِهٖ قَمْلَةً فَاَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کُرز' اہل مکہ کے ایک قریشی شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے میں جُوں کو پایا اور اسے مسجد میں ڈالنے کے لیے پکڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو' اس کو اپنے کپڑے میں رکھ لو' یہاں تک کہ تم مسجد

وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ، اُرْدُدْهَا فِيْ ثَوْبِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

سے نکل جاؤ۔

۱۲۰۸/۳۳۸ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَاَصْحَابُهُ مَعَهُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَاءِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ قُمْ فَاْتِنَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشِنَّهُ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب نے کہا: رک جاؤ، رک جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس (کے پیشاب) کو نہ روکو، اسے چھوڑ دو (پیشاب کرنے دو)، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُسے بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں گندگی، پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے نہیں ہوتیں، بلکہ یہ (مسجدیں) قرآن کریم پڑھنے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں میں سے ایک شخص سے فرمایا: اٹھو اور پانی کا ڈول لے کر اس (پانی) کو اس (پیشاب والی جگہ) پر بہادو تو اس نے پانی کا ڈول لیا اور اس پر بہادیا۔

۸ - بَابُ مَا يُبَاحُ فِعْلُهُ فِي الْمَسَاجِدِ

جواُمور مسجدوں میں مباح ہیں

۱۲۰۹/۳۳۹ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَنَقِيْلُ فِيْهِ وَنَحْنُ شَبَابٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) مَا كَانَ لِيْ مَبِيْتٌ وَلَا مَاْوٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم مسجد میں سوتے تھے، اسی میں قیلولہ کرتے تھے اور (اس وقت) ہم جوان تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں میری شب باشی کی جگہ اور جائے پناہ مسجد میں ہی ہوتی تھی۔

۱۲۱۰/۳۴۰ - عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد میں چت لیٹے ہوئے تھے اور اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

۱۲۱۱/۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِيْ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں پچھنے لگوائے۔ (اسحاق بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ) میں نے ابن لھیعہ سے پوچھا کہ کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی مسجد بیت میں (پچھنے لگوائے)؟ انہوں نے کہا: نہیں، مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (پچھنے لگوائے)۔

اِحْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ، قُلْتُ لِابْنِ لَهِيعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ؟ قَالَ لَا، فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۱۲/۳۴۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ، فَإِنَّهُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے درآں حالیکہ حبشی (لوگ مسجد میں) کھیل رہے تھے تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ان کو ڈانٹا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ بنوارفدہ (ارفدہ کی اولاد) ہیں۔

۱۲۱۳/۳۴۳ - عَنْ سَعِيدٍ (بْنِ الْمُسَيَّبِ) قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يَنْشُدُ (وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ يَنْشُدُ الشِّعْرَ) فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ تَنْشُدُ الشِّعْرَ؟) قَالَ كُنْتُ أَنْشُدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ قَالَ نَعَمْ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ فَانْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

حضرت سعید (بن مسیّب) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے اور اس وقت وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو آپ نے ان کو گھور کر دیکھا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں شعر پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں (مسجد میں شعر) پڑھا کرتا تھا، درآں حالیکہ اس میں وہ شخصیت موجود ہوتی تھیں جو تم سے کہیں بہتر تھیں، پھر حضرت حسان نے حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے حسان!) تم میری طرف سے (کافروں کو) جواب دو (اور کہا:) اے اللہ! اس کی روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے مدد فرما؟ انہوں نے کہا: ہاں! (ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز آ گئے اور جان گئے کہ اس سے ان کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں)۔

۹ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ مَسَاجِدَ لِلتَّبَرُّكِ وَالتَّعْظِيمِ

انبیاء کرام اور نیک لوگوں کی قبروں کو حصولِ تبرک اور تعظیم کے لیے سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

۱۲۱۴/۳۴۴ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُلْقِي خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ رَفَعْنَاهَا عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ تَقُولُ عَائِشَةُ يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈالنے لگے، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھبراتے تو ہم اس (چادر) کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرۂ انور سے ہٹا دیتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس حال میں فرماتے: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

الَّذِيْ صَنَعُوْا.

فرماتی ہیں کہ آپ (ﷺ) اپنی امت کو ان (یہود ونصاریٰ) کے کاموں جیسے کاموں سے ڈراتے تھے۔

۱۲۱۵/۳۴۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبْشَةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ تَذَاكَرُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ ذَكَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا فِيْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ) فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہما) نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا (اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی مرض (وفات) کے وقت آپ (ﷺ) کے سامنے باتیں کیں تو حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہما) نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا) اور اس میں تصویریں تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں تصویریں بناتے، قیامت کے دن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

۱۲۱۶/۳۴۶ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ حِيْنَ اشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَتْ فَهُوَ يَضَعُهَا مَرَّةً عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَرَّةً يَكْشِفُهَا عَنْهُ وَيَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَرِّمُ ذٰلِكَ عَلٰى اُمَّتِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی تکلیف میں شدت ہوئی تو آپ (ﷺ) پر ایک سیاہ چادر تھی تو آپ (ﷺ) اس (چادر) کو کبھی اپنے چہرۂ انور پر ڈال لیتے اور کبھی اسے اپنے چہرۂ انور سے ہٹا لیتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہلاک و برباد کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، آپ (ﷺ) نے اس عمل (قبروں کو سجدہ گاہ بنانے) کو اپنی امت پر حرام قرار دیا۔

ف: صاحبِ قبر کی تعظیم کے لیے قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے، اور صاحبِ قبر کی عبادت کے لیے قبر کو سجدہ کرنا شرک و کفر ہے، نمازی کے سامنے اگر قبر ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز (مثلاً دیوار یا کپڑا وغیرہ) حائل ہو تو بلا کراہت نماز جائز ہے، اگر قبرستان میں مسجد بنی ہوئی ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۱۰ - بَابُ جَوَازِ نَبْشِ قُبُوْرِ الْكُفَّارِ وَاتِّخَاذِ اَرْضِهَا مَسَاجِدَ

کفار کی قبروں کو اکھیڑ کر ان پر مساجد بنانے کا جواز

۱۲۱۷/۳۴۷ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّجَّارِ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَخَرِبٌ وَقُبُوْرٌ مِنْ قُبُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَامِنُوْنِيْ فَقَالُوْا لَا نَبْغِيْ بِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسجد نبوی ﷺ کی جگہ بنو نجار کی ملکیت تھی اور اس میں کھجور کے درخت اور کھنڈرات تھے اور زمانہ جاہلیت (کے مشرکین) کی قبریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے بنو نجار کو فرمایا: تم مجھ سے (اس جگہ کی) قیمت چکا لو انہوں نے عرض کیا: ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کریں گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا

ثَمَنًا اِلَّا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِّعَ وَبِالْحَرْثِ فَاُفْسِدَ وَبِالْقُبُوْرِ فَنُبِشَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ ذٰلِكَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ.

تو کھجوروں کے درخت کاٹ دیئے گئے، کھیتی کو برابر (ختم) کر دیا گیا اور (مشرکین کی) قبروں کو اکھیڑ دیا گیا اور اس (مسجد نبوی بنانے) سے پہلے جب بھی نماز کا وقت ہوتا، رسول اللہ ﷺ بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ لیتے۔

۱۱ - بَابُ جَوَازِ اِتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

گرجا گھروں کو مساجد بنانے کا جواز

۱۲۱۸/۳۴۸ - عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَفَدْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَدَّعْنَا اَمَرَنِيْ فَاَتَيْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَحَثَا مِنْهَا ثُمَّ مَجَّ فِيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَوْكَاهَا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ بِهَا وَانْضَحْ مَسْجِدَ قَوْمِكَ وَاْمُرْهُمْ اَنْ يَرْفَعُوْا بِرُؤُوْسِهِمْ اَنْ رَفَعَهَا اللّٰهُ قُلْتُ اِنَّ الْاَرْضَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ بَعِيْدَةٌ وَاِنَّهَا تَيْبَسُ قَالَ فَاِذَا يَبِسَتْ فَمُدَّهَا.

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم وفد کی صورت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، پس جب آپ (ﷺ) ہمیں رخصت کرنے لگے تو مجھے (برتن میں پانی لانے کا) حکم دیا تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں پانی کا برتن پیش کیا، آپ (ﷺ) نے اس سے ایک چلو لیا (اور اس سے وضو کیا اور تین بار کلی کی) اور تینوں بار اس کلی کا پانی اس برتن میں ڈالا، پھر اس (برتن) کا منہ باندھ دیا، پھر فرمایا: اسے لے جاؤ اور اپنی قوم کی مسجد میں چھڑک دینا اور انہیں کہنا کہ وہ اپنے سروں کو بلند رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بلند کر دے گا، میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے علاقہ کے درمیان کافی فاصلہ ہے اور یہ پانی خشک ہو جائے گا، فرمایا: جب یہ خشک ہو جائے تو اس میں اور پانی ملا کر زیادہ کر لینا۔

۱۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ

گھروں میں مساجد بنانے کا حکم

۱۲۱۹/۳۴۹ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِيْ دِيَارِنَا وَاَمَرَنَا اَنْ نُنَظِّفَهَا.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے گھروں میں مسجدیں بنانے (نماز کے لیے ایک جگہ مخصوص کرنے) کا حکم دیا اور انہیں پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا۔

۱۲۲۰/۳۵۰ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبُنْيَانِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور انہیں پاک وصاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۱۲۲۱/۳۵۱ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَبِيْ مِنَ الشَّامِ وَافِدًا وَاَنَا مَعَهُ فَلَقِيْنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَ اَبِيْ حَدِيْثًا عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبِيْ اَيْ بُنَيَّ احْفَظْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّهُ مِنْ

حضرت علی بن زید بن جُدعان کا بیان ہے کہ مجھے ابوبکر بن انس بن مالک نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا کہ میرے والد ایک وفد کے ساتھ شام سے آئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا، پس ہماری ملاقات محمود بن ربیع سے ہوئی، تو میرے والد نے عتبان بن مالک کے حوالہ سے ایک حدیث سنائی، میرے والد نے فرمایا: اے بیٹے! اس حدیث کو یاد رکھنا

كُنُوْزِ الْحَدِيْثِ، فَلَمَّا قَفَلْنَا انْصَرَفْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَإِذَا هُوَ حَيٌّ، وَإِذَا شَيْخٌ أَعْمٰى مَعَهُ، قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَعَمْ، ذَهَبَ بَصَرِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ بَصَرِيْ وَلَا أَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَكَ فَلَوْ بَوَّأْتَ فِيْ دَارِيْ مَسْجِدًا فَصَلَّيْتَ فِيْهِ فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ نَعَمْ فَإِنِّيْ غَادٍ عَلَيْكَ غَدًا، قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى مِنَ الْغَدِ الْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَامَ حَتّٰى أَتَاهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَاءَ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ) فَقَالَ يَا عِتْبَانُ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُبَوِّئَ لَكَ فَوَصَفَ لَهُ مَكَانًا فَبَوَّأَ لَهُ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ حُبِسَ أَوْ جَلَسَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاحْتَبَسُوْا عَلٰى طَعَامٍ) وَبَلَغَ مَنْ حَوْلَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءُوْا حَتّٰى مُلِئَتْ عَلَيْنَا الدَّارُ فَذَكَرُوا الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا يَلْقَوْنَ مِنْ أَذَاهُمْ وَشَرِّهِمْ حَتّٰى صَيَّرُوْا أَمْرَهُمْ إِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ) وَقَالُوْا مِنْ حَالِهِ وَمِنْ حَالِهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، فَلَمَّا أَكْثَرُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالُوْا إِنَّهُ لَيَقُوْلُهُ، قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَئِنْ قَالَهَا صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ لَا تَأْكُلُهُ النَّارُ أَبَدًا قَالُوْا فَمَا فَرِحُوْا بِشَيْءٍ قَطُّ كَفَرْحِهِمْ بِمَا قَالَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ (بْنِ مَالِكٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جِئْتَ صَلَّيْتَ فِيْ دَارِيْ أَوْ قَالَ فِيْ بَيْتِيْ لَا تَّخَذْتُ مُصَلَّاكَ مَسْجِدًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فِيْ دَارِهِ أَوْ قَالَ فِيْ بَيْتِهِ، وَاجْتَمَعَ قَوْمُ عِتْبَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کیونکہ یہ (حدیث) احادیث کے خزانوں میں سے ہے، پس جب ہم سفر سے لوٹ کر مدینہ آئے ہم نے اس شخص کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا تو وہ شخص زندہ تھے اور ان کے ساتھ ایک نابینا بزرگ تھے، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اس (نابینا بزرگ) سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بہت اچھا! (میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں) رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میری بصارت ختم ہوگئی تھی، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بصارت ختم ہوگئی ہے اور میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا، سو اگر آپ میرے گھر (میں تشریف لائیں اور اس) میں مسجد کا انتخاب کریں اور آپ اس میں نماز پڑھ لیں تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں گا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: بہت اچھا! میں کل تمہارے پاس آؤں گا، چنانچہ اگلے دن آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہو کر اس کے ہاں تشریف لائے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (ﷺ)، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے) تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عتبان! تمہیں کون سی جگہ پسند ہے جس کو میں تمہارے لیے منتخب کروں تو اس نے ایک جگہ کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے اس کے لیے جگہ منتخب کی اور اس میں (برکت کے لیے) نماز پڑھی، پھر آپ (ﷺ) کو روک لیا گیا یا آپ (ﷺ) بیٹھ گئے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کھانا کھانے کے لیے رک گئے) اور جب ہمارے اردگرد کے انصار کو پتا چلا تو وہ بھی آ گئے یہاں تک کہ ہمارا گھر بھر گیا، پھر لوگوں نے منافقین، ان کی تکلیفوں اور ان کی شرارتوں کا ذکر کیا یہاں تک انہوں نے اپنے معاملہ کا انجام ان (منافقین) میں سے ایسے شخص تک ختم کیا جسے مالک بن دخشم کہا جاتا تھا (اور ایک روایت میں دخشن یا دخیشن ہے) اور لوگ اس کے خصائل ذمیمہ کا ذکر کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ خاموش (ہوکر ان کی باتیں سنتے) رہے، جب وہ زیادہ باتیں کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے؟ جب آپ (ﷺ) نے یہ بات تیسری بار دُہرائی تو لوگوں نے کہا کہ یقیناً وہ اس بات کا قائل ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر اس نے یہ کلمہ صدق دل سے پڑھا ہے تو اسے (جہنم کی) آگ کبھی نہیں کھائے گی تو

فَذَكَرُوْا مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ وَإِنَّهُ يُعَرِّضُوْنَ بِالنِّفَاقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوْا بَلٰى، قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ صَادِقٌ بِهَا إِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ النَّارُ.

لوگوں کو جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات سے خوشی ہوئی، اتنی خوشی کسی چیز سے کبھی نہ ہوئی تھی‘ (اور دوسرے طریق سے) حضرت ثابت‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی بصارت ختم ہوگئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ میرے غریب خانہ میں تشریف لائیں اور اس میں نماز پڑھیں تو میں آپ کی جائے نماز کو مسجد بنالوں گا‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور ان کے گھر میں نماز پڑھی‘ اور حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی قوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی‘ راوی کا بیان ہے کہ پھر لوگوں نے مالک بن دخشم کا ذکر کیا‘ کہنے لگے: یارسول اللہ! اس کی یہ حالت ہے‘ اس کی فلاں خصلت ہے اور اشارہ کنایہ سے اسے منافق کہنے لگے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! (وہ اس بات کا قائل ہے)‘ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! جو بھی بندہ اس کلمہ کو صدق دل سے پڑھے گا تو اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کردی جائے گی۔

۱۲۲۲/۳۵۲ - عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ضَخْمًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَبَسَطُوْا لَهُ حَصِيْرًا وَنَضَحُوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُوْدِ، أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

حضرت انس بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک انصاری آدمی موٹا تھا‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تھا‘ اس (موٹے آدمی) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا‘ چنانچہ اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے کھانا تیار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی‘ اور لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے چٹائی بچھائی اور (اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے) اس پر پانی چھڑکا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (چٹائی) پر دو رکعت نماز پڑھی‘ آلِ جارود میں سے ایک شخص نے اس (موٹے آدمی) سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ نماز آج ہی پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

احادیث باب سے متعلق مسائل

یہ باب درج ذیل احکام اور فوائد جلیلہ پر مشتمل ہے:

(۱) کسی شرعی عذر کی بناء پر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے‘ مثلاً ایک شخص نابینا ہے یا اور کوئی بیماری یا عذر ہے جس کی وجہ سے وہ مسجد جماعت میں نہیں جاسکتا تو اس کے لیے گھر وغیرہ میں بغیر جماعت نماز پڑھنا رخصت ہے۔

(۲) آفت زدہ شخص کا اپنے بارے میں لوگوں کو خبر دینا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں مذموم شکوہ نہ ہو۔
(۳) گھروں میں نماز کے لیے ایک جگہ کو معین کر لینا جائز ہے (جس کو مسجد بیت کہا جاتا ہے)۔
(۴) گھروں میں نماز کے لیے جو جگہ مسجد بنائی جاتی ہے، وہ مالک مکان کی ملکیت میں ہی رہتی ہے، بخلاف محلّہ کی مسجد کے کہ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں رہتی (وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں رہتی ہے)۔
(۵) نیک لوگوں کی جائے نماز اور علماء حضرات کی مساجد سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔
(۶) جب کسی نیک آدمی کو کسی چیز کی طرف دعوت دی جائے تا کہ اس سے برکت حاصل کی جائے تو اس نیک آدمی کو چاہیے کہ وہ اس دعوت کو قبول کرے، جبکہ اسے ریاء کاری کا خوف نہ ہو۔
(۷) کسی سے وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کیا جائے۔
(۸) جب علماء کرام کو کھانے وغیرہ کی دعوت دی جائے تو ان کا خوب اکرام واحترام کیا جائے۔
(۹) حاکم وقت کو کسی کے فسق ونفاق سے آگاہ کرنا جائز ہے اور حاکم وقت کے لیے ضروری ہے کہ جو فسق ونفاق اس کے سامنے ذکر کیا گیا ہے تو وہ اجمالی طور پر اس کی توجیہ کر دے۔
(۱۰) جو شخص کسی کے پاس جائے وہ اس کی رضا وخوشی سے امامت کرا سکتا ہے۔
(۱۱) جب کوئی نیک آدمی کسی کے گھر جائے تو اہل محلّہ کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی زیارت کے لیے اس کی مجلس میں حاضر ہوں اور اس کا اکرام واحترام کریں اور اس سے (علمی وعملی) استفادہ کریں۔
(۱۲) کسی شخص کا ذکر کسی ایسی بُرائی سے کیا جا رہا ہو جس سے وہ بَری ہو (یعنی اس میں وہ بُرائی نہ ہو) تو اس سے اس کا دفاع کرنا ضروری ہے۔
(۱۳) جس شخص کی موت توحید پر ہوئی، وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ (بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی ج ۳ ص ۸۲)

اَبْوَابُ سَتْرِ الْعَوْرَةِ

ستر عورت (شرمگاہ چھپانے) کا بیان

۱ - بَابُ حَدِّ الْعَوْرَةِ وَبَيَانِهَا وَحُجَّةِ مَنْ قَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

شرمگاہ کی حد کا بیان، اور ران کو شرمگاہ کہنے والوں کی دلیل

۱۲۲۳/۳۵۳ - ز عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْرِزْ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی ران کو ظاہر (برہنہ) نہ کرو اور تم نہ زندہ آدمی کی ران کو دیکھو اور نہ ہی مردے کی ران کو دیکھو۔

۱۲۲۴/۳۵۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَفَخِذُهُ خَارِجَةٌ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّ فَخِذَ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس کی ران برہنہ تھی، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنی ران کو ڈھانپو (چھپاؤ) کیونکہ آدمی کی ران بھی اس کی شرمگاہ میں سے ہے۔

۱۲۲۵/۳۵۵ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری

وَسَلَّمَ مُرُوْا اَبْنَاءَ كُمْ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ، وَإِذَا اَنْكَحَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ اَوْ اَجِيْرَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهٖ، فَاِنَّ مَا اَسْفَلَ مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهٖ.

اولاد ساتھ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے تو (نماز نہ پڑھنے پر) انہیں مارو اور ان کے بستر الگ کر دو، اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنی باندی کا اپنے غلام یا اپنے ملازم سے نکاح کر دے تو وہ اس (باندی) کی شرمگاہ کا کوئی حصہ بھی نہ دیکھے، اور آدمی کی ناف کے نیچے سے لے کر اس کے گھٹنوں تک اس کی شرمگاہ ہے۔

۱۲۲۶/۳۵۶ - عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى جَرْهَدًا فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ، فَقَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدِ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ جَرْهَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَخِذُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ عَوْرَةٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كَاشِفٌ فَخِذِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ.

حضرت زرعہ بن مسلم، حضرت جرہد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جرہد کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ان پر چادر تھی اور ان کی ران ننگی تھی، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: ران بھی شرمگاہ ہے، (اور دوسرے طریق سے) حضرت عبداللہ بن جرہد اسلمی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت جرہد سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان آدمی کی ران بھی شرمگاہ ہے، (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے:) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور اس وقت میں نے اپنی ران کو برہنہ کیا ہوا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے (مجھے) فرمایا: اس (ران) کو ڈھانپ لو کیونکہ یہ بھی شرمگاہ میں سے ہے۔

۱۲۲۷/۳۵۷ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ خَتَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَعْمَرٍ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَخِذِهٖ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرْ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ، فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ.

حضرت محمد بن جحش، جو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے (اور ان کا پورا نام محمد بن عبداللہ بن جحش ہے) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد کے صحن میں حضرت معمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے، درآں حالیکہ وہ گوٹ مارے ہوئے بیٹھے تھے اور ان کی ران کا ایک حصہ کھلا ہوا (برہنہ) تھا، تو نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ لو کیونکہ ران بھی شرمگاہ ہے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ، حضرت معمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے اور میں بھی آپ (ﷺ) کے ہمراہ تھا، اور حضرت معمر (رضی اللہ عنہ) کی دونوں رانیں کھلی ہوئی (برہنہ) تھیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ رانیں بھی شرمگاہ ہیں۔

ف: اس باب کی احادیث اس بات کی دلیل ہے کہ ناف اور گھٹنوں کے درمیان والی جگہ شرمگاہ ہے۔ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے، البتہ حنفیہ کے نزدیک ناف اور گھٹنے شرمگاہ میں داخل ہیں، جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ناف اور گھٹنے شرمگاہ میں

داخل نہیں ہیں۔

۲ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ لَمْ يَرَ اَنَّ الْفَخِذَ وَالسُّرَّةَ مِنَ الْعَوْرَةِ

ران اور ناف کو شرمگاہ نہ کہنے والوں کی دلیل

۱۲۲۸/۳۵۸ - عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذَيْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذَيْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الحديث"

حضرت انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خیبر کے لیے نکلے تو ہم نے اس (خیبر) کے نزدیک صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) بھی سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہ کا ردیف (یعنی آپ کے پیچھے سوار) تھا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے گھوڑے کو) خیبر کے گلی کوچوں میں دوڑایا اور اس وقت میرے گھٹنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رانوں کو چھو رہے تھے، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رانوں سے چادر ہٹ چکی تھی اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رانوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔

۱۲۲۹/۳۵۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا كَاشِفًا عَنْ فَخِذِهٖ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَاَرْخٰى عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ، فَلَمَّا قَامُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاَذِنْتَ لَهُمَا وَاَنْتَ عَلٰى حَالِكَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ اَرْخَيْتَ عَلَيْكَ ثِيَابَكَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِ مِنْ رَجُلٍ وَاللّٰهِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَحْيِ مِنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ران کھلی ہوئی (برہنہ) تھی، پس حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اجازت مانگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں (آنے کی) اجازت دے دی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی حالت میں بیٹھے رہے، پھر حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اجازت مانگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں اجازت دے دی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی حالت میں بیٹھے رہے، پھر حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اجازت مانگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (برہنہ ران) پر اپنا کپڑا ڈال لیا، پس جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) نے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دی اور آپ اپنی حالت میں بیٹھے رہے، لیکن جب حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اجازت مانگی تو آپ نے اپنی برہنہ ران پر اپنا کپڑا ڈال لیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے عائشہ! بخدا! میں ایسے شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

۱۲۳۰/۳٦۰ - عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَقِيَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَرِنِيْ اُقَبِّلْ مِنْكَ حَيْثُ

حضرت عمیر بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا کہ ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے (حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے) کہا کہ آپ مجھے (اپنے جسم کی) وہ جگہ

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ' فَقَالَ بِقَمِيْصِهٖ' قَالَ فَقَبَّلَ سُرَّتَهٗ.

دکھائیں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے ہوئے دیکھا ہے تاکہ میں اس جگہ کو بوسا دوں' تو آپ نے اپنی قمیص (اپنے پیٹ سے) ہٹائی' راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ناف کو بوسہ دیا۔

٣ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وُجُوْبِ سَتْرِ الْعَوْرَةِ

شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے

١٢٣١/٣٦١ - عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قُلْتُ فَاِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَوَضَعَهَا عَلٰى فَرْجِهٖ)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہیں کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنی بیوی اور اپنی باندی کے سوا (باقی تمام لوگوں سے) اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو (چھپاؤ)' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب لوگوں کا تعلق ایک دوسرے سے ہو' وہ اکٹھے رہتے ہوں (جیسے باپ' دادا' بیٹا اور بیٹی وغیرہ) آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنی پوری کوشش کرو کہ تمہاری شرمگاہ کوئی نہ دیکھے' میں نے عرض کیا: جب ہم میں سے کوئی تنہا ہو (کہ اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو)؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (لوگوں کی بہ نسبت) اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیاء کیا جائے۔ (ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے اپنی شرمگاہ پر رکھا۔)

نوٹ: حضور نبی کریم ﷺ کا اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھنا' اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ شرمگاہ کو چھپایا جائے۔

١٢٣٢/٣٦٢ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ' وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے۔ دو برہنہ مرد ایک کپڑے (لحاف وغیرہ) میں اکٹھے نہ سوئیں اور نہ ہی دو برہنہ عورتیں ایک کپڑے میں اکٹھی سوئیں۔

١٢٣٣/٣٦٣ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَاءَ لَمْ يُلْقِ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يُوَارِيَ عَوْرَتَهٗ فِي الْمَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران (علیہ الصلوۃ والسلام) جب پانی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو جب تک وہ اپنی شرمگاہ کو پانی میں چھپا نہ لیتے' اس وقت تک اپنے کپڑے کو (اتار کر زمین پر) نہ رکھتے۔

١٢٣٤/٣٦٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نہ تو نبی کریم ﷺ کی

مَا نَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَطُّ، اَوْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَطُّ.

شرمگاہ کی طرف کبھی نظر کی اور نہ ہی میں نے نبی کریم ﷺ کی شرمگاہ کو کبھی دیکھا ہے۔

٤ - بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَنَّ الْمَرْاَةَ الْحُرَّةَ كُلَّهَا عَوْرَةٌ اِلَّا وَجْهَهَا وَ كَفَّيْهَا

آزاد عورت پوری کی پوری شرمگاہ ہے ماسوا چہرے اور ہتھیلیوں (اور پیروں) کے

۱۲۳۵/۳۶۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بالغہ (جوان) عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔

۱۲۳۶/۳۶۶ - عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلٰی صَفِيَّةَ اُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَاَتْ بَنَاتٍ لَهَا يُصَلِّيْنَ بِغَيْرِ خِمَرَةٍ قَدْ حِضْنَ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا تُصَلِّيَنَّ جَارِيَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا فِیْ خِمَارٍ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیَّ وَكَانَتْ فِیْ حِجْرِیْ جَارِيَةٌ فَاَلْقٰی عَلَیَّ حَقْوَهُ فَقَالَ شُقِّيْهِ بَيْنَ هٰذِهٖ وَبَيْنَ الْفَتَاةِ الَّتِیْ فِیْ حِجْرِ اُمِّ سَلَمَةَ فَاِنِّیْ لَا اُرَاهَا اِلَّا قَدْ حَاضَتْ اَوْ لَا اُرَاهُمَا اِلَّا قَدْ حَاضَتَا.

حضرت محمد (بن سیرین) کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (واقعہ جنگ جمل کے بعد بصرہ میں عبد اللہ بن خلف کے مکان میں) حضرت صفیہ ام طلحہ کے ہاں ٹھہریں تو آپ نے اس (صفیہ) کی جوان بیٹیوں کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی لڑکی اوڑھنی کے بغیر نماز نہ پڑھے' کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو میری زیر پرورش تھی تو آپ (ﷺ) نے میری طرف اپنی چادر کو پھینک کر فرمایا: اس (چادر) کے دو حصے کر کے ایک حصہ اس لڑکی کو دے دو اور ایک حصہ اُس لڑکی کو دے دو جو ام سلمہ کی زیر پرورش ہے' کیونکہ میرے خیال میں یہ لڑکی بالغ (جوان) ہو چکی ہے یا (فرمایا کہ) میرے خیال میں یہ دونوں لڑکیاں جوان ہو چکی ہیں۔

٥ - بَابُ النَّهْیِ عَنْ تَجْرِيْدِ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الصَّلٰوةِ وَجَوَازِ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

نماز میں کندھوں کو ننگا رکھنے کی ممانعت اور ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا جواز

۱۲۳۷/۳۶۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَیْءٌ وَقَالَ مَرَّةً عَاتِقِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے دونوں کندھوں پر اس (کپڑے) کا کوئی حصہ نہ ہو' اور ایک روایت میں فرمایا کہ اس کے ایک کندھے پر کچھ نہ ہو۔

۱۲۳۸/۳۶۸ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فِیْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰی عَاتِقِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کے دونوں کناروں کو تبدیل کر کے اپنے کندھے پر ڈال دے۔

۱۲۳۹/۳۶۹ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَيْسَانَ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَطَابِخِ حَتّٰى اَتَى الْبِئْرَ وَهُوَ مُتَّزِرٌ بِاِزَارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَرَاٰى عِنْدَ الْبِئْرِ عَبِيْدًا يُصَلُّوْنَ، فَحَلَّ الْاِزَارَ وَتَوَشَّحَ بِهٖ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا اَدْرِي الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَاَلْتُ اَبِي كَيْسَانَ مَا اَدْرَكْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي عِنْدَ الْبِئْرِ الْعُلْيَا بِئْرِ بَنِي مُطِيْعٍ مُتَلَبِّبًا فِي ثَوْبٍ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ.

حضرت خالد بن اُسید کے غلام حضرت عبدالرحمٰن بن کیسان کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) مقام مطابخ سے نکلے اور مقام بئر میں آئے اور اس وقت آپ (ﷺ) تہبند باندھے ہوئے تھے' آپ (ﷺ) کے بدن مبارک پر (دوسری) چادر نہیں تھی' پس آپ (ﷺ) نے بئر کے پاس لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ (ﷺ) نے چادر کو کھولا اور اس میں توشح کیا (یعنی کپڑے کا جو کنارہ دائیں کندھے پر تھا اس کو بائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور جو کنارہ بائیں کندھے پر تھا اس کو دائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ دیا) اور دو رکعت نماز پڑھی (راوی کا بیان ہے کہ) مجھے نہیں معلوم کہ آپ (ﷺ) نے ظہر کی نماز پڑھی یا عصر کی پڑھی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ میں نے ابو کیسان سے پوچھا کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو کیسے پایا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ (ﷺ) کو بئر علیا (یعنی) بنو مطیع کے کنویں کے پاس ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے ظہر یا عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ (ﷺ) نے دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۲۴۰/۳۷۰ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَرِدَاؤُهُ قَرِيْبٌ لَوْ تَنَاوَلَهُ بَلَغَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا لِيَرَانِيَ الْحَمْقٰى اَمْثَالُكُمْ فَيُفْشُوْا عَلٰى جَابِرٍ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ جَابِرٌ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَجِئْتُهُ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ، ثُمَّ قُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، قَالَ يَا جَابِرُ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ ؟ اِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ.

حضرت سعید بن حارث کا بیان ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جب کہ آپ کی چادر آپ کی پہنچ کے قریب پڑی ہوئی تھی' چنانچہ جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا میں نے اسی لیے کیا ہے تاکہ تمہارے جیسے احمق مجھے دیکھیں اور جابر کی اس رخصت کو عام کر دیں جو رخصت رسول اللہ ﷺ نے دی ہے' پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سفر (غزوہ بواط) میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا' پس میں ایک رات آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (ﷺ) ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میرے بدن پر بھی ایک کپڑا تھا تو میں نے اسے (اپنے بدن پر) لپیٹ لیا' پھر میں آپ (ﷺ) کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے جابر! یہ کپڑا لپیٹنا کیسا ہے؟ جب تم نماز پڑھنے لگو اور تمہارے جسم پر ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ (کپڑا) کشادہ ہو تو اس کو لپیٹ لیا کرو اور اگر وہ تنگ ہو تو اس کو

تہبند بنالیا کرو۔

۱۲۴۱/۳۷۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلِّ بِنَا كَمَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَصَلّٰى بِنَا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَشَدَّهُ تَحْتَ الثَّنْدُوَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں اس طرح نماز پڑھائیں جس طرح آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس کو سینہ کے نیچے باندھا ہوا تھا۔

۱۲۴۲/۳۷۲ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ أُزُرِهِمْ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَمْثَالَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْإِزَارِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ، فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لوگوں کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ تہبند تنگ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنے تہبند بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھے ہوئے تھے، تو کسی نے کہا: اے عورتوں کی جماعت! تم اس وقت تک اپنے سروں کو نہ اٹھانا جب تک کہ مرد نہ اٹھیں۔

۱۲۴۳/۳۷۳ - عَنْ أُمِّ هَانِئٍ (بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ بِمَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَصَلَّى الضُّحٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

حضرت ام ہانی (بنت ابی طالب) رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ کے دن آٹھ رکعت نماز ایک کپڑے میں اس طرح پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس (کپڑے) کے دونوں کناروں کو تبدیل کر کے کندھوں پر ڈال) رکھا تھا (اور ایک روایت میں ہے کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نمازِ چاشت کی آٹھ رکعت پڑھی۔

٦ - بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَجَوَازِهَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ (وَمَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ قَمِيْصٍ وَاحِدٍ تَبْدُوْ عَنْهُ عَوْرَتُهُ)

دو کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے، ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس نے ایک قمیص میں نماز پڑھی جس سے شرمگاہ ظاہر ہو گئی تو وہ کیا کرے؟

۱۲۴۴/۳۷۴ - ز عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ بْنِ بَقِيَّةَ قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ، فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى.

حضرت ابونضرہ بن بقیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایسا کرتے تھے (یعنی ایک کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے) اور ہمیں غلط نہیں سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ یہ (ایک کپڑے میں نماز پڑھنا) اس وقت تھا جب کپڑوں کی قلت تھی، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے وسعت (کشادگی و خوش حالی) عطا فرمائی تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

۱۲۴۵/۳۷۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحَهُ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

ﷺ کو رات کے وقت حضرمی (یمنی) چادر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جس میں آپ (ﷺ) نے توشح کیا ہوا تھا اور آپ (ﷺ) کے بدن مبارک پر اس (چادر) کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

۱۲۴۶/۳۷۶ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُصَلِّي اَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَتَعْرِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے بہ آوازِ بلند رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟ (ایک روایت میں دوسرے طریق سے یہ زیادہ ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا تم ابو ہریرہ کو جانتے ہو جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے حالانکہ اس کا (دوسرا) کپڑا کھونٹی پر ہوتا ہے۔

۱۲۴۷/۳۷۷ - عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلرَّجُلِ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَأْتَزِرْ بِهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ، فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ لَا تَلْتَحِفُوْا بِالثَّوْبِ اِذَا كَانَ وَحْدَهُ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُوْدُ، قَالَ نَافِعٌ وَلَوْ قُلْتُ لَكَ اِنَّهُ اَسْنَدَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَجَوْتُ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اس کا تہبند بنا لیا کرے، پھر وہ نماز پڑھے، کیونکہ میں نے (اپنے والد) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ جب ایک ہی کپڑا ہو تو اسے (اپنے بدن پر) یہودیوں کی طرح نہ لپیٹا کرو۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ کا ہے تو مجھے اُمید ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں گا۔

۱۲۴۸/۳۷۸ - عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِاَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ الْمَكْتُوْبَةَ وَغَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت زُہیر، حضرت ابو زبیر سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس میں توشح کیا ہوا تھا۔ بعض لوگوں نے ابو زبیر سے پوچھا کہ کیا (آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں) فرض نماز پڑھی؟ فرمایا: (ہاں!) آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں فرض نماز بھی پڑھی اور نفلی نماز بھی پڑھی۔

۱۲۴۹/۳۷۹ - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ فَاُصَلِّي وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا قَمِيْصٌ وَاحِدٌ، قَالَ فَزُرَّهُ وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا شَوْكَةً.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں شکاری آدمی ہوں اور میرے بدن پر صرف ایک قمیص ہوتی ہے تو کیا میں (ایک ہی قمیص میں) نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (ہاں! پڑھ لیا کرو) لیکن اسے باندھ لیا کرو خواہ تمہیں ایک کانٹا ہی مل جائے (تو اسی سے باندھ لیا کرو)۔

جب وسعت وخوش حالی ہو تو زینت والے لباس میں نماز پڑھنا افضل ہے

حالت مجبوری میں ایسے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے جس سے سترِ عورت چھپ جائے (مرد کا سترِ عورت ناف سے لے

کر گھٹنوں تک ہے' حالت نماز میں جس کا چھپانا فرض ہے اور عورت کا پورا بدن ستر عورت ہے سوائے چہرہ' ہتھیلیوں اور پیروں کے) لیکن جب اللہ تعالیٰ وسعت و کشادگی اور خوش حالی عطاء فرمائے تو اپنی وسعت و استطاعت کے مطابق زینت والے لباس (شلوار یا تہبند' قمیص اور عمامہ یا ٹوپی) کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

اذا وسع اللّٰه فاوسعوا. جب اللہ تعالیٰ نے وسعت و کشادگی عطاء فرمائی ہے تو تم بھی وسعت اختیار کرو۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (ایک کپڑے میں نماز پڑھنا) اس وقت تھا جب کپڑوں کی قلت تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے وسعت (کشادگی وخوش حالی) عطاء فرمائی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

لباس اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے' اس سے انسان کی نہ صرف ستر پوشی ہوتی ہے بلکہ یہ انسان کی زیب و زینت اور حسن و جمال میں اضافہ کا باعث بھی بنتا ہے' یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی سمجھ دار شخص جب اپنے دوستوں اور معزز لوگوں کے پاس یا کسی تقریب میں جاتا ہے تو اپنی حیثیت وسعت کے مطابق عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہن کر جاتا ہے اور گھٹیا یا میلا کچیلا یا اُدھورا لباس پہن کر جانا خلافِ ادب سمجھتا ہے' پس اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی عبادت کے لیے اس کی بارگاہ میں آئے تو بقدرِ استطاعت خوب صورت اور صاف ستھرا لباس پہن کر آئے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللّٰه عن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیلبس ثوبیه فان اللّٰه عزوجل احق ان یزین له. (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۲۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے دو کپڑوں میں نماز پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

عن نافع قال رانی ابن عمر وانا اصلی فی ثوب واحد فقال الم اکسك قلت بلٰی قال فلو بعثتك کنت تذهب هکذا قلت لا قال فاللّٰه احق ان تزین له. (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۲۳۶)

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں (دو) کپڑے نہیں پہنائے؟ میں نے کہا: جی ہاں! (پہنائے ہیں)' فرمایا: اگر میں تمہیں کسی جگہ بھیجوں تو کیا تم اسی طرح (ایک کپڑے میں) جاؤ گے' میں نے کہا: نہیں' فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس کے لیے زینت اختیار کرو۔

اور ایک روایت میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں دو کپڑے نہیں پہنائے' میں نے کہا: جی ہاں!' فرمایا: ذرا یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں مدینہ میں کسی کے پاس بھیجوں تو کیا تم ایک کپڑے میں جاؤ گے؟ میں نے کہا: نہیں' فرمایا: تو کیا اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لیے خوبصورتی اختیار کی جائے یا لوگ اس بات کے زیادہ لائق ہیں' (یقیناً اللہ تعالیٰ ہی اس بات کے زیادہ لائق ہے)۔

(سنن کبریٰ ج ۲ ص ۲۳۶)

عمدہ وخوب صورت لباس پہن کر نماز پڑھنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ. (الاعراف:۳۱)

اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا (عمدہ) لباس پہن لیا کرو۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

بعض مفسرین نے زینت کو خوب صورت وعمدہ لباس پر محمول کیا ہے' کیونکہ اس لفظ سے یہی معنی متبادر ہے اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے یہی معنی منقول ہے' اور روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نہایت ہی عمدہ وخوب صورت لباس پہنتے' آپ سے پوچھا گیا: اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (نماز پڑھنے کے لیے) اس قدر عمدہ وخوب صورت لباس کیوں پہنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے اور وہ خوب صورتی کو پسند فرماتا ہے تو میں (اسی لیے) اپنے رب کے لیے خوب صورتی کو اختیار کرتا ہوں' اور وہ فرماتا ہے: ''(اے اولادِ آدم!) تم ہر نماز کے وقت اپنا (عمدہ) لباس پہن لیا کرو'' پس میں (اسی لیے بھی) خوب صورت کپڑے پہننا پسند کرتا ہوں۔ (روح المعانی ج ۸ ص ۱۰۹)

تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے

ملک العلماء علامہ ابوبکر بن مسعود علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اما المستحب ان يصلى فى ثلاثة اثواب قميص وازار و عمامة. (بدائع الصنائع ج ا ص ۲۱۹)

مستحب یہ ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھی جائے: قمیص' تہبند اور عمامہ میں۔

نماز اور عام حالات میں سر کو ڈھانپنا

نماز اور عام حالات میں سر کو عمامہ' رومال یا ٹوپی سے ڈھانپنا سنت ہے اور ننگے سر رہنا سنت کے خلاف ہے' نیز ننگے سر رہنا مسلمان کی شان اور وقار کے بھی خلاف ہے' بعض لوگ (خصوصاً غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں) نماز اور غیر نماز میں کپڑا موجود ہونے کے باوجود ننگے سر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں' سو اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا عمل ہمارے لیے واضح راہنمائی فراہم کرتا ہے' چنانچہ سر کو عمامہ یا ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپنے کے حوالے سے چند احادیث (بطور دلائل) پیش کی جاتی ہیں:

عن جابر بن عبد الله ان النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء. (صحیح مسلم ج ا ص ۴۳۹' جامع ترمذی ج ا ص ۳۰۴' سنن نسائی ج ۲ ص ۲۵۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

عن جعفر بن عمرو بن امية عن ابيه قال كانى انظر الساعة الى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على المنبر وعليه عمامة سوداء قد ارخى بين كتفيها. (سنن نسائی ج ۲ ص ۲۶۰)

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے سامنے اب بھی وہ منظر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اس کا شملہ) دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

عن ابن عمر قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید

يلبس كمة بيضاء. (المعجم الاوسط ج ۴ ص ۳۴۲ ۳۴۲ رقم الحدیث: ۶۱۸۳ الجامع الصغیر ص ۴۴۰ کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱)

ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يلبس قلنسوة بيضاء لاطئة.
(الجامع الصغیر ص ۴۴۰ کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے جو آپ (ﷺ) کے سر مبارک پر جمی رہتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كان (النبى ﷺ) يلبس القلانس تحت العمائم وبغير العمائم ويلبس العمائم بغير القلانس وكان يلبس القلانس اليمانية وهن بيض المضرية ويلبس ذوات الاذان فى الحرب وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه وهو يصلى.
(الجامع الصغیر ص ۴۴۰ کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱)

نبی کریم ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ پہنتے تھے اور آپ (ﷺ) یمنی یعنی شامی سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے اور جنگ کے دوران کانوں والی ٹوپی پہنا کرتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو اپنے سامنے بطور سترہ رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ عليكم بالعمائم فانها سيماء الملائكة وارخوها خلف ظهوركم.
(المعجم الکبیر ج ۱۲ ص ۲۹۳ رقم الحدیث: ۱۳۴۱۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور ان (عماموں) کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑا کرو۔

عن عبد الاعلى بن عدى ان رسول الله ﷺ دعا على بن ابى طالب فعممه وارخى عذبة العمامة من خلفه ثم قال هكذا فاعتموا فان العمامة سيما الاسلام وهى حاجزة بين المسلمين والمشركين. (کنز العمال ج ۱۵ ص ۴۸۳)

حضرت عبدالاعلیٰ بن عدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں عمامہ پہنایا اور عمامہ کا شملہ ان کے پیچھے چھوڑا پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ عمامہ اسی طرح باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان فرق (کا باعث) ہے۔

عن سليمان بن ابى عبد الله قال ادركت المهاجرين والانصار يعتمون بعمائم كرابيس سود و بيض وحمر وخضر وصفر يضع احدها على راسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير العمامه هكذا يعنى على كوره لا يخرجها من تحت ذقنه. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۴۸)

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ سفید سرخ سبز اور زرد (پیلے) رنگ کے عمامے اپنے سروں پر رکھتے اور ان کے اوپر ٹوپی رکھتے پھر وہ ٹوپی کے گرد عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے اور عمامہ کے بل کو ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتے تھے۔

عن عبد الله بن ابى اوفى قال رايت رسول الله ﷺ سجد على كور العمامة.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمامہ کے بل پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا (یعنی پیشانی عمامہ

(المعجم الاوسط ج۵ ص۲۳۶، رقم الحدیث: ۷۱۸۴)

کے پیچ سے ڈھکی ہوئی تھی)۔

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقلنسوة ویداه فی کمه.
(صحیح بخاری ج۱ ص۵۶)

حضرت حسن (بصری) کا بیان ہے کہ لوگ (صحابہ اور تابعین) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے جب کہ ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن خاله قال اتیت النبی ﷺ فی الشتاء فوجدتهم یصلون فی البرانس والاکسیة وایدیهم فیها.
(المعجم الکبیر ج۱۸ ص۳۳۶، رقم الحدیث: ۸۶۱)

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے، وہ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں موسم سرما میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے ان (نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام) کو اس حال میں پایا کہ وہ ٹوپیاں پہنے ہوئے اور چادریں اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ ان (کی چادروں) میں تھے۔

عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

صلوة تطوع او فریضة بعمامة تعدل خمسا وعشرین درجة بلاعمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة بلاعمامة.
(الجامع الصغیر ص۳۱۴، کنز العمال ج۱۵ ص۳۰۶، ابن عساکر ج۳۷ ص۳۵۵)

عمامہ کے ساتھ پڑھی جانے والی نفلی یا فرضی نماز کا ثواب، بغیر عمامہ کے پڑھی جانے والی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہے اور عمامہ کے ساتھ پڑھا جانے والا جمعہ، بغیر عمامہ کے پڑھے جانے والے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة. (الجامع الصغیر ص۲۷۳، کنز العمال ج۱۵ ص۳۰۶، جمع الجوامع ج۴، رقم الحدیث: ۱۲۵۷۴)

عمامہ کے ساتھ پڑھی جانے والی دو رکعت نماز، بغیر عمامہ کے پڑھی جانے والی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے۔

ننگے سر نماز پڑھنے کی ممانعت

امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں:

وکان النبی ﷺ یامر بستر الراس فی الصلوة بالعمامة او القلنسوة وینهی عن کشف الراس فی الصلوة. (کشف الغمہ ج۱ ص۱۰۷)

نبی کریم ﷺ نماز میں عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم دیتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

مسجد کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

ہر وہ لباس جس کو پہن کر آدمی اپنے دوستوں اور عوام کے سامنے یا کسی تقریب میں جانا شرم و عار محسوس کرے اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، چونکہ کوئی بھی سمجھ دار شخص مسجد کی (کھجور یا پلاسٹک کی) ٹوپی پہن کر اپنے دوستوں اور عوام کے سامنے نہیں جاتا اور نہ ہی کسی تقریب میں جاتا ہے بلکہ وہ اس میں عار و شرم اور اپنی ہتک عزت محسوس کرتا ہے، اسی لیے مسجد کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۷ - بَابُ كَرَاهِيَةِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

صَمَّاء کے طور پر ایک کپڑا پہننے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی کراہت

۱۲۵۰/۳۸۰ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک کپڑا) صَمَّاء (کے طور پر) پہننے سے منع فرمایا' اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے (ایک) کپڑے میں اس طرح گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

ف: صمّاء یہ ہے کہ کوئی شخص تہبند باندھ کر اس کے ایک پلو کو سامنے یا پیچھے سے اٹھا کر اپنے کندھوں یا سر پر رکھے' اس سے شرمگاہ کھل جاتی ہے۔

احتباء یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں گوٹ مار کر اس طرح بیٹھے کہ سُرین زمین پر ہو اور پنڈلیوں کو کھڑا کر کے گھٹنوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ باندھ لے' چونکہ اس طرح بیٹھنے سے بھی شرمگاہ کے کھلنے کا خدشہ ہوتا ہے' اسی لیے اس سے بھی منع کیا گیا۔

۱۲۵۱/۳۸۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْتَدُوا الصَّمَّاءَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا يَحْتَبْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک کپڑا اصماء کے طور پر نہ پہنو' اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے' ایک جوتی پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے۔

اَبْوَابُ اجْتِنَابِ النَّجَاسَةِ فِي مَكَانِ الْمُصَلِّي وَثَوْبِهِ وَبَدَنِهِ وَالْعَفْوِ عَمَّا لَا يَعْلَمُ مِنْهَا

نمازی کے لیے نماز کی جگہ' کپڑے اور بدن کا نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے اور جس چیز کے بارے میں وہ نہیں جانتا' وہ معاف ہے

۱ - بَابُ الْاَمَاكِنِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالْمَاذُوْنِ فِيهَا لِلصَّلٰوةِ

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا منع ہے' وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا جائز ہے

۱۲۵۲/۳۸۲ - عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الْاَرْضِ مَسْجِدٌ وَطَهُوْرٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبرستان اور حمام (غسل خانہ) کے سوا تمام روئے زمین مسجد (سجدہ گاہ) اور باعث طہارت (وپاکیزگی) ہے۔

۱۲۵۳/۳۸۳ - عَنْ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا.

اور نہ ہی ان پر بیٹھو (اور ایک روایت میں ہے کہ) قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان پر نماز پڑھو۔

۱۲۵۴/۳۸٤ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِدِ الْغَنَمِ وَلَا يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِدِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھتے تھے، لیکن اونٹ اور گائے کے باڑہ میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۲۵۵/۳۸۵ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑوں کے سوا کوئی اور جگہ نہ ملے تو تم بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو۔

۱۲۵٦/۳۸٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَعْقُوْبُ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۲۵۷/۳۸۷ - عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنْتُمْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَصَلُّوْا، وَاِذَا حَضَرَتْ وَاَنْتُمْ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَلَا تُصَلُّوْا، فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ.

حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑہ میں ہو تو تم (وہاں) نماز پڑھ لیا کرو، لیکن جب نماز کا وقت آ جائے اور تم اونٹوں کے باڑہ میں ہو تو تم (وہاں) نماز نہ پڑھو، کیونکہ وہ شیاطین سے پیدا کیے گئے ہیں۔

۱۲۵۸/۳۸۸ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا فِيْ عُطُنِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الْجِنِّ خُلِقَتْ، اَلَا تَرَوْنَ عُيُوْنَهَا وَهِبَابَهَا اِذَا نَفَرَتْ وَصَلُّوْا فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ فَاِنَّهَا هِيَ اَقْرَبُ مِنَ الرَّحْمَةِ.

حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ ان کو جنات سے پیدا کیا گیا ہے، جب وہ بھاگتا ہے تو کیا تم اس کی آنکھوں اور اس کی چستی کو نہیں دیکھتے، اور تم بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ رحمت کے زیادہ قریب ہیں۔

۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلِ

جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

۱۲۵۹/۳۸۹ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا وَرَاَيْتُهٗ يَشْرَبُ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے، اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ننگے پاؤں (بغیر نعلین مبارک پہنے) اور نعلین مبارک پہنے

قَائِمًا وَقَاعِدًا.

ہوئے (دونوں حالتوں میں) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے آپ (ﷺ) کو کھڑے اور بیٹھ کر (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۰/۳۹۰ - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَهُ فَلْيَنْظُرْ فِيْهِمَا، فَاِنْ رَاٰى بِهِمَا خَبَثًا فَلْيَمْسَحْهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور اپنے نعلین مبارک کو اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی جوتیوں کو اتار دیا، پس جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم نے اپنے جوتے کیوں اتارے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو نعلین مبارک اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیئے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ نعلین کو نجاست لگی ہوئی ہے (اسی لیے میں نے اتار دیئے)، پس جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر کے ان کو اچھی طرح دیکھ لے، اور اگر ان پر نجاست لگی ہوئی دیکھے تو اس کو زمین سے رگڑ کر صاف کر لے، پھر ان (جوتوں) میں نماز پڑھے۔

۱۲۶۱/۳۹۱ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت سعید بن یزید ابی مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اپنے نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

۱۲۶۲/۳۹۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَحَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ننگے پاؤں اور نعلین مبارک پہن کر نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۶۳/۳۹۳ - عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَتَفَلَهُ تَحْتَ نَعْلِهِ الْيُسْرٰى قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ حَكَّهَا بِنَعْلِهِ.

حضرت ابوالعلاء بن الشخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے نعلین مبارک میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بلغم نکالا اور اسے اپنی بائیں نعل مبارک کے نیچے ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے آپ (ﷺ) کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے اس (بلغم) کو اپنی نعلین سے رگڑ ڈالا۔

۱۲۶۴/۳۹۴ - عَنْ اَبِي الْاَوْبَرِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِيْ تَنْهَى النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا وَعَلَيْهِمْ نِعَالُهُمْ؟ قَالَ لَا، وَلٰكِنْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ

حضرت ابو الاوبر کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: کیا آپ لوگوں کو جوتے پہن کر نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، لیکن اس حرمت والی جگہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس مقام کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، درآں حالیکہ آپ (ﷺ) نے اپنے نعلین مبارک پہنے ہوئے

وَانْصَرَفَ وَهُمَا عَلَيْهِ، وَنَهَى النَّبِيُّ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ أَيَّامٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ نَعْلَيْهِ.

تھے اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت بھی نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، سوا اس کے کہ اس (جمعہ کے دن) کا روزہ دوسرے دنوں کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے (اور ایک روایت میں ہے کہ) میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے نعلین مبارک میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۵/۳۹۵ - عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ غُلَامٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءٍ أَنَّهُ أَدْرَكَهُ شَيْخًا أَنَّهُ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءٍ فَجَلَسَ فِيْ فَيْءِ الْأَحْمَرِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ فَنَاءِ الْأَجُمِ) وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَاسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقِيَ فَشَرِبَ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَنَا أَحْدَثُ فَنَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ وَحَفِظْتُ أَنَّهُ صَلّٰى بِنَا يَوْمَئِذٍ الصَّلٰوةَ وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ لَمْ يَنْزِعْهُمَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ مَا أَدْرَكْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدِمَ وَهُوَ غُلَامٌ حَدِيْثٌ، قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلٰى مَسْجِدِنَا يَعْنِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَجِئْنَا فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ وَجَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ قَالَ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَجْلِسَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ.

حضرت مجمع بن یعقوب، اہل قباء کے ایک نوجوان سے روایت کرتے ہیں اور اس (نوجوان) کی ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی تھی تو اس بزرگ نے (اس نوجوان کو) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ قباء میں میرے پاس تشریف لائے اور احمر کے سائے میں (اور ایک روایت میں ہے کہ ایک گھر کے صحن میں) بیٹھ گئے اور آپ (ﷺ) کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب فرمایا، پانی لایا گیا تو آپ (ﷺ) نے پانی نوش فرمایا اور میں آپ (ﷺ) کے داہنی جانب تھا اور اس وقت میں سب لوگوں سے جوان تھا، پس آپ (ﷺ) نے پانی مجھے عطا فرمایا تو میں نے پانی پیا، اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس دن آپ (ﷺ) نے اپنے نعلین مبارک پہنے ہوئے ہمیں نماز پڑھائی اور (حالت نماز میں) ان کو نہیں اتارا تھا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت محمد بن اسماعیل بن مجمع کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ سے پوچھا گیا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو کیسے ملے اور وہ (عبداللہ بن ابی حبیبہ) اس وقت بالکل نوجوان تھے، جب رسول اللہ ﷺ (قباء میں) تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس ہماری مسجد قباء میں تشریف لائے تو ہم آئے اور آپ (ﷺ) کی بارگاہ میں بیٹھ گئے اور لوگ بھی آپ (ﷺ) کی بارگاہ میں بیٹھ گئے، پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ (ﷺ) بیٹھے رہے پھر آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پس میں نے آپ (ﷺ) کو اپنے نعلین مبارک میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۶/۳۹۶ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور نعلین مبارک میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۷/۳۹۷ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ جَدُّهُ أَوْسُ بْنُ أَبِيْ أَوْسٍ كَانَ يُصَلِّيْ وَيُوْمِئُ إِلٰى

حضرت نعمان بن سالم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے دادا حضرت اوس بن ابی اوس (رضی اللہ عنہ) نماز پڑھتے اور حالت نماز میں

نَعْلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَأْخُذُهُمَا فَيَنْتَعِلُهُمَا وَيُصَلِّيْ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ.

اپنی جوتیوں کی طرف اشارہ کرتے، پھر ان کو پکڑ کر پہن لیتے اور ان (جوتیوں) میں نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۶۸/۳۹۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی تو آپ (ﷺ) نے اپنے نعلین مبارک کو (اتار کر) اپنے بائیں طرف رکھا، حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد گرامی سے تین مرتبہ سنی ہے۔

۳ - بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَالْبُسْطِ وَالْفِرَاءِ وَالْخُمْرَةِ

چٹائی، بچھونے، چمڑے اور جانماز پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۲۶۹/۳۹۹ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔

۱۲۷۰/۴۰۰ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ، قَالَ فَاَتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْكَ الْفُحُوْلِ، فَاَمَرَ بِجَانِبٍ مِنْهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے چچا نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں، پس آپ (ﷺ) اس کے پاس تشریف لائے، اور اس وقت گھر میں کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی تھی، آپ (ﷺ) نے اسے ایک جانب بچھانے کا حکم دیا تو اسے صاف کیا گیا اور اس پر پانی چھڑکا گیا، پھر (اس چٹائی پر) آپ (ﷺ) نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۲۷۱/۴۰۱ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رُبَّمَا تَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَيَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا فَقَالَ وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تھے اور نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ (ﷺ) جس بچھونے پر تشریف فرما ہوتے تھے، اسے اٹھانے کا حکم دیتے تو اسے صاف کیا جاتا، پھر اس پر پانی چھڑکا جاتا، پھر رسول اللہ ﷺ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوتے اور ہم آپ (ﷺ) کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ (ﷺ) ہمیں نماز پڑھاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا بچھونا کھجور کی شاخوں کا بنا ہوا ہوتا تھا۔

۱۲۷۲/۴۰۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى بِسَاطٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بچھونے پر نماز پڑھی۔

١٢٧٣/٤٠٣ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِ اُمِّ حَرَامٍ عَلٰى بِسَاطٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حرام (بنت ملحان) کے گھر میں بچھونے پر نماز پڑھی۔

١٢٧٤/٤٠٤ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اَوْ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى فَرْوَةٍ مَدْبُوْغَةٍ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رنگے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھتے تھے یا اس پر نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔

١٢٧٥/٤٠٥ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ فَيَسْجُدُ فَيُصِيْبُنِيْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی (جائے نماز) پر نماز پڑھتے تھے' آپ (ﷺ) سجدہ کرتے تو آپ (ﷺ) کا کپڑا مجھے لگ جاتا' میں آپ (ﷺ) کے پہلو میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور حالت حیض میں ہوتی تھی۔

١٢٧٦/٤٠٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی (جانماز) پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

٤ - بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبِ النَّوْمِ وَشُعُرِ النِّسَاءِ وَحُكْمِ ثَوْبِ الصَّغِيْرِ

نیند کے کپڑوں اور عورتوں کے بدن کے ساتھ لگے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنے اور چھوٹے بچے کے کپڑے کا حکم

١٢٧٧/٤٠٧ - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يَنَامُ مَعَكِ فِيْهِ؟ قَالَتْ نَعَمْ مَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے جس میں تمہارے ساتھ سوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! جب تک کہ اس میں نجاست نہ دیکھ لیتے۔

١٢٧٨/٤٠٨ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبِيَ الَّذِيْ اٰتِيْ فِيْهِ اَهْلِيْ؟ قَالَ نَعَمْ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا تَغْسِلُهٗ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا میں جس کپڑے میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں' اس میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: ہاں! سوا اس کے کہ تم اس کپڑے میں کوئی چیز (نجاست) لگی ہوئی دیکھو تو اس کو دھو لیا کرو۔

١٢٧٩/٤٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بدن کے ساتھ ملے ہوئے کپڑے میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا قَالَ بِشْرٌ هُوَ الثَّوْبُ الَّذِي يُلْبَسُ تَحْتَ الدِّثَارِ.

۱۲۸۰/٤۱۰ - عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ اَوْ اُمَيْمَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ يَحْمِلُهَا اِذَا قَامَ وَيَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ حَتّٰى فَرَغَ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُمامہ یا اُمیمہ بنت ابی العاص' بنت زینب (بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اٹھایا ہوا تھا' جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے اور جب رکوع کرتے تو اس کو رکھ دیتے' یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

اَبْوَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کا بیان

۱ - بَابُ مُدَّةِ اسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَتَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنْهُ اِلَى الْكَعْبَةِ

بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی مدت اور کعبہ کو قبلہ بنانے کا بیان

۱۲۸۱/٤۱۱ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهِ اَوْ اَخْوَالِهِ مِنَ الْاَنْصَارِ' وَاَنَّهُ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا' وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهُ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ' قَالَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ' وَكَانَ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شروع میں مدینہ میں تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انصار میں سے اپنے ننھیال یا میاں کے گھر ٹھہرے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ بات پسند تھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قبلہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہو جائے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سب سے پہلی نماز جو اس کی طرف منہ کر کے پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ لوگوں نے نماز پڑھی' پھر جن لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی تھی' ان میں سے ایک شخص نکلا اور مسجد والوں کے پاس سے گزرا اور وہ اس وقت رکوع میں تھے تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے' تو وہ لوگ نماز کی حالت میں ہی بیت اللہ کی طرف پھر گئے' اور بیت اللہ کی طرف منہ پھیرا جانا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بہت پسند تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو یہودی اور اہل کتاب (عیسائی وغیرہ) بہت خوش ہوتے تھے' لیکن جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا منہ بیت اللہ کی طرف پھیر لیا تو ان کو یہ بہت ہی ناگوار ہوا۔

۱۲۸۲/٤۱۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِی صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ اَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ قُرْاٰنٌ اللَّیْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ.

نے فرمایا کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر آج رات قرآن نازل ہوا ہے اور آپ (ﷺ) کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو تم بھی اس (کعبہ مکرمہ) کی طرف منہ کرلو اور اس وقت ان کے منہ شام کی طرف تھے پس وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

۱۲۸۳/۴۱۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اِلٰى بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفَتِ الْقِبْلَةُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کے اصحاب نے سولہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر قبلہ کو تبدیل کر دیا گیا (اور بیت اللہ کو قبلہ بنا دیا گیا)۔

۱۲۸۴/۴۱۴ - عَنْ عُبَیْدِ بْنِ اٰدَمَ وَاَبِیْ مَرْیَمَ وَاَبِیْ شُعَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ بِالْجَابِیَةِ فَذَكَرَ فَتْحَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ لِكَعْبٍ اَیْنَ تَرٰى اَنْ اُصَلِّیَ فَقَالَ اِنْ اَخَذْتَ عَنِّیْ صَلَّیْتَ خَلْفَ الصَّخْرَةِ فَكَانَتِ الْقُدْسُ كُلُّهَا بَیْنَ یَدَیْكَ، فَقَالَ عُمَرُ ضَاهَیْتَ الْیَهُوْدِیَّةَ، لَا، وَلٰكِنْ اُصَلِّیْ حَیْثُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَبَسَطَ رِدَاءَهٗ فَكَنَسَ الْكُنَاسَةَ فِیْ رِدَائِهٖ وَكَنَسَ النَّاسُ.

حضرت عبید بن آدم، ابو مریم اور ابو شعیب (یہ تینوں حضرات) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ میں تھے کہ آپ نے بیت المقدس کے فتح ہونے کا ذکر کیا، حضرت ابو سلمہ نے کہا کہ مجھے ابو سنان نے حدیث سنائی، انہوں نے حضرت عبید بن آدم سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے کعب سے پوچھا: میں تمہارے خیال میں کہاں نماز پڑھوں؟ کعب نے کہا: اگر آپ میری رائے مانیں تو آپ صخرہ کے پیچھے نماز پڑھیں، اس سے سارا قدس آپ کے سامنے ہوگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں تمہاری رائے پر عمل کروں تو) میرا فعل یہودیوں کے مشابہ ہوگا، میں ایسا بالکل نہیں کروں گا، بلکہ میں اس طرح نماز پڑھوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر آپ آگے بڑھے اور قبلہ (بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر آپ (جس جگہ قیلولہ یا رات گزارنا چاہتے تھے وہاں) آئے اور اپنی چادر بچھائی اور اس جگہ کی صفائی کر کے کوڑا اپنی چادر میں ڈالا اور لوگ بھی (آپ کی اقتداء میں) صفائی کرنے لگے۔

۱۲۸۵/۴۱۵ - عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَبِیْ عَبْلَةَ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ اُمِّ حَرَامٍ الْاَنْصَارِیَّ وَقَدْ صَلّٰى مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَیْنِ وَعَلَیْهِ ثَوْبُ خَزٍّ اَغْبَرُ وَاَشَارَ اِبْرَاهِیْمُ بِیَدِهٖ اِلٰى مَنْكِبَیْهِ فَظَنَّ كَثِیْرٌ اَنَّهٗ رِدَاؤُهٗ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَاَیْتُ اَبَا اُبَیٍّ الْاَنْصَارِیَّ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ حَرَامٍ الْاَنْصَارِیِّ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ

حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ قبلتین میں نماز پڑھی تھی اور اس وقت آپ (ﷺ) کے جسم اطہر پر اُون سے بنا ہوا خاکی رنگ کا کپڑا تھا، ابراہیم (راوی) نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ کپڑا آپ (ﷺ) کے شانوں پر تھا، اور کثیر (نامی راوی) کا گمان ہے کہ وہ (کپڑا) چادر تھی، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ میں نے ابو اُبی انصاری، جو

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَیْنِ جَمِیْعًا وَعَلَیْہِ کِسَاءٌ خَزٌّ اَغْبَرُ.

ابن ابی حرام انصاری ہیں‘ کو دیکھا ہے‘ انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے (مسجد) قبلتین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکٹھے نماز پڑھی تھی اور اس وقت آپ (ﷺ) کے جسم اطہر (کندھوں) پر اُون سے بنی ہوئی خاکی رنگ کی چادر تھی۔

۲ - بَابُ وُجُوْبِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْفَرِیْضَةِ

فرض نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا وجوب

۱۲۸۶/۴۱۶ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا شَهِدُوْا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا‘ لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں‘ پس جب وہ اس بات کی گواہی دیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں‘ ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائیں اور ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں تو ہم پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہیں‘ سوائے اسلامی حق کے‘ ان کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی چیز واجب ہوگی جو مسلمانوں پر واجب ہے۔

۱۲۸۷/۴۱۷ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِلْمُسِیْءِ فِیْ صَلٰوتِہٖ) اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُصَلِّیَ فَتَوَضَّأْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ”الحدیث“.

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک شخص جو اپنی نماز میں غلطی کر رہا تھا‘ اسے) فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو‘ پھر قبلہ کی طرف منہ کرو‘ پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہو۔

۱۲۸۸/۴۱۸ - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَی الرَّاحِلَةِ وَیُوْمِئُ بِرَاْسِہٖ قِبَلَ اَیِّ وَجْهٍ تَوَجَّہَ‘ وَلَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری (اونٹنی) پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور سواری جس طرف بھی رخ کرتی‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے سر سے اسی طرف اشارہ کرتے تھے‘ لیکن رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

۳ - بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِی الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ میں نفل نماز پڑھنے کا حکم

۱۲۸۹/۴۱۹ - عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) میں داخل ہوا تو آپ (ﷺ) بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ)

عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

کہا، پھر آپ (ﷺ) بیت اللہ کے اس کونے کی طرف اٹھ کر گئے جو آپ (ﷺ) کے سامنے تھا، پس آپ (ﷺ) نے اس پر اپنا سینہ مبارک، اپنا رخسار مبارک اور اپنے دونوں ہاتھ رکھے، پھر تکبیر و تہلیل کہی اور دعا مانگی، پھر آپ (ﷺ) نے تمام کونوں میں (جا کر) اسی طرح کیا، پھر آپ (ﷺ) باہر آئے اور دروازے پر پہنچ کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دو یا تین مرتبہ فرمایا: یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔

۱۲۹۰/۴۲۰ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِالدُّخُولِ؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُولِهِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قِبَلِ الْقِبْلَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں (بیت اللہ کا) طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے، البتہ میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ (ﷺ) نے اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ (ﷺ) باہر تشریف لائے، پس جب باہر تشریف لائے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ حافظ عبدالرزاق نے کہا کہ (پھر) آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

۱۲۹۱/۴۲۱ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ، قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ.

حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی تھی، جب کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس (بیت اللہ) میں نماز نہیں پڑھی، بلکہ اس کے (تمام) کونوں میں تکبیر کہی۔

۱۲۹۲/۴۲۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ بِلَالًا هَلْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ نَعَمْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں! دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

۱۲۹۳/۴۲۳ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وِجَاهَكَ حِينَ تَدْخُلُ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ.

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہو کر ان دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی جو تمہارے داخل ہوتے وقت تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔

٤ - بَابُ جَوَازِ تَطَوُّعِ الْمُسَافِرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

مسافر اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ سکتا ہے‘ سواری کا منہ خواہ کسی طرف ہو

١٢٩٤/٤٢٤ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى نَاقَتِهِ تَطَوُّعًا فِي السَّفَرِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں اپنی اونٹنی پر نفل نماز قبلہ کو چھوڑ کر دوسری طرف منہ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

١٢٩٥/٤٢٥ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ خَلّٰى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور نماز کے لیے تکبیر کہتے‘ پھر اپنی سواری کو چھوڑ دیتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا منہ کسی طرف ہوتا۔

١٢٩٦/٤٢٦ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي التَّطَوُّعِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ‘ يُوْمِئُ اِيْمَاءً وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ.

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت نافع رضی اللہ عنہما‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر نفل نماز پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا منہ کسی طرف ہوتا‘ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سواری پر اشاروں سے نفل نماز پڑھتے اور سجدوں میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے۔

١٢٩٧/٤٢٧ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

١٢٩٨/٤٢٨ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُقْبِلًا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ‘ وَفِيْهِ نَزَلَتْ ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہوئے اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا منہ کسی طرف ہوتا‘ اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ:) تم جس طرف منہ کرو گے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

١٢٩٩/٤٢٩ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ) اِلٰى خَيْبَرَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دراز گوش پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

١٣٠٠/٤٣٠ - عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهِ التَّطَوُّعَ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا‘ خواہ سواری کا منہ کسی طرف ہوتا‘ میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٣٠١/٤٣١ - عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تَلَقَّيْنَا

حضرت انس بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقُلْنَا لَهُ اِنَّكَ تُصَلِّيْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا فَعَلْتُ.

جب (ملک) شام سے آئے تو ہم نے ان سے عین التمر کے مقام پر ملاقات کی' اور اس وقت آپ اپنی سواری پر قبلہ کو چھوڑ کر دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے' ہم نے آپ سے کہا کہ آپ قبلہ کو چھوڑ کر دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے' آپ نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ایسا کبھی نہ کرتا۔

۱۳۰۲/۴۳۲ - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ جِهَةٍ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری کی پیٹھ پر ہر طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵ - بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفُرْصَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ لِعُذْرٍ

عذر کی بناء پر سواری پر فرض نماز پڑھنے کی رخصت

۱۳۰۳/۴۳۳ - عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى اِلٰى مَضِيْقٍ هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِيُّ اِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ اَوْ يَجْعَلُ سُجُوْدَهُ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهِ.

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سمیت (ایک سفر میں) ایک تنگ جگہ پر پہنچے اور اس وقت آپ (ﷺ) اپنی سواری پر سوار تھے' درآں حالیکہ آسمان سے بارش ہو رہی تھی اور نیچے (زمین پر) کیچڑ تھا اور نماز کا وقت آ گیا' تو آپ (ﷺ) نے مؤذن کو اذان دینے کا حکم دیا تو اس نے اذان دی اور اقامت کہی' پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر آگے بڑھے اور انہیں (اپنی سواری پر) نماز پڑھائی (اور آپ ﷺ کے پیچھے صحابہ بھی اپنی اپنی سواریوں پر تھے) اور آپ (ﷺ) نے اشاروں سے نماز پڑھائی اور سجدوں میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے۔

اَبْوَابُ السُّتْرَةِ اَمَامَ الْمُصَلِّيْ وَحُكْمِ الْمُرُوْرِ دُوْنَهَا

نمازی کے آگے سترہ (آڑ) ہونے کا بیان اور اس (سترہ) کے آگے سے گزرنے کا حکم

۱ - بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّتْرَةِ لِلْمُصَلِّيْ وَالدُّنُوِّ مِنْهَا وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَكُوْنُ وَاَيُّ تَكُوْنُ مِنَ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے لیے سترہ کا مستحب ہونا' اس سے قریب ہونا اور کون سی چیز سترہ ہو سکتی ہے

۱۳۰۴/۴۳۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو القاسم (سیدنا محمد) ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز (بطور سترہ) رکھ لیا کرے' اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی گاڑ لیا کرے اور اگر لاٹھی بھی نہ ملے تو (اپنے سامنے) خط (لکیر) کھینچ لیا

فَلْيَخُطَّ خَطًّا وَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

کرے' اس سے اسے اس کے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

۱۳۰۵/۴۳۵ - عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ لِصَلٰوتِهِ وَلَوْ بِسَهْمٍ.

حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز کے لیے (اپنے سامنے کسی چیز کو) سترہ (آڑ) بنالیا کرے خواہ تیر سے ہی بنالیا کرے۔

۱۳۰۶/۴۳۶ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَيَعْرِضُ الْبَعِيْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَأَلْتُ نَافِعًا فَقُلْتُ إِذَا ذَهَبَتِ الْإِبِلُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ (وَفِيْ لَفْظٍ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں' وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو اپنے اور قبلہ کے درمیان اونٹ کو آڑ بنا لیتے تھے' حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ جب اونٹ چل پڑتا تو حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے اور قبلہ کے درمیان پالان کی پچھلی لکڑی کو آڑ بنالیتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری (اونٹنی) کو آڑ بنا کر اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۳۰۷/۴۳۷ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فِي الْعِيْدَيْنِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نماز عیدین میں نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۳۰۸/۴۳۸ - عَنْ طَلْحَةَ (بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ مَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ.

حضرت طلحہ (بن عبیداللہ) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے تھے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تمہارے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہوگی تو پھر اس کے آگے سے جو چیز بھی گزرے گی وہ نقصان نہیں پہنچائے گی' اور عمر (بن عبید) کی ایک روایت میں ''بين يديه'' کے الفاظ ہیں۔

۱۳۰۹/۴۳۹ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُكِزَتِ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَصَلّٰى إِلَيْهَا وَالْحِمَارُ يَمُرُّ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مقام عرفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی طرف نماز پڑھی درآں حالیکہ گدھا نیزے کے پیچھے سے گزرتا رہا۔

۱۳۱۰/۴۴۰ - عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ابطح (اور ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ (وَفِي رِوَايَةٍ بِالْبَطْحَاءِ) الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَدْ أَقَامَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا النَّاسُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) قَالَ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

روایت میں ہے کہ بطحاء) کے مقام پر ظہر اور عصر کی دو دو رکعت نماز پڑھائی اور آپ (ﷺ) کے سامنے وہ نیزہ تھا جو آپ (ﷺ) نے اپنے سامنے گاڑا تھا' اس کے پیچھے سے لوگ' گدھے اور عورتیں گزرتی رہیں' (ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ) اُن (ابوجحیفہ) سے پوچھا گیا کہ اس وقت تمہارا پیشہ کیا تھا؟ فرمایا: میں تیروں کو درست کیا کرتا تھا اور ان کے پَر بنایا کرتا تھا۔

۱۳۱۱/۴۴۱ - عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترے کی طرف نماز پڑھے تو وہ اس کے قریب ہو جائے' اس سے شیطان اس کی نماز کو نہیں توڑ سکے گا۔

۱۳۱۲/۴۴۲ - عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عَمُودٍ وَلَا عُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا.

حضرت ضباعہ بنت مقداد بن اسود اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی ستون' لکڑی یا درخت کے (بالکل) سامنے نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' بلکہ آپ (ﷺ) اس (ستون' لکڑی یا درخت) کو اپنے دائیں یا بائیں ابرو مبارک کے سامنے کرتے تھے اور اپنے بالکل سامنے نہیں کرتے تھے۔

۱۳۱۳/۴۴۳ - عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سَأَلَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ الْكَعْبَةَ، قَالَ تَرَكَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ خَلْفَهُ، ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کیا عمل کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ (ﷺ) نے دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب چھوڑا' ایک ستون کو اپنی بائیں جانب چھوڑا اور تین ستون اپنے پیچھے چھوڑے' پھر آپ (ﷺ) نے نماز پڑھی اور اس وقت آپ (ﷺ) اور قبلہ کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲ - بَابُ دَفْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مِنْهُ آدَمِيٍّ وَغَيْرِهِ

نمازی کا اپنے سامنے سے گزرنے والے آدمی وغیرہ کو ہٹانا

۱۳۱۴/۴۴۴ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو نہ گزرنے دے' اور اگر وہ (گزرنے والا) نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

۱۳۱۵/۴۴۵ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو نہ

وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

گزرنے دے اور جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۳۱۶/۴۴۶ - عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي مُعْتَمًّا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ مُرْخٍ طَرَفَهَا مِنْ خَلْفُ مُصْفَرَّ اللِّحْيَةِ، فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَهُوَ خَلْفَهُ فَقَرَأَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ قَالَ لَوْ رَأَيْتُمُونِي وَإِبْلِيسَ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي فَمَا زِلْتُ أَخْنُقُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِهِ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا وَلَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَرْبُوطًا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَتَلَاعَبُ بِهِ صِبْيَانُ الْمَدِينَةِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ.

حضرت سلیمان کے صحبت یافتہ حضرت ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن یزید لیثی کو دیکھا' جن کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا' جس کا شملہ پیچھے کی طرف چھوڑا ہوا تھا' ڈاڑھی کو زرد (پیلے) رنگ سے رنگا ہوا تھا' وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' میں ان کے آگے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روکا' پھر (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور صبح کی نماز پڑھائی اور وہ (ابوسعید) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اقتداء میں (نماز پڑھ رہے) تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قراءت کرنے لگے تو دوران قراءت کچھ دیر رُک گئے' جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کاش! تم مجھے دیکھتے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر شیطان کو پکڑ لیا اور میں نے اس کا گلا زور سے دبائے رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو یعنی انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلیوں میں اس کے تھوک کی ٹھنڈک محسوس کی' اور اگر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوا صبح کرتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے' پس تم میں سے جو شخص اپنے اور قبلہ کے درمیان گزرنے والے کو روک سکتا ہو' وہ ایسا کرے۔

۱۳۱۷/۴۴۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ بِالْبَطْحَاءِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ أَنْ تَأَخَّرِي، فَرَجَعَتْ حَتّٰى صَلّٰى ثُمَّ مَرَّتْ.

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوبشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطحاء کے مقام پر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک عورت (آگے سے) گزرنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پیچھے لوٹ جانے کا اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی' جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھ چکے تو پھر وہ گزری۔

۱۳۱۸/۴۴۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حُجْرَةِ أُمِّ سَلَمَةَ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ أَوْ عُمَرُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، قَالَ فَرَجَعَ، قَالَ فَمَرَّتِ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، قَالَ فَمَضَتْ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت محمد بن قیس اپنی والدہ سے' وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ام سلمہ کے حجرہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سے عبداللہ یا عمر گزرنے لگے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا تو وہ پیچھے لوٹ گئے' پھر ام سلمہ کی بیٹی (زینب) گزرنے لگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے بھی اپنے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا تو وہ (باز نہ آئی اور) گزر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ اَغْلَبُ.

گئی، جب آپ (ﷺ) نماز پڑھ چکے تو فرمایا: یہ عورتیں (مخالفت و معصیت میں مردوں پر) غالب ہیں۔

۱۳۱۹/۴۴۹ - ز عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ فَمَنَعْتُهُ فَاَبٰى فَسَاَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ يَا ابْنَ اَخِيْ.

حضرت ابراہیم بن سعد کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے آگے سے ایک آدمی گزرا تو میں نے اسے روکا لیکن وہ باز نہ آیا، میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! اس نے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

۱۳۲۰/۴۵۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ حَتّٰى قَامَتَا بَيْنَ يَدَيْهِ عِنْدَ رَاْسِهِ فَنَحَّاهُمَا وَاَوْمَاَ بِيَدَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ دو لڑکیاں آئیں اور آپ (ﷺ) کے سامنے، سر کے نزدیک کھڑی ہوگئیں تو آپ (ﷺ) نے ان کو اپنے ہاتھوں کے اشارے سے اپنے دائیں اور بائیں طرف ہٹنے کا اشارہ کیا۔

۱۳۲۱/۴۵۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَعْلَى الْوَادِيْ نُرِيْدُ اَنْ نُصَلِّيَ قَدْ قَامَ وَقُمْنَا اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا حِمَارٌ مِنْ شِعْبِ اَبِيْ دُبٍّ شِعْبِ اَبِيْ مُوْسٰى فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكَبِّرْ وَاَجْرٰى اِلَيْهِ يَعْقُوْبَ بْنَ زَمْعَةَ حَتّٰى رَدَّهٗ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وادی کے بلند حصہ پر تھے کہ ہم نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا، آپ (ﷺ) اور ہم (نماز پڑھنے کے ارادے سے) کھڑے ہو چکے تھے کہ اچانک ابی دب ابی موسیٰ کی گھاٹی سے ایک گدھا نکل کر ہمارے سامنے آ گیا تو نبی کریم ﷺ رک گئے اور تکبیر نہ کہی، آپ (ﷺ) نے یعقوب بن زمعہ کو حکم دیا تو اس نے اس (گدھے) کو واپس لوٹا دیا۔

۱۳۲۲/۴۵۲ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ اِلٰى جَدْرٍ اتَّخَذَهٗ قِبْلَةً فَاَقْبَلَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا وَيَدْنُوْ مِنَ الْجَدْرِ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَصِقَ بِالْجِدَارِ وَمَرَّتْ مِنْ خَلْفِهٖ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دیوار کو قبلہ کی جانب رکھتے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک بھیڑ کا بچہ آیا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ (ﷺ) اسے مسلسل روکتے رہے اور دیوار کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) دیوار کے ساتھ لگ گئے اور وہ (بھیڑ کا بچہ) آپ ﷺ کے پیچھے سے گزر گیا۔

۱۳۲۳/۴۵۳ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَثَمَّ

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے اور وہاں کوئی جانور ہوتا اور وہ آپ (ﷺ) کے آگے سے گزرنا چاہتا تو آپ (ﷺ) اپنے ہاتھوں

بَهْمَةٌ اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ تَجَافٰى.

(کہنیوں) کو اپنے پہلوؤں سے دور کر لیتے تھے (تا کہ اس پر راستہ تنگ ہو جائے اور آگے سے گزر نہ سکے)۔

۱۳۲۴/۴۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ فَجَعَلَ جَدْىٌ يُرِيْدُ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ وَيَتَاَخَّرُ، قَالَ، حَجَّاجٌ يَتَّقِيْهِ وَيَتَاَخَّرُ حَتّٰى يُرٰى وَرَاءَ الْجَدْيِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سے گزرنے لگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے' حجاج (راوی) نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے روکنے اور پیچھے کرنے لگے یہاں تک کہ بکری کا بچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے دکھائی دینے لگا۔

۳ - بَابُ التَّغْلِيْظِ فِى الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّىْ وَبَيْنَ سُتْرَتِهٖ

نمازی اور سترہ کے درمیان گزرنے پر سخت وعید

۱۳۲۵/۴۵۵ - عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَرْسَلَنِىْ اَبُوْ جُهَيْمِ بْنُ اُخْتِ اُبَىِّ ابْنِ كَعْبٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ (الْجُهَنِىِّ) رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهٗ مَا سَمِعَ فِى الْمَارِّ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّىْ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَقُوْمَ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِىْ مِنْ يَوْمٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

حضرت بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب کے بھانجے حضرت ابوجہیم نے مجھے حضرت زید بن خالد (جہنی) رضی اللہ عنہ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے آدمی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے لیے چالیس تک کھڑے رہنا اس (نمازی) کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے' (سفیان کا بیان ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ (بُسر نے) چالیس دن کہا تھا' چالیس مہینے یا چالیس سال کہا تھا۔

۱۳۲۶/۴۵۶ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِىْ اَنْ يَمْشِىَ بَيْنَ يَدَىْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا وَهُوَ يُنَاجِىْ رَبَّهٗ كَانَ اَنْ يَقِفَ فِىْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْطُوَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے (نمازی) بھائی کے آگے سے گزرنے کا کتنا گناہ ہے جب کہ وہ (نمازی) اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے تو وہ ایک قدم بڑھانے سے سو سال تک اسی جگہ کھڑے رہنا بہتر سمجھے۔

۱۳۲۷/۴۵۷ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا مُقْعَدًا بِتَبُوْكَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَتَانٍ اَوْ حِمَارٍ فَقَالَ قَطَعَ عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ

حضرت یزید بن نمران کا بیان ہے کہ تبوک کے مقام پر میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اپاہج تھا تو میں نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں گدھی یا گدھے پر (سوار ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سے گزرا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ اس نے ہماری

اَثَرَهُ فَاقْعِدَ.

٤ - بَابٌ مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَ يَدَيْهِ إِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ

١٣٢٨/٤٥٨ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

١٣٢٩/٤٥٩ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَهُوَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَلَعَلَّهَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ، قَالَ فَقَالَ عُرْوَةُ اُخْبِرُكَ بِالْيَقِيْنِ وَتَرُدُّ عَلَيَّ بِالظَّنِّ، بَلْ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

١٣٣٠/٤٦٠ - عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعٰى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ تُؤَخَّرَا وَلَمْ تُزْجَرَا.

٥ - بَابُ سُتْرَةِ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ صَلّٰى خَلْفَهٗ وَاَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ

١٣٣١/٤٦١ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلٰى اَتَانٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ وَدَخَلْنَا فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَقُلْ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نماز کو توڑا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے پیروں کو توڑے، پس میں اپاہج ہو گیا۔

نمازی کے سامنے انسان یا جانور کا ہونا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نفل نماز پڑھتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھیں۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر کا بیان ہے کہ جس وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز امیر مدینہ تھے، اس وقت ان کو حضرت عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نماز پڑھتے تھے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے لیٹی رہتی تھیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے ابوامامہ بن سہل نے کہا: اے ابوعبداللہ! شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں کہا ہو کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو کی طرف لیٹی ہوتی، عروہ نے کہا کہ میں تمہیں یقین کے ساتھ بتا رہا ہوں اور تم گمان کے ساتھ میری تردید کر رہے ہو، بلکہ آپ (رضی اللہ عنہا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی رہتی تھیں۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس کو شرف زیارت بخشنے کے لیے ہمارے صحراء میں تشریف لائے اور ہماری ایک کتیا اور ایک گدھی تھی جو چر رہی تھی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی درآں حالیکہ وہ دونوں (کتیا اور گدھی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے کھیلتی رہیں، پس نہ تو ان کو پیچھے ہٹایا گیا اور نہ ہی ان کو ڈانٹا گیا۔

امام کا سترہ مقتدی کا سترہ ہے، نیز نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں اور فضل ہم دونوں گدھی پر سوار ہو کر آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم بعض صفوں کے سامنے سے گزرے، گدھی سے اترے اور ہم نے اس (گدھی) کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ہم صف میں شامل ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کچھ نہ کہا، (اور انہی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ اَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلْمَ اَسِيرُ عَلٰى اَتَانٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي لِلنَّاسِ يَعْنِي حَتّٰى صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں بلوغت کے قریب تھا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو میں اگلی صفوں میں سے کسی صف کے سامنے سے گزرا' پھر میں اس (گدھی) سے اترا' اور وہ چرنے لگی اور میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

۱۳۳۲/٤٦٢ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّهُ كَانَ عَلٰى حِمَارٍ هُوَ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَنْصَرِفْ، جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا اَوْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرے اور اس وقت آپ (ﷺ) نماز پڑھ رہے تھے تو (ہمارے آگے سے گزرنے کی وجہ سے) آپ (ﷺ) نے نماز نہیں توڑی' پھر بنو عبدالمطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں تو آپ (ﷺ) نے ان کو ہٹایا اور نماز نہیں توڑی۔

۱۳۳۳/٤٦٣ - عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ، قَالَ بِئْسَمَا عَدَلْتُمْ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ كَلْبًا وَحِمَارًا، لَقَدْ رَاَيْتُنِي اَقْبَلْتُ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ قَرِيبًا مِنْهُ مُسْتَقْبِلَهُ نَزَلْتُ عَنْهُ وَخَلَّيْتُ عَنْهُ وَدَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ فَمَا اَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ وَلَا نَهَانِي عَمَّا صَنَعْتُ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَجَاءَتْ وَلِيدَةٌ. تَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتّٰى عَاذَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ وَلَا نَهَاهَا عَمَّا صَنَعَتْ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ فَخَرَجَ جَدْيٌ مِنْ بَعْضِ حُجُرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ يَجْتَازُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حسن العُرنی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا کہ کتا' گدھا اور عورت (یہ تینوں) نماز کو توڑ دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے کیسا بُرا انصاف کیا ہے کہ تم نے ایک مسلمان عورت کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا ہے' حالانکہ میں نے خود کو دیکھا کہ میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے یہاں تک کہ جب میں آپ (ﷺ) کے قریب ہو کر سامنے ہوا تو میں اس (گدھے) سے اترا اور اُسے چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ (ﷺ) کی نماز میں شامل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نہ تو اپنی نماز لوٹائی اور نہ ہی آپ (ﷺ) نے مجھے اس فعل سے روکا جو میں نے کیا تھا' اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک لڑکی صفوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی آئی' یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آ گئی' تو رسول اللہ ﷺ نے نہ تو اپنی نماز کو لوٹایا اور نہ ہی اسے اس فعل سے روکا جو اس نے کیا تھا' اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ سے ایک بکری کا بچہ نکلا اور وہ آپ (ﷺ) کے سامنے سے گزرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے روکا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نہیں کہتے کہ بکری کا بچہ نماز کو توڑ دیتا ہے؟

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَفَلَا تَقُوْلُوْنَ الْجَدْیُ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ.

٦ - بَابُ مَنْ صَلّٰی اِلٰی غَیْرِ سُتْرَةٍ

بغیرہ سترہ کے نماز پڑھنا

۱۳۳٤/٤٦٤ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ فَضَاءٍ لَیْسَ بَیْنَ یَدَیْهِ شَیْءٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضاء (کھلے میدان) میں نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے (بطور سترہ) کوئی چیز نہ تھی۔

۱۳۳۵/٤٦۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَثِیْرُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِهٖ یُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِمَّا یَلِیْ بَابَ بَنِیْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَةِ سُتْرَةٌ، وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً اُخْرٰی حَدَّثَنِیْ کَثِیْرُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ عَمَّنْ سَمِعَ جَدَّهٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِمَّا یَلِیْ بَابَ بَنِیْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَةِ سُتْرَةٌ، قَالَ سُفْیَانُ وَکَانَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَنْبَاَ عَنْهُ قَالَ ثَنَا کَثِیْرٌ عَنْ اَبِیْهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَیْسَ مِنْ اَبِیْ سَمِعْتُهٗ، وَلٰکِنْ مِنْ بَعْضِ اَهْلِیْ عَنْ جَدِّیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی مِمَّا یَلِیْ بَابَ بَنِیْ سَهْمٍ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَّافِ سُتْرَةٌ.

حضرت سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے کسی سے یہ حدیث سنی، اس نے اپنے دادا سے حدیث سنی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنوسہم کے دروازے کے قریب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سے گزر رہے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور کعبہ کے درمیان سترہ نہ تھا۔ حضرت سفیان نے ایک اور روایت میں کہا کہ مجھ سے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے اس شخص کے حوالہ سے حدیث بیان کی جس نے اپنے دادا سے حدیث سنی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنوسہم کے دروازے کے قریب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سے گزر رہے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور کعبہ کے درمیان سترہ نہ تھا، حضرت سفیان نے کہا کہ ابن جریج نے انہیں بتایا کہ ہم سے کثیر نے اپنے والد کے حوالہ سے حدیث بیان کی تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی، بلکہ اپنے گھر والوں میں سے کسی سے سنی ہے، اس نے اپنے دادا سے یہ حدیث سنی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنوسہم کے دروازے کے قریب نماز پڑھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مطاف کے درمیان سترہ نہیں تھا۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کے طریقہ کا بیان

١ - بَابُ جَامِعِ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کا جامع طریقہ

۱۳۳٦/٤٦٦ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّکْبِیْرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، فَاِذَا رَکَعَ لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُصَوِّبْهُ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِكَ، وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی ابتداء تکبیر (اللہ اکبر) سے کرتے تھے اور قراءت (قرآن پڑھنے) کی ابتداء ''الحمد للہ رب العالمین'' سے کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ ہی نیچا رکھتے بلکہ اپنی پشت کے برابر بالکل سیدھا رکھتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے

الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ.

جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک کہ سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور درندوں کی طرح کہنیاں بچھانے کو ناپسند کرتے تھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے اور شیطان (کے بیٹھنے) کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے' اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم فرماتے تھے۔

ف: شیطان کی طرح بیٹھنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی اپنی سرین کو زمین پر رکھے' اپنی پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھے' چونکہ اس طرح کتے اور دیگر درندے بیٹھتے ہیں' اس لیے اس طرح بیٹھنے کو شیطان کا بیٹھنا قرار دیا' اور اس سے منع کر دیا گیا۔

۱۳۳۷/۴۶۷ - عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ جَلَسْنَا إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُرِيْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ فَقُلْنَا بَلٰى، قَالَ فَقَامَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت قاسم کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کی طرح نماز) پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں! (ضرور پڑھ کر دکھائیں)' پس آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی' پھر قراءت کی' پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا یہاں تک کہ ہر عضو (جوڑ) اپنے مقام پر آ گیا' پھر انہوں نے (رکوع سے سر) اٹھایا یہاں تک کہ ہر عضو (جوڑ) اپنے مقام پر آ گیا' پھر سجدہ کیا' یہاں تک کہ ہر عضو اپنے مقام پر آ گیا' پھر (سجدہ سے سر) اٹھایا' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی' پھر دوسرا سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی' پھر (دوسرے سجدہ سے سر) اٹھایا' پھر انہوں نے دوسری رکعت میں اسی طرح کیا' جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۳۳۸/۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا زَائِدَةُ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ (وَفِي رِوَايَةٍ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ، ثُمَّ قَالَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ

حضرت وائل بن حجر الحضرمی کا بیان ہے کہ میں نے (دل میں) کہا کہ میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں گا کہ آپ (ﷺ) کس طرح نماز پڑھتے ہیں' پس میں نے دیکھا کہ آپ (ﷺ) کھڑے ہوئے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (ﷺ) نے قبلہ کی طرف منہ کیا) پھر تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھایا (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا) پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا یعنی گٹے اور کہنی پر رکھا' پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اسی طرح ہاتھ اٹھائے' پھر جب رکوع کیا تو اپنے گھٹنوں پر ہاتھوں کو رکھا' پھر (رکوع سے سر) اٹھایا تو اسی طرح ہاتھ

يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً (وَفِي رِوَايَةٍ حَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ) ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ تَحَرَّكَ أَيْدِيهِمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ مِنَ الْبَرْدِ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ) قَالَ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَعَلَى النَّاسِ ثِيَابٌ فِيهَا الْبَرَانِسُ وَالْأَكْسِيَةُ فَرَأَيْتُمْ يَقُولُونَ هٰكَذَا تَحْتَ الثِّيَابِ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ قَالَ) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ وَوَضَعَ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ.

اٹھائے' پھر سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو کانوں کے برابر رکھا' پھر (التحیات پڑھنے کے لیے) بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور اپنی داہنی کہنی اپنی داہنی ران پر رکھی' پھر اپنی انگلیاں بند کیں اور حلقہ بنایا (اور ایک روایت میں ہے کہ درمیانی (بڑی) انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا اور انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کیا) پھر اپنی انگلی کو اٹھایا تو میں نے آپ (ﷺ) کو انگلی ہلاتے ہوئے' اس سے دعا (کلمہ شہادت) پڑھتے ہوئے دیکھا' پھر اس کے بعد میں موسم سرما میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے جسموں پر کپڑے تھے اور سردی کی وجہ سے کپڑوں کے نیچے سے اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ) انہوں نے کہا کہ آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں دوسری مرتبہ آیا تو اس وقت لوگوں کے جسموں پر لمبی ٹوپیوں اور چادروں پر مشتمل کپڑے تھے' پس میں نے ان کو کپڑوں کے نیچے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا' (اور تیسرے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ) پھر آپ (ﷺ) نے بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور داہنی کہنی داہنی ران پر رکھی' پھر آپ (ﷺ) نے اپنی سبابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کیا اور اپنے انگوٹھے کو درمیان والی انگلی پر رکھا اور باقی انگلیوں کو بند کر دیا۔

۱۳۳۹/۴۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ (ﷺ) نماز پڑھنے لگے تو آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھ کانوں کے مقابل اٹھائے' پھر (سخت سردی کی وجہ سے) اپنے ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لیے' پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں (ہاتھ) پر رکھا' پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو ہاتھوں کو کپڑے سے نکالا' پھر ان کو اٹھاتے ہوئے تکبیر کہی' پھر رکوع کیا' پھر جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا' اور جب آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

۱۳۴۰/۴۷۰ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ مِنْ

حضرت سالم البراد کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ

نَفْسِیْ قَالَ قَالَ لَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیُّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَلَا اُصَلِّیْ مِنْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ وَفُصِّلَتْ اَصَابِعُهُ عَلٰی سَاقَیْهِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِهِ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَیْهِ) وَجَافٰی عَنْ اِبْطَیْهِ حَتّٰی اسْتَقَرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاسْتَوٰی قَائِمًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَجَافٰی عَنْ اِبْطَیْهِ حَتّٰی اسْتَقَرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاسْتَوٰی جَالِسًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِیَةَ فَصَلّٰی بِنَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

پڑھوں؟ چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی‘ پھر رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور ان کی انگلیاں کشادہ ہو کر پنڈلیوں پر پھیل گئیں‘ (اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کر کے اپنے گھٹنوں کی پچھلی جانب کر لیا) اور (اپنے ہاتھوں کو) اپنی بغلوں سے جدا رکھا‘ پھر ''سمع اللّٰه لمن حمده'' کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ پورا جسم مطمئن ہو گیا‘ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور (اپنے ہاتھوں کو) اپنی بغلوں سے جدا رکھا یہاں تک کہ پورا جسم مطمئن ہو گیا‘ پھر سر اٹھایا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ پورا جسم مطمئن ہو گیا‘ پھر دوسرا سجدہ کیا‘ پس اسی طرح انہوں نے ہمیں چار رکعتیں پڑھائیں‘ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے‘ اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا ہے۔

١٣٤١/٤٧١ - عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهُ قَالَ لِاَصْحَابِهِ یَوْمًا اَلَا اُرِیْكُمْ كَیْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ غَیْرِ حِیْنِ صَلٰوةٍ، فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَیَّةً ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَیُكَبِّرُ فِی الْجُلُوْسِ، ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَیَّةً ثُمَّ سَجَدَ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَصَلّٰی صَلٰوةً كَصَلٰوةِ شَیْخِنَا هٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ الْجَرْمِیَّ، وَكَانَ یَؤُمُّ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّوْبُ فَرَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ یَصْنَعُ شَیْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ، كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ اسْتَوٰی قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی وَالثَّالِثَةِ.

حضرت ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث اللیثی رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت کسی نماز کا وقت نہیں تھا‘ چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور جم کر قیام کیا‘ پھر رکوع کیا تو جم کر رکوع کیا‘ پھر سر اٹھایا اور تھوڑی دیر قیام کیا‘ پھر سجدہ کیا‘ پھر (سجدہ سے) سر اٹھایا اور بیٹھتے وقت تکبیر کہی‘ پھر تھوڑی دیر بیٹھے‘ پھر (دوسرا) سجدہ کیا‘ ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ جرمی کی نماز کی طرح نماز پڑھی اور وہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کے امام تھے۔ ایوب نے کہا کہ میں نے عمرو بن سلمہ کو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے‘ میرے خیال میں تم اس طرح نہیں کرتے (کیونکہ) انہوں نے جب دونوں سجدوں سے اپنا سر اٹھایا تو سیدھے ہو کر بیٹھے‘ پھر پہلی اور تیسری رکعت سے کھڑے ہوئے۔

١٣٤٢/٤٧٢ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكِ الْاَشْعَرِیَّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) جَمَعَ قَوْمَهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم (کے لوگوں) کو اکٹھا کر کے فرمایا: اے گروہِ اشعریین!

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ اجْتَمِعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَاءَ كُمْ وَاَبْنَاءَ كُمْ اُعَلِّمْكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ، فَاجْتَمَعُوْا وَجَمَعُوْا نِسَاءَ هُمْ وَاَبْنَاءَ هُمْ فَتَوَضَّأَ وَاَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَاَحْصَى الْوَضُوْءَ اِلٰى اَمَاكِنِهٖ حَتّٰى لَمَّا اَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَاَذَّنَ فَصَفَّ الرِّجَالَ فِيْ اَدْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ، ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ، فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ يُسِرُّهَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْتَوٰى قَائِمًا، ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا، فَكَانَ تَكْبِيْرُهُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيْرَاتٍ وَكَبَّرَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ احْفَظُوْا تَكْبِيْرِيْ، وَتَعَلَّمُوْا رُكُوْعِيْ وَسُجُوْدِيْ، فَاِنَّهَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ اِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَاَلْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ، اِنْعَتْهُمْ لَنَا يَعْنِيْ صِفْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ

تم اکٹھے ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور اپنی اولاد کو اکٹھا کر لو تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی اس نماز کی تعلیم دوں جو آپ (ﷺ) ہمیں مدینہ میں پڑھایا کرتے تھے' چنانچہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی اکٹھا کر لیا' تو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور ان کو دکھایا کہ کس طرح وضو ہوتا ہے تو آپ نے وضو کا پانی وضو کی تمام جگہوں (اعضاء) پر پہنچایا (کہ کوئی جگہ خشک نہ رہی) یہاں تک کہ جب (جانب مغرب سے جانب مشرق کی طرف) سایا ڈھل گیا تو وہ اٹھے اور اذان دی' پھر آپ نے سب سے پہلی صف مردوں کی بنائی' ان کے پیچھے نابالغ لڑکوں کی صف بنائی اور نابالغ لڑکوں کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی' پھر آپ نے اقامت کہی' پھر آپ آگے بڑھے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور تکبیر کہی' پھر سورہ فاتحہ اور کوئی آسان سورت پڑھی' پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور (رکوع میں) تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ وبحمدہ'' کہا' پھر ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے' پھر تکبیر کہی اور سجدہ میں چلے گئے' پھر تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھایا' پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا' پھر تکبیر کہی اور سیدھے کھڑے ہو گئے' پس پہلی رکعت میں آپ کی چھ تکبیریں تھیں' اور جب آپ دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو آپ نے تکبیر کہی' چنانچہ آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو اپنی قوم (کے لوگوں) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میری تکبیر کو یاد کر لو اور میرے رکوع اور میرے سجدوں کو سیکھ لو' کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ (ﷺ) نے دن کے اسی وقت (ظہر) میں ہمیں اسی طرح پڑھائی' پھر رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! سنو' سمجھو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے قرب اور مجلس کی وجہ سے ان پر انبیاء اور شہداء رشک کرتے ہیں' لوگوں کی آخری جانب سے ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس نے اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! بعض لوگ جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے قرب اور مجلس کی وجہ سے ان پر انبیاء اور شہداء رشک کرتے ہیں' تو آپ ہمیں ان کی صفات وخوبیاں بتائیں' دیہاتی آدمی کے اس سوال سے رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور کھل اٹھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوْا فِي اللّٰهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ.

لوگ ہیں جن کو کوئی جانتا نہیں ہوگا اور یہ اپنے قبیلوں اور رشتہ داروں سے الگ اور دور ہوں گے، ان میں کوئی قریبی رشتہ و برادری نہیں ہوگی، وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور میل ملاپ رکھیں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر بچھا دے گا، انہیں ان پر بٹھا دے گا اور ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں کو نور بنا دے گا، قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے، اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۱۳۴۳/۴۷۳ - عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّيْ بَيْنَ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى هِيَ أَطْوَلُهُنَّ لِكَيْ يَثُوْبَ النَّاسُ وَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا.

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قراءت اور قیام میں چاروں رکعتوں کے درمیان برابری رکھتے تھے، البتہ پہلی رکعت کو باقی رکعتوں سے لمبا کرتے تھے تاکہ جماعت میں لوگ زیادہ ہو جائیں، اور مردوں کو نابالغ لڑکوں کے آگے کھڑا کرتے اور نابالغ لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو نابالغ لڑکوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب (سجدہ سے سر) اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۳۴۴/۴۷۴ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَهُ مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تِبَاعَةً قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ، قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَرَفَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ اللّٰهُ

حضرت محمد بن عطاء کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس صحابہ کرام، جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ بن ربعی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو تمہاری نسبت زیادہ جانتا ہوں، انہوں نے کہا: (یہ کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ) آپ نہ تو صحبت کے اعتبار سے ہم سے مقدم ہیں اور نہ ہی اتباع و پیروی کے حصول کے اعتبار سے آپ ہم سے زیادہ ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں! (میں تم سے صحبت کے اعتبار سے مقدم ہوں اور اتباع کے اعتبار سے بھی زیادہ ہوں) انہوں نے کہا کہ آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی کیفیت) بیان کریں، آپ نے فرمایا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کرتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل اٹھاتے، پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع کرتے اور اپنے سر کو نہ جھکاتے اور نہ ہی اٹھاتے بلکہ پیٹھ کے برابر سیدھا رکھتے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے، پھر "سمع

اَكْبَرُ، ثُمَّ جَافٰى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنِهٖ، وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهٗ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ.

اللّٰہ لمن حمدہ'' کہتے ہوئے سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام (جوڑ) پر سیدھی ہو کر لوٹ جاتی، پھر سجدہ میں چلے جاتے اور ''اللّٰہ اکبر'' کہتے اور اپنے بازوؤں کو پیٹ سے جدا رکھتے اور اپنے پیروں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے، پھر بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی، پھر دوسرا سجدہ کرنے کے لیے جھکتے اور ''اللّٰہ اکبر'' کہتے، پھر اپنا پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی، پھر کھڑے ہو جاتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے، جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کرتے، جس طرح نماز کے افتتاح کے وقت کیا تھا، پھر (اپنی باقی نماز میں) اسی طرح کرتے، یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی (وہ سجدہ ہوتا) جس میں نماز پوری ہو جاتی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو نیچے سے نکال کر (بائیں) سُرین کا سہارا لے کر اپنے پہلو پر بیٹھ جاتے، پھر سلام پھیرتے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِىْ حَدِيْثِ الْمُسِىْءِ فِىْ صَلٰوتِهٖ

نماز میں غلطی کی درستگی

۱۳۴۵/۴۷۵ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِىْ، قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی (یعنی تمہاری نماز نہیں ہوئی)، وہ لوٹ گیا، ایسا اس نے تین مرتبہ کیا، پھر اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، پس آپ مجھے سکھائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر قرآن میں سے جو تمہیں سہولت سے یاد ہو وہ پڑھو، پھر تم اطمینان سے رکوع کرو، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر (سجدہ سے سر) اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر (دوسری رکعت کا) سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں اطمینان ہو جائے، پھر (سجدہ سے سر) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اپنی ہر نماز (کی ہر رکعت) میں اسی طرح کرو۔

۱۳۴۶/۴۷۶ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَنَحْوِ مِمَّا صَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ لِرُكُوعِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا، وَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدِ اجْهَدْتُ نَفْسِي فَعَلِّمْنِي وَأَرِنِي؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی، جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، کا بیان ہے کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، پس اس شخص نے آپ (ﷺ) کے قریب نماز پڑھی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے) فرمایا: اپنی نماز دُہراؤ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی (یعنی تمہاری نماز نہیں ہوئی)، تو وہ لوٹ گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اپنی نماز دُہراؤ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے (نماز کا طریقہ) سکھائیں کہ میں کیسے (نماز ادا) کروں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو تکبیر کہو، پھر سورہ فاتحہ پڑھو، پھر (قرآن کریم میں سے) جو چاہو پڑھو، پس جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت پھیلا دو (اعتدال سے بچھا دو) اور مکمل اطمینان سے رکوع کرو، جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو بالکل سیدھا کرو یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں کی طرف لوٹ آئیں، جب تم سجدہ کرو تو کامل اطمینان سے (پیشانی زمین پر جما کر) سجدہ کرو اور جب (سجدہ سے سر) اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر تم ہر رکعت اور ہر سجدہ میں اسی طرح کرو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا اور مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھتے رہے، پھر وہ حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا، آپ (ﷺ) نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا تو اس شخص نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی نماز کی اصلاح کرنے کی پوری کوشش کی ہے، پس آپ مجھے سکھائیں اور بتائیں، نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر قراءت کرو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان ہو جائے، پھر (رکوع سے سر) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ

سَاجِدًا، ثُمَّ قُمْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَتْمَمْتَهَا وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلٰوتِكَ.

اطمینان سے سجدہ کرو، پھر (سجدہ سے سر) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو، پھر (دوسرا) سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو، پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو جاؤ، پس جب تم نے اس طریقہ پر اپنی نماز پوری کر لی تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تمہاری نماز ناقص ہو گی۔

۲ - بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَالْخُشُوْعِ فِيْهَا

نماز کا افتتاح اور اس میں خشوع کا ہونا

۱۳۴۷/۴۷۷ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ (وَفِيْ لَفْظٍ) مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی پاکیزگی ہے، اس کی تحریم تکبیر (اللّٰہ اکبر) ہے اور اس کی تحلیل (نماز کو ختم کرنا) سلام پھیرنا ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ) نماز کی کنجی وضو ہے، اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۴۸/۴۷۸ - عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَضَرَّعُ وَتَخَشَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ تَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَالَ فِيْهِ قَوْلًا شَدِيْدًا.

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز دو، دو رکعت ہے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد (التحیات) ہے اور نیازمندی ہے، عجز و انکساری ہے اور اظہار مسکینی ہے، پھر تم اپنے ہاتھ پھیلاؤ یعنی اپنے ہاتھ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (طلب حاجت کے لیے) اٹھاؤ در آں حالیکہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرے کی طرف ہو اور تم یوں دعا مانگو: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! پس جو شخص ایسا نہ کرے اس کے بارے میں سخت بات فرمائی (کہ اس کی نماز ناقص ہے)۔

۱۳۴۹/۴۷۹ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا؟ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ خُشُوْعِكُمْ وَرُكُوْعِكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَرٰى خُشُوْعَكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہاں ہے، (کہ میں صرف سامنے دیکھتا ہوں) مجھ پر تمہارا خشوع (تمہاری باطنی حالت) اور تمہارا رکوع مخفی نہیں ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہارے خشوع کو دیکھتا ہوں۔

۱۳۵۰/۴۸۰ - عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ

حضرت مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سینہ سے اس طرح آواز آ رہی تھی جس طرح ہانڈی اُبلنے کی آواز آتی ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

(اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا درآں حالیکہ رونے کی وجہ سے آپ (ﷺ) کے سینہ سے اس طرح آواز آرہی تھی جس طرح ہانڈی اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

۱۳۵۱/۴۸۱ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو رکعت نماز اس طرح (خشوع وخضوع کے ساتھ) پڑھی کہ ان میں وہ نہ بھولا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔

۳ - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ وَغَيْرِهَا

تکبیر تحریمہ اور اس کے علاوہ ہاتھ اٹھانے کا بیان

۱۳۵۲/۴۸۲ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ وَاَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے، اور جب قراءت ختم کرتے اور رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اسی طرح کرتے (یعنی ہاتھ اٹھاتے)، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے، لیکن جب پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے یا جب دوسرا سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے، اور جب دونوں سجدوں سے (فارغ ہوکر دوسری رکعت کے لیے) اٹھتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۳۵۳/۴۸۳ - عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَاوَزَ بِهَا اُذُنَيْهِ.

حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے نماز کا افتتاح کیا تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے مقابل اٹھایا۔

۱۳۵۴/۴۸۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ قَدْ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَدًّا اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ، وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ، وَالسُّكُوْتُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ يَدْعُوْ وَيَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان پر عمل کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے: (۱) آپ (ﷺ) جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اونچا (سر تک) اٹھاتے تھے (۲) جب رکوع کرتے اور ہاتھ اٹھاتے تو تکبیر کہتے (۳) اور قراءت سے پہلے دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال کرتے تھے۔

۱۳۵۵/۴۸۵ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَهُمَا، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ہاتھ کندھوں کے مقابل یا ان کے قریب ہو جاتے، جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکعت سے سر اٹھاتے تو ہاتھ اٹھاتے تھے، لیکن سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)۔

۱۳۵۶/۴۸۶ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ، مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے علاوہ) تمہارا ہاتھوں کا (زیادہ اونچا) اٹھانا بدعت ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف سینے تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔

۱۳۵۷/۴۸۷ - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے، اور ہاتھوں کو کانوں کی لَو کے مقابل اٹھاتے۔

۱۳۵۸/۴۸۸ - عَنْ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّهُ رَاٰى ابْنَ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ وَحِيْنَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ بِيَدَيْهِ، قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُصَلِّيْهَا، فَوَصَفَ لَهُ هٰذِهِ الْاِشَارَةَ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

حضرت میمون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو جب وہ کھڑے ہوتے، رکوع کرتے، سجدہ کرتے یا قیام کے لیے اٹھتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے، میمون مکی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو ایسی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ اس طرح میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور ان سے اشارے کا ذکر کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دیکھنا پسند کرتے ہو تو عبداللہ بن زبیر کی نماز کی اقتداء کرو (کہ ان جیسی نماز پڑھو)۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ حُجَّةِ مَنْ لَمْ يَرَ الرَّفْعَ اِلَّا عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ

تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہاتھ نہ اٹھانے والوں کے دلائل

۱۳۵۹/۴۸۹ - عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً.

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے صرف ایک بار ہاتھ اٹھائے۔

۱۳۶۰/۴۹۰ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ.

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو جاتے۔

٤ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۱۳٦۱/٤۹۱ - ز عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلٰوةِ وَضْعَ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

۱۳٦۲/٤۹۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِرَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَانْتَزَعَهَا وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے اوپر رکھا ہوا تھا تو آپ (ﷺ) نے اس کے ہاتھوں کو چھڑایا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا۔

۱۳٦۳/٤۹۳ - عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ (وَعَنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِيْنَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ، وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ (وَفِيْ لَفْظٍ) وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ.

حضرت قبیصہ بن ھُلب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت فرماتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے' اور سلام (پھیرنے کے بعد اپنی جگہ سے) دائیں جانب اور بائیں جانب پھر جاتے (جگہ تبدیل کر لیتے)' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا' اور میں نے آپ (ﷺ) کو دائیں جانب اور بائیں جانب پھرتے ہوئے دیکھا (اور ایک روایت میں ہے کہ) میں نے دیکھا کہ آپ (ﷺ) کبھی دائیں جانب پھر جاتے اور کبھی بائیں جانب پھر جاتے (یعنی جگہ تبدیل کر لیتے)۔

۱۳٦٤/٤۹٤ - عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ، قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَنْمِيْ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو حازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں' حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

۱۳٦٥/٤۹٥ - عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

حضرت غضیف بن حارث (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں بہت سی

مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا نَسِيتُ (وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ أَنْسَ) أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ.

چیزوں کو نہیں بھولا (اور ان میں سے) اس چیز کو بھی نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا۔

٥ - بَابُ السَّكَتَاتِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ قَوْلِهِ وَلَا الضَّالِّينَ وَبَعْدَ السُّورَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

تکبیر تحریمہ کے بعد قراءت سے پہلے ”ولا الضالین“ کے بعد اور رکوع سے پہلے سورت کے بعد سکتوں کا بیان

۱۳۶٦/٤٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا يَزِيدُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكْتَتَانِ، سَكْتَةٌ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنَ السُّورَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كَذَبَ سَمُرَةُ (وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ أَنَا مَا أَحْفَظُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ صَدَقَ سَمُرَةُ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا مَنْصُورٌ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِهِمْ سَكَتَ سَكْتَتَيْنِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ سَكَتَ أَيْضًا هُنَيَّةً فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَكَتَبَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أُبَيٌّ إِنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ السُّورَةِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے تھے، ایک سکتہ اس وقت کرتے جب نماز کا افتتاح کرتے اور دوسرا سکتہ، دوسری سورت سے فارغ ہونے کے بعد، رکوع سے پہلے کرتے، اور جب اس (حدیث) کا ذکر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ سمرہ جھوٹ بولتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مجھے یہ (دو سکتے) یاد نہیں ہیں) تو انہوں نے مدینہ میں حضرت ابی بن کعب کو اس بارے میں لکھا تو آپ نے فرمایا کہ سمرہ سچے ہیں، (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دو سکتے کرتے تھے، جب نماز کا افتتاح کرتے (تو سکتہ کرتے) اور جب ”ولا الضالین“ کہتے تو پھر بھی تھوڑا سا سکتہ کرتے تھے، پس لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے ابی بن کعب کی طرف خط لکھا، تو حضرت اُبی نے لوگوں کو لکھا کہ مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح سمرہ نے کیا ہے، (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت یونس نے بیان کیا کہ جب وہ سورت کی قراءت سے فارغ ہوتے (تو سکتہ کرتے)۔

۱۳٦٧/٤٩٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے تھے، میں نے عرض کیا: (یا نبی اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،

فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِي مَا هُوَ؟ قَالَ أَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ قَالَ جَرِيرٌ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

مجھے بتائیں کہ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے ہیں تو اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: (ترجمہ) اے اللہ! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بُعد کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان بُعد کیا ہے' اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اولوں سے دھو دے۔

٦ - بَابٌ فِي دُعَاءِ الْإِفْتِتَاحِ وَالتَّعَوُّذِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

افتتاحِ نماز کی دعا اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے کا بیان

١٣٦٨/٤٩٨ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاسْتَفْتَحَ صَلٰوتَهُ وَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَظِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے اور نماز شروع کرتے اور تکبیر کہتے تو (اس کے بعد) یہ پڑھتے: ''سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالٰى جدك ولا اله غيرك'' پھر تین بار ''لا اله الا اللّٰه'' کہتے' پھر ''اعوذ باللّٰه السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه'' پڑھتے' پھر تین بار ''اللّٰه اكبر'' کہتے' پھر ''اعوذ باللّٰه السميع العليم من الشطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه'' پڑھتے۔

١٣٦٩/٤٩٩ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ (وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ اللَّيْلِ) كَبَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے (اور ایک روایت میں ہے کہ رات کے وقت جب نماز شروع کرتے) تو تین مرتبہ تکبیر (اللّٰه اكبر) کہتے' پھر تین مرتبہ ''لا اله الا اللّٰه'' اور تین مرتبہ ''سبحان اللّٰه وبحمده'' کہتے' پھر ''اعوذ باللّٰه من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه'' پڑھتے۔

١٣٧٠/٥٠٠ - عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ (ﷺ) نے نفل نماز میں تین مرتبہ ''اللّٰه اكبر كبيرا'' تین مرتبہ ''الحمد للّٰه كثيرًا'' اور تین مرتبہ ''سبحان اللّٰه بكرة واصيلا'' کہا' (پھر یہ

بُكْرَةً وَاَصِيْلًا ثَلَاثَ مِرَارٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَمْزُهٗ وَنَفْثُهٗ وَنَفْخُهٗ ؟ قَالَ اَمَّا هَمْزُهٗ فَالْمَوْتَةُ الَّتِيْ تَاْخُذُ بَنِ اٰدَمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَذَكَرَ كَهَيْئَةِ الْمَوْتَةِ يَعْنِيْ يُصْرَعُ) وَاَمَّا نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ.

پڑھا:) ''اللھم انی اعوذ بك من الشیطان الرجیم من همزه ونفثه ونفخه'' (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اس کے ہمز سے، اس کے نفث سے اور اس کے نفخ سے)، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس (شیطان) کا ہمز، اس کا نفث اور اس کا نفخ کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کا ہمز ایسے وسوسے ہیں جن سے وہ انسان کو بچھاڑ دیتا ہے، اس کا نفخ، تکبر ہے اور اس کا نفث، لغویات و بیہودہ باتیں ہیں۔

۱۳۷۱/۵۰۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک لوگوں (نمازیوں) میں سے ایک شخص نے کہا: ''اللہ اکبر کبیرًا والحمد للّٰہ کثیرًا وسبحان اللہ بکرة واصیلا'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے کلمات کہنے والا کون ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے ان کلمات سے تعجب ہوا کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، تب سے میں نے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔

۱۳۷۲/۵۰۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّ رَجُلًا قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الصَّلٰوةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَسَبَّحَ وَدَعَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَائِلُهُنَّ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَلَقّٰى بِهٖ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ ایک دن ایک شخص نے نماز شروع کی تو کہا: ''الحمد للّٰہ ملء السموات'' پھر ''سبحان اللہ'' کہا اور دعا مانگی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے، اس شخص نے کہا: میں ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے تھے۔

۱۳۷۳/۵۰۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَنَحْنُ فِي الصَّفِّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَاسْتَنْكَرُوا الرَّجُلَ وَقَالَ مَنِ الَّذِيْ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَلَمَّا انْصَرَفَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم صف میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا: ''اللہ اکبر کبیرًا وسبحان اللہ بکرة واصیلا''۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمانوں نے اپنے سر اٹھائے اور اس شخص کو برا سمجھنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ کون شخص ہے جس نے اپنی آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند کیا ہے؟ پس جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ بلند آواز (سے کلمات کہنے) والا کون ہے؟ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هٰذَا الْعَالِي الصَّوْتَ؟فَقِيْلَ هُوَ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ كَلَامَكَ يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ حَتّٰى فُتِحَ بَابٌ فَدَخَلَ فِيْهِ.

شخص یہ ہے آپ (ﷺ) نے (اس شخص سے) فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہارے کلمات کو آسمان پر چڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ (آسمان کا) دروازہ کھل گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔

١٣٧٤/٥٠٤ - عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ (وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ؟ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَمْ يُنَهْنِهْهَا دُوْنَ الْعَرْشِ.

حضرت عبد الجبار بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو ایک شخص نے کہا: ''الحمد لله كثيرًا طيبًا مباركًا فيه'' جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں، اور میرا نیکی کا ہی ارادہ تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان کلمات کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز مانع نہ تھی۔

١٣٧٥/٥٠٥ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ اسْتَفْتَحَ ثُمَّ قَالَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ) وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ(وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)رَبِّيْ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ) وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو (تکبیر کے بعد دعا سے نماز کا) افتتاح کرتے (اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز کا افتتاح کرتے تو تکبیر کہتے) پھر یہ کہتے: (ترجمہ) میں نے فرماں بردار و یک سو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں، ابو النضر کی روایت میں ''وانا اوّل المسلمين'' ہے (یعنی میں سب سے پہلا مسلمان ہوں) اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، (اور ایک روایت میں ہے: اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) تو ہی میرا پروردگار ہے، میرا تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے، پس تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، گناہوں کو تو ہی بخشتا ہے، مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے، اچھے اخلاق کی ہدایت تو ہی دیتا ہے اور بُرے اخلاق مجھ سے دور کر دے بُرے اخلاق کو مجھ سے تو ہی دور کرتا ہے، تیری ذات بابرکت ہے، (اور ایک روایت میں ہے: میں حاضر ہوں، میرا تیرا حکم ماننے کے لیے تیار ہوں، تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور بُرائی

قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

تیری طرف سے نہیں ہے، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف ہوں، تیری ذات بابرکت ہے) اور تو بہت بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رکوع کرتے تو کہتے: اے اللہ! تیرے لیے میں نے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے میں جھکا، میرے کان، میری آنکھیں میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے (یہ سب) تیرے ہی تابع فرمان ہیں، اور آپ (ﷺ) جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی سن لی جس نے اس کی حمد کی، اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں) آسمان، زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں (تیری تعریف سے) بھری ہوئی ہیں اور اس کے بعد ہر وہ چیز جو تو چاہے بھری ہوئی ہے، پھر جب آپ (ﷺ) سجدہ کرتے تو کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرے لیے ہی جھکا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اسے صورت بخشی اور اسے خوب صورت بنایا اور اس میں سماعت (سننے) اور بصارت (دیکھنے) کی قوت رکھی، پس بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے، اور پھر جب آپ (ﷺ) نماز کا سلام پھیرتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! میری ان خطاؤں کو بخش دے جو میں نے پہلے کیں اور جو بعد میں کروں، اور (ان گناہوں کو بخش دے) جو میں نے چھپ کر کیے اور جو اعلانیہ کیے اور مجھ سے جو زیادتی ہوئی (اس کو بھی بخش دے) اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (ان کو بھی بخش دے) تو ہی اپنی توفیق سے جس کو چاہتا ہے سابقین کے مقامات تک پہنچانے والا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے ان کے مراتب سے پیچھے کر دیتا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

نوٹ: حدیث بالا میں جو دعائیں مذکور ہیں، میں نے عام قارئین کی سہولت کے لیے ان کا اُردو میں ترجمہ کر دیا ہے تاکہ ان کو ان دعاؤں کا مطلب سمجھ آ جائے اور جو حضرات عربی میں دعاؤں کو یاد کرنے کا ذوق رکھتے ہوں وہ اصل حدیث سے یاد کر لیں۔

۷ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَسْمَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ پڑھتے وقت ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

۱۳۷٦/۵۰٦ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ

حضرت سعید بن یزید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس

قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. أَوِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ فَقَالَ إِنَّكَ لَتَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحْفَظُهُ أَوْ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ.

رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم'' سے قراءت (شروع) کرتے تھے یا ''الحمد للّٰہ رب العٰلمین'' سے (شروع) کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے جو مجھے یاد نہیں ہے' یا (فرمایا:) تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا۔

۱۳۷۷/۵۰۷ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ' قَالَ قَتَادَةُ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ؟ فَقَالَ إِنَّكَ لَتَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ.

حضرت قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ (ان کی اقتداء میں) نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی کو ''بسم اللّٰه الرحمن الرحیم'' پڑھتے ہوئے نہیں سنا' حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز سے قراءت شروع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا۔

۱۳۷۸/۵۰۸ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی اور یہ سب ''بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم'' بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۷۹/۵۰۹ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ الْقِرَاءَةِ وَلَا فِي آخِرِهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' سے قراءت شروع کرتے تھے اور ''بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم'' کو نہ قراءت کے شروع میں پڑھتے تھے اور نہ ہی اس کے آخر میں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۰/۵۱۰ - قط عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُونُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ' قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ نَعَمْ

حضرت قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب ''بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم'' سے (قراءت کا) افتتاح نہیں کرتے تھے' حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہم نے ان سے اس کے

نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ.

بارے میں سوال بھی کیا تھا۔

۱۳۸۱/۵۱۱ - عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا لَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ وَلَمْ اَرَ رَجُلًا قَطُّ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ مِنْهُ.

حضرت (یزید) بن عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للّٰہ رب العالمین'' پڑھتے ہوئے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے بیٹے! اسلام میں نئی چیز کے ایجاد سے بچو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے قراءت کا افتتاح نہیں کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نہ پڑھو، جب قراءت کرو تو ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' پڑھو) راوی کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ اسلام میں نئی چیز کے ایجاد کو ناپسند کرتا ہو۔

۱۳۸۲/۵۱۲ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' سے قراءت شروع کرتے تھے۔

۱۳۸۳/۵۱۳ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ اٰيَةً اٰيَةً، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) اپنی قراءت (تلاوتِ قرآن) میں ایک ایک آیت پر ٹھہرتے (وقف کرتے تھے، (مثلاً) ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' (پڑھ کر وقف کرتے، پھر) ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' (پڑھ کر وقف کرتے، پھر) ''الرحمٰن الرحیم'' (پڑھ کر وقف کرتے، پھر) ''مالک یوم الدین'' (پڑھ کر وقف کرتے)۔

۸ - بَابُ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ وَحُجَّةِ مَنْ قَالَ اِنَّ الْبَسْمَلَةَ لَيْسَتْ اٰيَةً مِنْهَا

سورہ فاتحہ کی تفسیر اور ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو آیت شمار نہ کرنے والی دلیل

۱۳۸۴/۵۱۴ - عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) کو نہ پڑھا تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے (یعنی) ناتمام ہے، ابو السائب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، ابو السائب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میری کہنی دبا کر

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ) فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ' قَالَ أَبُو السَّائِبِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ' قَالَ أَبُو السَّائِبِ فَغَمَزَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذِرَاعِي فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ' إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ' قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ' فَيَقُولُ اللّٰهُ حَمِدَنِي عَبْدِي' وَيَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ' فَيَقُولُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي' فَيَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ' فَيَقُولُ اللّٰهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي' وَقَالَ هٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي' يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ أَجِدُهَا' لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ يَقُولُ عَبْدِي اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ' صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيهِ أَيُّمَا صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ وَفِيهِ فَإِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ' قَالَ فَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ' وَقَالَ مَرَّةً مَا سَأَلَنِي فَيَسْأَلُهُ عَبْدُهُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ' قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي لَكَ مَا سَأَلْتَ وَقَالَ مَرَّةً وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَنِي.

فرمایا: اے فارسی! اس (سورہ فاتحہ) کو اپنے دل میں پڑھو' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے' اس کا ایک حصہ میرے لیے (خاص) ہے اور اس کا دوسرا حصہ میرے بندے کے لیے (خاص) ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (سورہ فاتحہ کو) پڑھو' پس جب بندہ کہتا ہے: ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی' جب بندہ کہتا ہے: ''الرحمٰن الرحیم'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی' جب بندہ کہتا ہے: ''مالک یوم الدین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعظیم کی' اور فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے' جب بندہ کہتا ہے: ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کو میں اپنے بندے کے لیے خاص کرتا ہوں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا' جب بندہ کہتا ہے: ''اھدنا الصراط المستقیم' صراط الذین انعمت علیھم' غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کو ملے گا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ) جس نماز میں فاتحۃ الکتاب (سورہ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے' نیز اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جب بندہ کہتا ہے: ''مالک یوم الدین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنے معاملات کو میرے سپرد کر دیا' جب بندہ کہتا ہے: ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا' اور ایک بار فرمایا: میرا بندہ مجھ سے جو سوال کرے گا (اسے وہی عطا ہوگا)' پس اس کا بندہ اس سے سوال کرتا ہے: ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم' غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے (اور اے میرے بندے!) جو تو مانگے گا وہ تجھے مل جائے گا' اور ایک بار فرمایا: میرا بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔

۹ - بَابُ وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ پڑھنے کا وجوب

۱۳۸۵/۵۱۵ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ (کوئی سورت) نہ پڑھے۔

۱۳۸۶/۵۱۶ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى لَا يَقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے۔

۱۳۸۷/۵۱۷ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ، قُلْنَا نَعَمْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قراءت بھاری ہوگئی' پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے خیال میں تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو' ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم ایسا کرتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو' کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کو نہیں پڑھتا۔

۱۳۸۸/۵۱۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ بِهَا فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے۔

۱۳۸۹/۵۱۹ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَخْرُجَ فَيُنَادِيَ اَنْ لَّا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ باہر نکل کر منادی کریں کہ سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ (کسی اور سورہ) کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۳۹۰/۵۲۰ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم یہ سب "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے تھے۔

۱۳۹۱/۵۲۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ اَسِيْرًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ.

حضرت عبداللہ بن سوادہ قشیری کا بیان ہے کہ مجھے ایک دیہاتی آدمی نے حدیث سنائی' اس نے اپنے والد سے سنی اور اس کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں قید تھے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔

۱۰ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِرَاءَةِ الْمَامُوْمِ وَاِنْصَاتِهٖ اِذَا سَمِعَ اِمَامَهٗ

مقتدی کی قراءت کا حکم اور امام کی قراءت سن کر مقتدی کا خاموش رہنا

۱۳۹۲/۵۲۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء (پیروی) کی جائے' پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۳۹۳/۵۲۳ - عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۳۹۴/۵۲۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ اَحَدٌ مَعِيَ اٰنِفًا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ' فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَجْهَرُ بِهٖ مِنَ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی' جس میں بلند آواز سے قراءت کی (یعنی جہری نماز پڑھائی) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ!' فرمایا: جبھی میں سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا ہوا کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے' پس جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان نمازوں میں قراءت کرنے سے رُک گئے جن میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے۔

۱۳۹۵/۵۲۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۳۹۶/۵۲۶ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت محمد بن ابی عائشہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید تم امام کے پیچھے قرآن پڑھتے ہو جب کہ امام بھی قرآن پڑھ رہا ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ایسا کرتے ہیں' فرمایا:

إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا، إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْ قَالَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ایسا نہ کیا کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

۱۳۹۷/۵۲۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۳۹۸/۵۲۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کیا کرتے تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم نے مجھ پر قرآن (کی قراءت کرنا) مشتبہ کر دیا ہے۔

۱۳۹۹/۵۲۹ - عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

حضرت کثیر بن مرہ حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ فرمایا: ہاں! تو ایک انصاری آدمی نے کہا کہ یہ (قراءت) واجب ہوگئی' پس حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) میری طرف متوجہ ہوئے' درآں حالیکہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے قریب تھا' اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے خیال میں امام کی قراءت لوگوں (مقتدیوں) کے لیے کافی ہے۔

۱۴۰۰/۵۳۰ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا، قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص نے آپ (ﷺ) کے پیچھے ''سبح اسم ربك الاعلٰی'' پڑھی' پس آپ (ﷺ) جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے (میرے پیچھے) یہ آیت ''سبح اسم ربك الاعلٰی'' پڑھی تھی' ایک شخص نے عرض کیا: میں نے پڑھی تھی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں نے جان لیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص میری قراءت کے سلسلہ میں مجھے الجھا رہا ہے۔

امام کے پیچھے مطلقاً قراءت نہ کرنے کے مزید دلائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (الاعراف: ۲۰۴)

اور جس وقت قرآن پڑھا جائے تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے○

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی قراءت کے وقت اس کو سننا اور خاموش رہنا لازم ہے' خواہ یہ قراءت نماز میں ہو یا غیر نماز میں ہو' پس یہ آیت امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کی بہت بڑی دلیل ہے' اب ہم امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کے حوالے سے احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ. (موطأ امام محمد ص ۹۶) جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قراءت ہی اس (مقتدی) کی قراءت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کان له امام فقراته له قراءۃ. جس شخص کا امام ہو تو اس (امام) کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۳۹، رقم الحدیث: ۱۴۲۳۳)

نوٹ: مذکورہ بالا حدیث سے مسلک احناف کی واضح طور پر تائید ہوتی ہے' لیکن احمد عبدالرحمٰن البناء نے اپنی مرتب شدہ کتاب ''الفتح الربانی'' میں اس کو نقل نہیں کیا' جب کہ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مسند امام احمد کی تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے' سو اگر انہوں نے جان بوجھ کر محض اپنے مسلک کی تائید وتقویت کی خاطر حدیث کو چھوڑا ہے' نقل نہیں کیا تو احادیث کے معاملہ میں ان کی یہ خیانت ہے جو قابل مواخذہ ہے اور اگر ان سے سہواً چھوٹ گئی ہے' نظر کے سامنے نہیں گزری تو پھر وہ معذور ہوں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کان له امام فقراءۃ الامام له قراءۃ. جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

(موطأ امام محمد ص ۹۶' ابن ماجہ ص ۶۱' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۴' سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۶۰۔۲۵۷۔۲۵۶' جمع الجوامع ج ۷' رقم الحدیث: ۲۲۸۵۱)

حضرت عبداللہ بن شداد الہاد روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ایک شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے قراءت کرنے لگا تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے (قراءت کرنے سے) منع کیا' جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قراءت کر رہا تھا) کہا: کیا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتے ہو' ان دونوں کا تنازع شروع ہو گیا' یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صلی خلف امام فان قراءته له قراءۃ. جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔ (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۵۶' سنن کبریٰ ج ۲ ص ۱۵۹)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی قرآن مجید پڑھنے لگا اور ایک آدمی نے اسے منع کیا' جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں قرآن پڑھ رہا تھا اور یہ شخص مجھے منع کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کان له امام فان قراءۃ الامام له قراءۃ. جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۱۳۶' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲' سنن کبریٰ ج ۲ ص ۱۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کان له امام فقراءته له قراءۃ. جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

(سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کان له امام فقراءته له قراءۃ. جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

(سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۶۲)

حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی آپ (ﷺ) کے پیچھے قراءت کر رہا تھا' جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

من ذا الذی یخالجنی سورتی فنھی عن القراۃ خلف الامام. (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۱۶۲)

مجھے میری سورت (کی قراءت) سے کون اُلجھا رہا ہے' پھر آپ (ﷺ) نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمادیا۔

حضرت ابووائل کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا:

انصت للقران فان فی الصلوۃ شغلا وسیکفیك ذالك الامام. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸' موطأ امام محمد ص ۹۶' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲)

تم قرآن کے لیے خاموش رہو' کیونکہ نماز میں صرف ایک مشغولیت ہے' تمہیں اس (قراءت) کے لیے امام (کی قراءت) ہی کافی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انما جعل الامام لیوتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۴' نسائی ج ۱ ص ۱۰۷' ابن ماجہ ص ۶۱)

امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے' پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

مذکور حدیث طیبہ کے متعلق ابوبکر نے امام مسلم سے پوچھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ''واذا قرأ فانصتوا'' (یعنی جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو) کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ھو عندی صحیح'' (یعنی میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے)۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴)

حضرت انس بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

تکفیك قراءۃ الامام. (مسند ابی الجعد رقم الحدیث: ۱۱۵۰)

تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا:

اتقراء خلف الامام فی الظھر والعصر شیئا فقال له. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۴۱)

کیا آپ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا یقراء خلف الامام ان جھر ولا ان خافت. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۳)

امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے' نہ جہری نمازوں میں اور نہ ہی سرّی نمازوں میں۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ وابا بکر وعمر وعثمان کانوا ینھون عن القراءۃ خلف الامام. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹)

رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتے تھے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

من صلی وراء الامام كفاه قراءة الامام.　　جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اس کو امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(سنن کبریٰ ج ۱ ص ۱۶۱)

حضرت انس بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ) نے فرمایا:

تكفيك قراءة الامام.　　تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲)

حضرت ابو ہارون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

ليس خلف الامام قراءة.　　امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۳)

حضرت محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

لا اعلم القراءة خلف الامام من السنة.　　امام کے پیچھے قراءت کرنے کو میں سنت نہیں جانتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۳)

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تكفيك قراءة الامام. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۴)　　تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں:

لا قراءة خلف الامام.　　امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من قرأ مع الامام فلا صلوة له.　　جس شخص نے امام کے ساتھ قراءت کی اس کی نماز ہی نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۳)

عبداللہ بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے:

ان عليا كان ينهى عن القراءة خلف الامام. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸)　　حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من قرأ خلف الامام فلا صلوة له.　　جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز ہی نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من قرء خلف الامام فقد اخطأ الفطرة.　　جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی وہ فطرت سے ہٹ گیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲، سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۶۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من قرأ مع الامام فليس على الفطرة.
جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸' سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۶۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه حجر. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸)
جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی' میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة.
جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں انگارے ہوں۔

(موطأ امام محمد ص ۹۸' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۲)

حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں:

وددت ان الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوه. (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹)
جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا منہ مٹی یا گرم پتھروں سے بھر دیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

اقرء خلف الامام او انصت قال بل انصت فانه یکفیك. (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۵۹)
کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ فرمایا: بلکہ تم خاموش رہو کیونکہ امام کی قراءت ہی تمہیں کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یکفیك قراءة الامام خافت او قراء.
تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے' خواہ وہ آہستہ قراءت کرے یا بلند آواز سے قراءت کرے۔

(سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۶۳' جمع الجوامع ج ۴' رقم الحدیث: ۱۰۵۷۳)

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا قراءة خلف الامام. (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۵۹)
امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز نہیں۔

۱۱ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا هُوَ مِنْهُ عَلٰى مُصَلٍّ اٰخَرَ

نماز میں دوسرے نمازی کے پاس بلند آواز سے قرآن پڑھنے کی ممانعت

۱۴۰۱/۵۳۱ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَهَا يُغَلِّطُ اَصْحَابَهُ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے اور اس کے بعد بلند آواز سے قراءت کرے کہ اس سے وہ اپنے نماز پڑھنے والے ساتھیوں کو غلطی میں ڈال دے گا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان

اَنْ یَجْهَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْقُرْاٰنِ.

ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے قرآن پڑھیں۔

۱۴۰۲/۵۳۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ وَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَعْلَمْ اَحَدُكُمْ مَا یُنَاجِیْ رَبَّهٗ، وَلَا یَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات (گفتگو) کر رہا ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی یہ جان لے کہ وہ اپنے پروردگار سے کیا مناجات کر رہا ہے، اور تم میں سے کوئی نماز میں ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے قراءت نہ کرے۔

۱۴۰۳/۵۳۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ یُصَلِّیْ فَجَهَرَ بِصَلٰوتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ حُذَافَةَ لَا تُسْمِعْنِیْ وَاَسْمِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو انہوں نے اپنی نماز میں بلند آواز میں قراءت کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حذافہ! تم مجھے نہ سناؤ بلکہ اپنے پروردگار عزوجل کو سناؤ۔

۱۴۰۴/۵۳۴ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُمْ یَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ وَهُمْ فِیْ قُبَّةٍ لَهُمْ فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا یَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ اَوْ قَالَ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف بیٹھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو ان کے خیموں میں بلند آواز سے قراءت کرتے (قرآن پڑھتے) ہوئے سنا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پردوں کو اٹھا کر فرمایا: سنو! تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہے، پس تم ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو اور تم ایک دوسرے کے پاس نماز میں بلند آواز سے قراءت نہ کرو۔

۱۴۰۵/۵۳۵ - عَنِ الْبَیَاضِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَی النَّاسِ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَقَدْ عَلَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْهِ، وَلَا یَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ.

حضرت بیاضی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے درآں حالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بلاشبہ نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے سو وہ دیکھے کہ کیا مناجات کر رہا ہے، پس تم ایک دوسرے کے پاس (نماز میں) بلند آواز سے قراءت نہ کیا کرو۔

۱۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّاْمِیْنِ وَالْجَهْرِ بِهٖ فِی الْقِرَاءَةِ وَاِخْفَائِهٖ

آمین کہنے کا بیان، نیز جہری نمازوں میں بلند و آہستہ آواز میں آمین کہنے کا حکم

۱۴۰۶/۵۳۶ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام ”غیر المغضوب علیهم ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو،

الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُونَ آمِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۴۰۷/۵۳۷ - ز وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قاری (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۴۰۸/۵۳۸ - ز وَعَنْهُ فِي أُخْرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو اس (نمازی) کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۰۹/۵۳۹ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ''ولا الضالین'' پڑھا اور آمین کہا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (آمین) سے اپنی آواز کو بلند کیا (یعنی بلند آواز سے آمین کہی)۔

۱۴۱۰/۵۴۰ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین'' پڑھا تو آمین آہستہ آواز میں کہی، اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

ف: مذکورہ حدیث آہستہ آمین کہنے میں احناف کی واضح دلیل ہے۔

۱۳ - بَابُ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ فَرْضَ الْقِرَاءَةِ

جو شخص اچھی طرح قراءت نہ کر سکتا ہو، اس کے لیے حکم

۱۴۱۱/۵۴۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَمُرْنِي بِمَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن نہیں پڑھ سکتا، پس آپ مجھے ایسی چیز بتا دیں جو مجھے اس (قرآن) کے بدلے کافی ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: تم یوں کہا کرو: ''الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ فَقَالَ لَهَا الرَّجُلُ وَقَبَضَ كَفَّهُ وَعَدَّ خَمْسًا مَعَ إِبْهَامِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَمَا لِنَفْسِي؟ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي، قَالَ فَقَالَهَا وَقَبَضَ عَلٰى كَفِّهِ الْأُخْرٰى وَعَدَّ خَمْسًا مَعَ إِبْهَامِهِ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَقَدْ قَبَضَ كَفَّيْهِ جَمِيعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ مَلَأَ كَفَّيْهِ مِنَ الْخَيْرِ.

ولا قوة الا بـالله'' راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ کلمات کہے اور اپنی مٹھی بند کی اور اپنے انگوٹھے کے ساتھ پانچ کو شمار کیا' پھر عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہو: ''اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی''۔ راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے یہ کلمات کہے اور دوسری مٹھی بند کی اور اپنے انگوٹھے کے ساتھ پانچ کو شمار کیا' پھر اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیوں کو اکٹھے بند کیا اور چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اپنی دونوں ہتھیلیوں (ہاتھوں) کو خیر و بھلائی سے بھرلیا۔

١٤ - بَابُ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَهَلْ تُسَنُّ قِرَاءَتُهَا فِي الْأُخْرَيَيْنِ أَمْ لَا؟

پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے کا حکم' نیز آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کی قراءت سنائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

١٤١٢/٥٤٢ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا (زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ) وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَا فِي الصُّبْحِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں ایک آدھ آیت بھی سنا دیتے تھے' (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ (ﷺ) آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے) اور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو مختصر کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

١٤١٣/٥٤٣ - عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً. وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی قراءت کی مقدار قیام کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیات کی قراءت کی مقدار قیام کرتے تھے' اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیات کی قراءت کی مقدار قیام کرتے تھے جب کہ آخری دو رکعتوں میں (ہر رکعت میں) اس کی آدھی مقدار (قیام کرتے تھے)۔

١٤١٤/٥٤٤ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورہ فاتحہ اور قرآن میں جو آسان ہو پڑھنے کا حکم دیا۔

الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ.

۱۴۱۵/۵۴۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا (يَعْنِي ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ) إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ قَالَ فَسَاَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِسَعْدٍ شَكَاكَ النَّاسُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ، قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ظَنِّيْ بِكَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد (ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت سعد) سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ان کو اس طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے تھے، پہلی دو رکعتوں میں لمبا قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر قیام کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! مجھے تم سے یہی گمان تھا، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: لوگوں (اہل کوفہ) نے تمہاری ہر چیز میں حتیٰ کہ نماز کے سلسلہ میں بھی تمہاری شکایت کی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں لمبا قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر قیام کرتا ہوں اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تھی، اس جیسی نماز پڑھنے میں، میں کوئی کمی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تم سے یہی گمان تھا۔

۱۵ - بَابُ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فِيْ رَكْعَةٍ، وَقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ وَجَوَازِ تَكَرُّرِ السُّوْرَةِ اَوِ الْاٰيَاتِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو یا زیادہ سورتوں کا پڑھنا، اور سورت کا کچھ حصہ پڑھنا اور ایک رکعت میں سورت یا آیات کے تکرار کا جواز

۱۴۱۶/۵۴۶ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوَرِ فِيْ رَكْعَةٍ قَالَتِ الْمُفَصَّلُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اکثر مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھتے تھے۔

۱۴۱۷/۵۴۷ - عَنْ نَافِعٍ قَالَ رُبَّمَا اَمَّنَا ابْنُ عُمَرَ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الْفَرِيْضَةِ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسا اوقات فرض نماز میں ہماری امامت کرتے تو وہ دو اور تین سورتیں پڑھتے۔

۱۴۱۸/۵۴۸ - عَنْ نُهَيْكِ بْنِ سِنَانٍ السَّلَمِيِّ اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هٰذَا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ اَوْ نَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ اِنَّمَا فُصِّلَ

حضرت نہیک بن سنان سلمی کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے آج رات ایک رکعت میں مفصل پڑھی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے اس طرح تیزی سے پڑھا ہے جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں یا تم نے ترتیل کو اس طرح

لِتُفَصِّلُوْا، لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرُنُ عِشْرِیْنَ سُوْرَۃً، اَلرَّحْمٰنُ وَالنَّجْمُ عَلٰی تَاْلِیْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کُلَّ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَکْعَۃٍ، وَذَکَرَ الدُّخَانَ وَعَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ فِیْ رَکْعَۃٍ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ وَعَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ (یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ) اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَکْعَۃٍ فَقَالَ بَلْ ہَذَذْتَ کَہَذِّ الشِّعْرِ اَوْ کَنَثْرِ الدَّقَلِ، لٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَفْعَلْ کَمَا فَعَلْتَ، کَانَ یَقْرَاُ النُّظُرَ الرَّحْمٰنَ وَالنَّجْمَ فِیْ رَکْعَۃٍ، قَالَ فَذَکَرَ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَشْرَ رَکَعَاتٍ بِعِشْرِیْنَ سُوْرَۃً عَلٰی تَاْلِیْفِ عَبْدِ اللّٰہِ (یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ) اٰخِرُہُنَّ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَالدُّخَانُ.

ساقط کر دیا ہے جس طرح کھجور کے درخت سے ردّی وخراب کھجوریں گرتی ہیں، (مفصل کے معانی) تفصیل سے بیان کیے گئے تاکہ تم ان کے الفاظ میں خوب غور کرو اور اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھو، اور میں ان متماثل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے تھے، وہ بیس سورتیں ہیں (ایک رکعت میں دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے)۔ مصحف ابن مسعود کے مطابق ''الرحمن'' اور ''والنجم'' ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور انہوں نے ''دخان'' اور ''عم یتساء لون'' کا ذکر کیا کہ ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی ہے، آپ نے فرمایا: بلکہ تم نے اس طرح تیز (اور جلدی جلدی) پڑھی ہے جس طرح شعر پڑھا جاتا ہے یا جس طرح کھجور کے درخت سے ردّ وخراب کھجوریں گرتی ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ اس طرح نہیں کرتے تھے جس طرح تم نے کیا ہے، آپ (ﷺ) متماثل (سورتوں) ''الرحمٰن'' اور ''والنجم'' کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے، ابو اسحاق نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف کے مطابق بیس (مفصل سورتوں) کا ذکر کیا جو دس رکعتوں میں پڑھی جاتی تھیں، ان (مفصل سورتوں) میں سے آخری سورتیں ''اذا الشمس کوّرت'' اور ''دخان'' ہیں۔

۱۴۱۹/۵۴۹ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ رَکْعَتَیْہِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِفَاتِحَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالْاٰیَتَیْنِ مِنْ خَاتِمَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی، وَفِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْقُرْاٰنِ وَبِالْاٰیَۃِ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿قُلْ یَا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ﴾ حَتّٰی یَخْتِمَ الْاٰیَۃَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں (سنت فجر) میں سے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ آل عمران کی یہ آیت ''قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم'' پوری پڑھتے تھے۔

۱۴۲۰/۵۵۰ - عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَہْلِہٖ اَنْ یَجِدَ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ فَثَلَاثُ اٰیَاتٍ یَقْرَاُ بِہِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ خَیْرٌ لَہٗ مِنْہُنَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو (وہاں) وہ تین حاملہ، بڑی اور موٹی اونٹنیوں کو پائے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: نماز میں تین آیتوں کو پڑھنا اس کے لیے ان (تین حاملہ، بڑی اور موٹی اونٹنیوں) سے بہتر ہے۔

۱۴۲۱/۵۵۱ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقَرَاَ بِاٰیَۃٍ حَتّٰی اَصْبَحَ یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ بِھَا ﴿اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ فَلَمَّا اَصْبَحَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا زِلْتَ تَقْرَاُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ حَتّٰی اَصْبَحْتَ تَرْکَعُ وَتَسْجُدُ بِھَا، قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ الشَّفَاعَۃَ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْھَا، وَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لِمَنْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ شَیْئًا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ساری رات) یہ ایک آیت ''ان تعذبھم فانھم عبادك وان تغفرلھم فانك انت العزیز الحکیم'' (ترجمہ: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تُو ہی غالب حکمت والا ہے) پڑھی' یہاں تک کہ اسی سے رکوع کرتے اور اسی سے سجدہ کرتے' پس جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (نماز میں ساری رات) مسلسل صرف یہی آیت پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ رکوع بھی اسی سے کرتے تھے اور سجدہ بھی اسی سے کرتے تھے' فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے شفاعت مانگی تھی تو اس نے مجھے وہ (شفاعت) عطا فرما دی' اور وہ (شفاعت) ان شاء اللہ ہر اس شخص کو ملے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا۔

۱۶ - بَابُ جَامِعِ الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلَوَاتِ

نمازوں میں جامع قراءت کا بیان

۱۴۲۲/۵۵۲ - عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا (وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ لِاِمَامٍ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ فَصَلَّیْتُ خَلْفَہٗ فَکَانَ یُطِیْلُ الْاُوْلَیَیْنِ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ) مِنَ الظُّھْرِ وَیُخَفِّفُ الْاُخْرَیَیْنِ، وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَیَقْرَاُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَیَقْرَاُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعِشَاءِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَیَقْرَاُ فِی الْغَدَاۃِ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الصُّبْحِ) بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ، قَالَ الضَّحَّاکُ وَحَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا الْفَتٰی یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ

حضرت سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی) جس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو بمقابلہ فلاں کے جو والی مدینہ ہے۔ حضرت سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے' اور عصر کی نماز کو بھی مختصر کرتے تھے' اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں قصار مفصل پڑھتے تھے اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں وسط مفصل پڑھتے تھے جب کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھتے تھے۔ ضحاک کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے حدیث سنائی جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کی نماز اس نوجوان عمر بن عبد العزیز سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو' ضحاک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اسی طرح کرتے (یعنی نماز پڑھتے) تھے جس طرح سلیمان بن یسار نے بتایا تھا۔

الْعَزِيزِ، قَالَ الضَّحَّاكُ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ.

۱۴۲۳/۵۵۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں ''والليل اذا يغشى'' پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں اسی کے مثل قراءت کرتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔

۱۴۲۴/۵۵۴ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے اور کبھی کبھی ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی کرتے تھے اور صبح کی نماز میں اسی طرح کرتے کہ پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی کرتے تھے اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے تھے۔

۱۴۲۵/۵۵۵ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفٰى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے، پس جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (بلند آواز سے) قراءت سنائی، اس میں ہم نے تمہیں سنائی اور جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آہستہ قراءت کی، ہم نے بھی اس میں آہستہ قراءت کی۔

۱۴۲۶/۵۵۶ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فِي الصَّلٰوةِ فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَجَهَرْنَا فِيمَا جَهَرَ فِيهِ، وَخَافَتْنَا فِيمَا خَافَتَ فِيهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قراءت کرتے تھے اور آہستہ آواز سے بھی قراءت کرتے تھے، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جس نماز میں بلند آواز سے قراءت کی، ہم نے بھی اس میں بلند آواز سے قراءت کی اور جس نماز میں آہستہ قراءت کی، اس میں ہم نے بھی آہستہ قراءت کی، اور میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۷ - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کا بیان

۱۴۲۷/۵۵۷ - عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ فَقَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

حضرت ابو معمر کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں! ہم نے پوچھا کہ تم کس چیز سے اسے جانتے تھے؟ فرمایا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ڈاڑھی مبارک ہلنے کی وجہ سے۔

١٤٢٨/٥٥٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَفِتْيَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ فَسَاَلُوْهُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ لَا، فَقَالُوْا فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا، هٰذِهِ شَرٌّ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَبْدًا مَاْمُوْرًا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِىَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ.

حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں اور قریش کے چند نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان نوجوانوں نے آپ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں قراءت کرتے تھے؟ فرمایا: نہیں، انہوں نے کہا کہ شاید آپ (ﷺ) اپنے دل میں (آہستہ) پڑھتے ہوں گے، فرمایا: تمہارا منہ خراب ہو، یہ بہت بُری بات ہے، رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے تھے، جو اس کے احکامات پہنچانے پر مامور تھے، اور آپ (ﷺ) نے ہمیں دوسرے لوگوں سے صرف تین باتوں میں خاص کیا: (۱) ہمیں حکم دیا کہ ہم اچھی طرح وضو کریں (۲) ہم صدقہ نہ کھائیں (۳) اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھائیں۔

١٤٢٩/٥٥٩ - عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَرَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَوَاتٍ وَسَكَتَ فَنَقْرَاُ فِيْمَا قَرَاَ فِيْهِنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْكُتُ فِيْمَا سَكَتَ، فَقِيْلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ نَفْسِهِ، فَغَضِبَ مِنْهَا وَقَالَ اَيُتَّهَمُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَتَّهِمُ) رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (فجر، مغرب اور عشاء کی) نمازوں میں قراءت کی اور (ظہر اور عصر کی نمازوں میں) خاموش رہے، پس جن نمازوں میں نبی کریم ﷺ نے قراءت کی، ہم ان میں قراءت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں آپ (ﷺ) خاموش رہے ہم ان میں خاموش رہتے ہیں، حضرت ابن عباس سے کسی نے کہا کہ شاید آپ (ﷺ) دل میں قراءت کرتے ہوں، تو وہ اس بات سے بہت غصے ہوئے اور فرمایا: کیا ہم رسول اللہ ﷺ سے بدگمانی کر سکتے ہیں۔

١٤٣٠/٥٦٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَدْرِىْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا، (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَلٰكِنَّا نَقْرَاُ) وَلَا اَدْرِىْ كَيْفَ كَانَ يَقْرَاُ هٰذَا الْحَرْفَ (وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا اَوْ عِسِيًّا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے تمام سنتیں یاد ہیں، لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں قراءت کرتے تھے یا نہیں، (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، لیکن ہم قراءت کرتے ہیں) اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ آپ (ﷺ) اس آیت ''وقد بلغت من الکبر عتیا'' میں اس لفظ ''عِتِيًّا'' کو کس طرح پڑھتے تھے، ''عِتِيًّا'' پڑھتے تھے یا ''عِسِيًّا'' پڑھتے تھے۔

١٤٣١/٥٦١ - عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ قَالَ اَبِىْ قَامَ اَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَدْ اَعْلَمُ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا لِقِرَاءَةٍ.

حضرت مطلب بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں قراءت کرنے میں اختلاف کیا تو انہوں نے حضرت خارجہ بن زید کی طرف کسی آدمی کو بھیج کر (اس بارے میں) ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ (ظہر و عصر کی نمازوں میں) کھڑے ہوتے تو لمبا

قیام کرتے تھے اور (قیام کی حالت میں) اپنے ہونٹ ہلاتے تھے تو اس سے مجھا پتا چل جاتا کہ آپ (ﷺ) قراءت ہی کرتے ہیں۔

۱۴۳۲/۵۶۲ - عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ تُعْرَفُ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ بِتَحْرِیْكِ لِحْیَتِهٖ.

حضرت ابو الاحوص' نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ظہر کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے آپ (ﷺ) کی قراءت کا پتا چل جاتا تھا۔

۱۴۳۳/۵۶۳ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، قَالَ فَحَزَرْنَا قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِیْنَ اٰیَةً قَدْرَ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ آلٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ، قَالَ وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں نبی کریم ﷺ کے قیام کا اندازہ لگاتے تھے' پس ہمیں اندازہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں ''الم تنزیل السجدہ'' کی تیس آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور ظہر کی آخری دو رکعتوں میں ہم نے اس سے نصف قیام کا اندازہ لگایا' اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ (ﷺ) کا قیام ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر ہوتا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں آپ (ﷺ) کا قیام' پہلی دو رکعتوں کی بہ نسبت نصف ہوتا۔

۱۴۳۴/۵۶۴ - عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَزْعَةُ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَیْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا یَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ، قُلْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْ خَیْرٍ، فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ، فَقَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَیَنْطَلِقُ اَحَدُنَا اِلَی الْبَقِیْعِ، فَیَقْضِیْ حَاجَتَهٗ ثُمَّ یَاْتِیْ اَهْلَهٗ فَیَتَوَضَّاُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی.

حضرت قزعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت ان کے پاس بہت سے لوگ موجود تھے' پس جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے کہا کہ میں آپ سے وہ باتیں نہیں پوچھوں گا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے' بلکہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں' انہوں نے فرمایا کہ اس (سوال) میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے (کیونکہ تم آپ ﷺ کی کامل خشوع و خضوع اور طویل نماز جیسی نماز نہیں پڑھ سکتے)' پس جب اس نے اصرار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ظہر کی نماز (جماعت) کھڑی ہو جاتی اور ہم میں سے کوئی شخص بقیع کی طرف جاتا اور اپنے کام سے فارغ ہو جاتا' پھر وہ اپنے گھر آ کر وضو کرتا' پھر وہ مسجد میں جاتا تو رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی رکعت میں ہی ہوتے۔

۱۴۳۵/۵۶۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْمُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں (لمبا) قیام کرتے تھے' یہاں تک کہ (طویل قیام کی وجہ سے) کسی آنے والے کے قدموں کی آواز نہیں سنتے تھے۔

حَتّٰى لَا يَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ.

۱۴۳۶/۵۶۶ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَنَحْوِهَا، وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں ''سبح اسم ربك الاعلٰی'' یا اس جیسی کوئی اور سورت پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔

۱۴۳۷/۵۶۷ - عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ، وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيْهِ فَلَا نَقِيْسُ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ، قَالَ فَاجْتَمَعُوْا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ اِثْنَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ قِرَاءَتِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیس صحابہ اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نماز میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے اس کو تو ہم جان چکے ہیں، اور جن نمازوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے تھے ان کو ہم جہری نمازوں پر قیاس نہیں کریں گے، راوی کا بیان ہے کہ سب اس بات پر متفق ہو گئے لیکن ان میں سے دو آدمیوں نے اختلاف کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیتوں کی مقدار قراءت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھی مقدار قراءت کرتے تھے، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی آخری دو رکعتوں کی مقدار قراءت کرتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھی مقدار قراءت کرتے تھے۔

۱۸ - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قراءت کا بیان

۱۴۳۸/۵۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ اِخْوَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ بَهْزٌ فِيْ فِدَاءِ اَهْلِ بَدْرٍ، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَمَا اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِالطُّوْرِ، قَالَ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حَيْثُ سَمِعْتُ الْقُرْاٰنَ، وَقَالَ بَهْزٌ فِيْ حَدِيْثِهِ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ الْقُرْاٰنَ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب مشرکین سے فدیہ لیا جا رہا تھا، بہز نے کہا: اہل بدر سے فدیہ لیا جا رہا تھا، ابن جعفر نے کہا کہ وہ (جبیر بن معطم) اس وقت مسلمان نہیں تھے، جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں سورہ طور پڑھ رہے تھے، پس جس وقت میں نے قرآن سنا تو (اس کے اثر سے) گویا میرا دل پھٹ گیا، بہز نے بھی اپنی حدیث میں یہی کہا: پس جس وقت میں نے قرآن سنا تو گویا میرا دل پھٹ گیا۔

۱۴۳۹/۵۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا

مروان (بن حکم) کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَهُ مَالِي اَرَاكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ، قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيهَا بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ، قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ (وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ لِعُرْوَةَ) مَا طُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ.

ان سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے' (اور ایک روایت میں ہے: میں نے عروہ سے پوچھا) دو لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ سورہ اعراف ہے۔

۱۴۴۰/۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَوْ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب کی دو رکعتوں میں سورہ اعراف پڑھی۔

۱۴۴۱/۵۷۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے ان کو سورہ ''والمرسلات عرفًا'' پڑھتے ہوئے سنا تو وہ کہنے لگیں: اے میرے بیٹے! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہ آخری سورت ہے جس کو میں نے (آخری مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

۱۴۴۲/۵۷۲ - عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ مُتَوَشِّحًا فِي ثَوْبٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کپڑے میں لپٹے ہوئے اپنے گھر میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور آپ (ﷺ) نے سورہ مرسلات پڑھی' اس کے بعد آپ (ﷺ) نے وصال تک کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

۱۴۴۳/۵۷۳ - عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ اِنِّي اَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَاِنَّ نَاسًا يَعِيبُوْنَ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَقَالَ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ، اِقْرَاْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَاْ فِيهِمَا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ.

حضرت حنظلہ سدوسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ سے کہا کہ میں مغرب کی نماز میں ''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھتا ہوں جب کہ لوگ ان کے پڑھنے سے مجھ پر اعتراض کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں' ان سورتوں کو پڑھا کرو کیونکہ یہ سورتیں بھی قرآن کا حصہ ہیں' پھر فرمایا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی جن میں آپ (ﷺ) نے صرف سورہ فاتحہ پڑھی۔

۱۴۴۴/۵۷۴ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عِمْرَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِي سُوْرَةَ هُوْدٍ وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ لَمْ تَقْرَأْ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا اَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قَالَ يَزِيْدُ لَمْ يَكُنْ اَبُوْ عِمْرَانَ يَدَعُهَا، وَكَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَؤُهَا فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

حضرت ابوعمران کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کو پکڑ کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے سورہ ھود اور سورہ یوسف پڑھائیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! کوئی ایسی سورت نہیں پڑھی جاتی جو اللہ تعالیٰ کو ''قل اعوذ برب الفلق'' سے محبوب ہو اور اس کی بارگاہ میں زیادہ قریب ہو، حضرت یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابوعمران اس سورت کو نہیں چھوڑتے تھے اور ہمیشہ مغرب کی نماز میں اس سورہ کو پڑھتے تھے۔

۱۹ - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قراءت کا بیان

۱۴۴۵/۵۷۵ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُقْرَاَ بِالسَّمٰوَاتِ فِي الْعِشَاءِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالسَّمَاءِ يَعْنِي ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں ''والسماء ذات البروج'' اور ''والسماء والطارق'' پڑھنے کا حکم دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں ''والسماء ذات البروج'' اور ''والسماء والطارق'' پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۴۶/۵۷۶ - عَنِ الْبَرَاءِ (بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) وَمَا سَمِعْتُ اِنْسَانًا اَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ (وَفِي اُخْرٰى) فَلَمْ اَسْمَعْ اَحْسَنَ صَوْتًا وَلَا اَحْسَنَ صَلٰوةً مِنْهُ.

حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ آپ (ﷺ) نے عشاء کی نماز کی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں ''والتین والزیتون'' پڑھی، (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) اور میں نے آپ (ﷺ) سے زیادہ حسین قرآن پڑھتے ہوئے کسی اور آدمی کو نہیں سنا، (اور دوسری روایت میں ہے:) اور میں نے آپ (ﷺ) سے زیادہ حسین آواز کسی کی نہیں سنی اور نہ ہی میں نے آپ (ﷺ) کی نماز سے زیادہ حسین نماز کسی کی دیکھی (یعنی آپ ﷺ سب سے زیادہ خوش الحان تھے اور سب سے زیادہ عمدہ نماز آپ ﷺ کی ہی نماز تھی)۔

۱۴۴۷/۵۷۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ (الْاَسْلَمِيِّ) عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ (اسلمی) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں ''والشمس وضحاھا'' یا اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۴۴۸/۵۷۸ - عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلّٰی اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَصْحَابِہٖ وَھُوَ مُرْتَحِلٌ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ مِائَۃَ اٰیَۃٍ مِنْ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ فِیْ رَکْعَۃٍ فَاَنْکَرُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمِیْ حَیْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَمَہٗ، وَاَنْ اَصْنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے (دورانِ سفر) اپنے ساتھیوں کو نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں تو انہوں نے دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورہ نساء کی سو آیتیں پڑھیں تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا' میں نے اسی طرح کیا ہے۔

۲۰ - بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ وَصُبْحِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

فجر اور جمعہ کے دن کی فجر کی نماز میں قراءت کا بیان

۱۴۴۹/۵۷۹ - عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَہٗ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ.

حضرت سماک بن حرب' اہل مدینہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مغرب کی نماز میں سورہ ''ق والقرآن المجید'' اور ''یٰس والقرآن الحکیم'' پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۵۰/۵۸۰ - عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ یَقْرَاُ لَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ.

حضرت عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح کی نماز میں ''اذا الشمس کورت'' پڑھتے ہوئے سنا' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''واللیل اذا عسعس'' پڑھتے ہوئے سنا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ''لا اقسم بالخنس الجوار الکنس'' پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۵۱/۵۸۱ - عَنْ قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ، ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح کی نماز میں ''والنخل باسقات'' پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۵۲/۵۸۲ - عَنْ اُمِّ ھِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِھَا فِی الصُّبْحِ.

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے سورہ ''ق والقرآن المجید'' کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (نماز پڑھتے پڑھتے) ہی یاد کر لیا تھا' جس کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبح کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۵۳/۵۸۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

عَنْهُ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَمَدَّ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدِ.

نماز درمیانی (نہ زیادہ لمبی اور نہ زیادہ چھوٹی) تھی اور حضرت ابوبکر کی نماز بھی درمیانی تھی، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جب خلیفہ ہوئے تو وہ) صبح کی نماز کو لمبا کرتے تھے۔

١٤٥٤/٥٨٤ - عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ (بْنَ سَمُرَةَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ وَلَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ هٰؤُلَاءِ قَالَ وَنَبَّاَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا.

حضرت سماک بن حرب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر (بن سمرہ) رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلکی پھلکی نماز پڑھتے تھے، ان لوگوں کی نماز کی طرح (لمبی نماز) نہیں پڑھتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں ''ق والقرآن المجید'' یا اس کی مثل کوئی سورت پڑھتے تھے۔

١٤٥٥/٥٨٥ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كَنَحْوٍ مِنْ صَلٰوتِكُمُ الَّتِيْ تُصَلُّوْنَ الْيَوْمَ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ، كَانَتْ صَلٰوتُهُ اَخَفَّ مِنْ صَلٰوتِكُمْ، وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ الْوَاقِعَةَ وَنَحْوَهَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح نمازیں پڑھتے تھے جس طرح تم آج اپنی نمازیں پڑھتے ہو، لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہلکی نماز پڑھتے تھے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز تمہاری نماز سے زیادہ ہلکی ہوتی تھی، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبح کی نماز میں سورہ واقعہ یا اس کی مثل سورتیں پڑھتے تھے۔

١٤٥٦/٥٨٦ - عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ.

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

١٤٥٧/٥٨٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى، وَفِي الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں ''الم تنزیل'' اور ''ھل اتی'' پڑھتے تھے جب کہ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور ''اذا جاءک المنافقون'' پڑھتے تھے۔

١٤٥٨/٥٨٨ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تین بار (صبح کی) نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرض نماز (صبح کی نماز) میں سورہ سجدہ پڑھی۔

٢١ - بَابُ جَامِعِ صِفَةِ الْقِرَاءَةِ مِنْ سِرٍّ وَجَهْرٍ وَمَدٍّ وَتَرْتِيْلٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

پست آواز، بلند آواز اور ترتیل وغیرہ سے قراءت کرنے کا بیان

١٤٥٩/٥٨٩ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قراءت

كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخَافِتُ بِصَوْتِهِ اِذَا قَرَاَ، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْهَرُ بِقِرَاءَ تِهِ، وَكَانَ عَمَّارٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قَرَاَ يَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَهٰذِهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَ تُخَافِتُ؟ قَالَ اِنِّيْ لَاُسْمِعُ مَنْ اُنَاجِيْ، وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَ تِكَ؟ قَالَ اُفْزِعُ الشَّيْطَانَ وَاُوْقِظُ الْوَسْنَانَ، وَقَالَ لِعَمَّارٍ لِمَ تَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَهٰذِهِ؟ قَالَ اَتَسْمَعُنِيْ اَخْلِطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَكُلُّهُ طَيِّبٌ.

کرتے (قرآن پڑھتے) تو اپنی آواز پست رکھتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قراءت کرتے جب کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ آیتیں ایک سورت سے لیتے اور کچھ آیتیں دوسری سورت سے لیتے (قرآن کی مختلف سورتوں سے آیتیں اکٹھا کر کے پڑھتے) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم (اپنی قراءت میں) آواز پست کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اس ذات کو سناتا ہوں جس سے میں مناجات کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم بلند آواز سے قراءت کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں شیطان کو ڈراتا ہوں اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کچھ آیتیں ایک سورت اور کچھ آیتیں دوسری سورت سے کیوں لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھ سے کوئی ایسی آیت سنی جس کا تعلق دوسری آیت سے نہ ہو اور میں نے اسے اس کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہو؟ فرمایا: نہیں، انہوں نے عرض کیا کہ یہ سارا کلام ہی پاکیزہ وعمدہ ہے۔

۱۴۶۰/۵۹۰ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا.

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔

۱۴۶۱/۵۹۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَاءَ ةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَدْرَ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت اس قدر (بلند) ہوتی کہ جو شخص حجرہ (اپنے صحن) میں ہوتا وہ اسے سن لیتا تھا حالانکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر میں ہوتے۔

۱۴۶۲/۵۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ (ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَمِيْلٍ) وَاَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ اُرَاهَا حَفْصَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهَا، قَالَ فَقِيْلَ لَهَا اَخْبِرِيْنَا بِهَا، قَالَ فَقَرَاَتْ قِرَاءَ ةً تَرَسَّلَتْ فِيْهَا، قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ

حضرت ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسی قراءت نہیں کر سکتے، راوی کا بیان ہے کہ پھر ان سے گزارش کی گئی کہ آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے ایسی قراءت کی جس میں ہر آیت کو درستگی سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا، حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ نے (ان کی قراءت) نقل کر کے ہمیں اس طرح سنائی: (انہوں نے) ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' پڑھا، پھر ٹھہر گئے، پھر ''الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر ٹھہر گئے،

نَافِعٌ فَحَكٰى لَنَا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، ثُمَّ قَطَعَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، ثُمَّ قَطَعَ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

پھر ''مالك يوم الدين'' پڑھ کر ٹھہر گئے۔

۱۴۶۳/۵۹۳ - عَنْ اُمِّ هَانِئٍ (بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ) رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَنَا اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِىْ، هٰذَا وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ.

حضرت ام ھانی (بنت ابی طالب) رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنی چھت پر رات کے آخری حصہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی جب کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کعبہ شریف کے پاس ہوتے۔

۱۴۶۴/۵۹۴ - عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِىْ صَلٰوةٍ لَيْسَتْ بِفَرِيْضَةٍ فَمَرَّ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، وَيْحٌ اَوْ وَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ.

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نفلی نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب جنت اور دوزخ کی آیت پر پہنچے تو کہتے: میں (دوزخ کی) آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، جہنمی لوگوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۱۴۶۵/۵۹۵ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا عَذَابٌ تَعَوَّذَ، وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آیت رحمت پر پہنچتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرتے اور جب ایسی آیت پر پہنچتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو پناہ مانگتے اور جب ایسی آیت پر پہنچتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ (ہر عیب و ہر نقص سے پاک ہونے) کا ذکر ہوتا تو ''سبحان اللہ'' کہتے۔

۲۲ - بَابُ حُكْمِ مَا يَطْرَاُ عَلَى الْاِمَامِ فِى الْقِرَاءَةِ وَحُكْمِ الْفَتْحِ عَلَيْهِ

قراءت میں امام پر کسی چیز کے طاری ہونے اور لقمہ لینے کا بیان

۱۴۶۶/۵۹۶ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِى الْفَجْرِ فَتَرَكَ اٰيَةً فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اَفِى الْقَوْمِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ؟ قَالَ اُبَىٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُسِخَتْ اٰيَةُ كَذَا اَوْ نُسِّيْتَهَا؟ قَالَ: نُسِّيْتُهَا.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک آیت چھوڑ دی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا لوگوں میں ابی بن کعب موجود ہیں؟ حضرت ابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ فرمایا: اس آیت کو میں بھول گیا تھا۔

۱۴۶۷/۵۹۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فِى الْفَجْرِ فَقَرَاَ بِسُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَصَابَتْهُ

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ مؤمنون کی قراءت شروع کی، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) موسیٰ اور ہارون کے ذکر پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کھانسی آ گئی، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع کر دیا۔

سَعْلَةٌ فَرَكَعَ.

۱۴۶۸/۵۹۸ - ز عَنْ مُسَوَّرِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ اٰيَةً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَكْتَ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فَهَلَّا ذَكَّرْتَنِيْهَا.

حضرت مسور بن یزید اسدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ایک آیت چھوڑ دی' ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تم نے مجھے وہ آیت یاد کیوں نہ دلائی۔

۲۳ - بَابُ الْحُجَّةِ فِي الصَّلٰوةِ بِقِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيٍّ مَنْ اَثْنٰى عَلٰى قِرَاءَةِ

نماز میں عبداللہ بن مسعود کی قراءت پر پڑھنا اور ابی بن کعب کی قراءت کی تعریف

۱۴۶۹/۵۹۹ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ غَضًّا) كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ بْنِ اُمِّ عَبْدٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کریم اسی طرح نرم و نازک (اور ایک روایت میں ہے: تروتازہ) پڑھنا چاہتا ہو جس طرح نازل ہوا تو اسے چاہیے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کی قراءت پر پڑھے۔

۱۴۷۰/۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ حَجَّاجٌ حِيْنَ اُنْزِلَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَقَالَا جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَقَدْ سَمَّانِيْ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَبَكٰى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب (یہ سورت) ''لم یکن الذین کفروا'' نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے ''لم یکن الذین کفروا'' پڑھوں' انہوں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا تھا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

۱۴۷۱/۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَعْلٰى ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ اَبَدًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ عَنْ اَرْبَعَةٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ، وَعَنْ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، قَالَ يَعْلٰى وَنَسِيْتُ الرَّابِعَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس سے میں ہمیشہ محبت کرتا ہوں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو: عبداللہ بن مسعود سے' اور ان (کے نام) سے ابتداء کی' معاذ (بن جبل) سے اور ابوحذیفہ کے آزاد شدہ غلام سالم سے' راوی کا بیان ہے کہ چوتھے آدمی کو میں بھول گیا ہوں' (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار آدمیوں سے قرآن دیکھو: عبداللہ بن مسعود سے' حذیفہ کے آزاد شدہ غلام سالم

بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

سے' معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے۔

۲۴ - بَابُ تَكْبِيْرَاتِ الْاِنْتِقَالِ

تکبیراتِ انتقال

۶۰۲/۱۴۷۲ - عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ، قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيْرَ كُلَّمَا وَضَعَ رَاْسَهُ وَكُلَّمَا رَفَعَهُ وَذَكَرَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ.

حضرت واسع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں کہ وہ (نماز) کس طرح تھی؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے تکبیر کا ذکر کیا کہ جس وقت آپ (ﷺ) اپنا سر جھکاتے تو تکبیر کہتے' جب (سجدے سے) سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے' اور دائیں جانب (منہ کر کے) کہتے: ''السلام علیکم ورحمة اللّٰه'' اور بائیں جانب (منہ کر کے) کہتے: ''السلام علیکم ورحمة اللّٰه''۔

۶۰۳/۱۴۷۳ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ فَيُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا، وَاِذَا رَفَعُوْا اَوْ خَفَضُوْا كَبَّرُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پوری تکبیریں کہتے تھے' پس جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب وہ اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے تھے۔

۶۰۴/۱۴۷۴ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَمَعَ اَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلُمَّ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، قَالَ فَدَعَا بِجَفْنَةٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَاُذُنَيْهِ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، قَالَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَاَ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَكَبَّرَ بِهِمْ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، اِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ،

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا' جن میں ایک اشعری آدمی بھی تھا' اور فرمایا: قریب آ جاؤ تا کہ میں (تمہیں) نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا' پس آپ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے' اور کلی کی' ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' تین مرتبہ کلائیوں کو دھویا اور اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا اور پیروں کو دھویا' پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور (پوری نماز میں) بائیس تکبیریں کہیں' (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے سر اور پیروں کی پشت پر مسح کیا' پھر ان (لوگوں) کو نماز پڑھائی اور بائیس تکبیریں کہیں' آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور آپ نے دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھی اور

وَقَرَاَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَاَسْمَعَ مَنْ یَلِیْهِ.

جولوگ آپ کے قریب تھے ان کو سنائی۔

۱۴۷۵/۶۰۵ - عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُسَوِّیْ بَیْنَ الْاَرْبَعِ رَکَعَاتٍ فِی الْقِرَاءَةِ وَالْقِیَامِ، وَیَجْعَلُ الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی هِیَ اَطْوَلُهُنَّ لِکَیْ یَثُوْبَ النَّاسُ، وَیَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ، وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ، وَالنِّسَاءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ، وَیُکَبِّرُ کُلَّمَا سَجَدَ وَکُلَّمَا رَفَعَ، وَیُکَبِّرُ کُلَّمَا نَهَضَ بَیْنَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا کَانَ جَالِسًا.

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قراءت اور قیام میں چاروں رکعتوں کو برابر رکھتے تھے البتہ پہلی رکعت کو دوسری رکعتوں کی بہ نسبت زیادہ لمبی کرتے تھے تاکہ لوگ زیادہ اکٹھے ہو جائیں اور مردوں کو (نابالغ) لڑکوں کے آگے (کھڑا) کرتے اور لڑکوں کو ان کے پیچھے کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے (کھڑا) کرتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے جب (سجدہ سے سر) اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے۔

۱۴۷۶/۶۰۶ - عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَلَّیْتُ الظُّهْرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَیْخٍ اَحْمَقَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً یُکَبِّرُ، اِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ، قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ صَلٰوةُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے بطحاء کے مقام پر ایک کم عقل بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے بائیس تکبیریں کہیں جب وہ سجدہ کرتا تو تکبیر کہتا اور جب وہ (سجدہ سے) سر اٹھاتا تو تکبیر کہتا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابوالقاسم (حضور نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی نماز ہے۔

۱۴۷۷/۶۰۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدَّیْهِ، اَوْ خَدِّهٖ، وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی جھکتے اٹھتے قیام کرتے اور قعدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مبارک رخساروں کی سفیدی دکھائی دیتی اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۷۸/۶۰۸ - عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُصَلِّیْ بِنَا فَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ وَحِیْنَ یَرْکَعُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَاِذَا جَلَسَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْفَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ، وَیُکَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ، فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُکُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے پس جب آپ قیام کرتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے تو تکبیر کرتے جب رکوع سر اٹھنے کے بعد سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو تکبیر کہتے جب سجدے سے اٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو تکبیر کہتے جب بیٹھتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھنے کے ارادہ کرتے تو تکبیر کہتے اور آخری دو رکعتوں میں اسی طرح تکبیریں کہتے پس جب آپ سلام پھیرتے تو کہتے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی

وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلٰوتَهُ مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلٰوتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

مشابہت میں، میں تم سے زیادہ قریب ہوں، آپ (ﷺ) ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۱۴۷۹/۶۰۹ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے۔

۱۴۸۰/۶۱۰ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قیام کے وقت تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے اپنی پشت (اور سر) کو اٹھاتے تو "**سمع اللہ لمن حمدہ**" کہتے، پھر سیدھے کھڑے ہو کر "**ربنا لك الحمد**" کہتے، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب (سجدے سے) سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر تمام رکعتوں میں اسی طرح کرتے، یہاں تک کہ نماز پوری ہو جاتی، اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنے کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۴۸۱/۶۱۱ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اشْتَكٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ غَابَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ قَامَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلّٰى قِيلَ لَهُ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ عَلٰى صَلٰوتِكَ، فَخَرَجَ فَقَامَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ، وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي اخْتَلَفَتْ صَلٰوتُكُمْ أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ، هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

حضرت سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے یا موجود نہیں تھے تو ہمیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو انہوں نے جب نماز شروع کی تو بلند آواز سے تکبیر کہی، جب رکوع کیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی "**سمع اللہ لمن حمدہ**" کہنے کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہی اور سجدوں سے سر اٹھاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں کے درمیان اٹھتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی، یہاں تک کہ اپنی نماز کو پورا کیا، پس جب آپ نماز پڑھ چکے تو کسی نے آپ کو بتایا کہ لوگوں کو آپ کی نماز پر اختلاف ہے، پس آپ نکلے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری نماز مختلف ہے یا نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۸۲/۶۱۲ - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں پڑھا کرتے تھے، اس نماز کو یا تو ہم بھول چکے تھے یا ہم نے اسے جان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا نَسِينَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا سَجَدَ.

بوجھ کر چھوڑ دیا تھا' آپ جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے' سجدے سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

١٤٨٣/٦١٣ - عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةً ذَكَّرَنِي صَلٰوةً صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَلِيفَتَيْنِ، قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُوَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا نُجَيْدٍ مَنْ أَوَّلُ مَنْ تَرَكَهُ؟ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ كَبُرَ وَضَعُفَ صَوْتُهُ تَرَكَهُ.

حضرت مطرف بن شخیر' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے مجھے وہ نماز یاد دلادی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دونوں خلیفوں (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی اقتداء میں پڑھی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے جا کر آپ کے ساتھ (آپ کی اقتداء میں) نماز پڑھی تو آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع (سجدے) سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے' تو میں نے کہا: اے ابونجید! سب سے پہلے کس شخص نے اس کو چھوڑا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جس وقت بوڑھے ہو گئے اور آپ کی آواز کمزور پڑ گئی تو آپ نے اسے ترک کر دیا۔

١٤٨٤/٦١٤ - عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِمْرَانَ رَجُلٌ كَانَ بِوَاسِطٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، يَعْنِي إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب جھکتے یا (سجدے سے) اٹھتے تو پوری تکبیر نہیں کہتے تھے (یعنی بلند آواز سے تکبیر نہیں کہتے تھے' آہستہ آواز میں کہتے تھے)۔

أَبْوَابُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا جَاءَ فِيهِمَا

رکوع' سجود اور ان سے متعلق اُمور کا بیان

١ - بَابُ مَشْرُوعِيَّةِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ ثُمَّ نَسْخِهِ

رکوع میں تطبیق کی مشروعیت' پھر اس کا منسوخ ہونا

١٤٨٥/٦١٥ - عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَتَأَخَّرَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ فَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَيْدِيهِمَا فَأَقَامَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ رَكَعَا فَوَضَعَا أَيْدِيَهُمَا عَلٰى رُكَبِهِمَا فَضَرَبَ أَيْدِيَهُمَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَشَبَّكَ وَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ وَقَالَ

حضرت ابن اسود کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود (رضی اللہ عنہما) یہ دونوں حضرات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا' علقمہ اور اسود پیچھے کھڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک کو اپنے دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر دیا' پھر علقمہ اور اسود نے رکوع کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا تو عبداللہ بن مسعود نے ان کے ہاتھوں پر (ہاتھ) مارا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملایا اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

میں ڈالیں اور ان کو دونوں رانوں کے درمیان رکھا اور (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۸۶/۶۱۶ - عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ فَخِذَيْهِ وَلْيَحْنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَاَرَاهُمْ.

حضرت اسود اور حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو وہ اپنی کلائیوں کو رانوں سے ملا کر موڑ دے، پھر اپنے ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لے، گویا کہ یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں کو کشادہ کر کے رکھی ہوئی ہیں، راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ کر ان کو دکھایا۔

۱۴۸۷/۶۱۷ - عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَعَلَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ، قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا وَاَخَذَ بِرُكْبَتَيْهِ.

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی، پس آپ (ﷺ) نے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو اٹھایا، پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا، پس جب یہ بات حضرت سعد (ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کو پہنچی تو فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم ایسا کیا کرتے تھے، پھر ہمیں گھٹنے پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

۱۴۸۸/۶۱۸ - عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ (بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ) قَالَ كُنْتُ اِذَا رَكَعْتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ قَالَ فَرَآنِيْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَنَهَانِيْ وَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ.

حضرت مصعب بن سعد (بن ابی وقاص) کا بیان ہے کہ میں جب رکوع کرتا تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا تھا، سعد بن مالک نے مجھے دیکھا تو انہوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس عمل (تطبیق) سے منع کر دیا گیا۔

۱۴۸۹/۶۱۹ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ، يَعْنِيْ اِسْبَاغَ الْوُضُوْءِ، وَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُ، اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّا) وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰى تَجِدَ حَجْمَ الْاَرْضِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے مسائل نماز میں سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم اپنے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو، یعنی اچھی طرح وضو کیا کرو، اور آپ (ﷺ) نے اسے جن چیزوں کے بارے میں بتایا، ان میں سے یہ بھی تھا (فرمایا:) جب تم رکوع کرو تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو یہاں تک کہ تم مطمئن ہو جاؤ (اور ایک روایت میں ہے: یہاں تک کہ ہاتھ مطمئن ہو جائیں) اور جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی زمین پر ٹکا دو یہاں تک کہ تم زمین کا اُبھار محسوس کر لو۔

۲ - بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَصِفَتِهِ وَالطَّمَانِيْنَةِ فِيْهِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْاَرْكَانِ عَلَى السَّوَاءِ

رکوع کی مقدار اس کی صفت اور اس میں اطمینان اور تمام ارکان میں مساوات

۶۲۰/۱۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَمِّهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ قَدْرِ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ فَقَالَ قَدْرَ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدِ الْجَرِيْرِيِّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَكَانَ يَمْكُثُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ قَدْرَ مَا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا.

حضرت سعید جریری ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، جس کا تعلق بنو تمیم سے ہے، اور وہ اس کی بہت تعریف کرتے تھے، وہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو ہم نے آپ (ﷺ) سے رکوع و سجود کی مقدار کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: (رکوع اور سجود میں) اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے جتنی دیر میں ایک آدمی "سبحان اللہ وبحمدہ" تین مرتبہ کہتا ہے، (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت سعدی اپنے والد سے، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کیا تو آپ (ﷺ) اپنے رکوع اور سجود میں "سبحان اللہ وبحمدہ" تین مرتبہ کہنے کی مقدار ٹھہرتے تھے۔

۶۲۱/۱۴۹۱ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْغُلَامِ يَعْنِيْ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي الرُّكُوْعِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِي السُّجُوْدِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ.

حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کی نماز اس نوجوان عمر بن عبد العزیز سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے (عمر بن عبد العزیز کے) رکوع اور سجود میں دس، دس تسبیحوں کا اندازہ لگایا۔

۶۲۲/۱۴۹۲ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَرَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز اس طرح تھی کہ آپ (ﷺ) جب نماز پڑھتے، رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، جب سجدہ کرتے، سجدوں سے سر اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے، تو یہ سب افعال تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۶۲۳/۱۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُو

حضرت ابو العالیہ کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رکوع اور سجود سے ہر سورت کے

الْعَالِيَةِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ سُوْرَةٍ حَظُّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَعْطُوْا كُلَّ سُوْرَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ) قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ بِالسُّوَرِ، فَتَعْرِفُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مُنْذُ كَمْ حَدَّثَنِيْهِ، حَدَّثَنِيْ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً.

لیے حصہ ہے' (اور ایک روایت میں ہے: رکوع اور سجود سے ہر سورت کو اس کا حصہ دو) راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے اس سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکوع میں سورت پڑھا کرتے تھے' کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں جس نے آپ کو یہ حدیث سنائی تھی؟ اس نے کہا: یقیناً میں اسے جانتا ہوں' اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ مجھے کتنے عرصہ سے یہ حدیث سنا رہے ہیں' وہ مجھے پچاس سال سے حدیث سنا رہے ہیں۔

۱۴۹۴/۶۲۴ - خط عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَوْ وُضِعَ قَدَحٌ مِنْ مَاءٍ عَلٰى ظَهْرِهِ لَمْ يُهْرَقْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرتے تو (رکوع میں پشت مبارک اس طرح برابر رکھتے کہ) اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پشت مبارک پر پانی سے بھرا ہوا پیالہ رکھ دیا جاتا تو وہ نہ بہتا۔

۳ - بَابُ بُطْلَانِ صَلٰوةِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

رکوع وسجود پورا نہ کرنے والے کی نماز باطل ہونے کا بیان

۱۴۹۵/۶۲۵ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ هَانِئِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّدَفِيِّ حَدَّثَهُ قَالَ حَجَجْتُ زَمَانَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَقْبَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِيْ هٰذَا الْعَمُوْدِ فَعَجَّلَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَوْ مَاتَ لَمَاتَ وَلَيْسَ مِنَ الدِّيْنِ عَلٰى شَيْءٍ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ صَلٰوتَهُ وَيُتِمُّهَا، قَالَ فَسَاَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ مَنْ هُوَ فَقِيْلَ عُثْمَانُ بْنُ حَنِيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ.

حضرت ہانی بن معاویہ صدفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حج کیا' پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے (مسجد میں بیٹھے ہوئے) لوگوں کو حدیث سنائی' اس نے کہا کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے اس ستون کے پاس نماز پڑھی اور اس نے اپنی نماز پوری کرنے سے پہلے جلدی کی (یعنی اتنی جلدی نماز پڑھی کہ اس کے ارکان پورے ادا نہ کیے) پھر وہ چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص مر گیا تو ایسی حالت میں مرے گا کہ اس کا دین میں کچھ حصہ نہ ہوگا' اس شخص کو چاہیے تھا کہ نماز ہلکی پڑھتا مگر اس کے ارکان پورے ادا کرتا' راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص کے بارے میں (مسجد میں موجود لوگوں سے) پوچھا کہ وہ کون تھا؟ تو کسی نے بتایا کہ وہ عثمان بن حنیف انصاری تھے۔

۱۴۹۶/۶۲۶ - عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مَا يَلِيْ اَبْوَابَ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَلَا

حضرت زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک ایک شخص کندہ (نامی بستی) کے دروازوں کے قریب نماز پڑھتا ہوا نظر آیا' جو رکوع اور سجدوں کو پورا ادا

السُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ هٰذِهِ صَلٰوتُكَ؟ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَوْ مُتَّ وَهٰذِهِ صَلٰوتُكَ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِىْ فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعَلِّمُهُ، فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ فِىْ صَلٰوتِهٖ وَاِنَّهٗ لَيُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ.

نہیں کر رہا تھا' پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ نے اس سے پوچھا: تم کتنے عرصے سے یہ نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ (رضی اللہ) نے اس سے کہا: چالیس سال سے تمہاری (پڑھی ہوئی کوئی) نماز نہیں ہوئی' اور اگر تم اپنی نماز پڑھتے ہوئے مر جاتے تو اس فطرت (طریقے) کے خلاف مرتے جس پر محمد ﷺ کو پیدا کیا گیا' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے تعلیم دینے لگے' پس آپ نے فرمایا: آدمی اپنی نماز میں تخفیف (اختصار) کر لے لیکن رکوع اور سجود کو پورا ادا کرے۔

٤ - بَابُ الذِّكْرِ فِى الرُّكُوْعِ

رکوع میں ذکر کرنے کا بیان

١٤٩٧/٦٢٧ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّىْ خَشَعَ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعَظْمِىْ وَعَصَبِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لیے جھکا' تو ہی میرا پروردگار ہے' میرے کان' میری آنکھ' میرا دماغ' میری ہڈیاں' میرے پٹھے۔

١٤٩٨/٦٢٨ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِىْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قَالَ اجْعَلُوْهَا فِىْ سُجُوْدِكُمْ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت ''فسبح باسم ربك العظيم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ اس کو تم اپنے رکوع میں رکھ لو (اس میں پڑھا کرو) اور جب یہ آیت ''سبح اسم ربك الاعلٰى'' نازل ہوئی تو فرمایا: اس کو تم اپنے سجدوں میں رکھ لو (ان میں پڑھا کرو)۔

١٤٩٩/٦٢٩ - عَنْ حُذَيْفَةَ (بْنِ الْيَمَانِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَفِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى، قَالَ وَمَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَاَلَ وَلَا اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْهَا.

حضرت حذیفہ (بن یمان) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اقتداء میں) نماز پڑھی تو آپ (ﷺ) رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کہتے تھے' اور سجدوں میں ''سبحان ربی الاعلٰی'' کہتے تھے' اور جب کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو اس پر ٹھہر جاتے اور (اللہ تعالیٰ سے رحمت کا) سوال کرتے' اور جب کسی آیت عذاب پر پہنچتے تو اس سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگتے۔

١٥٠٠/٦٣٠ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں ''سبوح قدوس رب الملائكة والروح'' (وہ ہر نقص و عیب سے بری ہے' وہ پاک اور بابرکت ذات ہے' وہ فرشتوں اور جبریل کا رب ہے) کہتے تھے۔

۱۵۰۱/۶۳۱ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا مانگتے تھے: ''سبحانك اللهم وبحمدك اغفرلی'' (اے اللہ! تیری ہی ذات پاک ہے اور تعریف تجھ ہی کو زیبا ہے' میری مغفرت فرما)۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ دعا مانگ کر قرآن کریم (کی اس آیت: ''فسبح بحمد ربك واستغفره'') پر عمل کرتے تھے۔

۱۵۰۲/۶۳۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، قَالَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ مُنْذُ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ كَانَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا قَرَاَهَا ثُمَّ رَكَعَ بِهَا اَنْ يَقُوْلَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ثَلَاثًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ کثرت یہ دعا مانگتے تھے: ''سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی'' (اے ہمارے پروردگار! تیری ہی ذات پاک ہے اور تعریف تجھ ہی کو زیبا ہے' اے اللہ! میری مغفرت فرما)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب یہ سورت ''اذا جاء نصر الله والفتح'' نازل ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ دعا مانگی: ''سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی انك انت التواب الرحیم''۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب یہ سورت ''اذا جاء نصر الله والفتح'' نازل ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو نماز میں بہ کثرت پڑھا کرتے تھے' پھر رکوع کرتے تو اس میں تین بار یہ دعا مانگتے: ''سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی انك انت التواب الرحیم''۔

۱۵۰۳/۶۳۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ فَانْتَبَهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ قَالَ فَرَاَيْتُهُ قَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ مَا شَاءَ اَنْ يَحْمَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس رات گزاری' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے' اور حضرت ابن عباس نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع کیا تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رکوع میں یہ کہتے ہوئے سنا: ''سبحان ربی العظیم'' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع سے سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف جتنی چاہی کی' پھر سجدہ کیا اور سجدوں میں ''سبحان ربی الاعلی'' کہا' پھر سجدے سے سر اٹھایا' اور دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا مانگتے تھے: ''رب اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واهدنی'' (اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما' مجھ پر رحم فرما' میرے حال کی درستگی فرما' میرے درجات بلند فرما' مجھے رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما)۔

۵ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ

رکوع وسجود میں قرآن

فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
پڑھنے کی ممانعت

۱۵۰۴/۶۳۴ - عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْرَاَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاکِعٌ اَوْ سَاجِدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی کو حالت رکوع اور حالت سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۵۰۵/۶۳۵ - ز عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَهُ رَجُلٌ اَاَقْرَاُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ؟ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَاِذَا رَکَعْتُمْ فَعَظِّمُوا اللّٰهَ، وَاِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوْا فِی الْمَسْاَلَةِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ.

حضرت نعمان بن سعد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کیا میں رکوع اور سجدوں میں قرآن پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رکوع اور سجدوں میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، پس جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، اور جب سجدہ کرو تو سوال کرنے میں خوب کوشش کرو، کیونکہ اس میں سوال کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

۱۵۰۶/۶۳۶ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا، فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو! مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، پس تم رکوع میں رب تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور سجدوں میں خوب کوشش سے دعا مانگو، کیونکہ اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔

۶ - بَابُ وُجُوْبِ الرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالطُّمَانِیْنَةِ بَعْدَهُمَا وَوَعِیْدِ مَنْ تَرَکَ ذٰلِکَ

رکوع وسجود سے سر اٹھانے، ان کے اطمینان کا وجوب اوران کے ترک پر وعید

۱۵۰۷/۶۳۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی صَلٰوةِ رَجُلٍ لَا یُقِیْمُ صُلْبَهُ بَیْنَ رُکُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو (قبولیت کی نظر سے) نہیں دیکھتا، جو اپنے رکوع اور سجدوں میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

۱۵۰۸/۶۳۸ - عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۵۰۹/۶۳۹ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ وَافِدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، انہوں نے بیان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنَيْهِ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ (ﷺ) نے اپنی آنکھوں کے گوشہ سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا تھا، پس جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے مسلمانو! جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

۱۵۱۰/٦٤٠ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهِ ؟ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا أَوْ قَالَ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز کی کس طرح چوری کرتا ہے؟ فرمایا: وہ رکوع اور سجدوں کو پورا نہیں کرتا یا (راوی کو شک ہے) فرمایا: وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔

۱۵۱۱/٦٤١ - عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۵۱۲/٦٤٢ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ أَوِ الرَّكْعَةِ فَيَمْكُثُ حَتّٰى نَقُوْلَ أَنَسِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدے سے یا رکوع سے سر اٹھاتے تو ان (رکوع و سجدہ اور دونوں سجدوں) کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرتے کہ ہم یہ سمجھتے کہ (شاید) آپ (ﷺ) بھول گئے ہیں۔

۷ - بَابُ أَذْكَارِ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھا کر ذکر کرنے کا بیان

۱۵۱۳/٦٤٣ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے: "سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموات والارض وما بينهما وملء ما شئت من شئی بعد"۔

۱۵۱٤/٦٤٤ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَبُهُ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا كَانَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے: "سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملء السماء وملء الارض وملء ما شئت من شئی بعد"۔

۱۵۱۵/٦٤٥ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ (وَفِي لَفْظٍ يَدْعُوْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوْبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ.

مثل روایت کیا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے تھے: (ترجمہ) اے اللہ! تو ہی اس حمد کے لائق ہے جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے وہ بھر جائے، اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور مجھے ان (گناہوں) سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔

۱۵۱٦/٦٤٦ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَوَافَقَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَاءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) زِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری (امام) ''سمع اللّٰه لمن حمده'' کہے تو جو اس کی اقتداء میں (نماز پڑھ رہا) ہو وہ ''اللهم ربنا لك الحمد'' کہے، پس جس کا یہ قول آسمان والوں (فرشتوں) کے قول ''اللهم ربنا لك الحمد'' کے موافق ہو جائے گا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ''سمع اللّٰه لمن حمده'' کہے تو تم ''اللهم ربنا لك الحمد'' کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۵۱۷/٦٤٧ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ يَوْمًا وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا ؟ قَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا.

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، پس جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا اور ''سمع اللّٰه لمن حمده'' کہا تو آپ (ﷺ) کے پیچھے ایک شخص نے کہا: ''ربنا لك الحمد حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا فيه'' رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے یہ کلمات کہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو پہلے لکھنے (اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جانے) کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔

۱۵۱۸/٦٤٨ - عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً

حضرت سعید مقبری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں،

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ وَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ وَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ.

رسول اللہ ﷺ جب کہتے: ''سمع الله لمن حمده'' تو ''اللهم ربنا ولك الحمد'' کہتے تھے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

۱۵۱۹/۶۴۹ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ''سمع الله لمن حمده'' کہتے تو یہ دعا پڑھتے: (ترجمہ) اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے حمد ہے جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے وہ بھر جائے، تو ہی اس تعریف اور بزرگی کے لائق ہے جو بندہ کہتا ہے، ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، جس کو تو کچھ عطا فرما دے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا، اور کوشش کرنے والے کو تیرے مقابلہ میں کوئی کوشش فائدہ نہیں دے سکتی۔

۸ - بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ وَكَيْفَ الْهَوِيُّ إِلَيْهِ

سجدوں کی ہیئت و کیفیت (طریقہ)

۱۵۲۰/۶۵۰ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ (زمین پر پہلے) ہاتھ رکھے، پھر گھٹنے رکھے۔

۱۵۲۱/۶۵۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ يَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوعاً حدیث بیان کی جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے، اسی طرح ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی شخص اپنا چہرہ رکھے تو وہ ہاتھوں کو بھی رکھے اور جب اسے اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھائے۔

۱۵۲۲/۶۵۲ - عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِيْ سُجُوْدِهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو سجدوں میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے، یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۱۵۲۳/۶۵۳ - عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی صفت

اللّٰهُ عَنْهُ يَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنِهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهِ "الحديث"

بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر آپ (ﷺ) ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے کے لیے جھکے' پھر اپنے ہاتھوں کو کشادہ رکھا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پیٹ سے جدا رکھا اور اپنے پیروں کی انگلیوں کو کشادہ کیا' پھر اپنا بایاں پیر بچھا دیا اور اس پر اطمینان کے ساتھ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

۱۵۲۴/۶۵۴ - قط عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِىْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِىْ اَوْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِىْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور رکوع و سجود پوری طرح کرو' اللہ کی قسم! جب تم رکوع کرتے ہو یا جب تم سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۲۵/۶۵۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اعتدال سے کرے اور اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۱۵۲۶/۶۵۶ - عَنْ شُعْبَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّ مَوْلَاكَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ وَذِرَاعَيْهِ بِالْاَرْضِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ التَّوَاضُعُ قَالَ هٰكَذَا رِبْضَةُ الْكَلْبِ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ رُؤِىَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا' کہنے لگا کہ آپ کا غلام جب سجدہ کرتا ہے تو اپنی پیشانی' اپنی کلائیوں اور اپنے سینہ کو زمین پر رکھ دیتا ہے' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس (غلام) سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تواضع اور انکساری نے (ایسا کرنے پر برانگیختہ کیا ہے)' آپ نے فرمایا کہ اس طرح کتا بیٹھتا ہے' میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) جب سجدہ کرتے تو آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۵۲۷/۶۵۷ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَدَبَّرْتُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ مُخَوِّيًا فَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا تو آپ (ﷺ) نے سجدہ کی حالت میں اپنے پیٹ کو زمین سے اٹھایا ہوا تھا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا کیا ہوا تھا' یہاں تک کہ میں نے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔

۱۵۲۸/۶۵۸ - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ كَشْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ.

ﷺ کے پہلو کی سفیدی کو دیکھا درآں حالیکہ آپ (ﷺ) سجدے میں تھے۔

۱۵۲۹/۶۵۹ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ رُؤِيَ أَوْ رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا (کہا کہ) میں نے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔

۱۵۳۰/۶۶۰ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِيْ أَقْرَمَ بِالْقَاعِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ) قَالَ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ فَأَنَاخُوْا بِنَاحِيَةِ الطَّرِيْقِ فَقَالَ لِيْ أَبِيْ أَيْ بُنَيَّ كُنْ فِيْ بَهْمِكَ حَتّٰى اٰتِيَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَأُسَائِلُهُمْ قَالَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ فِيْ أَثَرِهِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا سَجَدَ.

حضرت عبداللہ بن اقرم خزاعی (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں اپنے والد اقرم کے ہمراہ چٹیل میدان (اور ایک روایت میں ہے: مقام نمرہ کے چٹیل میدان) میں تھا کہ ہمارے پاس سے اونٹ سوار گزرے، اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو راستہ کے ایک طرف بٹھا دیا، تو میرے والد نے کہا: بیٹا! تم اپنے جانوروں میں رہو تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کا حال دریافت کروں، پس وہ (میرے والد) چل پڑے اور میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا تو اچانک ہمیں رسول اللہ ﷺ جلوہ فرما نظر آئے، راوی کا بیان ہے کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھی، پس رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو مجھے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

۱۵۳۱/۶۶۱ - عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ السُّجُوْدَ قَالَ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَخَوّٰى وَقَالَ هٰكَذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا، پس آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو بچھایا، اپنے پچھلے حصے کو اونچا کیا اور اپنے پیٹ کو زمین سے جدا رکھا، اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔

۱۵۳۲/۶۶۲ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ جو شخص آپ (ﷺ) کے پیچھے ہوتا، وہ آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا۔

۱۵۳۳/۶۶۳ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور کہنیوں کو (زمین سے) اونچا رکھو۔

۱۵۳۴/۶۶۴ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى أَنْفِهِ مَعَ جَبْهَتِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیشانی کے ساتھ ناک پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) جب سجدہ کرتے تو اپنے ناک کو

وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

زمین پر رکھ دیتے۔

١٥٣٥/٦٦٥ - وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ بَيْنَ كَفَّيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَيَدَاهُ قَرِيبَتَانِ مِنْ أُذُنَيْهِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے ہوئے دیکھا' (اور ایک روایت میں ہے) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ کانوں کے قریب تھے۔

١٥٣٦/٦٦٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرُجُلٍ وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَجِدَ حَجْمَ الْأَرْضِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی زمین پر ٹکا دو یہاں تک کہ تمہیں زمین کا اُبھار محسوس ہونے لگے۔

٩ - بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ

سجدہ کے اعضاء کا بیان اور نماز میں کپڑے سمیٹنے اور بال سنوارنے کی ممانعت

١٥٣٧/٦٦٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْأَصَابِعِ وَلَا أَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے (ہڈیوں) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' اور یہ کہ میں (نماز میں) نہ بالوں کو سنواروں اور نہ ہی کپڑا سمیٹوں' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات (ہڈیوں) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور (نماز میں) اپنے بالوں کو سنوارنے اور کپڑے کو سمیٹنے سے منع کیا گیا' (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا' اور دونوں ہاتھوں پر' دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ میں (نماز میں) نہ کپڑوں کو سمیٹوں اور نہ ہی بالوں کو سنواروں۔

١٥٣٨/٦٦٨ - عَنِ الْعَبَّاسِ (بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

حضرت عباس (بن عبد المطلب) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' اس کا چہرہ' اس کے دونوں ہاتھ' اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پیر۔

١٥٣٩/٦٦٩ - ز عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَتْ لِيْ جُمَّةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ رَفَعْتُهَا فَرَاٰنِي أَبُو حَسَنٍ الْمَازِنِيُّ فَقَالَ تَرْفَعُهَا لَا يُصِيبُهَا التُّرَابُ؟ وَاللّٰهِ لَأُحْلِقَنَّهَا فَحَلَقَهَا.

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے بال بہت لمبے تھے' جب میں سجدہ کرتا تو ان کو اٹھالیتا تھا' چنانچہ ابوحسن مازنی (میرے دادا) نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا تم بالوں کو اس وجہ سے اٹھاتے ہو کہ ان کو مٹی نہ لگے؟ اللہ کی قسم! میں ان (بالوں) کو ضرور مونڈوں گا' پھر انہوں نے وہ (بال) مُونڈ دیئے۔

۱۰ - بَابُ سُجُوْدِ الْمُصَلِّیْ عَلٰی ثَوْبِهٖ لِحَاجَةٍ كَیْفَ یَسْجُدُ مَنْ زُوْحِمَ

ضرورت کی بناء پر نمازی کا اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا اور زیادہ ہجوم میں سجدہ کس طرح کیا جائے؟

۱۵۴۰/۶۷۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ یَتَّقِیْ بِفُضُوْلِهٖ حَرَّ الْاَرْضِ وَبَرْدَهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی، جس سے توشح کیا ہوا تھا، اور اس (کپڑے) کے زائد حصے سے زمین کی تپش اور اس کی ٹھنڈک سے بچتے تھے۔

۱۵۴۱/۶۷۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ یُمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَیَسْجُدُ عَلَیْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پس جب ہم میں سے کوئی (سخت گرمی کی وجہ سے) زمین پر اپنا چہرہ نہ رکھ سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچھاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

۱۵۴۲/۶۷۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَرَاَیْتُهٗ وَاضِعًا یَدَیْهِ فِیْ ثَوْبِهٖ اِذَا سَجَدَ.

حضرت عبداللہ بن عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بنو عبد الاشہل کی مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے میں رکھ لیتے تھے۔

۱۵۴۳/۶۷۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ وَهُوَ یَتَّقِی الطِّیْنَ اِذَا سَجَدَ بِكِسَاءٍ عَلَیْهِ یَجْعَلُهٗ دُوْنَ یَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارش کے دن دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گیلی مٹی سے بچنے کے لیے جب سجدہ کرتے تو جو چادر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم مبارک پر تھی، اس کو اپنے ہاتھوں کے نیچے زمین پر رکھتے اور اس پر سجدہ کرتے۔

۱۵۴۴/۶۷۴ - عَنْ سَیَّارِ بْنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنٰی هٰذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَاِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَلْیَسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلٰی ظَهْرِ اَخِیْهِ، وَرَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ صَلُّوْا فِی الْمَسْجِدِ.

حضرت سیار بن معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ مسجد بنائی اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہم مہاجر اور انصار لوگ تھے (یعنی مسلمان بہت کم تھے)، پس جب ہجوم زیادہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لیا کرے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستہ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مسجد میں نماز پڑھو۔

۱۵۴۵/۶۷۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَا اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اس بات کی شکایت کی کہ انہیں سجدہ کی حالت میں

اِلَيْهِ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوْا قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ، قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ وَذٰلِكَ اَنْ يَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ إِذَا طَالَ السُّجُوْدُ وَاَعْيَا.

کشادہ ہوتے وقت مشقت ہوتی ہے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم اپنے گھٹنوں سے مدد لیا کرو۔ ابن عجلان کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سجدہ لمبا ہو جائے اور (آدمی) تھک جائے تو وہ اپنی کہنیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔

١١ - بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ وَمَا يُقَالُ فِيْهِ مِنَ الْاَذْكَارِ غَيْرِ مَا مَرَّ فِي الرُّكُوْعِ

سجدوں میں دعا و اذکار کا بیان

١٥٤٦/٦٧٦ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو یوں کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے جھکا اور میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا، اسے صورت بخشی اور اسے خوب صورت بنایا، اور اس میں اس نے کان بنائے اور آنکھیں بنائیں، پس اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو سب سے حسین بنانے والا ہے۔

١٥٤٧/٦٧٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّهَجُّدِ، قَالَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ اَوْ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَاَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا، قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا "الحديث".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پھر آپ (ﷺ) نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز پڑھی، اور آپ (ﷺ) اپنی نماز میں یا اپنے سجدے میں یہ دعا مانگنے لگے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے، اور میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے اور مجھے نور کر دے، شعبہ نے کہا کہ یا آپ (ﷺ) نے کہا: میرے لیے نور کر دے۔

١٥٤٨/٦٧٨ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا فَقَدَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَلَمَسَتْهُ بِيَدِهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو آپ (ﷺ) کو اپنے ہاتھ سے تلاش کرنے لگی تو اچانک ان کا ہاتھ آپ (ﷺ) پر جا پڑا اور اس وقت آپ (ﷺ) سجدہ میں تھے اور یہ دعا مانگ رہے تھے: اے میرے پروردگار! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاک فرما، تو ہی سب سے بہتر اسے پاک کرتا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے۔

١٥٤٩/٦٧٩ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتِ افْتَقَدْتُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ (وَفِي رِوَايَةٍ فَطَلَبْتُهُ) ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ) فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ وَأَنَا فِي شَأْنٍ آخَرَ.

کو نہ پایا تو میں یہ سمجھی کہ شاید آپ (ﷺ) اپنی کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں، پس میں آپ (ﷺ) کو تلاش کرنے لگی، پھر میں لوٹی تو (میں نے محسوس کیا کہ) آپ (ﷺ) رکوع یا سجدہ میں تھے اور یہ کلمات کہہ رہے تھے: (اے اللہ!) تیری ذات پاک ہے اور حمد تجھ ہی کو زیبا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (ﷺ) سجدہ میں تھے اور یہ دعا مانگ رہے تھے: اے میرے پروردگار! میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے اعلانیہ کیے) میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کس کام میں مشغول ہیں اور میں کیا سوچ رہی تھی۔

۱۵۵۰/۶۸۰ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، پس تم (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

۱۲ - بَابُ الْجَلْسَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَمَا يُقَالُ فِيهَا

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس (جلسہ) میں دعا مانگنے کا بیان

۱۵۵۱/۶۸۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک کہ سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔

۱۵۵۲/۶۸۲ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى يَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے نماز پڑھی، چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر ہڈی نے جگہ کو لے لیا، پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی نے اپنی جگہ لے لی، پھر دوسرا سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر ہڈی نے اپنی جگہ لے لی، پھر سر اٹھایا اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۵۵۳/۶۸۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ رَبِّ اغْفِرْلِي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا مانگتے تھے: اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری قدر و منزلت کو بلند فرما، مجھے

وَارْحَمْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ.

رزق عطا فرما اور میری راہنمائی فرما۔

١٣ - بَابُ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ

جلسہ استراحت (دونوں سجدوں سے سر اٹھا کر سیدھے ہو کر بیٹھنا)

١٥٥٤/٦٨٤ - عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِيْرَةِ ثُمَّ قَامَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَصَلّٰى صَلٰوةً كَصَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ الْجَرْمِيَّ، وَكَانَ يَؤُمُّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّوْبُ فَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ كَانَ اِذَا رَفَعَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ.

حضرت ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں آئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور نماز پڑھوں گا درآں حالیکہ میرا ارادہ نماز پڑھنے کا نہیں ہے، لیکن میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جب پہلی رکعت کے آخری (دوسرے) سجدے سے سر اٹھایا تو بیٹھ گئے، پھر کھڑے ہوئے، (اورانہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ ابوقلابہ نے کہا کہ انہوں نے ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ جرمی کی نماز کی طرح نماز پڑھی ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں امامت کرتے تھے۔ ایوب نے کہا کہ میں نے عمرو بن سلمہ کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں تمہیں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، وہ جب دونوں سجدوں سے سر اٹھاتے تو سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے، پھر پہلی اور تیسری رکعت سے (دوسری اور چوتھی کے لیے) کھڑے ہوتے۔

اَبْوَابُ الْقُنُوْتِ

قنوت کا بیان

١ - بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصُّبْحِ وَسَبَبِهِ وَهَلْ هُوَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهُ

صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا اور اس کا سبب، نیز کیا دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا اس کے بعد؟

١٥٥٥/٦٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَعْنٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُوْ لِحْيَانَ فَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ اَسْلَمُوْا فَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمْ فِيْ زَمَانِهِمُ الْقُرَّاءَ، كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ

حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان (کے قبیلوں کے لوگ) حاضر ہوئے اور یہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے تھے، اور انہوں نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) اپنی قوم (کے دشمنوں) کے خلاف مدد مانگی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت ان کی ستر انصاری صحابہ سے مدد کی، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان (ستر انصاری صحابہ) کو ان کے زمانہ میں قاری کہتے تھے، یہ لوگ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے تھے (جن سے اپنا گزر اوقات بسر کرتے تھے) اور رات کو نمازیں پڑھتے تھے، پس وہ لوگ ان (ستر قاریوں) کو لے گئے، یہاں تک کہ جب وہ بیر معونہ (جو مکہ اور عسفان کے درمیان

حَتّٰى إِذَا اَتَوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ فَقَتَلُوْهُمْ، فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى هٰذِهِ الْاَحْيَاءِ رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَءُوْا بِهِ قُرْاٰنًا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّا قَرَاْنَا بِهِمْ قُرْاٰنًا (بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا) ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ اَوْ رُفِعَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، كَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ، قَالَ سُفْيَانُ نَزَلَ فِيْهِمْ (بَلِّغُوْا قَوْمَنَا عَنَّا اَنَّا قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا) قِيْلَ لِسُفْيَانَ فِيْمَنْ نَزَلَتْ؟ قَالَ فِيْ اَهْلِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ.

ایک جگہ ہے) پر پہنچے تو انہوں نے ان سے غداری کی اور انہیں قتل کر دیا' پس رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ تک دعاء قنوت پڑھی جس میں آپ (ﷺ) نے ان قبیلوں رِعل' ذکوان' عصیہ اور بنولحیان کے لیے دعائے ضرر کی' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ان کے بارے میں نازل کردہ قرآنی آیت پڑھتے تھے۔ حضرت ابن جعفر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی' وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔ ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے' پھر اس کے بعد اس کی تلاوت موقوف ہوگئی' ابن جعفر نے کہا کہ پھر اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوگئی یا اٹھالی گئی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اتنا غم اور صدمہ کسی لشکر پر نہیں ہوا' جتنا غم اور صدمہ ان قاریوں کے لشکر پر ہوا' حضرت سفیان کا بیان ہے کہ ان (شہید ہونے والے قاریوں) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم (اپنے رب سے) راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔ حضرت سفیان سے کسی نے پوچھا کہ یہ آیت کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا: بیر معونہ (کے مقام پر شہید ہونے) والوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

١٥٥٦/٦٨٦ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ، وَقَالَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھی جس میں آپ (ﷺ) نے رِعل اور ذکوان کے لیے دعاء ضرر کی اور فرمایا کہ عصیہ (قبیلہ کے لوگوں) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٥٥٧/٦٨٧ - (وَعَنْهُ اَيْضًا) قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا بَعْدَ الرُّكُوْعِ عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھی' جس میں آپ (ﷺ) نے عرب کے بعض قبیلوں کے لیے دعائے ضرر کی' پھر اس (دعاء قنوت) کو چھوڑ دیا۔

١٥٥٨/٦٨٨ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا دَعَا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھتے تو ''(سمع اللہ لمن حمدہ) ربنا ولك الحمد'' کہتے' پھر کہتے: اے اللہ! فلاں پر لعنت فرما' اور منافق لوگوں کے لیے دعائے ضرر کرتے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) آپ اس میں سے کسی چیز کے مالک نہیں' وہ (اللہ

9

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾.

چاہے تو) ان کی توبہ کو قبول فرمائے یا وہ ان کو عذاب دے' کیونکہ وہ یقیناً ظالم ہیں۔

١٥٥٩/٦٨٩ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ الْفَجْرِ) قَالَ اَللّٰهُمَّ انْجِ الْوَلِيْدَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ انْجِ الْوَلِيْدَ) ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں رہنے والے کمزور مسلمانوں کو (کفار کی قید سے) نجات دلا' اے اللہ! مضر (کے قبیلہ) پر سخت عذاب مسلط فرما اور ان پر قحط کے سال اس طرح مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ میں قحط پڑا تھا' (اور ایک روایت میں ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے تو ''اللھم ربنا لک الحمد'' پڑھنے کے بعد یہ کہتے تھے)۔

١٥٦٠/٦٩٠ - عَنْ خُفَافِ ابْنِ إِيْمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَنَحْنُ مَعَهُ' فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأٰخِيْرَةِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ' عَصُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ' أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ' وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا' ثُمَّ وَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا' فَلَمَّا انْصَرَفَ قَرَأَ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ أَنَا لَسْتُ قُلْتُهُ' وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی درآں حالیکہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آخری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھایا تو کہا: اللہ تعالیٰ لحیان' رعل' ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرمائے' جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے' اور (قبیلہ) غفار کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں چلے گئے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ باتیں اپنے ارادہ و اختیار سے نہیں کیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف ان باتوں کی وحی فرمائی تھی' (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر لعنت کی جاتی ہے۔

١٥٦١/٦٩١ - عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ' ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا.

حضرت ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! رکوع کے بعد (پڑھی ہے)' پھر دوبارہ ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! کچھ عرصہ تک رکوع کے بعد (پڑھی ہے)۔

١٥٦٢/٦٩٢ - عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوْتِ أَقَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ؟ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ'

حضرت عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے جواب دیا کہ رکوع سے پہلے' راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ بعض

قَالَ قُلْتُ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ كَذَبُوا، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى نَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعاءِ قنوت پڑھی ہے' انہوں نے کہا کہ لوگ غلط کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک دعاءِ قنوت پڑھی ہے جس میں ان لوگوں کے لیے دعاءِ ضرر کی تھی' جنہوں نے آپ (ﷺ) کے قُراء صحابہ کو شہید کر دیا تھا۔

۱۵۶۳/۶۹۳ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں ہمیشہ دعاءِ قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

٢ - بَابُ الْقُنُوتِ فِي الظُّهْرِ وَصَلَوَاتٍ أُخْرَى

ظہر اور دوسری نمازوں میں دعاءِ قنوت پڑھنے کا بیان

۱۵۶٤/۶۹٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي دُبُرِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اَللّٰهُمَّ خَلِّصِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَضَعَفَةَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کی آخری رکعت میں یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ اور ان کمزور مسلمانوں کو مشرکین کے ہاتھوں سے نجات دلا جو نہ کسی خفیہ تدبیر کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ کوئی راستہ جانتے ہیں۔

۱۵۶۵/۶۹۵ - عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح اور مغرب کی نماز میں دعاءِ قنوت پڑھی۔

۱۵۶٦/۶۹٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَشَاءِ الْآخِرَةِ قَنَتَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز کی آخری رکعت میں دعاءِ قنوت پڑھی اور کہا: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دلا' اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دلا' اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دلا' اے اللہ! کمزور مؤمنوں کو نجات دلا' اے اللہ! مضر (قبیلہ) پر سخت عذاب مسلط فرما' اے اللہ! ان پر قحط کے سال اس طرح مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ میں قحط پڑا تھا۔

۱۵٦۷/۶۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا أَبُو قَطَنٍ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي

حضرت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری نماز تمہاری بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کی نماز کے زیادہ

الدَّسْتَوَائِيَّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِي رِوَايَةٍ اِنِّي لَاَقْرَبُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ، قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ فِي حَدِيْثِهِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ.

قریب (مشابہ) ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نمازِ ظہر، نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کی آخری رکعت کے رکوع میں دعاءِ قنوت پڑھتے تھے، حضرت ابو عامر نے اپنی حدیث میں کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشاء اور صبح کی نماز میں ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہنے کے بعد مؤمنین کے لیے دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچوں نمازوں میں دعاءِ قنوت پڑھنے کا بیان

١٥٦٨/٦٩٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ، يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ، عَلٰى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ، اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هٰذَا كَانَ مِفْتَاحُ الْقُنُوْتِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل ایک مہینہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح (ان پانچوں نمازوں میں سے) ہر نماز کی آخری رکعت میں دعاءِ قنوت پڑھی، جب آخری رکعت کے رکوع میں ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہتے تو قبیلہ بنو سلیم میں سے رعل، ذکوان اور عصیہ کے لیے دعائے ضرر کرتے اور جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے تھے (دعاءِ قنوت کے مشروع ہونے کا سبب یہ ہے کہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کی طرف (ستر قراء) صحابہ بھیجے تا کہ وہ ان کو اسلام کی دعوت دیں لیکن انہوں نے ان (ستر قراء صحابہ) کو شہید کر دیا، حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ قنوت (نازلہ) کی مشروعیت کا سبب یہی ہے۔

٣ - بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْجَهْرِ بِالْقُنُوْتِ

دعاءِ قنوت بلند آواز سے پڑھنے کا بیان

١٥٦٩/٦٩٩ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے لیے دعائے ضرر کا ارادہ کرتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد دعاءِ قنوت پڑھتے تھے، بسا اوقات جب ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد'' کہتے تو (اس کے بعد) یہ کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مؤمنین کو (کفار سے)

الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ، قَالَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ، وَيَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اِلٰى اَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا.

نجات دلا' اے اللہ! مضر پر سخت عذاب مسلط فرما اور ان پر قحط کے سال اس طرح مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا' راوی کا بیان ہے کہ یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے' اور صبح کی نماز میں یہ کہتے: اے اللہ! عرب کے دو فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت فرما' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) آپ اس میں سے کسی چیز کے مالک نہیں' وہ (اللہ چاہے تو) ان کی توبہ کو قبول فرمائے یا وہ ان کو عذاب دے' کیونکہ وہ (کفار) یقیناً ظالم ہیں' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں رکوع کیا' پھر سر مبارک اٹھا کر یہ کہا: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دلا' اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دلا' اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دلا' اے اللہ! کمزور مؤمنین کو نجات دلا' اے اللہ! (قبیلہ) مضر پر سخت عذاب مسلط فرما' اے اللہ! ان پر قحط کے سال اس طرح مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔

٤ - بَابُ حُجَّةِ الْقَائِلِيْنَ بِعَدَمِ الْقُنُوْتِ فِي الصُّبْحِ اِلَّا عِنْدَ الزَّوَالِ

صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ جائز نہ کہنے والوں کی دلیل

٧٠٠/١٥٧٠ - عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ (الْاَشْجَعِيِّ) قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ قَرِيْبًا مِنْهُ خَمْسَ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ؟ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَانَ اَبِيْ قَدْ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَقُلْتُ لَهُ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ؟ قَالَ لَا، اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

حضرت ابو مالک (اشجعی) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (طارق بن اشیم) سے پوچھا: اباجان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں' اور یہاں کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے تقریباً پانچ سال آپ نے نماز پڑھی' تو کیا یہ سب حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اے بیٹے! یہ بدعت ہے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سولہ سال کی عمر میں نماز پڑھی تھی' پھر حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی' تو میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ سب حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں پڑھتے تھے' اے بیٹے! یہ بدعت ہے۔

٥ - بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَاَلْفَاظِهِ

نمازِ وتر میں دعاءِ قنوت اور اس (دعا) کے کلمات

٧٠١/١٥٧١ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

چند کلمات سکھائے، جنہیں میں وتروں کی دعاءِ قنوت میں پڑھتا ہوں، (وہ کلمات یہ ہیں:) ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت یافتہ لوگوں میں ہدایت دے، مجھے عافیت یافتہ لوگوں میں عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے اپنا دوست بنا، جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت فرما، قضاء وقدر کے شر سے مجھے محفوظ فرما کیونکہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا اور تو اپنے دوست کو ذلیل و رسوا نہیں کرتا، اے ہمارے پروردگار! تیری ذات بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و بالا ہے۔

اَبْوَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

۱ - بَابُ مَا وَرَدَ فِيْ اَلْفَاظِهِ فَصْلٌ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

تشہد میں مروی کلمات، تشہد میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کلمات

۱۵۷۲/۷۰۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِيْ وَسْطِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا، فَكُنَّا نَحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ اِيَّاهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا جَلَسَ فِيْ وَسْطِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ ثُمَّ اِنْ كَانَ فِيْ وَسْطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ، وَاِنْ كَانَ فِيْ اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمَ.

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نماز کے درمیان (دو رکعتوں کے بعد پہلے تشہد کی) اور اس کے آخر میں (چار رکعتوں کے بعد دوسرے) تشہد کی تعلیم دی، پس جب انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تشہد کی تعلیم دی ہے تو ہم ان سے یاد کیا کرتے تھے، پس جب وہ نماز کے درمیان یا اس کے آخر میں بائیں سرین پر بیٹھتے تو یہ کہتے: ''التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته السلام علینا وعلٰی عباد اللّٰہ الصالحین اشهد ان لا الٰه الا اللّٰہ واشهد ان محمدًا عبده ورسوله'' (ترجمہ: تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے اور اس کے رسول ہیں) راوی کا بیان ہے کہ پھر اگر وہ نماز کے درمیان میں ہوتے تو جب تشہد پڑھنے سے فارغ ہو جاتے تو کھڑے ہو جاتے اور اگر وہ نماز کے آخر میں ہوتے تو تشہد پڑھنے کے بعد دعا مانگتے، پھر سلام پھیرتے۔

۱۵۷۳/۷۰۳ - عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ

حضرت قاسم بن مخیمرہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا

اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ وَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ، فَقَالَ قُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ (كَمَا تَقَدَّمَ اِلٰى قَوْلِهِ) وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ فَاِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ.

اور مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نماز میں تشہد پڑھنے کی تعلیم دی، فرمایا: یوں کہو: ''التحیات للّٰه . الٰی قوله. وان محمدًا عبده ورسوله'' پھر فرمایا: جب تم نے یہ (تشہد) پورا کر لیا، یا فرمایا: جب تم نے یہ عمل کر لیا تو تم نے اپنی نماز پوری کر لی، (پھر) اگر تم کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

١٥٧٤/٧٠٤ - عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ وَخَوَاتِمَهُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُهُ فِيْ صَلٰوتِنَا حَتّٰى عَلَّمَنَا) فَقَالَ اِذَا قَعَدْتُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ (فَذَكَرَ مِثْلَ مَا تَقَدَّمَ اِلٰى قَوْلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ) قَالَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابو الاحوص کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر خیر و بھلائی کی پوری تعلیم دی، (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: اور ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم اپنی نماز میں (التحیات میں) کیا کہیں، یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں تعلیم دی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تم ہر دو رکعتوں میں بیٹھو تو یوں کہو: ''التحیات للّٰه. الٰی قوله. عبده ورسوله'' پھر اپنے پروردگار سے اپنی پسندیدہ دعا مانگو۔

١٥٧٥/٧٠٥ - عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَاَمَرَهُ اَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تشہد کی تعلیم دی اور انہیں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو (اس کی) تعلیم دیں، (اور وہ تشہد یہ ہے:) ''التحيات للّٰه والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة اللّٰه وبركاته السلام علينا وعلٰى عباد اللّٰه الصالحين اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدًا عبده ورسوله''۔

١٥٧٦/٧٠٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، قَالَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

حضرت عبداللہ بن سخبرہ ابو معمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میرا ہاتھ تھا، اس حال میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے تشہد کی اس طرح تعلیم دی جس طرح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا: ''التحيات للّٰه والصلوات

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ.

والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلٰى عباد الله الصالحين" اور یہ کلمات "السلام عليك ايها النبی" ہم اس وقت تک کہتے رہے جب تک آپ (ﷺ) ہمارے درمیان موجود (حیات) رہے، پس جب آپ (ﷺ) وصال فرما گئے تو ہم کہتے: "السلام على النبی"۔

۱۵۷۷/۷۰۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهٖ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ "الحديث" كَمَا تَقَدَّمَ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں (التحیات کے لیے) نماز میں بیٹھتے تو کہتے تھے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، فلاں فلاں پر سلام ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوں نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، کیونکہ وہ تو بذاتِ خود سلام ہے، لیکن جب تم میں سے کوئی شخص (تشہد کے لیے) بیٹھے تو وہ یوں کہے: "التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلٰى عباد الله الصالحين" پس جب تم یہ کلمہ "وعلٰى عباد الله الصالحين" کہو گے تو تمہارا سلام ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا جو آسمان اور زمین میں ہے (پھر کہو:) "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله" پھر تم اپنے پروردگار سے جو چاہو دعا مانگو (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں ہے کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں (تشہد کے لیے) نماز میں بیٹھتے تھے تو کہتے تھے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، جبریل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو...... الٰی آخر الحديث. كما تقدم۔

فَصْلٌ: فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

تشہد میں حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے مروی کلمات

۱۵۷۸/۷۰۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی تعلیم

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ حُجَيْنٌ سَلَامٌ عَلَيْكَ، اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ.

دیتے تھے (تشہد میں) یوں کہتے تھے: ''التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للّٰه السلام علیك'' (حجین نے ''سلام علیك'' بغیر الف لام کے روایت کیا ہے) ''ایها النبی ورحمة للّٰه وبرکاته سلام علینا وعلٰی عباد اللّٰه الصالحین واشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمدًا رسول اللّٰه'' (ترجمہ: تمام زبانی عبادتیں، برکتیں، بدنی عبادتیں، مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں)۔

١٥٧٩/٧٠٩ - عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثٍ ذَكَرَ فِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمُ الصَّلٰوةَ (اِلٰی اَنْ قَالَ) فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز کی تعلیم دی (یہاں تک کہ فرمایا:) پس جب تم قعدہ میں بیٹھو تو سب سے پہلے یہ کہو: ''التحیات الطیبات الصلوات للّٰه السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته السلام علینا وعلٰی عباد اللّٰه الصالحین. اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدًا عبده ورسوله''۔

٢ - بَابُ هَيْئَةِ الْجُلُوْسِ لِلتَّشَهُّدِ وَالْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ اور سبابہ انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

١٥٨٠/٧١٠ - عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَنِ افْتِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰی فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ آخِرِهَا وَقُعُوْدِهِ عَلٰی وَرِكِهِ الْيُسْرٰی وَوَضْعِهِ يَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی وَنَصْبِهِ قَدَمَهُ الْيُمْنٰی وَوَضْعِهِ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی وَنَصْبِهِ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ اَخُوْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ مِقْسَمٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے (عمران بن ابی انس) نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے درمیان اور اس کے آخر میں (پہلا اور دوسرا تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھتے وقت) اپنی ران کو بچھا دیتے اور اپنی بائیں سرین پر بیٹھ جاتے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبابہ (شہادت والی) انگلی کھڑی رکھتے، جس سے اپنے پروردگار کے واحد ہونے کا اشارہ کرتے۔ حضرت ابو القاسم مقسم جو عبداللہ بن حارث بن نوفل کے غلام ہیں، ان کا بیان ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی، اس نے کہا کہ میں نے بنو غفار کی مسجد میں نماز

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ صَلَّیْتُ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ غِفَارٍ، فَلَمَّا جَلَسْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ اِفْتَرَشْتُ فَخِذِیَ الْیُسْرٰی وَنَصَبْتُ السَّبَّابَةَ قَالَ فَرَاٰنِیْ خُفَافُ بْنُ اِیْمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِیُّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَصْنَعُ ذٰلِكَ، قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ لِمَ نَصَبْتَ اِصْبَعَكَ هٰكَذَا؟ قَالَ وَمَا تُنْكِرُ رَاَیْتُ النَّاسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ فَاِنَّكَ اَصَبْتَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰی یَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یَصْنَعُ هٰذَا مُحَمَّدٌ بِاِصْبَعِهٖ یَسْحَرُ بِهَا وَكَذَبُوْا، اِنَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ یُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ.

پڑھی، پس جب میں اپنی نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھا تو میں نے اپنی بائیں ران بچھائی اور سبابہ انگلی کو کھڑا کیا، تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری (رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ (سبابہ انگلی کھڑا کیے رکھنے کا) عمل کرتے ہوئے دیکھا، پس جب میں اپنی نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! تم نے اپنی انگلی اس طرح کیوں کھڑی کی تھی؟ کہا: کیا آپ کو اعتراض ہے؟ میں نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا: تم نے درست کیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو ایسا کرتے تھے تو مشرکین کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اس سے جادو کرتے ہیں، جب کہ وہ (مشرکین) جھوٹ بولتے تھے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ ایسا کر کے اپنے رب تعالیٰ کے واحد ہونے کا اشارہ کرتے تھے۔

۱۵۸۱/۷۱۱ - عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ، فَقَالَ هِیَ السُّنَّةُ، قَالَ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِیَ سُنَّةُ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ طَاوُسٍ اَیْضًا قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَحْبُوْ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ فَقُلْتُ هٰذَا یَزْعُمُ النَّاسُ اَنَّهٗ مِنَ الْجَفَاءِ، قَالَ هُوَ سُنَّةُ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت طاؤس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایڑیوں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے، ہم نے کہا کہ ہم اس کو آدمی پر مشقت خیال کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو تمہارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو اپنی ایڑیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں مشقت ہے، انہوں نے فرمایا: یہ تو تمہارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

۱۵۸۲/۷۱۲ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ التَّحِیَّةَ، وَكَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَفْتَرِشَ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ یَفْرُشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی، وَیَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی، وَكَانَ یَنْهٰی عَنْ عَقِبِ الشَّیْطَانِ، وَكَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِیْمِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور درندوں کی طرح کہنیاں بچھانے کو ناپسند کرتے تھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور شیطان (کے بیٹھنے) کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم فرماتے تھے۔

١٥٨٣/٧١٣ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَحَلَّقَ حَلْقَةً (وَفِيْ رِوَايَةٍ حَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ) ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا.

— حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (التحیات پڑھنے کے لیے) بیٹھے تو اپنا بایاں پیر بچھا دیا اور اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور اپنی داہنی کہنی کو اپنی داہنی ران پر رکھا، پھر اپنی انگلیاں بند کیں اور حلقہ بنایا (اور ایک روایت میں ہے کہ درمیانی (بڑی) انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا اور سبابہ (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کیا) پھر اپنی انگلی کو اٹھایا تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو انگلی ہلاتے ہوئے اور اس سے دعا (کلمہ شہادت) پڑھتے ہوئے دیکھا۔

١٥٨٤/٧١٤ - عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِيْ هٰكَذَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ ذَاكَ الْاِخْلَاصُ.

حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابواسحاق کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے بنوتمیم کے ایک شخص سے سنا، اس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز (التحیات) میں انگلی اٹھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہی اخلاص (خالص توحید کی طرف اشارہ) ہے۔

١٥٨٥/٧١٥ - عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ، ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں (التحیات پڑھنے کے لیے) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی (سبابہ) انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نگاہ اس (انگلی) پر رکھتے، پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سبابہ (شہادت کی) انگلی شیطان پر لوہے کی ضرب سے بھی زیادہ سخت ہے۔

١٥٨٦/٧١٦ - عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَلَمْ يُجَاوِزْ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نگاہ اسی انگلی پر ہی رکھتے تھے۔

١٥٨٧/٧١٧ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ، وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت علی بن عبدالرحمٰن معاوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے اس سے منع کیا اور کہا کہ تم اس طرح کیا کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے، میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا.

تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی تمام انگلیاں بند کرتے اور جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (تشہد میں) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے، اسے اٹھاتے اور اس سے اشارہ کرتے جب کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بایاں ہاتھ (بائیں) گھٹنے پر بچھا ہوا ہوتا۔

۱۵۸۸/۷۱۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا سَاقِطًا يَدَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا، إِنَّمَا هٰذِهِ جِلْسَةُ الَّذِيْنَ يُعَذَّبُوْنَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَعْتَمِدُ عَلٰى يَدَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں اپنے ایک ہاتھ سے ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: تم اس طرح نہ بیٹھا کرو کیونکہ اس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جاتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ نماز میں آدمی اس طرح بیٹھے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹیک لگائے ہوئے ہو۔

۱۵۸۹/۷۱۹ - عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ، قَالَ حَتّٰى يَقُوْمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَأَنَّمَا كَانَ جُلُوْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الرَّضْفِ.

حضرت ابوعبیدہ، اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلی) دو رکعتوں کے بعد اس طرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر، میں نے عرض کیا: کھڑے ہونے تک؟ فرمایا: کھڑے ہونے تک (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اس طرح بیٹھتے تھے جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔

۳ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْبَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيْرِ وَكَذَا آلِهِ

نماز میں آخری تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود پڑھنے کا حکم

۱۵۹۰/۷۲۰ - عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! (نماز میں)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ فَقَالَ إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہو گیا' لیکن جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ (درود) پڑھیں تو کس طرح پڑھیں' جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ (ﷺ) سے سوال نہ کرتا' (پھر کچھ دیر کے بعد) آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلوٰۃ (درود) پڑھو تو یوں کہو: ''اللھم صل علٰی محمد النبی الامی وعلٰی آل محمد کما صلیت علٰی ابراھیم وآل ابراھیم وبارک علٰی محمد النبی الامی کما بارکت علٰی ابراھیم وعلٰی آل ابراھیم انک حمید مجید'' (ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد (ﷺ) جو اُمّی نبی ہیں' پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت نازل فرمائی' اور حضرت محمد (ﷺ) اُمّی نبی پر اس طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں' بلاشبہ تو سراہا ہوا بزرگ ہے) (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر (نماز میں) کس طرح صلوٰۃ (درود) پڑھیں؟ فرمایا: یوں کہو: ''اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد وبارک علٰی محمد وعلٰی آل محمد کما بارکت علٰی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید''۔

۱۵۹۱/۷۲۱ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بِشْرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

حضرت ابومسعود (عقبہ بن عمرو) انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' تو بشر بن سعد نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلوٰۃ (درود) پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہم (نماز میں) آپ پر کس طرح صلوٰۃ پڑھیں؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ (ﷺ) سے سوال نہ کرتا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد کما صلیت علٰی ابراھیم وبارک علٰی محمد کما بارکت علٰی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید''۔

١٥٩٢/٧٢٢ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَّلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ، اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهِ وَثَنَاءِ ه عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

حضرت عمرو بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید (رضی اللہ عنہ) سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا' درآں حالیکہ اس نے (دعا سے پہلے) نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی ہے' پھر آپ (ﷺ) نے اسے بلایا اور اس کو اور دوسرے لوگوں کو فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو (نماز سے فارغ ہو کر) اسے چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثناء کرے' پھر وہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے' پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

١٥٩٣/٧٢٣ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! (نماز میں) آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہو گیا' آپ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھیں؟ فرمایا: یوں کہو: ''**اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد' اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد**''۔

١٥٩٤/٧٢٤ - عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا اَوْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ، فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

حضرت ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ہدیہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے' تو آپ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''**اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم انك حميد مجيد' اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد**''۔

١٥٩٥/٧٢٥ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبٍ (يَعْنِي بْنَ

حضرت یزید بن ابی زیاد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الیلیٰ سے' وہ حضرت کعب (بن عجرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان

عُجْرَةَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ قَالُوْا كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ، قَالَ يَزِيْدُ فَلَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ زَادَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، اَوْ شَيْءٌ رَوَاهُ كَعْبٌ.

کیا کہ جب یہ آیت ''ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی......'' (ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی مکرم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو) نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''اللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما صلیت علٰی ابراھیم وعلٰی اٰل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما بارکت علٰی ابراھیم وعلٰی اٰل ابراھیم انک حمید مجید''۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم یہ بھی کہتے: ''وعلینا معھم''۔ حضرت یزید کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ اضافہ ابن ابی لیلیٰ نے اپنی طرف سے کیا ہے یا اس کو حضرت کعب نے روایت کیا ہے۔

۱۵۹۶/۷۲۶ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''اللھم صل علٰی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علٰی ابراھیم وبارک علٰی محمد واٰل محمد۔ کما بارکت علٰی ابراھیم واٰل ابراھیم''۔

۱۵۹۷/۷۲۷ - عَنْ بُرَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

حضرت بریدہ خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے، ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما جعلتھا علٰی ابراھیم وعلٰی اٰل ابراھیم انک حمید مجید'' (ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد اور آل محمد پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر نزول فرمایا، بلاشبہ تو ہی لائق ستائش بزرگ ہے)۔

۱۵۹۸/۷۲۸ - عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ (بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ) عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

حضرت موسیٰ بن طلحہ (بن عبید) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر درود پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: ''اللھم صل علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما صلیت علٰی ابراھیم انک حمید مجید، وبارک علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

بارکت علٰی ابراھیم انك حمید مجید''۔

۱۵۹۹/۷۲۹ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِيْ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ صَلُّوْا وَاجْتَهِدُوْا، ثُمَّ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بذاتِ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: درود پڑھو اور خوب پڑھو، پھر یوں کہو: ''اللھم بارك علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما بارکت علٰی ابراھیم انك حمید مجید''۔

فَصْلٌ فِيْمَا يَسْتَدِلُّ عَلٰى تَفْسِيْرِ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلّٰى عَلَيْهِمْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس آل پر درود پڑھا جاتا ہے، اس کی وضاحت

۱۶۰۰/۷۳۰ - عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ وَكَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں کہا کرتے تھے: ''اللھم صل علٰی محمد وعلٰی اھل بیته وعلٰی ازواجه وذریته کما صلیت علٰی اٰل ابراھیم انك حمید مجید وبارك علٰی محمد وعلٰی اھل بیته وعلٰی ازواجه وذریته کما بارکت علٰی اٰل ابراھیم انك حمید مجید'' (ترجمہ: اے اللہ! محمد پر، اس کے اہل بیت پر، اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر اس طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، بلاشبہ تو ہی لائق ستائش بزرگ ہے، اور محمد پر، اس کے اہل بیت پر، اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر اس طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں، بلاشبہ تو ہی لائق ستائش بزرگ ہے)۔ حضرت طاؤس کا بیان ہے کہ میرے والد بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۱۶۰۱/۷۳۱ - عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں پڑھا کرو: ''اللھم صل علٰی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علٰی اٰل ابراھیم وبارك علٰی محمد وازواجه وذریته کما بارکت علٰی اٰل ابراھیم انك حمید مجید''۔

آلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

درود شریف کے فضائل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے' اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔

(جمع الجوامع ج ۷' رقم الحدیث: ۲۰۸۳۲' کنز العمال ج ۱ ص ۴۹۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی امت کو عطا فرمایا ہے' اس کی میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں اور یہ چیز آپ کی امت سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی' وہ یہ ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر درود پڑھے گا (یعنی رحمتوں کا نزول فرمائے گا) اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر سلام پڑھے گا۔ (جمع الجوامع ج ۳' رقم الحدیث: ۸۴۰۷' کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور وہ میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۴۴۱)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو' کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں' جو بھی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے' اس (کے درود پڑھنے) کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو' ہم نے عرض کیا: کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میری وفات کے بعد بھی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے (یعنی زمین انبیاء کرام کے جسموں کو نہیں کھاتی' وہ زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے)۔ (جلاء الافہام ص ۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر نور (روشنی کا باعث) ہوگا' پس جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود پڑھا' اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۴۹۰)

٤ - بَابُ التَّعَوُّذِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے بعد عذابِ قبر وغیرہ سے پناہ مانگنا اور دعا کرنا

۱۶۰۲/۷۳۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ اَرْبَعٍ، مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو وہ چار چیزوں سے پناہ مانگے' دوزخ کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

۱۶۰۳/۷۳۳ - عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ جِدًّا، يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، قَالَ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز میں تشہد کے بعد پابندی اور اہتمام کے ساتھ یہ کلمات کہتے تھے: میں دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، میں کانے دجال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ کلمات اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد کیے تھے اور ان کو معظم سمجھتے تھے۔

۱۶۰۴/۷۳۴ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی کہنے والے نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ قرض سے کتنی زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۶۰۵/۷۳۵ - عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ أَتَشَهَّدُ ثُمَّ أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ.

حضرت ابو صالح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا مانگتا ہوں: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، لیکن میں نہ تو آپ جیسی حسین دعا مانگ سکتا ہوں اور نہ ہی حضرت معاذ جیسی دعا مانگ سکتا ہوں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہماری دعا تمہاری دعا سے باہر نہیں ہے (یعنی ہم بھی تمہاری دعا جیسی دعا مانگتے ہیں)۔

۱۶۰۶/۷۳۶ - عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلٰوتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز کو پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے یہ دعا مانگ رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تیری ذات واحد ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے، نہ کسی کو جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا

الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ، قَالَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ، قَدْ غُفِرَ لَهٗ، قَدْ غُفِرَ لَهٗ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

کوئی ہمسر ہے، میرے گناہوں کو بخش دے، بلاشبہ تو ہی بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ رَفْعِ الْاِصْبَعِ عَنِ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں دعا کے وقت انگلیاں اٹھانے کا حکم

۱۶۰۷/۷۳۷ - عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ فَدَعَا وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ كَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهٖ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّاحَةِ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو (درود شریف پڑھنے کے بعد اور سلام سے پہلے) دعا مانگتے تھے، اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی سباحہ انگلی (جو انگوٹھے کے قریب ہے) سے اشارہ کرتے تھے۔

۱۶۰۸/۷۳۸ - عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَیْرٍ الْخُزَاعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ فِی الصَّلٰوةِ قَدْ وَضَعَ ذِرَاعَهُ الْیُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْیُمْنٰى رَافِعًا بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ قَدْ حَنَاهَا شَیْئًا وَهُوَ یَدْعُوْ.

حضرت مالک بن نمیر خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے اپنی داہنی کلائی کو داہنی ران پر رکھا ہوا تھا، سبابہ انگلی کو اٹھایا ہوا تھا، جسے قدرے جھکا رکھا تھا۔

۱۶۰۹/۷۳۹ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَعْدٍ وَهُوَ یَدْعُوْ بِاِصْبَعَیْنِ فَقَالَ اَحِّدْ یَا سَعْدُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت سعد کے پاس سے گزرے، درآں حالیکہ وہ اپنی دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے سعد! ایک انگلی سے اشارہ کرو۔

بَابُ جَامِعِ اَدْعِیَةٍ مَنْصُوْصٍ عَلَیْهَا فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں منصوص جامع دعائیں

۱۶۱۰/۷۴۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ، قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی دعا میں مانگا کروں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے،

ظُلْمًا كَثِيْرًا (وَفِي رِوَايَةٍ كَبِيْرًا بَدَلَ كَثِيْرًا) وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

(اور ایک روایت میں ''کثیرا'' کی بجائے ''کبیرا'' ہے یعنی بہت بڑا ظلم کیا ہے) اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا' پس تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما' بلاشبہ تو بخشنے والا' رحم فرمانے والا ہے۔

۱۶۱۱/۷۴۱ - عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ (بْنُ يَاسِرٍ) صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا' فَاَنْكَرُوْا ذٰلِكَ' فَقَالَ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ؟ قَالُوْا بَلٰى' قَالَ اَمَا اِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ' اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ' اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى' وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ' وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ' اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ.

حضرت ابومجلز کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حضرت عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھائی' تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے رکوع و سجود پوری طرح نہیں کیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! (رکوع و سجود پوری طرح کیا ہے)' انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز میں وہ دعا مانگی ہے جو دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگا کرتے تھے (اور وہ دعا یہ ہے:) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' تیرے علم میں جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اس وقت تک مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لیے موت بہتر ہو اس وقت مجھے موت دے دینا' میں تجھ سے غیب (پوشیدہ) اور اعلانیہ تیرے خوف کا سوال کرتا ہوں' غصے اور خوشی کی حالت میں حق بات کہنے کا سوال کرتا ہوں' فقر اور غناء میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کو دیکھنے (دیدار کرنے) کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے شوق کا سوال کرتا ہوں' اور میں ہر اس مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور ہر اس آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو گمراہ کر دے' اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں سیدھا راستہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

۱۶۱۲/۷۴۲ - عَنْ زَاذَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ' قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ.

حضرت زاذان' صحابہ کرام میں سے ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما' شعبہ (راوی) نے کہا کہ یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سو مرتبہ یوں دعا مانگی: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ کو قبول فرما' بلاشبہ تو ہی توبہ کو قبول فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

۱۶۱۳/۷۴۳ - عَنْ اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ عَجُوْزٍ مِنْ بَنِيْ نُمَيْرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَوَجْهُهُ اِلَى الْبَيْتِ' قَالَتْ فَحَفِظْتُ مِنْهُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَا وَجَهْلِيْ.

حضرت ابوسلیل' بنونمیر کی ایک بوڑھی خاتون سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبلہ کی جانب رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اس خاتون کا بیان ہے کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ دعا یاد کی (جو دورانِ نماز مانگ رہے

تھے): اے میرے پروردگار! میری خطاؤں اور میری نادانی کو معاف فرما۔

۱۶۱۴/۷۴۴ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّی لَأُحِبُّكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ أُحِبُّكَ، قَالَ فَإِنِّی أُوْصِيْكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ، فِی كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، فرمایا کہ میں تمہیں ہر نماز میں یہ کلمات کہنے کی وصیت کرتا ہوں: اے اللہ! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی حسنِ عبادت میں میری مدد فرما۔

اَبْوَابُ الْخُرُوْجِ مِنَ الصَّلٰوةِ بِالسَّلَامِ وَمَا يَتْبَعُ ذٰلِكَ

سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنے (فارغ ہونے) کا بیان

۱ - بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ وَلَفْظِهِ وَأَنَّهُ مَرَّتَانِ

سلام کا طریقہ، اس کے الفاظ اور دونوں جانب سلام پھیرنے کا بیان

۱۶۱۵/۷۴۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِی كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ أَوْ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ خَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَسْلِيْمَتِهِ الْيُسْرٰى.

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر دفعہ (رکوع سے اٹھنے کے علاوہ) جھکتے وقت، سر اٹھاتے وقت، قیام کے لیے اٹھتے وقت اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخساروں یا (راوی کا شک ہے) رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے کہا کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۶۱۶/۷۴۶ - وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى أَوْ نَرٰى بَيَاضَ خَدَّيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے کہتے: "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے کہتے: "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" یہاں تک کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لیتے تھے۔

۱۶۱۷/۷۴۷ - عَنْ وَاسِعٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت واسع کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ وَكُلَّمَا رَفَعَ، ثُمَّ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَلٰى يَسَارِهٖ.

آپ (ﷺ) جب (رکوع اور سجود کے لیے) جھکتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے، پھر (نماز کے اختتام پر) دائیں طرف (منہ کر کے) کہتے: ''السلام علیکم ورحمة اللّٰه'' اور بائیں طرف (منہ کر کے) کہتے: ''السلام علیکم ورحمة اللّٰه''۔

۱٦۱۸/۷۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی۔

۱٦۱۹/۷۴۹ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱٦۲۰/۷۵۰ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱٦۲۱/۷۵۱ - عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ، يُرٰى بَيَاضُ اِبْطِهٖ، ثُمَّ اِذَا سَلَّمَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ عَنْ يَسَارِهٖ.

حضرت عدی بن عمیرہ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ (ﷺ) کی بغل کی سفیدی نظر آتی تھی، پھر جب دائیں طرف چہرہ انور کر کے سلام پھیرتے تو آپ (ﷺ) کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور جب بائیں طرف رخ انور کر کے سلام پھیرتے تو بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی۔

۲ - بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ وَكَرَاهَةِ الْاِشَارَةِ بِالْيَدِ مَعَهٗ

سلام کو نہ کھینچنے اور سلام کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت کا بیان

۱٦۲۲/۷۵۲ - عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے۔

۱۶۲۳/۷۵۳ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِاَيْدِيْنَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اَلَا يَسْكُنُ اَحَدُكُمْ وَيُشِيْرُ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى صَاحِبِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ؟ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يُشِيْرُ اَحَدُنَا بِيَدِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ، اَلَا يَكْفِي اَحَدُكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں سے دائیں بائیں اشارہ کر کے کہتے: ''السلام علیکم''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں، کیا تم میں سے ہر کوئی سکون اختیار نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے، پھر وہ اپنے دائیں جانب والے اور بائیں جانب والے ساتھی کو سلام کرے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، جب ہم اپنی دائیں بائیں جانب سلام پھیرتے تو ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتے: ''السلام علیکم''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ نماز میں سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھائے رکھتے ہیں، کیا تم میں سے ہر ایک کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے، پھر اپنے دائیں جانب اور بائیں جانب (والے ساتھی کو) سلام کرے۔

۳ - بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ كَوْنِ السَّلَامِ فَرِيْضَةً وَالْاِجْتِزَاءِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

سلام کے فرض ہونے اور ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفاء کرنے کا بیان

۱۶۲۴/۷۵۴ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت (پاکیزگی) ہے، اس کی تحریم (افتتاح) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (ختم کرنا) سلام پھیرنا ہے۔

۱۶۲۵/۷۵۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ يُوْقِظُنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہے کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ جاتے، تشہد پڑھتے اور دعا مانگتے، پھر ہمیں جگانے کے لیے بلند آواز سے ''السلام علیکم'' کہتے ہوئے ایک طرف سلام پھیرتے۔

٤ - بَابُ مِقْدَارِ مَكْثِ الْاِمَامِ عَقْبَ الصَّلٰوةِ وَجَوَازِ انْحِرَافِهِ عَنِ الْيَمِيْنِ اَوِ الشِّمَالِ

نماز کے بعد امام کے ٹھہرنے کی مقدار اور امام کے دائیں بائیں پھرنے کا جواز

١٦٢٦/٧٥٦ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کے بعد صرف یہ کلمات پڑھنے کی مقدار بیٹھتے تھے: ''اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام''۔

١٦٢٧/٧٥٧ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ، عَنْ يَمِيْنِهِ كَانَ يَنْصَرِفُ اَوْ عَنْ يَسَارِهِ؟ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ حَيْثُ اَرَادَ، كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهِ (وَفِيْ لَفْظٍ) كَانَ عَامَّةُ مَا يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰى يَسَارِهِ اِلَى الْحُجُرَاتِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرٰى اِلَّا اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَكْثَرَ انْصِرَافِهِ لَعَلٰى يَسَارِهِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف پھرتے تھے یا بائیں طرف پھرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرف چاہتے پھر جاتے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز سے اکثر بائیں طرف اپنے حجرہ کی طرف پھرتے تھے، (اور ایک روایت میں ہے کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نماز سے عموماً بائیں جانب اپنے حجروں کی طرف پھرتے تھے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی طرف سے شیطان کے لیے (نماز میں سے) کوئی حصہ مقرر نہ کرے، وہ یہ نہ سوچنے لگے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دائیں طرف ہی پھرنا ضروری ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٦٢٨/٧٥٨ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَحَافِيًا وَمُنْتَعِلًا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَيَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَيَسَارِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، نعلین مبارک اتار کر اور نعلین پہن کر (ہر طرح) نماز پڑھتے تھے، (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دائیں اور بائیں (دونوں) طرف پھرتے تھے۔

١٦٢٩/٧٥٩ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا، وَرَاَيْتُهُ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائیں اور بائیں (دونوں) طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جوتا مبارک اتار کر اور جوتا مبارک پہن کر (دونوں طرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، اور میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٦٣٠/٧٦٠ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز

عَنْهُ قَالَ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهِ.

سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں پھرتے تھے۔

۵ - بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهِ عَقْبَ السَّلَامِ وَتَبَرُّكِ الصَّحَابَةِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام پھیرنے کے فوراً بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا اور صحابہ کرام کا نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے تبرک حاصل کرنا

۱۶۳۱/۷۶۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ أَوِ الْفَجْرِ، قَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ جَالِسًا أَوِ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ فَذَكَرَ قِصَّتَهُمَا قَالَ وَنَهَضَ النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَضْتُ مَعَهُمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَشَبُّ الرِّجَالِ وَأَجْلَدُهُ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَزْحَمُ النَّاسَ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا إِمَّا عَلٰى وَجْهِيْ أَوْ صَدْرِيْ، قَالَ فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَطْيَبَ وَلَا أَبْرَدَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِيْ فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيْحًا مِنَ الْمِسْكِ.

حضرت جابر بن یزید بن اسود (اپنے والد (یزید بن اسود)) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر بیٹھتے ہی پھر گئے اور اپنا رخ انور لوگوں کی طرف کر لیا، تو اچانک آپ (ﷺ) کی نظر لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں پر پڑی، جنہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، پھر راوی نے ان دو آدمیوں کا قصہ بیان کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ اٹھ کر گیا، درآں حالیکہ میں اس وقت سب لوگوں سے زیادہ جوان اور قوی تھا، پس میں لوگوں کو دھکیلتا رہا، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا تو میں نے آپ (ﷺ) کا دست مبارک پکڑا اور اسے اپنے چہرے اور سینے پر رکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ کسی چیز کو خوشبودار اور ٹھنڈا نہ پایا اور اس وقت آپ (ﷺ) مسجد خیف میں رونق افروز تھے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ پھر لوگ آپ (ﷺ) کا دست مبارک پکڑنے لگے اور اسے اپنے چہروں پر ملنے لگے تو میں نے بھی آپ (ﷺ) کا دست مبارک پکڑا اور اسے اپنے چہرے پر ملنے لگا تو میں نے وہ دست مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

۱۶۳۲/۷۶۲ - عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَكَانَ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو بطحاء (کے مقام) میں تشریف لائے، تو آپ (ﷺ) نے وضو کیا اور (سفر کی وجہ سے) ظہر کی دو رکعت نماز پڑھی اور عصر کی دو رکعت نماز پڑھی، درآں حالیکہ آپ (ﷺ) کے آگے نیزہ نصب تھا اور اس کے آگے سے

مِنْ وَرَائِهَا الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ ثُمَّ قَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَهُ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ يَدَهُ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْكِ.

گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں' پھر لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دست مبارک پکڑنے لگے اور اسے اپنے چہروں پر ملنے لگے' تو میں نے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دست مبارک پکڑا اور اسے اپنے چہرے پر رکھا' پس وہ (دست مبارک) برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

٦ - بَابُ مَكْثِ الْإِمَامِ بِالرِّجَالِ قَلِيْلًا لِيَخْرُجَ النِّسَاءُ وَالْفَصْلُ بَيْنَ الْفَرْضِ وَالنَّافِلَةِ بِخُرُوْجٍ أَوْ كَلَامٍ أَوِ انْتِقَالٍ

امام کا لوگوں کے ساتھ ٹھہرنا تاکہ عورتیں باہر چلی جائیں' نیز فرض نماز اور نفل نماز کے درمیان نکلنے' گفتگو کرنے یا منتقل ہونے سے فاصلہ رکھنا

١٦٣٣/٧٦٣ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ فِيْ مَكَانِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَتَ مَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے اور اپنے سلام پھیرنے سے فارغ ہو جاتے تو عورتیں اُٹھ جاتیں' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ پر تھوڑی دیر کے لیے رُک جاتے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عہد مبارک میں جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرض نماز سے سلام پھیرتے تو عورتیں اٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نمازی حضرات جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا ٹھہرے رہتے' پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے تو مرد حضرات بھی کھڑے ہو جاتے۔

١٦٣٤/٧٦٤ - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ (بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ) الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِيْ مُقَامِيْ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ، لَا تُوْصِلْ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ.

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ (بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما) کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ کی نماز پڑھی' جب آپ نے سلام پھیرا تو میں نے اسی جگہ اٹھ کر نماز پڑھی' پس جب آپ (اپنے گھر میں) داخل ہوئے تو آپ نے پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور فرمایا کہ جو عمل تم نے کیا ہے دوبارہ ایسا نہ کرنا' جب تم جمعہ کی نماز پڑھ چکو تو اس کے متصل دوسری نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک بات چیت نہ کر لو یا باہر نہ چلے جاؤ' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کا حکم دیا ہے کہ ایک نماز کے متصل دوسری نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ بات چیت نہ کر لو یا باہر نہ چلے جاؤ (یعنی دو نمازوں کے درمیان بات چیت یا باہر جانے کا فاصلہ ہونا چاہیے)۔

١٦٣٥/٧٦٥ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا صَلّٰى اَنْ يَتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ نماز پڑھ لے تو آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں جانب پھر جائے یا بائیں جانب پھر جائے۔

۷ - بَابُ فَضْلِ جُلُوْسِ الْمُصَلِّيْ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد نمازی کا اپنے مصلے پر بیٹھنے کی فضیلت

۱۶۳۶/۷۶۶ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَصَلٰوتُهُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَاِنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَصَلٰوتُهُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ فَقُلْتُ لَوْ قُمْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ كَانَ اَوْطَأُ لَكَ، فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ (وَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ).

حضرت ابو عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ نماز کے بعد اپنے مصلّی (جانماز) پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس پر صلوٰۃ (درود) پڑھتے ہیں، اور فرشتوں کا اس پر صلوٰۃ پڑھنا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس (بندہ) کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور جب وہ (بندہ) نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو فرشتے اس پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں، اور فرشتوں کا اس پر صلوٰۃ پڑھنا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، (اور انہی (عطاء بن سائب) سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی کے پاس گیا اور اس وقت وہ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کہا کہ اگر آپ اٹھ کر اپنے بستر پر چلے جاتے تو آپ کے لیے سہل اور درست ہوتا، تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے نماز فجر پڑھی، پھر وہ اپنے مصلّی (جانماز) پر بیٹھا رہا تو فرشتے اس کے لیے بخشش ورحمت کی دعا کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَذْكَارِ الْوَارِدَةِ عَقْبَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد منقول اذکار کا بیان

۱ - بَابُ الْاَدْعِيَةِ الْوَارِدَةِ مِنْ ذٰلِكَ

نماز کے بعد مانگی جانے والی دعائیں

۱۶۳۷/۷۶۷ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَرَّتَيْنِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے رب! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی رب ہے، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ابراہیم راوی نے دو مرتبہ کہا: اے ہمارے رب! اور ہر چیز کے رب! میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور

شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ، اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ.

تیرے رسول ہیں' اے ہمارے پروردگار! اور اے ہر چیز کے پروردگار! میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے ایک دوسرے کے بھائی ہیں' اے ہمارے پروردگار! اور ہر چیز کے پروردگار! مجھے اور میرے گھر والوں کو دنیا اور آخرت کے ہر لمحہ میں اپنی ذات کے لیے خالص کر دے' اے بڑی عظمت اور احسان فرمانے والے! میری دعا کو سن اور قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' سب سے بڑا ہے' وہ آسمانوں اور زمینوں کو (سورج' چاند اور ستاروں سے) روشن فرمانے والا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' سب سے بڑا ہے' مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے' وہی بہترین کارساز ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' سب سے بڑا ہے۔

۱٦٣٨/۷٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اُحِبُّكَ، قَالَ اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ) اَنْ تَقُوْلَ: (اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ) قَالَ وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَوْصٰى اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ.

حضرت صنابحی' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا' پھر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا: اے اللہ! اپنے ذکر' اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو اس کی وصیت کی' حضرت صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو وصیت کی اور حضرت ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو وصیت کی۔

۱٦٣٩/۷٦٩ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ؟ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ دعا مانگنے میں خوب کوشش کرو؟ یوں کہو: اے اللہ! اپنے شکر' اپنے ذکر اور اپنی اچھی عبادت پر ہماری مدد فرما۔

۱٦٤٠/۷۷۰ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ طَيِّبًا)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر جب سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم' واسع و پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

١٦٤١/٧٧١ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے: اے اللہ! میری وہ خطائیں معاف فرما جو میں آئندہ کروں گا' جو میں نے پہلے کیں' جو میں نے چھپ کر کیں اور جو میں نے اعلانیہ کیں اور جو میں نے زیادتیاں کیں' اوران خطاؤں کو معاف فرما جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے' تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

١٦٤٢/٧٧٢ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ الْكِنَانِيِّ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ تِلْكَ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن حسان کنانی کا بیان ہے کہ حضرت مسلم بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو لوگوں میں سے کسی سے بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہو: اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا' پس اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی (اور امن کا پروانہ) لکھ دے گا' اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو کسی شخص سے بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہو: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا' پس اگر تمہیں اسی رات موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے رہائی (اور امن کا پروانہ) لکھ دے گا۔

١٦٤٣/٧٧٣ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ نَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ صَلٰوتِنَا اَوْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوتِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں یہ کلمات سکھاتے تھے' جو ہم اپنی نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) اے اللہ! میں تجھ سے معاملات میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے ہدایت پر پختگی کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے تیری نعمت کے شکر اور تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے سلامت دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں' اور تجھ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور تجھ سے اس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کو تو جانتا ہے' اور میں اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے۔

٢ - بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

نمازوں کے فوراً بعد تسبیح' تحمید' تکبیر اور استغفار

عَقْبَ الصَّلَوَاتِ

کرنے کا بیان

۱۶۴۴/۷۷۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعِیْنَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، غُفِرَ لَهُ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس (۳۳) بار ''الحمد للّٰہ'' اور تینتیس (۳۳) بار ''اللّٰہ اکبر'' کہے گا، اور یہ ننانوے (۹۹) ہوئے، پھر سو (۱۰۰) پورا کرنے کے لیے یہ کہے گا: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وھو علٰی کل شئی قدیر'' تو اس کی خطائیں بخش دی جائیں گی، اگرچہ وہ (خطائیں) سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۶۴۵/۷۷۵ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالِهِمْ یَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، وَلَیْسَ لَنَا مَا نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَاتٍ اِذَا عَمِلْتَ بِهِنَّ اَدْرَكْتَ، مَنْ سَبَقَكَ وَلَا یَلْحَقُكَ اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ تُكَبِّرُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَتُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَتَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، (وَفِیْ لَفْظٍ) تُسَبِّحُ اللّٰهَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر وثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے مالوں کا صدقہ و خیرات کرتے ہیں جب کہ ہمارے پاس اتنا مال نہیں ہے جس سے ہم صدقہ و خیرات کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ جب تم ان پر عمل کرو گے تو اس شخص (کے اجر وثواب) کو حاصل کر لو گے جو تم پر سبقت لے گیا اور وہ تم سے نہ بڑھ سکے گا، ماسوا اس شخص کے جس نے تمہارے عمل جیسا عمل کیا، عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ''اللّٰہ اکبر''، تینتیس مرتبہ ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس مرتبہ ''الحمد للّٰہ'' کہو اور ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وھو علٰی کل شئی قدیر'' سے اس کو ختم کرو، (اور ایک روایت میں ہے کہ) ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' اور چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' کہتے تھے۔

۱۶۴۶/۷۷۶ - عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ فَاَتٰی رَجُلٌ فِی الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِیْلَ لَهُ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' اور چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' کہیں، پھر ایک انصاری کے پاس خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے انصاری آدمی سے پوچھا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ انصاری آدمی نے خواب ہی میں کہا: ہاں! اس نے کہا: تم اس کو پچیس، پچیس بار کر لو اور اس

الْأَنْصَارُ فِيْ مَنَامِهِ نَعَمْ، قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا.

میں تہلیل (لا الـه الا الـلّـه وحده......) بھی کرلو پس جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری آدمی) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور خواب والا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا بھی کرلیا کرو۔

۱٦٤٧/۷۷۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِمَا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ قَالُوْا وَمَا هُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَنْ تَحْمَدَ اللّٰهَ وَتُكَبِّرَهُ وَتُسَبِّحَهُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرًا عَشْرًا وَإِذَا أَتَيْتَ إِلٰى مَضْجَعِكَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَتَانِ بِاللِّسَانِ وَأَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةٍ سَيِّئَةٍ؟ قَالُوْا كَيْفَ مَنْ يَعْمَلُ بِهَا قَلِيْلٌ ؟ قَالَ يَجِيْءُ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ صَلٰوتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةَ كَذَا وَكَذَا فَلَا يَقُوْلُهَا وَيَأْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ فَلَا يَقُوْلُهَا قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کی حفاظت کرے گا، وہ اس کو جنت میں داخل کردیں گی اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے، لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی دو خصلتیں ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد دس، دس بار "الحمد للّٰه ، اللّٰه اکبر "اور" سبحان اللّٰه" کہنا، اور جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ "سبحان اللّٰه ، اللّٰه اکبر "اور" الحمد للّٰه" کہو، پس یہ کلمات زبان پر دو سو پچاس ہیں لیکن میزان میں دو ہزار پانچ سو ہوں گے، سو تم میں سے کون سا ایسا شخص ہے جو دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: (جب اتنا بڑا اجر اور عمل کرنا آسان ہے) تو ان کلمات پر عمل کرنے والے کس طرح بہت تھوڑے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس اس کی نماز میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے فلاں فلاں ضروری کام یاد دلاتا ہے، تو وہ یہ کلمات نہیں کہتا، اور آدمی جب سونے لگتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ جاتا ہے اور اسے سلا دیتا ہے، تو وہ یہ کلمات نہیں کہتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱٦٤٨/۷۷۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَطْلُبَانِ خَادِمًا مِنَ السَّبْيِ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا بَعْضَ الْعَمَلِ فَأَبٰى عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِيْ؟ قَالَا بَلٰى؟ فَقَالَ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيْهِنَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ تُسَبِّحَانِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے کچھ کاموں کی تخفیف کے لیے قیدی غلاموں میں سے ایک غلام مانگا، لیکن آپ (ﷺ) نے (غلام دینے سے) انکار کردیا، پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: وہ کلمات ہیں جو مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں، پس آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد دس بار "سبحان اللّٰه" کہو، دس بار "الحمد للّٰه" کہو اور دس بار

وَتَحْمَدَانِ عَشْرًا، وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا، وَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ فَقَالَ قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، نَعَمْ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.

''اللّٰہ اکبر'' کہو، اور جب تم اپنے بستروں پر آ ؤ تو تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' اور چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' کہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہیں تب سے میں نے ان کو نہیں چھوڑا، ابن کوّاء نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے (یہ کلمات) صِفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، میں نے (یہ کلمات) صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑے۔

۱۶۴۹/۷۷۹ - عَنْ أَبِي عُمَرَ الصِّينِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ قَالَ يَقُولُ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُقِيمٌ فَنُسَرِّحُ أَوْ ظَاعِنٌ فَنَعْلِفُ، قَالَ فَإِنْ قَالَ لَهُ ظَاعِنٌ قَالَ لَهُ مَا أَجِدُ لَكَ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ شَيْءٍ أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يَحُجُّونَ وَلَا نَحُجُّ، وَيُجَاهِدُونَ وَلَا نُجَاهِدُ، وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ جِئْتُمْ مِنْ أَفْضَلِ مَا يَجِيءُ بِهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ، أَنْ تُكَبِّرُوا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُوهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ نَزَلَ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُقِيمٌ فَنُسَرِّحُ أَمْ ظَاعِنٌ فَنَعْلِفُ؟ قَالَ بَلْ ظَاعِنٌ، قَالَ فَإِنِّي سَأُزَوِّدُكَ زَادًا لَوْ أَجِدُ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزَوَّدْتُكَ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نُصَلِّي وَيُصَلُّونَ وَنَصُومُ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ فَعَلْتَهُ لَمْ يَسْبِقْكَ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يُدْرِكْكَ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الَّذِي تَفْعَلُ، دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

حضرت ابوعمر صینی کا بیان ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو آپ اسے فرماتے: تم ٹھہرنا چاہتے ہو تو ہم تمہاری سواری کو چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں یا کوچ کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہاری سواری کو یہیں چارا ڈال دیتے ہیں، پس اگر وہ آپ سے کہتا کہ میں کوچ کرنے والا ہوں تو آپ اسے فرماتے کہ میں تمہارے لیے اس چیز سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا جس کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجروثواب (میں سبقت) لے گئے، وہ حج کرتے ہیں ہم حج نہیں کر سکتے، وہ جہاد کرتے ہیں ہم جہاد نہیں کر سکتے، اور وہ فلاں فلاں نیکیاں کرتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم نے اس چیز کو لے لیا (اس پر عمل کیا) تو جو اجروثواب مال داروں میں سے کوئی حاصل کرتا ہے، تمہیں اس سے افضل (و بہتر) اجروثواب حاصل ہوگا، (فرمایا:) تم ہر نماز کے بعد چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر''، تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ'' اور تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' پڑھا کرو، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص (مہمان) آیا تو حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے اسے فرمایا: تم ٹھہرنا چاہتے ہو تو ہم تمہاری سواری کو چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں یا کوچ کرنے کا ارادہ ہے تو ہم تمہاری سواری کو یہیں چارا ڈال دیتے ہیں؟ اس نے کہا: بلکہ میں کوچ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسا زادِ راہ (سفر خرچ) دے رہا ہوں کہ اگر میں اس سے بہتر کوئی زادِ راہ پاتا تو میں تمہیں وہی زادِ راہ دیتا، (وہ سب سے بہتر زادِ راہ یہ ہے کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مال دار لوگ دنیا اور آخرت (میں سبقت) لے گئے، ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز

41 تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً، وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً.

پڑھتے ہیں، ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی روزے رکھتے ہیں، اور وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں جب کہ ہم صدقہ وخیرات نہیں کر سکتے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم نے اس پر عمل کرلیا تو نہ تو تم سے پہلے کسی نے تم پر سبقت حاصل کی ہوگی اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی تم سے بڑھ سکے گا، ماسوا اس شخص کے جس نے تمہارے عمل کی طرح عمل کیا، (وہ چیز یہ ہے کہ) تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ''، تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' اور چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' کہا کرو۔

٧٨٠/١٦٥٠ - عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

حضرت ثوبان، جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں، کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے، پھر کہتے: ''اللھم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام''۔

٣ - بَابُ جَامِعٍ لِاَذْكَارٍ وَتَعَوُّذَاتٍ وَاَدْعِيَةٍ وَقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوَرٍ عَقْبَ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کے فوراً بعد جامع اذکار، تعوذات، دعاؤں اور بعض سورتیں پڑھنے کا بیان

٧٨١/١٦٥١ - عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهُ مَرَّ بِوَالِدِهِ وَهُوَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْهُ وَكُنْتُ اَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ فَمَرَّ بِيْ وَاَنَا اَدْعُوْ بِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اَنّٰى عَقَلْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ يَا اَبَتَاهُ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ، قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت مسلم بن ابوبکرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کہتے تھے: اے اللہ! میں کفر سے، تنگ دستی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ اپنے والد کے پاس سے گزرے اور اس وقت وہ دعا میں یہ کلمات کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں کفر سے، تنگ دستی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت مسلم کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات ان سے (یعنی اپنے والد سے) سیکھ لیے، اور میں ہر نماز کے بعد انہی کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتا تھا، پس ایک مرتبہ میرے والد میرے پاس سے گزرے اور میں انہی کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! یہ کلمات تم نے کہاں سے سیکھے ہیں؟ عرض کیا: ابا جان! میں نے ہر نماز کے بعد آپ کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے سنا تو میں نے یہ کلمات آپ سے یاد کر لیے، انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! ان کلمات کو محفوظ رکھنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد

41

انہی کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔

۱۶۵۲/۷۸۲ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری معافی کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت کے سبب تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف اس طرح نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۱۶۵۳/۷۸۳ - عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَفَرَغَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ) (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (الحديث) وَفِيْ اٰخِرِهِ قَالَ وَرَّادٌ ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمُوْهُ.

حضرت ورّاد، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب ہیں، کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہتے تھے: ''لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذالجد منك الجد'' (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور تیرے مقابلہ میں کسی غنی کو غنا نفع نہیں دے سکتا) (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میری طرف کوئی ایسی چیز لکھ کر بھیجیں جسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے: ''لا اله الا الله...... الى اخره''۔ (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبدہ بن ابی لبابہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام حضرت ورّاد نے انہیں بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، اور ان کا یہ خط ورّاد نے لکھا تھا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پھیرنے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا: ''لا اله الا الله...... الى اخره''۔ حضرت ورّاد کا بیان ہے کہ پھر میں اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو میں نے آپ کو منبر پر سنا کہ آپ لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دے رہے تھے اور انہیں یہ کلمات سکھا رہے تھے۔

۱۶۵۴/۷۸۴ - عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کہتے: ''اللهم انت السلام ومنك

كَانَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام'' (ترجمہ: اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے' تیری ذات بابرکت ہے' اے عظمت والے اور احسان فرمانے والے!)۔

۱۶۵۵/۷۸۵ - عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَوِ الصَّلَوَاتِ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ' وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ' اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (فَذَكَرَ نَحْوَهُ' وَفِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ (الحديث) قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' آپ بیان کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سلام پھیرنے کے بعد یہ کہتے تھے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الٰہ الا اللّٰہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون'' (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد یہ کہتے تھے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' (پھر اسی طرح بیان کیا' البتہ اس میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کے بعد ہے) ''لا الٰہ الا اللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ...... الحدیث'' اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمات ہر نماز کے بعد بلند آواز سے کہتے تھے۔

۱۶۵۶/۷۸۶ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ (الْاَشْعَرِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ' بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ' عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ يُدْرِكُهُ إِلَّا الشِّرْكُ' فَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ.

حضرت عبدالرحمن بن غنم (اشعری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور صبح کی نماز کے بعد اپنی نماز کی جگہ سے پھرنے اور تشہد کی ہیئت تبدیل کرنے سے پہلے دس بار یہ کلمات کہے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر'' تو اس کے لیے ہر ایک (بار) کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی' اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے' اور یہ (کلمات اس کے لیے) ہر ناپسندیدہ چیز اور شیطان مردود سے امن و حفاظت کا باعث ہوں گے' اور سوائے شرک کے کوئی گناہ اسے چھو بھی نہیں سکے گا' اور وہ لوگوں سے عمل کے اعتبار سے افضل ہوگا' البتہ جو شخص اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہے گا' وہ اس سے افضل ہوگا۔

١٦٥٧/٧٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنِيْ شَهْرٌ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ زَعَمَتْ اَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَ تْ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِيْ اِلَيْهِ الْخِدْمَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ مَجِلَتْ يَدِيْ مِنَ الرَّحٰى اَطْحَنُ مَرَّةً وَاَعْجَنُ مَرَّةً، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْزُقْكِ اللّٰهُ شَيْئًا يَاْتِكِ، وَسَادُلُّكِ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ اِذَا لَزِمْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرِيْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَاحْمَدِيْ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَذٰلِكَ مِائَةٌ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنَ الْخَادِمِ، وَاِذَا صَلَّيْتِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقُوْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَكْتُبُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَتَحُطُّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَكُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَلَا يَحِلُّ لِذَنْبٍ كُسِبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الشِّرْكُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَهُوَ حَرَسُكِ مَا بَيْنَ اَنْ تَقُوْلِيْهِ غُدْوَةً اِلٰى اَنْ تَقُوْلِيْهِ عَشِيَّةً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَمِنْ كُلِّ سُوْءٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کام کی مشقت کی شکایت لے کر آئیں، عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! چکی پیسنے اور آٹا گوندھنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز (کوئی غلام) عطا فرمائے گا تو وہ تمہارے پاس پہنچ جائے گا، اور کیا میں تم اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، (وہ یہ ہے کہ) جب اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ'' تینتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' اور چونتیس بار ''الحمد للّٰہ'' کہہ لیا کرو، یہ کلمات پورے سو جائیں گے، تو یہ کلمات تمہارے لیے خادم سے بہتر ہیں، اور جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو دس مرتبہ صبح کی نماز کے بعد اور دس مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات کہو: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر'' تو ان میں سے ہر ایک (بار) کے بدلا میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ہر ایک کے بدلا میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس دن شرک کے سوا کوئی گناہ چھو بھی نہیں سکے گا، اور جب تم صبح وشام یہ کلمات ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ'' کہو گی تو صبح سے لے کر شام اور شام سے صبح تک یہ کلمات ہر شیطان سے اور ہر بُرائی سے تمہاری حفاظت کریں گے۔

١٦٥٨/٧٨٨ - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ كَعَدْلِ اَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس بار یہ کلمات پڑھے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر'' تو اسے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اور اس کے لیے ان کلمات کے بدلا میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے، اور اس کے لیے یہ کلمات شام تک شیطان سے حفاظت کا باعث ہوں گے، اور جو شخص ان

عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ.

کلمات کو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے گا تو اسے بھی اسی کے مثل ملے گا۔

۱۶۵۹/۷۸۹ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'') پڑھنے کا حکم دیا۔

٤ - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ عَقَبَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز سے فراغت کے فوراً بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا بیان

۱۶۶۰/۷۹۰ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوگ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے ذکر کرتے تھے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میں اس (ذکر کی آواز) کو سنتا تو میں جان لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

۱۶۶۱/۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ، قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لَهُ حَدَّثْتَنِيْ؟ قَالَ لَا، مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ.

حضرت عمرو (بن دینار)، حضرت ابومعبد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو صرف تکبیر (اللہ اکبر کی آواز) سے پہچانتا تھا۔ حضرت عمرو (بن دینار) کہتے ہیں کہ میں نے ابومعبد سے پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی تھی (حالانکہ انہوں نے بیان کی تھی، تو ابومعبد کا یہ انکار نسیان پر محمول ہوگا)۔

اَبْوَابُ مَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَمَا يُكْرَهُ فِيْهَا وَمَا يُبَاحُ

ان اُمور کا بیان جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے، جو اس میں مکروہ ہیں اور جو مباح ہیں

١ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو کرنے کی ممانعت

۱۶۶۲/۷۹۲ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَاجَةِ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں (ابتداء میں) ہر شخص نماز کے دوران ضرورت کے وقت اپنے ساتھی سے بات کر لیا کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''وقوموا للّٰه قانتین'' (اور تم اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے (خاموش ہو

قَانِتِيْنَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

کر) قیام کیا کرو) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۱۶۶۳/۷۹۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي (بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيُرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كُنَّا بِمَكَّةَ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبْشَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ اَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ حَتّٰى قَضَوُا الصَّلٰوةَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ فِيْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ، وَاِنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ لَا نَتَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا کرتے تھے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں سلام کا جواب دیتے تھے' پس جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (حالت نماز میں) سلام کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم (پہلے) آپ کو حالت نماز میں سلام کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز میں کلام نہ کرو' اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ رہو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ سرزمین حبشہ میں جانے سے پہلے جب ہم مکہ میں تھے تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حالت نماز میں) سلام کیا کرتے تھے' پس جب ہم ملک حبشہ سے لوٹے تو ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (حالت نماز میں) سلام کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام کا جواب نہیں دیا' تو مجھے نزدیک و دور کی فکر لاحق ہوگئی' یہاں تک کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے نیا حکم دے دیتا ہے' اور اس وقت جو اس نے نیا حکم دیا ہے' وہ یہ ہے کہ ہم نماز میں کوئی بات نہ کریں۔

۱۶۶۴/۷۹۴ - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ ؟ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ، لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ، قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری تو میں نے کہا: ''یرحمك الله'' تو لوگ مجھے گھورنے لگے' میں نے کہا: میری ماں مجھ پر روئے' تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ تو لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیئے' پس جب میں نے سمجھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے (تو مجھے بلایا)' میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان ہوں' میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بہتر تعلیم دینے والا نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد دیکھا' اللہ کی قسم! نہ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے ڈانٹا' نہ مجھے برا بھلا کہا اور نہ ہی مجھے مارا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنی چاہیے' نماز

يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوْهُمْ، قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذٰلِكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا (فَذَكَرَ قِصَّتَهَا).

میں صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے" او کما قال رسول اللہ ﷺ" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت سے ابھی ابھی نکلے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں دولت اسلام سے سرفراز فرمایا ہے، ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (علم غیب کا دعویٰ کرنے والوں) کے پاس جاتے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم ان کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا: ہم میں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ ان کی من گھڑت بات ہے جو انہیں کسی کام سے نہ روک سکے گی، میں نے عرض کیا: ہم میں سے بعض لوگ زائچہ بناتے ہیں (علم رمل میں مشغول ہیں)، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ایک نبی زائچہ بنایا کرتے تھے، پس جس شخص کا زائچہ اس (نبی) کے (زائچہ کے) مطابق ہو تو وہ صحیح ہے، حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو بکریاں چرایا کرتی تھی (پھر انہوں نے اس کا قصہ بیان کیا اور اس کا پورا قصہ غلام کو مارنے کے بیان میں آئے گا)۔

٢ - بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ

جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

١٦٦٥/٧٩٥ - ز عَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِلَّا الْحَدَثُ، لَا أَسْتَحْيِيكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِي مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ وَالْحَدَثُ أَنْ يَفْسُوَ أَوْ يَضْرِطَ.

حضرت حصین مزنی کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو صرف حدث ہی توڑتا ہے، میں تم سے ان چیزوں (احکام شرعیہ کی تبلیغ) سے حیاء نہیں کرتا جن چیزوں (احکام شرعیہ کی تبلیغ) سے رسول اللہ ﷺ حیاء نہیں فرماتے تھے، اور ہوا کا بے آواز یا آواز کے ساتھ خارج ہونا حدث ہے۔

١٦٦٦/٧٩٦ - عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ ابْنُ أَخِي سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت، گدھا اور کالا کتا اس کی نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: کالے کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ لال کتے سے کیوں نہیں ٹوٹتی؟ فرمایا: اے بھتیجے! جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

١٦٦٧/٧٩٧ - عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ إِلَّا الْحِمَارُ وَالْكَافِرُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ قُرِنَّا بِدَوَابِّ سُوْءٍ.

حضرت راشد بن سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو گدھا، کافر، کتا اور عورت کے سوا کوئی چیز نہیں توڑتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بُرے جانوروں سے ملا دیا گیا۔

١٦٦٨/٧٩٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ الْحَائِضُ) وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: حائضہ عورت)، گدھا اور کتا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

١٦٦٩/٧٩٩ - عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بَلَغَهَا أَنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الصَّلٰوةَ يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، قَالَتْ أَلَا أَرَاهُمْ قَدْ عَدَلُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ رُبَّمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ السَّرِيْرِ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِيْ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ يَعْنِيْ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ.

حضرت اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ لوگ کہتے ہیں کہ کتے، گدھے اور عورت (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان لوگوں نے بغیر سوچے سمجھے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا ہے، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی، مجھے کوئی ضروری کام ہوتا تو میں اپنا چہرہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے کرنے کو ناپسند کرتے ہوئے چارپائی کی پائنتی کی جانب سے کھسک جاتی تھی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے جیسے بُرے جانوروں کے برابر کر دیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا درآں حالیکہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے لیٹی ہوئی تھی، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو میرا پیر دبا دیتے، میں پیروں کو اپنی طرف کھینچ لیتی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ کرتے۔

١٦٧٠/٨٠٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ (نمازی کے آگے سے) کتے اور حائضہ عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

١٦٧١/٨٠١ - عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت، کتے اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

٣ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَقْصِ الشَّعْرِ وَالْعَبَثِ بِالْحَصٰى وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بالوں کو باندھنے، کنکریوں سے کھیلنے و ہٹانے اور پھونک مارنے کا بیان

١٦٧٢/٨٠٢ - عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ وَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ ؟ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ.

حضرت کریب کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا، تو حضرت ابن عباس ان کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے اور وہ (عبداللہ بن حارث) اطمینان سے کھڑے رہے، کوئی حرکت نہ کی، پھر وہ (نماز سے فارغ ہو کر) ابن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمہیں میرے سر سے کیا واسطہ؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

١٦٧٣/٨٠٣ - عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَشَعْرُهُ مَعْقُوْصٌ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے بالوں کا جوڑا بندھا ہوا ہو۔

١٦٧٤/٨٠٤ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَلَبْتُ الْحَصٰى، فَقَالَ لَا تَقْلِبِ الْحَصٰى فَاِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلٰكِنْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، كَانَ يُحَرِّكُهُ هٰكَذَا، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَسْحَةً.

حضرت علی بن عبد الرحمٰن معاوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو کی طرف نماز پڑھی تو میں (حالت نماز میں) کنکریاں ہٹانے لگا، تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کنکریاں نہ ہٹایا کرو کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے، لیکن تم اس طرح کرو جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کنکریوں کو اس طرح حرکت دیتے تھے۔ ابو عبداللہ (امام احمد) نے کہا کہ (''کان یحرکه هکذا'' سے) حضرت ابن عمر کی مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کنکریوں وغیرہ کو) صرف ایک بار ہٹاتے تھے۔

١٦٧٥/٨٠٥ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَلَا يُحَرِّكِ الْحَصٰى، اَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصٰى.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو (دورانِ نماز) وہ کنکریوں کو نہ ہٹائے، کیونکہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ) نہ تو وہ کنکریوں کو ہلائے اور نہ ہی کنکریوں کو چھوئے۔

۱۶۷۶/۸۰۶ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فَقَالَ وَاحِدَةً وَلَئِنْ تُمْسِكْ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدَقَةِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) فَإِنْ غَلَبَ أَحَدُكُمُ الشَّيْطَانُ فَلْيَمْسَحْ مَسْحَةً وَاحِدَةً.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (دورانِ نماز) کنکریوں کو ہٹانے کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ (اگر کنکریاں ہٹانا ضروری ہوتو) صرف ایک بار ہٹاؤ' اور اگر تم کنکریاں ہٹانے سے باز رہے تو یہ (کنکریاں نہ ہٹانے کا عمل) تمہارے لیے سیاہ آنکھوں والے سو اونٹوں سے بہتر ہے' (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) اور اگر تم میں سے کسی پر شیطان غالب آ جائے تو وہ صرف ایک بار ہٹائے۔

۱۶۷۷/۸۰۷ - عَنْ مُعَيْقِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحُ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصٰى فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً.

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (نماز میں) سجدہ گاہ سے کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تمہیں اس کے بغیر چارہ نہ ہوتو صرف ایک بار ہٹاؤ' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ گاہ سے مٹی برابر کرنے والے شخص سے فرمایا: اگر تمہیں اس کے بغیر چارہ نہ ہوتو صرف ایک بار ایسا کرلیا کرو۔

۱۶۷۸/۸۰۸ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِيْ كَفِّيْ لِتَبْرُدَ حَتّٰى أَسْجُدَ عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَأَجْعَلُهَا فِيْ يَدِي الْأُخْرٰى حَتّٰى تَبْرُدَ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھا کرتا تو میں ایک مٹھی کنکریاں لے لیتا تا کہ وہ میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو جائیں اور سخت گرمی کے باعث میں ان پر سجدہ کر سکوں' (اور ایک روایت میں ہے کہ) میں ان (کنکریوں) کو اپنے دوسرے ہاتھ میں رکھ لیتا تا کہ سخت گرمی کے باعث وہ ٹھنڈی ہو جائیں۔

۱۶۷۹/۸۰۹ - عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ أَخٍ لَهَا فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهَا رَكْعَتَيْنِ' فَلَمَّا سَجَدَ نَفَخَ التُّرَابَ فَقَالَتْ لَهُ أُمُّ سَلَمَةَ ابْنَ أَخِيْ لَا تَنْفُخْ' فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَسَارٌ وَنَفَخَ تَرِّبْ وَجْهَكَ لِلّٰهِ.

حضرت ابو صالح کا بیان ہے کہ میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ان کا بھتیجا آیا اور اس نے ان کے گھر میں دو رکعت نماز پڑھی' پس جب اس نے سجدہ کیا تو (سجدہ گاہ کی) مٹی پر پھونک ماری (تا کہ پیشانی اور ناک خاک آلود نہ ہوں) تو حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے اسے فرمایا: اے بھتیجے! پھونک نہ مارو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک یسار نامی غلام تھا اور اس نے (حالت سجدہ میں سجدہ گاہ پر) پھونک ماری تو میں نے سنا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

۱۶۸۰/۸۱۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَصِفُ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ) وَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي الْاَرْضِ وَيَبْكِيْ وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَجَعَلَ يَقُوْلُ رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ، رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُنَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ "الحديث".

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سورج گرہن کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا:) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوسری رکعت میں حالت سجدہ میں زمین پر پھونک مارنے لگے اور رونے لگے اور کہنے لگے: اے میرے پروردگار! تو ان کو عذاب کیوں دیتا ہے جب کہ میں ان میں موجود ہوں، اے میرے پروردگار! تو ہمیں عذاب کیوں دیتا ہے حالانکہ ہم تجھ سے مغفرت طلب کر رہے ہیں، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

٤ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّحْكِ وَالْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَفْقِيعِ الْاَصَابِعِ وَتَشْبِيكِهَا

نماز میں ہنسنے، اِدھر اُدھر دیکھنے، انگلیاں چٹخانے اور انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنے کا بیان

۱۶۸۱/۸۱۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ وَنَهَانِيْ عَنْ ثَلَاثٍ، اَوْصَانِيْ بِالْوَتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، قَالَ وَنَهَانِيْ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ وَاِقْعَاءٍ كَاِقْعَاءِ الْقِرْدِ، وَنَقْرٍ كَنَقْرِ الدِّيْكِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ، وَفِيْهِ وَنَهَانِيْ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ، وَاِقْعَاءٍ كَاِقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے خلیل (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین چیزوں سے منع فرمایا: سونے سے پہلے وتر پڑھنے، ہر ماہ تین روزے رکھنے اور دو رکعت نماز چاشت پڑھنے کا حکم دیا، اور (حالت نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنے، بندر کی طرح بیٹھنے اور مرغ کی طرح ٹھونگے مارنے سے منع فرمایا، (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے مرغ کی طرح ٹھونگے مارنے، کتے کی طرح بیٹھنے اور لومڑی کی طرح اِدھر اُدھر دیکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۲/۸۱۲ - عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الضَّاحِكُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْمُلْتَفِتُ وَالْمُقَقِّعُ اَصَابِعَهُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت معاذ (بن انس جہنی) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میں ہنسنے والا، اِدھر اُدھر دیکھنے والا اور اپنی انگلیاں چٹخانے والا (یہ تینوں کراہت میں) ایک جیسے ہیں۔

۱۶۸۳/۸۱۳ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنی نماز میں جب تک اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا، اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ بندے پر رہتی ہے، پس جب وہ (بندہ) اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

۱۶۸۴/۸۱۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَفُّتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ جھپٹا مار کر چھیننا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے جھپٹا مار کر چھین لیتا

اِلشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ.

ہے۔

۱۶۸۵/۸۱۵ - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَالْاِلْتِفَاتُ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِلْمُلْتَفِتِ، فَاِنْ غُلِبْتُمْ فِي التَّطَوُّعِ فَلَا تُغْلَبُنَّ فِي الْفَرَائِضِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! (نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچو، کیونکہ اِدھر اُدھر دیکھنے والے کی نماز (کامل) نہیں ہوتی، پس اگر تم پر نفل نماز (شیطان کا) غلبہ ہو جائے تو فرض نماز میں تم پر (شیطان کا) غلبہ نہ ہونے پائے۔

۱۶۸۶/۸۱۶ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ شَبَّكْتُ بَيْنَ اَصَابِعِي فَقَالَ لِيْ يَا كَعْبُ اِذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاَنْتَ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتَ الصَّلٰوةَ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈال رکھی تھیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں ہو تو اپنی انگلیاں ایک دوسری میں نہ ڈالا کرو، کیونکہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم نماز ہی میں شمار ہو گے۔

۱۶۸۷/۸۱۷ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ اِلَّا كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلٰوتَهُ وَلَا يُخَالِفُ اَحَدُكُمْ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے، پھر وہ (اپنے گھر سے) نماز پڑھنے کے ہی ارادہ سے نکلتا ہے تو وہ جب تک اپنی نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا، اس وقت تک وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی شخص نماز میں اپنی انگلیاں ایک دوسری میں نہ ڈالے۔

۵ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْبَصَرِ وَالْاِشَارَةِ بِالْيَدِ وَاتِّخَاذِ مَكَانٍ مَخْصُوْصٍ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ

نماز میں نگاہ اٹھانے، ہاتھ سے اشارہ کرنے اور نماز کے لیے جگہ مخصوص کرنے کا بیان

۱۶۸۸/۸۱۸ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ وَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی نماز میں آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس بارے میں سختی کے ساتھ فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی سلب کر لی جائے گی۔

۱۶۸۹/۸۱۹ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۹۰/۸۲۰ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں ہو تو وہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ.

دیکھے تاکہ اس کی بینائی سلب نہ ہو جائے۔

۱۶۹۱/۸۲۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِ بَصَرُهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز میں اپنا سر اٹھائے (یعنی آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائے) تو کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اس کی بینائی واپس ہی نہ آئے۔

۱۶۹۲/۸۲۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ قَدْ رَفَعُوْهَا كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے درآں حالیکہ لوگ الگ الگ حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ (حلقوں میں بیٹھے) دیکھ رہا ہوں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں کو ہاتھ اٹھائے (رفع یدین کرتے) ہوئے دیکھا' تو فرمایا: ان لوگوں نے اپنے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اٹھائے ہوئے ہیں۔

۱۶۹۳/۸۲۳ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فِي الصَّلٰوةِ عَنْ ثَلَاثٍ، نَقْرِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمُقَامَ الْوَاحِدَ كَإِيْطَانِ الْبَعِيْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ثَلَاثٍ، عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَعَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ مُقَامَهُ فِي الصَّلٰوةِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں تین چیزوں سے منع فرمایا: کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے' درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے اور اونٹ کی طرح ایک ہی جگہ مقرر کرنے سے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا: کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے' (سجدوں میں) درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے اور نماز کے لیے اونٹ کی طرح ایک ہی جگہ مقرر کرنے سے۔

٦ - بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَاقِنٌ وَبَحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَبِمُدَافَعَةِ النُّعَاسِ

جب بول و براز کی حاجت ہو یا کھانا موجود ہو یا اونگھ آ رہی ہو' اُس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۶۹٤/۸۲٤ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ حَجَّ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ، فَاَقَامَ يَوْمًا الصَّلٰوةَ وَقَالَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ

حضرت ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو وہ اذان اور اقامت کہہ کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' پس آپ نے ایک دن نماز کی اقامت کہی اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک ہلکا پھلکا ہو کر نماز پڑھے' کیونکہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَذْهَبْ اِلَى الْخَلَاءِ.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص (قضائے حاجت کے لیے) بیت الخلاء جانا چاہے درآں حالیکہ اقامت کہی جا چکی ہو تو وہ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء چلا جائے۔

۱۶۹۵/۸۲۵ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا يَاْتِ اَحَدُكُمْ الصَّلٰوةَ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يَدْخُلْ بَيْتًا اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا يَؤُمَّنَّ اِمَامٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بول و براز کو روکے ہوئے نماز پڑھنے نہ آئے، اور نہ کوئی شخص اجازت لیے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہو اور نہ ہی ایسا امام لوگوں کی امامت کرے جو دعا میں اپنے آپ کو خاص کرے، لوگوں کو چھوڑ دے (یعنی صرف اپنے لیے دعا کرے، لوگوں کے لیے نہ کرے)۔

۱۶۹۶/۸۲۶ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَلِّیْ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا موجود ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھو اور نہ ہی اس وقت نماز پڑھو جب بول و براز دفع کرنے کی حاجت ہو۔

۱۶۹۷/۸۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعِشَاءِ، وَ قَالَ وَكِيْعٌ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَالْعَشَاءُ، وَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب شام کا کھانا موجود ہو اور نماز کی اقامت کہی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ، حضرت وکیع نے کہا: جب نماز کا وقت ہو اور شام کا کھانا تیار ہو، اور ابن عیینہ نے کہا کہ جب شام کا کھانا رکھ دیا جائے۔

۱۶۹۸/۸۲۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّهُ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اس سے نیند جاتی رہے، کیونکہ جب کسی شخص کو دورانِ نماز اونگھ آئے گی تو ممکن ہے کہ (اپنے لیے) بخشش کی دعا مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔

۱۶۹۹/۸۲۹ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقُوْلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو دورانِ نماز اونگھ آئے تو وہ سلام پھیر کر سو جائے یہاں تک کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے، اسے سمجھنے لگے۔

۷- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِالْاِشْتِمَالِ

ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھنا، نماز میں کپڑا لٹکانا اور چادر

وَالسَّدْلِ وَالْإِسْبَالِ (وَفِيْ ثَوْبٍ لَهُ اَعْلَامٌ وَفِيْ مَلَاحِفِ النِّسَاءِ)

زمین پر لٹکانا مکروہ ہے (نقش ونگار والے کپڑے اور عورتوں کے لحاف میں نماز پڑھنے کا حکم)

۱۷۰۰/۸۳۰ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ الْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی بیع کرنے سے منع فرمایا' دو قسم کی بیع یہ ہے: ملامسہ اور منابذہ' اور دو قسم کا لباس یہ ہے: ایک کپڑا اصماء کے طور پر پہننا' اور ایک کپڑے میں اس طرح گوٹ مار کر بیٹھنا کہ اس کی شرمگاہ پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

نوٹ: بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کی تعریف اور اس کا بیان کتاب البیوع میں آئے گا۔

۱۷۰۱/۸۳۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) سے منع فرمایا۔

ف: سدل یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں کپڑا (رومال' مفلر' چادر وغیرہ) گلے میں اس طرح ڈالے یا سر پر اس طرح رکھے کہ اس کے دونوں سرے لٹک رہے ہوں' اور نماز میں یہ عمل مکروہ ہے' اور اگر کپڑے کے دونوں سروں میں سے ایک سرا کاندھے پر ڈال لیا یا دونوں سروں کو ایک دوسرے میں ڈال لیا یہ سدل نہ ہوگا' اس طرح نماز مکروہ نہ ہوگی۔

۱۷۰۲/۸۳۲ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ اِذْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ، قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ، قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ (لَهُ رَجُلٌ) مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ مَا لَكَ اَمَرْتَهُ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ سَكَتَّ؟ قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهُ.

حضرت عطاء بن یسار' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ ایک شخص اپنی چادر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ اور وضو کرو' وہ چلا گیا اور وضو کیا' پھر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ اور وضو کرو' وہ چلا گیا اور وضوء کر کے پھر آ گیا' پس ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا' اس نے وضو کیا' پھر آپ نے اس کا سبب بھی بیان نہیں کیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ شخص چادر (زمین پر) لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا' اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اپنی چادر لٹکائے ہوئے ہو (کیونکہ یہ عمل خشوع وخضوع اور تواضع کے منافی ہے)۔

۱۷۰۳/۸۳۳ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُهَا اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس پر نقوش تھے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اس چادر کے نقوش نے میرے کمال حضور میں خلل ڈال دیا' یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے اس کی سادہ چادر لا

قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةٌ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ اَنْبِجَانِيَّةً لَهُ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْخَمِيْصَةَ هِيَ خَيْرٌ مِنَ الْاَنْبِجَانِيَّةِ، قَالَتْ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ.

کردو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ایسی چادر تھی جس پر نقوش تھے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور ان سے سادہ چادر لے لی، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ (نقشین) چادر سادہ چادر سے بہتر ہے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نماز میں میری نظر اس کے نقوش پر پڑتی تھی۔

١٧٠٤/٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَلَاحِفِ النِّسَاءِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِيْ اِمَّا قَالَ كَثِيْرٌ وَاِمَّا قَالَ عَبْدُ رَبِّهٖ شَكَّ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ صُوْفٍ لِعَائِشَةَ عَلَيْهَا بَعْضُهٗ وَعَلَيْهِ بَعْضُهٗ.

حضرت ابن سیرین کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے لحاف میں نماز پڑھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت ابوعیاض، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی، درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم اطہر پر حضرت عائشہ کی سُوتی چادر تھی، جس کا کچھ حصہ حضرت عائشہ پر تھا اور کچھ حصہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تھا۔

٨ - بَابُ نَهْيِ الْمُصَلِّيْ عَنِ التَّنَخُّمِ جِهَةَ الْاِمَامِ اَوْ لِيَمِيْنٍ اَوْ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سامنے یا دائیں طرف تھوکنے اور نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

١٧٠٥/٨٣٥ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَحَكَّهَا اَوْ قَالَ فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ اَحَدِكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم (تھوک) دیکھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اٹھ کر اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان پر غصہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز میں اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

١٧٠٦/٨٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا يَتْفُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَلَا يَتْفُلْ اَمَامَهٗ وَلَا عَنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کررہا ہوتا ہے، سو تم میں کوئی شخص اپنی دائیں طرف نہ تھوکے۔ ابن جعفر نے کہا کہ وہ اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے، لیکن وہ اپنی بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوکے۔

يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ.

١٧٠٧/٨٣٧ - عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِى الْقِبْلَةِ قَالَ يَقُوْلُ مَرَّةً فَحَتَّهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ قُمْتُ فَحَتَّيْتُهَا ثُمَّ قَالَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا كَانَ فِىْ صَلٰوتِهٖ اَنْ يَتَنَخَّعَ فِىْ وَجْهِهٖ اَوْ يُبْزَقَ فِىْ وَجْهِهٖ؟ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا.

حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ کی جانب (مسجد میں) تھوک دیکھا' راوی (ابورافع) نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (تھوک) کو کھرچ دیا' پھر کہا کہ میں نے اٹھ کر اسے کھرچ دیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ نماز میں ہو اور اس کے سامنے بلغم ڈالی جائے یا اس کے سامنے تھوکا جائے' جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو وہ نہ تو اپنے سامنے تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے' لیکن وہ اپنی بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوکے' اور اگر (بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک ڈالنا) ممکن نہ ہو تو وہ اپنے کپڑے میں مَل دے۔

١٧٠٨/٨٣٨ - عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِىِّ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا اُصَلِّىْ اِلَى الْبَيْتِ وَشَيْخٌ اِلٰى جَانِبِىْ فَاَطَلْتُ الصَّلٰوةَ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى خَصْرِىْ فَضَرَبَ الشَّيْخُ صَدْرِىْ بِيَدِهٖ ضَرْبَةً لَا يَاْلُوْ فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ مَارَابَهٗ مِنِّىْ فَاَسْرَعْتُ الْاِنْصِرَافَ فَاِذَا غُلَامٌ خَلْفَهٗ قَاعِدٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ فَقَالَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى انْصَرَفَ فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّىْ؟ قَالَ اَنْتَ هُوَ؟ قُلْتُ نَعَمْ' قَالَ ذَاكَ الصَّلْبُ فِى الصَّلٰوةِ' وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ.

حضرت زیاد بن صبیح حنفی کا بیان ہے کہ میں بیت اللہ کے پاس کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب کہ ایک بزرگ میرے پہلو کی جانب (نماز پڑھ رہے) تھے' پس میں نے نماز لمبی کر دی اور اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھ لیا' تو اس بزرگ نے اپنا ہاتھ پورے زور سے میرے سینے پر مارا' میں نے دل میں کہا کہ میری کون سی بات ان کو بُری لگی ہے؟ پس میں جلدی جلدی نماز سے فارغ ہوا اور ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لڑکے سے میں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ (بزرگ) حضرت عبداللہ بن عمر ہیں' پس میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو میری کون سی بات بُری لگی تھی؟ انہوں نے کہا: کیا وہ تم ہی تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں' فرمایا: یہ نماز میں (کمر پر ہاتھ رکھنا) سولی کی شکل ہے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔

١٧٠٩/٨٣٩ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِىَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا لِهِشَامٍ مَا الْاِخْتِصَارُ؟ قَالَ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى خَصْرِهٖ وَهُوَ يُصَلِّىْ قَالَ يَزِيْدُ قُلْنَا لِهِشَامٍ ذَكَرَهٗ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ قَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ.

حضرت محمد (بن سیرین) کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں اختصار (کوکھ پر ہاتھ رکھنے) سے منع کیا گیا ہے' یزید بن ہارون نے کہا کہ ہم نے ہشام سے پوچھا کہ اختصار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نمازی کا حالت نماز میں اپنا ہاتھ کمر (کوکھ) پر رکھنا۔ یزید (بن ہارون) نے کہا کہ ہم نے ہشام سے پوچھا کہ کیا انہوں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے؟ انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کر کے کہا: ہاں!

٩ - بَابُ جَوَازِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّصْفِيْقِ

ضرورت کے وقت نماز میں سبحان اللہ کہنے'

وَالْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ لِلْحَاجَةِ

تالی بجانے اور اشارہ کرنے کا جواز

۸۴۰/۱۷۱۰ - عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلَقِ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَاَنَا اَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُوْمِئُ بِرَاْسِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ.

حضرت جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (کسی کام کے لیے) بھیجا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غزوہ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے' پس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے' تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بات کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ سے بات نہ کرنے کا اشارہ کیا' پھر میں نے بات کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا' اور میں سن رہا تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قراءت کر رہے تھے اور (رکوع و سجود کرتے وقت) اپنے سر سے اشارہ کرتے تھے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہیں جس کام کے لیے بھیجا تھا اس کا تم نے کیا کیا' کلام کرنے میں مجھے صرف یہی چیز مانع تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا' (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رخ انور (اور سواری کا منہ) مشرق کی طرف تھا (بیت اللہ کی طرف نہیں تھا)۔

۸۴۱/۱۷۱۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَجَعَلَ يَهْوِيْ بِيَدِهِ قَالَ خَلَفٌ يَهْوِيْ فِي الصَّلٰوةِ قُدَّامَهُ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ حِيْنَ انْصَرَفَ، فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ هُوَ كَانَ يُلْقِيْ عَلَيَّ شَرَرَ النَّارِ لِيَفْتِنَنِيْ عَنْ صَلٰوةٍ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَلَوْ اَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّيْ حَتّٰى يُنَاطَ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو اپنا ہاتھ بڑھانے لگے' خلف (راوی) نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز میں اپنا ہاتھ آگے بڑھانے لگے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ شیطان میری نماز میں مجھے فتنہ میں ڈالنے کے لیے مجھ پر آگ کے انگارے پھینکنا چاہتا تھا اور میں اسے پکڑ رہا تھا' پس اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے چھوٹ نہ سکتا' یہاں تک کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دیا جاتا اور اہل مدینہ کے بچے اسے دیکھتے۔

۸۴۲/۱۷۱۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَ قَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے سلام کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے سلام کا جواب اشارے سے دیا' ابن عمر کہتے ہیں کہ میں صرف یہ جانتا ہوں کہ حضرت صہیب نے اپنی انگلی کا اشارہ کر کے بتایا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب دیا)۔

۱۷۱۳/۸۴۳ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب لوگ سلام کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں ان کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔

۱۷۱۴/۸۴۴ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (اپنے ہاتھ سے) اشارہ کرتے تھے۔

۱۷۱۵/۸۴۵ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَبَّحَ لِيْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِذْنَ الرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ يُسَبِّحُ وَاِنَّ اِذْنَ الْمَرْاَةِ اَنْ تُصَفِّقَ.

حضرت یزید بن کیسان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سالم بن ابی جعد سے اجازت مانگی درآں حالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے ''سبحان اللّٰہ'' کہا' جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: نماز میں مرد اجازت دے تو وہ ''سبحان اللّٰہ'' کہے' اور عورت اجازت دے تو وہ ہاتھ پر ہاتھ مارے۔

۱۷۱۶/۸۴۶ - ز عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَاْذِنُ فَاِنْ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ سَبَّحَ، وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ اَذِنَ لِيْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اجازت لے کر حاضر ہوتا تھا' پس اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز میں ہوتے تو ''سبحان اللّٰہ'' کہتے اور اگر غیر نماز میں (نماز نہ پڑھ رہے) ہوتے تو مجھے اجازت مرحمت فرماتے۔

۱۷۱۷/۸۴۷ - عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَنْسَانِيَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِيْ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب شیطان میری نماز میں سے مجھے کچھ بھلا دے تو مرد ''سبحان اللّٰہ'' کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

۱۷۱۸/۸۴۸ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ، مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اس کی نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ ''سبحان اللّٰہ'' کہے' ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور ''سبحان اللّٰہ'' کہنا مردوں کے لیے ہے۔

۱۷۱۹/۸۴۹ - عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد ''سبحان اللّٰہ'' کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

۱۰ - بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اللہ تعالیٰ کے خوف

مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

سے رونے کا جواز

٨٥٠/ ١٧٢٠ - عَنْ مُطَرِّفٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) مِنَ الْبُكَاءِ.

حضرت مطرف (بن عبداللہ) اپنے والد (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سینے سے (خوف الٰہی سے) رونے کی وجہ سے اس طرح آواز آ رہی تھی جس طرح ہانڈی کے اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

١٧٢١/٨٥١ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَدِيْثِ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تَوَفِّيْ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ، وَاِنَّهٗ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ بَكٰى، قَالَتْ مَا قُلْتُ ذٰلِكَ اِلَّا كَرَاهِيَةً اَنْ يَتَاَثَّمَ النَّاسُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ قَامَ مُقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرضِ وفات میں فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوبکر نرم دل شخص ہیں، وہ اپنے آنسو نہ روک سکیں گے، کیونکہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو روتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات صرف اسی چیز کو ناپسند کرتے ہوئے کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ (مصلّی پر) سب سے پہلے کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ حضرت ابوبکر سے بدشگونی لیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ) پھر میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں یہی بات عرض کی، لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔

١١ - بَابُ جَوَازِ قَتْلِ الْاَسْوَدِ بِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيِ الْيَسِيْرِ وَالْاِلْتِفَاتِ فِيْهَا لِحَاجَةٍ

حالت نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے اور ضرورت کے وقت تھوڑا سا چلنے اور دیکھنے کا جواز

١٧٢٢/٨٥٢ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ، الْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں دو کالی چیزوں بچھو اور سانپ کے مارنے کا حکم دیا۔

١٧٢٣/٨٥٣ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُقَامِهٖ، وَوَصَفَتْ اَنَّ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ، (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا، پس میں آئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چلے اور میرے لیے دروازہ کھولا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مقام (مصلّی) کی طرف لوٹ آئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے

ثَان) قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَمَشٰى فِي الْقِبْلَةِ إِمَّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَإِمَّا عَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ.

کہ) وہ فرماتی ہیں کہ میں نے دروازہ کھلوایا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ (ﷺ) قبلہ کی جانب اس کی دائیں یا بائیں جہت میں چلے اور میرے لیے دروازہ کھولا' پھر اپنے مصلّٰی کی طرف لوٹ آئے (اور نماز پڑھنے لگے)۔

۱۷۲۴/۸۵۴ - عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ بَرْزَةَ (الْأَسْلَمِيُّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْأَهْوَازِ عَلٰى حَرْفِ نَهْرٍ وَقَدْ جَعَلَ اللِّجَامَ فِيْ يَدِهِ وَجَعَلَ يُصَلِّيْ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تَنْكُصُ وَجَعَلَ يَتَأَخَّرُ مَعَهَا، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اخْزِ هٰذَا الشَّيْخَ كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ قَدْ سَمِعْتُ مَقَالَتَكُمْ، غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا أَوْ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا فَشَهِدْتُ أَمْرَهُ وَتَيْسِيْرَهُ فَكَانَ رُجُوْعِيْ مَعَ دَابَّتِيْ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ تَرْكِهَا فَتَنْزِعُ إِلٰى مَأْلِفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ، وَصَلّٰى أَبُوْ بَرْزَةَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ (اسلمی) رضی اللہ عنہ اہواز (جو بصرہ اور فارس کے درمیان مشہور شہر ہے) میں ایک نہر کے کنارے پر تھے اور (گھوڑے کی) لگام ان کے ہاتھ میں تھی اور وہ (اپنے ہاتھ میں لگام تھامے) نماز پڑھنے لگے' پس جانور (گھوڑا) پیچھے ہٹنے لگا اور وہ بھی اس کے ساتھ پیچھے ہٹنے لگے' تو ایک خارجی آدمی (ان کا یہ عمل دیکھ کر) کہنے لگا: اے اللہ! اس بوڑھے کو رسوا کردے یہ کس طرح نماز پڑھتا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سن لی تھی' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ جہاد کیے ہیں' میں نے دیکھا کہ آپ (ﷺ) لوگوں کے لیے دینی معاملات میں وسعت و آسانی کرتے تھے' پس مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں اپنا جانور (گھوڑا) اپنے ساتھ لے کر لوٹوں' نہ کہ اسے چھوڑ دوں کہ وہ جہاں چاہے چلا جائے اور مجھے مشقت اٹھانی پڑے اور حضرت ابو برزہ نے (مسافر ہونے کی وجہ سے) نماز عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۷۲۵/۸۵۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تو دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔

۱۷۲۶/۸۵۶ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَظُ فِيْ صَلٰوتِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ.

حضرت عبداللہ بن سعید بن ابی ہند' حضرت عکرمہ کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی گردن موڑے بغیر آنکھوں کے گوشوں سے دیکھتے تھے۔

۱۷۲۷/۸۵۷ - عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَسْتَشْرِفُ لِشَيْءٍ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

حضرت انس بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حالت نماز میں اپنی نگاہیں اٹھا کر کسی چیز کو دیکھ رہے تھے۔

۱۲ - بَابٌ فِيْ جَوَازِ حَمْلِ

حالت نماز میں چھوٹے بچے

الصَّغِیْرِ فِی الصَّلٰوۃِ — کو اٹھانے کا جواز

۱۷۲۸/۸۵۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمِ الزُّرَقِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِی الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِیْعِ وَاُمُّهَا زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ صَبِیَّةٌ فَحَمَلَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ فَصَلّٰی وَهِیَ عَلٰی عَاتِقِهٖ، یَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ وَیُعِیْدُهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ اِذَا قَامَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ عَلٰی عَاتِقِهٖ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' امامہ بنت ابی العاص بن ربیع' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی ہیں' کو اٹھائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے' اور اس وقت وہ (امامہ) چھوٹی بچی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھنا شروع کی تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کندھے پر تھی' چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب رکوع کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب (سجدے سے) اٹھتے تو اسے پھر اٹھا لیتے۔

۱۷۲۹/۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمِ الزُّرَقِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی وَاُمَامَةُ بِنْتُ زَیْنَبَ ابْنَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ ابْنَةُ اَبِی الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَخَذَهَا فَاَعَادَهَا عَلٰی رَقَبَتِهٖ، فَقَالَ عَامِرٌ وَلَمْ اَسْاَلْهُ اَیُّ صَلٰوةٍ هِیَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَحُدِّثْتُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ عَتَّابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّهَا صَلٰوةُ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَوَّدَهٗ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی درآں حالیکہ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' جو ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ کی صاحب زادی ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی گردن پر تھی' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب رکوع کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو اسے اٹھا کر پھر اپنی گردن پر رکھ لیتے تھے' حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سلیم سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ (جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامہ کو اٹھایا ہوا تھا) وہ کون سی نماز تھی؟ حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے زید بن ابی عتاب نے حدیث بیان کی' انہوں نے حضرت عمرو بن سلیم سے روایت کی کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن (امام احمد) نے کہا کہ (جس حدیث میں ''صبح کی نماز'' کا ذکر ہے) ابن جریج نے اس حدیث کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے۔

۱۷۳۰/۸۶۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلُ حَسَنٍ اَوْ حُسَیْنٍ فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَصَلّٰی فَسَجَدَ بَیْنَ ظَهْرَیْ صَلٰوتِهٖ سَجْدَةً اَطَالَهَا، قَالَ اِنِّیْ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا الصَّبِیُّ عَلٰی

حضرت عبداللہ بن شداد اپنے والد (حضرت شداد رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر یا عصر کی نماز پڑھانے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت حسن یا حضرت حسین (رضی اللہ عنہما) کو اٹھایا ہوا تھا' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور اس (بچہ) کو بٹھایا' پھر نماز (شروع کرنے) کے لیے تکبیر کہی اور نماز پڑھنا شروع کی اور نماز کے درمیان میں ایک سجدہ کو طویل کیا' راوی کا بیان ہے کہ میں نے سجدے سے سر اٹھا

ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَرَجَعْتُ فِيْ سُجُوْدِيْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيِ الصَّلٰوةِ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنِ ابْنِيْ ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعْجِلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر بچہ بیٹھا ہوا تھا جب کہ آپ (ﷺ) سجدے میں تھے، میں دوبارہ سجدہ میں چلا گیا، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے درمیان میں ایک سجدہ بہت لمبا کیا یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے یا آپ کی طرف وحی نازل ہوئی ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تھی، لیکن میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو (کر بیٹھ) گیا تھا تو میں نے اسے جلدی اتارنے کو اچھا نہ سمجھا یہاں تک کہ اس نے اپنی حاجت (ومراد) پوری کر لی۔

۱۳ - بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْمُخَطَّطِ وَفِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَبَعْضُهُ عَلَى الْحَائِضِ

دھاری دار کپڑے میں نماز پڑھنے کا جواز (ایک کپڑے میں نماز پڑھنے اور ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا جواز جس کا ایک حصہ نمازی پر ہو اور ایک حصہ حائضہ عورت پر ہو)

۱۷۳۱/۸۶۱ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بُرْدَةٍ حِبَرَةٍ قَالَ اَحْسَبُهُ عَقَدَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دھاری دار یمنی چادر میں نماز پڑھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ (ﷺ) نے اس (چادر) کے کناروں کو باندھا ہوا تھا۔

۱۷۳۲/۸۶۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ اٰخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کے پیچھے لوگوں کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی، وہ ایک کپڑے میں پڑھی، جس کو توشح کے طور پر باندھا ہوا تھا۔

۱۷۳۳/۸۶۳ - عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوْعٌ، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ تُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ هٰكَذَا.

حضرت موسیٰ بن ابراہیم بن ابی ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جب کہ آپ کی چادر پڑی ہوئی تھی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۷۳۴/۸۶۴ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کے دونوں کناروں کو تبدیل کرے اور اس کے کنارے اپنے کندھوں پر ڈال

بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَلْيَجْعَلْ طَرَفَهُ عَلٰى عَاتِقَيْهِ.

دے۔

١٧٣٥/٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ لِبَعْضِ نِسَائِهِ وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ، قَالَ سُفْيَانُ اُرَاهُ قَالَ حَائِضٌ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم اطہر پر اپنی بیوی کی چادر تھی اور اس کا کچھ حصہ اس (بیوی) پر تھا۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ وہ حالت حیض میں تھیں۔

١٧٣٦/٨٦٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهِ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ طَرَفُ ثَوْبِهِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهِ، فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثِيَابُهُ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حالت حیض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سجدہ گاہ کے سامنے لیٹی رہتی تھیں درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مصلّی (جانماز) پر نماز پڑھتے رہتے تھے، جب سجدہ کرتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کپڑے کا کنارہ مجھ سے لگ جاتا تھا، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھتے اور نماز پڑھتے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو کی طرف سوئی رہتی تھی، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب سجدہ کرتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

١٤ - بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْمَرْاَةِ اَمَامَ الْمُصَلِّيْ فِي الظَّلَامِ

تاریکی میں عورت کا نمازی کے سامنے سونے کا جواز

١٧٣٧/٨٦٧ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلِيْ فِيْ قِبْلَتِهِ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلِيْ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهَا وَالْبُيُوْتُ لَيْسَ يَوْمَئِذٍ فِيْهَا مَصَابِيْحُ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی تھی اور میری ٹانگیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قبلہ کی جانب ہوتی تھیں، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ کرتے تو میرے پاؤں پر ہلکا سا ہاتھ مارتے تو میں اپنی ٹانگیں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو میں ٹانگیں پھیلا دیتی، اور اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

١٧٣٨/٨٦٨ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ مُضْطَجِعَةٌ.

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دائیں جانب یا بائیں جانب لیٹی رہتی تھی۔

١٧٣٩/٨٦٩ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول

اللّٰهُ عَنها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاِعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قبلہ کے درمیان جنازہ کی طرح لیٹی رہتی تھی۔

٨٧٠/١٧٤٠ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَ قَالَ اَلَيْسَ هُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ وَاَخَوَاتِكُمْ وَعَمَّاتِكُمْ.

حضرت عطاء، حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے لیٹی رہتیں، اور راوی (عروہ) نے کہا کہ کیا وہ (عورتیں) تمہاری مائیں، تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں نہیں ہیں؟

٨٧١/١٧٤١ - وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قُلْتُ اَبَيْنَهُمَا جَدْرُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ لَا، فِي الْبَيْتِ اِلٰى جَدْرِهِ.

حضرت عطاء، حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں چارپائی پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی۔ عطاء کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے پوچھا: کیا ان دونوں کے درمیان مسجد کی دیوار تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

١ - بَابُ مَا يَصْنَعُ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوةِ

نماز میں شک پڑ جانے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

٨٧٢/١٧٤٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَهُ عُمَرُ يَا غُلَامُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ فِيْمَ اَنْتُمَا؟ فَقَالَ عُمَرُ سَاَلْتُ هٰذَا الْغُلَامَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ اَوَاحِدَةً صَلّٰى اَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب میں سے کسی سے سنا کہ جب آدمی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے اور انہوں نے پوچھا کہ تم کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس لڑکے سے پوچھا ہے کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب میں سے کسی سے سنا ہے کہ جب آدمی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ کیا کرے؟ حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اور پتا نہ چلے کہ اس نے ایک رکعت نماز پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے ایک سمجھ لے اور جب یہ پتا نہ چلے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اسے دو سمجھ لے اور جب یہ پتا نہ چلے کہ اس

وَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَسْجُدُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ.

نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ اسے تین سمجھ لے پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے تو سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

۱۷۴۳/۸۷۳ - عَنْ مُرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَمْ أَدْرِ أَشَفَعْتُ أَمْ أَوْتَرْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّايَ وَأَنْ يَتَلَعَّبَ بِكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلٰوتِكُمْ، مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَشَفَعَ أَوْ أَوْتَرَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تَمَامُ صَلٰوتِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ صَلَّى بِنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلَيْنَا بَعْدَ صَلٰوتِهِ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَسَجَدَ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَأَعْلَمَنَا أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

حضرت مرہ بن معبد' حضرت یزید بن ابی کبشہ سے' وہ حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے نماز پڑھی ہے لیکن مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے جفت (دو' چار......) رکعتیں پڑھی ہیں یا طاق (ایک' تین......) رکعتیں پڑھی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خصوصاً اس چیز سے بچنے کی تنبیہ کرتا ہوں کہ تمہاری نماز میں شیطان تم سے کھیلے' سو تم میں سے جو شخص نماز پڑھے اور اسے یاد نہ ہو کہ اس نے جفت رکعتیں پڑھی ہیں یا طاق' تو وہ (اخیر نماز میں) دو سجدے کر لے تو یہ دونوں سجدے اس کی نماز (کے نقصان) کو پورا کر دیں گے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں یزید بن ابی کبشہ نے عصر کی نماز پڑھائی تو نماز سے فراغت کے بعد آپ نے ہماری طرف منہ پھیر کر کہا کہ میں نے مروان بن حکم کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے ان دو سجدوں کی طرح سجدہ کیا' پھر ہماری طرف منہ پھیر کر ہمیں اس بات سے آگاہ کیا کہ اس نے حضرت عثمان (بن عفان رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نماز پڑھی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کی' پھر راوی نے اس (طریق اوّل) کی مثل روایت بیان کی۔

۱۷۴۴/۸۷۴ - عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَلَا أَدْرِيْ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ؟ قَالَ لَا، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنَى رِجْلَيْهِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّلٰوةَ، فَإِذَا سَلَّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ

حضرت ابراہیم' حضرت علقمہ سے' وہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی' (ابراہیم کہتے ہیں کہ) مجھے یاد نہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (نماز میں) زیادتی کی یا کمی کی' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام پھیرا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہیں! کیا ہوا' لوگوں نے عرض کیا: آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیروں کو موڑا اور (قبلہ کی طرف منہ پھیر کر) سجدۂ سہو کے دو سجدے کیے' پھر سلام پھیر کر فرمایا: میں بھی انسان ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں' اور جب تم میں سے کسی شخص کو نماز

فَثَنٰی رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَاَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِنْ نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ وَيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

میں شک ہو جائے تو وہ نماز میں (درست چیز کے متعلق) غور کرے اور جب سلام پھیرے تو دو سجدے کر لے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے اپنے پیر کو موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کیے، پھر آپ (ﷺ) نے اپنا رخ انور ہماری طرف کر کے فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں اس کے متعلق بتا دیتا، لیکن میں بھی انسان ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، لہٰذا اگر میں کبھی بھول جاؤں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو، اور تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ اس چیز کے متعلق غور کرے جو صحیح و درست بات کے زیادہ قریب ہو (یعنی غالب گمان پر عمل کرے) پھر اسی کے مطابق نماز پوری کرے اور سلام پھیر دے، پھر دو سجدے کر لے۔

١٧٤٥/٨٧٥ - عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَشَكَكْتَ فِيْ ثَلَاثٍ اَوْ رُبَعٍ، وَاَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلٰى اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ، ثُمَّ تَشَهَّدْتَ اَيْضًا ثُمَّ سَلَّمْتَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا شَكَكْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمْ تَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّيْتَ اَمْ اَرْبَعًا، فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّكَ اَنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا فَقُمْ فَارْكَعْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ سَلِّمْ، وَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّكَ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا فَسَلِّمْ ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ سَلِّمْ.

حضرت ابو عبیدہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تمہیں شک ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، اور تمہارا غالب گمان چار رکعتوں پر ہو، تم تشہد پڑھو، پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرو، پھر دوبارہ تشہد پڑھو، پھر سلام پھیرو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں تمہاری نماز میں شک ہو جائے، درآں حالیکہ تم (التحیات میں) بیٹھے ہوئے ہو، اور تمہیں یاد نہ ہو کہ تم نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، پس اگر تمہارا غالب گمان یہ ہو کہ تم نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو تم کھڑے ہو کر ایک اور رکعت پڑھ لو، پھر سلام پھیر دو، پھر دو سجدے کرو، پھر دوبارہ تشہد پڑھو، پھر سلام پھیر دو، اور اگر تمہارا غالب گمان یہ ہو کہ تم نے چار رکعت پڑھی ہیں تو تم سلام پھیر کر دو سجدے کرو، پھر (دوبارہ) تشہد پڑھو، پھر سلام پھیر دو۔

١٧٤٦/٨٧٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَلْبَسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آ جاتا ہے اور وہ اس پر (نماز کے ارکان) خلط ملط کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، پس جس شخص کو یہ امر پیش آ جائے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

١٧٤٧/٨٧٧ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَاِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ اِلَّا مَا وَجَدَ رِيْحَهُ بِاَنْفِهٖ اَوْ سَمِعَ صَوْتَهُ بِاُذُنِهٖ.

فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے یہ یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کرلے اور جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہے کہ تم بے وضو ہو چکے ہو تو وہ کہے کہ (مردود) تو جھوٹ بولتا ہے، ماسوا اس کے کہ وہ اپنے ناک میں اس کی بدبو محسوس کرے یا اپنے کانوں سے اس (ریح کے خارج ہونے) کی آواز سنے۔

١٧٤٨/٨٧٨ - وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْقَنَ اَنْ قَدْ اَتَمَّ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ وِتْرًا صَارَتْ شَفْعًا وَاِنْ كَانَتْ شَفْعًا كَانَ ذٰلِكَ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ یاد نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ یقین پر عمل کرے (کہ اس کے مطابق نماز پڑھے) یہاں تک کہ جب اسے یقین ہو جائے کہ نماز پوری ہو چکی ہے تو وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے، کیونکہ اگر اس کی نماز طاق (مثلاً ایک رکعت، تین رکعات......) تھی تو وہ (دو سجدے کرنے کی وجہ سے) جفت (مثلاً دو رکعت، چار رکعات......) ہو جائے گی اور اگر جفت تھی تو یہ (دو سجدے) شیطان کی ذلت و رسوائی کا سبب بن جائیں گے۔

١٧٤٩/٨٧٩ - خط عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے، لوگوں نے کہا: ہاں! (ضرور سنائیں)، فرمایا: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو نماز پڑھتے ہوئے (نماز میں) نقصان میں شک ہو جائے تو وہ نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ وہ زیادتی میں شک کرنے لگے۔

١٧٥٠/٨٨٠ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِيْ لَفْظٍ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرلے۔

١٧٥١/٨٨١ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِغْرَارَ فِيْ صَلٰوةٍ وَلَا تَسْلِيْمٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز (کے ارکان) میں کمی جائز نہیں ہے اور نہ ہی سلام میں کمی جائز ہے۔

١٧٥٢/٨٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا

حضرت سفیان ثوری کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (يَعْنِي بْنَ مَهْدِيٍّ) عَنْ سُفْيَانَ (يَعْنِي الثَّوْرِيَّ) قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِغْرَارَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ لَا غِرَارَ فِي الصَّلٰوةِ، وَمَعْنٰى غِرَارٍ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ عَلَى الْيَقِينِ وَالْكَمَالِ.

ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو عمرو شیبانی سے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''لا اغرار فی الصلوٰة'' (یعنی نماز میں کمی جائز نہیں ہے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ''لا غرار فی الصلوٰة'' (بغیر ہمزہ کے) ہے اور ''غرار'' کا مطلب یہ ہے کہ آدمی یہ گمان کرتے ہوئے نماز سے نہ نکلے کہ اس کے ذمہ کوئی چیز باقی رہ گئی ہے، یہاں تک کہ اسے (نماز) مکمل ہونے کا یقین ہو جائے۔

٢ - بَابٌ مَا جَاءَ فِي وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ لِلْمُصَلِّي وَمَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ

نمازی کے دل میں شیطان کے وسوسہ ڈالنے اور اس کے دفع کرنے کا بیان

١٧٥٣/٨٨٣ - عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمَّارًا (يَعْنِي بْنَ يَاسِرٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْحَارِثِ يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَا أَرَاكَ إِلَّا خَفَّفْتَهُمَا، قَالَ هَلْ نَقَصْتُ مِنْ حُدُودِهَا شَيْئًا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خَفَّفْتَهُمَا، قَالَ إِنِّي بَادَرْتُ بِهِمَا السَّهْوَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ لَهُ مِنْ صَلٰوتِهِ إِلَّا عُشْرُهَا أَوْ تُسْعُهَا أَوْ ثُمُنُهَا أَوْ سُبْعُهَا حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى آخِرِ الْعَدَدِ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ دَخَلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ أَخَفَّهُمَا وَأَتَمَّهُمَا، قَالَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَجَلَسْنَا عِنْدَهُ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ لَقَدْ خَفَّفْتَ رَكْعَتَيْكَ هَاتَيْنِ جِدًّا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، فَقَالَ إِنِّي بَادَرْتُ بِهِمَا الشَّيْطَانَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ فِيهِمَا، قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت عمر بن ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھی تو حضرت عبد الرحمٰن بن حارث نے ان سے کہا: اے ابو الیقظان! میرے خیال میں آپ نے ان (دو رکعتوں) میں تخفیف کی ہے، انہوں نے کہا: کیا میں نے نماز کی حدود (ارکان) میں سے کچھ کمی کی ہے؟ کہا: نہیں! لیکن آپ نے ان کو مختصر کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے بھول سے بچنے کے لیے ان (دو رکعتوں کو پڑھنے) میں جلدی کی ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی نماز پڑھتا ہے اور شاید کہ اسے اس کی نماز میں اس کا دسواں حصہ ملے، نواں حصہ ملے، آٹھواں حصہ ملے یا ساتواں حصہ ملے، یہاں تک کہ آپ (ﷺ) آخری عدد تک پہنچے (اور دوسرے طریق سے) حضرت ابن لاس خزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں انہوں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں اور ان کو پوری طرح ادا کیا، پھر وہ بیٹھ گئے، پس ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے، پھر ہم نے ان سے کہا: اے ابو الیقظان! آپ نے اپنی ان دو رکعتوں کو بہت ہی مختصر کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ان (دو رکعتوں) کے پڑھنے میں اسی لیے جلدی کی ہے کہ کہیں شیطان ان میں خلل اندازی کر کے مجھے وسوسہ میں نہ ڈال دے۔

١٧٥٤/٨٨٤ - عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عُثْمَانَ (بْنَ أَبِي الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَالَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلٰوتِي

حضرت ابو العلاء ابن شخیر کا بیان ہے کہ حضرت عثمان (بن ابی العاص) رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے، میری نماز اور میری قراءت میں حائل ہو گیا ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس شیطان

وَبَيْنَ قِرَاءَ تِي قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَنْتَ حَسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا، قَالَ فَفَعَلْتُ ذَاكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي.

کو خنزب کہا جاتا ہے' سو جب تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دیا کرو' عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اس خنزب نامی شیطان کو) مجھ سے دفع کر دیا۔

۳ - بَابٌ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَفِيهِ ذِكْرُ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کا بیان اور ذوالیدین کے قصے کا ذکر

۱۷۵۵/۸۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ (يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ذَكَرَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَنَسِيَهَا مُحَمَّدٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَأَتَى خَشَبَةً مَعْرُوضَةً فِي الْمَسْجِدِ (وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَتَى جِذْعًا فِي الْقِبْلَةِ كَانَ يَسْنُدُ إِلَيْهِ ظَهْرَهُ فَأَسْنَدَ إِلَيْهِ ظَهْرَهُ) فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ قَالُوا قُصِرَتِ الصَّلوٰةُ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلوٰةُ؟ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلوٰةُ (وَفِي رِوَايَةٍ) مَا قُصِرَتْ وَمَا نَسِيتُ قَالَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ كَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى الَّذِي تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ، أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، قَالَ فَكَانَ مُحَمَّدٌ يُسْئَلُ ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي سُفْيَانَ

حضرت محمد (بن سیرین)' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہمیں) ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی' راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (نماز) کا ذکر کیا لیکن محمد (بن سیرین) اس نماز کو بھول گئے (کہ وہ کون سی نماز تھی)' چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیا اور مسجد میں نصب شدہ ایک لکڑی کی طرف آئے' (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبلہ کی جانب لگی ہوئی ایک لکڑی کی طرف آئے جس کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی پشت سے ٹیک لگایا کرتے تھے' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی پشت سے اس پر ٹیک لگائی) اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' گویا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غصے میں ہیں' اور لوگ مسجد کے دروازوں سے جلدی جلدی نکل کر کہنے لگے کہ نماز کم ہو گئی ہے' راوی کا بیان ہے کہ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) بھی موجود تھے اور ان دونوں کو اس معاملہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بات کرنے سے ڈر لگا' اور لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے' جسے ذوالیدین (لمبے ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا' اس (ذوالیدین) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہو گئی ہے' (اور ایک روایت میں ہے: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں' اس نے عرض کیا: آپ نے صرف دو رکعت نماز پڑھی ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کیا ایسا ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور بقیہ نماز پڑھائی' پھر سلام پھیرا' پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر معمول کے مطابق یا اس سے زیادہ لمبا سجدہ کیا' پھر سجدے سے سر اٹھایا' پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر معمول کے مطابق سجدہ کیا یا اس

سَمِعَ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَلّٰى اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ اِمَّا الظُّهْرَ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرُ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ اَخُفِّفَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ؟ قَالَ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ خَامِسٍ) قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ اَنْسَهْ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقٌّ مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ فَقَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ قَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ سَادِسٍ) ز قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ

سے زیادہ لمبا سجدہ کیا' پھر تکبیر کہہ کے سجدے سے سر اٹھایا' راوی کا بیان ہے کہ محمد (بن سیرین) سے پوچھا گیا کہ پھر حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا تھا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلام پھیر دیا' (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہمیں) ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی' اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی' پھر حسبِ سابق حدیث بیان کی' (اور تیسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' حضرت ذوالیدین بن عبد عمروؓ جو بنو زہرہ کے حلیف تھے' نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کیا: کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ سچ کہہ رہا ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعتوں کو پورا کیا' جن کو چھوڑ دیا تھا' (اور انہی سے چوتھے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا' لوگوں نے عرض کیا: کیا نماز کم ہوگئی ہے' راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی' پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے (اور انہی سے پانچویں طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' تو بنو سلیم کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہ تو نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین جو کہہ رہا ہے کیا یہ سچ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو آخری دو رکعتیں پڑھائیں' یحیٰی (راوی) کہتے ہیں کہ مجھے ضمضم بن جوس نے حدیث بیان کی' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سجدے کیے (اور انہی سے چھٹے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ، فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو آپ (ﷺ) نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں سے کوئی بات ہو چکی ہے' رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں' تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رکعتوں کو پورا کیا' پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

١٧٥٦/٨٨٦ - عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَضَ لِيَسْتَلِمَ الْحَجَرَ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ، فَقَالَ مَا شَانُكُمْ ؟ قَالَ فَصَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا اَمَاطَ عَنْ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھی اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور حجر اسود کو استلام کرنے کے لیے اٹھے تو لوگوں نے ''سبحان اللّٰہ'' کہا' آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سہو کے دو سجدے کیے۔ جب اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ابن زبیر اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت سے دور و الگ نہیں ہوئے۔

٤ - بَابٌ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ

ایک رکعت باقی تھی کہ سلام پھیر دیا تو وہ کیا کرے

١٧٥٧/٨٨٧ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدِهٖ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ، فَجَاءَ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ، فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی تین رکعات پڑھائیں' پھر اٹھے اور گھر میں داخل ہو گئے' پھر ایک خرباق نامی شخص (جس کے ہاتھ لمبے تھے) کھڑا ہوا اور آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! پس آپ (ﷺ) باہر تشریف لائے تو اس نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں آپ (ﷺ) کے (تین رکعات پڑھانے کے) عمل کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) واپس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ (ﷺ) نے وہ رکعت پڑھائی جو چھوٹ گئی تھی' پھر سلام پھیرا' پھر دو سجدے کیے' پھر سلام پھیرا۔

١٧٥٨/٨٨٨ - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ

حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی' ابھی کچھ نماز باقی تھی کہ آپ (ﷺ) نے سلام پھیر دیا' ایک شخص نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر

43

فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَةً، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ قُلْتُ لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

عرض کیا کہ آپ نماز کی ایک رکعت پڑھنا بھول گئے ہیں' تو آپ (ﷺ) واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال کو (اعلان کرنے کا) حکم دیا تو انہوں نے نماز کا اعلان کیا' پھر آپ (ﷺ) نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' (راوی کا بیان ہے کہ) پس میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کیا تم اس شخص کو جانتے ہو (جس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ نماز کی ایک رکعت پڑھنا بھول گئے ہیں)؟ میں نے کہا: نہیں! البتہ میں اسے دیکھ کر پہچان لوں گا' پس وہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: یہی وہ شخص ہے' تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

۵ - بَابٌ مَنْ نَسِيَ الْجُلُوْسَ الْاَوَّلَ حَتّٰى انْتَصَبَ قَائِمًا لَمْ يَرْجِعْ

جو شخص پہلا قعدہ بیٹھنا بھول جائے' حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نہ لوٹے

۱۷۵۹/۸۸۹ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوْسَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ اِلٰى اَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيْمِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَلَمَّا صَلَّى الْاُخْرَيَيْنِ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ اَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن اعرج کا بیان ہے کہ حضرت (عبد اللہ) بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی دو رکعت پڑھانے کے بعد کھڑے ہو گئے' بیٹھنا بھول گئے' یہاں تک کہ جب آپ (ﷺ) اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے' پھر سلام پھیر کر نماز کو ختم کیا' (اور ایک روایت میں ہے کہ) جب آپ (ﷺ) آخری دو رکعتیں پڑھ چکے تو لوگ آپ (ﷺ) کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے' لیکن آپ (ﷺ) نے اللہ اکبر کہا' پھر سجدہ کیا' پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا' پھر سلام پھیر دیا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' ہمارا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی' پس آپ (ﷺ) دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد بیٹھے بغیر (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے' پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے' (ایک روایت میں یہ زیادہ ہے:) اور لوگوں نے بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ دو سجدے کیے' یہ سجدے اس قعدہ کے عوض تھے' جو آپ (ﷺ) بھول گئے تھے۔

۱۷۶۰/۸۹۰ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ يُوْسُفَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلّٰى اَمَامَهُمْ فَقَامَ

حضرت یوسف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو امامت کرائی تو نماز میں (دو رکعت پڑھانے کے بعد) بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے' اور لوگوں کے ''سبحان اللہ''

فِی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ.

کہنے کے باوجود انہوں نے اپنا قیام پورا کیا' پھر انہوں نے نماز پوری کرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دوسجدے کیے' پھر منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو وہ اس طرح دوسجدے کرلے۔

١٧٦١/٨٩١ - عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ' بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا' فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ' ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو وہ دو رکعت نماز پڑھا کر بیٹھے بغیر کھڑے ہوگئے' تو جو لوگ ان کے پیچھے (ان کی اقتداء میں) تھے' انہوں نے سبحان اللہ کہا (تاکہ آپ بیٹھ جائیں) لیکن انہوں نے لوگوں کو کھڑے ہو جانے کا اشارہ کیا' پس جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو سلام پھیرا' پھر دوسجدے کیے اور سلام پھیر دیا' پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

١٧٦٢/٨٩٢ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَقَامَ فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ' فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ' وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يَعْنِيْ قُوْمُوْا' فَقُمْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدُكُمْ قَبْلَ اَنْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو (دو رکعت نماز پڑھا کر بیٹھے بغیر) کھڑے ہوگئے تو ہم نے سبحان اللہ کہا' اور آپ (ﷺ) نے بھی سبحان اللہ کہا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تم کھڑے ہو جاؤ تو ہم بھی کھڑے ہوگئے' پس جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوگئے تو دو سجدے کیے' پھر فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو وہ بیٹھ جائے اور جب سیدھا کھڑا ہو گیا تو وہ نہ بیٹھے۔

٦ - بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى الرُّبَاعِيَةَ خَمْسًا

چار رکعات والی نماز کو پانچ رکعات پڑھنے پر کیا کرے

١٧٦٣/٨٩٣ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ زِيْدَ فِی الصَّلٰوةِ ؟ قِيْلَ صَلَّيْتَ خَمْسًا' فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسًا ثُمَّ انْفَتَلَ فَجَعَلَ بَعْضُ الْقَوْمِ يُوَشْوِشُ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعات پڑھا دیں' کسی نے عرض کیا: کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے؟ (فرمایا: وہ کیسے؟) عرض کیا گیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں' تو آپ (ﷺ) نے دوسجدے کیے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو پانچ رکعات نماز پڑھا دیں' پھر سلام پھیر دیا تو لوگ ایک دوسرے سے آہستگی سے پوچھنے لگے' پھر انہوں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں

صَلَّيْتَ خَمْسًا؟ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ، وَ قَالَ مَرَّةً اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ خَمْسًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ اَنَّهُ زَادَ اَوْ نَقَصَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ خَامِسٍ) عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ.

عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں، آپ (ﷺ) نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کیے اور سلام پھیر دیا، اور فرمایا: یقیناً میں بھی انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، (اور تیسرے طریق سے) حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے، اور ایک مرتبہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سہو کے سجدے کیے، (اور چوتھے طریق سے) حضرت اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پانچ رکعات پڑھا دیں، پھر دو سہو کے سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دو سجدے تم میں سے اس شخص کے لیے ہیں جس کا یہ گمان ہو کہ اس نے (نماز میں) زیادتی کی ہے یا کمی کی ہے، (اور پانچویں طریق سے) حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بھول گئے تو آپ (ﷺ) نے لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد دو سہو کے سجدے کیے۔

٧ - بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ بَعْدَ السَّلَامِ لِكُلِّ سَهْوٍ

ہر سہو کے لیے سلام کے بعد سجدے کرنے کا بیان

١٧٦٤/٨٩٤ - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے غلام) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر سہو (نماز میں بھول) کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

١٧٦٥/٨٩٥ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ (ﷺ) بھول گئے، پس جب آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔

١٧٦٦/٨٩٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کر لے۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَالشُّكْرِ

سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهٖ وَعَدَدِ مَوَاضِعِهٖ

سجدۂ تلاوت کی فضیلت اور ان کی تعداد

۸۹۷/۱۷۶۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَهٗ اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَعَصَیْتُ فَلِیَ النَّارُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: ہائے افسوس! اسے سجدے کا حکم دیا گیا' اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے' اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا' میں نے (سجدہ نہ کرکے) نافرمانی کی تو میرے لیے (دوزخ کی) آگ ہے۔

۸۹۸/۱۷۶۸ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَجْدَةً، مِنْهُنَّ سَجْدَةُ النَّجْمِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے' ان میں سے ایک سجدہ سورۂ نجم کا تھا۔

۲ - بَابُ مَا یُقَالُ فِیْ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

سجدۂ تلاوت میں کیا کہا جائے

۸۹۹/۱۷۶۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کے سجدوں میں (سجدۂ تلاوت کرتے وقت) یہ کلمات کہتے تھے: میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور جس نے اپنی قوت وقدرت سے اسے سماعت وبصارت سے نوازا۔

۳ - بَابُ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِی الصَّلٰوةِ الْجَهْرِیَّةِ وَالسِّرِّیَّةِ

جہری اور سرّی نماز میں آیت سجدہ پڑھنا

۹۰۰/۱۷۷۰ - عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ اَوْ قَالَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ (مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ) فَقَالَ سَجَدْتُ فِیْهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ.

حضرت ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی' انہوں نے سورہ ''اذا السماء انشقت'' پڑھی تو اس میں انہوں نے سجدہ کیا' میں نے عرض کیا: اے ابوہریرہ! یہ کیسا سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اقتداء میں اس (سورت) میں سجدہ کیا تھا' پس میں اس وقت تک یہ سجدہ کرتا رہوں گا جب تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے میری ملاقات نہیں ہو جاتی (یعنی پوری زندگی یہ سجدہ کرتا رہوں گا)۔

۹۰۱/۱۷۷۱ - عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں سجدۂ تلاوت کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَرَاى اَصْحَابُهُ اَنَّهُ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ.

خیال ہے کہ آپ (ﷺ) نے ''تنزیل السجدۃ'' سورت پڑھی تھی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابومجلز سے نہیں سنی۔

٤ - بَابٌ إِذَا سَجَدَ الْقَارِئُ سَجَدَ الْمُسْتَمِعُ

جب قاری (قرآن پڑھنے والا) سجدہ کرے تو سننے والا بھی سجدہ کرے

١٧٧٢/٩٠٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فَيَقْرَاُ السَّجْدَةَ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بسا اوقات) نماز کے علاوہ ہمارے سامنے کوئی سورت پڑھتے تھے' پس جب آیت سجدہ پڑھتے تو سجدۂ تلاوت کرتے تھے اور ہم بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ سجدہ کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم میں سے کسی کو (ہجوم کی وجہ سے) پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔

١٧٧٣/٩٠٣ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِسُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے' پس جب آپ (ﷺ) قرآن مجید کے سجدوں (والی آیات) پر پہنچتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ سجدہ کرتے۔

٥ - بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِعَدَمِ سَجَدَاتِ التِّلَاوَةِ فِي سُوَرِ الْمُفَصَّلِ

ان لوگوں کی دلیل جو مفصل سورتوں میں تلاوت کے سجدوں کے قائل نہیں

١٧٧٤/٩٠٤ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس سورۂ والنجم پڑھی تو آپ (ﷺ) نے سجدہ نہیں کیا۔

٦ - بَابُ حُجَّةِ الْقَائِلِيْنَ بِمَشْرُوْعِيَّةِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فِي سُوَرِ الْمُفَصَّلِ

مفصل سورتوں میں تلاوت کے سجدوں کی مشروعیت کے قائلین کی دلیل

١٧٧٥/٩٠٥ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ فَسَجَدَ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم (پڑھی اور اس) میں سجدہ (تلاوت) کیا اور مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا' سوائے ایک قریشی آدمی کے' اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھری اور اپنی پیشانی تک اٹھائی (اور پیشانی سے لگا کر) اسی پر سجدہ کیا' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

١٧٧٦/٩٠٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ اِلَّا رَجُلَیْنِ اَرَادَ الشُّهْرَةَ.

پڑھی اور سجدہ (تلاوت) کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ سب لوگوں نے سجدہ کیا لیکن دو آدمیوں (امیہ بن خلف اور مطلب بن ابی وداعہ) نے سجدہ نہیں کیا' اس سے ان کا مقصد شہرت کرنا تھا (یعنی وہ اپنی قوم میں اس بات کو ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی چیز کی نہ اطاعت کرتے ہیں اور نہ ہی اسے تسلیم کرتے ہیں)۔

١٧٧٧/٩٠٧ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِی وَدَاعَةَ السَّهْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ وَاَبَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ، وَلَمْ یَكُنْ اَسْلَمَ یَوْمَئِذٍ الْمُطَّلِبُ، وَكَانَ بَعْدُ لَا یَسْمَعُ اَحَدًا قَرَاَهَا اِلَّا سَجَدَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِیْهِ) فَقَالَ الْمُطَّلِبُ فَلَا اَدَعُ السُّجُوْدَ فِیْهَا اَبَدًا.

حضرت جعفر بن مطلب بن ابی وداعہ سہمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ (تلاوت) کیا اور جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے' ان سب نے سجدہ کیا' پس میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا' اور (جعفر کہتے ہیں کہ) اس وقت مطلب مسلمان نہیں تھے' اور اس کے بعد جب بھی کسی کو وہ (سورۂ والنجم) پڑھتے ہوئے سنتے تو سجدہ کرتے تھے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں ہے کہ) مطلب نے کہا کہ میں اس میں سجدہ کرنا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

١٧٧٨/٩٠٨ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ''اذا السماء انشقت'' اور ''اقراء باسم ربك'' میں سجدہ کیا۔

٧ - بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سَجْدَتَیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ وَسَجْدَةِ سُوْرَةِ صٓ

سورۂ حج اور سورۂ ص کے سجدوں کا حکم

١٧٧٩/٩٠٩ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ عَلٰی سَائِرِ الْقُرْاٰنِ بِسَجْدَتَیْنِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَمَنْ لَّمْ یَسْجُدْهُمَا فَلَا یَقْرَاْهُمَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پورے قرآن پر سورۂ حج کی فضیلت دو سجدوں کی وجہ سے ہے؟ فرمایا: ہاں! پس جو شخص یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھے۔

١٧٨٠/٩١٠ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۂ ص میں سجدہ (تلاوت) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٧٨١/٩١١ - وَعَنْهُ اَیْضًا اَنَّهُ قَالَ فِی السُّجُوْدِ فِیْ صٓ لَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے' لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

يَسْجُدُ فِيهَا.

١٧٨٢/٩١٢ - ز عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (رض) سَجَدَ فِيْ صٓ.

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا۔

١٧٨٣/٩١٣ - عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ صٓ فَقَالَ نَعَمْ، سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَتَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ؟ ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ وَفِيْ اٰخِرِهَا ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ قَالَ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِدَاوٗدَ.

حضرت عوام بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے اس سجدے کے بارے میں پوچھا جو سورۂ صٓ میں ہے، انہوں نے کہا: ہاں! میں نے اس (سجدے) کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ آیت ''ومن ذریتہ داود وسلیمان......فبھداھم اقتدہ'' پڑھتے ہو؟ فرمایا: تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے میں) حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ رُؤْيَا اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے خواب کا واقعہ

١٧٨٤/٩١٤ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى رُؤْيَا اَنَّهُ يَكْتُبُ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ اِلٰى سَجْدَتِهَا قَالَ رَاٰى الدَّوَاةَ وَالْقَلَمَ وَكُلَّ شَيْءٍ بِحَضْرَتِهِ انْقَلَبَ سَاجِدًا، قَالَ فَقَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَسْجُدُ بِهَا بَعْدُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ سورہ صٓ لکھ رہے ہیں، پس جب وہ اس کے سجدے (کی آیت) تک پہنچے تو انہوں نے دوات، قلم اور ہر موجود چیز کو سجدے میں پڑے ہوئے دیکھا، راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے یہ (خواب کا) واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیان کیا، پس اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

سجداتِ تلاوت کی تعداد

سجداتِ تلاوت کی تعداد میں علماء کا اختلاف ہے، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چودہ سجدے ہیں، ان میں سے دو سجدے سورۂ حج کے اور تین سجدے مفصل (سورۂ نجم، الانشقاق اور العلق) میں ہیں، جب کہ سورہ صٓ کا سجدہ ان کے نزدیک نہیں ہے اور ان کے نزدیک سورۂ صٓ کا سجدہ، سجدۂ شکر ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گیارہ سجدے ہیں، ان کے نزدیک مفصل کے تین سجدے نہیں ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چودہ سجدے ہیں، وہ سورۂ صٓ کے سجدے کو مانتے ہیں لیکن سورۂ حج کے دوسرے سجدے کو نہیں مانتے اور حضرت امام احمد بن حنبل کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں، وہ قرآن مجید کے تمام سجدوں کو مانتے ہیں۔ (شرح المسلم للامام النواوی ج ا ص ٢١٥)

سجدۂ تلاوت کے سنت یا واجب ہونے میں ائمہ کا اختلاف

حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور جمہور علماء کے نزدیک سجدۂ تلاوت سنت ہے، واجب نہیں ہے جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے، فرض نہیں ہے۔

(شرح المسلم للامام النواوی ج ا ص ٢١٥)

سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل

سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھنے اور سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ سجدۂ تلاوت کے لیے وضو اور قبلہ رخ ہونا شرط ہے' نیز اس کے لیے وقت کا ہونا بھی شرط ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے غیر مکروہ وقت میں سجدہ والی آیت پڑھی یا سنی لیکن اسے مکروہ وقت میں ادا کیا تو یہ جائز نہ ہوگا' البتہ مکروہ وقت میں تلاوت کی یا سنی تو پھر مکروہ وقت میں سجدہ جائز ہوگا۔ سجدۂ تلاوت سے پہلے اور آخر میں تکبیر (اللہ اکبر) کہنا سنت ہے اور قیام کرنا مستحب ہے۔ سجدۂ تلاوت اوقاتِ مکروہہ میں جائز ہے' اوقاتِ ممنوعہ میں جائز نہیں۔ اگر ایک مجلس میں آیت سجدہ کو بار بار پڑھا گیا تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا اور اگر ایک مجلس میں متعدد آیات سجدہ پڑھی گئیں تو ہر آیت سجدہ الگ سجدہ ہوگا۔ سجدۂ تلاوت کے لیے ''اللّٰہ اکبر'' کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھائے جائیں' نہ التحیات پڑھی جائے اور نہ ہی سلام پھیرا جائے۔ نماز میں اگر آیت سجدہ تلاوت کی تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے' تاخیر سے گناہ گار ہوگا اور اگر بیرونِ نماز آیت سجدہ تلاوت کی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں' البتہ بہتر ہے کہ فوراً کر لیا جائے۔ ایک رکعت میں آیت سجدہ کو بار بار پڑھا تو ایک ہی سجدہ کافی ہے اور اگر تمام رکعتوں میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لیے ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ اگر نماز میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے سے رہ جائے تو وہ ساقط ہو جاتا ہے۔ نماز میں سجدۂ تلاوت کی آیت پر رکوع کر لیا جائے یا اس کے بعد تین آیات پڑھ کر رکوع کر لیا جائے اور رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لی جائے تو سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے' علیحدہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر رکوع میں نیت نہ کی ہو تو سجدہ میں بغیر نیت سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے' علیحدہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں' اور اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد تین آیات سے زیادہ پڑھ کر رکوع کیا تو علیحدہ سجدہ کرنا پڑے گا' اور اگر کافر' بچہ' پاگل' حیض ونفاس والی عورت آیت سجدہ پڑھیں یا سنیں تو ان پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب نہیں' کیونکہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں۔ اگر امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدۂ تلاوت نہ کیا تو مقتدی بھی نہ کرے' اگرچہ مقتدی نے آیت سجدہ سن لی ہو' (سجدہ تلاوت صرف انسان کی تلاوت سے واجب ہوتا ہے) اگر پہاڑ یا بیاباں (یا گنبد) وغیرہ سے ٹکرا کر سجدۂ تلاوت کی بازگشت سنی یا پرندے (طوطے) نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔ (درمختار' ردالمختار)

ریڈیو' ٹی وی سے سجدۂ تلاوت سننے سے سجدہ کا حکم

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

کیسٹ (خواہ آڈیو یا ویڈیو) سے سجدۂ تلاوت کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا' ریڈیو اور ٹی وی سے جو قراءت نشر ہوتی ہے اس میں بالعموم ریکارڈنگ پیش کی جاتی ہے' اس لیے ان کی آواز پر بھی سجدہ واجب نہ ہوگا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۴)

۸ - بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

۱۷۸۵/۹۱۵ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِي رِوَايَةٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ) فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے (اور ایک روایت میں ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا) تو میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے چل پڑا' یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک باغ میں تشریف لے گئے اور سجدہ کیا تو بہت لمبا سجدہ کیا' یہاں تک کہ مجھے اس بات کا خوف وخدشہ ہونے لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

حَتّٰی خِفْتُ اَوْ خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ قَدْ تَوَفَّاہُ اَوْ قَبَضَہٗ، قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ مَالَكَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَہٗ، فَقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَتَوَجَّہَ نَحْوَ صَدَقَتِہٖ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ نَفْسَہٗ فِیْھَا، فَدَنَوْتُ مِنْہُ فَجَلَسَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا، قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَجَدْتَ سَجْدَۃً خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَكَ فِیْھَا، فَقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَانِیْ فَبَشَّرَنِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ شُکْرًا.

روح کو قبض نہ کرلیا ہو، پس میں آیا اور دیکھنے لگا تو آپ (ﷺ) نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: اے عبد الرحمٰن! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں وہ واقعہ عرض کر دیا، آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دوں؟ اللہ تعالیٰ آپ (کی رضا و خوشنودی) کے لیے فرماتا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود پڑھا، میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جس شخص نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا' (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور ایک باغ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں داخل ہو گئے، پس آپ (ﷺ) کی طرف رخ انور کیا اور سجدے میں چلے گئے تو بہت دراز سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سجدے میں آپ (ﷺ) کی روح کو قبض کر لیا ہے، پس میں آپ (ﷺ) کے قریب ہوا اور میں بیٹھ گیا، تو آپ (ﷺ) نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں عبد الرحمٰن ہوں، فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا سجدہ کیا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے اس سجدے میں آپ کی روح نہ قبض کر لی ہو، آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود پڑھا، میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جس شخص نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا، سو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا۔

۱۷۸۶/۹۱۶ - عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ بَشِیْرٌ یُبَشِّرُہٗ بِظَفَرِ جُنْدٍ لَہٗ عَلٰی عَدُوِّھِمْ وَرَاْسُہٗ فِیْ حِجْرِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَامَ فَخَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ اَنْشَاَ یُسَائِلُ الْبَشِیْرَ فَاَخْبَرَہٗ فِیْمَا اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَلِیَ اَمْرَھُمْ امْرَاَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ ھَلَکَتِ الرِّجَالُ اِذَا اَطَاعَتِ النِّسَاءَ ھَلَکَتِ الرِّجَالُ اِذَا اَطَاعَتِ النِّسَاءَ ثَلَاثًا.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں ایک خوش خبری دینے والا آیا اور اس نے آپ (ﷺ) کو آپ (ﷺ) کے (بھیجے ہوئے) لشکر کی اپنے دشمن پر فتح یاب ہونے کی خوش خبری دی، اور اس وقت آپ (ﷺ) کا سر اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا، پس آپ (ﷺ) کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے، پھر خوش خبری دینے والے سے پوچھتے رہے، اس نے آپ (ﷺ) کو جو باتیں بتائیں، ان میں سے ایک یہ خبر دی کہ ان لوگوں کے معاملات کی حاکم عورت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مرد عورتوں کی اطاعت کریں

گے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، جب مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، یہ جملہ تین بار دُہرایا۔

﴿قُلْتُ﴾ وَسَجَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ وَجَدَ ذَا الثُّدَيَّةِ فِي الْخَوَارِجِ وَسَجَدَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ لَمَّا بُشِّرَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

(میں کہتا ہوں:) اور جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے (مخدع نامی) ذوثدیہ (جس کے ہاتھ کی ہتھیلی عورت کے پستان کی طرح (اُبھری ہوئی) تھی اور اس کا سر عورت کے پستان کے سرے کی طرح تھا) کو پایا تو (بطور شکریہ) سجدہ کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خوش خبری دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول فرما لیا ہے تو انہوں نے (شکریہ کے طور پر) سجدہ کیا۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

نمازِ نفل کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَاِنَّهَا تُجْبَرُ نَقْصُ الْفَرِيْضَةِ

نمازِ نفل کی فضیلت اور نمازِ نفل، فرض نماز کی کمی کو پورا کرتی ہے

۱۷۸۷/۹۱۷ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُخْتِهِ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ صَلّٰى) لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَفِيْ اُخْرٰى فِيْ لَيْلِهٖ وَنَهَارِهٖ) ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً (وَفِيْ رِوَايَةٍ سَجْدَةً) تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، اَوْ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ، وَ قَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ، وَ قَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان بندہ دن رات میں اچھی طرح وضو کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعتیں نفل نماز (سنتیں) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا، یا (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس کے بعد ہمیشہ یہ سنتیں پڑھتی ہوں، حضرت عمرو (بن اوس) کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد ہمیشہ یہ سنتیں پڑھتا ہوں اور حضرت نعمان (بن سالم) نے بھی اسی طرح کہا۔

۱۷۸۸/۹۱۸ - عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دن رات میں فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۷۸۹/۹۱۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِیْ وَلَمْ یَرْفَعْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا اِلَّا بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مسلمان بندہ دن میں بارہ رکعتیں نفل نماز (سنتیں) پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔

۱۷۹۰/۹۲۰ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِیَةَ بْنِ خُدَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَنْتَقِصُ اَحَدُكُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ شَیْئًا اِلَّا اَتَمَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُبْحَتِهٖ.

حضرت عبدالرحمٰن بن معاویہ بن خدیج کا بیان ہے کہ میں نے کندہ کے ایک شخص سے حدیث سنی، اس شخص نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک انصاری صحابی نے حدیث بیان کی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں کسی شخص کی نماز میں سے کچھ کمی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کمی کو اس کے نفل سے پورا کرتا ہے۔

۲ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

نفلی نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۱۷۹۱/۹۲۱ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ حِیْنَئِذٍ فَلْیُصَلِّ فِیْ بَیْتِهٖ رَكْعَتَیْنِ، وَلْیَجْعَلْ فِیْ بَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَیْرًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز مسجد میں پوری کر چکے، پھر وہ اسی وقت اپنے گھر لوٹ آئے تو وہ اپنے گھر میں دو رکعت نماز (نفل) پڑھ لے، اور وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے مقرر کرلے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت رکھ دیتا ہے (کہ اس گھر میں رحمتوں اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے)۔

۱۷۹۲/۹۲۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَیْرًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی مقرر کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت رکھ دیتا ہے (اور رحمتوں اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے)۔

۱۷۹۳/۹۲۳ - عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے سوا آدمی کی افضل (بہترین) نماز وہ ہے جس کو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔

١٧٩٤/٩٢٤ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

١٧٩٥/٩٢٥ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوْهَا عَلَيْكُمْ قُبُوْرًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

١٧٩٦/٩٢٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالصَّلٰوةُ فِيْ بَيْتِيْ فَقَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِيْ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً.

حضرت عبداللہ بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے اور مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اور اپنے گھر میں بھی نماز پڑھتا ہوں، تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کس قدر قریب ہے، باوجود اس کے میرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسند ہے سوائے فرض نماز کے۔

١٧٩٧/٩٢٧ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا نُوْرٌ فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا نور ہے، پس جو چاہے اپنے گھر کو منور (روشن) کرے۔

١٧٩٨/٩٢٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا (وَفِيْ لَفْظٍ) صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

٣ - بَابُ جَامِعِ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَرَوَاتِبِ الْفَرَائِضِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کے نفل اور فرائض کے ساتھ والی مؤکدہ سنتوں کا بیان

١٧٩٩/٩٢٩ - عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ

حضرت عاصم بن ضمرہ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم اس (پر عمل کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے کہا کہ آپ

لَا تُطِيقُونَهُ قَالَ قُلْنَا اَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذْ مِنْهُ مَا اَطَقْنَا، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ اَمْهَلَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تِلْكَ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ يُدَاوِمُ عَلَيْهَا (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ لِاَبِي إِسْحَاقَ حِينَ حَدَّثَهُ يَا اَبَا إِسْحَاقَ يَسْوَى حَدِيثُكَ هٰذَا مِلْءَ مَسْجِدِكَ ذَهَبًا (وَفِي لَفْظٍ) قَالَ حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ يَا اَبَا إِسْحَاقَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِحَدِيثِكَ هٰذَا مِلْءَ مَسْجِدِكَ هٰذَا ذَهَبًا.

ہمیں اس بارے میں بتائیں، ہم اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کریں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو رک جاتے یہاں تک کہ جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا عصر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف سے بلند ہوتا ہے تو کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر رُک جاتے، یہاں تک کہ جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف سے بلند ہوتا ہے تو کھڑے ہو کر چار رکعات نماز پڑھتے، اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے، جب کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ہر دو رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مؤمنین و مسلمین پر سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کی نفل نماز کی سولہ رکعتیں ہیں، لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان پر بہت کم مداومت فرماتے، (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) جب ابواسحاق نے حبیب بن ابی ثابت کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے کہا: اے ابواسحاق! تمہاری یہ حدیث سونے سے بھری ہوئی مسجد کے برابر ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) حبیب بن ابی ثابت نے کہا: اے ابو اسحاق! تمہاری یہ مسجد اگر سونے سے بھی بھری ہوئی ہو تو تمہاری یہ حدیث مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

۱۸۰۰/۹۳۰ - ز وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ التَّطَوُّعِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَبِالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نفل نماز آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۸۰۱/۹۳۱ - ز عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى كُلِّ اِثْرِ صَلٰوةٍ (وَفِي رِوَايَةٍ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ) مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے سوائے فجر اور عصر کے۔

۱۸۰۲/۹۳۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور ظہر کے بعد دو رکعت نماز

رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا' وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ' قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلٰوةِ قَالَ أَيُّوبُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) أُرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْجُمُعَةُ وَالْمَغْرِبُ فِي بَيْتِهِ' قَالَ وَأَخْبَرَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ' قَالَ وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا.

پڑھی' جب کہ دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر میں پڑھیں' حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ جب فجر طلوع ہوتی اور مؤذن نماز کے لیے اذان دیتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے تھے۔ ابوایوب (راوی) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہلکی پھلکی دو رکعتیں (طلوعِ فجر کے بعد) اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اپنے گھر میں پڑھتے تھے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد پڑھیں اور دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت جمعہ کے بعد پڑھیں' لیکن میں نے جمعہ اور مغرب کی سنتیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر میں پڑھیں' حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ مجھے میری بہن حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہوتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہلکی پھلکی دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے تھے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ (طلوعِ فجر کا وقت) ایسا وقت تھا جس میں' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔

۱۸۰۳/۹۳۳ - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي لَا يَدَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

حضرت مغیرہ بن سلمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ نماز جس کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے (پابندی سے ادا کرتے) تھے وہ یہ ہے: دو رکعت ظہر سے پہلے' دو رکعت ظہر کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت صبح سے پہلے۔

۱۸۰۴/۹۳۴ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ' وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِهِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ' وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ' وَكَانَ

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہر سے پہلے چار رکعت (نماز سنت) میرے گھر میں پڑھتے' پھر (مسجد میں) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے' پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے' لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے' پھر اپنے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے' لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے' پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رات کو اٹھ کر وتر سمیت نو

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا جَالِسًا، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا، وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا، قُلْتُ أَقَائِمًا أَوْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، قُلْتُ كَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا كَانَ قَائِمًا وَكَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا كَانَ قَاعِدًا؟ قَالَتْ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

رکعتیں پڑھتے تھے اور آپ (ﷺ) رات کی نماز میں لمبا قیام اور لمبا قعود کرتے تھے اور جب کھڑے ہوکر قراءت کرتے تو رکوع وسجود بھی قیام کی حالت میں کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے، پھر (مسجد میں) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) چار رکعت نماز (سنت) ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد پڑھتے تھے اور دو رکعت نماز عصر سے پہلے، دو رکعت نماز مغرب کے بعد اور دو رکعت نماز عشاء کے بعد پڑھتے تھے، پھر رات کو اٹھ کر (وتر سمیت) نو رکعتیں پڑھتے تھے، (عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: کیا کھڑے ہوکر پڑھتے تھے یا بیٹھ کر پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) رات کو کافی دیر تک کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور کافی دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے، میں نے پوچھا کہ جب آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو (رکوع و سجود) کس طرح کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو (رکوع وسجود) کس طرح کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) جب کھڑے ہوکر قراءت کرتے تو رکوع (وسجود) بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع (وسجود) بھی بیٹھ کر کرتے، اور صبح کی (فرض) نماز سے پہلے دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے۔

۱۸۰۵/۹۳۵ - عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَرْسَلَ أَبِيْ امْرَأَةً إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا أَيُّ الصَّلٰوةِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاظِبَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا يُطِيْلُ فِيْهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحْسِنُ فِيْهِنَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَأَمَّا مَا لَمْ يَكُنْ يَدَعُ صَحِيْحًا وَلَا مَرِيْضًا وَلَا غَائِبًا وَلَا شَاهِدًا، فَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

حضرت قابوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے ایک عورت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سی نماز پر مداومت ومواظبت کرنا زیادہ پسند تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) چار رکعت نماز (سنت) ظہر سے پہلے پڑھتے تھے جن میں لمبا قیام کرتے اور اچھی طرح رکوع اور سجود کرتے تھے، بہرحال فجر سے پہلے دو رکعت نماز (سنت) کو تندرستی میں، بیماری میں اور غائب وحاضر میں (یعنی کسی بھی حالت میں) پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

٤ - بَابُ رَاتِبَةِ الظُّهْرِ وَمَا

ظہر کی سنتوں اور ان کی

جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

١٨٠٦/٩٣٦ - عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِعَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْمَوْتُ اشْتَدَّ جَزَعُهُ فَقِيْلَ لَهُ مَا هٰذَا الْجَزَعُ؟ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ يَعْنِيْ اُخْتَهُ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ.

١٨٠٧/٩٣٧ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَاُحِبُّ اَنْ اُقَدِّمَ فِيْهَا عَمَلًا صَالِحًا.

١٨٠٨/٩٣٨ - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الرَّكَعَاتُ الَّتِيْ اَرَاكَ قَدْ اَدْمَنْتَهَا، قَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا خَيْرٌ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقْرَاُ فِيْهِنَّ كُلِّهِنَّ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ فَفِيْهَا سَلَامٌ فَاصِلٌ؟ قَالَ لَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ تُدِيْمُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَرْتَفِعَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

فضیلت کا بیان

حضرت حسان بن عطیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عنبسہ بن ابی سفیان کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی بے قراری میں شدت آ گئی' ان سے پوچھا گیا کہ یہ (اتنی) بے قراری کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے چار رکعت نماز ظہر سے پہلے اور چار رکعت ظہر کے بعد پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کا گوشت دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا' پس جب سے میں نے ان (کی فضیلت) کے بارے میں سنا ہے' اس وقت سے میں نے ان کو کبھی نہیں چھوڑا۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں' پس میں چاہتا ہوں کہ اس میں نیک عمل بھیجنے میں سبقت کروں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعت نماز پڑھنے میں مداومت (مواظبت و پابندی) کرتے تھے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ان رکعتوں کو پابندی سے پڑھتے ہیں' ان کی کیا فضیلت ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سورج ڈھلتے ہی آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے' پس میں چاہتا ہوں کہ اس (گھڑی) میں میری نیکی اوپر جائے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ان سب رکعتوں میں قراءت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ان میں سلام فاصل ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے' ان سے پوچھا گیا کہ آپ اس نماز کو پابندی سے پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ وہ گھڑی ہے جس

میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس میں چاہتا ہوں کہ اس (گھڑی) میں میرا نیک عمل اوپر جائے۔

۱۸۰۹/۹۳۹ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَلَمْ اَرَهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کیے ہیں، تو میں نے نہیں دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر سے پہلے کی دو رکعت نماز کو چھوڑا ہو۔

۱۸۱۰/۹۴۰ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلٰى حَالٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور صبح سے پہلے کی دو رکعت کو کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۵ - بَابُ رَاتِبَةِ الْعَصْرِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

عصر کی سنتوں اور ان کی فضیلت کا بیان

۱۸۱۱/۹۴۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے۔

۱۸۱۲/۹۴۲ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعتوں میں مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنوں اور مسلمانوں پر سلام سے فاصلہ کرتے تھے۔

٦ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

۱۸۱۳/۹۴۳ - عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۸۱۴/۹۴۴ - عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْمُبَرَّاَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ اُكَذِّبْهَا.

حضرت مسروق کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبوبہ، مبراء حضرت (عائشہ) صدیقہ بنت صدیق (رضی اللہ عنہا) نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، سو میں ان (دو رکعتوں) کو نہیں جھٹلا سکتی۔

۱۸۱۵/۹۴۵ - عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِيْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ رَكْعَتَيْنِ) بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ.

حضرت ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پاس عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کبھی نہیں چھوڑیں۔

۱۸۱۶/۹۴۶ - عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَمَسْرُوْقًا يَقُوْلَانِ نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ يَوْمٍ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسود بن یزید اور حضرت مسروق کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن میں جب بھی میرے پاس ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے۔

۱۸۱۷/۹۴۷ - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ صَلِّ، اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَوْمَكَ اَهْلَ الْيَمَنِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: پڑھا کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے یمنی لوگوں کو طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۸/۹۴۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلٰوتَانِ لَمْ يَتْرُكْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ سِرًّا وَلَا عِلَانِيَةً، رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازیں نہ خفیہ طور پر چھوڑیں اور نہ ہی ظاہری طور پر چھوڑیں' دو رکعت عصر کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ ذِكْرِ سَبَبِهِمَا وَمَنْ قَالَ اِنَّهُمَا قَضَاءٌ عَنْ رَاتِبَةِ الظُّهْرِ وَاخْتِلَافِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهِمَا

نمازِ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا سبب اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ (دو رکعت) ظہر کی سنتوں کی قضاء تھیں اور ان میں امہات المؤمنین کا اختلاف

۱۸۱۹/۹۴۹ - عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَجْمَعَ اَبِيْ عَلَى الْعُمْرَةِ فَلَمَّا حَضَرَ خُرُوْجُهُ قَالَ اَيْ بُنَيَّ لَوْ دَخَلْنَا عَلَى الْاَمِيْرِ فَوَدَّعْنَاهُ، قُلْتُ مَا شِئْتَ، قَالَ فَدَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ فِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِيْ يُصَلِّيْهِمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مِمَّنْ اَخَذْتَهُمَا يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ؟ قَالَ

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام کا بیان ہے کہ میرے والد نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا' پس جب آپ کے روانہ ہونے کا وقت آیا تو فرمایا: اے بیٹے! اگر ہم حاکم مدینہ (مروان بن حکم) کے پاس جا کر اس کو الوداع کہیں تو اچھا ہے' میں نے عرض کیا: جیسے آپ کی مرضی' چنانچہ ہم مروان کے پاس گئے اور اس وقت اس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت موجود تھی جن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے' پس لوگوں نے ان دو رکعتوں کا تذکرہ کیا جنہیں حضرت ابن زبیر پڑھتے تھے' تو مروان نے ابن زبیر سے کہا: اے ابن زبیر! تم نے یہ دو رکعتیں کس شخص

أَخْبَرَنِي بِهِمَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ، فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى عَائِشَةَ مَا رَكْعَتَانِ يَذْكُرُهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ عَنْكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ مَا رَكْعَتَانِ زَعَمَتْ عَائِشَةُ أَنَّكِ أَخْبَرْتِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ، لَقَدْ وَضَعَتْ أَمْرِي عَلَى غَيْرِ مَوْضِعِهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَقَدْ أُتِيَ بِمَالٍ فَقَعَدَ يَقْسِمُهُ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْعَصْرِ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَكَانَ يَوْمِي فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَقُلْنَا مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ أُمِرْتَ بِهِمَا؟ قَالَ لَا، وَلٰكِنَّهُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشَغَلَنِي قَسْمُ هٰذَا الْمَالِ حَتَّى جَاءَنِي الْمُؤَذِّنُ بِالْعَصْرِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَلَيْسَ قَدْ صَلَّاهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً؟ وَاللَّهِ لَا أَدَعُهُمَا أَبَدًا، وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهُمَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا.

سے لی ہیں؟ انہوں نے کہا: ان دو رکعتوں کے بارے میں مجھے حضرت ابوہریرہ نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حدیث سنی، مروان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیغام بھیج کر پوچھا کہ وہ دو رکعتیں کیا ہیں، جن کا ذکر ابن زبیر کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے آپ کے حوالہ سے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد ان دو رکعت کو پڑھا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ مجھے حضرت ام سلمہ نے بتایا تھا، پھر مروان نے حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں پیغام بھیج کر پوچھا کہ وہ دو رکعتیں کیا ہیں، جن کے متعلق حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ نے ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد ان دو رکعتوں کو پڑھا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ نے یہ سن کر کہا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ کی مغفرت فرمائے، انہوں نے میری بات کو مناسب مقام نہیں دیا، (دراصل واقعہ یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب کہ مال آچکا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ کر اس (مال) کو تقسیم کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس عصر کی (نماز کی) اطلاع کرنے کے لیے مؤذن آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر میرے پاس تشریف لائے اور وہ میری باری کا دن تھا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ کیا آپ کو ان کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟ فرمایا: نہیں! لیکن یہ وہ دو رکعتیں ہیں جن کو میں ظہر (کی فرض نماز) کے بعد پڑھا کرتا ہوں، پس مجھے اس مال کی تقسیم نے مشغول رکھا یہاں تک کی عصر کی (نماز کی) اطلاع کرنے کے لیے میرے پاس مؤذن آیا (اور میں نے عصر کی نماز پڑھی) تو میں نے ان دو رکعت کو چھوڑنا پسند نہ کیا، حضرت ابن زبیر نے اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر کہا: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعت کو ایک مرتبہ نہیں پڑھا؟ اللہ کی قسم! میں ان دو رکعتوں کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ دو رکعتیں نہ اس سے پہلے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ ہی اس کے بعد دیکھا ہے۔

۹۵۰/۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ زَعَمَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی کو ان سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد کوئی نماز پڑھی تھی؟

إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا؟ قَالَتْ أَمَّا عِنْدِي فَلَا وَلٰكِنْ أُمُّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَأَرْسِلْ إِلَيْهَا فَاسْئَلْهَا، فَأَرْسَلَ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ، دَخَلَ عَلَيَّ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أُنْزِلَ عَلَيْكَ فِي هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَشُغِلْتُ فَاسْتَدْرَكْتُهَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی نماز نہیں پڑھی، البتہ حضرت ام سلمہ نے مجھے خبر دی کہ آپ (ﷺ) نے عصر کے بعد نماز پڑھی تھی، سو تم ان کی طرف کسی کو بھیج کر ان سے پوچھ لو، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ (ﷺ) عصر کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ان دو رکعتوں کے بارے میں آپ پر وحی نازل ہوئی ہے؟ فرمایا: نہیں! لیکن میں نے ظہر کی نماز پڑھی (اور اس کے بعد کی دو رکعت کو نہیں پڑھا تھا) کہ میں (کسی کام میں) مشغول ہو گیا تھا، پس میں نے عصر کے بعد (دو رکعت نماز پڑھ کر) ان فوت شدہ دو رکعتوں کی تلافی کی ہے۔

۱۸۲۱/۹۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ ذَكَرْتُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ أُنَاسًا يُصَلُّونَهَا، وَلَمْ نَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا وَلَا أَمَرَ بِهِمَا، قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاكَ مَا يَقْضِي النَّاسَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَا رَكْعَتَانِ تَقْضِي بِهِمَا النَّاسَ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَأَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ رَجُلَيْنِ، إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ، وَيَقُولُ مَا رَكْعَتَانِ زَعَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّكِ أَمَرْتِيهِ بِهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ؟ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ مَا أَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، قَالَ فَدَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْنَاهَا مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَتْ يَرْحَمُهَا اللّٰهُ، أَوَلَمْ أُخْبِرْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا.

حضرت یزید بن ابی زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن حارث (رضی اللہ عنہ) سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اور عبداللہ بن عباس، حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئے، حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے ابن عباس! میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کا ذکر کر چکا ہوں اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے ہیں، لیکن ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ (ﷺ) نے ان (کے پڑھنے) کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: یہ وہ چیز ہے جس (کی ادائیگی) کا حضرت ابن زبیر لوگوں کو حکم دیتے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیر آئے تو حضرت معاویہ نے کہا: وہ دو رکعتیں کیا ہیں جن (کے ادا کرنے) کا آپ لوگوں کو حکم دیتے ہیں؟ حضرت ابن زبیر نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کی، حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس دو آدمیوں کو بھیجا (اور کہا کہ ان کی خدمت میں عرض کرنا کہ) امیر المؤمنین آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور پوچھ رہا ہے کہ ابن زبیر کہتے ہیں کہ آپ نے انہیں عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، تو وہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کی خبر حضرت ام سلمہ نے دی تھی، راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان کو وہ بات بتائی جو حضرت عائشہ نے کہی تھی، حضرت ام سلمہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ پر رحم فرمائے، کیا میں

نے انہیں یہ خبر نہیں دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (دو رکعت کے پڑھنے) سے منع فرمایا۔

۱۸۲۲/۹۵۲ - عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، جَاءَهُ نَاسٌ بَعْدَ الظُّهْرِ فَشَغَلُوْهُ فِیْ شَیْءٍ فَلَمْ یُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَیْئًا حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ، قَالَتْ فَلَمَّا صَلَّی الْعَصْرَ دَخَلَ بَیْتِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز کے بعد کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے ایک بار کے' آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں ظہر کے بعد لوگ آئے اور انہوں نے آپ (ﷺ) کو کسی چیز میں اتنا مصروف رکھا کہ ظہر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھ سکے' یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی' پس جب آپ (ﷺ) عصر کی نماز پڑھ چکے تو میرے گھر میں تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۸۲۳/۹۵۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ، فَلَمَّا فَرَغَ رَکَعَهُمَا فِیْ بَیْتِیْ، فَمَا تَرَکَهُمَا حَتّٰی مَاتَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ فَسَاَلْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْهُ، قَالَ قَدْ کُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ تَرَکْنَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے' پس ایک مرتبہ آپ (ﷺ) کسی کام میں مشغولیت کی وجہ سے وہ دو رکعتیں نہ پڑھ سکے' یہاں تک کی عصر کی نماز پڑھی' پس جب آپ (ﷺ) عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو میرے گھر میں تشریف لا کر یہ دو رکعتیں پڑھیں' پھر آپ (ﷺ) نے ان (دو رکعتوں) کو وصال تک نہیں چھوڑا (یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے)۔ عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے (یعنی عصر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے) پھر ہم نے یہ عمل ترک کر دیا۔

۱۸۲٤/۹۵٤ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَی الصَّدَقَةِ قَالَتْ فَجَاءَتْهُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَشُغِلَ فِیْ قِسْمَتِهٖ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّاهَا۔

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) بھیجا' پس وہ آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں ظہر کے وقت حاضر ہوا' رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر پڑھی اور پھر اس (مالِ زکوٰۃ) کے تقسیم کرنے میں مشغول ہو گئے' یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی' پھر وہ (دو رکعتیں) پڑھیں۔

۱۸۲۵/۹۵۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ

نَوْفَلٍ قَالَ صَلّٰى مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ الْعَصْرَ فَالْتَفَتَ فَإِذَا أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَدَخَلَ وَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا مَعَهُ فَأَوْسَعَ لَهُ مُعَاوِيَةُ عَلَى السَّرِيْرِ فَجَلَسَ مَعَهُ، قَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ رَأَيْتُ النَّاسَ يُصَلُّوْنَهَا وَلَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا وَلَا أَمَرَ بِهَا؟ قَالَ ذَاكَ مَا يُفْتِيْهِمُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَسَلَّمَ فَجَلَسَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تَأْمُرُ النَّاسَ يُصَلُّوْنَهَا؟ لَمْ نَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا وَلَا أَمَرَ بِهَا، قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا عِنْدَهَا فِيْ بَيْتِهَا، قَالَ فَأَمَرَنِيْ مُعٰوِيَةُ وَرَجُلًا آخَرَ أَنْ نَأْتِيَ عَائِشَةَ فَنَسْأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا أَخْبَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْهَا، فَقَالَتْ لَمْ يَحْفَظِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، إِنَّمَا حَدَّثْتُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ فَسَأَلْتُهُ قُلْتُ إِنَّكَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهِمَا، قَالَ إِنَّهُ كَانَ أَتَانِيْ شَيْءٌ فَشُغِلْتُ فِيْ قِسْمَتِهِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَأَتَانِيْ بِلَالٌ فَنَادَانِيْ بِالصَّلٰوةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَ النَّاسَ فَصَلَّيْتُهُمَا، قَالَ فَرَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّاهُمَا؟ فَلَا نَدَعُهُمَا، فقالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ لَا تَزَالُ مُخَالِفًا أَبَدًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّكَ لَمُخَالِفٌ، لَا تَزَالُ تُحِبُّ الْخِلَافَ مَا بَقِيْتَ)

رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور مڑ کر دیکھا تو لوگ عصر کے بعد نماز پڑھ رہے تھے، پس وہ گھر چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے چارپائی پر جگہ کشادہ کی (اور انہیں بٹھایا) اور خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، حضرت معاویہ نے کہا: یہ کون سی نماز ہے جسے میں نے لوگوں کو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ میں نے یہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا ابن زبیر لوگوں کو حکم دیتے ہیں، پس (اسی دوران) حضرت ابن زبیر بھی داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، حضرت معاویہ نے کہا: اے ابن زبیر! یہ کون سی نماز ہے جس کے پڑھنے کا آپ لوگوں کو حکم دیتے ہیں؟ حالانکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کا حکم دیا ہے، ابن زبیر نے کہا کہ مجھے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر میں ان کے پاس یہ نماز پڑھی ہے، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے مجھے اور ایک اور آدمی کو حکم دیا کہ ہم حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں پوچھیں، پس میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس بارے میں پوچھا اور انہیں وہ بات بتائی جو ابن زبیر نے ان کے حوالے سے بتائی تھی، تو انہوں نے فرمایا کہ ابن زبیر کو یاد نہیں رہا، میں نے اسے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد میرے پاس یہ دو رکعتیں پڑھیں تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا کہ آپ نے ایسی دو رکعتیں پڑھی ہیں جنہیں پہلے نہیں پڑھتے تھے، فرمایا: میرے پاس کچھ مال آیا تھا اور میں اس کی تقسیم میں مشغولیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا، میرے پاس بلال آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے لیے نداء دی تو میں نے یہ پسند نہ کیا کہ لوگوں کو روک کر ان دو رکعتوں کو پڑھوں، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ پھر میں نے واپس آ کر حضرت معاویہ کو خبر دی تو ابن زبیر نے کہا: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ دو رکعت نہیں پڑھیں؟ پس ہم ان (دو رکعت) کو نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت معاویہ نے ابن زبیر سے کہا کہ تم ہمیشہ مخالفت کرتے رہو گے (اور ایک روایت میں ہے: یقیناً تم مخالفت کرنے

والے ہو تم تاحیات اختلاف کو پسند کرتے رہو گے)۔

فَصْلٌ فِيْمَنْ قَالَ اِنَّهَا رَاتِبَةُ الْعَصْرِ

جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ (دو رکعت) عصر کی سنتیں ہیں

۱۸۲٦/۹۵٦ - عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدُ.

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عصر سے پہلے کی دو رکعتیں فوت ہو گئیں تو آپ (ﷺ) نے ان (دو رکعتوں) کو عصر کے بعد پڑھا۔

۱۸۲۷/۹۵۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَيْمُوْنَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ اَتْبَعَهُ رَجُلًا اٰخَرَ، فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَهِّزُ بَعْثًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ظَهْرٌ، فَجَاءَ ظَهْرٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَ يُقَسِّمُهُ بَيْنَهُمْ، فَحَبَسُوْهُ حَتّٰى اَرْهَقَ الْعَصْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلّٰى مَا كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَهَا، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَوْ فَعَلَ شَيْئًا يُحِبُّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس (ان سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے) کسی کو بھیجا، پھر اس کے پیچھے ایک اور آدمی کو بھیجا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (جہاد کے لیے) ایک لشکر تیار کر رہے تھے لیکن (ان کی مدد کے لیے) آپ (ﷺ) کے پاس مال نہیں تھا، پس صدقے کا مال آیا اور آپ (ﷺ) نے وہ مال ان (مجاہدین) میں تقسیم کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کو روک لیا یہاں تک کہ عصر کا وقت قریب آ گیا، اور رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں یا جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا، پڑھتے تھے، پس آپ (ﷺ) نے عصر کی نماز پڑھی، پھر گھر آ کر وہ نماز پڑھی جو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے، اور آپ (ﷺ) جب کوئی نماز پڑھتے یا کوئی عمل (وظیفہ وغیرہ) کرتے تو اس پر مداومت کو پسند کرتے تھے۔

۷ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَاتِبَةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی سنتوں کا بیان

۱۸۲۸/۹۵۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب (کی فرض نماز) کے بعد کی دو رکعت (نماز سنت) اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۲۹/۹۵۹ - عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوْا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو عبد الاشہل کے پاس تشریف لائے اور انہیں مغرب کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ دو رکعت (نماز سنت) اپنے گھروں میں (جا کر) پڑھو، ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ جس شخص نے مغرب

صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ تُجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي بَيْتِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ مِنْ صَلٰوةِ الْبُيُوْتِ، قَالَ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ مَا أَحْسَنَ مَا انْتَزَعَ (وَفِي رِوَايَةٍ) مَا أَحْسَنَ مَا نَقَلَ.

کے بعد کی دو رکعتیں مسجد میں پڑھیں تو اسے کافی نہ ہوں گی الّا یہ کہ وہ ان کو اپنے گھر میں پڑھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ گھروں کی نماز ہے انہوں نے فرمایا: (جس شخص نے یہ بات بتائی ہے) وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: وہ محمد بن عبد الرحمٰن (ابن ابی لیلیٰ) ہیں فرمایا: انہوں نے کتنی اچھی بات کہی ہے یا (فرمایا:) وہ کتنی اچھی چیز لائے ہیں (اور ایک روایت میں ہے:) انہوں نے کتنی اچھی چیز نقل کی ہے۔

۱۸۳۰/۹۶۰ - عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَلٰوةٍ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے بعد کسی نماز کا حکم دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان (سنن و نوافل پڑھنے کا حکم دیتے تھے)۔

۸ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا بیان

۱۸۳۱/۹۶۱ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَامَ مَنْ شَاءَ فَصَلّٰى حَتّٰى تُقَامَ الصَّلٰوةُ وَمَنْ شَاءَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ، وَذٰلِكَ بِعَيْنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کی مسجد میں جب مؤذن کھڑا ہو کر مغرب کی نماز کے لیے اذان دیتا تو جو چاہتا دو رکعت پڑھتا، پھر بیٹھ جاتا اور جو چاہتا کھڑا ہو کر اس وقت تک نماز پڑھتا رہتا جب تک کہ نماز کے لیے اقامت نہ کہی جاتی، اور (صحابہ کرام کا) یہ عمل نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوتا تھا۔

۱۸۳۲/۹۶۲ - وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ إِلَّا قَرِيْبٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مؤذن (مغرب کی) اذان دیتا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (مسجد کے) ستونوں کی طرف جلدی جلدی جاتے (اور انہیں آڑ بنا کر) مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا شروع کر دیتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے، حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑا ہی وقفہ ہوتا تھا۔

۱۸۳۳/۹۶۳ - عَنْ أَبِي الْخَيْرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَسْمَعُ أَذَانَ الْمَغْرِبِ، قَالَ فَأَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ يَرْكَعُ

حضرت ابو الخیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو تمیم عبد اللہ بن مالک جیشانی کو مغرب کی اذان سننے کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: کیا میں آپ کو تعجب میں ڈال دینے والی بات نہ بتاؤں کہ ابو تمیم جیشانی مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں، اور اس وجہ سے میں ان کو اچھا نہیں

رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْمِصَهُ قَالَ عُقْبَةُ اَمَا اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ.

سمجھتا' حضرت عقبہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایسا کرتے تھے (یعنی مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے)' میں نے کہا: اب آپ کو (ان کے پڑھنے سے) کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: (لوگوں کے دنیاوی معاملات میں بہت زیادہ) مصروفیت مانع ہے۔

۱۸۳۴/۹۶۴ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو' پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو' پھر تیسری بار فرمایا: جو چاہے پڑھے' یہ بات اس خدشہ سے کہی کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں گے۔

۱۸۳۵/۹۶۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِمَنْ شَاءَ.

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے' یہ کلمات آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ دُہرائے (اور تیسری بار فرمایا:) اس کے لیے جو چاہے۔

٩ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَاتِبَةِ الْعِشَاءِ

عشاء کی سنتوں کا بیان

۱۸۳۶/۹۶۶ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ بِسَجْدَةٍ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بَعْدُ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ.

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو چار رکعتیں پڑھتے اور (ان رکعتوں کو) ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے' پھر سو جاتے' یہاں تک کہ اس کے بعد اپنی رات کی نماز پڑھتے۔

۱۸۳۷/۹۶۷ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عشاء کے بعد کی دو رکعتیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ (ﷺ) کے گھر میں پڑھیں۔

۱۸۳۸/۹۶۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے' پھر میرے گھر میں تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے' اور رات کو وتر سمیت نو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۸۳۹/۹۶۹ - عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت شریح بن ہانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ صَلٰوةً اَحْرٰى اَنْ يُؤَخِّرَهَا اِذَا كَانَ عَلٰى حَدِيْثٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَمَا صَلَّاهَا قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى بَعْدَهَا اَرْبَعًا اَوْ سِتًّا وَمَا رَاَيْتُهُ يَتَّقِي عَلَى الْاَرْضِ بِشَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنِّي اَذْكُرُ اَنَّ يَوْمَ مَطَرٍ اَلْقَيْنَا تَحْتَهُ بَتًّا فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى خَرْقٍ فِيْهِ يَنْبُعُ مِنْهُ الْمَاءُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، قَالَ بَتًّا يَعْنِي النَّطْعَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

آپ (ﷺ) کسی نماز میں (اس کے اوّل وقت سے) تاخیر نہیں کرتے تھے، جب کہ لوگوں سے بات چیت میں (مصروف ہونے کے باعث) عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے، اور آپ (ﷺ) جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو اس (عشاء کی نماز) کے بعد چار یا چھ رکعتیں پڑھتے، اور میں نے آپ (ﷺ) کو (حالت نماز میں) کبھی کسی چیز (مٹی وغیرہ) سے بچتے ہوئے نہیں دیکھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن بارش ہوئی تو ہم نے آپ (ﷺ) کے نیچے چمڑے کا بچھونا بچھا دیا گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ اس کے سوراخ سے پانی نکل کر بہہ رہا ہے، (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے چمڑے کے بچھونے پر نماز پڑھی۔

١٠ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَفَضْلِهِمَا وَتَاْكِيْدِهِمَا

فجر کی دو رکعت سنت، اس کی فضیلت اور اس کی تاکید کا بیان

١٨٤٠/٩٧٠ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ هُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنت) کے بارے میں فرمایا: وہ (دو رکعت نماز سنت) میرے نزدیک دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

١٨٤١/٩٧١ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَا اِلٰى غَنِيْمَةٍ يَطْلُبُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی نفلی نماز اتنی جلدی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی جلدی صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے، اور نہ ہی میں نے آپ (ﷺ) کو مالِ غنیمت کے حصول میں اتنا خواہش مند دیکھا جتنی خواہش ان (دو رکعت) کے پڑھنے میں تھی (کیونکہ آخرت کی غنیمت دنیاوی غنیمت سے کہیں بہتر ہے)۔

١٨٤٢/٩٧٢ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدَعُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) کو پڑھنا نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

١٨٤٣/٩٧٣ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعت (سنت) سے زیادہ کسی نفل نماز کی حفاظت (و پابندی) نہیں کرتے تھے۔

١٨٤٤/٩٧٤ - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) مَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ ؟ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ.

حضرت شریح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (گھر سے مسجد کی طرف) تشریف لے جانے سے پہلے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے، پھر (مسجد کی طرف) تشریف لے جاتے۔

١٨٤٥/٩٧٥ - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ قَالَ كَانَ اَبِىْ وَجَدِّىْ وَعَمِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ، قَالَ سَلَمَةُ اَوْصَانِىْ بِصَلٰوةِ السَّحَرِ، قُلْتُ يَا اَبَتِ اِنِّىْ لَا اُطِيْقُهَا، قَالَ فَانْظُرِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعَنَّهُمَا وَلَا تَشْخَصْ فِي الْفِتْنَةِ.

حضرت سلمہ بن نبیط کا بیان ہے کہ میرے والد، میرے دادا اور میرے چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرفہ کی شام کو سرخ اونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے سحری کے وقت نماز (تہجد) پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا: ابا جان! میں یہ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے فرمایا: پھر تم فجر سے پہلے کی دو رکعت نماز (سنت) کی فکر کرو اور ان کو (پڑھنا) نہ چھوڑو اور فتنہ کے وقت خود کو ظاہر نہ کرنا (بلکہ اپنے گھر کو لازم پکڑنا)۔

١١ - بَابُ تَخْفِيْفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا

فجر کی دو رکعت ہلکی پھلکی پڑھنے اور ان رکعتوں میں قراءت کرنے کا بیان

١٨٤٦/٩٧٦ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ فِيْ بَيْتِيْ يُخَفِّفُهُمَا جِدًّا، قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُخَفِّفُهُمَا كَذٰلِكَ.

حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ بنت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں فجر کی دو رکعت نماز (سنت) انتہائی خفیف (ہلکی پھلکی) پڑھتے تھے، حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان رکعتوں کو اسی طرح ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

١٨٤٧/٩٧٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَكَتَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب مؤذن نمازِ فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٨٤٨/٩٧٨ - وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اِنِّىْ لَاَشُكُّ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَمْ لَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) اس قدر ہلکی پھلکی پڑھتے تھے کہ مجھے یہ خیال آتا کہ آیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان (رکعتوں) میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۸۴۹/۹۷۹ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قِيَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام سورۂ فاتحہ کی قراءت کی مقدار ہوتا تھا۔

۱۸۵۰/۹۸۰ - عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَكَانَ يُسِرُّ بِهِمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی دو رکعت (نمازِ سنت) میں ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللّٰہ احد'' پڑھتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ) ان (سورتوں) کو آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔

۱۸۵۱/۹۸۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ دو سورتیں ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللّٰہ احد'' کیا ہی اچھی سورتیں ہیں، ان کو فجر (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعتوں (سنتوں) میں پڑھا جائے۔

۱۸۵۲/۹۸۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) میں ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللّٰہ احد'' پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲ - بَابُ تَعَجُّلِهِمَا أَوَّلَ الْوَقْتِ وَالضَّجْعَةِ بَعْدَهُمَا

فجر کی دو رکعت کو اوّل وقت میں جلدی پڑھنے اور ان کے بعد لیٹنے کا بیان

۱۸۵۳/۹۸۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ كَأَنَّ الْأَذَانَ فِي أُذُنَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان ہوتے ہی فجر کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ لیتے تھے۔

۱۸۵۴/۹۸۴ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَي الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی دو رکعتیں اقامت کے قریب پڑھتے تھے۔

۱۸۵۵/۹۸۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز (سے پہلے) کی دو رکعتیں (سنتیں) اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے

الرَّكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

تھے۔

۱۸۵۶/۹۸۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھ چکے تو وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔

۱۸۵۷/۹۸۷ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا يُصَلِّي رُبَّمَا اضْطَجَعَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو بسا اوقات لیٹ جاتے تھے۔

۱۸۵۸/۹۸۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

۱۳ - بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفَصْلِ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَرْضِ وَرَاتِبَةٍ

فرض نماز اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ مستحب ہے

۱۸۵۹/۹۸۹ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَرَآهُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ ابْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت عبد اللہ بن رباح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، تو ایک شخص نے اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، بلاشبہ اہل کتاب اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنی (فرض اور نفل) نماز کے درمیان فاصلہ نہیں رکھتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا: خطاب کے بیٹے (عمر) نے (اس شخص کو بیٹھنے کا حکم دے کر) بہت اچھا کیا ہے۔

أَبْوَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ

رات کی نماز (نفل) اور وتر کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا وَأَفْضَلِ أَوْقَاتِهَا

رات کی نماز (نفل)، اس کی ترغیب اور اس کے افضل اوقات کا بیان

۱۸۶۰/۹۹۰ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، قِيْلَ اَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمُ.

گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ نماز جو آدھی رات میں پڑھی جائے' عرض کیا گیا: ماہِ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کا (روزہ افضل ہے) جس کو تم محرم کہتے ہو۔

۱۸۶۱/۹۹۱ - عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ يَهْبِطُ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ .

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے تہائی حصہ گزرنے تک مہلت دیتا ہے' پھر وہ (آسمان دنیا کی طرف) نزول (توجہ) فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے' کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دیا جائے۔

۱۸۶۲/۹۹۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهٖ بِالْمَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو (نماز کے لیے) جگاتا ہے اور وہ نماز پڑھتی ہے' پس اگر وہ انکار کرتی ہے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے' وہ نماز پڑھتا ہے' پھر اگر وہ انکار کرتا ہے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔

۱۸۶۳/۹۹۳ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْبِئْنِيْ عَنْ اَمْرٍ اِذَا اَخَذْتُ بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سلام پھیلاؤ' (مسکینوں اور بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرو' اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں' پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۸۶۴/۹۹۴ - عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُّ قِيَامِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ يَشُكُّ عَوْفٌ فَقَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَابِرِ اَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ ، وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ.

حضرت ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رات کے قیام (نماز پڑھنے) کا کون سا وقت افضل ہے؟ حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب آدھی رات گزر جائے' یا (فرمایا' یہ عوف نامی راوی کو شک ہے) آدھی رات کے وقت (کا قیام افضل ہے) لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

۱۸۶۵/۹۹۵ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَجَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ اَجْوَبُهُ دَعْوَةً، قُلْتُ اَوْجَبُهُ؟ قَالَ لَا بَلْ اَجْوَبُهُ، يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْإِجَابَةَ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، اور آخری رات کے درمیانی حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، میں نے عرض کیا: اس وقت اٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟ فرمایا: نہیں! بلکہ اس وقت میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

۱۸۶۶/۹۹۶ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا لِلصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا لِلْقِتَالِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، جب کوئی شخص رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے، جب لوگ نماز کے لیے صفیں بناتے ہیں اور جب لوگ (کفار سے) قتال کے لیے صف آراء ہوتے ہیں۔

۱۸۶۷/۹۹۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهٗ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، اور آپ نصف دہر روزے رکھتے تھے (یعنی ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آپ آدھی رات سوتے تھے، پھر قیام کرتے (اٹھ کر نماز پڑھتے) تھے، پھر اس کے بعد سو جاتے تھے، پھر آدھی رات کے بعد تہائی رات (یعنی جب رات کا چھٹا حصہ باقی رہ جاتا، اس وقت) قیام کرتے تھے۔

۱۸۶۸/۹۹۸ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهٗ، فَاِنْ مَرِضَ قَرَاَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّ اَحَدَكُمْ يَقُوْلُ بِحَسْبِيْ اَنْ اُقِيْمَ مَا كُتِبَ لِيْ وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کو قیام کیا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو نہیں چھوڑتے تھے (ہمیشہ رات کو قیام کرتے تھے)، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیمار ہو جاتے تو بیٹھ کر قراءت کرتے تھے، اور میں جانتی ہوں کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کہے گا کہ میرے لیے اتنا قیام کرنا کافی ہے جو میرے لیے لکھا گیا ہے۔

۱۸۶۹/۹۹۹ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ رِجْلَاهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (رات کو) نماز پڑھتے تو اس قدر لمبا قیام کرتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیروں پر ورم آ جاتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں (عبادت میں اس قدر مشقت اٹھاتے ہیں) جب کہ آپ کے اگلے پچھلے ذنب (بظاہر خلاف اولیٰ کام) بخش دیئے گئے ہیں؟ فرمایا:

فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

اے عائشہ! کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۸۷۰/۱۰۰۰ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ) فَقِيْلَ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ؟ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں پر ورم آ جاتا تھا' (اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رات کی نماز میں) اس قدر لمبا قیام کرتے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں پر ورم آ جاتا تھا) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے ذنب (بظاہر خلاف اولیٰ کام) معاف نہیں فرما دیئے؟ فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۸۷۱/۱۰۰۱ - عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ وَلَمْ يُصَلِّ شَيْئًا حَتّٰى اَصْبَحَ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهِ قَالَ يُوْنُسُ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّ بَوْلَهُ وَاللّٰهِ ثَقِيْلٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ آج رات فلاں آدمی سویا رہا اور اس نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ صبح ہو گئی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا تھا' یونس (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے کہا: اللہ کی قسم! اس (شیطان) کا پیشاب ثقیل ہوتا ہے۔

۱۸۷۲/۱۰۰۲ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ اللَّيْلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَذٰلِكَ مِنَ السَّحَرِ) فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ' قَالَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا' قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا وَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا ' قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنَيَّ وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا' اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ' فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ عَلٰى فَخِذِهِ' مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا' مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا' وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' (اور ایک روایت میں ہے: اور وہ سحری کا وقت تھا) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں نماز کے لیے جگایا' پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور رات کو کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہماری آہٹ نہ سنی تو دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں جگا کر فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (اٹھ کر) بیٹھ گیا اور اپنی آنکھیں ملنے لگا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو ہمارے لیے مقدر (واجب) کر دی گئی ہے' بلاشبہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ (قبضہ) میں ہیں' سو جب وہ ہمیں جگانا چاہتا ہے تو اٹھا دیتا ہے' پس (جب میں نے یہ کہا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے' درآں حالیکہ اپنے زانو پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو ہمارے لیے مقدر (واجب) کر دی گئی ہے' ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو ہمارے لیے مقدر (واجب) کر دی گئی ہے' اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۸۷۳/۱۰۰۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ

الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُوْنَنَّ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے رات کے قیام (تہجد) کو ترک کر دیا۔

۱۰۰۴/۱۸۷۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عُقِدَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثُ عُقَدٍ بِجَرِيْرٍ فَاِنْ قَامَ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اُطْلِقَتْ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ مَضٰى فَتَوَضَّاَ اُطْلِقَتِ الثَّانِيَةُ، فَاِنْ مَضٰى فَصَلّٰى اُطْلِقَتِ الثَّالِثَةُ، فَاِنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يَقُمْ شَيْئًا مِنَ اللَّيْلِ وَلَمْ يُصَلِّ اَصْبَحَ وَهُوَ عَلَيْهِ، يَعْنِي الْجَرِيْرَ (وَفِيْ لَفْظٍ) وَاِنْ هُوَ بَاتَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى يُصْبِحَ اَصْبَحَ وَعَلَيْهِ الْعُقَدُ جَمِيْعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو اس کے سر پر چمڑے کی رسی سے تین گرہیں لگا دی جاتی ہیں، پس اگر وہ (رات کو) اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھول دی جاتی ہے، اگر وہ چل کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ جا کر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھول دی جاتی ہے، اور اگر اس نے اس حالت میں صبح کی کہ نہ تو اس نے رات کو کچھ قیام کیا اور نہ ہی اس نے نماز پڑھی تو اس پر رسی کی گرہیں برابر لگی رہتی ہیں، (اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:) اور اگر اس نے اس حال میں رات گزاری کہ نہ تو اس نے (رات کو اٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، نہ وضو کیا اور نہ ہی نماز پڑھی یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو اس پر سب گرہیں لگی رہتی ہیں۔

۱۰۰۵/۱۸۷۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا اُنْثٰى اِلَّا وَعَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ ثَلَاثُ عُقَدٍ حِيْنَ يَرْقُدُ، فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِذَا قَامَ فَتَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت یا مرد سوتا ہے تو اس کے سر پر چمڑے کی رسی سے تین گرہیں لگا دی جاتی ہیں، پس جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کی سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَذْكَارِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ وَدَعَوَاتِهٖ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے اذکار، قراءت اور دعاؤں کا بیان

۱۰۰۶/۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب آپ (ﷺ) نماز میں داخل ہوئے (یعنی نماز شروع کی) تو کہا: "اللّٰہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ" پھر سورۂ بقرہ پڑھی، پھر رکوع کیا اور آپ (ﷺ) کا رکوع آپ (ﷺ) کے قیام کے برابر تھا اور رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کہتے رہے، پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا اور آپ (ﷺ) کا قومہ آپ (ﷺ) کے رکوع کے برابر تھا اور (قومہ میں) "لربی

45

وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ، وَكَانَ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ، وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي، قَالَ حَتَّى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِي يَشُكُّ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِأُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ فَافْتَتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيْسَتْ بِالْخَفِيَّةِ وَلَا بِالرَّفِيعَةِ قِرَاءَةً حَسَنَةً يُرَتِّلُ فِيهَا يُسْمِعُنَا، قَالَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ (فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ وَفِيهِ) قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ هُوَ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطُّوَلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، وَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، وَسُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ فَانْصَرَفَ وَقَدْ كَادَتْ تَنْكَسِرُ رِجْلَايَ.

"الحمد لربی الحمد" کہتے رہے' پھر آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا اور آپ (ﷺ) کا سجدہ بھی قیام کے برابر تھا اور (سجدہ میں) "سبحان ربی الاعلٰی ' سبحان ربی الاعلٰی" کہتے رہے' پھر (سجدے سے) سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ (جلسہ) سجدوں کے برابر تھا اور (جلسہ میں) "رب اغفرلی رب اغفرلی" کہتے تھے' یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے سورۂ بقرہ' آل عمران' نساء اور مائدہ یا انعام پڑھی' شعبہ راوی کو شک ہے کہ آیا آپ (ﷺ) نے سورۂ مائدہ پڑھی یا سورۂ انعام پڑھی (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ آپ (ﷺ) کی نماز کے ساتھ نماز پڑھوں' پس آپ (ﷺ) نے نماز شروع کی' نماز میں قرآن پاک کی قراءت کی' وہ قراءت نہ زیادہ آہستہ آواز میں تھی اور نہ بلند آواز میں تھی' وہ قراءت بہت ہی حسین تھی' اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے' ہمیں بھی سناتے تھے' پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا' اور وہ رکوع آپ (ﷺ) کے قیام کے برابر تھا' (پھر حسب سابق حدیث بیان کی) حضرت عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں کہ وہ رات کی نفل نماز تھی (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں کے بیان کیا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا تو آپ (ﷺ) نے سات رکعتوں میں سبع طُوَل (سات بڑی سورتیں' یعنی سورہ بقرہ' آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف اور سورۂ توبہ) پڑھیں' اور آپ (ﷺ) جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" پھر کہتے: "الحمد للّٰہ ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ" اور آپ (ﷺ) کا رکوع آپ (ﷺ) کے قیام کے برابر تھا اور آپ (ﷺ) کا سجدہ آپ (ﷺ) کے رکوع کے برابر تھا' پس آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے' در آں حالیکہ میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب تھیں۔

۱۸۷۷/۱۰۰۷ - عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَبِمَ كَانَ يَسْتَفْتِحُ؟ قَالَتْ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ

حضرت ربیعہ جرشی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو کیا کہتے تھے اور کس چیز سے (نماز کا) افتتاح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ (ﷺ) دس مرتبہ "اللہ اکبر" دس مرتبہ "سبحان اللہ" اور دس مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" کہتے تھے اور دس مرتبہ "استغفار" کرتے تھے' اور اس کے بعد دس

اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عَشْرًا، وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمَ الْحِسَابِ عَشْرًا.

مرتبہ یہ کلمات کہتے تھے: ''اللهم اغفرلی واهدنی وارزقنی'' (اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما) اور دس مرتبہ یہ کلمات کہتے تھے: ''اللهم انی اعوذ بك من الضيق يوم الحساب'' (اے اللہ! میں حساب (قیامت) کے دن کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔

۱۰۰۸/۱۸۷۸ - عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِیْ لِمَا اخْتَلَفْتُ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، قَالَ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ، قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هَمْزُهُ وَنَفْخُهُ وَنَفْثُهُ؟ قَالَ اَمَّا هَمْزُهُ فَهٰذِهِ الْمُوْتَةُ الَّتِیْ تَاْخُذُ بَنِیْ اٰدَمَ، وَاَمَّا نَفْخُهُ فَالْكِبْرُ، وَاَمَّا نَفْثُهُ فَالشِّعْرُ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو کس چیز سے نماز شروع کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار! اے غیب و حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں (اے اللہ!) میں نے تیرے اذن سے حق کی جن چیزوں میں اختلاف کیا ہے تو ان میں مجھے ثابت قدم رکھ، بلاشبہ تو جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے، یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے: اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس (شیطان) کے وسوسوں سے، اس کی لغویات سے اور اس کے تکبر سے (میں تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم شیطان مردود سے، اس کے ہمز سے، اس کے نفث سے اور اس کے نفخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس (شیطان) کا ہمز، اس کا نفث اور اس کا نفخ کیا ہے؟ فرمایا: اس کا ہمز، ایسے وسوسے ہیں جن سے وہ انسان کو پچھاڑ دیتا (قابو کر لیتا) ہے، اس کا نفخ، تکبر ہے اور اس کا نفث، لغویات و بے ہودہ باتیں ہے۔

۱۰۰۹/۱۸۷۹ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدھی رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کو منور (روشن) کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں،

الْحَمْدُ، اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

تو ہی آسمانوں، زمینوں اور ان میں رہنے والوں کا رب ہے، تو ہی سچا ہے، تیرا قول سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں نے تیری ہی اطاعت کی، تجھ پر ایمان لایا ہوں، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ہی خاطر جھگڑتا ہوں اور میں تیرے ہی فیصلے پر راضی ہوتا ہوں، پس (اے اللہ!) تو میرے اگلے، پچھلے اور پوشیدہ اور اعلانیہ (تمام) گناہوں کو معاف فرما، تو ہی ایسی ذات ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

۱۰۱۰/۱۸۸۰ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَمَقَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ.

سیدنا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس شخص نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پس آپ (ﷺ) اپنی نماز میں یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے لیے میرے گھر میں کشادگی فرما اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔

۱۰۱۱/۱۸۸۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَیْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَابَةِ اَیَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ؟ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ، قَالَ قُلْتُ لَهَا كَیْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اَیَجْهَرُ اَمْ یُسِرُّ؟ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یَفْعَلُ، وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ.

حضرت عبداللہ بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں کس طرح سوتے تھے، کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہر طرح کرتے تھے، کبھی غسل کر کے سوتے تھے اور کبھی وضو کر کے سوتے تھے، عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کس طرح قراءت کرتے تھے، بلند آواز سے کرتے تھے، یا آہستہ آواز میں کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہر طرح کرتے تھے، کبھی بلند آواز سے کرتے اور کبھی آہستہ آواز میں کرتے تھے۔

۱۰۱۲/۱۸۸۲ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدَّنَ وَثَقُلَ یَقْرَاُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ سَجَدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم شریف بھاری ہوگیا تو آپ (ﷺ) جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا، بیٹھ کر قراءت کرتے تھے اور جب سورت سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر ان (آیات) کو پڑھتے، پھر (رکوع اور) سجود کرتے۔

۱۰۱۳/۱۸۸۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو (نماز کے لیے) کھڑا ہو اور قرآن اس کی زبان پر اٹکنے لگے اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ وہ کیا کہہ رہا (پڑھ رہا) ہے تو

الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ.

وہ سو جائے۔

۳ - بَابُ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِیْ صِفَۃِ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے طریقہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مرویات

۱۸۸۴/۱۰۱۴ - عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلٰی بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَہُ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَہٗ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعَ، ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ اُذُنِیَ الْیُمْنٰی فَفَتَلَھَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی اَتَاہُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے اپنی خالہ، نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کی بیوی بستر کے طول میں لیٹ گئے، پس رسول اللہ ﷺ سو گئے، یہاں تک کہ جب آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر نیند کی وجہ سے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرنے لگے، پھر آپ (ﷺ) نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس کے پانی سے اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ میں نے بھی کھڑے ہو کر اسی طرح کیا جس طرح آپ (ﷺ) نے کیا تھا، پھر میں آپ (ﷺ) کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑا، پھر آپ (ﷺ) نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں (یعنی بارہ رکعتیں پڑھیں)، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے پاس مؤذن آیا تو آپ (ﷺ) نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں، پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

۱۸۸۵/۱۰۱۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰی اَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی اَرْبَعًا، قَالَ نَامَ الْغُلَیْمُ اَوْ کَلِمَۃً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ، نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر (اپنے گھر) تشریف لائے اور چار رکعت نماز پڑھی، پھر سو گئے، پھر کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھی، اور فرمایا: چھوٹا لڑکا سو گیا ہے، یا اس قسم کی کوئی بات کی، ابن عباس کہتے ہیں

نَحْوَهَا، قَالَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ صَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ اَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ.

کہ میں آ کر آپ (ﷺ) کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے مجھے اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر دیا' پھر آپ (ﷺ) نے پانچ رکعتیں پڑھیں' پھر دو رکعت (سنت فجر) پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ (ﷺ) کے خراٹوں کی آواز سنی' پھر (اٹھ کر بغیر وضو کیے صبح کی) نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ف: سیدنا ومولانا حضور نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ نیند سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا' کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا۔

١٠١٦/١٨٨٦ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّاْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَرْتَقِبُهُ، فَتَوَضَّاْتُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ، فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا، قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ، قَالَ فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ قَالَ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری' رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور قضائے حاجت کی' پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا' پھر اٹھ کر مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا منہ کھولا' پھر درمیانہ وضو کیا' پانی زیادہ استعمال نہیں کیا لیکن کامل وضو کیا' پھر آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی اس خدشہ سے اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں آپ (ﷺ) یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ (ﷺ) کی نگرانی کر رہا ہوں' پس میں نے وضو کیا اور آپ (ﷺ) کی بائیں جانب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے میرا کان پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا' رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی تیرہ رکعتیں پوری ہوئیں' پھر (تیرہ رکعتیں پڑھنے کے بعد) آپ (ﷺ) لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' اور آپ (ﷺ) جب بھی سوتے تھے خراٹے لیتے تھے' پھر آپ (ﷺ) کے پاس حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) آئے اور آپ (ﷺ) کو نماز کی اطلاع دی تو آپ (ﷺ) اٹھے اور بغیر وضو کیے نماز (سنت فجر) پڑھی' اور آپ (ﷺ) اپنی دعا میں یہ کلمات کہتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے' میرے کانوں میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے اور مجھے عظیم نور کر دے۔ کریب (راوی) کہتے ہیں کہ سات کلمات میرے دل میں (مجھے یاد) تھے جنہیں میں بھول گیا تھا' پھر میں حضرت عباس کی اولاد میں سے کسی کو ملا تو اس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ کلمات یہ ہیں: (اے

اللہ!) میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بال اور میری جلد (ان سب کو نور کر دے) اور اس نے (ان کلمات کے علاوہ) دو اور کلموں کا ذکر کیا تھا (یعنی چھٹے اور ساتویں کلمے کا ذکر کیا تھا)۔

۱۸۸۷/۱۰۱۷ - عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَبِتُّ عِنْدَهَا فَوَجَدْتُ لَيْلَتَهَا تِلْكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اٰدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰى نَاحِيَةٍ مِنْهَا، فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ فَاِذَا عَلَيْهِ لَيْلٌ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ قَالَ ثُلُثَاهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى قِرْبَةٍ عَلٰى شَجْبٍ فِيْهَا مَاءٌ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ، قَالَ يَزِيْدُ حَسِبْتُهُ قَالَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتٰى مُصَلَّاهُ فَقُمْتُ وَصَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ بِصَلٰوتِهِ فَاَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا عَرَفَ اَنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ بِصَلٰوتِهِ لَفَتَ يَمِيْنَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ دَنَا قَامَ فَصَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ حَتّٰى اِذَا ضَاءَ الْفَجْرُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ فَخِيْخَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث (رضی اللہ عنہا) کے پاس آ کر رات گزاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات ان کے ہاں موجود تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنے گھر تشریف لائے اور کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے چمڑے کے تکیہ پر اپنا سر مبارک رکھا (اور سو گئے) اور میں نے بھی آ کر اس (تکیہ) کے ایک کونے پر اپنا سر رکھا (اور سو گیا)، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور دیکھا تو ابھی رات تھی (تہجد کا وقت نہیں ہوا تھا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ''سبحان اللہ'' اور ''اللہ اکبر'' کہا اور پھر سو گئے، پھر اس وقت بیدار ہوئے جب آدھی رات یا دو تہائی رات گزر چکی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر کھونٹی پر لٹکی ہوئی مشک کے پاس آئے جس میں پانی تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرے کو دھویا، تین تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پیروں کو دھویا۔ یزید (راوی) کہتے ہیں کہ میرے گمان میں انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیروں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مصلیٰ (جائے نماز) پر آئے (اور نماز پڑھنے لگے) اور میں نے بھی اٹھ کر اسی طرح کیا جس طرح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کیا تھا، پھر میں آ کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہلت دی یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یقین ہو گیا کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی دائیں جانب رخ انور پھیرا اور میرا کان پکڑ کر مجھے گھما دیا یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے بقیہ حصے میں دو دو رکعتیں پڑھتے رہے، اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیال کیا کہ فجر (طلوع ہونے کے) قریب ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر چھ رکعتیں پڑھیں اور ساتویں رکعت کو وتر کیا، پھر جب صبح روشن ہو گئی تو آپ

فَصَلّٰی وَمَا مَسَّ مَاءً، فَقُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ قُلْتُ ذَاكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَهْ اِنَّهَا لَیْسَتْ لَكَ وَلَا لِاَصْحَابِكَ اِنَّهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ یُحْفَظُ.

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر دو رکعت (سنت فجر) پڑھی، پھر اپنا پہلو رکھا اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خراٹوں (کی آواز) کو سنا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نماز کی اطلاع دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی لیکن پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی بغیر وضو کیے نماز پڑھائی)۔ عکرمہ (راوی) کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ یہ (نیند کی وجہ سے وضو نہ ٹوٹنے والی) بات کتنی اچھی ہے، سعید بن جبیر نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہی بات حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کی تو انہوں نے فرمایا: باز رہو! یہ نہ تو تمہارے لیے ہے اور نہ ہی تمہارے اصحاب کے لیے ہے، یقیناً یہ (نیند سے وضو کا نہ ٹوٹنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے، کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محفوظ تھے۔

۱۸۸۸/۱۰۱۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْبَیْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ رَجَعَ اَیْضًا فَنَظَرَ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں رات گزاری، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور آسمان کی طرف دیکھا، پھر سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی: ''ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار...... یہاں تک کہ ......سبحانك فقنا عذاب النار'' تک پہنچے، پھر واپس گھر تشریف لائے اور مسواک کی اور وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر لیٹ گئے، پھر دوبارہ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور آسمان کی طرف دیکھا، پھر یہی آیت تلاوت کی، پھر واپس تشریف لا کر مسواک کی اور وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۱۸۸۹/۱۰۱۹ - وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ كُنْتُ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ مَعَهٗ عَلٰى یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰی ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً حَزَرْتُ قَدْرَ قِیَامِهٖ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں (ایک رات) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، میں نے ہر رکعت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قیام کی مقدار کا اندازہ لگایا جو (سورۂ) ''یا ایها المزمل'' (کی قراءت) کے برابر تھا۔

٤ - بَابُ مَا رُوِیَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کے طریقہ

عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ

کے حوالے سے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات

۱۸۹۰/۱۰۲۰ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو دو مختصر رکعتوں سے نماز شروع کرتے تھے۔

۱۸۹۱/۱۰۲۱ - وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ اثْنَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِيْ سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ بِخَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ أَذَانِهِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجُ مَعَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز (پڑھنے کے بعد) سے فجر تک تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے' ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور (ان رکعتوں کو) ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے تھے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نفل نماز میں اس قدر (طویل) سجدہ کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی شخص پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے' پس جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو کر ہلکی پھلکی دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے' پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس مؤذن آتا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے ساتھ (نماز پڑھانے کے لیے) تشریف لے جاتے۔

۱۸۹۲/۱۰۲۲ - عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَذَكَرَتِ الْوُضُوْءَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْمُ إِلٰى صَلٰوتِهِ فَيَأْمُرُ بِطُهُوْرِهِ وَسِوَاكِهِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى قُبِضَ، قُلْتُ إِنِّیْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ، قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ، أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾ فَلَا تَبَتَّلْ، قَالَ

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور نویں رکعت کو وتر بنا لیتے تھے اور (وتر کے بعد) دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضو کا ذکر کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب اپنی نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے تو وضو کا پانی اور مسواک لانے کا حکم دیتے تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بزرگ ہو گئے (جسم شریف بھاری ہو گیا) تو چھ رکعتیں پڑھتے اور ساتویں رکعت کو وتر بنا لیتے تھے اور (وتر کے بعد) دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ اسی پر عامل رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وصال ہو گیا' (سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ پھر) میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے ترکِ نکاح کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' انہوں نے فرمایا: ایسا

فَخَرَجَ وَقَدْ فَقُهَ فَقَدِمَ الْبَصْرَةَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى خَرَجَ إِلٰى أَرْضِ مُكْرَانَ فَقُتِلَ هُنَاكَ عَلٰى أَفْضَلِ عَمَلِهِ.

مت کرنا' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا: (ترجمہ) اور ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے تھے اور ان کے لیے بیویاں اور اولاد بنائی تھی' سو (اے سعد!) تم ترک نکاح اختیار نہ کرنا۔ راوی (حسن) نے کہا کہ وہ (سعد بن ہشام) عالم وفقیہ بن کر نکلے' وہ بصرہ آئے وہاں تھوڑا ہی عرصہ رہے یہاں تک کہ وہ مکران کے علاقے میں چلے گئے اور وہیں ان کو ان کے بہترین عمل (کی بناء) پر شہید کر دیا گیا۔

۱۸۹۳/۱۰۲۳ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ نَامَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا تُرِيْدُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

حضرت ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسود بن یزید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا جو اُن کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی تھی (تو انہوں نے کہا کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے پہلے حصہ میں سو جاتے تھے اور اس کے آخری حصہ میں (بیدار ہو کر) عبادت کرتے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی بیوی سے کوئی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت کو پورا کرتے' پھر پانی کو ہاتھ لگانے (غسل کرنے) سے پہلے سو جاتے' اور جب پہلی اذان ہوتی تو جلدی اٹھ جاتے' اللہ کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اٹھ کر اپنے اوپر پانی بہاتے' اور نہ ہی اللہ کی قسم! انہوں نے یہ بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غسل کرتے' اور میں حضرت عائشہ کے ارادے کو خوب جانتا ہوں' اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنبی نہ ہوتے تو اس طرح وضو کرتے جس طرح آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے' پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

۱۸۹۴/۱۰۲۴ - عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى.

حضرت مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرغ کی بانگ سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۸۹۵/۱۰۲۵ - عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفٰى قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ وَضُوْءُهُ مُغَطًّى وَسِوَاكُهُ اسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ يَقْعُدُ فِيْهَا فَيَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَقُوْمُ

حضرت زرارہ بن اوفیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشاء کی نماز پڑھتے' پھر اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے' پھر سو جاتے' پس جب بیدار ہوتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس وضو کا ڈھانکا ہوا پانی اور مسواک موجود ہوتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسواک کرتے' پھر وضو کرتے' پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز پڑھتے' جن میں سورہ فاتحہ اور قرآن میں سے جو اللہ تعالیٰ چاہتا پڑھتے اور ان (آٹھ

وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يُوْقِظَنَا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَيُصَلِّيْ جَالِسًا رَكْعَتَيْنِ، فَهٰذِهِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ وَثَقُلَ جَعَلَ التِّسْعَ سَبْعًا لَا يَقْعُدُ إِلَّا كَمَا يَقْعُدُ فِي الْأُوْلٰى وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَاعِدًا، فَكَانَتْ هٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ كَأَنَّهُ يُوْقِظُنَا بَلْ يُوْقِظُنَا، ثُمَّ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

رکعات) میں سے آپ (ﷺ) صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھتے، پھر کھڑے ہو جاتے، سلام نہ پھیرتے، پھر ایک رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے تشہد پڑھتے اور دعا مانگتے، پھر ایک طرف سلام پھیرتے ہوئے بلند آواز سے کہتے: السلام علیکم، حتیٰ کہ ہمیں جگا دیتے، پھر بیٹھ کر اللہ اکبر کہتے اور قراءت کرتے، پھر بیٹھے بیٹھے رکوع و سجود کرتے، پس (اس طرح) بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھتے، پس یہ گیارہ رکعتیں ہیں، پھر جب آپ (ﷺ) بزرگ ہو گئے اور بدن مبارک بھاری ہو گیا تو نو رکعات کی بجائے سات رکعات پڑھنے لگے، ان میں بھی بیٹھنے کی کیفیت حسب سابق تھی، اور دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھتے، پس رسول اللہ ﷺ یہی نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو اپنی بارگاہِ اقدس میں بلا لیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت سعد بن ہشام نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کس طرح تھی؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، (پھر راوی نے گزشتہ باب کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی) اور آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر دو رکعت نماز بلند آواز سے پڑھتے گویا ہمیں جگا دیتے تھے، بلکہ ہمیں جگا ہی دیتے تھے، پھر دعا مانگتے اور ہمیں دعا سناتے تھے، پھر بلند آواز سے سلام پھیرتے تھے۔

١٨٩٦/١٠٢٦ - عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ مَا رَأَيْتُهُ كَانَ يُفَضِّلُ لَيْلَةً عَلٰى لَيْلَةٍ.

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح تھی؟ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی اتنی طاقت (و ہمت) رکھتا ہے جتنی طاقت (و ہمت) رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے، آپ (ﷺ) کا عمل دائمی ہوتا تھا، (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ (ﷺ) کو (عبادت کے لیے) ایک رات کو دوسری رات پر فضیلت (و ترجیح) دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٨٩٧/١٠٢٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ اضْطَجَعَ، فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَانَةً تَحَدَّثَ مَعِيْ وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے اور جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو لیٹ جاتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ (ﷺ) سو جاتے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے پاس مؤذن

نَامَ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ.

آ تا۔

۱۸۹۸/۱۰۲۸ - عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مِخْرَاقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ نَاسًا یَقْرَاُ اَحَدُهُمُ الْقُرْاٰنَ فِیْ لَیْلَةٍ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ اُولٰئِكَ قَرَءُوْا وَلَمْ یَقْرَءُوْا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ اللَّیْلَةَ التَّمَامَ فَیَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ وَسُوْرَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ لَا یَمُرُّ بِاٰیَةٍ فِیْهَا اسْتِبْشَارٌ اِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَغِبَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَةٍ فِیْهَا تَخْوِیْفٌ اِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعَاذَ.

حضرت مسلم بن مخراق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اے ام المؤمنین! بعض لوگ ایک ہی رات میں دوبار یا تین بار قرآن پڑھتے ہیں، فرمایا: یہی وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں حالانکہ وہ قرآن نہیں پڑھتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری رات قیام فرماتے تو (اس پوری رات میں) سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا پڑھتے تھے، پھر (دورانِ تلاوت) جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں (رحمت و جنت اور دیدارِ خدا کی) بشارت کا ذکر ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور اس کے حصول کی خواہش کرتے، اور جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں (عذاب کے) خوف کا ذکر ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور (اس عذاب سے) پناہ مانگتے۔

۵ - بَابٌ مَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِهِمَا فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کے طریقہ کے حوالے سے دیگر صحابہ کی مرویات

۱۸۹۹/۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا رَوْحٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْیَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهَّدُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَبَأَّسُ وَتَمَسْکَنُ وَتُقْنِعُ یَدَیْكَ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ، فَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِیَ خِدَاجٌ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ صَلٰوتُهُ خِدَاجٌ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقُلْتُ لَهُ مَا الْاِقْنَاعُ ؟ فَبَسَطَ یَدَیْهِ کَاَنَّهُ یَدْعُوْ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی، وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَتَشَهَّدْ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُلْحِفْ فِی الْمَسْاَلَةِ، ثُمَّ اِذَا دَعَا فَلْیَتَسَاکَنْ وَلْیَتَبَأَّسْ وَلْیَتَضَعَّفْ فَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَذَاكَ الْخِدَاجُ اَوْ

حضرت مطلب (ابن ربیعہ) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز دو، دو رکعت ہے، ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھا کرو، تنگی و فاقہ کا اظہار کیا کرو اور مسکینی و عاجزی کا اظہار کیا کرو، اور اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر یوں کہو: اے اللہ! اے اللہ! پس جس شخص نے ایسا نہ کیا تو وہ (نماز) ناقص ہے، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے (عبدربہ سے) پوچھا: کیا اس کی نماز ناقص ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (اس کی نماز ناقص ہے)، پھر میں نے ان سے پوچھا: ہاتھ کس طرح پھیلائے جائیں؟ تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح پھیلائے گویا کہ دعا مانگ رہے ہیں (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعت ہے اور تم میں سے جو شخص نماز پڑھے تو وہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے، پھر سوال کرنے میں اصرار کرے، پھر جب دعا مانگے تو مسکینی، تنگی و مفلسی اور کمزوری و عاجزی کا اظہار کرے، پس جس شخص نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز ناقص ہے یا ناقص کی مانند ہے، (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز دو، دو رکعت ہے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد

كَالْخِدَاجِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَتَشَهَّدُ وَتُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

پڑھو اور سلام پھیرو۔

۱۹۰۰/۱۰۳۰ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَلْيَبْدَأْ (وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ) بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنی نماز کی ابتداء دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے کرے۔

۱۹۰۱/۱۰۳۱ - عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِمْ مِنْ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ثُمَّ اَخَذْتُ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَاَنَخْتُهَا فَقَامَ صَلَّى الْعَتَمَةَ وَجَابِرٌ فِيمَا ذَكَرَ اِلٰى جَنْبِهِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَجْدَةً.

حضرت شرحبیل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے غزوہ حدیبیہ سے واپسی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑی اور اسے بٹھا دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز پڑھی اور حضرت جابر نے یہ بھی ذکر کیا کہ (عشاء کی نماز میں) وہ (جابر) بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو کی طرف تھے' پھر اس (عشاء کی نماز) کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

۱۹۰۲/۱۰۳۲ - ز عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَمَقْتُ صَلٰوتَهُ لَيْلَةً، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ نَامَ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا الْاٰيَاتِ الْعَشْرَ، اٰخِرَ سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَلَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ اَمْ رُكُوعُهُ اَمْ سُجُودُهُ اَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا الْاٰيَاتِ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ اَمْ رُكُوعُهُ اَمْ سُجُودُهُ اَطْوَلُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ حَتّٰى صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا اور میں نے رات کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز کا مشاہدہ کیا' چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عشاء کی نماز پڑھی' پھر سو گئے' پس جب آدھی رات ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیدار ہوئے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں' پھر مسواک کی' پھر وضو کیا' پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی' مجھے یہ معلوم نہیں کہ (ان دو رکعتوں میں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قیام زیادہ طویل تھا' رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا۔

۱۹۰۳/۱۰۳۳ - عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو یا تین مرتبہ مسواک کرتے تھے اور جب رات کو نماز پڑھنے کے

وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ مِنَ اللَّيْلِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ، وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

لیے کھڑے ہوتے تو چار رکعات نماز پڑھتے تھے، (اس دوران) نہ تو بات کرتے تھے اور نہ ہی کسی چیز کا حکم دیتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

۱۹۰۴/۱۰۳۴ - عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَقِرَاءَتِهِ، فَقَالَتْ مَالَكُمْ وَلِصَلٰوتِهِ وَلِقِرَاءَتِهِ، كَانَ يُصَلِّي قَدْرَ مَا يَنَامُ، وَيَنَامُ قَدْرَ مَا يُصَلِّي، وَإِذْ هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

حضرت یعلیٰ بن مملک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز اور قراءت سے کیا نسبت (تم ایسی نماز نہیں پڑھ سکتے)، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جتنی دیر نماز پڑھتے تھے اتنی دیر سوتے تھے اور جتنی دیر سوتے تھے اتنی دیر نماز پڑھتے تھے، اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے قراءت کے متعلق بیان کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک ایک حرف الگ الگ کر کے پڑھتے تھے (ہر ہر حرف شمار کیا جا سکتا تھا)۔

۱۹۰۵/۱۰۳۵ - ز عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت عاصم بن ضمرہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو سولہ رکعتیں پڑھتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو فرض نماز کے علاوہ سولہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۶/۱۰۳۶ - ز وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ التَّطَوُّعِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَبِالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رات کو) نفل نماز آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۷/۱۰۳۷ - عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَمَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَكَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئًا.

حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رات کو حالت نماز میں دیکھنا چاہتے تو ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حالت نماز میں ہی دیکھتے تھے اور جب ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حالت نیند میں دیکھنا چاہتے تو ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حالت نیند میں ہی دیکھتے تھے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم سوچتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس مہینہ میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کسی مہینے میں اس قدر افطار کرتے کہ ہم سوچتے کہ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۹۰۸/۱۰۳۸ - عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) كُنْتُ اَنَامُ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَاَسْمَعُهُ بَعْدَ هَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَاَسْمَعُهُ بَعْدَ هَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ.

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ (کے کاشانہ اقدس) کے دروازے کے پاس رات گزارا کرتا تھا، آپ (ﷺ) کو وضو کا پانی مہیا کیا کرتا تھا (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے حجرہ اقدس میں سویا کرتا تھا) اور میں سنتا تھا کہ آپ (ﷺ) کافی رات تک یہ کلمات ''سمع اللّٰه لمن حمده'' کہتے تھے، پھر کافی دیر رات تک یہ کلمات ''الحمد للّٰه رب العالمين'' کہتے تھے (اور ایک روایت میں ہے:) پھر کافی دیر تک یہ کلمات ''سبحان اللّٰه العظيم وبحمده'' کہتے تھے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ
وتر کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِ وَتَاْكِيْدِهِ وَحُكْمِهِ
وتر کی فضیلت، اس کی تاکید اور اس کے حکم کا بیان

۱۹۰۹/۱۰۳۹ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۹۱۰/۱۰۴۰ - عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا اِلَّا وِتْرًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کے سوا کسی چیز کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔

۱۹۱۱/۱۰۴۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۹۱۲/۱۰۴۲ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔

۱۹۱۳/۱۰۴۳ - عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلَاثًا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر حق (لازم) ہیں، پس جس شخص نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، آپ (ﷺ) نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

۱۹۱۴/۱۰۴۴ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان کا بیان ہے کہ ابن محیریز قرشی و جمحی جو شام میں تھے اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل چکے تھے، نے ان کو بتایا

اَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُخْدِجِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَذَكَرَ الْمُخْدِجِيُّ اَنَّهُ رَاحَ اِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (خَمْسُ صَلَوَاتٍ) كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ اَتٰى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

کہ ان کو بنی کنانہ کے ایک مخدجی نامی شخص نے خبر دی کہ ان کو ایک شخص جو شام میں تھا، جس کی کنیت ابو محمد تھی، نے خبر دی کہ وتر واجب ہیں تو مخدجی (نامی شخص) حضرت عبادہ بن صامت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو بتایا کہ ابو محمد کہتے ہیں کہ وتر واجب ہیں، حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ابو محمد غلط کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے ان (نمازوں) کو اس طرح ادا کیا کہ ان کے حق کو حقیر سمجھ کر ان میں سے کچھ بھی ضائع نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس شخص نے ان (نمازوں) کو ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے۔

١٩١٥/١٠٤٥ - عَنْ نَافِعٍ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ الْوِتْرَ اَسُنَّةٌ هُوَ؟ قَالَ مَا سُنَّةٌ؟ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ، قَالَ لَا اَسُنَّةٌ هُوَ؟ قَالَ مَهْ اَتَعْقِلُ؟ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ (وتر) واجب ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی (وتر) پڑھے ہیں (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وتر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ سنت ہے؟ فرمایا: سنت (سے تمہاری مراد) کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں، اس نے کہا: نہیں! کیا وہ سنت ہے؟ فرمایا: (اصرار سے) باز رہو! کیا تم عقل رکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں۔

١٩١٦/١٠٤٦ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ قَاضِيْ اِفْرِيْقِيَّةَ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الشَّامَ وَاَهْلُ الشَّامِ لَا يُوْتِرُوْنَ، فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ مَالِيْ اَرٰى اَهْلَ الشَّامِ لَا يُوْتِرُوْنَ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَوَاجِبٌ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ زَادَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةً وَهِيَ الْوِتْرُ،

حضرت عبد الرحمٰن بن رافع تنوخی، قاضی افریقہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام میں آئے اور اہل شام (شامی لوگ) وتر نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ شام کے لوگ وتر نہیں پڑھتے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ (وتر) ان پر واجب ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے رب تعالیٰ نے میرے لیے ایک نماز زیادہ کر دی ہے اور وہ وتر (کی نماز) ہے،

وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

اس کا وقت عشاء سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے۔

۱۰۴۷/۱۹۱۷ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر نماز کی طرح لازمی (فرض) نہیں ہیں بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

۲ - بَابٌ مَا جَاءَ فِي وَقْتِهِ

وتروں کے وقت کا بیان

۱۰۴۸/۱۹۱۸ - عَنْ أَبِي تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً وَهِيَ الْوِتْرُ، فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ، قَالَ أَبُوْ تَمِيْمٍ فَأَخَذَ بِيَدِيْ أَبُوْ ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ أَبِيْ بَصْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قَالَ عَمْرٌو، قَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ) فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِيْ بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ دَارَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا بَصْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَادَكُمْ صَلٰوةً صَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلٰوةِ الصُّبْحِ، الْوِتْرُ الْوِتْرُ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت ابوتمیم جیشانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبصرہ (غفاری) نے مجھے حدیث سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز زیادہ کر دی ہے اور وہ وتر (کی نماز) ہے، پس تم اس (نمازِ وتر) کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی نماز تک پڑھو، ابوتمیم کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر (غفاری) نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور (ان سے) پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث سنی ہے جو حضرت عمرو نے (آپ کے حوالے سے) بیان کی ہے؟ حضرت ابوبصرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ) ہم حضرت ابوبصرہ کی طرف چل پڑے تو ہم نے انہیں حضرت عمرو بن عاص کے گھر کے قریب دروازے کے پاس پایا، حضرت ابوذر نے کہا: اے ابوبصرہ! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز زیادہ کردی ہے، تم اس (نماز) کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی نماز تک پڑھو اور وہ (نماز) وتر ہے، وتر ہے، انہوں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم نے یہ حدیث سنی ہے؟ کہا: ہاں! (پھر) فرمایا: کیا تم نے یہ حدیث سنی ہے؟ کہا: ہاں (سنی ہے)۔

۱۰۴۹/۱۹۱۹ - عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ضِفْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَنَاوَلَ امْرَأَتَهُ فَضَرَبَهَا وَقَالَ يَا أَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّيْ ثَلَاثًا حَفِظْتُهُنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الرَّجُلَ فِيْمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ وَلَا تَنَمْ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ.

حضرت اشعث بن قیس کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا، پس آپ نے اپنی بیوی کو پکڑ کر مارا اور فرمایا: اے اشعث! میری طرف سے تین باتوں کو یاد رکھنا جنہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد رکھا ہے: (۱) کسی آدمی سے یہ نہ پوچھنا کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے (۲) وتر (کی نماز) پڑھ کر ہی سونا، اور تیسری بات کو میں بھول گیا ہوں۔

۱۰۵۰/۱۹۲۰ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِيْ وَسْطِهٖ وَفِيْ اٰخِرِهٖ، ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ اٰخِرِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے اس کے درمیانی حصے میں بھی وتر پڑھتے تھے اور اس کے آخری حصے میں بھی وتر پڑھتے تھے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتے رہے۔

۱۰۵۱/۱۹۲۱ - ز وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ زَوَائِدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُسْنَدِ اَبِيْهِ مِثْلُهٗ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

۱۰۵۲/۱۹۲۲ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُوْتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ) عِنْدَ الْاِقَامَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بعض اوقات) وتر فجر کی اذان کے وقت پڑھتے تھے اور فجر کی دو رکعت (سنت) اقامت کے وقت پڑھتے تھے۔

۱۰۵۳/۱۹۲۳ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ بِلَيْلٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وتر پڑھنے کا وقت رات ہے۔

۱۰۵۴/۱۹۲۴ - خط عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ ؟ قَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، قَالَ فَاَنْتَ يَا عُمَرُ، قَالَ اٰخِرَ اللَّيْلِ، قَالَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاَخَذْتَ بِالثِّقَةِ وَاَمَّا اَنْتَ يَا عُمَرُ فَاَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ عشاء کے بعد رات کے پہلے حصہ میں پڑھتا ہوں، فرمایا: اے عمر! تم کس وقت پڑھتے ہو؟ عرض کیا کہ رات کے آخری حصہ میں پڑھتا ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ابوبکر! تم (دانائی و) احتیاط کی بناء پر ایسا کرتے ہو اور اے عمر! تم ارادے کی پختگی کی بناء پر ایسا کرتے ہو۔

۱۰۵۵/۱۹۲۵ - عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى بِاللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، فَاِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز کے آخر کو وتر بنا لیا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، پس جب فجر (طلوع) ہو جاتی ہے تو رات کی نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (طلوع) فجر سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۰۵۶/۱۹۲۶ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: صبح (صادق) سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۹۲۷/۱۰۵۷ - عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے پہلے حصے میں، درمیانی حصے میں اور آخری حصے (یعنی ہر حصے) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۲۸/۱۰۵۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں۔

۱۹۲۹/۱۰۵۹ - وَعَنْهَا اَیْضًا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُبَّمَا اَوْتَرَ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ بَعْدَ اَنْ یَنَامَ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ، وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ یَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سونے سے پہلے وتر پڑھتے تھے اور کبھی سونے کے بعد وتر پڑھتے تھے، اور کبھی سونے سے پہلے غسل (جنابت) کرتے تھے اور کبھی غسل جنابت سے پہلے سو جاتے تھے۔

۱۹۳۰/۱۰۶۰ - عَنْ اَبِیْ نَهِیْكٍ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یَخْطُبُ النَّاسَ اَنْ لَّا وِتْرَ لِمَنْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ، فَانْطَلَقَ رِجَالٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرُوْهَا، فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ فَیُوْتِرُ.

حضرت ابو نہیک کا بیان ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے کہ جس شخص نے صبح کو پالیا اس کے وتر نہیں ہیں، پس مؤمنین میں سے کچھ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کر کے وتر پڑھتے تھے۔

فَصْلٌ فِیْ اَنَّ وَقْتَ الْمُسْتَحَبِّ اٰخِرُ اللَّیْلِ

رات کا آخری حصہ وتر کا مستحب وقت ہے

۱۹۳۱/۱۰۶۱ - عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَنَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا فِیْ رَكْعَةٍ شَفَعَ اِلَیْهَا اُخْرٰی حَتّٰی اجْتَمَعْنَا اِلَیْهِ، فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ اَوْتَرَ فِیْ وَسَطِهٖ، ثُمَّ اَثْبَتَ الْوِتْرَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ، قَالَ وَذٰلِكَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

حضرت عبد خیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم مسجد میں تھے، آپ نے فرمایا: وتر کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ پس ہم میں سے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی تھی اس نے دوسری رکعت پڑھ کر دوگانہ مکمل کیا، یہاں تک کہ ہم (سب) آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رات کے درمیانی حصے میں وتر پڑھے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وتر کو اس وقت پر قائم رکھا، راوی کا بیان ہے کہ وہ (وقت) طلوع فجر کا وقت تھا۔

۱۹۳۲/۱۰۶۲ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْوِتْرِ، قَالَ فَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُوْتِرَ هٰذِهِ السَّاعَةَ، ثَوِّبْ يَا ابْنَ التَّيَّاحِ اَوْ اَذِّنْ اَوْ اَقِمْ (وَفِي لَفْظٍ) قَالَ خَرَجَ عَلِيٌّ حِيْنَ ثَوَّبَ الْمُثَوِّبُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

بنو اسد کے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس وقت میں وتر پڑھنے کا حکم دیا، اے ابن تیاح! تم تثویب کہو یا (فرمایا:) اذان دو یا (فرمایا:) اقامت کہو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) راوی نے بیان کیا کہ جس وقت مؤذن نے صبح کی نماز کے لیے اذان دی تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی۔

۱۹۳۳/۱۰۶۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اللَّيْلَ مَثْنٰى مَثْنٰى، ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ثُمَّ يَقُوْمُ كَاَنَّ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِي اُذُنَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو، دو رکعت پڑھتے تھے، پھر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر صبح سے پہلے کی دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوتے گویا کہ اقامت (کی آواز) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کانوں میں ہوتی۔

۱۹۳۴/۱۰۶۴ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلوعِ فجر سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۹۳۵/۱۰۶۵ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ، فَاَوْتِرُوْا صَلٰوةَ اللَّيْلِ، وَصَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مغرب کی نماز دن کی نماز کے وتر ہیں، پس تم رات کی نماز کو وتر بناؤ اور رات کی نماز دو، دو رکعت ہے اور رات کے آخری حصہ میں وتر ایک رکعت ہے۔

۱۹۳۶/۱۰۶۶ - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

۱۹۳۷/۱۰۶۷ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ، وَمَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَيْقِظَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَهٗ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ اَفْضَلُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو یہ یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے پہلے حصہ میں ہی وتر پڑھ لیا کرے اور تم میں سے جس شخص کو رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونے کا یقین ہو تو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

١٩٣٨/١٠٦٨ - عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَّ سَاعَةٍ تُوْتِرِيْنَ؟ قَالَتْ مَا اُوْتِرُ حَتّٰى يُؤَذِّنُوْا وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، قَالَتْ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ، بِلَالٌ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا فَاِنَّهُ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ فَاِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ كَذَا قَالَ حَتّٰى يُصْبِحَ.

حضرت اسود بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ کس وقت وتر پڑھتی ہیں؟ فرمایا: میں اس وقت وتر پڑھتی ہوں جب مؤذن اذان دیتے ہیں اور مؤذن اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر طلوع نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت عمرو بن ام مکتوم (رضی اللہ عنہما)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عمرو (ابن ام مکتوم) اذان دیں تو تم کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ نابینا شخص ہیں اور جب بلال اذان دیں تو تم (کھانے پینے سے) اپنے ہاتھ اٹھا لیا کرو (یعنی کھانا پینا بند کر دیا کرو) کیونکہ بلال اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہ ہو جائے۔

٣ - بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ وَبِثَلَاثٍ وَخَمْسٍ وَسَبْعٍ وَتِسْعٍ بِسَلَامٍ وَاحِدٍ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا مِنَ الشَّفْعِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

ایک سلام کے ساتھ وتر کی ایک رکعت، تین رکعات، پانچ رکعات، سات رکعات اور نو رکعات

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِي الْوِتْرِ بِوَاحِدَةٍ

ایک رکعت وتر کا بیان

١٩٣٩/١٠٦٩ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ (رض) اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهُ اَتُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا يَا اَبَا اِسْحَاقَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِيْ لَا يَنَامُ حَتّٰى يُوْتِرَ حَازِمٌ.

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، اس پر اضافہ نہیں کرتے تھے، کسی نے آپ سے پوچھا: اے ابو اسحاق! کیا آپ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں، اس پر اضافہ نہیں کرتے؟ فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص وتر پڑھ کر ہی سوتا ہے وہ محتاط و دانا ہے۔

١٩٤٠/١٠٧٠ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ) وَفِيْهِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَالنَّهَارِ) مَثْنٰى مَثْنٰى تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں رات کی نماز کس طرح پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تم میں سے ہر شخص دو، دو رکعت نماز پڑھا کرے، اور جب صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرے تو وہ (ایک رکعت) رات کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر کر دے گی، (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے: رات کی نماز (اور ایک روایت میں ہے: دن کی نماز) دو، دو رکعت ہے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دو اور جب

فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا قَبْلَهَا.

تمہیں صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو تو وہ (ایک رکعت) تمہاری پچھلی پڑھی نماز (کی رکعتوں) کو وتر کر دے گی۔

۱۹۴۱/۱۰۷۱ - عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةً مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةً مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

حضرت ابومجلز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت (نمازِ وتر) ہے، پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے (بھی یہی) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت (نماز وتر) ہے۔

۱۹۴۲/۱۰۷۲ - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ، فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِئْ اِيْمَاءً.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پانچ رکعات وتر پڑھو، اگر استطاعت نہیں رکھتے تو تین رکعات پڑھو، اگر (تین رکعات پڑھنے کی) استطاعت نہیں رکھتے تو ایک رکعت (وتر) پڑھو اور اگر ایک رکعت وتر پڑھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے (بیمار ہو) تو اشارے سے پڑھ لیا کرو۔

۱۹۴۳/۱۰۷۳ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ) آج رات، میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ضرور مشاہدہ کروں گا، چنانچہ میں نے آپ (ﷺ) کے گھر یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھا (اور مشاہدہ کرنے لگا) پس آپ (ﷺ) نے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں، پھر لمبی دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ پہلی دو رکعتوں سے کم (لمبی) تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے پہلی دو رکعتوں سے کم تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے پہلی دو رکعتوں سے بھی کم تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے پہلی دو رکعتوں سے بھی کم (لمبی) تھیں، پھر آپ (ﷺ) نے وتر پڑھے، پس یہ تیرہ رکعتیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِی الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

تین رکعات کا بیان

۱۹۴۴/۱۰۷۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ (وَفِیْ رِوَايَةٍ وَيُصَلِّیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ) فَلَمَّا كَبِرَ صَارَ اِلٰى تِسْعٍ، سِتٍّ وَثَلَاثٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو آٹھ رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے اور تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور (وتر کے بعد) دو رکعت نماز پڑھتے، (اور ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو رکعت (نماز سنت) پڑھتے تھے) پس جب آپ (ﷺ) بزرگ ہو گئے تو نو رکعتیں پڑھنے لگے، چھ رکعات نمازِ تہجد اور تین رکعات وتر۔

۱۹۴۵/۱۰۷۵ - عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

پڑھا کرتے تھے۔

١٠٧٦/١٩٤٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے' پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' دوسری رکعت میں ''قل یا ایها الکافرون'' اور تیسری رکعت میں ''قل هو اللّٰه احد'' پڑھتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

پانچ رکعات وتر کا بیان

١٠٧٧/١٩٤٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِي الْخَامِسَةِ فَيُسَلِّمُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ بَعْدَ الْفَجْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ، اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ، سِتٌّ مِنْهَا مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے' وتر کی پانچ رکعات پڑھتے تھے اور صرف پانچویں رکعت میں بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو فجر کی دو رکعت (نماز سنت) سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے' رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے جن میں چھ رکعات کو دو' دو رکعت کر کے پڑھتے تھے' اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے تھے اور صرف پانچویں رکعت میں بیٹھتے (اور سلام پھیرتے) تھے۔

١٠٧٨/١٩٤٨ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ وَبِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بسا اوقات) سات رکعات وتر پڑھتے تھے اور (بسا اوقات) پانچ رکعات وتر پڑھتے تھے جن میں نہ سلام پھیرتے اور نہ ہی کسی سے بات کرتے (صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے)۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ وَتِسْعٍ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ

سات' نو' گیارہ اور تیرہ رکعات وتر کا بیان

١٠٧٩/١٩٤٩ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ حَتّٰى اِذَا بَدُنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَاَ بِاِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو رکعات وتر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بزرگ ہو گئے اور جسم شریف بھاری ہوگیا تو سات رکعات وتر پڑھتے اور (وتر کے بعد) بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے' (ان دو رکعتوں میں سے) ایک رکعت میں ''اذا زلزلت'' اور دوسری دو رکعت میں ''قل یا ایها الکافرون'' پڑھتے تھے۔

١٠٨٠/١٩٥٠ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو رکعات وتر پڑھتے تھے اور (وتر) کے بعد بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے تھے' پس جب آپ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكْعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بزرگ ہو گئے تو سات رکعات وتر پڑھتے تھے اور بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے۔

۱۰۸۱/۱۹۵۱ - وَعَنْهَا اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رات کو) نو رکعات پڑھتے تھے اور ان رکعتوں میں سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے، اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے اور (پھر تشہد کے لیے) بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے، پھر (اتنی بلند آواز سے) سلام پھیرتے کہ ہمیں سنا دیتے، پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۰۸۲/۱۹۵۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرَةٍ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَكَانَ لَا يَدَعُ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کبھی چار رکعت نماز تہجد اور تین رکعات نماز وتر پڑھتے، کبھی چھ رکعات نماز تہجد اور تین رکعات نماز وتر پڑھتے اور کبھی آٹھ رکعات نماز تہجد اور تین رکعات نماز وتر پڑھتے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ تو تیرہ رکعتوں سے زیادہ (رکعتوں) کو وتر بناتے تھے اور نہ ہی سات رکعتوں سے کم (رکعتوں) کو وتر بناتے تھے، اور (وتر کے بعد کی) دو رکعت (نماز نفل) کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۰۸۳/۱۹۵۳ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر (پڑھنے) کے بعد بیٹھ کر دو رکعت (نماز نفل) پڑھتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ: فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمَةٍ

جفت اور طاق رکعتوں کے درمیان سلام پھیرنے کا فاصلہ رکھنا

۱۰۸۴/۱۹۵۴ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تین رکعات وتر میں) دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرنے کا فاصلہ رکھتے تھے (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے، پھر اٹھ کر ایک رکعت پڑھتے) اور اس (سلام کی آواز) کو ہمیں سنا دیتے تھے۔

۱۰۸۵/۱۹۵۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرے (گھر کے صحن) میں نماز پڑھتے تھے اور میں گھر (کے کمرے) میں ہوتی تھی، پس

يُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ وَأَنَا فِي الْبَيْتِ فَيَفْصِلُ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ.

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جفت رکعات اور طاق رکعت میں سلام پھیرنے کا فاصلہ رکھتے تھے اور (اتنی بلند آواز سے سلام پھیرتے) کہ ہمیں سنا دیتے تھے۔

٤ - بَابُ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

وتر کی رکعتوں میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں اور سلام پھیرنے کے بعد کون سے کلمات پڑھے جائیں

١٩٥٦/١٠٨٦ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ وَإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَتَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر (کی رکعتوں) میں مفصل سورتوں میں سے نو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں ''الھاکم التکاثر'' ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' اور ''اذا زلزلت الارض'' پڑھتے تھے، دوسری رکعت میں ''والعصر'' ''اذاء جاء نصر اللہ والفتح'' اور ''انا اعطیناك الکوثر'' پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں ''قل یا ایھا الکافرون'' ''تبت یدا ابی لھب'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھتے تھے۔

١٩٥٧/١٠٨٧ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنَ الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ يُطَوِّلُهَا ثَلَاثًا.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد (عبد الرحمٰن بن ابزیٰ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر (کی تین رکعتوں) میں بالترتیب ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھتے تھے، اور جب وتر سے فارغ ہونے (سلام پھیرنے) کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہتے: ''سبحان الملك القدوس'' اور تیسری مرتبہ اپنی آواز کو بلند کرتے، (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) وہ اپنے والد (عبد الرحمٰن بن ابزیٰ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر (کی تین رکعتوں) میں (بالترتیب) ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھا کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ ان کلمات کو کھینچ کر پڑھتے: ''سبحان الملك القدوس''۔

١٩٥٨/١٠٨٨ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا

حضرت عبد العزیز بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' دوسری رکعت میں ''قل یا ایھا الکافرون'' اور تیسری رکعت میں ''قل ھو اللہ احد'' اور معوذتین (''قل اعوذ برب

الْكَافِرُوْنَ ' وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

الفلق'' اور'' قل اعوذ برب الناس'') پڑھتے تھے۔

۱۹۵۹/۱۰۸۹ - زعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ' وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ' وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں '' سبح اسم ربك الاعلٰی'' '' قل یا ایها الكافرون'' اور'' قل هو الله احد'' پڑھتے تھے۔

۱۹۶۰/۱۰۹۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

۵ - بَابٌ لَا وِتْرَ اِلَّا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ. وَلَا وِتْرَيْنِ فِيْ لَيْلَةٍ

وتر صرف پانچ یا سات رکعات ہیں اور ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنا جائز نہیں

۱۹۶۱/۱۰۹۱ - عَنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ لِمِقْسَمٍ اُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ مَخَافَةَ اَنْ تَفُوْتَنِيْ قَالَ لَا وِتْرَ اِلَّا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ وَمُجَاهِدٍ فَقَالَا لِيْ سَلْهُ عَمَّنْ؟ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حکم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مقسم سے کہا کہ میں تین رکعات پڑھتا ہوں' پھر میں اس خوف سے نماز پڑھنے کے لیے چلا جاتا ہوں کہ کہیں میری جماعت نہ رہ جائے' مقسم نے کہا کہ وتر صرف پانچ رکعات ہیں یا سات رکعات ہیں' حکم کا بیان ہے کہ میں نے اس بات کا ذکر یحیٰی بن جزار اور مجاہد سے کیا تو ان دونوں حضرات نے مجھے کہا کہ تم اس (مقسم) سے پوچھو کہ اس نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ چنانچہ میں نے مقسم سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ثقہ سے سنی ہے' حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے سنی ہے اور ان بیبیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۹۶۲/۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو السُّحَيْمِيُّ ثَنَا جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ سِرَاجُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ حَدَّثَهُمَا اَنَّ اَبَاهُ طَلْقَ بْنَ عَلِيٍّ اَتَانَا فِيْ رَمَضَانَ وَكَانَ عِنْدَنَا حَتّٰى اَمْسٰى فَصَلّٰى بِنَا الْقِيَامَ فِيْ رَمَضَانَ وَاَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدِ رَيْمَانَ فَصَلّٰى بِهِمْ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ فَقَدَّمَ رَجُلًا فَاَوْتَرَ بِهِمْ وَقَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ.

حضرت قیس بن طلق کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ہمارے پاس رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی' پس آپ نے ہمیں قیام رمضان (تراویح) کی نماز پڑھائی پھر ہمیں وتر پڑھائے' پھر آپ مسجد ریمان کی طرف چلے گئے اور (اس مسجد میں) لوگوں کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ جب وتر باقی رہ گئے تو آپ نے (وتر پڑھانے کے لیے) ایک شخص کو آگے کر دیا تو اس نے لوگوں کو وتر پڑھائے' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو (مرتبہ) وتر پڑھنا جائز نہیں۔

٦ - بَابُ خَتْمِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ بِالْوِتْرِ وَمَا جَاءَ فِيْ نَقْضِهٖ

رات کی نماز کو وتر کے ساتھ ختم کرنے اور وتر کو توڑنے کا بیان

۱۰۹۳/۱۹٦۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ اَوْتَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ شَفَعْتُ بِوَاحِدَةٍ مَا مَضٰى مِنْ وِتْرِيْ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا قَضَيْتُ صَلٰوتِيْ اَوْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُجْعَلَ اٰخِرَ صَلٰوةِ اللَّيْلِ الْوِتْرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بہرحال میں اگر سونے سے پہلے وتر پڑھتا ہوں' پھر رات کو نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنے پچھلے پڑھے ہوئے وتر کو ایک رکعت سے دوگانہ کر لیتا ہوں' پھر میں دو' دو رکعت پڑھتا ہوں اور جب میں اپنی نماز پوری کر لیتا ہوں تو ایک رکعت کے ساتھ (اس نماز کو) وتر بنا لیتا ہوں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر شب کی نماز کو وتر بنانے کا حکم دیا ہے۔

۱۰۹٤/۱۹٦٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ لِيْ قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہو جاتے (اور وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے) تو مجھ سے فرماتے: اٹھو اور وتر پڑھو۔

٧ - بَابُ جَوَازِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ (وَمِنْهُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَصَلَّاهُ عَلَى الْاَرْضِ)

سواری پر نمازِ وتر پڑھنے کا جواز اور جو سواری سے اُترے وہ وتر زمین پر پڑھے

۱۰۹٥/۱۹٦٥ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر (نفل) نماز پڑھتے تھے اور وتر بھی سواری پر پڑھتے تھے۔

۱۰۹٦/۱۹٦٦ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ عَلَى الْبَعِيْرِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر نماز وتر پڑھی۔

۱۰۹۷/۱۹٦۷ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَا لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ؟ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ.

حضرت سعید بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہاری راہنمائی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نمونہ نہیں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز اپنے اونٹ پر پڑھتے تھے۔

۱۰۹۸/۱۹٦۸ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ.

حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نفل نماز اپنی سواری پر پڑھتے تھے اور جب نمازِ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو (سواری سے) اترتے اور وتر کی نماز زمین پر پڑھتے۔

وتر سے متعلق مسائل

احناف (کثرہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک نمازِ وتر واجب ہے، اگر اسے سہواً (بھول کر) یا قصداً (جان بوجھ کر) ادا نہ کیا تو اس کی قضاء واجب ہے۔ نمازِ مغرب کی طرح نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو تشہد ہیں، ان میں سلام پھیرنے کا فاصلہ نہیں ہے، صرف آخری قعدہ پر سلام پھیرا جائے، اس کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت کا ملانا واجب ہے۔ تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوکر رکوع سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہا جائے، پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھی جائے اور دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر دعائے قنوت سہواً چھوٹ گئی تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر کوئی شخص بھول کر دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا تو وہ واپس قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا تو سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی مگر گناہ گار ہوگا، اور نمازِ وتر کا وقت عشاء کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ اخیر رات میں نمازِ تہجد کے ساتھ وتر پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ اخیر رات میں اٹھنے پر وثوق ہو ورنہ نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لیے جائیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ وبعونہ ''الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی'' کی دو جلدوں (چار اجزاء) کا ترجمہ ختم ہوا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل باقی جلدوں کے ترجمہ کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے کلام کی خدمت کو قبول فرمائے اور اس کی برکت سے میری، میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، میرے مخلص احباب، میرے اہل و عیال، جملہ متعلقین، قارئین اور ناشرین کی مغفرت فرمائے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

اللھم صل علٰی محمد النبی الامی وٰالہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وبارك وسلم.




فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور